

ओ३म्

प्रकाश

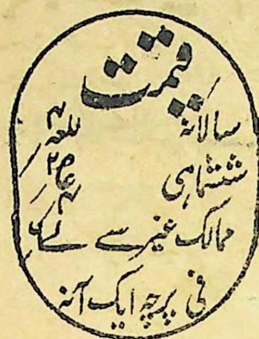
कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

ایڈیٹر
کرشن بی۔ اے



THE PRAKASH LAHORE

جلد ۲۹ ۔ ۳ ماگھ سمت ۱۹۸۹ مطابق ۱۵ جنوری ۱۹۳۳ء دیانند آبد ۱۰۸ SUNDAY 15th JAN 1933 نمبر ۳

یجروید

رگوید

اوم

وید امرت

सहस्रशीर्षा पुरुषः सहस्राक्षः सहस्रपात् ।
स भूमिं सर्वतः स्पृत्वा अत्यतिष्ठद् दशाङ्गुलम् ॥

(یجروید ۔ ادھیائے ۔ منتر) ۔ اس پوتر منتر کا منتر درشٹا رشی "نارائن" ہے ۔ دیوتا "پرش" ہے ۔ چھند "نچرت انشٹپ" ہے ۔ اور سوَر "گاندھار" ہے ۔

ہیرے رجعت پسند سناتنی بھائی ابتلا ۔ تجھے سدھار کے شیدائی اپنے آریہ سماجی بھائی سے ساکار اور نراکار کا جھگڑا چھیڑ کر کیا ہاتھ آئیگا ۔ یاد رکھ ۔ جس وید بھگوان کی سوامی تو اپنے

سالانہ اتسو پر نکالتا ہے ۔ اس کا دنیا سے احترام کرانے کے لئے تیرا آریہ سماجی بھائی کوشاں ہے جن رشیوں کا تو نام لیوا ہونے کا مدعی ہے ۔ ان کا مان کرانے کے لئے ہر آریہ سماجی ادبت ہے

کان لگا کر سن جھگڑوں رگڑوں سے کچھ ہاتھ نہیں آنے گا ۔ نراکار اور ساکار کا ونتڈا واد طے کر رکھ ۔ اور شرتی کے فیصلہ پر وچار کر ۔ مغربی مدبروں کو یہ وہم ہو گیا ہے ۔ کہ وہ چار دانگ عالم کا

راج نیتک نقشہ بدل سکتے ہیں ۔ لیکن وہ اتنا سوچتے نہیں ۔ کہ فاتح یورپ سمراٹ نپولین کو آخر کار سینٹ ہلینا میں مقید ہونا پڑا ۔ برطانیہ کے مدبروں کے دیکھتے دیکھتے ہی امریکہ آزاد ہو گیا کاش ان ہنکا

کے پتلے مدبروں کو یہ معلوم ہوتا ۔ کہ تدبر کا کمال صرف اس (पुरुषः) برہمانڈ کے اندر شین کرنیوالے جگدیشور کو ہی حاصل ہے ۔ جو کہ (सहस्रशीर्षा) ہزار ہا دماغوں کا سوامی ہے یعنی آئی

دُنیا کی بلا جانے ۔ کہ حقیقی نجومیوں کو کیسے تاڑ اجاتا ہے ۔ مغربی ممالک کے دفاتر خارجیہ کیا جانیں ۔ کہ دھرم کی ہانی کرنیوالوں کا کیسے پتہ لگایا جاتا ہے ۔ یہ فخر تو اس رودر سوروپ پرماتما کو ہی حاصل ہے جو کہ (सहस्राक्षः)

بصارت و بصیرت کی ہزار ہا قوتوں کا انادی سوامی ہے ۔ اور جس کے مشاہدے سے کوئی پاپی او جھل نہیں ہو سکتا ۔ سلطنت برطانیہ کا یہ دعویٰ ہے ۔ کہ اس کی حدود پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا ۔ لیکن یہ دعویٰ اس وقت

باطل و راستہ ہو جاتا ہے جبکہ ہم سکاٹ لینڈ یارڈ کو بھی مغرور ہو کر پتہ لگانے میں عاجز پاتے ہیں جا لاک سے چالاک انسان کی نقل و حرکت جس پاک فطرت پر بازی نہیں لیجا سکتی ہے وہ وہی ہے جس کو شرتی نے

(सहस्रपात्) ہزار ہا آلات نقل و حرکت کا منبع بیان فرمایا ہے ـــــــ بھولے من! اڈول نہیں رہ سکتا کے مٹھایا کے جال میں پھنسنے سے بچ ۔ کیونکہ تیری نگران (सः) وہ پتر ذات ہے ۔ جو کہ

(सर्वतः) جملہ اطراف و جوانب (भूमिम्) بھوگول میں (स्पृत्वा) وابستہ ہو کر صرف وشرام کر رہی ہے ۔ بلکہ (दशाङ्गुलम्) پانچ سو کشم عناصر والے جگت کو (अति) الٹنگھ کر (अतिष्ठत्) استقامت ہو رہی ہے اور اسطرح ساری کائنات کی نگرانی اور دیکھ بھال کر رہی ہے ۔ سوچو ۔ راون نے

اگر پاپ پایا تو انت میں اسکو کیا انجام ہوا ۔ دریودھن اگر ناانصافی کی طرف چلا تو جرم بیدریغ ششم کو سنبھال نا سکا ہاتھ کیا آیا ۔ اس نے شکنی اور دوشاسن کا بڑا غرق ہی کرایا ۔ اور اپنے خاندان کا نام بھی ڈبو بیٹھا

سام وید

اتھروید

غیر ملکی مدارس کا بائیکاٹ

طہران ۔ جنوری ۔ ایران کی وزارت تعلیم کی جانب سے ایک نیا فرمان جاری کیا گیا ہے ۔ جس کی رُو سے ایرانی لڑکے اُن غیر ملکی پرائمری سکولوں میں داخل نہ ہو سکیں گے ۔ جو غیر ملکی سرمایہ سے چلتے ہیں ؛

چیلنج منظور ۔ لاہور ۔ ۹ جنوری ۔ اطلاع ملی ہے کہ ماجھا کے دو ہندو پہلوانوں مہیان کدار اور کندن نے رستم زمان گاماں کے دو چھوٹے بھائیوں حمید اور چھوٹے گاماں کے ساتھ کشتی لڑنے کا چیلنج منظور کر لیا ہے ؛

ایک ہندو ساہوکار کا قتل ۔ ڈیرہ اسمٰعیلخان ۹ جنوری ۔ بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ شہر ڈیرہ اسمٰعیلخان کی ایک نئی بستی میں مسلمان پٹھانوں نے ایک مشہور ہندو ساہوکار کو نہایت ہی سنگدلی سے قتل کر ڈالا ہے ؛

مہاتما گاندھی کا سکرٹری گرفتار ۔ دہلی ۔ ۷ جنوری ۔ مسٹر پیارے لال کو جو کہ مہاتما گاندھی کے سکرٹری ہیں سپیشل پاورز ایکٹ کے ماتحت آج صبح جب وہ متی بھون میں مقیم تھے ۔ گرفتار کر لیا گیا ؛

"الور ڈے" منایا جائیگا ۔ ڈاکٹر مونجے پردھان ہندو مہاسبھا نے اعلان کیا ہے ۔ کہ ۱۵ جنوری کو ہندوستان بھر کے ہندو "الور ڈے" منائیں ؛

سابق امریکن پردھان چل بسے ۔ نیو یارک ۔ ۵ جنوری ۔ شمالی امریکہ کی ریاست ہائے متحدہ کے پہلے پردھان مسٹر کالون کولج چل بسے ہیں ؛

امریکہ میں سناتن دھرم کا پرچار ۔ لاہور ۔ جنوری ۔ معلوم ہوا ہے کہ شری پنڈت دینا ناتھ جی کے چھوٹے صاحبزادہ شری پنڈت مولی چندر شرما ایم ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی کو شکاگو (امریکہ) میں منعقد ہونے والی مذاہب عالم کانفرنس سے دعوت موصول ہوئی ہے ۔ اور آپ وہاں جا کر سناتن دھرم کا پرچار کرنا چاہتے ہیں ؛

پانچ ہزار عیسائی ہندو دھرم میں ۔ پونہ ۱۱ جنوری ۔ امراؤتی میں پانچ ہزار عیسائیوں کو شدھ

سنسار کی گتی

مہاتما گاندھی کی رہائی

نئی دہلی ۔ ۱۱ جنوری ۔ مہاتما گاندھی اور دوسرے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سوال پر دہلی میں آجکل وچار ہو رہا ہے ۔ اور اس بارہ میں کلکتہ اور لنڈن کے درمیان نامہ و پیام کا تبادلہ بھی ہو رہا ہے ۔ مسٹر بینتھال سپیکر نے حال ہی میں جو یہ فرمایا تھا ۔ کہ میں کسی شخص کو جیل میں مقید نہیں دیکھوں گا ۔ اس کا مطلب یہ لیا جا رہا ہے ۔ کہ چونکہ حکومت برطانیہ نے مہاتما گاندھی کی رہائی کے معاملہ کو آپ اُٹھایا ہے ۔ اس لئے گاندھی جی سے جیل میں گفت و شنید کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ۔ لنڈن سے اس سلسلہ میں جو پرائیویٹ اطلاعات موصول ہوئی ہیں ۔ وہ یہ ظاہر کرتی ہیں ۔ کہ سر سموئیل ہور وزیر ہند دل سے خواہاں ہیں ۔ کہ گاندھی جی کو رہا کیا جائے ۔ اور وائٹ پیپر کے شائع ہونے سے پہلے ہی بھارت ورش میں ایسی فضا پیدا کی جائے ۔ جس سے سرکاری تجاویز کی حمایت حاصل ہو سکے ؛

آگے چل کر اسی سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے ۔ کہ مہاتما گاندھی اور دوسرے کانگرسی لیڈروں کو غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے گا ۔ تاکہ کانگرس کے نمائندے ماہ مارچ کے خاتمہ سے پہلے لنڈن میں منعقدہ جائنٹ سلیکٹ کمیٹی میں شامل ہو سکیں ؛

احمد آباد ۔ ۱۱ جنوری ۔ سر تیج بہادر سپرو کو اگر مہاتما گاندھی کی طرف سے ملاقات کے لئے کوئی سندیسہ آیا ۔ تو آپ مہاتما جی کو ملنے سے دریغ نہیں کریں گے ۔ تاکہ حکومت اور کانگرس میں صلح کرانے کے ذرائع پر وچار کیا جا سکے ۔ سر سپرو ساتھ ہی یہ فرماتے ہیں ۔ کہ لنڈن سے میں یہ خیال لیکر آیا ہوں ۔ کہ واقعی سر سموئیل ہور اس بات پر تُلے بیٹھے ہیں کہ گاندھی جی کو رہا کر کے آئین سازی کی اگلی منزل میں کانگرس کا سہیوگ حاصل کیا جائے ؛

کر کے ہندو دھرم میں شامل کیا جائے گا ۔ یہ لوگ پہلے اچھوت تھے ۔ اور بعد میں عیسائی ہو گئے تھے ؛

روہتک جیل میں فساد ۔ دہلی ۔ ۱۱ جنوری ۔ بیان کیا گیا ہے ۔ کہ روہتک جیل میں مقید ڈاکوؤں نے شور برپا کر دیا ۔ اور جب پولیس امن قائم کرنے آئی ۔ تو اس پر پتھر اور اینٹیں برسائیں ؛

دو ویہات کی تباہی ۔ کراچی ۔ ۱۱ جنوری ۔ ریاست خیرپور (سندھ) کے دو دیہات جو سکھر بیراج سکیم کے ماتحت آتے ہیں ۔ سیم کی وجہ سے خراب ہو گئے ہیں ۔ اہل دیہات گھر بار چھوڑ کر چلے گئے ہیں ؛

نئے نبی کا ظہور ۔ قسطنطنیہ ۔ ۹ جنوری ۔ اخبار "البلاغ" رقمطراز ہے ۔ کہ ترکی اخبار ایک نئے نبی کے ظہور کی خبریں دے رہے ہیں ۔ ان کا نام شیخ ابراہیم ہے ۔ گورنمنٹ نے اس نئے نبی کی گرفتاری کے لئے ایک فوجی دستہ بھیجا تھا لیکن نیا نبی شمالی شام کی طرف روپوش ہو گیا ؛

ضمانت داخل کر دی ۔ لاہور ۔ ۱۱ جنوری ۔ روزانہ اخبار "زمیندار" سے دو ہزار روپیہ کی بجائے جو چار ہزار روپیہ کی ضمانت کا مطالبہ کیا گیا تھا ۔ وہ خزانہ سرکار میں داخل کر دیا گیا ہے ؛

جنرل شاہ محمود کابل میں ۔ پشاور ۔ ۱۰ جنوری ۔ جنرل شاہ محمود جو جنوبی افغانستان کی بغاوت کو دبانے کے لئے وہاں گئے تھے ۔ کابل واپس آگئے ہیں ۔ اور انکا شاندار استقبال ہوا ہے ۔ نادر شاہ نے گرفتار شدہ باغیوں کو رہا کر دیا ہے ؛

لیگ کو جاپانی دھمکی ۔ میلان ۔ ۹ جنوری ۔ لیگ کے جاپانی ڈیلیگیٹ نے صاف الفاظ میں یہ دھمکی دی ہے ۔ کہ جاپان کے لئے لیگ کا ممبر رہنا چنداں مفید نہیں ہے ؛

دیوانی عدالتیں بند ۔ سیالکوٹ ۔ ۱۱ جنوری ۔ لیبہ دین میں بیکاری کمی ہونے کی وجہ سے مقدموں کی دو مستقل عدالتیں اور ایک سب جج کی عدالت بند کر دی گئی ہیں ؛

شادی کے اخراجات میں تخفیف

ٹوکیو ۔ ۷ جنوری ۔ جاپان کی عورتوں کی انجمن نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ کوئی شخص اپنی شادی پر اپنی سالانہ آمدنی کی تیس فیصدی سے زیادہ خرچ نہ کرے ۔ اور برات کا استقبال منسوخ کر دیا جائے ؛

سردار کھڑک سنگھ جیہلم میں ۔ جہلم ۔ جنوری کو بعد دوپہر بموقعہ جنم دن شری گورو گوبند سنگھ جی سردار کھڑک سنگھ جی جگادھری سے تشریف لائے ۔ ان کا جلوس شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر نکالا گیا ۔ سردار کھڑک سنگھ جی موٹر کار میں براجمان تھے ۔ جلوس کے ساتھ ۴-۵ ہزار سنگت بھی شامل تھی ۔ بازار میں دکانوں کی طرف سے ایڈریس دیا گیا ۔ جس کے جواب میں سردار کھڑک سنگھ جی نے ایک مختصر سی تقریر کی ۔ آپ نے ایک رنت کے ہاتھ سے پانی پیا ۔ جلوس گوردوارہ اگرپورہ میں ختم ہوا ۔ نیز مختلف کمیٹیوں کی طرف سے تین ایڈریس دیئے گئے ۔ جن کے جواب میں سردار صاحب نے ایک مختصر تقریر کی جس میں دلتوں کے شدھار پر زیادہ زور دیا گیا ۔ اس کے بعد سردار صاحب عبداللہ پور تشریف لے گئے ؛

(پربھو رام منتری آریہ سماج کھاریاں)

پنجاب کا نیا گورنر ۔ کلکتہ ۔ ۱۰ جنوری ۔ سر جیفری مونٹ مورنسی کے آئندہ ماہ اپریل میں مستعفی ہو جانے پر مسٹر ہربرٹ ولیم ایمرسن کو پنجاب کا نیا گورنر مقرر کیا گیا ہے ؛

رنگون کارپوریشن کا پنجابی ممبر ۔ رنگون ۔ ۱۱ جنوری ۔ رنگون کارپوریشن کے شام کے اجلاس میں ڈاکٹر آر ۔ ایس دوگل جو کہ راولپنڈی کے رہنے والے ہیں ۔ اتفاق رائے سے نئے سیشن کے لئے ممبر منتخب ہوئے ہیں ؛

کانگریس کے دسویں پردھان گرفتار ۔ پٹنہ ۔ ۶ جنوری ۔ قبل ازیں پراونشل کانگرس کے پردھان نو گرفتار ہو چکے ہیں ۔ نویں پردھان پنڈت راجگوپال آچاریہ اچھوت ادھار کے کام میں لگے ہوئے ہیں ۔ اب دسویں پردھان شری مت بابو راجیندر پرشاد کو گرفتار کر لیا گیا ہے ؛

شریمد دیانند ارد ھ شتابدی پر مہا یگیہ
مہرشی دیانند جی کی اپنی یادگار ہیں

آریہ جنتا اس ہرش سماچار سے پریچت ہو چکی ہے۔ کہ ایک پورنک آنند کند بھگوان دیانند کا مرتیو بجئے اردھ شتابدی مہوتسو ۱۴ اکتوبر لغایت ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء دیپاولی کے اوسر پر ہوگا۔ یہ مہوتسو سورگیہ ایک اجمیر میں ہے۔ جو رشی کے نروان استھل پر ہو رہا ہے۔ پرنتو آریہ جاتی کے سب شبھ کاریہ یگیہ سے ہی آرمبھ ہوتے ہیں۔ مہرشی دیانند کا سمگر جیون یگیہ میں ہوتے ہوئے انہوں نے یگیوں کی مہتتا پر بار بار زور دیا۔ پر جیوت کیا۔ یگیہ سب منو دھنوں کی سدھی کرتا ہے۔ ساتھ اب سبھا میں ایک یگیہ کا ہونا ٹھیک سمبھاویک کا ہی ہوگا۔ سو مہا یگیہ سے مہا یگیہ کا ودھان جنتا کے سنمکھ آتے ہی اس کا بہت اچھا سواگت ہوا ہے۔ اور ایک اور تو اس کی ودھی دھوم سے سمپادنا کی منتری کمیٹی بھی ہو گیا ہے۔ یہاں ایک دوردست سجن بھی جنتا بھی دھن لگے اس کے وید سے وید منتروں سے یگیہ کرانے کا سنکلپ ہے۔ ایک اور مہانبھاؤ سجن نے مجھ سے بھی بہ لاگت ایک ہزار روپیہ دینے کی پرتگیا کی ہے۔ علاوہ ازیں راجستھان کے پرسدھ اور پراتن یگیہ پریمی منتریان سیٹھ لا ورام جی کا سہیوگ یگیہ اپ سمتی کو پراپت ہو گیا ہے۔ آپ نے اپنے جیون میں پچاس سے پانچ سو تک کے ارتھ کر کے تین ہزار تک کی لاگت کے بڑے بڑے یگیہ اسی اجمیر میں کرائے ہیں۔ اور آپ کی ہی پریرنا سے اجمیر میں پچاس جگہوں پر نتیہ یگیہ ہوتا ہے۔ مہرشی شتابدی پر آپ نے آٹھ سو روپیہ کے ویہ سے ایک گائتری پرشچرن کرایا تھا۔ اس ۸۰ ورشیہ بردھ پرش نے جس اتساہ سے اس کاریہ کا بھار اپنے اوپر لیا ہے۔ وہ دانی مہاشے اور لوگوں کے لئے انوکرنیہ ہے۔ آپ یگیہ وشے میں سوجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ اور آگامی مہا یگیہ کو آپ ورتمان بھارت کا ہتم اور ادبھت یگیہ بنانا چاہتے ہیں۔ آپ کے منتری پر اپ سمتی کی دو بیٹھکیں ہو کر طے ہوا ہے۔ کہ اس وشے کی سوچنا سرو سادھارن کو دیدی جائے۔ اور آریہ جنتا کا اس پنیت کاریہ میں پورا پورا سہیوگ پراپت کیا جائے۔

پرنتو شبھ کاریہ میں تن من اور دھن کی سہائتا اپیکشت ہوتی ہے۔ اس مہان کاریہ میں تو یہ سہائتا اور بھی ادھک اپیکشت ہے۔ یگیہ کے کئی انگ ہونگے۔ کچھ ایک تو یگیہ اپ سمتی کے دھیان میں آ گئے ہیں۔ پرنتو انیہ کئی انگ ایسے ہو سکتے ہیں۔ جو اوروں کے دھیان میں آئیں۔ اتہ یہ مہانوبھاؤں کی وچاری سہائتا ہوگی۔ یدی وہ کرپیا اپنے وچاروں کی سہائتا اس کاریہ میں پردان کریں۔ اور یگیہ وشے میں اپنے انو بھو پرستاو منتری ماسٹر کنہیا لال جی۔ بی۔ اے۔ سنیوجک یگیہ سمتی کو لکھ بھیجیں۔ یہ یگیہ ایک ایسا ودھان ہے۔ جس میں وستو، ان اور دھن کی سہائتا ادھک سے ادھک لی جا سکتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ وچار بھی سنمکھ ہے۔ کہ ایک چھوٹو پورن یگیہ شالا بھی رشی کے نروان استھل پر جہاں یہ مہان یگیہ ہوگا۔ بنائی جائے۔ جو رشی کی سمرتی کو تازہ رکھنے میں ایک جیوتی "ستمبھ" کا کام دے سکے۔

سورگباشی منتری لالہ لاجپت رائے جی شیر پنجاب نے رشی کے نروان کے موقعہ پر یہاں تجویز کی تھی۔ کہ ۴۔۵ لاکھ روپیہ کی لاگت سے رشی کی سمرتی میں ایک انوپم جیوتی "ستمبھ" بنایا جائے۔ جو آریہ مارگ کو سدا ان کی جیون یاترا سپھل بنانے میں الارم کا کام دے سکے۔ اور اس میں تمام رشی کرت گرنتھ اور رشی کا وید بھاشیہ رکھا جائے۔ کہ جس سے پتنگ ہر دسے آتم شانتی کو پراپت ہوتے رہیں۔ یہ کاریہ کتنا مہان ہے۔ یہ بتلانے کی ضرورت نہیں۔ بذات خود یہ ایک مہان یگیہ سے کم نہیں ہے۔ لیکن آریہ جگت کے لئے اس مہان کاریہ کو سپھل بنانا کچھ بھی مشکل کام نہیں ہے۔ اور تھوڑا تھوڑا کر کے یہ بھنڈار بآسانی بھرا جا سکتا ہے۔ دان ویروں کی آریہ جگت میں کمی نہیں ہے۔ یگیہ شالا کا نقشہ بھیجتے ہوئے لکھنؤ کے انجینئر منتری بہت مہاشے رام چندر جی نے یگیہ شالا کے لئے ادھیکاریان کی حوصلہ افزائی کے لئے بطور "منتری کمیشن" گیارہ سو روپیہ پردان کرنے کا وچن بھی ساتھ ہی بھیج دیا ہے۔ ابھی ہمیں ان سے اور بھی وچاری سہائتا ملنے کی آشا ہے۔ پنجاب کے چند دانی مہانو بھاؤں کے شبھ نام یہاں انکت کر کے ان سے پرارتھنا کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس مہان کاریہ کو سپھل بنانے میں شتابدی کمیٹی کی سہائتا کریں گے۔

منتریان آنریبل جسٹس بخشی ٹیک چند جی ایم۔ اے جج ہائیکورٹ۔ لاہور
" " منتری جے لال صاحب
" " [illegible] ٹھاکر جی وید موجد امرت دھارا۔ لاہور

۳

کانگرس کا نیا پردھان۔ کلکتہ۔

منتری بہت بابو راجیندر پرشاد نے اپنی گرفتاری سے پہلے یو پی کے مشہور کانگرسی لیڈر مسٹر ایم۔ ایس۔ اینے کو جو کہ اصلی [illegible] کمیٹی کے ممبر تھے۔ انڈین نیشنل کانگرس کا پردھان مقرر کیا ہے۔

ملاقات نہیں کریں گے۔ بمبئی۔ ۹ جنوری۔

سر تیج بہادر سپرو اور منتری بہت جیاکر نے بمبئی میں آ کر ایک انٹرویو میں بیان کیا۔ کہ وہ کسی ایسے شخص سے ملاقات نہیں کرینگے۔ جو جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہے۔

منتریان رائے بہادر منتری ڈاکٹر [illegible] داس جی موگا ضلع فیروزپور و پردھان آریہ سماج موگا منتریان رائے بہادر منتری بدری داس جی ایم۔ اے ایڈووکیٹ و پردھان منترلمنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور۔

آپ سب دان ویر رشی کے انویائی سجن ہیں۔ اور سدا ہی شبھ کاریوں میں سہائتا دیتے رہتے ہیں۔ اس جیسے پروپکاری کاریہ کے لئے کن شبدوں میں آرتھک سہائتا کی پرارتھنا کی جائے۔

اتنا ہی کہنا پریاپت ہے۔ کہ آریہ جاتی کے پوجیہ مریادا پرشوتم بھگوان کرشن نے اپنی امر باقی بھگوت گیتا میں یگیہ دان کی بڑی مہاگائی ہے۔ یگیہ پر ہی پرانیوں کا جیون اولمبت ہے۔ ایسا انہوں نے اپنا سدھانت نروپن کیا ہے۔ اتہ مہاراج کرشن کی سنتان کو یگیہ کے اور دان کے سمبندھ میں کچھ ادھک کہنے کی آوشیکتا نہیں۔ اتنا ہی نویدن ہے کہ سمست آریہ جنتا سے اردھ شتابدی کمیٹی آشا کرتی ہے۔ کہ وہ منتر مید دیانند اردھ شتابدی کو سپھل بنانے کے لئے سب پرکار کی سہائتا کرنے میں اگرسر رہے۔ اور یدی کوئی مہانو بھاؤ اپنے نج نام پر ہی یگیہ شالا جیسی رشی سمرتی کو بنوانا چاہیں۔ تو اپنے سنکلپ سے سوچت فرمائیں۔ ان کا دان سہرش سویکار کیا جائے گا۔

ہر پرکار کا پتر ویوہار منتری مہاشے گھیسو لال جی ایم۔ اے ایڈووکیٹ اور کنور چاند کرن جی شاردا بی۔ اے ایڈووکیٹ سنیوجک ویر چار منتریاں دیانند اردھ شتابدی اجمیر سے کریں۔

آریہ جاتی کا داس چوہدری ٹھاکر داس از دیانند سادھو آشرم۔ انا ساگر۔ اجمیر

نئے کپڑے کی مل۔ لائل پور۔ ۹ جنوری

چند سرمایہ داروں نے لائل پور میں ایک سپننگ اور ویونگ کمپنی جاری کرنے والے ہیں۔ جو ۱۵ لاکھ روپیہ کے سٹینڈرڈ کرنسی جاری کرے گی۔ [illegible] حصہ فیصد روپیہ رکھا گیا ہے۔

منتری شکھشا کے گرانقدر عطیہ

فیروزپور۔ ۸ جنوری۔ ہندو تعلیم کے لئے سکول کو ہائی سکول بنانے کے لئے [illegible] رام ایڈووکیٹ نے انتظامیہ کمیٹی کو ۱۵ ہزار روپیہ دینا منظور کیا ہے۔

ایران کو دھمکی۔ میموریم۔ تہران ۸ جنوری

تہران میں [illegible] دی ملیفہ نے حکومت ایران کو دھمکی دی ہے۔ کہ عنوریہ [illegible] کے بائیکاٹ کی تحریک کو بند کیا جائے۔ ورنہ روس اس علاقہ میں اپنی تجارتی ایجنسیاں بند کر دے گا۔

نیویارک میں نمونیا کی وبا۔ نیویارک ۸

جنوری۔ یہاں اچانک نمونیا کی وبا پھیل گئی ہے۔ پچھلے ۲۴ گھنٹوں میں ۸۵ آدمی مر گئے ہیں۔

کوئلہ جلانے سے موت۔ جالندھر ۸

جنوری۔ کالا سنگھ تحصیل جالندھر میں ایک [illegible] کسان۔ اس کا لڑکا اور دو مویشی بند [illegible] میں کول گیس کی وجہ سے مر گئے ہیں۔

برطانوی مال کا بائیکاٹ۔ ڈبلن ۱۰

جنوری۔ مسٹر ڈی ویلرا کی پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی نے ایک خاص اجلاس منعقد کر کے آئرش قوم کے نام اپیل کی ہے۔ کہ وہ برطانوی مال کا بائیکاٹ کریں۔

سر میلکم ہیلی کی وائسرائے سے ملاقات

ہاپوڑ۔ ۸ جنوری۔ سر میلکم ہیلی گورنر صوبہ متحدہ اپنی سپیشل ٹرین میں دہلی سے لکھنؤ جاتے ہوئے ہاپوڑ سے گزرے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ نے لارڈ ولنگڈن سے طویل ملاقات کی۔ جب کہ لارڈ صاحب دہلی سے کلکتہ جا رہے تھے۔

بمبئی میں دو دن فساد۔ بمبئی۔ ۹ جنوری۔

۸ اور ۹ جنوری کو یہاں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ جن سے ۳ افراد ہلاک اور ۱۰ کس مجروح ہوئے۔ اب ضروری ضروری مقامات پر پولیس پہرہ دے رہی ہے۔ اور فساد زدہ علاقہ میں گشت کر رہی ہے۔

پرکاش لاہور

۳- ماگھ سمت ۱۹۸۹

دیانند اردھ شتابدی

اس بات کا نشچے کرنے کے لئے کہ دیانند جنم شتابدی منائی جائے یا نہ - اور منائی جائے تو کس جگہ - جو ورات سبھا سنہ ۱۹۲۳ء میں دہلی میں ہوئی تھی - اس میں راجپوتانہ کے آریہ پرش یہ چاہتے تھے - کہ شتابدی کا اُتسو اجمیر میں منایا جائے - لیکن انہیں یہ کہہ کر شانت کیا گیا - کہ جنم شتابدی اتسو ایسے ستھان میں نہیں ہو سکتا جس کا سمبندھ رشی کی مرتیو سے ہو - راجپوتانہ کے آریہ بھائیوں نے اس جواب کی معقولیت کو تسلیم کیا اور انہوں نے یہ وشواس دلائے جانے پر - کہ دیانند کی نروان شتابدی اجمیر میں منائی جائے گی - اپنا پرستاو واپس لے لیا۔

گویا راجپوتانہ کے آریہ بھائیوں کے ساتھ بھارت کے دوسرے پرانتوں کے آریوں کا یہ ایک پرکار سے وعدہ تھا - کہ رشی کی نروان شتابدی منانے کا سوبھاگیہ راجپوتانہ کو دیا جائے گا - وہاں کے آریہ بھائی چاہتے ہیں - کہ جو وچن انہیں سنہ ۱۹۲۳ء میں دیا گیا تھا - وہ اب پورا کیا جائے - اور انہیں دیانند اردھ شتابدی منانے کی اجازت دی جائے - سنہ ۱۹۳۳ء دیپ مالکا پر رشی کو اس سنسار کو چھوڑے پچاس ورش ہو جائیں گے - اس لئے وہ چاہتے ہیں - کہ اس ورش اردھ شتابدی منائی جائے - دوسرے پرانتوں کے آریوں کی سمتی لینے اور ان کی سہانوبھوتی پراپت کرنے کے لئے دیوان بہادر ہر بلاس سارڈا منتری پروپکارنی سبھا اجمیر نے پچھلے مارچ میں ایک سبھا دہلی میں بلائی تھی - جس میں بہت سے آریہ بھائی شامل ہوئے تھے - وہاں پہلے اس پرشن پر وچار ہوا - کہ رشی کی مرتیو کی اردھ شتابدی منائی جائے یا نہ - اس پر تو تقریباً ایک سمتی تھی - کہ منائی جائے - زیادہ وچار اس بات پر ہوا - اور اسی پر مت بھید بھی تھا - کہ اُتسو منانے کا بھار کیول راجپوتانہ پر رہے گا - یا سارے دیش پر - راجپوتانہ کے آریہ بھائی یہ کہتے تھے - کہ ہم اکیلے اتنا بھار اپنے اوپر نہیں لے سکتے۔

اس پرشن کا کچھ سپشٹ نشچے نہ ہوا - پرنتو یہ نشچے ہو گیا - کہ اردھ شتابدی اجمیر میں منائی جائے - اور اس نشچے کے انوسار راجپوتانہ کے آریہ بھائیوں نے کار یہ بھی آرمبھ کر دیا ہے - کاریہ کے سمپادن کے لئے جو کچھ ہو رہا ہے - اس کے وستار میں مجھے جانے کی ضرورت نہیں - کیونکہ یہ ہر دن کا اس جی کے جو پتر "پرکاش" میں پرکاشت ہو رہے ہیں - وہ سو ستار سو چنا پاٹھکوں کو دے رہے ہیں - میں تو کیول یہ کہنا چاہتا ہوں - کہ بھارت ورش کے آریوں کا یہ کرتویہ ہے - کہ راجپوتانہ کے آریہ بھائیوں کی سہایتا کریں - اور سنہ ۱۹۳۳ء کی اردھ شتابدی کو ویسا ہی کامیاب بنا کر دکھاویں - جیسا کہ ۱۹۲۵ء کی شتابدی تھی - جن لوگوں نے متھرا کی شتابدی مہوتسو دیکھا ہے - وہ اس وقت تک اس درشیہ کو نہیں بھولے - اور میں آشا کرتا ہوں - کہ اجمیر کے اردھ شتابدی مہوتسو کے ساتھ شتابدی کی یاد تازہ ہو جائے گی - اگر متھرا کی صورت میں یاتریوں کے لئے برنداون اور آگرہ میں بہت کچھ دیکھنے کو تھا - تو اجمیر کی حالت میں سارا راجپوتانہ ہے - جو آریہ ویروں کی بھومی ہے - جو ایک ایک آریہ کے لئے تیرتھ کا درجہ رکھتی ہے - اور جسے دیکھے بنا کبھی آریہ سہردے کو دم نہیں لینا چاہئیے - اجمیر کے ساتھ رشی دیانند کا بھی وشیش سمبندھ تھا - وہیں ان کا سورگ واس ہوا - اور وہیں ان کا ستھاپت کیا ہوا ویدک یتنترالیہ اور پروپکارنی سبھا ہیں - رشی کو راجپوتانہ سے بڑی آشائیں تھیں - اُن کی عمر نے وفا نہ کی - ارمان دل کے دل میں رہ گئے - اگر اس اردھ شتابدی مہوتسو کے دوارا ہم راجپوتانہ سے ویدک دھرم کا ناد بجانے میں کامیاب ہو جائیں - تو ہماری ساری محنت سپھل ہو جائے گی ؎

مجھے یہ جان کر ہرش ہوا ہے - کہ جس مہانبھاؤ کے دوارا متھرا کا جنم شتابدی مہوتسو سپھل ہوا تھا - اسی نے اجمیر کے اردھ شتابدی مہوتسو کو سپھل بنانے کا بھار اپنے اوپر لے لیا ہے - میرا اشارہ شری نارائن سوامی جی مہاراج کی طرف ہے - پچھلے دنوں وہ اجمیر پدھارے تھے - اور انہوں نے [illegible] اردھ شتابدی کا [illegible] کو اپنے ہاتھ میں لے لیں گے - جب

سوامی جی مہاراج نے یہ بھار اپنے اوپر لینا سویکار کر لیا - تو سمجھو - وہ سپھل ہو گیا - متھرا جنم شتابدی مہوتسو کا ایک ایک کاریہ اُن کے ہاتھ سے نکلا تھا ؎

اتفاق یہ ہے - کہ اسی ورش میں آریہ سماج اجمیر کے جیون کے پچاس ورش سماپت ہوتے ہیں - اس لئے سماج نے اپنی گولڈن جوبلی منانے کا نشچے کیا ہے - اس کا یہ نشچے ہے - پنجاب پرانت کے کئی آریہ سماج اپنی اپنی گولڈن جوبلی منا چکے ہیں - آریہ سماج اجمیر کو بھی منانی چاہئیے - وچارنیہ وشے کیول یہ ہے - کہ کن دنوں میں منائی جائے؟ فروری میں یا اکتوبر میں - مجھے سماج کی سمتی کا کچھ گیان نہیں - پرنتو میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ دونو اُتسو ایک ساتھ اکتوبر میں منائے جائیں - تو دونو کو لابھ ہو گا - مجھے بھے ہے - کہ اجمیر دو بڑے اُتسوؤں کا بوجھ ایک ہی ورش میں اُٹھا نہ سکے گا - سمبھو ہے - کہ علیحدہ علیحدہ ہونے سے دونو اُتسوؤں کو ہانی پہنچے - ایک ساتھ ہونے سے دونو کی شوبھا بڑھے گی - یہ وشے میں اجمیر کے آریہ بھائیوں کے سامنے وچار کے لئے پرستت کرتا ہوں - شری نارائن سوامی جی مہاراج کی سیوا میں نویدن ہے - کہ یہ وشے ان کے وشیش وچار کا پاتر ہے - یدی انہیں یہ پرنت ہو - تو وہ دونو اُتسوؤں کو ایک کرنے کا یتن کریں ؎

بہر حال جلسہ ایک ہو یا دو ہوں - دیانند اردھ شتابدی اُتسو سنہ ۱۹۳۳ء کی دیپ مالکا پر منایا جائیگا - اس کے لئے سمست دیش کے آریوں کو ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہئیے - انہیں ایسا پربندھ کرنا چاہئیے - کہ وہ دن خالی رکھیں - تاکہ وہ اس اُتسو میں اوشیہ سملت ہوں - اس کے علاوہ دیش کے پرتیک پرانت کو اپنا یہ کرتویہ سمجھنا چاہئیے - کہ وہ راجپوتانہ کے آریہ بھائیوں کی دھن سے سہایتا کرے - متھرا کے مہوتسو کا بھار کیول سنیکت پرانت کے آریوں پر نہ تھا - دوسرے پرانتوں نے بھی اس میں بھاگ لیا تھا - کوئی وجہ نہیں - کہ اس مہوتسو کا بھار کیول راجپوتانہ پر ہو - جو سمپتی میں تنگ ہے - اس لئے تمام پرانتوں کو شیگھر سہایتا کا ہاتھ بڑھانا چاہئیے - میں آشا کرتا ہوں - کہ میرے آریہ بھائی میرے اس نویدن پر دھیان دیں گے ؎ (کرشن)

پروفیسر رام دیو جی کے درشن

۱۶ جنوری کو کراچی میل میں میں ملتان پہنچا - اُدیش پروفیسر رام دیو جی کے درشن کرنا تھا - جو ان دنوں بند سنٹرل جیل ملتان میں ہیں - مجھے آریہ بھائی ریلوے سٹیشن پر آئے ہوئے تھے - اس کرپا کے لئے میں اُن کا کرتگیہ ہوں - پرنتو انہوں نے اس کرپا کی قیمت مجھ سے وصول کر لی - انہوں نے مجھ سے وچن لے لیا - کہ میں اُسی رات وہاں ویاکھیان دوں - ان کی آگیا کا پالن کرتے ہوئے میں نے اُسی رات آریہ سماج مندر میں ویاکھیان دیا ؎

دوسری صبح میں پروفیسر جی سے جیل میں ملا - یہ دیکھ کر مجھے پرسنتا ہوئی - کہ ان کا سواستھ اچھا ہے - جب تک وہ ملتان جیل میں نہ آئے تھے - تب تک اُن کا وزن گرتا ہی جاتا تھا - یہاں آ کر نہ صرف یہ کہ اُن کا وزن گرنے سے رُک گیا - بلکہ کئی پونڈ کا اضافہ ہو کر کمی کسی حد تک پوری ہو گئی - پہلے مہینے میں جس رفتار سے اُن کا وزن بڑھا تھا - اُسے دیکھ کر مجھے یہ بھے ہو گیا تھا - کہ کہیں وہ ضرورت سے زیادہ موٹے نہ ہو جائیں - یہ بھے تو اب دور ہو گیا - کیونکہ نہ صرف یہ - کہ پچھلے ماہ میں ان کا وزن بڑھا نہیں - بلکہ اس میں ایک پونڈ کی کمی ہو گئی ہے - اگر ان کی صحت ویسے ہی اچھی رہے - تو وزن کا کم ہو جانا اُن کے لئے مفید ہے مضر نہیں - اس بار انہیں دیکھ کر میری تسلی ہو گئی - کہ اُن کی صحت اچھی ہے - خون کے دباؤ کی جو شکایت انہیں پہلی آتی تھی - وہ اس وقت نہیں ہے - کیول ایک شکایت باقی ہے - وہ یہ - کہ دوائی لئے بنا انہیں نیند نہیں آتی - اگر کسی طرح ان کی یہ شکایت بھی رفع ہو جائے - تو جیل جانا ان کے لئے مبارک ثابت ہو گا ؎

آریہ سماج کے متعلق جو انگریزی کتاب جیل سے باہر آ کر وہ لانا چاہتے ہیں - اس کی تیاری میں وہ مصروف ہیں - پچھلے ایک ماہ میں انہوں نے ابتدائی کام بہت حد تک ختم کر لیا ہے - نوٹ وغیرہ مکمل ہو گئے ہیں - اب ان کی ترتیب کا کام شروع ہو گا - جیل میں جا کر آریہ سماج کے متعلق اُن کی دلچسپی میں کسی قسم کا فرق نہیں آیا - جتنا عرصہ میں اُن کے پاس رہا - زیادہ تر آریہ سماج کے متعلق ہی باتیں ہوتی رہیں ؎

(کرشن)

آریہ سماج دہلی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا سالانہ جلسہ ۲۷ سے ۳۰ جنوری تک ہوگا۔ پچھلے دو سالوں میں اندرونی کشمکش کی وجہ سے آریہ سماج کے ادھیکاری اپنی پوری توجہ سماج کی بہتری اور ترقی کی طرف نہیں دے سکے۔ جلسہ تو پچھلے سال بھی ہوا تھا۔ لیکن نہایت ناخوشگوار حالات میں۔ عین ان دنوں جبکہ اندرونی جھگڑے اپنے زوروں پر تھے۔ اور اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ جھگڑے کا اثر اس پر تھا۔

شکر ہے۔ کہ اب یہ جھگڑا بہت حد تک شانت ہو گیا ہے۔ اگرچہ اس کے لئے آریہ سماج کوئی کریڈٹ نہیں لے سکتا۔ جھگڑے ختم ہوئے۔ تو اپنی انتہا کو پہنچ کر عدالتوں میں جا کر جن لوگوں کے ہاتھ میں سماج کی باگ ڈور تھی۔ عدالتوں نے انہیں حق بجانب ٹھہرایا۔ اور جب ادھیکاریوں کا سالانہ انتخاب ہوا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ جنتا کی اخلاقی ہمدردی بھی انہی کے ساتھ ہے۔ چونکہ اس بار کا جلسہ ان جھگڑوں کے بعد ہونے والا ہے۔ اس لئے ہمیں آشا رکھنی چاہئے۔ کہ پچھلے سال کے جلسہ میں کوئی کسر رہی ہو۔ تو اسے اب پورا کر دیا جائے گا۔ پروگرام ایسا بنایا جائے۔ جو جنتا کے لئے بڑا اروچک ہو۔ لوگ پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہوں۔ پروگرام موجودہ ضروریات زمانہ کو ملحوظ رکھ کر بنایا جائے۔ اس سماج کے جلسہ پر عام طور پر دلت ادھار سمیلن ہوا کرتا ہے۔ اس بار بھی یہ سمیلن کیا جائے۔ لیکن ایسے طریق سے جس سے اچھوت ادھار کے میدان میں عملی طور پر قدم بڑھے۔ اگر انتظام ہو سکے۔ تو دیوار یا سوموار کی رات کو ایک بھاری سہ بھوج رکھا جائے۔ جس میں ہزاروں ہندو دلت بھائی شامل ہوں۔ سمیلن میں بھی زبردست مظاہرہ کا انتظام کیا جائے۔ اور اس کے لئے ابھی سے کام شروع کر دیا جائے۔ ویاکھیانوں کی تعداد کم کر دی جائے۔ تو مضائقہ نہیں۔ اچھوت ادھار سمیلن کا انتظام ابھی سے ایک علیحدہ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ جس کا ایک سواگت ادھیکش ہو۔ اس سمیلن کا سبھا پتی بھی پہلے سے مقرر کر دیا جائے۔ جو پرستاو وہاں پاس کرنے ہوں۔ پہلے سے طے کر دئے جائیں۔ اور جن مہانو بھاوؤں نے ان پر تقریریں کرنی ہوں۔ وہ پہلے سے مقرر کر دئے جائیں۔ غرض یہ کہ یہ سمیلن با ترتیب ہو۔ اور لوگ بھی محسوس کریں۔ کہ واقعی سمیلن ہوا ہے۔ اس کام میں ان تمام سناتن دھرمی بھائیوں کو شامل کیا جا سکتا ہے۔ جو اچھوت ادھار کے کام میں ہمارے ساتھ ہیں۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج دہلی کا یہ وارشک اتسو وشیش روپ سے اچھوت ادھار کے کام کو آگے بڑھائے۔ اتسو سے پندرہ دن پورو پربھات پھیری شروع کی جائے۔ اس میں ہریجنوں کو بھی ساتھ ملایا جائے۔ سمیلن کے پربندھ کے لئے جو کمیٹی بنائی جائے۔ اس میں بھی کچھ ہریجن لئے جائیں۔ غرض یہ کہ یہ جلسہ ایک طرح سے اچھوت ادھار کے ارپن کیا جائے۔ اور لوگوں کو بھی یہ معلوم ہو۔ کہ آریہ سماج جس نے سب سے پہلے اس کام کو شروع کیا تھا۔ اب پھر اسے اپنے ہاتھ میں لے کر کامیاب بنانے لگا ہے۔

آریہ سماج کے ادھیکاریوں کو چاہئے۔ کہ اپنے آگامی اتسو کو زیادہ سے زیادہ شاندار بنائیں۔ ایسا شاندار۔ جیسا کہ بھارت کی راجدھانی کی آریہ سماج کی شان کا تقاضا ہے۔ اس کا اثر یہ ہوگا۔ کہ پچھلے دو سالوں میں خانہ جنگی کی وجہ سے آریہ سماج کو جو نقصان پہنچا ہے۔ وہ پورا ہو جائے گا۔ اور جنتا کی یاد سے یہ جھگڑے اتر جائیں۔ اتسو کے متعلق ابھی سے باقاعدہ پروپیگنڈا شروع ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ ان دنوں میں یہ کامیابی کی کلید ہے۔

دیانند ادھ شتابدی کمیٹی کا اجلاس

اجمیر ۸ جنوری۔ دیانند اردھ شتابدی کمیٹی کا ایک اجلاس جس میں یو۔ پی۔ راجپوتانہ اور پنجاب کے سرکردہ آریہ سماجی شامل ہوئے۔ چند دن پہلے گوروکل برندابن میں منعقد ہوا۔ شری نارائن سوامی جی نے پردھان پد کو سوشوبھت کیا۔

کمیٹی نے سروسمتی سے یہ پرستاو پاس کیا۔ کہ اردھ شتابدی اجمیر میں جہاں کہ سوامی جی نے نروان پد پراپت کیا۔ ۱۴ سے لے کر ۲۰ اکتوبر تک منائی جائے۔ کیونکہ یہ مقام آریہ سماجوں کے لئے پوتر تیرتھ ہے۔ اور مہرشی کی یاد میں ایک یادگاری لیکھ شائع کی جائے۔

ادھیکاری ورگ

شری نارائن سوامی جی مہاراج اردھ شتابدی کمیٹی کے ورکنگ پردھان مقرر ہوئے۔ شری بیت برموہن سیٹھ اور دیوان بہادر ہربلاس جی سارڈا ممبر اسمبلی کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگائی گئی۔ کہ وہ یادگاری پستک کا کام اپنے ذمہ لیں۔ کمیٹی نے مزید براں یہ پرستاو پاس کیا۔ کہ اردھ شتابدی کے ساتھ ہی آل انڈیا سودیشی نمائش منعقد کی جائے۔ آریہ پتاکا (جھنڈا) کمیٹی کے Convener شری پنڈت شودیال جی قرار پائے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا۔ کہ آریہ پتاکا کے متعلق جو اشخاص اول اور دوم درجہ کے بھجن لکھیں۔ اُن کو سونا اور چاندی کے تمغہ جات دئے جائیں۔ اور جو شخص ویدک سبھیتا پر بہترین کتاب لکھے۔ اُسے ۵۰۰ روپیہ کی تھیلی بھینٹ کی جائے۔

کنیا گوروکل اور سیٹھ رگھومل

"پرکاش" کے پاٹھکوں کو یہ بتلانے کی ضرورت نہیں۔ کہ کنیا گوروکل سورگباشی سیٹھ رگھومل کے ایک لاکھ روپیہ کے دان سے جاری کیا گیا تھا۔ سیٹھ جی جب تک زندہ رہے۔ باقاعدہ روپیہ ماہوار گوروکل کو دیتے رہے۔ اصل میں سے وہ اکیس ہزار نقد روپیہ ہی ادا کر پائے تھے۔ کہ ان کا آخری وقت آ پہنچا۔ اُنہوں نے اپنی جائداد کو دو حصص میں تقسیم کیا۔ ایک حصہ تو سارو جنک کاریوں کے لئے چند پرتشٹھت پرشوں کی ایک کمیٹی کے حوالے کر دیا۔ اور ایک حصہ اپنے سمبندھیوں کے۔ سمبندھیوں پر اُنہوں نے یہ بھی فرض عائد کر دیا۔ کہ اُنہوں نے آج تک جو دان کے وعدے کئے ہیں۔ اُن سب کی ادائیگی ان کے لئے لازمی ہے۔ سیٹھ جی کی مرتیو کے پشچات ان کے سمبندھیوں نے اپنی اس قانونی ذمہ داری کو پورا کرنے سے انکار کر دیا۔ جس پر یہ سوال کلکتہ ہائیکورٹ کے سامنے گیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کنیا گوروکل و دیگر انسٹی ٹیوشنوں کی طرف سے مطالبہ جات پیش کئے۔ آریہ جنتا کو یہ سنکر ہرش ہوگا۔ کہ ہائیکورٹ نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ کنیا گوروکل ایک ایسا انسٹی ٹیوشن ہے۔ جو اپنے دعوے ثابت کرنے پر اپنا روپیہ وصول کر سکتا ہے۔ کلکتہ ہائیکورٹ کے سامنے سوال ایک محدود شکل میں پیش ہوا تھا۔ وہ یہ تھا۔ کہ سیٹھ جی کی وصیت کے انوسار کون کون سے انسٹی ٹیوشن دان کی موعودہ رقومات کی وصولی کے حقدار ہیں تب کنیا گوروکل اپنا ثبوت پیش کر کے سیٹھ جی کے سمبندھیوں سے چھتیس یا ۷۹ ہزار روپیہ وصول کر سکتا ہے۔ سننے میں آیا ہے۔ کہ سیٹھ جی کے سمبندھی ہائیکورٹ کے اس فیصلہ کے اس فیصلہ کے خلاف اپیل کرنے والے ہیں لیکن ہمارا پکش مضبوط ہے۔ اس لئے انتم ونے ہماری ہوگی۔

الور کی الجھن

معلوم ہوتا ہے۔ کہ الور میں بیرونی ایجی ٹیٹروں نے جو آگ لگائی ہے۔ وہ اسی آگ کی طرح خرمن امن وامان کو سیاہ کرنے والی ہے جس طرح ریاست کشمیر میں بھڑکائی ہوئی آگ نے اس ریاست میں تباہی مچادی تھی۔ مہاراجہ کی گورنمنٹ نے ۹ جنوری کو جو اعلان شائع کیا ہے کہ ایجی ٹیٹر نہ صرف والئے ریاست کے خلاف اپنے غیظ و غضب کا سرگرم اظہار کر رہے ہیں بلکہ اپنے ہمسایہ ہندو بھائیوں کے لئے بھی جو کہ بغاوت میں اُنکا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں۔ درپے آزار ہیں۔ اور ان کی امن سوزی کی انتہا یہاں تک جا پہنچی ہے۔ کہ اُنہوں نے ۴ جنوری کو گوبند گڑھ کے مندر پر حملہ کر کے مورتیاں توڑ دیں۔ رامائن کو باہر پھینک دیا۔ اور مندر کے پوجاری کو درخت سے باندھ دیا۔

مذکورہ حالات رونگٹے کھڑے کرنیوالے ہیں۔ اب نہ صرف مہاراجہ کی حکومت کا بلکہ حکومت ہند کا بھی جو کہ اپنے آپ کو دیسی ریاستوں کا اتحادی بتلاتی ہے۔ یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس الجھن کو جلد تر سلجھانے کی کوشش کرے۔

زرِ ضمانت میں اضافہ

حال ہی میں اخبار "زمیندار" کی دو ہزار روپیہ کی ضمانت ضبط کر لی گئی۔ اس پر قدرتاً "زمیندار" والوں کو دو ہزار روپیہ کی نئی ضمانت جمع کرانی پڑی۔ لیکن جب سنجا تک مذکورہ ضمانت جمع کرائے گئے۔ تو اُن کو یہ معلوم کر کے حیرانی ہوئی۔ کہ صرف ۲ ہزار روپیہ جمع کرانے سے ہی کام نہیں چلے گا۔ بلکہ چار ہزار روپیہ کی ضمانت جمع کرانی پڑے گی۔ انتظامیہ حکومت کے خیال میں شاید ازدیٔ ضمانت کا مطالبہ معقول ہو۔ لیکن جہاں تک ہندوستانی پریس کی سلامتی اور تحفظ کا سوال درپیش ہے۔ یہ مطالبہ نہ صرف غیر ضروری بلکہ نامعقول ہے۔ اس کا مقصد صرف انتقام کی سپرٹ کو انتہا تک پہنچانا ہے۔

"الورڈے"

شری یت ڈاکٹر مونجے پردھان ہندو سبھا نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۲۲ر جنوری ۱۹۳۳ء کو ہندوستان بھر کے ہندو "الورڈے" منائیں۔ جس میں مہاراجہ الور کی حمایت اور مسلم لیگی لیڈروں کی مذمت کے ریزولیوشن پاس کئے جائیں۔

اس سے قبل ہندو "کشمیر ڈے" بھی منا چکے۔ اب وہ حسب ارشاد ڈاکٹر صاحب "الورڈے" بھی منائیں گے۔ لیکن جس بات کی آوشیکتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ "الورڈے" پر یہ وچار کیا جائے۔ کہ آئندہ کے لئے ہندو اس خطرہ کو کیسے دور کر سکتے ہیں۔ جس نے پہلے ریاست جموں و کشمیر کے امن و امان میں خلل اندازی کی تھی۔ اور جو اب منہ کھولے الور کو ہڑپ کرنے کے درپے ہے۔ اور آئندہ کے لئے باقی ہندو ریاستوں کے امن و چین کے لئے حقیقی دھمکی ثابت ہو رہا ہے ۔۔

دھرم شالہ جلد واپس ملنی چاہئے

جب حکومت یہ مشتہر کرتی رہتی ہے۔ کہ وہ مذاہب کے متعلق عدم مداخلت کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ اور وہ مذہبی مقامات کو کسی ایک وکتی کی وجہ سے اپنے قبضہ میں نہیں لیتی۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اس نے ڈاکٹر سکھ دیو جی کی وجہ سے گوردوارہ کل میں کی اس دھرم شالہ پر جو کہ سٹیشن تعلق آباد پر بنی ہوئی ہے۔ ابھی تک اپنا قبضہ کیا ہوا ہے۔ جب کوئی مقامی حکومت کسی مسجد یا گرجا کی حالت میں ایسا نہیں کرتی تو پھر یہ کہاں کا انصاف ہے۔ کہ ڈاکٹر سکھ دیو جی کے کسی وقت دھرم شالہ میں ٹھہرنے کی بناء پر دھرم شالہ بھی تاحال ضبط رکھی جائے۔ اور گوردوارہ کل کے دوسرے پرامن بانیوں کو نیز بھی شکایت کا موقع دیا جائے۔ خاص کر اس حالت میں جبکہ آج کل دھرم شالہ کے کسمپرسی کی حالت میں پڑے رہنے کی وجہ سے خراب ہو جانے کا سخت اندیشہ ہے۔

ہمیں وشواس رکھنا چاہئے۔ کہ شری مان سکھ دیو ادھشٹاتا گوردوارہ کل اندر پرستھ نے کپتان پولیس دہلی کو جو سوچنا دی ہے۔ اس کی اہمیت کو بخوبی محسوس کر کے دھرم شالہ دوبارہ منتظمین کے سپرد کی جائے گی ۔۔

اختلافات کی بناء

مولوی ظہور حسین احمدی نے قادیان کے

فرمایا۔ کہ قرآن کریم کی احادیث اور حضرت مسیح موعود کے بیان سے یہ ثابت ہے۔ کہ ہر نبی کے بعد اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور وہ وقت نہایت ہی خطرناک ہوتا ہے۔ جو اس نبی کی امت پر آتا ہے"۔

اگر فی الواقعی نبوت کا عقیدہ بقول مولوی صاحب ایک نبی کی موت کے بعد اختلافات کو پیدا کرنے والا ہے۔ تو کیا یہ مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ کہ نبوت کے مسئلہ کو جو کہ آخر کار شدید اختلافات کا منبع ثابت ہوتا ہے۔ سرے سے تسلیم کرنا ہی ترک کر دیا جائے ۔۔

رادھا سوامیوں میں صلح

ہمیں رادھا سوامی فرقہ کے آرگن "پریم پرچارک" کے "جنتی نمبر" کو پڑھ کر اس بات سے خوشی ہوئی ہے۔ کہ رادھا سوامی ست سنگ سبھا دیال باغ آگرہ اور رادھا سوامی ست سنگ ڈیرہ بابا جیمل سنگھ بیاس میں جو اختلافات دیر سے پائے جاتے تھے۔ وہ دور ہو گئے ہیں۔ اگر یہ ملاپ خلوص دل سے ہوا ہے۔ تب تو اچھا ہے لیکن اگر کسی خاص غرض سے مشتہر کیا گیا ہے۔ تو اتنا سراہنیہ نہیں۔ لیکن بیشتر اس کے کہ اس بارہ میں پبلک کسی خاص فیصلہ پر پہنچے۔ اس کے لئے اس بات کے جاننے کی اشد ضرورت ہے۔ کہ رادھا سوامیوں کے تیسرے فرقہ کے گورو دھرمشی سنت رت لال درمن ایم۔ اے۔ کی اس ملاپ کے متعلق کیا رائے ہے؟

عالمگیر زبان

قادیان کے رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" کے ماہ جنوری کے نمبر میں کسی شخص نے یہ دعوے کیا ہے۔ کہ "دنیا کی بین الاقوامی یا عالمگیر زبان یا تو عربی ہو سکتی ہے۔ یا صرف وہ زبان جس کو ان اصولوں پر اٹھایا گیا ہو۔ جو عربی کے اصول ہیں" ۔۔

کاش اس قسم کا دلیرانہ دعویٰ کرنے سے پہلے لیکھک مہاشہ اتنا تو سوچ لیتے۔ کہ آج کل ترکی جیسے مہذب اسلامی ممالک میں ہی کس طرح عربی کو دھتکارا جا رہا ہے۔ اور اسی کو عرب کا ہمسایہ ہونے کے باوجود کس قسم کے سلوک کا مستحق گردانا جا رہا ہے ۔۔

سمندر یاترا جائز ہو گئی

یہ خوشی کا مقام ہے۔ کہ ہمارے سناتن دھرم او لمبی بھائی پہلے تو ہر ایک سدھار کی مخالفت کرتے ہیں۔ لیکن دھیرے دھیرے نہ صرف اس مخالفت کو ترک کر دیتے ہیں۔ بلکہ اس کی عملی تلافی بھی کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ پہلے تو سناتن دھرمی بھائی سمندر یاترا کی یہاں تک مخالفت کرتے رہے۔ کہ انہوں نے لوکمانیہ تلک جیسے نیتا کو سمندر یاترا کے لئے پرائشچت کرنے پر مجبور کیا۔ لیکن اب مقام شکر ہے۔ کہ خود پنڈت دین دیالو جی شرما کے چھوٹے صاحبزادے پنڈت مولی چند جی شرما وکیل امریکہ میں جا کر سناتن دھرم کا پرچار کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ مغربی دنیا میں سناتن دھرم ہر دلعزیزی حاصل کر سکے۔ داناؤں نے شاید ایسے ہی موقعہ کے لئے فرمایا ہے ؎

ہرچہ کند دانا۔ کند ناداں
ولے بعد از حصولِ رسوائی

اچھوتوں پر عیسائیوں کے دانت

ہندو جاتی کے قدامت پسند طبقہ کے بعض افراد تو ابھی اچھوت ادھار کے راستہ میں روڑے اٹکا کر دانستہ یا نادانستہ اپنی جاتی کو کمزور کر رہے ہیں۔ لیکن ادھر غیروں کا یہ حال ہے۔ کہ وہ اچھوتوں کو ہڑپ کرنے کے لئے ہر سامان کی بہم رسانی میں مشغول ہیں۔ چنانچہ لندن سے بذریعہ ڈاک یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ لنڈن مشنری سوسائٹی نے جس نے جنوبی ہند میں اچھوتوں کی اصلاح کی طرف خاص طور پر توجہ دی ہے۔ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۱۹۳۳ء میں اس کام پر چار لاکھ پونڈ صرف کئے جائیں۔ اگر غیروں کی ان سرگرمیوں کو دیکھ کر ہمارے رجعت پسند ہندو بھائیوں کو کوئی عبرت حاصل نہ ہوئی۔ تو سمجھ لو۔ کہ وہ دانستہ اپنی جاتی کو کمزور بنانے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں ۔۔

دکھشنا ہے یا مذاق؟

شری ستیہ دیو پرکاشانند جی سرسوتی کا ایک ویاکھیان "جاگرت" لائل پور میں شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے آج کل کے دکھشنا کے طریق پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"آج کل اول تو ہم اپنے کرم کراتے ہی نہیں۔ کراتے ہیں۔ تو وہی پوڑ کہ

کہ ودھی پوری ہوتی ہے یا نہیں۔ موسم ہے یا نہیں۔ ان کو غرض ہے۔ تو صرف پیسوں سے۔ جرمنی کے بنے ہوئے پیسے کے ۔۲ یگیو پویت ملتے ہیں۔ وہ ان کے گلے ڈالتے ہیں۔ کیسا مذاق ہے۔ دل لگی ہے اچھر کہتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کا دھرم کرم کیوں جاتا ہے۔ یگیوپویت دینا تو گورو کل کے آچاریہ کا حق ہے۔ نہ کہ ماں بہن کا۔ اس طرح کے سنسکار تو دل لگی ہیں۔ تماشا ہیں" ۔

سوامی جی کا ایک ایک لفظ سبق آموز ہے۔ آریہ سماج تو دیر سے یہی شکشا دیتا رہا ہے۔ لیکن ہمارے سناتنی بھائی اس پر عمل کرنے سے گریز کرتے رہے ہیں۔ اب اُمید رکھنی چاہئے۔ کہ وہ اپنے ایک پوجنیہ سنیاسی کی نصیحت پر عمل پیرا ہونے میں فخر کریں گے۔

اہم مُلاقات

ہز ایکسیلینسی سر میلکم ہیلی گورنر صوبہ متحدہ کی حال ہی میں اس وقت لارڈ ولنگڈن سے طول طویل ملاقات ہوئی۔ جبکہ وائسرائے دہلی سے کلکتہ جا رہے تھے۔ بتلایا جاتا ہے۔ کہ گفتگو کا موضوع پولیٹیکل تھا۔ موضوع خواہ پولیٹیکل تھا۔ یا غیر پولیٹیکل۔ ہمیں یہ سخت نامناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس موقعہ پر جبکہ ملک گول میز کانفرنس کے نام اور فیصلہ جات سے ہی کانوں پر ہاتھ رکھ رہا ہے۔ وائسرائے ہند ایسے گورنر کو اپنی ملاقات کے لیے منتخب کریں جو کہ رجعت پسندی میں باقی سب گورنروں سے گوئے سبقت لے گیا ہو ۔

جعلی سوسائٹی

مہاتما گاندھی نے اچھوت اُدھار کا بیڑا اٹھایا۔ اس کے اٹھتے ہی بھارت ورش میں دو گونہ نتائج برآمد ہوئے۔ ایک طرف تو سدھارکوں نے اپنے دلت بھائیوں کو اپنانا شروع کر دیا۔ دوسری طرف گمنام مخالفوں نے مخالفت میں ہی اپنی نجات سمجھی۔ اور بعض نے محض مخالفت کے نشہ میں سرشار ہو کر ایک جعلی سوسائٹی تک جعلی۔ حال ہی میں امرت سر کے چند قدامت پسندوں نے ایک جعلی سبھا بنا کر مہاتما جی کو اس مطلب کا ایک خط لکھا ہے۔ کہ انہوں نے سناتنیوں کے حقوق کو ذبح کر دیا ہے خط لکھنے والوں کی حقیقت یہ ہے۔ کہ گو سوامی گنیش دت جی منتری آل انڈیا سناتن دھرم سبھا

اور جنرل سکرٹری سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنے ایک بیان میں فرمایا ہے۔ کہ "یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ میں نے ایسی سوسائٹی کا نام...... سنا ہے۔ یہ ایک جعلی سوسائٹی ہے۔ اور یہ اس امر سے ظاہر ہے۔ کہ اس سبھا والوں نے پول کھل جانے کے ڈر سے اپنے نام بھی ظاہر نہیں کئے"۔

معلوم نہیں ہوتا۔ کہ جب ملمع سازی دو چار دن بھی کام نہیں دیتی۔ تو پھر ان جعلی سوسائٹی بنانے والوں کو ہاتھ کیا آتا ہے ۔

پنجاب کا نیا گورنر

سر جیفری مونٹ مورنسی گورنر پنجاب جلد ریٹائر ہونے والے ہیں۔ اور آپ کی جگہ مسٹر ایمرسن کا تقرر عمل میں آنے والا ہے۔ تقرر سے پہلے حسب معمول ملک معظم کی حکومت نے آپ کو سر کا خطاب دے دیا ہے۔ نئے گورنر کے متعلق جو حالات معلوم ہوئے ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ پنجاب سویلین ہیں۔ اور آپ نے لارڈ اِرون کے زمانہ میں اُس "گاندھی اِرون سمجھوتہ" کو ترتیب دینے میں حصہ لیا تھا جس سے ابتدا میں گو ملک بھر میں قدرے خوش گوار تبدیلی پیدا ہوئی۔ مگر آخر کار حالات نے تلخی کا پہلو اختیار کر لیا۔ اگر سر ایمرسن کے زمانہ میں پنجاب نے سیاسی طور پر صحت بخش ترقی کی۔ تو ہم سمجھیں گے۔ کہ ان کا تقرر قرین مصلحت تھا۔ لیکن اگر حالات بدتر صورت اختیار کر گئے۔ تو نہ صرف ہم بلکہ سارا بھارت ورش اس تقرر پر کف حسرت ملے گا ۔

تبدیلی کا اِمکان نہیں

فرقہ وارانہ تصفیہ کے متعلق وزیر اعظم نے جو اعلان کیا تھا۔ اور جسے کمیونل اوارڈ کا ہندوستان میں نام دیا گیا تھا۔ اس سے ملک بھر کے اندر سخت بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ صرف تو ڈی مسلمان ہی اس سے مطمئن ہیں۔ اور باقی جملہ غیر مسلم جماعتیں اسے متحدہ قومیت پر ایک کلہاڑا تصوّر کرتی ہیں۔ اُمید تو یہ تھی۔ کہ ایسے اوارڈ کو حکومت خود ہی منسوخ کر کے ہندوستان کو شانت کرے گی۔ لیکن ہو اس کے خلاف رہا ہے۔ چنانچہ نواب سر لیاقت حیات خان نے جو کہ گول میز کانفرنس کے ڈیلی گیٹ کی حیثیت سے لنڈن گئے تھے۔ واپس آ کر فرمایا۔ کہ جہاں تک برطانوی حکومت کا

(باقی دیکھو کالم ۴ کے نیچے)

لوہڑی

(مہاشہ "ناتھ" جلالپوری کے قلم سے)

اس دفعہ لوہڑی کا تیوہار ۱۲ جنوری مطابق ۲۹ پوش کو آ رہا ہے۔ یہ موسمی تیوہار بھارت ورش میں جو کہ کرشی پردھان دیش ہے۔ زمانہ قدیم سے منایا جا رہا ہے۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ بھارت ورش کی جائے وقوعہ ہی ایسی ہے۔ کہ اسے ہیم (برفانی) پربتوں جبکہ ہندوکش کی طرف سے موسمی ہوائیں آ کر بھارت پر اپنا اثر گرمن کرتی ہیں۔ اور ماہ جنوری و فروری کی سرد ہوائیں بھارت ورش کے سارے وایو منڈل کو اپنے زیر اثر لاتی ہیں۔ یہ ضروری اور قدرتی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس موقعہ کو ایسے طریق سے منایا جائے۔ جس سے ساری قوم اپنے دستور العمل کو موسم کے مطابق بنا سکے ۔

تیوہار منانے کا بہترین طریق

لوہڑی کے موقعہ پر ہر ہندو کو صبح اپنے گھر میں بڑا ہون یگیہ کرنا چاہئے۔ تاکہ آئندہ کے لئے گھر میں رہنے والے سمجھ سکیں کہ ان کو اپنی رہائش گاہ کو ایسا مصفا اور گرم رکھنا چاہئے۔ جس سے اُس کا ٹمپریچر اتنا نہ گر جائے۔ کہ وہی یا سل گھر میں رہنے والوں کی جان کے لئے وبال ثابت ہو۔ اور نمونیا آدی بیماریوں کو جنم دے ۔

خوراک

یگیہ کے ساتھ ہی خوراک میں بھی تبدیلی آنی چاہئے۔ آج کل عام طور پر ریوڑیاں اور چڑوے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان کا کبھی موٹا مطلب یہ ہے۔ کہ لوہڑی کے موقع سے ہی ایسی خوراک کھائی جائے۔ جو کہ انسان کے اندر کافی سے زیادہ گرمی مہیا کرنے والی ہو۔ ریوڑیاں یا چڑوے استعمال کئے جائیں یا کوئی دوسری حرارت پیدا کرنے والی شئے۔ یہ امر ایسا ہے۔ جس کے متعلق ویدیہ صاحبان سے مشورہ لینا مقتضیٰ ہے ۔

غذا کے بعد پوشاک کا معاملہ آتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ پوشاک ایسی دھارن کرنی چاہئے۔ جو کہ حرارت غریزی کو مدد دینے والی ہو۔ اور سینہ کو موسمی سرد ہواؤں کے اثر سے بچانے والی ہو۔ تاکہ کسی و یکتی کو ایسے حالات سے دوچار نہ ہونا پڑے۔ جس سے وہ موسمی امراض کا شکار رہے۔ اور بے وقت کی موت مرے ۔

ماگھ ماہی

آج کل عام طور پر جب کہ لوہڑی کے دن قریب آ رہے ہیں۔ یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ چھوٹی چھوٹی لڑکیاں شہر کے اندر کوچوں اور گلیوں میں "ماں ماہی" "مانگتی" پھرتی ہیں۔ اصل میں یہ لفظ "ماگھ ماہی" کا بگاڑ ہے۔ اس رسم کی ابتدا جس وقت ہوئی۔ اُس وقت اس ملک کے اندر جبری ٹیکسوں کا رواج ہی نہیں تھا۔ چونکہ اُس وقت ہر استری پُرش اس بات کے حق میں تھا۔ کہ چھوٹی بچیوں کو کنیا گوروکلوں میں داخل کیا جائے۔ اس لئے اُس وقت کے حکمران طبقہ یا برسر اقتدار جماعت نے یہ دستور ٹھہرایا ہوا تھا۔ کہ لوہڑی کے موقعہ پر آریہ جاتی کا ہر ایک لال اپنی بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے اس طرح کچھ نہ کچھ رقم ادا کرنا فرض سمجھے۔ جس طرح وہ رکھشا بندھن یا ٹکا کے تیوہار پر کسی جبر و اکراہ کے بغیر ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اور جاتی کا بہترین انگ جو کہ ماتری شکتی کے نام سے موسوم ہے۔ اس طرح کس مپرسی کا شکار نہ ہو جائے۔ جس طرح آج کل کی ناخواندہ لڑکیاں ہیں۔

یہ سخت افسوس اور بدقسمتی کا مقام ہے کہ آج لوہڑی کی پرانی رسم کے بگڑ جانے سے گراوٹ اس انتہا تک جا پہنچی ہے کہ لڑکیوں کو مجبوراً آڈار دھی دانے مردوں کو پرانی رسم کے یاد دلانے کے لئے خود گلیوں اور کوچوں میں عاجزانہ طریق سے اُن کے آگے دست سوال دراز کرنا پڑتا ہے۔ کاش وہ زمانہ جلد آئے۔ جیسا کہ ہندو جاتی اپنی پرانی کھوئی ہوئی شان کو دوبارہ حاصل کر سکے۔ اور استری شکشا کی حوصلہ افزائی کے پرانے طریق پر اسی طرح عمل پیرا ہو سکے۔ جس طرح ہمارے پورج ہوا کرتے تھے ۔ (ادم ستم)

بقیہ کالم ۲

تعلق ہے۔ تبدیلی کا کوئی امکان نہیں۔ اور یہ فیصلہ شدہ امر ہے۔ اگر واقعی اوارڈ ایک فیصلہ شدہ امر ہے۔ تو سمجھ لو۔ کہ برطانوی تدبر کا دیوالہ نکل چکا ہے ۔

اچھوت پن کو اڑانے کیلئے سمبھوج ہی بہترین علاج ہے!

(از شری رائے صاحب بابو مکھن لال اسسٹنٹ چیف پریوا انسپکٹر چاند پور ضلع بجنور)

جب کسی قوم اور جاتی کی سنسکرتی چھن جاتی ہے۔ یقیناً اس کی جنگجویانہ سپرٹ تیاگ اور قربانی کی عادت جاتی رہتی ہے۔ اور اپنے آدرش سے گر کر غلامانہ زندگی بسر کرنے کی عادی ہو جاتی ہے۔ نفاق کے شعلے بھڑک کر بغض۔ عناد اور حسد پیدا کر دیتے ہیں۔ جو فرقہ بندی اور چھوت چھات کی اصلی جان ہیں۔ اس کے ساتھ ہی سماجک کمزوریوں کو چھپانے کے لئے اونچ نیچ اور چھوٹے بڑے کی تفریق خود بخود پیدا ہو جاتی ہے۔ جہالت کے نشہ میں سرشار ہو کر ایسی جاتیاں بھول جاتی ہیں۔ کہ اس جگت میں صرف زندہ ہی رہنا کچھ پرشارتھ نہیں ہے۔ یوں تو کوے بھی کاگ بلی کھا کر برسوں زندہ رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ایک دفعہ ویر پتنی ودلا نے اپنے پتر سے کہا تھا۔ کہ بچھونے پر پڑے پڑے سڑ جانے اور گھر میں بیکار سنوار برس کی عمر گزار دینے کی بجائے اگر تو ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے پراکرم کی شکتی اور جیوتی دکھلا کر مر جائے۔ تو اچھا ہے۔ دھرم کی رکھشا کے لئے اگرے ہوؤں کو اٹھانے کے لئے جب جب وقت آیا۔ اور ضرورت محسوس ہوئی۔ انیک بار مہان آتماؤں نے اپنے جیون کو ایک ایک انچ سواہا کر کے بلیدان کر دیا۔ جب تک چاند اور سورج دھرتی پر موجود ہیں۔ ان مہان آتماؤں کے نام امر رہیں گے۔ موجودہ اور آنے والی نسلیں ان پر شردھا کے پھول چڑھاتی رہیں گی۔ باوجود اس کے بھارت کے تنزل کا زمانہ آیا۔ آریہ ہندو دھرم میں جن لوگوں کو ہندو دھرم کی [illegible] انتقیبہ دس گئے ہیں۔ گویا وہ اس کی عمارت کے بنیادی پتھر ہیں۔ انہیں اچھوت کہا۔ اور بھارت کے ماتھے پر اچھوت پن کی لعنت کا بدنما ٹیکہ لگا کر موجودہ آنے والی نسلوں کو کلنکت کر دیا۔ خواہ اس کا اصلی سبب کچھ ہی ہو۔ مگر یہ ماننا پڑیگا۔ کہ یہ سب جہالت سے پیدا ہوا۔ اور جہالت اگیانتا کی نشانی ہے۔ جو ویدک دھرم سے ناواقفیت اور دھرم شاستروں کی اگیانتا سے پیدا ہوئی تھی۔ مہاتما بدھ نے انسانوں کو مساوات کا درجہ دیا۔ چنانچہ بودھ دھرم دنیا کے ⅚ حصہ میں پھیل گیا۔ بودھ دھرم کے تنزل کے بعد ہندو جاتی نے اس قدرتی اصول کو پس پشت ڈال کر انسانیت میں تفریق پیدا کی۔ اور اپنی قومی عمارت کے ٹوٹے اور مضبوط انگ کو نظر حقارت سے دیکھا۔ اس لئے وہ اب تک تنزل کے گہرے غار میں گرتی چلی جا رہی ہے۔ کیونکہ [illegible] تک پتہ چلتا ہے۔ ویدک کال میں اچھوت نہ تھے۔ اور نہ

ویدوں میں ان کا ذکر ہے۔ ابتدائی زمانہ میں انسانوں کی ایک ذات تھی۔ بلحاظ اعمال۔ کرم کانڈ اور چال چلن شریفوں کا نام آریہ عالم دیو اور بدوں کا نام دسیو دو نام ہو گئے۔ باوجود اس کے بعض اوقات خود غرض اور قدامت پسند ہندو سیدھے سادے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے اس امر واقعہ کو اس طرح تعبیر کر کے ہوئے بہکائے جاتے ہیں۔ کہ ابتدا میں براہمن۔ راجپوت۔ ویش اور شودر چار ورن تھے۔ اور

ان میں سے جو بد اعمالیوں کے مرتکب ہوتے۔ باہر نکال دیئے۔ وہ دسیو چنڈال ملیچھ اور راکھشس ہیں۔ حالانکہ آریہ ورن کے علاوہ ابتدا میں جس قدر ملک تھے۔ ان میں دسیو آباد تھے۔ برخلاف اس کے قدامت پسند ہندو یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ شودر جن کے ہاتھ کا کھانا پینے کا رواج مہا بھارت کے وقت تک تھا۔ ان میں دسیو شامل نہیں تھے۔ اور یہی اچھوت ہیں۔ حالانکہ سوال صرف اعمال کا ہے۔

ورنہ بہ حیثیت انسان ہونے کے سب انسان برابر ہیں۔ ایسے قدامت پسند لوگوں کے لئے کسی شاعر نے خوب کہا ہے ؎

یہ دیواریں گھر کی جو پیش نظر ہیں
یہی اپنے نزدیک حد بشر ہیں

دور کیوں جائیں۔ بھارت ورش میں ہی اب تک جس حصہ میں دسیو آباد ہیں۔ وہاں وہ نہ تو اچھوت کہلاتے ہیں۔ اور نہ ان سے پرہیز ہے۔ بندھیل کھنڈ میں گونڈ اور چمار کا ہمیشہ سے مندروں میں جانے۔ اور کنوؤں پر چڑھتے ہیں۔ بلکہ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ بہتر اونچی ذات والوں کے پہلو بہ پہلو بیٹھتے ہیں۔ اور دواجی کی اور ان کی وہ چلم تمباکو پیتے ہیں۔ بندھیل کھنڈ کی بعض بعض ریاستوں کے محکمہ پولیس میں نصف سے زیادہ چمار ملازم تھے۔ مالدار اور شریف لوگوں کی جان و مال، عزت اور گھروں کی حفاظت کے لئے چماروں سے زیادہ بہادر اور وفادار کوئی ذات اب تک نہیں پائی جاتی۔

راجپوتانہ میں سب لوگ بھیلوں کے ہاتھ کا پانی پیتے ہیں۔ جو در اصل دسیو ہیں۔ اور ان ملکوں میں ہمیشہ سے آباد چلے آتے ہیں۔ یہ ہی نہیں۔ بلکہ تیلی اور کمہار جو گدھوں پر پانی لاتے ہیں۔ بلا لحاظ اونچ نیچ استعمال کرنے کا عام رواج ہے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ ان پر دو مقامات پر گو پہلی سی شان نہیں رہی۔ تاہم کچھ نہ کچھ جنگجویانہ سپرٹ اب تک موجود ہے۔ پھر چھوت چھات کا ذکر کیا؟ ایک ہاتھ سے تو رہا الگ دوسرے ہاتھ سے کھانا۔ اور جو ملا۔ بانٹا اور کھایا۔ جنگجویانہ ذہنیت کا خاص نتیجہ اور خودداری کی علامت ہوا کرتی ہے۔

اس عام رواج کے خلاف جو آواز اٹھائی جاتی ہے۔ وہ رسم و رواج اور دھرم کے خلاف ہے۔ جس کا دور کرنا آریہ ہندو جاتی کے ہر جوان بوڑھے اور بچے کا فرض ہے۔ اس اچھوت پن کی وجہ سے بھارت واسی کسی غیر قوم اور غیر ملک والوں کے سامنے مارے شرم اور ندامت کے سر نہیں اٹھا سکتے۔ حالانکہ یہاں نہ کوئی اچھوت تھا۔ اور نہ ہے۔ کیونکہ یہ نیا نام غیر مذہب والوں اور موجودہ زمانہ کی ایجاد ہے۔ ورنہ ہندوؤں سے اچھوت نہ پہلے جدا تھے۔ اور نہ اب ہیں۔ بلکہ یہ تو ہندو دھرم کی قومی مالا کے بیچ کے موتی ہیں۔ جن کو گرا ہوا بنایا جا رہا ہے۔ جو اپنی ہستی کو مٹا کر اور حیرباد کہہ کر بھی

گورو وایور ستیاگرہ

(از شری پنڈت کیشو دیو جی گیانی - مدراس)

اگرچہ مہاتما گاندھی نے ایک ۰۰ بار آریہ سماج کی کڑی سمالوچنا کی ہے۔ پھر بھی اُن کا "سماج سدھار کا پروگرام" زیادہ تر آریہ سماج سے ملتا جلتا ہی ہے۔ اچھوت اُدّھار اس پروگرام کا ایک حصّہ ہے۔ استو۔ پاٹھک جانتے ہیں۔ کہ مہاتما گاندھی گوروایور ستیاگرہ شروع کرنے والے ہیں۔ شریمان کلپائن ناٹر اور مہاتما گاندھی جی مریتو پرینت اپواس شروع کریں گے۔ یہ طریقہ اچھا ہے یا بُرا۔ اس پر اب وچار کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ مہاتما جی ایک بار یہ نشچے کر چکے ہیں۔ اور اُنہیں اس سے ہلانا کوہ ہمالیہ کو ہلانے کے برابر ہوتا ہے۔ اسی غرض سے بہت سے مقامی اور دُوسرے لیڈر گوروایور کے ارد گرد پرچار کر رہے ہیں۔ ان میں سے کچھ ایک کے نام ذیل میں دئے جاتے ہیں:-

۱ شری یت کلپائن ناٹر ۲ شریمان سی راجگوپال آچاریہ ۳ شریمان ناگیشور راؤ ۴ شریمتی گاندھی ۵ شریمتی سی۔ آر۔ داس اور ۶ شریمان امرت لال ٹھکر۔

ان کا بڑا کام جنتا کو اچھوت اُدّھار کے ضروری کام کے لئے پریرت کرنا ہے۔ اور گوروایور کے ارد گرد جو جو ہندی ناٹک تعلقہ ہے۔ اور جہاں پر ریفرینڈم اکٹھّا سمتیاں بن گئی ہیں۔ اچھوت لوگوں کو مندر پرویش کے لئے پریرنا کی گئی ہے:-

جائے وقوعہ

گوروایور ایک چھوٹا سا گرام ہے۔ اس میں مذکورہ نام کا ایک مندر ہے۔ مندر کا حفاظت دیوتا وشنو ہے۔ پرانک لوگ کہتے ہیں۔ کہ جب کنس نے دیوکی اور وسودیو کو قید کیا تھا۔ تب سری کرشن جنم کے وقت وشنو کا چترُبھج روپ دکھلائی دیا۔ وہی روپ اس مندر میں پرتشٹھت ہے۔ اس مندر کی استھاپنا میں بھی ایک گاتھا پرسدھ ہیں۔ کہتے ہیں۔ ایک بار آدی شنکر مہاراج اس گرام سے جا رہے تھے۔ راستہ میں گوروایور کا مندر پڑا۔ شنکر نے اپیکشا دکھلاتے ہوئے بنا پوجا کئے ہی اپنا پریان جاری رکھا۔ کچھ قدم ہی آگے گئے ہوں گے۔ کہ ان کے ہاتھ پاؤں جکڑے جانے لگے۔ یہ حالت دیکھ کر انہیں انتر درشٹی دوارا گیان ہوا۔ کہ

یہ سب گوروایوراپّن پردھان گوروایور مندر کی اُپیکشا کا پھل ہے۔ انہوں نے قدم واپس اٹھا لئے۔ اور ودھی پُوروک پوجا کر کے پشچات اپنا پریان دوبارہ شروع کیا:-

ٹیپو سلطان کی بیماری

اسی قسم کی ایک کہانی ٹیپو سلطان کے بارے میں ہے۔ اُس نے کبھی اپنی سوبھاؤ سدھ مورتی بھنجن پرکرتی سے گوروایور مندر میں آگ لگا دی تھی۔ تب مندر کا تو کچھ نقصان نہیں ہوا۔ ہاں ٹیپو سلطان خود سخت بیمار ہو گیا۔ اور پھر پرائشچت کے لئے ہزاروں براہمنوں کو بھوجن کرانا پڑا۔ اور گوروایور کے مندر کو بھی سینکڑوں بیگھے زمین انعام دی۔ پاٹھک جانتے ہیں۔ کہ یہ سب پرانکوں کی گوری گپیں ہیں۔ اور ان میں تنک بھی سچائی نہیں ہے۔ یدی مندر کی مورتی میں اتنی ہی ادبھت شکتی ہے۔ تو آج کیوں نہیں نوین سدھارکوں پر حملہ کرتی ہے:-

ریفرینڈم اکٹھّا سمتیوں کا یہ حتم یہ نام نوبر کا نشٹ ہو چکا ہے۔ تدانوسار لگ بھگ ۸۰ فیصدی لوگ اچھوتوں کو مندر پرویش دینے کے پکش میں ہیں۔ باقی ۲۰ فیصدی میں سے ۱۰ اُداسین ہیں۔ اور ورودھ کیول مات دس فیصدی کا ہے۔ پرنتو پرشن یہ ہے۔ کہ اتنی کثرت رائے کے ہوتے ہوئے بھی مندر کھل سکتا ہے؟ جواب ملتا ہے "نہیں"۔ کیونکہ مدراس میں ایک قانون ہے۔ جسے "Religious Endowment act" (دھارمک سنستھا نیم) کہتے ہیں۔ اس کے انوسار پرتیک مندر و مٹھ کے ایک یا ادھک ٹرسٹی ہیں۔ ان ٹرسٹیوں کا کام پراچین پرم پراگت پدھتی انوسار مندر کی ویوستھا کرنا ہے۔ گوروایور مندر بھی ایک ایسا ہی مندر ہے۔ اور اس کا ٹرسٹی زمورن ہے۔ یہ پہلے گورنمنٹ سروس میں تھا۔ اب ریٹائر ہو چکا ہے۔ اس کی اپنی زمینداری ہے۔ اور اچھی پرتبھا شالی دکھتی ہے:-

آج سے ۳ مہینے پہلے جب گاندھی جی نے اپواس پرارمبھ کیا تھا۔ اُسی سمیہ شری یت کلپائن نے بھی گوروایور مندر کے سامنے

(باقی دیکھو صفحہ ۱۴ پر)

امریکہ میں دیو سماج کا کھنڈن

(از راؤ بہادر ماسٹر آتما رام جی امرتسری - بڑودہ)

"The Cultural World"

"دی کلچرل ورلڈ" ایک اعلیٰ درجہ کے وگیان اور فلاسفی کے مدلّل اپ ٹو ڈیٹ مضامین کا ماہوار رسالہ ہے جو امریکہ سے انگریزی بھاشا میں نکلتا ہے۔ کسی گزشتہ ماہ کے رسالہ میں اس نے درشایا ہے۔ کہ "سائنس (وگیان) آج کل Laws of Nature ارتھات سرشٹی کے نیموں کو ایشور رچنا کا بیرونی روپ بلا شبہ مانتا ہے"۔

بمبئی میں جو دیو سماج کے ماسک پتر اور کتابیں آتی ہیں۔ ان میں لاہور کا ناستک سماج یعنی دیو سماج اپنے اصولوں اور مت کو "Founded on Science" ارتھات وگیان مولک لکھتا ہوا نہیں تھکتا۔ اور سرشٹی کے نیموں کی دن رات تابعداری کرتا ہوا بھی اپنے آپ کو ناستک کہنے میں فخر کرتا ہے:-

حال میں یوروپ اور امریکہ کے سرتاج "ودوان۔ جگیاسو" ناستک تھے۔ اس لئے کہ وہ اب سائنس کی بھاری ترقی کے ساتھ سچے آستک ہو گئے ہیں۔ اور ان کا یہ کتھن کہ "سرشٹی نیم ایشور کی ستا کا بیرونی روپ ہیں" اور سرشٹی میں "Order" یعنی نیم جو پایا جاتا ہے۔ یہی ایشور کا سروپ بیرونی ہے۔ ان کے وچار میں جب آ رہا ہے۔ تو لاہور کے دیو سماج کو چاہیئے۔ کہ وہ اگر جگیاسو یعنی متلاشی حق ہے۔ تو ضرور اعلان کر دے۔ کہ اب وہ ناستک نہیں رہے:-

سب جانتے ہیں۔ کہ سورگیہ مہاتما پنڈت گورودت جی جگیاسو ناستک تھے۔ مگر مہرشی دیانند جی کی موت کا نظارہ دیکھ کر تو وہ آستک ہو گئے:-

بھارت ورش میں آجکل ہندو سماج یا جگت میں پورا ناستک دیو سماج ہی ہے۔ لیکن جب رات دن "سائنس سائنس" کی رٹ لگاتا ہے تو اس کا فرض ہے۔ کہ اب آستک بن جاوے۔ جیسا کہ امریکہ کے سرتاج وگیانی بن رہے ہیں۔ مہرشی دیانند کی ایشور رانتھی مورتی پوجا کے کھنڈن کا باعث بنی۔ اور دیوالی ناستک پن کے مغربی قلعے کو شکست ناش دیکر آستک بنانے کا باعث بنی۔

رادھا سوامی مت کے بھگت بلا شبہ پورن آستک نہیں۔ کارن یہ کہ وہ اپنے انگریزی ماسک پتر کے سرورق پر ایشور کی مہانتا ماننے کی جگہ سب سے اوپر اپنے انسانی گورو رادھا سوامی جی مہاراج وغیرہ سند لکھتے ہیں۔ اور سرشٹی کرتا ایشور کو دوسرا درجہ دیتے ہیں۔

یہی نہیں بلکہ رادھا سوامی مت کے بھگت جو کان موندی ابھیاس کرتے ہیں۔ اس سے بواسیر اور بھگندر (ناسور) سے خوفناک امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور چہرہ کی رونق کافور ہو کر پیلا پن چھا جاتا ہے۔ امریکہ میں تو ایک سوسائٹی بن گئی ہے۔ جو "راج یوگ" ارتھات پاتنجل یوگ کا پرچار کرتی ہے۔ لیکن اس نرک یگ میں ہمارے رادھا سوامی بھگت کبیر صاحب کے زمانہ کے کان موندی ابھیاس میں سدھی مان رہے ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ "راج یوگ" کے مدلّل اور وگیان پورن مارگ کی طرف رغبت نہیں دکھاتے۔ ایشور انکو ست مارگ دکھلاوے۔ یہی ہم پرارتھنا ہے:-

ریویو

"آریہ مسافر" کا مرزائی نمبر

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے شہید صادق پنڈت لیکھرام جی کی یاد میں رسالہ "آریہ مسافر" زیر ادارت مہاشہ چرنجی لال جی پریم عرصہ تین سال سے بڑی کامیابی سے جاری ہے۔ اب اس رسالہ کا ماہ دسمبر کا پرچہ "مرزائی نمبر" کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ جس میں کئی مسلم اور ہندو علماء کے مرزائیت (احمدیت) کے متعلق فاضلانہ مضامین درج ہیں۔ نمبر کیا ہے۔ مرزائیت کا ایک نہایت دلچسپ مرقع ہے۔ جس کا مطالعہ اس فرقہ ملحد بد سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اس نمبر کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اس فرقہ کے بانی مبانی مرزا غلام احمد کا بلاک تھا۔ فوٹو اور صفحہ شہید صادق کی مرتو سمیہ کی بلاک کی تصویر دی گئی ہے۔ قیمت فی پرچہ ۸ یہ رسالہ چندہ ع دیکر کے گراہک بن جانیوالوں کو یہ نمبر مفت ملجائے گا۔ ہم پرزور سفارش کرتے ہیں۔ کہ ہر آریہ بھائی کو اس پرچہ کی سرپرستی کرنی چاہیئے:-

بے وجہ آپ کو شدھی سے عداوت کیوں ہے؟

(از قلم جناب منشی زبدا پرساد صاحب عاطی گبادی پٹیالہ)

بے وجہ آپ کو شدھی سے عداوت کیوں ہے — بھائی سے بھائی کو ملتے ہیں تو نفرت کیوں ہے
گالیاں لب پہ ہیں ورد لبیں کدورت کیوں ہے — بدزبانی سے مسلمانوں کو رغبت کیوں ہے
بغض و حسد دل میں سدا رکھتے ہیں
اس پہ دعویٰ ہے کہ ہم خوف خدا رکھتے ہیں

آپ فرماتے تھے کہ تہذیب کے بانی ہم ہیں — موج دریائے شرافت کی روانی ہم ہیں
اہل اسلام نہیں، حق کی نشانی ہم ہیں — چشمۂ فیض رواں بحر معانی ہم ہیں
گالیاں دیتے ہیں پر اب تو نرالے ڈھب سے
بدزبانی ہوئی اسلام میں جائز کب سے

ہندو جاتی کو دیا آپ نے کافر کا لقب — چشم بد دور بنے آپ صداقت کا سبب
خوف انصاف کا ہوتا ہے مگر وائے غضب — آپ کیں ہم کو نظر آتے ہیں سب کفر کے ڈھب
بدزبانی ہی کو تو کفر کہا کرتے ہیں
گالیاں کودک نادان بکا کرتے ہیں!

جھوٹ کی خو نہیں سچ ہم بخدا کہتے ہیں — بدزبانوں کو تو خود آپ برا کہتے ہیں
آپ کے اہل قلم اس سے سوا کہتے ہیں — خوئے دشنام کو کافر کی ادا کہتے ہیں
خوئے کافر کی جھلک خصلت دشنام میں ہے
آج معلوم ہوا یہ بھی اسلام میں ہے

کچھ تو فرمائیے کس بات پہ بیٹھے ہو خفا — کچھ بھی معلوم نہیں کونسی کی ہم نے خطا
کل تلک ہوتے تھے اتحاد کے وعدے کیا کیا — آج آتا ہے نظر رشتۂ الفت ٹوٹا
کل تلک پھرتے تھے تم یار و وفادار بنے
آج کیا بات ہے کیوں آپ ...... بنے

ایسے بگڑے ہو بگڑنے کی ضرورت کیا تھی — چار ہی دن کے لئے مہر و محبت کیا تھی
سوزش ہم وطن سوز کی لذت کیا تھی — اس کے پردے میں چھپی اور کوئی حسرت کیا تھی
تیر مارا ہے مسلماں کا نشانہ کر کے
لوٹنا چاہا خلافت کا بہانہ کر کے

اہل اسلام سے پر جس نے اشناسائی کی — طوق و زنجیر گلے میں پڑی رسوائی کی!!
تابہ کے، حد بھی تو ہے صبر و شکیبائی کی — راجپوتوں کی بڑی آپ نے رسوائی کی
گھر سے بے گھر ہوئے بیچارے بنے پھرتے تھے
آپ کے ڈر سے مسلمان بنے پھرتے تھے

ہم گلے ان کو لگاتے ہیں تو شکوہ کیا ہے — خود یہ ملنے پہ ہیں راضی تو بکھیڑا کیا ہے
صبح کو بھولے گھر آئے ہیں تو جھگڑا کیا ہے — راجپوتوں پہ مسلمانوں کا دعوےٰ کیا ہے
آہ کھوئے ہوئے یہ لعل و گہر اپنے ہیں
کیوں نہ ہم انکو اٹھائیں یہ مگر اپنے ہیں!

کس طرح آپ نے ملکانوں کو مسلم جانا؟ — راہ للہ ذرا یہ تو ہمیں بتلانا!!!
غور سے دیکھو تو ہندو کلچر ہے ان کا باتا — سر پہ چوٹی ہے تو ماتھے پہ تلک کا دانہ
رام کا نام سدا لب پہ ہے بھگتی دل میں
پریم کا بھاؤ چھپا ہے تلک صندل میں

دین اسلام سے ان کو نہیں رغبت ابتک — روزہ رکھا نہ کبھی کی نہ تلاوت ابتک
ہندو جاتی کی مگر دل میں ہے عظمت ابتک — رام اور کرشن کی کرتے ہیں عبادت ابتک
دل میں ہر آج تلک درد وطن رکھتے ہیں
طور ہندو کے ہیں، ہندو کے چلن رکھتے ہیں!

ساری رسمیں ہیں الگ آپ کی ملکانوں سے — ایک بھی چال نہیں اہل مسلمانوں کی!
روز جاتے ہیں زیارت کو بت خانوں میں — چوٹی رکھتے ہیں یہ، در راکش کے سودانوں میں
آب گنگا کو یہ ماتھے پہ چڑھا لیتے ہیں
تیرتھوں میں سر تعظیم جھکا دیتے ہیں!

سندھیا شام و سحر شب کو بھجن کرتے ہیں — وید منتر کو بھی ہر زیب دہن کرتے ہیں
لوک پرلوک تناسخ کا منن کرتے ہیں — ہر کا گن گاتے ہیں مکتی کا جتن کرتے ہیں
آج تک یہ رہے اسلام میں مومن بنکر
بت پرستی بھی کی مسلم نے براہمن بنکر

گر یہی ہوتے ہیں ارباب مسلماں کے چلن — پھر تو کچھ فرق نہیں آپ بھی ہیں ہر کے سجن
آپ بن جائیں اگر ایسے تو مٹ جائیں محن — اور کیوں آپ ہی آ جاتے اگر ہندو پن
قضیہ مٹ جائے ابھی رنج و بکھیڑا نہ رہے
اور گرداب میں یوں ہند کا بیڑا نہ رہے

اور بالفرض اگر سچے مسلماں یہ ہیں! — دین کے حامی ہیں اور صاحب قرآں یہ ہیں
آپ کی قوم کے گر لعل بدخشاں یہ ہیں — اور لائے ہوئے اسلام پہ ایماں یہ ہیں
پھر بھی حق ہے ہمیں کہ ہندو بنا لیں ان کو
گر یہ خود آئیں تو سینے سے لگا لیں ان کو

کیونکہ مذہب کی اشاعت کا ہمیں بھی حق ہے — اور بھیودی امت کا ہمیں بھی حق ہے
اپنے مذہب سے محبت کا ہمیں بھی حق ہے — دین اسلام سے ...... کا ہمیں بھی حق ہے
آپ گر ہم کو مسلمان بنا سکتے ہیں!
ہم بھی مسلم کو مذہب میں ملا سکتے ہیں

اس پہ بھی آپ بگڑتے ہیں برا کرتے ہیں! — کیونکہ ہم کو بھی مسلمان کیا کرتے ہیں!
بلکہ اکثر ستم و جور و جفا کرتے ہیں — ہم نے پوچھا نہ کبھی آپ سے کیا کرتے ہیں
یاد ہے ہم کو حقیقت کی حقیقت اب تک
خوں رلاتا ہے ہمیں خون صداقت اب تک

یاد ہے تغلق و لودی کا زمانہ ہم کو! — ظلم اور جور سے اسلام میں لانا ہم کو
ڈھونڈھنے سے بھی نہ ملتا تھا ٹھکانا ہم کو — اور دشوار تھا لب تک بھی ہلانا ہم کو
جینا مشکل تھا ہمیں دھرم پہ قائم رہ کر
جس نے انکار کیا اس کے گلے پر خنجر

مختلف تم سے ہے مذہب کی اشاعت اپنی — ایسے کاموں میں نہیں ظلم کی عادت اپنی
جو کہ آتا ہے لئے آتا ہے نیت اپنی — اپنا دل، اپنی خوشی اور طبیعت اپنی
ہم زبردستی سے کب کام کیا کرتے ہیں؟
ہاں جو خود آئے اسے تھام لیا کرتے ہیں

دیا پروانے کو خود آپ جلاتا کب ہے؟ — بلبل زار کو گل کھینچ کے لاتا کب ہے؟
سرو بھی قمری پہ جان اپنی گنواتا کب ہے؟ — نیام تلوار کے سینے میں سماتا کب ہے؟
اک کشش خاص ہے جو کام کیا کرتی ہے
ایک طاقت ہے جو یوں کھینچ لیا کرتی ہے

ہند مذہب میں بھی بس آج وہی طاقت ہے — طاقت جسم نہیں حق کی مگر قوت ہے!
بزدلے گالیاں دیتے ہیں، بری خصلت ہے — زور مذہب سے ہمیں روکو اگر ہمت ہے
گالیاں کھائیں گے اور کام کئے جائیں گے
ہم تو اسلام کو بھی رام کئے جائیں گے

عہد

ایک !

افسانہ

تاریخ [illegible] کا ایک ورق

لالہ روشن لال گپتا [illegible]

اجیت سنگھ اب یتیم تھا۔ تنہا —
اکیلا ... بے یار و مددگار — اس وسیع
تاریک دنیا میں بغیر کسی شریک راحت و غم
کے ... بغیر کسی مونس و غمخوار کے!

کچھ دن پہلے — اجیت سنگھ کا والد
انار سنگھ ایک بارسوخ جاگیردار تھا۔ بہت سے [illegible]
اس کی اردل میں رہا کرتے تھے۔ ایام زندگی آرام
و چین سے بسر ہو رہے تھے —

انار سنگھ ایک بہادر سپاہی تھا۔ اس کی
[illegible] جواں مردی کا شہرہ دور و نزدیک پھیلا
ہوا تھا۔ جب کبھی [illegible] میں روپیہ کی کمی واقع
ہوتی تھی۔ لوٹ مار کر کے اس کو پورا کر لیتا تھا۔
[illegible] ایک دن اسے خبر لگی کہ
راجہ کا خزانہ ادھر سے گزر رہا ہے۔ اس کے
دل میں ہیجان
ہو گیا ...
تلاطم ...
امنگ ...
[illegible] پہلے
جلدی [illegible] سے اپنے چیدہ
[illegible] لے کر حملہ کر دیا۔ خزانہ کی
حفاظت [illegible] بہت سے سپاہی ساتھ
تھے۔ گھمسان کا رن پڑا۔ بہادروں کی تلواریں لہو
سے [illegible] میں کھنچنے لگیں۔ جذبۂ
انتقام سے ہر ایک کا دل ابل رہا تھا۔
انار سنگھ کے گھوڑے کے سر پر ایسی
تلوار پڑی کہ [illegible] سپاہیوں کو بھاگنے
کے سوا کوئی چارہ نہ سوجھا۔ تند آواز میں
للکار کر کہا [illegible] بہادرو! کیوں ٹھنڈے جاتے
ہو؟ [illegible] جواں مردی کے جوہر دکھاؤ۔
شکست [illegible] دکھاؤ گے۔ راجپوتی آن
[illegible] دیکھنا عزت کو بٹہ نہ
لگنے پائے!

ان الفاظ نے [illegible] خواہ از سر نو سپاہیوں
کی رگ و ریشہ میں جوش کا سمندر موجزن ہونے
لگا۔ [illegible] ایک بار تازہ دم
ہو کر حملہ کیا۔
مگر منہ کی کھانی
پڑی۔

کے مطابق پڑیں۔ جدھر جاتے شکست
استقبال کو دوڑتی۔ اس شکست نے انار سنگھ
کو کہیں کا نہ چھوڑا۔ اسے اپنی عزت و توقیر
سے ہاتھ دھونا پڑا۔ اور راجہ نے علاقہ واپس
لے کر اس کو باہر نکال دیا۔ انار سنگھ کی کیا پیش
چل سکتی تھی۔ جاگیر چھوڑ کر ایک شہر میں سکونت
اختیار کر لی۔

اس کا ہاتھ پہلے ہی تنگ تھا۔ اب افلاس
و تنگدستی نے ڈیرے ڈال دئے۔ فاقے گزرنے
لگے۔ دن جاتا۔ رات آجاتی۔ رات گزرتی۔ دن
چڑھ جاتا۔ مگر پیٹ بھرنے کی کوئی صورت نظر
نہ آتی تھی۔

غربت و ذلت کے ہاتھوں ستایا ہوا یہ بہادر
راجپوت آخر راہی ملک عدم ہوا۔ ہمیشہ کے
لئے راحت و چین کی زندگی بسر کرنے کے لئے

اجیت سنگھ کی والدہ پر آفتوں کا پہاڑ
ٹوٹ پڑا۔ سچ ہے مصیبتیں آندھی کی طرح آتی
ہیں۔ اور سب آرام کو منٹوں میں اڑا کر لے جاتی
ہیں۔ دوسروں کی خدمت و نوکری کر کے اپنا اور
اجیت سنگھ کا پیٹ پالنے لگی۔ مگر بہت عرصہ
تک وہ خوددار عورت اس بے عزتی کو برداشت نہ
کر سکی۔ اور آخر اس کی معصوم و بے گناہ روح
بھی قیود عناصر سے آزاد ہو گئی۔ ایک عرصہ تک
اجیت سنگھ کے خوبصورت و دلفریب چہرے
سے رنج و اندوہ کے آثار مترشح ہوتے رہے۔

اجیت سنگھ کی عمر اس وقت کوئی تیرہ برس کی
تھی۔ وہ جوانمردی کی بہترین مثال تھا۔ اس کا
تصنعات سے پاک حسن اپنے اندر ایک خاص
کشش رکھتا تھا۔ دراز قد۔ بلند پیشانی
— سینہ ابھرا ہوا۔ چہرہ مجسم جلال، تمام
اعضا سڈول و متناسب —

اجیت سنگھ کی جیسلمیر کے ٹھاکر پرتاپ
سنگھ کی لڑکی راج بالا سے انار سنگھ کی
حین حیات ہی میں ہو چکی تھی۔ اس وقت انار سنگھ
ایک ذی عزت جاگیردار و بارسوخ شخص تھا
لیکن چرخ کج رفتار کی ادائیں نرالی ہیں۔ اسی
انار سنگھ کا فرزند بے خانماں و برباد تھا۔ نہ تن پر
کپڑا۔ اور نہ پیٹ میں روٹی —

اجیت سنگھ نے خیال کیا۔ کہ شاید
پرتاپ سنگھ اب شادی کرنے سے انکار کر
دے۔ اس نے اس لئے ایک راجپوتنی کو اس امر
کی خبر لانے کے لئے بھیجا۔

راج بالا جوانی کی منزل میں قدم رکھ چکی تھی۔
اس کی خوبصورتی آنکھوں کو خیرہ کئے دیتی تھی۔
غزالی آنکھیں سیاہ دست اندھیری رات کے
ستاروں کی طرح چمکتی ہوئی۔ مشکیں زلفیں
لب لعلیں۔ غنچہ دہن —

جس وقت راج بالا کی سہیلیاں اجیت سنگھ
کی بہادری و خوبصورتی کا تذکرہ چھیڑتیں۔ تو
راج بالا خوشی سے چوکڑیاں بھرنے لگتی۔ اس
کے رخساروں پر سرخی دوڑ جاتی۔ وہ ہنس ہنس
کر بات کا جواب دینے لگتی۔ وہ اپنے پتی کے
خیال میں گویا کھو جاتی — جس طرح مغنی
علم موسیقی کے زیر اثر — بادہ خوار ساغر
مے کے نشہ میں جس وقت راجپوتنی پرتاپ سنگھ
کے محل میں پہنچی۔ کسی طریقہ سے راج بالا نے
اس سے ملاقات کی۔ اور دوران گفتگو میں کہا۔
"آپ میرے سوامی سے جا کر عرض کر دیں۔
کہ راج بالا مدت سے ان کی ہو چکی ہے۔ وہ
کسی صورت میں بھی کسی اور سے شادی کرنے
پر رضامند نہ ہوگی۔ راج بالا روپیہ و عزت
کی بھوکی نہیں۔ اس کا کاشانۂ دل سچے پریم
سے بھرپور ہے۔ اس کو امارت و دولت فتح
نہیں کر سکتی۔"

جب راجپوتنی نے اجیت سنگھ کو راج بالا
کا پیغام سنایا۔ تو اس کا دل بلیوں اچھلنے
لگا۔ راجپوتنی کی زبانی راج بالا کی خوبصورتی
کی تعریف سن کر وہ کلیجہ پکڑ کر رہ گیا۔ اور
دل ہی دل میں اپنی خوش قسمتی پر ناز کرنے
لگا۔ بلحاظ ادب و دستور اجیت سنگھ نے
پرتاپ سنگھ کو شادی کرنے کے لئے اطلاع پہنچائی
پرتاپ سنگھ نے ایک شرط پر شادی کرنے کی
رضامندی ظاہر کی۔ اس نے کہا:—

"جس وقت اجیت سنگھ ۲۰ ہزار روپیہ
لے کر شادی کے لئے آئے گا۔ تو اس کو کوئی
عذر نہ ہوگا۔ اور درت دیگر ایک مفلس و
قلاش کے ساتھ اپنی جان سے بھی زیادہ
پیاری لڑکی کی وہ شادی نہ کرے گا۔ کون ایسا
شخص ہے۔ جو آنکھیں رکھتا ہوا اپنی اولاد کو
مصیبتوں اور تکلیفوں کے گڑھے میں دھکیل
دے۔ ایک ذی عزت شخص ایک بھوکے
انسان کو اپنا داماد نہیں بنا سکتا۔ جسے
اپنا پیٹ بھرنے کی فکر لگی ہوئی ہو۔ وہ دوسرے
کا نگران کیسے ہو سکتا ہے؟"

(۲)

اجیت سنگھ یہ منتشر خیالات کے [illegible] گیا کیا کرے؟
کدھر جائے؟ کس
سے روپیہ حاصل کرے؟
کس کو اپنے مصائب
کی سرگزشت سنائے؟

یہ خیالات تھے۔ جو یکے بعد دیگرے اس کے
دماغ میں چکر لگانے لگے۔ اور انہیں کے
سکون قلب کو اس طرح درہم برہم کر دیا جیسے
کسی طالب علم کا نتیجہ نکلنے سے کچھ عرصہ پہلے
پپیہے کا بارش برسنے کے انتظار میں۔

بہت غور و خوض کے بعد اسے ایک ذریعہ
کے علاوہ اور کہیں سے روپیہ ملنے کی توقع نہ
تھی۔ جیسلمیر کے ایک سیٹھ سے اس کا خاندانی
تعلق تھا۔ اجیت سنگھ کے والد کے دوران
حیات میں اس نے سینکڑوں روپے پیدا کئے
تھے۔ اسی وجہ سے وہ اجیت سنگھ کی بہت
قدر و منزلت کرتا تھا —

شاید پرانے تعلقات کو مد نظر رکھتا ہوا مجھ پر
اعتبار کر کے سیٹھ روپیہ قرض دے دے۔
بس اسی امید پر اجیت سنگھ جیسلمیر پہنچا۔
جب سیٹھ کو تمام ماجرا سنایا۔ تو اس کی
آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا بہنے لگا۔ سیٹھ
دل ہی دل میں زمانہ کے تغیر و تبدل و گردش
ایام پر غور کرنے لگا۔ کیا تو یہی ان کے در دولت
سے فیض اٹھایا کرتا تھا۔ اور کیا یہ آج میرے
دروازے پر سوالی ہوا ہے ......
پھر گئے زمانہ۔

سیٹھ نے اجیت سنگھ کے چہرے پر ایک
گہری نظر ڈالی۔ اور اس کے دلی جذبات کا
جائزہ لیا۔

اجیت سنگھ کے چہرے پر آبائی نشان۔
صداقت و خودداری کے آثار ہویدا تھے۔
سیٹھ نے کہا۔ "بیٹا! تمہیں یہ رقم ایک
شرط پر دے سکتا ہوں"۔

اجیت سنگھ۔ سیٹھ صاحب! وہ
کون سی شرط ہے۔ میں بھی تو سنوں۔ جہاں تک
ہو سکے گا۔ اسے بسر و چشم منظور کروں گا۔

سیٹھ۔ بیٹا! شرط بہت کڑی ہے۔ سمجھ بوجھ کر
ہاں کرنا۔ راجپوتی قول کو اگر نبھا سکو تو عہد کرنا
ورنہ دیکھنا کہیں راجپوتی شان کو بٹہ نہ لگ جائے۔
شرط یہ ہے۔ کہ جب تک تم میرا روپیہ ادا نہ کرو
اپنی بیوی کے پاس جانے سے گریز کرو۔

اجیت سنگھ نے اس شرط کو سنا۔ دیر
عرصہ تک غور کیا۔ اور آخر عہد کیا۔ کہ "سیٹھ
صاحب ایسا ہی ہوگا۔ آپ مجھے روپے
دے دیں"۔

(۳)

اجیت سنگھ سیٹھ سے روپیہ حاصل کر [illegible]

ے سسرال پہنچا۔ پرتاپ سنگھ نے راج بالا
ادی اجیت سنگھ سے کر دی۔ اور وہ
خوشی اپنے گھر آیا ٭

حسب دستور پتی اور پتنی کو علیحدہ کمرہ دیدیا
جس وقت سونے کا وقت آتا تو اجیت سنگھ
پنا آبدار خنجر درمیان میں رکھ دیتا ٭
راج بالا کے لئے یہ ایک معمہ تھا۔ وہ کئی
تک اس عمل کو دیکھتی رہی۔ مگر شرم و حیا اس
متعلق کچھ دریافت کرنے میں مانع تھی۔ آخر
دن دل کڑا کر کے اس نے اجیت سنگھ سے
ھ جوڑ کر کہا:-

"پران ناتھ! میں دیکھتی ہوں۔ کہ آپ کے دل
کلی ہر چھائی رہتی ہے۔ آپ گل پژمردہ کی
گال بنے ہوئے ہیں۔ کبھی سرد آہیں بھرنے
لگتے ہیں۔ اور کبھی آنکھوں سے آنسو بہانے
ن۔ داسی حیران ہے۔ کہ یہ کیا ماجرا ہے۔
یا آپ کرپا کر کے بتلائیں گے۔ کہ آپ کو کون سا
شک روگ لگا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے
آپ دن بدن گھلتے جا رہے ہیں؟"

اجیت سنگھ کی نگاہیں نیچی ہو گئیں۔
اپنے انگوٹھے سے زمین کی مٹی کریدنے لگا
یا اس میں چھپ جانا چاہتا تھا۔ کچھ دیر
کے انتظار کے بعد راج بالا پھر یوں گویا ہوئی:
"پریتم! کیا داسی سے کوئی بات پوشیدہ
رکھنا پاپ نہیں؟ آپ تو دھرم کے اصولوں
سے اچھی طرح واقف ہیں۔ پھر یہ شش و پنج
کیسی؟ استری کا دھرم ہے۔ کہ وہ اپنے
پتی کی تکلیف میں اس کا ہاتھ بٹائے۔ اور
اسے آرام دینے میں ہر جائز و ممکن کوشش
کرے۔ یہ داسی آپ کے پسینہ کی جگہ خون بہا
دینے کے لئے تیار ہے۔ آپ کے سنگھ کے لئے
اپنی جان تک قربان کر دینے سے دریغ نہ کرے گی۔
میں راجپوت چیلا ہوں۔ میری نس نس میں
راجپوتی خون جوش مار رہا ہے۔ جو کچھ کہو گی
اس کو پورا کر دکھاؤں گی۔ ایک انچ بھی پیچھے
نہ ہٹوں گی" ٭

"میں آپ کی رفیقہ حیات ہوں۔ رنج و غم
کی شریک اور دکھ سکھ کی ساتھی۔ آپ کو مجھ سے
کوئی بات چھپا کر نہیں رکھنی چاہیئے"۔

اجیت سنگھ کے لئے پیچھا چھڑانا
مشکل ہو گیا۔ اس باعصمت و پاکدامن
دیوی کی محبت بھری باتوں کا جواب دینے
کے لئے وہ مجبور ہو گیا۔ اور آخر اس نے
تمام سرگذشت کہہ سنائی ٭

تمام ماجرا سنکر راج بالا کے چہرے پر
شکن تک نہیں پڑا۔ وہ ویسے ہی ہنستا ہوا
بشاش نظر آتی تھی۔ اس کے چہرہ سے
ویسا ہی جلال، جاذبیت اور رعنائی ٹپکتی

تھی۔ اس نے ہاتھ جوڑ کر کہا:-

"پران ناتھ! آپ فکر نہ کریں۔ جب تک
آپ کا عہد پورا نہ ہو گا۔ آپ کی یہ ناچیز خادمہ
آرام سے نہ بیٹھے گی۔ آپ نے اس بات
کے بتلانے میں اتنا سنکوچ کیوں کیا؟ خیر!
میں پریتم ایک پرارتھنا کرنا چاہتی ہوں کہ
اگر مناسب ہو۔ تو اسے سویکار کریں بیس
ہزار روپیہ کی رقم معمولی نہیں۔ اس قدر روپیہ
اس صورت حالات میں جمع کرنا مشکل ہے
اس لئے آپ کوئی اور تدبیر سوچیں۔ پریشرم
کرنا انسان کا فرض ہے۔ اور پھل دینا بھگوان
کے ہاتھ ہے ٭

(۴)

دو شکیل اور خوبصورت نوجوان اودے پور
کی سڑک پر کشاں کشاں جا رہے تھے۔
میواڑ کا حکمران جگت سنگھ اپنے
محل جنت نظیر کی چھت پر بیٹھا قدرتی
مناظر و شہر کی رونق سے دل بہلا رہا تھا
جس وقت اس کی نگاہ ان بانکے راجپوتوں
پر پڑی۔ وہ اپنی آنکھوں کو اوپر نہ اٹھا سکا۔
بلکہ دیکھتا ہی دیکھتا رہ گیا۔ وہ اپنی رانی
سے گفتگو کر رہا تھا۔ لبوں کی حرکت بند ہو
گئی۔ الفاظ گلے میں رک گئے۔ شبستان
جہان کی سرتاج رانی بھی بنظر حیرت ان کی
طرف دیکھنے لگی۔ مہاراجہ جگت سنگھ نے
اپنے دو مصاحبوں کو ان کے حسب نسب
و دیگر حالات دریافت کرنے کے لئے
بھیجا ٭

کچھ عرصہ کے بعد دونوں راجپوت مہاراجہ
کے روبرو حاضر کئے گئے ٭

راجپوت آداب بجا لا کر ایک طرف کھڑے
ہو گئے۔ مہاراجہ جگت سنگھ نے انکو
مسند کے کنارے پر بیٹھنے کے لئے کہا۔
دونوں راجپوت... کچھ تکرار کے بعد
مہاراج کا ارشاد بجا لائے ٭

جگت سنگھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کیا آپ مجھے بتلا سکتے ہیں۔ کہ آپ کا
آنا کدھر سے ہوا ہے۔ اور کس طرف جانا
چاہتے ہو؟"

اجیت سنگھ نے جواب دیا "مہاراج!
میرا نام اجیت سنگھ ہے۔ اور میرے
ساتھی کا نام جو رشتہ میں میرا سالا ہے
گلاب سنگھ ہے۔ گردش ایام کے
ہاتھوں تنگ آکر تلاش معاش میں یہاں
تک آ پہنچے۔ مستقبل میں کیا ہو گا۔ اس
کی پرماتما کو خبر ہے" ٭

اجیت سنگھ اور گلاب سنگھ کے
چہروں سے غضب کا جلال ٹپک رہا

تھا۔ آنکھ ان کے جمال کی تاب نہ لا سکتی تھی۔
ان کی شرافت مہاراجہ کی آنکھوں میں کھب
گئی۔ وہ گویا ان کی متانت، سنجیدگی اور
خوبصورتی میں کھویا گیا۔ وہ ٹھیک اسی طرح
جس طرح مجنوں صحرائے ۔۔۔ میں ۔۔۔ اور
ریاضت کرنے والا یاد الہی کے سمندر کے
پایاں میں۔ کچھ دیر کے بعد رانا کا سحر ٹوٹا
اور ان دو نوراجپوتوں سے مخاطب ہو کر بولا۔
"کیا تمہیں پیٹ بھرنے کی فکر سے آزاد
کر دیا جائے؟"

اجیت سنگھ نے سنجیدگی سے جواب
دیا۔ "حضور! اندھے کو اور کیا چاہیئے؟
دو نین"

جگت سنگھ نے دونوں راجپوتوں کو نوکر رکھ
لیا۔ ایک عالی شان حویلی میں ان کی رہائش
کا مکمل انتظام ہو گیا۔ اور انہیں پانچ روپے
روزانہ ملنے لگے ٭

اجیت سنگھ اور گلاب سنگھ کو راجہ
کی نوکری کئے ہوئے ایک سال گزر گیا۔
لیکن روپیہ کا انتظام نہ ہوتا تھا۔ بیس ہزار
روپیہ کا خیال انہیں گھن کی طرح کھا رہا
تھا اور چین سے نہ بیٹھنے دیتا تھا ٭

(باقی آئندہ)

"پرکاش" کی توسیع اشاعت کے لئے
کوشش کرنا ہر آریہ پرش کا فرض ہے ٭

ضلع حصار میں خوفناک قحط

آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے عملی امداد

اس وقت ضلع حصار کے علاقہ میں سخت قحط رونما ہو
رہا ہے۔ ایک تو بھولے واسی ویسے ہی غریب ہیں۔
اس پر قحط کا نزول تو ایک بڑی آفت ہے۔ چنانچہ
اس علاقہ سے اناج اور چارہ کی قلت کی وجہ سے
انسانوں اور مویشیوں کے متعلق روح فرسا خبریں
موصول ہو رہی ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
نے جو ہمیشہ ایسے موقعوں پر اپنے مصیبت زدہ
بھائیوں کی امداد کرتی رہتی ہے۔ علاقہ حصار کے
قحط زدہ بھائیوں کی امداد کا کام شروع کیا ہے۔
چنانچہ سبھا نے فی الحال اس کام کے لئے ایک
ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔ سبھا کے کارکن اور
والنٹیئر اس علاقہ کو روانہ ہو گئے ہیں۔ جو
وہاں پہنچ کر دیگر امدادی کمیٹیوں کے ساتھ مل
کر مصیبت زدگان کو مطلوبہ امداد دیں گے۔
ایسے مصیبت کے موقعہ پر تمام انسانوں
کو عموماً اور فارغ البال و متمول دانی بھائیوں کو
خصوصاً اپنا فرض پہچاننا اور اپنے مصیبت
زدہ بھائیوں کی حتے الامکان امداد کرنا چاہیئے ٭
(بھیم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
گورودت بھون۔ لاہور)

(۲)

پنجاب کینڈ یا اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور کا اعلان

ضلع حصار کے قحط زدہ علاقہ کی امداد
کے لئے پنجاب کینڈری اناتھ آلیہ راوی
روڈ۔ لاہور کی طرف سے چھوٹے لڑکے اور
لڑکیوں کی رہائش و خوراک کا پربندھ کیا گیا
ہے۔ جن کا کوئی سہارا نہیں ہے۔ جس کسی
صاحب کو بھی ایسے لڑکے یا لڑکی کا پتہ
لگے۔ وہ ہمارے پاس بھیج دیں۔ یا اپنے
نزدیک کے سماج کے منتری کے پاس پہنچا دیں۔
اور پن کے بھاگی بنیں ٭

سماجوں کے منتری مہودوں سے پرارتھنا
ہے۔ کہ وہ ایسے لڑکے اور لڑکیوں کو ہمارے
اناتھ آلیہ میں پہنچانے کا پربندھ کریں۔ یا ہمیں
اطلاع دے دیں۔ تاکہ ہم اپنا آدمی بھیج کر منگوا
لیں ٭
ہیرانند منتر یا آنریری سیکرٹری پنجاب کینڈ یہ
اناتھ آلیہ۔ راوی روڈ۔ لاہور

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور
خوشخط لکھا کریں ٭

بقیہ صفحہ ۹

ہندو دھرم کی رکھشا کرنا اچھی طرح جانتے ہیں۔ اور جن کے رگ و ریشہ میں آریہ ہندو دھرم کی عقیدت اور وہ لگن جو ہزار ہا آفتیں آنے پر بھی سرد نہیں ہوتی۔ زمانہ سلف سے اب تک موجود ہے۔

سب سے پہلے اس نام نہاد اچھوت پن کے خلاف مہرشی دیانند نے آواز بلند کی۔ اور ستیارتھ پرکاش کے ساتویں اور آٹھویں سمولاس میں آریہ جاتی کی رہنمائی کے لئے پورے طور پر وضاحت کر دی۔ کہ بلحاظ انسان ہونے کے نہ کوئی اچھوت ہے۔ اور نہ اچھوت کہلانے کا مستحق چنانچہ آریہ سماج نے آریہ ہندو قوم کو اس خرابی اور بدنامی سے بچانے کا بیڑا اٹھایا۔ اور سورگیہ پنجاب کیسری لالہ لاجپت رائے نے ملک اور قوم کی لاج رکھنے کے لئے سب سے پہلے میگھوں کو آریہ برادری میں شامل کیا۔ اور فروری ۱۹۲۳ء میں بھارتیہ اچھوت ادھار کمیٹی بنائی۔ جس نے جنتا میں عام طور پر بیداری پیدا کر دی۔ چنانچہ اب بہت سی سبھائیں بھارت ورش میں دلی لگن اور جوش کے ساتھ اچھوت ادھار کا کام کر رہی ہیں۔ جن کو ادھار کی سبھاؤں کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ نہ بھولنا ہوگا۔ کیونکہ یہ دراصل ایک مذہبی اصلاح ہے۔ وقت آیا۔ کہ مذہبی اصلاح کے لئے سداچار اور دھرم کے اوتار ویدک جیون کی جیتی جاگتی آدرش مورتی سنکلپ اور دڑھتا کے مجسم پتامہ ثانی بھارت ماتا کے سچے سپوت مہاتما گاندھی نے ۲۰ ستمبر ۱۹۳۲ء کو ایک کرشمہ دکھا کر کے سنسار کو بتلا دیا۔ کہ وہ مستحقین کو ان کا حق دینے میں ذرا بھی پس و پیش نہیں کرتے۔ اور اس کی تکمیل کے لئے انہیں اپنی جان تک نچھاور کرنے میں عار نہیں۔ جو کہ ہندو دھرم کی سب سے بڑی خوبی ہے۔ حالانکہ آریہ ہندو جاتی نے اپنے چکرورتی راج میں بھی دوسروں کا حق غصب کر کے سوائے ادھیکار کے راج نہیں کیا۔ دوسرا امر کہ جو مہاتما جی نے مارا۔ وہ نام نہاد اچھوتوں سے اپنی دلی ہمدردی اور گہری محبت کے اظہار کے ساتھ اچھوت پن کو ہمیشہ کے لئے ملک بدر کرنے کے لئے برت رکھ کر اپنی جان کی بازی لگا دی۔ اور بذریعہ پیغام دنیا کو بتلا دیا۔ کہ یہ ایک انتہا کی ابتدا ہے۔ اگر اعلیٰ ذات کے ہندوؤں نے نام نہاد اچھوت بھائیوں کے ساتھ ایسا سلوک اور برتاؤ نہ کیا جس سے وہ سالہا سال کی بدسلوکی اور بداخلاقی کو بھول جائیں۔ تو ان کو پھر گھور برت رکھنے اور تپسیا کرنے پر مجبور ہونا پڑے گا۔

مہاتما گاندھی کی اس انتباہ کے صاف معنی ہیں کہ ہر ہندو اور ہندوؤں کی بھی تنظیمی سبھاؤں اور ہندو مہاسبھا کا فرض اور آریہ سماج کی پوری ذمہ داری ہے۔ کہ وہ ہر ممکن کوشش کریں۔ تاکہ نام نہاد اچھوتوں اور آریہ ہندو جاتی کے درمیان جو فاصلہ ہے۔ وہ دور ہو جائے۔ اور مثل بادام دو مغز یک جان دو قالب ہو کر ثابت کر دیں۔ کہ وہ سب آریہ ہندو ہیں۔ اور ہندو ہو کر رہیں گے۔ تاکہ مہاتما گاندھی نے جو معجزہ کر دکھایا۔ اس کا اثر زائل نہ ہو۔ کیونکہ جو کام صدیوں میں بھی نہیں ہو سکتا تھا وہ دنوں میں ہو گیا۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ سخت ایجی ٹیشن اور جدوجہد کے ساتھ مہاتما گاندھی کی ہدایت اور برت کی اصلی منشاء کو پورا کیا جائے۔

سہ بھوج

قدامت پسند پارٹی اور اس طبقہ کے دماغ سے جو ابھی تک پرانے راگ الاپ رہا ہے یہ غلط خیال جو جاگزین ہو گیا ہے۔ کہ "ذات جنم کی بنا پر ہے" نکال دیا جائے۔ جس کے لئے سب سے بہتر طریقہ جگہ بہ جگہ اور گاؤں بہ گاؤں سہ بھوج ہی ہو سکتا ہے۔ جو آریہ سماج کے ہر جلسہ میں خاص طور پر مخصوص ہونا چاہیئے۔ اور بالعموم اچھوتوں کو ممبر بنا کر آریہ سماج میں شامل کرنے کے لئے ضرورت ہے۔ کہ آریہ سماج اس دائرہ کو اور وسیع کر دے۔ ہندو جنتا اپنی اُدارتا اور وشالتا کا ثبوت دے۔ تاکہ یقیناً اچھوت پن سدا کے لئے اپنی موت آپ مر جائے۔ اور بھارت اس لعنت سے پاک ہو۔ اور چاروں طرف یہ صدا گونج اٹھے۔ کہ اس نئے یگ کے مہان آتما مہاتما گاندھی بنزی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو

بقیہ صفحہ ۱۰

اُپواس ستیاگرہ شروع کیا۔ اس ستیاگرہ نے جہاں کلپائن کو پرسدھ کیا وہاں گورو واپور مندر کو بھی دیش بھر میں مشہور کر دیا۔ شری بت کلپائن کے وشے میں اتنا لکھنا پریاپت ہے کہ آپ ایک اُتھوی سوشکھشت تھا تیاگ مورتی یووک ہیں۔ آپ قانون کی پریکٹس میں لگے ہوئے تھے۔ جب ۱۹۱۹ء میں آپ نے پرتھم ستیاگرہ سنگرام میں پدارپن کیا۔ تب سے آپ دیش کی سیوا میں لگے ہوئے ہیں۔ آپ دو بار کرشن مندر بھی ہو آئے ہیں۔ گت تین ورشوں سے آپ اپنا سمپہ کیول ماتر اچھوت اُدھار کاریہ میں لگا رہے ہیں۔ استو۔

مہاتما گاندھی نو اپنے اُپواس میں سپھل ہو گئے۔ اور پرنامنٹ "پونہ پیکٹ" بنا۔ پرنتو کلپائن کو ۱۸ دنوں کے بعد اُپواس چھوڑنا پڑا۔ تب سے اُن کی صحت خراب ہے۔ پرنتو پرتگیا پالن تو ہونا ہی چاہیئے۔ مہاتما گاندھی جی نے انہیں ۳ مہینے پرتگیا کرنیکو کہا تھا۔ اور تب بھی یدی مندر نہ کھلا۔ تو مہاتما جی بھی کلپائن کے ساتھ اُپواس کریں گے۔ یہ بات نشچے ہوئی تھی۔

اوپر ہم مندر کے قانون کا ذکر کر چکے ہیں۔ اور کیونکہ پراچین پرتھا انوسار اچھوتوں کو مندر اُدھیکار نہیں ہے۔ اس لئے کوئی بھی ٹرسٹی یدی چاہے بھی تو کسی اچھوت کے لئے اپنے آدھین مندر کو نہیں کھول سکتا۔ اس لئے مدراس کے وکیلوں کی سمتی مندروں کو کھولنے کے وشے میں یہ ہے کہ سرکاری کونسل میں ایک ایسا قانون بنا دیا جائے۔ جس کی رو سے یدی کسی مندر کے ارد گرد کی سناتنی آبادی دو تہائی سنکھیا میں اس سدھار کے پکش میں ہو۔ تو ٹرسٹی کو ادھیکار دیا جائے کہ وہ مندر کو اچھوتوں کے لئے اعلان کر دے۔

اُپروکت آشے کا ایک بل ڈاکٹر سبرائن بھوت چیف منسٹر نے مدراس کونسل میں پردیش ادیش کیا ہے۔ ابھی تک یدیپی گورنر نے اجازت نہیں دی۔ سنبھاوی اتنا نشچے ہے۔ کہ یدی اجازت مل گئی تو اُکت بل اوشیہ پاس ہو کر ایکٹ بن جائے گا۔ اور یہی کارن ہے۔ کہ کٹر ہندوؤں کا ورودھ دن بدن بڑھ رہا ہے۔ ایم۔ کے آچاریہ جیسے اینگلو آہن نیتاؤں نے مدراس گورنر تتھا وائسرائے کو تار دئے ہیں۔

راجستھان کی آریہ پرتی ندھی سبھا

۳۰-۳۱ر دسمبر ۱۹۳۲ء کو آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان و مالوہ کا سالانہ ادھیویشن ادھیکاریوں کے چناؤ بجٹ آدی وشیوں کی سویکرتی کے لئے اجمیر میں سیٹھ ٹیکم چند جی کی وشال کوٹھی میں سماروہ کے ساتھ ہوا۔ اول ہون یگیہ ہو کر شری سوامی لکھشمانند جی نے بھگوان سے پرارتھنا کی۔ کہ اس یگیہ کو نرودھن سماپت کریں۔

اس پرانت کی آریہ پرتی ندھی سبھا کے کاریہ کرم سے کہ جہاں رشی دیانند جی مہاراج کی سمادھی ہے۔ دوسرے پرانتوں کے آریہ بھائی ناواقف ہیں۔ اس لئے ان کی واقفیت کے لئے لکھ نویدن ہے:-

اس پرتی ندھی سبھا کے شاسن میں تقریباً ۲۲۵ سماجیں ہیں۔ جن کے تقریباً ۵۰ پرتی ندھی اس اجلاس میں شریک ہوئے۔ سبھا کی مالی حالت شوچنیہ ہے۔ اسی کارن سے سبھا یتھوچت سہایتا سماجوں کو دینے میں اسمرتھ ہے۔ اتہ ہر ایک آریہ بھائی اور سماجوں کا پرم کرتویہ ہے۔ کہ وہ دھن سے سبھا کے کوشش کو بھر کر سبھا کے ہاتھ کو مضبوط کریں۔ اور سبھا میں شریک ہو کر اس کے سنگھٹن کو درڑھ بناویں۔ اور پھر دیکھیں۔ کہ سبھا آئے دن کی اُپدیشکوں کی مانگ اور دیکھتی گت جو تکالیف آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کو پہنچ رہی ہیں۔ ان کا بھلی پرکار پربندھ کرتی ہے یا نہیں؟ دھن کے بغیر کوئی بھی کام پورن روپ سے سپھلتا کو پراپت نہیں ہو سکتا۔ کتنے دُکھ کی بات ہے۔ کہ سبھا کا ایک ہی سماچار پتر "آریہ مارتنڈ" ہے۔ وہ بھی دھن ابھاو کے کارن ہفتہ وار نیمت روپ سے نہیں نکلتا۔ اس پرانت میں اور کوئی ایسا سماچار پتر نہیں ہے۔ جو اپنی آواز ویدک دھرم پرچار اور آریہ سماجوں کی تکالیف کے وشے میں آزادی سے اٹھا سکے۔

اجلاس میں جو حالات پیش ہوئے وہ نہایت دُکھدائی ہیں۔ پرانت کی چھوٹی بڑی ریاستوں میں آریہ دھرم پرچار کے راستہ میں جہاں طرح طرح کے وگھن اور بادھائیں ڈالی جاتی ہیں۔ وہاں آریہ ہونے کے کارن آریہ بھائیوں کو نانا پرکار کے کشٹ دئے جاتے ہیں۔ ایسی ریاستوں کے کچھ ادھیکاری اور محکمہ پولیس کے کرم چاری اپنی غلط کارروائیوں [illegible]

ہیں۔ ویدک دھرم پرچار اور دھرم اُنتی میں بادھائیں ڈالی جاتی ہیں۔ سماج کا کوئی اپدیشک ویدک دھرم پرچار نہیں کر سکتا۔ اور پولیس کی اجازت کے بغیر بھجن کتھا و ویاکھیان آدی کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ جلسے نہیں سماپت نہیں ہو جاتا۔ کئی آریہ سماجوں کے اوم کے جھنڈے بھی اُتروا لئے جاتے ہیں۔ آریہ سماج مندر بنانے اور اس کے لئے اراضی تک خریدنے میں بادھائیں ڈالی جاتی ہیں۔

یہ سب کچھ آریہ دھرم کے پرچار کے لئے کیا جاتا ہے جبکہ انیہ دھرم اولمبی عیسائی اور مسلمانوں کے لئے کوئی اس قسم کی رکاوٹیں نہیں ہیں تو آریہ دھرم کے پرچار میں اس کی دھارمک آزادی پر اس قسم کے انیائے کب تک سہن ہو سکتے ہیں۔

برٹش راجیہ کے اندر جبکہ دھارمک آزادی کا بلا کسی جاتی بھید بھاؤ کے بغیر ہر ایک کو سمان ادھیکار حاصل ہے۔ تو صرف ویدک دھرم پر ایسی پابندیاں لگانے کا ارتھ سمجھ میں نہیں آتا۔ بھارت کے سبھی بھوپت اور برٹش سرکار انگلشیہ کے ادھین اپنا شاسن چلا رہے ہیں۔ تو وہ نیائے کی درشٹی سے سوچ لیں۔ کہ کیول ویدک دھرم کے ساتھ اس کا یہ ویوہار کہاں تک نیائے سنگت ہے؟ انیہ دھرم اولمبیوں کی بھانتی ویدک دھرم کا بھی حق ہے۔ کہ وہ اپنی کتھا وارتا۔ بھجن۔ کیرتن۔ اور ویاکھیان سے اپنے دھرم کا کاریہ کر سکے۔ اور اپنے مندر آدی بنوا سکے۔ یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ کہ راجہ ادھیراج گن اور بہوپتی مہاشے اپنے کرتویہ کا نیائے سے پالن کریں۔ اور ایسی غلط رپورٹوں کی پرواہ نہ کر کے اپنی ذمہ داریوں کو پیچیدہ نہ بنانے جائیں۔ ہم دانستہ طور پر ابھی ایسی ریاستوں کے نام اور پتے شائع کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ لیا جیت ہو وہ اس اور اپنا دھیان خود ہی آکرشت کر لیں۔ لیکن آریہ پُرش ہی کب تک سہن کرتے جائیں گے۔ آخر سہن شیلتا کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ ضرورت پڑنے پر ہمیں سب کچھ پرگٹ کرنے پر مجبور ہونا پڑے گا۔ کیونکہ جس پرانت کا سُدھار کرنے ہوئے رشی دیانند نے وش کا کٹورا پی کر پران پرپراپت کیا۔ اس کے انویائی آخر ایسے انیاؤں کو کب تک سہن کرتے [illegible]

سبھا کے اجلاس میں یہ... جنو کے پرستاؤ سویکرت ہوئے ہیں۔ اردھ شتابدی کو سپھل بنانے کے لئے ہر ایک آریہ کے ذمہ اس کی ماسک آمدنی کا کم از کم چترتھ بھاگ یعنی چوتھا حصہ شتابدی فنڈ میں دیا جانا تجویز ہوا ہے۔ ماہ میلا کو سبھا اجمیر نگر میں بڑا بھاری کیمپ کا میلہ ہونے والا ہے۔ اس پر ویدک دھرم کا پرچار پورن روپ سے کرنا نشچت ہوا ہے۔ اس کے سینیوگک منتری پرمانند جی بی۔ اے۔ پردھان آریہ سماج اجمیر جو یہاں کی پرتی ندھی سبھا کے ورشوں تک اپدیشک رہ چکے ہیں۔ نیت کئے گئے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ چناؤ ادھیکاری ورش کے لئے اس پرکار ہوا ہے:۔ کنور چاند کرن سنگھ جی کو شاردا پردھان آپ کئی ریاستوں میں اچھے اچھے عہدوں پر رہ کر ریٹائرڈ ہو گئے ہیں۔ بڑے یوگیہ پرُش ہیں۔ اور آریہ دھرم میں خاص لگن رکھتے ہیں + ماسٹر کنہیا لال جی بی۔ اے اور پروفیسر سدھاکر جی ایم۔ اے اپ پردھان + مہاشہ جگروپ جی منتری + مہاشہ رام بھارت جی پوڑا اور پنڈت رام سہائے جی اپدیشک سبھا اپ منتری + مہاشہ دھرم چند جی منیجر سنٹرل کوآپریٹو بنک۔ خزانچی + مہاشہ کھاجولال بی ایم۔ اے ایڈوکیٹ آریہ مارتنڈ سماچار پتر کے ادھشٹاتا + کنور چاند کرن جی شاردا۔ پنڈت سوہن لال جی منتری جودھپور سماج۔ پنڈت بھگوان سروپ جی اپدیشک شاہپورہ مہاشہ سندر لال جی وکیل بیاور۔ مہاشہ چھیت رائے جی نصیرآباد۔ مہاشہ درگا پرشاد جی اور ڈاکٹر مہابیر سنگھ جی کوٹہ۔ پنڈت متھرا پرشاد جی باراں ضلع کوٹہ۔ پنڈت کھیمراج جی منڈاوا۔ پنڈت خیالی رام جی اجمیر۔ شریمتی گلاب دیوی جی اور شریمتی سندر کنور بائی جی اکیس مہانو بھاؤ سبھا کے آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان و مالوہ کی انترنگ سبھا کا چناؤ ہوا ہے۔ اس سبھا کو ان دونوں دیویوں کا سہیوگ پراپت ہونے کا گورو ہے۔ یہ دونوں دیویاں لوک ہت کاریوں میں یہاں پرسدھ ہیں۔ شریمتی سندر کنور بائی جی نے حال ہی میں ایک اُم بنتہ کر سادھو آشرم کے لئے آشرم کے استھان میں انا ساگر جھیل کے تٹ پر بنوایا ہے۔ آپ سا کھتنات دو پر گنوں کی دو دھان شیلنی ہیں۔

۳۱ر دسمبر انت کے رن برسجنوں کا سمیلت فوٹو لیا گیا۔ اور سمیلن سندر ڈھنگ سے ہو کر پورن شوبھا ہوا۔ اور اس کاریہ کی سماپتی ہوئی + اجمیر دیانند سریوپجے اردھ شتابدی کا مہا یگیہ ہمارے ۲۰۔

[illegible]

گھر بیٹھے وید حکیم بنجاؤ

اگر آپ حکیم تلسی پرشاد اگروال موجد بال جیون گھٹی کی بنائی ہوئی نادر و نایاب کتاب **مجربات تلسی** کا بغور مطالعہ کر لیں گے تو آپ بلاشک و شبہ ویدک و حکمت طریق علاج دونوں کی ترکیب ادویات کے اچھے خاصے ماہر ہو کر اپنی اور دوسروں کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت ہی عمدگی کے ساتھ کرنے قابل بنجاوینگے اور اگر آپ چاہیں گے تو اس کے ذریعہ دوا و علاج میں ویدوں حکیموں کے مانند گھر بیٹھے بڑی آسانی کے ساتھ سینکڑوں روپیہ کمانے لگیں گے۔ اس میں قواعد علاج و دوا سازی کے اصلی اصول بڑی وضاحت کے ساتھ بتلائے گئے ہیں اور مرد عورتوں، بوڑھوں بچوں جوانوں و نوجوانوں کی سر سے پاؤں تک کی ہر ایک ظاہر و پوشیدہ بیماری کے وہ وہ نایاب چٹکلے کے نسخے لکھے گئے ہیں جو کوڑیوں میں تیار ہوتے اور اشرفیوں کے فائدے دکھلاتے ہیں۔ قیمت فی کتاب مجلد ایک روپیہ علاوہ محصول۔

بال جیون گھٹی رجسٹرڈ

بچوں کی بخار کھانسی، بدہضمی، قبض مروڑ، دودھ ڈالنا، دست ہونا، پیٹ پھولنا پسلی چلنا وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر و کمزور بچوں کو موٹا تازہ طاقتور بنانے کے لئے مشہور معروف دوا ہے۔ میٹھا ہونے سے بچے اس کو خوش ہو کر پی لیتے ہیں، سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے، لیکن نقلی سے بچو حکیم تلسی پرشاد اگروال کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو قیمت فی شیشی ۵ر دو شیشی ۹ر چار شیشی عہ محصول ایک سے چار شیشی تک ۸ر سوداگروں سے بارہ شیشی یعنی ایک درجن کی قیمت ۶ر بارہ درجن ۲۴ء علاوہ محصول۔ اشتہارات، پوسٹر، کلینڈر و سائن بورڈ ہمراہ پارسل مفت۔ فروخت نہ ہونے پر چھ ماہ تک واپسی کی شرط۔

مفت [illegible]

سنیکت پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھا کا اجلاس

نئے ادھیکاریوں کا چناؤ

سنیکت پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھا کا ۱۴ و ۲ ... ویں ادھیویشن گزشتہ درسوں کی طرح اس سال بھی برندابن گورو کل بھومی میں سنگھٹت ہوا۔ سماجوں سے آئے ہوئے پرتی ندھیوں کی سنکھیا اپنے سالوں کی نسبت اب کی دفعہ کچھ زیادہ تھی۔ پرتی ندھیوں میں پنڈت۔ سنیاسی۔ گریجویٹ۔ سرکاری کرمچاری رشکھشا وشارد۔ زمیندار کسان۔ ڈاکٹر۔ ویدھ۔ جج۔ سب جج۔ ادھیاپک۔ کوی۔ لیکھک وکیل۔ ایڈووکیٹ وغیرہ سبھی قسم کے سجن شامل تھے۔ کئی دیویاں بھی پرتی ندھی روپ میں براجمان تھیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ پرتی ندھی تو کی نظر سے یہ ادھیویشن بڑی سپھلتا کے ساتھ سمپن ہوا ہے۔ اگر سب کے سب آریہ سماج اپنے پرتی ندھی بھیجا کریں۔ تو اس ادھیویشن کا گورو اور بھی بڑھ سکتا ہے ؛

پردھان کے انتخاب پر بدمزگی

اب کی بار سبھا کے پردھان رائے بہادر شری بابو ٹھاکر مشال سنگھ جی نہیں پدھار سکے۔ ایسے سمئے میں سبھا کے اپ پردھان شری پنڈت راشٹ بہاری لال جی تیواڑی اور ڈاکٹر لکھشمی دت جی نے پردھان کا کاریہ پورا کیا۔ سبھا کے اتہاس میں ہی نہیں۔ ہم تو سمجھتے ہیں کہ سنسار کے اتہاس میں یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ جب کسی سبھا کا سنچالن ایک ساتھ دو پردھانوں یا اپ پردھانوں دوارا ہوا ہے۔ بات یہ ہوئی کہ پرارمبھ میں کچھ آریہ پرتی ندھی سبھا سدوں نے شری پردھان ٹھاکر مشال سنگھ جی کی غیر موجودگی میں ڈاکٹر لکھشمی دت جی اپ پردھان کو سبھا کا پردھان چن لیا۔ اس سمیہ پنڈت راشٹ بہاری جی تیواڑی متحدہ انیہ ایک پرانی مذہبی سبھا سبھا بھون میں موجود نہ تھے۔ اور نہ سبھا کی کارروائی شروع ہوئی تھی۔ پنڈت راشٹ بہاری تیواڑی جی کے آنے پر پیچھے سے لگے ہوئے اکثر پرتی ندھیوں نے تیواڑی جی کو پردھان چننے کا پرستاو پیش کیا۔ کیونکہ وہ سینئر اپ پردھان تھے۔ اور دوسری انترنگ انترنگ سبھاؤں میں بھی شری پردھان سبھا کی غیر حاضری میں وہی صدارت کے فرائض ادا کرتے تھے۔ تیواڑی جی کے پردھان چننے کا پرستاو پیش ہونے پر سمیہ ڈاکٹر صاحب اور ان کے پردھان چننے والے پرتی ندھی مہاشیوں کو آپتی ہوئی۔ اور اس آپتی کے وقفہ نمودار ہوگئی۔ تیواڑی جی کو پردھان چننے والے لوگ تیواڑی جی کا پکھش پوشن کرتے تھے۔ اور ڈاکٹر صاحب کے طرفدار ڈاکٹر صاحب کا۔ تیواڑی جی کے پکھش میں ان کے سینئر اپ پردھان ہونے کی دلیل بڑی زبردست تھی۔ جیسے سنگھٹن پر یہ سدسیہ بار بار پیش کر رہے تھے۔ انت میں دو اور بار دہ پڑھتا دیکھ کر شری تیواڑی جی نے سبھا کی بہت ورشٹتا سے شری ڈاکٹر صاحب کے لیے استھان خالی کر دیا۔ اس پر ڈاکٹر صاحب بھی سبھا کا پردھان پد چھوڑ کر پلیٹ فارم سے نیچے آ بیٹھے۔ اس پر سبھا نے دونوں اپ پردھانوں کو اپنا پردھان چنا۔ اور دونوں ہی جیوں کا بنوں کر اپنا کاریہ سمپادن کرتے رہے ؛

چناؤ

سبھا کا وارشک برتانت سویکرت ہونے پر ادھیکاریوں کے نرواچن کا پرشن پیش ہوا۔ اور ذیل کے ادھیکاری نشچت ہوئے :-

۱۔ شری بابو پورن چندجی ایڈووکیٹ آگرہ پردھان
۲۔ کنور درگ پال سنگھ جی سپیشل مجسٹریٹ متھرا۔ اپ پردھان۔
۳۔ پنڈت راشٹ بہاری جی لکھنؤ۔ اپ پردھان وادھشٹاتا آریہ نگر سیٹلمنٹ لکھنؤ +
۴۔ بابو اوما شنکر جی وکیل فتح پور۔ منتری و ادھشٹاتا اپدیش بھاگ
۵۔ پنڈت ہردے نارائن جی وکیل۔ فتح پور اپ منتری
۶۔ بابو پرمانند جی سنہا ایڈووکیٹ الہ آباد اپ منتری وادھشٹاتا شدھی تتھا اچھوت ادھار سبھا۔
۷۔ لالہ ہر سروپ جی رئیس موانہ کلاں (میرٹھ) کوشادھیکش
۸۔ پنڈت بہسپتی جی شاستری و یدسترومنی گورو کل برندابن پستکا دھیکش ؛
۹۔ بابو گجادھر پرشاد جی مٹھی گنج۔ پریاگ اڈیٹر وسبھاسد انترنگ سبھا ؛
۱۰۔ بابو سندھا رام جی آگرہ ممبر انترنگ سبھا وادھشٹاتا کھو سمیتی وبھاگ ؛
۱۱۔ پنڈت جھندر پرتاپ جی شاستری ایم۔ اے۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج دہرہ دون۔ ادھشٹاتا ذات پات توڑک منڈل ؛
۱۲۔ پنڈت بابو رام جی ایم۔ اے پریاگ وشو ودیالیہ الہ آباد
۱۳۔ پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول پریاگ۔

(علی گڑھ) ؛
۱۵۔ ٹھاکر اندر ور ماجی (علی گڑھ)
۱۶۔ پنڈت دھرمیندر ناتھ جی شاستری تر کسنترومنی ؛
۱۷۔ ڈاکٹر لکھشمی دت جی آگرہ ؛
۱۸۔ پنڈت ہرمیندر ناتھ جی شاستری ہردیانے وجوشن ساد ھو آشرم ہردوا گنج (علیگڑھ)
۱۹۔ رائے صاحب شری بہت مدن موہن سیٹھ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پرانتیہ جوڈیشل سروس جھانسی ؛
۲۰۔ پنڈت شونارائن جی شکل بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ لکھیم پور
۲۱۔ شری بہت بابو جیوتی سروپ جی اٹاوہ۔
۲۲۔ کنور رگھو لال سنگھ جی ارنیا بلند شہر
۲۳۔ شری بہت مہاشہ شری رام جی مائی کا تھان آگرہ
۲۴۔ پنڈت سوریہ دیو جی شرما سا ہتیہ النکار کانپور سہایک ادھشٹاتا ٹریکٹ وبھاگ ؛
۲۵۔ شری بہت منشی دیانند جی بھوگاؤں (مین پوری)
۲۶۔ شری بہت پنڈت مول چند جی شاستری ایم۔ اے جہا ودیالیہ۔ جوالا پور (سہارنپور)
۲۷۔ پنڈت چندر شیکھر جی باجپائی۔ ایم۔ ایس سی ہیڈ ماسٹر دیانند ہائی سکول مظفر نگر ؛
۲۸۔ پنڈت گھاسی رام جی ایم۔ اے ایڈووکیٹ میرٹھ ادھشٹاتا ٹریکٹ وبھاگ۔
۲۹۔ بابو شالگرام جی وکیل مائی کا تھان گنج آگرہ۔ ادھشٹاتا آریہ منترو آریہ بھاسکر پریس۔
۳۰۔ بابو لدھا رام جی جھانسی۔
۳۱۔ شری بہت مصری لال جی گورکھپور

مزید کارروائی

کثرت رائے سے شری بابو پورن چند جی ایڈووکیٹ کے پردھان نرواچت ہونے پر تیواڑی جی اور ڈاکٹر صاحب پلیٹ فارم سے ہٹ گئے۔ اور سبھا کا کام نئے نرواچت پردھان جی کی ادھیکشتا میں ہونا شروع ہوا ؛

سماجک جگت

گورو کل اندر پرستھ کے سماچار نمبر ۱ گورو کل اندر پرستھ کا کام نیم پور وک چل رہا ہے۔ پروفیسر نند لال جی ایم۔ اے۔ پنڈت داگیشوری جی۔ پروفیسر جہتہ کبیشو جی کا نگرطبی لے گورو کل سے پدھار کر سب جانتوں کا نرکھشن کیا۔ اور انیک مفید منشورے دیئے۔ جن سے ادھیاپکوں اور برہمچاریوں کو بہت لابھ ہوا۔

۲ پچھلے دنوں گورو کل کی ٹیم ہاکی ٹورنمنٹ میں غازی آباد میں شامل ہوئی تھی۔ وہاں بڑی بڑی ٹیموں کے ساتھ اس گورو کل کی ٹیم کا مقابلہ ہوا۔ این۔ ڈبلیو۔ آر کی ٹیم کو بھی ایک گول سے ہرایا۔ اور آخر "کپ" گورو کل کی ٹیم نے جیت لیا۔ غازی آباد کے لوگوں نے جس شردھا اور پریم سے برہمچاریوں کا سواگت کیا۔ اور سیوا کی۔ وہ نہیں کبھی نہیں بھول سکتی۔

گورو کل میں بھی گاہے بگاہے باہر کی ٹیموں کے ساتھ مقابلہ ہوتا رہتا ہے۔ جس میں خوش قسمتی سے گورو کل کبھی نہیں ہارا۔ پچھلے دنوں فوجی گورہ ٹیم کے ساتھ مقابلہ ہوا۔ اس میں گورو کل اور فوجی گوروں کی ٹیم برابر رہی۔ اسی طرح لاہور کے کالج کے لڑکوں کے ساتھ بھی فٹ بال کا میچ ہوا جس میں گورو کل ان سے ایک گول سے جیت گیا۔ غرضیکہ سردی کے موسم میں برہمچاری کھیلوں میں خاص دلچسپی لیتے ہیں۔

۳ برہمچاریوں کی صحت اچھی ہے۔ ۲ برہمچاریوں کو معمولی بخار کی شکایت ہے۔ جو جلد رفع ہو جائے گی۔

۴ گورو کل کی سڑک پختہ بن گئی ہے۔ اب موٹر لاریوں کو کسی پرکار کا کوئی کشٹ نہیں ہے۔ گورو کل کے نزدیک جلد ہی ایک ریلوے پھاٹک بن جائے گا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر نے سفارش کر دی ہے۔ ریلوے کے ادھیکاریوں نے بھی سفارش کر دی ہے۔ امید ہے۔ اس ماہ یا اگلے ماہ تک پھاٹک بن جائے گا۔ یاتریوں کو پل کے نیچے سے گزرنے ہوئے موٹر دوار آتو تکلیف ہوا کرتی تھی۔ وہ بالکل دور ہو جائے گی۔

۵ گورو کل کی دھرم شالہ جو ریلوے سٹیشن تعلق آباد پر بنی ہوئی ہے۔ وہ سرکار نے ڈاکٹر سکھد یو جی کے وہاں رہنے کے کارن ضبط کر لی تھی۔ اب تھوڑے دنوں سے اس کے سب کواڑ کھلے ہوئے دیکھے گئے۔ جانور اس دھرم شالہ کو خراب کر رہے تھے۔ کواڑوں کو دیمک نے بالکل خراب کر دیا ہے۔ میں نے صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس دہلی کو سوچنا دی کہ اسے صاف رکھنے اور حفاظت کرانے کے لئے اپنے چپڑاسی کو کہہ دیا ہے۔ اگر گورنمنٹ نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ تو یاتریوں کو پہلے کی طرح ٹھہرنے میں آرام ہو جائیگا۔ اس وقت یاتریوں کو جو کشٹ ہو رہا ہے۔ اس کے لئے ہم معافی کے خواستگار ہیں۔

(مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج منڈی بوڑے والا کا جلسہ

آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ۱۰ سے ۱۲ مارچ تک ہونا مقرر ہوا ہے۔ جلسہ کی کامیابی کے لئے ادھیکاریان کوشش کر رہے ہیں۔ آریہ سماج مندر کی بنیاد جلسہ کے موقعہ پر رکھی جائے گی۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

نام کرن سنسکار

نام کرن سنسکار۔ ۲ پوہ کو مہاشہ گنپت رائے جی اُپ پردھان کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ اور پنڈت جگن ناتھ اور مہاشہ نیج سنگھ نے سنسکار کرایا۔ حاضرین کا حلوہ سے ستکار کیا گیا۔ پنڈت جگن ناتھ اور مہاشہ نیج سنگھ کو ایک ایک روپیہ دکھشنا دی گئی۔ اور عہ روپیہ پرچار اور عہ لوکل سماج کے لئے دان دیا گیا۔

(فرخند اس منتری آریہ سماج مان)

آریہ سماج رادور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج رادور کا سالانہ جلسہ۔ آریہ سماج رادور ضلع کرنال کا سالانہ جلسہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۳۲ء و یکم و ۲ر جنوری ۱۹۳۳ء کو نہایت کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا۔ شری پنڈت بال مکند جی و شری پنڈت سمرو دیا لو جی۔ پنڈت برت پال جی اپدیشک۔ مہاشہ ننھا سنگھ۔ مہاشہ مٹھن لال۔ مہاشہ راجا رام جی بھجنیکوں کے پربھاوشالی بھجن اور ویاکھیان ہوئے۔ جنتا بہت آنندت ہوئی۔

۲ر جنوری کو شری پنڈت چمپتی جی ایم۔ اے مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل کانگڑی کی صدارت میں دلت اُدھار سمیلن نہایت کامیابی سے سماپت ہوا۔ شری پنڈت جی کی عالمانہ صدارتی تقریر نے آریوں، سکھوں، ہندوؤں اور ہریجنوں کی بھاری تعداد پر خاص اثر کیا۔ وہ اپنی اس بھول کو محسوس کرنے لگے۔ جو وہ اپنے خاص انگ کے ساتھ آج تک کرتے رہے۔ نیز حاضرین کو یہ نتیجہ ہو گیا۔ کہ ویدک دھرم میں کوئی چھوت چھات نہیں ہے۔

شری پنڈت گیان چند جی منتری دیانند دلت اُدھار سبھا پنجاب کا سنسکاروں کی فلاسفی پر عالمانہ لیکچر ہوا۔

بھوجن کا پربندھ آریہ سماج کی جانب سے تھا۔ سب نے ایک ہی پنکتی میں بیٹھ کر بھوجن کھایا۔ شری منتری آریہ پرتی ندھی سبھا و دیانند دلت اُدھار سبھا پنجاب کا آریہ سماج کرتگیہ ہے۔ جن کے پربندھ و سہائتا سے جلسہ نہایت سپھلتا سے سماپت ہوا۔

شالگرام داس منتری آریہ سماج رادور

آریہ سماج گجرات

آریہ سماج گجرات۔ ۸ر جنوری ۱۹۳۳ء کی کارروائی کھوسلہ بلڈنگ شالہ میں ہون سے آرمبھ ہوئی۔ لالہ چرنداس وکیل کو چھتر کی رہنمائی میں "آنند بھگون" کا بھجن گایا گیا۔ پردھان موتی راج جی نے ہاردک پرارتھنا کی۔ پنڈت ہر گوبند ادھیاپک پاٹھ شالہ نے گیتا کے آدھار پر کتھا کرتے ہوئے بتایا۔ کہ گیتا خطرناک نہیں۔ پرنتو کرتویہ اور نشکرم کا اپدیش ہے۔ کرشن چندر اوتار نہیں۔ بلکہ اُچیہ کوٹی کے مہاتما اور نمائندہ ہیں۔ شانتی پاٹھ سے کارروائی سماپت ہوئی۔ منیجر پیپلز بنک نے پروہت کا کام کیا۔

(دھرم چند کھوسلہ۔ گجرات)

ایک قابل ودوا کی جلد ضرورت

پنڈت منسا رام جی شاستری بی اے اپدیشک آچاریہ شاستر ارتھ مہارتھی۔ ہیڈ اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون۔ لاہور کیلئے ایک ایسی پڑھی لکھی۔ نیک خصلت اور نیک چلن ودھوا کی ضرورت ہے جس کی آیو ۳۰ سال سے کم نہ ہو۔ درڑھ آریہ سماجی ہو۔ قومی تحریک اور دھارمک پرچار میں بھی مددگار ہو۔ ذات پات کا کوئی بندھن نہیں ہے۔ درخواستیں بہت جلد مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔

موہن لال گپتا سیکرٹری آریہ سماج جاکھل منڈی (روہتک)

سفید کشٹ کی دوا بھت جڑی

پرمیشور کی مہاشے اوروں کی طرح میں تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ بدی اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے تو میں دوگنا مول واپس دوں گا۔ جو چاہیں۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت دوا فی شیشی آٹھ آنے

(رجسٹرڈ)

پتہ: شری کرشن چندر گنتری سیکرٹری ضلع گیا۔ پوسٹ (انڈیا)

سارودیشک سبھا کا سالانہ اجلاس:۔ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کا سادھارن وارشک ادھیویشن مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۳ء کو دہلی میں ہوگا۔ (منتری)

آریہ سماج باولی کا سالانہ جلسہ:۔ آریہ سماج باولی ضلع رُہتک کا پہلا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۸ تا ۳۰ دسمبر ہوا۔ جس میں پنڈت سمیر سنگھ۔ پنڈت رام سروپ بھجنیک ٹھاکر اودے سنگھ۔ پنڈت بال مکند۔ سوامی بھجنانند بھجنیک گیلارام بھجنیک گیانی رام۔ مہاشہ پوکھرمل اور دو ودیارتھی گوروکل بھینسوال شامل ہوئے۔ اور اپدیشوں ویاکھیانوں اور بھجنوں دوارا جنتا کو آنند کیا۔ دھنش ودیا کے کرتب بھی دکھائے گئے۔ نیز میجک لینٹرن سے اپدیش بھی ہوا۔ جنتا پر بہت اچھا اثر پڑا۔ آریہ سماج باولی نے ۳۹/ روپے وید پرچار کے واسطے آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کو دئے۔
(جگن ناتھ منتری آریہ سماج باولی)

ضروری سوچنا:۔ آریہ سماج مورنڈہ نے بنگالہ زائی کی ایک نئی بستی بسائی ہے۔ بنگالہ زائی کے کچھ لوگ مسلمان ہوگئے تھے۔ مگر اب پھر واپس آرہے ہیں۔ ان کے لئے مکانات کی ضرورت ہے۔ آریہ سماج مورنڈہ اب تک ایک ہزار روپیہ کوشش سے خرچ کر چکا ہے۔ اب اور روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور آریہ کنیا پاٹھ شالا ابھی مڈل تک چل رہی ہے۔ ان دو فنڈوں کے لئے روپیہ اکٹھا کرنے کے لئے ڈیپوٹیشن مختلف جگہوں پر پہنچیگا وہاں کے آریہ سماج کے منتریوں تتھا پردھانوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ لوشیر ہی سہائتا کریں۔
(ودیا دھر منتری آریہ سماج مورنڈہ)

شوک پرستاو:۔ آریہ سماج وچھووالی لاہور کے پرانے پرسدھ سبھاسد شری پت سوہن سنگھ جی کا ۳ جنوری ۱۹۳۳ء کی رات کو دیہانت ہوگیا آپ آریہ سماج کے پرانے سیوک تھے۔ آریہ سماج کی انترنگ سبھا میں شوک پرستاو سویکار کیا گیا۔ (منتری آریہ سماج وچھووالی۔ لاہور)

اجمیر کے تازہ سماچار:۔ ۲۲ فروری سے ۸ مارچ تک آل انڈیا سودیشی نمائش ہوگی اس موقعہ پر لوگوں کی دلچسپی کے لئے آریہ ٹورنمنٹ ہندوستان کے مشہور مشہور پہلوانوں کی کشتیاں۔ چکر یُدھ۔ جلتی پھرتی مورتیوں کا نظارہ اور دھنش ودیا کے کھیلوں کا انتظام تو ہوچکا ہے۔ اور بھی کھیلوں اور سنیما وغیرہ کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ دھنش ودیا کے ۳۰ طرح کے کھیل ہوں گے۔ راجپوتانہ کا ۴×۲ فٹ عرض کا کپڑا بننے والا کاریگر بھی نمائش میں کپڑا بُن کر دکھلائے گا اس کے سوائے اور بھی کئی کاریگر آرہے ہیں۔ کھادی بھنڈار جے پور کو ایک بڑا اسٹال مفت دیا گیا ہے۔ جس پر رُوئی کاتنا اور بُننا وغیرہ سب طرح کے کام دکھائے جائیں گے۔ اجمیر میں یہ سب سے پہلی نمائش ہونے کی وجہ سے پبلک بڑے پریم سے مدد دے رہی ہے۔

۲۔ اس موقعہ پر آریہ سماج نے مشہور سنیاسیوں اپدیشکوں اور بھجنیکوں کو بلایا گیا ہے۔ انہوں نے آنا بھی منظور کرلیا ہے۔۔۔۔ سورن جینتی مہوتسو کے موقعہ پر اچھوت اُدھار سمیلن۔ شُدھی سمیلن۔ سروِ دھرم سمیلن۔ مہیلا سمیلن۔ سنگیت سمیلن۔ کوی سمیلن۔ اور آریہ سمیلن وغیرہ کئی سمیلن ہوں گے۔ جن کی سب کمیٹیاں اپنا اپنا کام بہت اچھی طرح سے کر رہی ہیں۔ آریہ سماج کی طرف سے آریہ دوروں دوارا لکھی ہوئی کتابیں سورن جینتی کے ایلیکھنٹس میں چھپوائی جارہی ہیں۔

۳۔ راجپوتانے کا مشہور پریتی بھوجن ۵ مارچ ۱۹۳۳ء کو ہوگا جس میں مہتر سے لیکر براہمن تک سبھی شامل ہونگے۔ اور سب ایک ہی لائن میں بیٹھ کر بھوجن کریں گے۔ ٹکٹ ۸ اور سکولوں کے طالب علموں و ۱۲ سال کے لڑکوں کے لئے نصف ٹکٹ رکھا گیا ہے۔
(منتری آریہ سماج اجمیر)

آریہ سماج جام پور کے سماچار:۔ ۱۔ سالانہ جلسہ ۱۷-۱۸-۱۹-۲۰ مارچ ۱۹۳۳ء کو مقرر ہو چکا ہے۔

۲۔ نومبر اور دسمبر میں کل ۵ سنسکار بہ تفصیل ذیل نام کرن ۱۔ یگیوپویت ۱۔ مرتک ۳۔ ویدک ریتی سے ہوئے۔ سارے سنسکار پنڈت لکشمی نرائن جی نے کرائے۔

۳۔ شردھانند بلیدان دوس خوب سماروہ سے منایا گیا۔ ودیارتھیوں کی کشتیاں اور کھیلیں ہوئیں۔ کامیاب کھلاڑیوں کو انعام دئے گئے۔ رات کو شری پنڈت بکتی رام جی آچاریہ گوروکل پوٹھوہار کی صدارت میں عام جلسہ کیا گیا جس میں پربھاوشالی تقریریں ہوئیں۔ آریہ سماج نے گوروکل پوٹھوہار کی امداد کے لئے ۵۰/ روپے آچاریہ جی کی بھینٹ کئے۔

۴۔ گوروکل ملتان کی طرف سے مہاشے گنیش داس جی چندہ اکٹھا کرنے کی غرض سے پدھارے۔ مبلغ ۲۵/ روپے اکٹھے ہوسکے۔

گرہستھ کو سُکھی بنانے کے لئے سبق آموز کتابیں

نئی یُگ کا مہیلا سماج
یعنی دنیا کی دوڑ میں مشرقی اور مغربی ممالک کی عورتوں نے ہر ایک میدان میں جو حیرت انگیز ترقی کی ہے اس کا بیان۔ جو آج تک کسی بھی کتاب میں شائع نہیں ہوا۔ مصنف نے غیر ملکی مدبروں کی رائیوں کی بنا پر یہ مجموعہ تیار کیا ہے۔ کوئی بھی استری اس پستک کو پڑھ کر چین سے نہیں بیٹھے گی اور وہ بھی اور دوسری اپنی دیگر بہنوں کی طرح دنیا کی دوڑ میں پڑکر آزادی سے آگے بڑھنے کی دھن میں لگ جائیگی۔ زمانہ حال کی ہندوستانی استریوں کے لئے ایسی کتاب کی بہت ضرورت تھی۔ قیمت ۱/ جلدی منگائیے۔

کنواری بہو
یہ واقعی ٹھیک ہے کہ جب تک استری کو گرہستھ دھرم کی تعلیم نہیں دی جاتی۔ وہ کنواری ہی کے برابر ہے۔ آپ ایسے کہہ سکتے ہیں۔ کہ آپ کی بیوی فرمانبردار ہے اور آپ کو سُکھ حاصل ہے

انجان بہو

ستیارتھ بن باس

آدرش پتی
قیمت صرف ۱۰ آنے

ساوتری ستیہ وان

سُگھڑ بہو
اگر آپ بہو بیٹیوں کو حقیقت میں گرہ لکشمی اور اپنے گھر کو سونے کی گرہستی بنانا چاہتے ہیں۔ تو اس پستک کو ضرور منگائیے۔ قیمت صرف دس آنے

ششو پالن
کی دنیا کی سمجھ موٹی موٹی باتیں بتانے کے لئے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ اس کے مطالعہ سے وہ بچوں کو مضبوط اور تندرست بنا سکتی ہیں۔ زبان میٹھی اور مضمون دلچسپ ہونے کے علاوہ کتاب کی شکل و صورت بڑی خوبصورت ہے۔ قیمت مع خوبصورت جلد کے صرف ایک روپیہ

دو سہیلیاں
بات چیت میٹھی میٹھی باتیں ہیں۔ لڑکیوں کے لئے اس کا مطالعہ نہایت مفید ہے یا کنیا پاٹھ شالاؤں میں پڑھانے لائق ہے۔ قیمت صرف تین آنے

استری شکشا کے متعلق ہر طرح کی کتابیں منگوانے کا پتہ:

سواستھ رکشا

"ہم چیچک سے کیسے بچ سکتے ہیں؟"

(از ویدراج پنڈت ہر پرام شرما مالک جیون داتا دواخانہ (رجسٹرڈ) لاہور)

آج کل لاہور اور گرد و نواح کے دیگر اضلاع میں چیچک کا بہت زور ہے۔ جس سے سینکڑوں آدمی اور بچے مر رہے ہیں۔ اس لئے مناسب سمجھا گیا ہے۔ کہ عام لوگوں کی توجہ اس بیماری کے پھیلنے کے اسباب اور اس کو روکنے کے لئے ضروری انتظامات کی طرف بڑے زور سے دلائی جائے۔ تاکہ خلق خدا کا بھلا ہو۔

چیچک ایک چھوت کی بیماری ہے۔ جو ایک آدمی سے دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہے۔ آج کل ہزاروں جوان اور بچے اس بیماری کا شکار ہو رہے ہیں۔ جن میں سے سینکڑوں مر گئے ہیں۔ اور جو بچ رہے ہیں۔ ان میں سے کئی بدشکل اور ہمیشہ کے لئے اپاہج ہو گئے ہیں۔ اور اپنی آنکھیں اس بیماری کی نذر کر چکے ہیں۔

چیچک کے نکلنے سے پہلے انسان کو بخار کھجلی جسم کا ٹوٹنا۔ سر کا گھومنا اور آنکھوں و چہرے پر لالی چھا جانا وغیرہ علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد جسم پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں دکھائی دینے لگتی ہیں۔ ایسی حالت میں بچوں کو دو ماشہ ترچی کیسر اور ایک ان بدھ موتی پتھر پر گھس کر دینے چاہئیں۔ مگر بڑی عمر والوں کو چار یا پانچ رتی کیسر اور تین ان بدھ موتی پتھر پر گھس کر دینے چاہئیں۔ اگر بچہ بہت چھوٹا ہو۔ تو ½ دانہ منقہ کو دودھ میں مسل کر پلانا چاہیئے۔ یہ سب چیزیں چیچک کو اندر سے باہر نکالنے میں مدد دیتی ہیں۔ اور اس طرح چیچک کا زور بجائے اندر کے باہر ہو جاتا ہے۔

بڑی چیچک کے نکلنے پکنے اور پھوٹنے میں سات سات دن لگتے ہیں۔ خسرہ تین یا چار دن ہی میں نکل آتا ہے۔

ھدایات

۱- چیچک اور خسرہ کی حالت میں عام لوگوں کو کوئی بھی دوائی خود نہ دینی چاہیئے۔ بیمار کو کسی لائق وید یا حکیم کو دکھانا چاہیئے۔ اپنے آپ علاج بالکل نہ کرنا چاہیئے۔

۲- مریض کو دھوپ، آگ کی گرمی اور روشنی سے بچانا چاہیئے۔

۳- مریض کو لال رنگ کے کپڑے سے ڈھانپ کر رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ لال رنگ کا کپڑا اگرم ہونے کی وجہ سے چیچک کو باہر نکلنے میں مدد دیتا ہے۔ نیلے رنگ کا کپڑا ہرگز نہ پہننا چاہیئے۔

۴- مریض کا کمرہ ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ اس میں اس کو سیدھی ہوا نہ لگ سکے لیکن وہ کمرہ نہایت صاف ستھرا، قدرے تاریک اور شور و شر سے محفوظ ہو۔ نیز اس میں نمی نہ ہو۔

۵- بیمار کی چارپائی کے چاروں طرف جتنی نیم کی پتیاں بچھائی جا سکیں۔ اتنی ہی اچھی ہیں۔ جس کمرے میں بیمار ہو۔ اس کے دروازہ پر بھی پتیاں لٹکانی چاہئیں۔

۶- بیمار کو سرد ہوا اور ٹھنڈے جل سے بچانا چاہیئے۔ اس کے ہاتھ اور پاؤں روزانہ دیسی کار بالک صابن یا نیم کے جل سے دھولے جاہئیں۔

۷- بیمار کے بستر اور پوشیدنی پارچات کو روزانہ بدلنا رہنا چاہیئے۔ اس کے کپڑے گرم پانی اور سوڈے سے دھو کر دھوپ میں سکھانے چاہئیں۔

۸- بیمار کے کمرہ میں دوسرے بچوں کو بالکل نہ جانے دینا چاہیئے۔

۹- بیمار کو پینے کے لئے باسی جل یا گرم کر کے ٹھنڈا کیا ہوا پانی یا تازہ پانی پلانا چاہیئے عرق الائچی یا عرق پت پاپڑا بھی دیا جا سکتا ہے۔

۱۰- گرم جل بالکل نہ پلانا چاہیئے۔

۱۱- مریض کے کمرے میں گندی سڑی بدبودار کوئی چیز نہ رکھنی چاہیئے۔

۱۲- چیچک کے دانے اگر پھوٹ کر بہنے لگیں۔ تو ان پر جنگلی اوپلوں کی راکھ یا سنگھا کر پیسی ہوئی پھٹکڑی یا جست کا پھولا چھڑکنا چاہیئے۔

۱۳- پھنسیوں کو کھجلانا نہ چاہیئے۔ اگر بچہ چھوٹا ہو۔ تو اس کے ہاتھوں پر دستانے یا ان جیسا کوئی کپڑا باندھنا چاہیئے۔ تاکہ وہ کھجلا نہ سکے۔

۱۴- اگر کھجلی زیادہ ہو۔ تو جسم پر صندل کا تیل لگانا چاہیئے۔

۱۵- اگر ... [illegible]

چاولوں کے دھوون کے پانی سے پاؤں کو دھونا چاہیئے۔

۱۶- بیمار کو قبض سے بچانا چاہیئے۔ اس کے لئے املتاس یا ارنڈ کا تیل (کیسٹر آئل) بہت اچھا ہے۔

۱۷- ہرڑ کی گٹھلی عورتوں کی بائیں کلائی اور مردوں کی دائیں کلائی سے باندھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

۱۸- عرق الائچی، ایک بوتل اور روح کیوڑا ایتن مانگے لا کر رکھیں۔ اور تھوڑا تھوڑا پلاتے رہیں۔

۱۹- املی کا بیج اور ہلدی کی گانٹھ پانی میں گھس کر چٹانے سے چیچک نہیں نکلتی۔ اگر نکلے۔ تو بہت ہی ہلکی نکلتی ہے۔ جب چیچک پھیل رہی ہو۔ تو ہر روز بچوں کو پلانا مفید ہے۔ جو کام ٹیکہ کرتا ہے۔ وہی کام اس دوائی سے ہو جاتا ہے۔

۲۰- بچوں کو کھانے کے لئے دودھ۔ مونگ یا چنے کی ترچی وغیرہ دینا چاہیئے۔ رسا بغیر نمک کے ہونا چاہیئے۔

۲۱- بڑے آدمی کو دودھ نہ دینا چاہیئے۔ بلکہ مونگ۔ مسور اور چنے کا رسا۔ کریلا۔ کیلا سوہانجنے کی سبزی وغیرہ دینا چاہیئے۔ اور ساٹھی کے چاول اچھے ہیں۔ اگر وہ نمک کے بغیر ہوں تو آرام بہت جلد ہوگا۔

۲۲- سبزی میں ہلدی زیادہ ڈالنی چاہیئے۔ بیمار کو شروع میں اگر دودھ میں ایک دو ماشہ ہلدی پلائی جائے۔ تو فائدہ ہوتا ہے۔

۲۳- پھلوں میں انگور اور میٹھا انار اچھا ہے۔

۲۴- کھٹائی۔ تیل۔ دہی کا خاص طور پر پرہیز رکھنا چاہیئے۔ باسی پانی میں شہد پینا اس میں بہت مفید ہے۔



ओ३म

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵



پرکاش لاہور

ہفتہ وار

ایڈیٹر: کرشن بی اے

قیمت سالانہ للعہ
ششماہی عہ
ممالک غیر سے للعہ
فی پرچہ ایک آنہ

THE PRAKASH LAHORE

نمبر ۸ | SUNDAY 19th FEB 1933 | ۹ پھاگن سمت ۱۹۸۹ مطابق ۱۹ فروری سنہ ۱۹۳۳ء دیانند آبد ۱۰۸ | جلد ۲۹

یجروید — رگوید

اوم
وید امرت

ओ३म अप्सु मे सोमो अब्रवी दन्त विश्वानि भेषजा।
आग्निं च विश्वशंभुवम्॥ अथर्व॥

(सोमः) بڑے ایشوریہ والے پرمیشور نے (मे) مجھے (अप्सु अन्तः) دیا پانی شیل جلوں ہیں (विश्वानि) سب (भेषजा) اوشدھیوں (औषधियाँ) کو (च) اور (विश्वशम्भुवम्) سنسار کے سکھدایک (अग्नि) بجلی و یا چن شکتی کو بتایا ہے ؛

ویاکھیا : جل میں ایشور نے بڑی شکتی اُتپن کی ہے۔ کئی ایک بیماریوں میں کیول جل کے ہی پریوگ سے شریر قائم بھی رہتا ہے۔ اور شریر کے اندر سے تمام اقسام کے زہر خارج ہو جاتے ہیں۔ فاقہ کے دنوں میں جل کے ہی آدھار پر شریر کی سکھشتی رہتی ہے۔ کون سی ایسی دوائی ہے جس میں جل کا استعمال نہ ہوتا ہو۔ ایک بار میری آنکھوں میں سخت درجہ کا زخم ہو گیا۔ اور قریب تھا۔ کہ چھید ہو جاتا۔ اور آنکھ بالکل کانی ہو جاتی۔ اور درد تو کبھی پیچھا ہی نہ چھوڑتا۔ مگر ڈاکٹر سوہن سنگھ نے صرف پانی کو ۱۵۰ درجہ کی گرمی پہنچا کر میری آنکھوں میں ڈالا۔ اور دو چھینٹے اسی طرح صرف گرم جل سے دھو کر زخم کو بھی آرام کر دیا۔ اور آنکھوں کی سُرخی کو بھی دفعہ کر دیا۔

ایک سنسکرت کے شاعر نے کہا ہے کہ بدہضمی میں جل دوائی کا کام دیتا ہے۔ اور درست ہاضمہ میں بھی بل پہنچاتا ہے۔ ولایت میں ایک ہندوستانی نے ایک بار ایک ملازم کا پیٹ درد صرف پانی سے ہی اچھا کر دیا۔ جل کو حلق کے اندر اتارنے سے ہی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ اس کے بیرونی استعمال سے بھی بے بہا فوائد ہوتے ہیں۔ عزیز نے بہت دنیں دینے کے بعد یہ مشورہ حاصل کیا۔ کہ وہ روزانہ دوپہر کو ایک گلاس پانی کا ضرور پی لیا کرے۔ وہ نہایت ہی مفید ثابت ہوتا ہے۔ صرف ٹب میں بیٹھ کر پانی کو پیٹ پر پھیرنے سے ہی کئی قسم کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح سے جرمنی کے مشہور ڈاکٹر لوئی کوہنی نے جل کے ذریعہ جو طریق علاج جاری کیا ہے۔ علاج شمسی کے موجد نے بھی جل کے سحت سے سخت اندرونی درد بھی ٹب میں بیٹھنے سے ہٹ جاتے ہیں۔ مہاتما گاندھی نے اس طریق علاج کو بہت پسند کیا ہے۔ کی بیماری اور اسی سے پیر کی بیماری دور ہوتی ہے۔ ہمارے جل کے سمقان صاف نہیں ہوتے۔ جس سمقان سے بہت سے لوگوں کی بہت پریوگ کئے ہیں۔ جل ایک ایسی نعمت ہے۔ جس کا ہر ایک پرانی قائل ہے۔ مگر ہم لوگ جل سے پورا فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اس ہدایت سے جتنی فائدہ اٹھاتے ضرورت پوری ہوتی ہے۔ کہ جل چھان کر پینا چاہئے۔ منوسمرتی میں لکھا ہے۔ صاف پانی نہیں ملتا۔ گھروں میں بھی کم سمجھی اور ملازمان کی بیوقوفی سے وہی زیادہ گندے رہتے ہیں۔ رکھا ہوا جل کبھی حلق کے اندر نہیں اتارتے۔ بعض سمجھدار بھائی ہمیشہ ہی تازہ جل پیتے ہیں۔ کئی ایک گھروں میں دو دو دن کا جل پڑا رہتا ہے۔ کئی ایک گھروں میں جل کے برتن ننگے رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ اکثر جل کو چھان کر رکھتے ہیں۔ وید منتر میں جو بتایا گیا ہے۔ کہ جل میں سب قسم کی اوشدھیاں ہیں۔ جل کے استعمال میں جس قدر صفائی کا خیال ہوگا۔ اسی قدر زیادہ فائدہ حاصل ہوگا۔ کاش ہم گھروں میں جل کو صاف رکھنے کا خیال رکھیں۔ اس کا پربان تو ہم کو ہر وقت ملتا رہتا ہے۔ ہاں ہمارا آلسیہ اور پرماد ہم کو اس سے فائدہ اٹھانے میں روک رہا ہے۔ اور عام لوگوں کے استعمال کرنے والے جل کو بھی صاف ستھرا رکھنے کا وقوف سیکھیں ؛

(ادم شم)

(نرنجن ناتھ)

اتھروید — سام وید

سنسار کی گتی

کیا مہاراجہ الور کو تخت سے اُتار دیا جائیگا؟

نئی دہلی ۔ ۱۴ فروری ۔ ریاست الور میں جتنی گڑبڑ ہوئی ۔ وہ برٹش انڈیا کے شورش پسند اشخاص کے طفیل ہوئی ۔ ریاست نے مضبوطی سے اس شورش کا جس میں خارجی عناصر کا ہاتھ تھا ۔ انگریزی افواج کی امداد سے قلع قمع کیا ۔ ضرورت تھی ۔ کہ یہ انگریزی افواج ۔ فسادات کی روک تھام کے بعد واپس بلا لیجاتیں لیکن اس کے خلاف ہم یہ سنکر حیران ہوئے ہیں ۔ کہ حکومت ہند اور مہاراجہ صاحب کے درمیان اختلافات زیادہ بڑھ گئے ہیں ۔ کپتان ایبٹسن کو ریاست الور کی رعایا کی شکایات کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا ۔ لیکن وہ تحقیقات کئے بغیر واپس دہلی چلا آیا ہے ۔ عین اغلب ہے ۔ کہ مہاراجہ صاحب کو تخت سے دست بردار ہونا پڑے یا آپ کو تخت سے اُتار دیا جائے ۔ لیکن پیشتر اس کے کہ یہ انتہائی قدم اُٹھایا جائے ۔ حکومت ہند نریندر منڈل کے اجلاس کے نتیجہ کا انتظار کریگی ۔ عین ممکن ہے ۔ کہ بہت سے والیانِ ریاست مہاراجہ الور کو حق بجانب قرار دیں ۔

ایک ہریجن لڑکی سے ایک مہنت کی شادی

امرتسر ۔ ۱۴ فروری ۔ دو تین دن ہوئے ۔ کہ یہاں ایک مہنت جی نے جو اچھوت اُدھار کے کام میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں ۔ ہریجنوں کی برات میں شامل ہو کر کھانا کھایا تھا جس کی وجہ سے اُن کے سارے خاندان کا بائیکاٹ ہوا ۔ اور مہنت جی کا رشتہ بھی ٹوٹ گیا ۔ ۱۰ فروری کو اس سلسلہ میں ہریجنوں کی ایک میٹنگ ہوئی ۔ اور ایک ہریجن مسمی ملبیر نے مہنت جی کو اپنی لڑکی کا رشتہ قبول کرنے کی درخواست کی ۔ جو مہنت جی نے نہایت خوشی سے قبول کر لی ۔ عنقریب ان کی شادی کی رسم ادا ہونے والی ہے ۔

برطانوی سفیر کابل کو ۔ پشاور ۔ ۵ فروری ۔ برطانوی سفیر سر رچرڈ مبکناچی آج کابل کو روانہ ہو گئے ہیں ۔

قدامت پسندوں کا ڈیپوٹیشن ۔ نئی دہلی ۔ ۱۱ فروری ۔ وائسرائے نے ۷ مارچ کو مندر پریش بل کے سلسلہ میں قدامت پسندوں کے ڈیپوٹیشن سے ملنے کا فیصلہ کر لیا ہے ۔

تخفیف کی بحالی ۔ لنڈن ۔ ۹ فروری ۔ آج وزیر ہند نے ہاؤس میں اس غرض سے ایک بل پیش کیا ۔ کہ انڈین سول سروس کے ملازموں کی تنخواہوں میں تخفیف جاری رکھی جا سکے ۔

تلک ودیالیہ کی واپسی ۔ ناگپور ۔ ۱۰ فروری ۔ مقامی حکومت نے کریڈنگ ٹاؤن ناگپور میں واقعہ ودیالیہ کے احاطہ سے اپنا قبضہ ہٹا کر ودیالیہ کا چارج ٹرسٹیوں کے حوالے کر دیا ہے ۔

ریلوے کرایہ میں تخفیف ۔ لاہور ۔ ۱۲ فروری ۔ یکم مارچ سے شملہ کالکا ریلوے لائن کے کرایہ میں تخفیف کی جائے گی ۔

کشمیر میں عورتوں کی خرید و فروخت ۔ جموں ۔ ۱۳ فروری ۔ ریاست کشمیر کی پولیس نے ۵ سکھوں کو اس الزام میں گرفتار کیا ۔ کہ وہ پنجاب میں کشمیری عورتوں کو لا کر فروخت کرتے ہیں ۔

داخلہ بند ۔ لاہور ۔ ۱۱ فروری ۔ حکومت پنجاب نے مہنت نارائن داس سابق مہنت ننکانہ صاحب کا ۴ ماہ کے لئے ضلع شیخوپورہ میں داخلہ بند کر دیا ہے ۔

شاندار ادبی مشاعرہ ۔ جالندھر ۔ ۱۴ فروری ۔ ہندو سیوک سبھا جالندھر نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ ہولیوں کے ایام میں شاندار اردو اور پنجابی مشاعرہ کیا جائے ۔

گانے کی ممانعت ۔ ناگپور ۔ ۱۵ فروری ۔ پرسوں میونسپل کمیٹی نے یہ قرارداد منظور کی ۔ کہ میونسپل سکرٹری یا وارڈ کے ممبر کی اجازت کے بغیر کوئی شخص رات کے ۱۱ بجے کے بعد اونچی آواز سے باجہ یا اور کوئی ساز نہ بجائے ۔

مزید پولیٹیکل قیدی انڈیمان کو ۔ کلکتہ ۔ ۱۵ فروری ۔ مزید ۲۵ بنگالی انقلاب پسند قیدیوں کو کل سپیشل جہاز کے ذریعے انڈیمان بھیج دیا گیا ہے ۔

ڈاکٹر انصاری ریٹائر ہو گئے ۔ دہلی ۔ ۱۳ فروری ۔ ڈاکٹر انصاری آج صبح یہاں پہنچے ۔ اُنہوں نے شام کو آل انڈیا سودیشی نمائش کا معائنہ کیا ۔ اور ایک انٹرویو میں فرمایا ۔ کہ میں سیاسی میدان سے ریٹائر ہو رہا ہوں ۔

وائسرائے کی لاہور میں آمد ۔ لاہور ۔ ۱۴ فروری ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ وائسرائے ماہ مارچ میں لاہور آئیں گے ۔ اور شالامار باغ میں ہائیڈرو الیکٹرک سٹیشن کی افتتاحی رسم ادا کریں گے ۔

جالندھر مشن سکول بند ۔ جالندھر ۔ ۱۴ فروری ۔ مالی مشکلات کی وجہ سے مقامی امریکن مشن سکول یکم اپریل سے بند کر دیا جائے گا ۔

ریچھ کے شکار کی اجازت ۔ جموں ۔ ۱۳ فروری ۔ کالے ریچھوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو کم کرنے کے لئے دربار نے اُن کے شکار کی کھلی اجازت دیدی ہے ۔

ایک بم فیکٹری کی برآمد ۔ مدراس ۔ ۱۴ فروری ۔ کل ایک مخبر کی اطلاع پر کپتان پولیس نے ایک مکان پر چھاپہ مار کر وہاں سے ایک سو بم ۔ چالیس پستول اور بہت سے خنجر برآمد کئے ۔ اور تین نوجوانوں کو گرفتار کر لیا ۔

سوبھاش بابو جبل پور جیل میں ۔ دہلی ۔ ۱۴ فروری ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ حکومت ہند نے احکام جاری کر دئے ہیں ۔ کہ سوبھاش بابو کو جبل پور جیل میں بھیج دیا جائے ۔

تخفیف کی منسوخی ۔ پشاور ۔ ۱۴ فروری ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ صوبہ سرحد کی حکومت بھی پراونشل اور سباڈنیٹ سروسز کی تنخواہوں میں ۵ فیصدی تخفیف منسوخ کرنے والی ہے ۔

سابق شاہ سپین کولمبو میں ۔ کولمبو ۔ ۱۳ فروری ۔ سابق شاہ ہسپانیہ اپنے سب سے چھوٹے شاہزادہ جان کو ملنے کے لئے یہاں پہنچے ۔

پاپائے روما کی فلم ۔ روما ۔ ۱۴ فروری ۔ آج پوپ نے ایک ٹاکیز فلم میں ظاہر ہونے پر اظہارِ رضامندی کیا ۔

ہاتھیوں کا غول گاؤں میں ۔ مدراس ۔ ۱۴ فروری ۔ پچاس ہاتھیوں کا ایک غول ضلع مدورا کے موضع نولاپور میں داخل ہو گیا ۔ گاؤں والوں نے تعاقب کر کے اُنہیں بھگا دیا ۔

افغانستان میں بغاوت کی تیاریاں

پشاور ۔ ۱۴ فروری ۔ افغانستان کی سرحد میں ایک پراسرار فقیر نادر خان کے خلاف بغاوت پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے ۔ وہ افغانستان کے دیہات میں تشدد آمیز پروپیگنڈا کر رہا ہے ۔ افغانی افواج اُس کو اس وقت تک گرفتار نہیں کر سکیں ۔

برار کا آئندہ نظام ۔ لنڈن ۔ ۱۳ فروری ۔ آج ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر ہند نے اعلان کیا ۔ کہ صوبہ برار کا انتظام حکومت نظام کے حوالے کرنے سے پیشتر وہاں کے باشندوں کو اظہار رائے کا پورا پورا حق دیا جائے گا ۔

"الامان" بند ہو گیا ۔ دہلی ۱۲ فروری ۔ دہلی کا مشہور ہفتہ وار اخبار "الامان" تین سال تک ایڑیاں رگڑنے کے بعد بند ہو گیا ۔ "الجمعیتہ"

دھوبیوں کا فساد ۔ دہلی ۔ ۱۳ فروری ۔ ایک دھوبی کا ناک کٹنے پر گندہ نالہ کے دھوبیوں کے دو فرقوں میں شدید فساد ہو گیا ۔ جس میں چار اشخاص زخمی ہوئے ۔

مخلوط شادیاں شروع ۔ کانپور ۔ ۱۳ فروری ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ یہاں ایک مالدار مسلمان نوجوان ایک عیسائی لڑکی سے اور ایک مالدار ہندو نوجوان ایک رقاصہ سے سپیشل میرج ایکٹ کے ماتحت شادی کرنے والے ہیں ۔

ترجمہ کی ممانعت ۔ لاہور ۔ ۱۳ فروری ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ پنجاب یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ آئندہ اُس کی کسی کتاب کا ترجمہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی ۔

کرشن مورتی لاہور میں ۔ لاہور ۔ ۱۳ فروری ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ مسز اینی بیسنٹ کے مشہور نو مسیحا مسٹر کرشن مورتی ۱۴ فروری کو لاہور آ رہے ہیں ۔

کانگرس کا سالانہ اجلاس ۔ کلکتہ ۔ ۱۳ فروری ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ بردوان کانگرس در بنگال کے کانگرسی لیڈروں کے باہمی صلاح مشورے سے یہ فیصلہ ہو گیا ہے ۔ کہ انڈین نیشنل کانگرس کا سالانہ اجلاس ۱۵ مارچ کو منعقد ہو گا ۔ استقبالیہ کمیٹی کا انتخاب ہونے والا ہے ۔

غیر ملکی درآمد ممنوع - پشاور - ۸ فروری - حکومت کابل نے افغانستان میں غیر ملکی صابن اور غیر ملکی سلائی دیا سلائی کی درآمد ممنوع قرار دی ہے - حکومت ملکی کارخانوں کی مدد کر رہی ہے ۞

نظر بند وزیر کو شاہی معافی - طہران - ۷ فروری - تیمور تاش سابق وزیر مالیات ایران کو پچھلے دنوں رضا شاہ پہلوی نے برطرف کر کے نظر بند کر دیا تھا اب اسے شاہ نے معاف کر دیا ہے ۞

مہاراجہ الور انگلینڈ کو - اجمیر - ۷ فروری - معتبر ذریعے سے معلوم ہوا ہے - کہ مہاراجہ الور ماہ مارچ میں انگلینڈ کو روانہ ہو جائیں گے ۞

لارڈ سڈنہم کا انتقال - لنڈن - ۷ فروری - مختصر علالت کے بعد آج لنڈن میں لارڈ سڈنہم انتقال کر گئے - ان کی موت دماغ پھٹ جانے کی وجہ سے ہوئی ۞

سابق سپیکر کو گالیاں - برلن - ۷ فروری - جرمن پارلیمنٹ کے سابق سپیکر اور سوشلسٹوں کے لیڈر ہر لابے کو جب کہ وہ ایک جلسہ کی صدارت کر رہے تھے مشتعل نازیوں نے بدمعاش اور لفنگا کے الفاظ سے خطاب کیا ۞

موسیقی کانفرنس - ۹ فروری - ماریس کالج آف ہندوستان میوزک کے جلسہ تقسیم انعامات اور پہلی سالانہ کانفرنس میں ہندوستان کے تمام سرکردہ گویوں کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے ۞

مسلح ڈاکو - بجے پور - ۷ فروری - شکر وار گزشتہ کی رات کو گیارہ بجے کے قریب برہم پوری میں جو ہندوؤں کا علاقہ ہے - ایک دلیرانہ ڈاکہ پڑا ۞

جبل پور میں ہڑتال - ۹ فروری - سیٹھ گوبند داس کی سزا یابی کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر آج شہر میں بے ساختہ ہڑتال ہو گئی ۞

بہار میں آرڈیننس ایکٹ - پٹنہ - ۹ فروری - بہار و اڑیسہ آرڈیننس ایکٹ بل میں یہ ترمیم کی گئی ہے - کہ اگر یہ پاس ہو گیا تو صرف تین سال تک جاری رہ سکے گا ۞

ملحقہ جیل بند - پونہ - ۹ فروری - یرودا سنٹرل جیل کے ساتھ ملحقہ کیمپ جیل جس میں پالف... سول نافرمانی قیدی رکھے گئے تھے - اب ختم کیا جا رہا ہے ۞

سابق مہاراجہ اندور میں - جھانسی - ۸ فروری - معلوم ہوا ہے - کہ سابق مہاراجہ سر تکوجی راؤ اپنی امریکن رانی شرمشٹھا دیوی کے ساتھ ۱۰ فروری کو اندور تشریف لے جائیں گے ۞

میونسپل انتخابات کا بائیکاٹ - لائل پور - ۹ فروری - میونسپل انتخابات کے سلسلہ میں جو آئندہ مارچ یا اپریل میں ہوں گے - بہت دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے - مسلمانوں نے بطور جماعت اپنے ووٹ رجسٹر میں درج کرانے سے انکار کر دیا ہے ۞

دوائیوں کی نمائش - امرت سر - ۹ فروری - بنگال کیمیکل اور فارمیسیوٹیکل ورکس لمیٹڈ کلکتہ کی طرف سے مقامی ہندو سبھا کالج میں ایک شو روم کھولا گیا ہے - وزیٹروں کو مختلف دیسی دوائیوں کے نمونے دئے جاتے ہیں - یہ شو روم ۱۳ فروری کو بند ہو جائے گا ۞

صدارت سے انکار - مدراس - ۱۰ فروری - معلوم ہوا ہے - کہ مسٹر کیلکر نے علالت کی بناء پر آل کیرل ہندو کانفرنس کی صدارت کرنے سے انکار کر دیا ہے ۞

اچھوت بچوں کے لئے وظائف - مظفر پور - ۸ فروری - مظفر پور میونسپل بورڈ نے تمام پرائمری سکولوں کو ماہوار الاؤنس دینے کا فیصلہ کیا ہے - اول جماعت میں ہر ایک اچھوت لڑکے کو ایک آنہ الاؤنس دیا جائے گا - اسی طرح درجہ بدرجہ باقی جماعتوں کے اچھوت لڑکوں کو الاؤنس دیا جائے گا ۞

شادی روک دی گئی - الہ آباد - ۹ فروری - آگرہ کی ایک اطلاع مظہر ہے - کہ وہاں ایک بارہ سال کی لڑکی کی شادی کے سلسلہ میں تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے - کہ عدالت نے شاردا ایکٹ کے ماتحت اسے تا فیصلہ روک دیا ۞

آوارہ گردی میں چالان - گوجرانوالہ - ۹ فروری - شاہزادہ عالمگیر سٹی مجسٹریٹ نے لاہور کے ایک شخص لاہوری مل کا زیر دفعہ ۱۰۹ چالان کر دیا ہے - کیونکہ وہ امرتسر کی ایک لڑکی کو جگہ دینے کی کوشش میں گوجرانوالہ تک گیا تھا ۞

نیا ٹرمینل ٹیکس - جہلم - ۹ فروری - مقامی میونسپلٹی نے نیا ٹرمینل ٹیکس جاری کیا تھا - سینیئر سب جج جہلم نے اس کے خلاف شہر کے سرکردہ تاجروں کی درخواست پر کمیٹی کے خلاف امتناعی حکم جاری کیا ہے ۞

ایک نئی کمیٹی کا قیام - امرت سر - ۱۰ فروری - سکھ دلیش بھگت پریوار سہائک کمیٹی نے تین گھنٹے کی طویل بحث کے بعد سیاسی قیدیوں کی رہائی اور ان کے متعلق دیگر مناسب کارروائی کرنے کے لئے "راجسی قیدی چھٹکارا کمیٹی" بنائی ہے ۞

ایک فوجی گورا گرفتار - راولپنڈی - ۱۰ فروری - بیان کیا جاتا ہے - کہ پرسوں چھاؤنی میں ایک فوجی گورے نے ایک ہندوستانی چائے والے کو جھگڑا کے بعد قتل کر دیا - پولیس نے گورے کو گرفتار کر لیا ہے ۞

کڑاکے کی سردی - بھٹونگر - ۱۰ فروری - یہاں کڑاکے کی سردی پڑ رہی ہے - اور دیہات سے اطلاع ملی ہے - کہ چار آدمی سردی سے سکڑ کر مر گئے ہیں ۞

عرب کو روانگی - کانپور - ۱۰ فروری - معلوم ہوا ہے - کہ مولانا حسرت موہانی ایک دو دن میں (غالباً حج کرنے کے لئے) عرب جانے والے ہیں - ان کی بیگم صاحبہ بھی ساتھ ہوں گی ۞

گرانٹ میں اضافہ - پشاور - ۱۰ فروری - فرانٹیئر لیجسلیٹو کونسل نے اسلامیہ کالج پشاور کی گرانٹ میں ۲۴ ہزار روپیہ سالانہ کا اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۞

صدر کانگرس کلکتہ میں - کلکتہ - ۱۰ فروری - کانگرس کے قائمقام صدر مسٹر اینے اور ڈاکٹر سید محمود کانگرس کے آئندہ اجلاس کے مقام انعقاد اور تاریخ کا آخری فیصلہ کرنے کے لئے آج بنارس سے یہاں تشریف لائے - اور سرکردہ کانگرسی کارکنوں سے باضابطہ کانفرنس کی ۞

خاوند کی قاتلہ کو سزا - جموں - ۹ فروری - سیشن جج جموں نے ایک کشمیری عورت کو ۱۴ سال قید بامشقت کی سزا دی ہے - اس کے خلاف عاشق کی ترغیب پر اپنے خاوند کو زہر دے کر ہلاک کرنے کا الزام تھا ۞

وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا اجلاس - دہلی - ۱۰ فروری - آج وائسرائے نے اپنی ایگزیکٹو کونسل کا اجلاس منعقد کیا جس میں چند اہم معاملات پر غور کیا گیا ۞

۹ فروری - ریلوے کی ہڑتال نازک صورت حال اختیار کر گئی ہے - ریلوے کی نیشنل یونین ... کام کو زور شور سے چلانا چاہتی ہے ۞

ڈاک کے ٹکٹوں کی فروخت - لنڈن - (بذریعہ ڈاک) گزشتہ سال کے کام پر تبصرہ کرتے ہوئے سر کنگسلے ریڈ پوسٹ ماسٹر جنرل نے اعلان کیا ہے - کہ گزشتہ سال میں انگلستان میں ... ارب ڈاک کی ٹکٹیں فروخت ہوئیں ۞

سابق وزیر ٹرکی ہند میں - بمبئی - ۱۱ فروری - ٹرکی کے سابق وزیر رؤف بے آج بذریعہ جہاز یہاں پہنچے - آپ ڈاکٹر انصاری کے ساتھ دہلی جا رہے ہیں - اور ان کے ساتھ ہی رہیں گے ۞

خاوند کے مرنے پر ستی - جبل پور - ۱۱ فروری - کھنڈرا کے ایک سابق پولیس کانسٹیبل کی بیوی ... بھی دیوی کے مرنے کے ۲ دن بعد کنوئیں میں ڈوب کر خودکشی کر لی - اس نے چتا پر ستی ہونے کی ناکام کوشش کی تھی ۞

۳ لاکھ روپیہ کی کمی - دہلی - ۱۱ فروری - ہفتہ مختتمہ ۲۸ جنوری میں سرکاری ریلویز کو ۲۷ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوئی - جو پچھلے ہفتہ کی آمدنی سے تین لاکھ روپیہ کم تھی ۞

ریویو

یجروید سنگھتا (مول)

ہمارے سامنے اس وقت یجروید سنگھتا (مول) کی ایک جلد پڑی ہوئی ہے - اسے اجمیر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ نے تیار کیا ہے - یہ جیبی جلد ۳۲۴ صفحات پر مشتمل ہے - اس کا ٹائپ باریک ہے اور استعمال کے لئے ہر وقت پاس رکھی جا سکتی ہے - قیمت ۱۲ ار ۞

... سنٹرل ... ہڑتال ...

پرکاش لاہور

۹ پھاگن سمت ۱۹۸۹

"گیان کی راتری"

آریہ سماج کی ستھاپنا چاہے کسی دن ہوئی ہو۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس کا شلا آدھار اس راتری کو رکھا گیا۔ جبکہ بالک مول جی کو بودھ ہوا۔ اپنے پتا کے ساتھ وہ بھی شیو راتری منانے کے لئے شیو کے مندر میں گیا۔ پراچین وِیوستھا کے انوسار جو بھی وِیکتی مندر میں ہو۔ اسے ساری رات جاگنا پڑتا ہے۔ مول جی کے پتا اور دوسرے سمبندھی وہیں تھے۔ جب آدھی رات گزری۔ تو بالک نے دیکھا۔ کہ اس کے سب بزرگ یکے بعد دیگرے سو گئے ہیں۔ لیکن اس کی آنکھوں میں نیند نہ آئی۔ اسے یہ دیکھنے کا اشتیاق تھا۔ کہ اس رات کو کیا ہوتا ہے۔ وہ کسی دیوتا کی آمد کا منتظر تھا لیکن ہوا کیا؟ ایک چوہا آیا۔ اور شیو کی مورتی پر چڑھ گیا۔ اور جو بھی مٹھائی وہاں پڑی تھی۔ اسے کھانے لگا۔ بالک نے یہ درشیہ دیکھا۔ اور اس کے دماغ نے چکر کاٹنا شروع کیا۔ پرشن ہوا۔ کیا یہی مہادیو ہے؟ کیا یہی دیوؤں کا دیو ہے؟ کیا یہی وہ مہان شکتی ہے۔ جس نے سارے سنسار کو اُتپن کیا ہے؟

بالک کے دماغ نے کہا۔ کہ جو مورتی ایک چوہے سے اپنی رکھشا نہیں کر سکتی۔ وہ مہادیو نہیں ہو سکتی۔ جگت جننی سارے سنسار کو جنم دینے والی شکتی کوئی اور ہونی چاہیئے"۔

یہ بھاو لے کر بالک مندر سے واپس آیا۔ کوئی سادھارن بالک ہوتا۔ تو اس گھٹنا کو بھول جاتا لیکن مول جی تو جنم جنمانتر کے پربل وِیتیت سنسکار لے کر آیا تھا۔ یہ گھٹنا اسے کیسے بھول سکتی تھی؟ وہ اس مشکل کو حل کرنے میں مصروف ہو گیا۔ اس نے اس گتھی کو سلجھانا شروع کیا۔ جس کسی سے ملتا۔ یہی پرشن کرتا۔ پرنتو سنتوش دائک اُتر نہ ملتا۔ آخر کار اس نے گھر سے نکلنے کا نشچیہ کر لیا۔

لیکن اس عرصہ میں دو گھٹنائیں اور ایسی ہوئیں۔ جنہوں نے مصداق "سمند ناز پر ایک اور تازیانہ لگا" بالک کے من پر وشیش پربھاو ڈالا۔ اس کے چچا اور بہن جن سے اسے بڑا سنیہہ تھا۔ دیکھتے دیکھتے اس سنسار سے رخصت ہو گئے۔ بالک نے اس سے پہلے مرتیو کا درشیہ نہ دیکھا تھا۔ اس کے من میں یہ پرشن اُتپن ہوا تھا۔ کہ یہ سنسار اسار ہے۔ ان مرتیوؤں نے اس کے ذہن نشین کرا دیا۔ کہ یہ سنسار ناش وان ہے۔ بس پھر کیا تھا۔ موہ کی زنجیر ٹوٹ گئی۔ اور بالک گھر سے نکل کھڑا ہوا۔ اپنے پتر کو گھر میں نہ دیکھ کر پتا کو سخت گھبراہٹ ہوئی۔ چاروں طرف قاصد بھجوا دیے۔ جو مول جی کو پکڑ کر لے آئیں۔ لیکن اسے ایسا کمزور آتما نہ بنایا تھا۔ کہ وہ ماتا پتا کے کہنے پر اپنی لگن کو چھوڑ دیتا۔ وہ تو سچے شیو کی تلاش میں تھا۔ اور جب تک وہ اسے پا نہ لیتا۔ تب تک اسے چین نہ آ سکتا تھا۔ کسی مجازی عشق کے دیوانہ کو بھی اپنے معشوق کے لئے کیا محبت ہو گی۔ جو بالک مول جی کو سچے شیو کے لئے تھی۔ کچھ دن گھر میں رہ کر پھر وہ بھاگ کھڑا ہوا۔ اور ایسا بھاگا۔ کہ کسی کو اس کا پتہ نہ چلا۔

اس کے بعد کیا کچھ ہوا؟ اس کی تفصیل میں جانے کی اس سمے آوشیکتا نہیں۔ صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے۔ کہ اس کی زندگی جد و جہد کی زندگی تھی۔ دریا اس نے عبور کئے۔ بیابان اس نے چھانے۔ اور پہاڑ اس نے کاٹے۔ کئی دفعہ جان جوکھوں میں پڑی۔ جنگلوں میں شیروں کا سامنا ہوا۔ جمی ہوئی برف میں چل کر اپنے جسم کو زخمی کیا۔ ایک وقت ایسا بھی آیا۔ جبکہ وہ نراش ہو گیا۔ اس نے سمجھا۔ کہ جس اُدیش کو لے کر میں گھر سے نکلا تھا۔ اس کی پورتی کی کوئی آشا نہیں۔ جس مہا پربھو کے درشنوں کے لئے میں در در بھٹک رہا ہوں۔ اس کے درشن مجھے پراپت نہ ہوں گے۔ نراش ہو کر وہ ایک پربت کی چوٹی پر چڑھ گیا۔ اور چاہا۔ کہ گر کر آتم ہتیا کر لوں۔ لیکن آتما پربل تھا اس نے پرولست کیا۔ کہ یہ کائروں کا سا کام کیوں کرنے لگے ہو۔ چنانچہ وہ ہٹ گیا۔ اور پھر جگت جننی کی تلاش میں بھٹکنے لگا۔

اس کی پیاس بجھی۔ تو اس وقت جبکہ اس نے متھرا میں ڈنڈی ورجانند کے درشن کئے۔ ڈنڈی کی پاٹھ شالہ میں جو تا گیا۔ اور دروازے پر دستک دی۔ اندر سے آواز آئی۔ "کون ہے؟" دیانند نے جو اس وقت تک مول جی سے دیانند بن چکا تھا۔ جواب دیا۔ "ایک ودیارتھی ہے۔ ایک بھکشو ہے۔ جو آپ سے سچے گیان کی بھکشا لینے آیا ہے"۔ پھر پرشن ہوا۔ کہ "اس وقت تک کیا پڑھے ہو؟" دیانند نے بتلایا۔ کہ "میں نے یہ یہ پستکیں پڑھی ہیں"۔ حکم ہوا۔ کہ جاؤ۔ اور ان گرنتھوں کو جمنا میں پرواہ کر آؤ۔ جو کچھ تم نے اس وقت تک پڑھا ہے۔ اسے بھلا دو۔ میں تو تمہارے من کی خالی سلیٹ پر لکھنا چاہتا ہوں"۔ دیانند نے کہا۔ "تتھاستو"۔ گیا وہ جمنا کے کنارے اور با دلِ ناخواستہ اس نے وہ تمام پستکیں جمنا میں بہا دیں۔ جنہیں وہ اپنی ساری جائداد سمجھتا تھا۔ اور جنہیں وہ اس وقت تک اپنے سینہ سے لگائے پھرتا تھا۔ وہ ڈنڈی کی شالہ میں واپس آیا۔ اور کہا۔ "مہاراج! آپ کی آگیا کا پالن کر آیا"۔ اس سمے سے وہ ودیارتھی بن کر پاٹھ شالہ میں پڑھنے لگا۔ اسلام کا ایک لفظ مستعار لے کر میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ دیانند نے ورجانند کے ہاتھ پر بیعت لی۔ اور یہ

"سپردم بتو مایۂ خویش را - تو دانی حساب کم و بیش را"

کہہ کر اس نے ورجانند کو اپنا گورو دھارن کیا۔

دیانند ایک آدرش ودیارتھی تھا۔ یہی کارن ہے کہ اس نے اپنے گورو سے وہ کچھ پراپت کیا۔ جو کسی اور شش کو نہ ملا۔ اس کے جیون کا یہ پرشٹ خاص طور پر مطالعہ کے قابل ہے۔ آج کون ودیارتھی ہے۔ جو اس کا انوکرن کرنے کو تیار ہو۔ ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں وہ رہتا تھا۔ جس میں شاید وہ ٹانگیں بھی پسار کر نہ سو سکتا تھا۔ بھوجن کی بھکشا کرتا تھا۔ اور رات کو پڑھنے کے لئے ایک پیسے کا تیل مانگ کر لاتا تھا۔ جس وقت وہ متھرا کی گلیوں میں ننگے پاؤں پھرتا ہو گا۔ کسی کو کب خیال آ سکتا تھا۔ کہ وہ سنسار کا اُدھارک اور اپنے وقت کا سب سے مہان پرش بنے گا۔ شکشا سماپت کرنے کے بعد دکشنا لے کر وہ اپنے گورو کے چرنوں میں اُپستھت ہوا۔ لیکن اس کے پاس کیا دھرا تھا۔ جو دکشنا لے کر جاتا۔ کسی سے اس نے ایک سیر لونگ مانگے۔ اور وہی اس نے دکشنا کے روپ میں گورو کے چرنوں میں بھینٹ کر دئے۔ گورو دکشنا کو دیکھ کر حیران ہو گیا اور بولا "دیانند! کیا اس دکشنا کے لئے میں نے تجھے پڑھایا تھا؟ چلے جا۔ مجھے یہ دکشنا سویکار نہیں"۔ "بھگوان! آپ کیا دکشنا چاہتے ہیں؟" "سنسار میں وید کا سورج است ہو چکا ہے۔ چاروں طرف اندھکار چھا رہا ہے۔ ستیہ کی جگہ استیہ نے لے لی ہے۔ ویدک گیان کے سورج پر اندھکار کے بادل اچھادت ہیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ تو سنسار کے چاروں کونوں میں پھر جا۔ اور وید کے گیان کا پھر سے پرچار کر۔ بھولی بھٹکی آتماؤں کو سیدھا راستہ دکھلا۔ تاکہ ایک بار پھر سنسار میں وید کا ناد گونج اُٹھے"۔ دیانند نے کہا۔ ع "سر تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے" وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور وید کا پرچار شروع کر دیا۔ اس کا سپھل پرینام آریہ سماج ہے۔

آریہ سماج ہر سال شیو راتری مناتا ہے۔ پرنتیک آریہ سماجی کے لئے وہ بودھ یا گیان کی راتری ہے۔ پرنتو پرشن یہ ہے۔ کہ کیا وہ بودھ حاصل کرتا ہے؟ نہ معلوم کتنی شیو راتریاں ہم نے گزار دیں۔ لیکن ہم ویسے کے ویسے ہی رہے۔ ویاکھیان بھی ہم نے سنے۔ اس وقت متاثر بھی ہوئے۔ ہمارے نیتروں سے آنسوؤں کی دھارائیں بھی بہیں۔ لیکن جب سبھا منڈپ سے نکلے تو پھر ویسے کے ویسے ہی تھے۔ دیانند کو ہم اپنا گورو اور آچاریہ کہتے ہیں۔ لیکن اس کا کوئی گن دھارن نہیں کرتے۔ لیکن ہم کون سا گن دھارن کریں۔ ایک گن ہو۔ تو بتلاؤں۔ وہ گنوں کا بھنڈار تھا۔ تاہم اگر میں نے اس کا ایک گن بتلانا ہو۔ تو میں کہوں گا۔ کہ اس نے جیون کو ہمیشہ ایک یگیہ سمجھا ہے۔ ایک کوی کے یہ شبد کہ "جب میں سویا۔ تو میں سمجھتا تھا۔ کہ جیون آنند ہے۔ پرنتو جب جاگا۔ تو میں نے انوبھو کیا۔ کہ جیون کرتویہ ہے"۔ مجھے رشی کے جیون میں گھٹتے نظر آتے ہیں۔ اس نے جیون کو کبھی آنند نہیں سمجھا۔ ہمیشہ کرتویہ سمجھا۔ اس کا پرنام یہ تھا۔ کہ اس کا جیون لگاتار جد و جہد کا جیون تھا۔ نرنتر سیوا کا جیون تھا۔ وہ دوسروں کے لئے جیتا تھا۔ اور دوسروں کے لئے ہی وہ مرا۔ تن من اور دھن کوئی چیز بھی وہ اپنی نہ سمجھتا تھا۔ اپنے جیون کا ایک پل اپنے آنند میں خرچ کرنے کو وہ امانت میں خیانت سمجھتا تھا۔ اس لئے صبح سے لے کر رات تک اور رات سے لے کر صبح تک وہ پرہت کی مالا کا جاپ کرتا تھا۔ یہ ایک گن ہے۔ جسے اگر ہم دھارن کر لیں۔ تو آریہ سماج کچھ کا کچھ بن جائے۔ پنڈت گورو دت۔ دھرم ویر پنڈت لیکھرام شہید سنیاسی سوامی شردھانند نے اس جیوتی کے بھنڈار سے فیض اٹھایا۔ اپنے گورو کے جیون سے یہ گن گرہن کیا۔ وہ بھی دوسروں کے لئے جیوتی سمیہ بن گئے۔ بھٹکتے ہوؤں کو سچا راستہ دکھلا گئے۔ آریہ سماج کا نام سارے دیش میں روشن کر گئے۔ صرف چند پرشوں نے دیانند کے جیون کی روشنی سے روشنی لی۔ اور جگنو بن کر وہ سنسار میں چمکے۔ اگر ایسے جگنوؤں کی سنکھیا زیادہ ہو۔ تو آپ دیکھیں۔ آریہ سماج کیا سے کیا بن جائے!

میرا یہ ادھیکار نہیں۔ کہ کسی سے کچھ کہہ سکوں۔ یہ ادھیکار تو کیول ان مہاتماؤں کو پراپت ہے۔ جنہوں نے دیانند کے چرن چنہوں پر چلتے ہوئے اپنے جیون کو یگیہ مئے بنایا ہے۔ میں

سے پرستبد سمجھنے کا ساہس کیا ہے۔ تو شخص اس لئے یہ ہو سکتا ہے۔ کہ جس چشمۂ فیض سے فیض اٹھانے میں میں ناکام رہا ہوں)۔ اس سے کوئی دوسرا لابھ اٹھا سکے۔ میرے شبدوں پر کوئی نہ جائے۔ میں تو رشی کے جیون کو ان کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ میں جانتا ہوں۔ اس کے اندر ایسی کشش ہے۔ کہ دوسرے اس کی طرف ویسے ہی خود بخود کھنچے چلے آئیں گے۔ جیسے لوہا مقناطیس کی طرف۔ میرا کام تو کیول رشی کے جیون کو جگت کے سامنے رکھنا ہے۔ وہ خود بخود اثر کرے گا۔ اور جگت محسوس کرے گا۔ کہ اس کا کلیان رشی کو اپنا گورو دھارن کرنے میں ہے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہم لوگ جو سنسار کی درشٹی میں رشی انویائی ہیں۔ اپنے جیون سے دوسروں کو نراتساہت کریں۔ اور انہیں رشی کی شکشا گرہن کرنے سے روکیں۔ یہ گھور پاپ ہے۔ اگر ہم اپنے جیون سے دوسروں کو رشی کے چرنوں میں نہیں لا سکتے۔ تو کم از کم پرے دھکیلنے کے اپرادھی تو نہ بنیں۔ بودھ کی راتری ایک بار پھر آ رہی ہے۔ جن کے آتما جاگرت ہیں۔ وہ اس رات اپنے اندر ایک وشیش جاگرتی لانے کا یتن کریں۔ پرنتو جن کے آتما اس سمیہ تک سوئے ہوئے ہیں۔ وہ دیکھیں۔ کہ کیا وہ اس رات اپنے آتماؤں کو جگا سکتے ہیں۔ ان میں جیون ڈال سکتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے مشکل جیون کو سپھل بنا سکتے ہیں؟

(کرشن)

ویدپرچار فنڈ کو مضبوط کرو!

"پرکاش" کے پریمیوں نے پچھلے ہفتہ شری بیت منتری جی ہووے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی رپورٹ پڑھلی ہے۔ کہ ویدپرچار فنڈ کی اوستھا اس قابل ہے۔ کہ اسے زیادہ سرگرمی سے مضبوط کیا جائے۔ مزید براں آریہ سماجوں کے پاس ویدپرچار اور دشانش وغیرہ کا جو روپیہ ہے۔ وہ بھیج کر سبھا کو اس قدر مضبوط کر سکتی ہیں۔ کہ اسے مستقل فنڈ میں سے روپیہ نکالنے کی ضرورت ہی نہ رہے۔ اس سلسلہ میں آریہ سماجیوں کو عیسائی دنیا کی جہاں کہ مذہب کو تلانجلی دی جا رہی ہے۔ عیسائی دھرم کے پرچار کی لگن کو دیکھنا چاہئے۔ تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ گزشتہ ایک سال میں امریکہ کے متمول لوگوں نے اپنے ملک کے خیراتی اداروں کو دو ارب ۲۱ کروڑ ۹۷ لاکھ ڈالر کی امداد دی۔ اور ایک ڈالر کی قیمت تین روپے کے برابر ہے۔ اس کثیر رقم کا نصف حصہ مذہبی انسٹی ٹیوشنوں کے حصہ میں آیا ہے۔ اور یہ ایک ایسی مثال ہے جس سے آریہ سماجیوں کو سبق سیکھنا چاہئے۔ اور ایسی کوشش کرنی چاہئے۔ کہ کسی وشیش ڈیپوٹیشن کے بھیجے بغیر ہی سبھا کے ہاتھ مضبوط

موہن جیتی ؛

کیمپ مندر جلد بنوائیے!

گوروکل کا سالانہ جلسہ آریہ جگت کے لئے ایک مہتو کا درجہ رکھتا ہے۔ اس موقعہ پر سارے صوبہ جات کے نمائندے کسی نہ کسی حیثیت میں وہاں درشن دیتے ہیں۔ اس دفعہ سالانہ جلسہ ۱۳ سے ۱۶ اپریل تک منعقد ہو رہا ہے۔ سالانہ جلسہ کی کارروائی میں پورن روپ سے دلچسپی لینے کے لئے سمجھتا ہوں۔ یہ بات ہو سکتی ہے۔ اگر آریہ سماجیں اپنے پریتن سے یا دیگر متمول اصحاب کو پریرنا کر کے کیمپ مندر بنوا دیں۔ کیونکہ اس سے جہاں پربندھ کرتا اصحاب کو سہولیت رہے گی۔ وہاں یاتریوں کو بھی نہ بارش کا خوف رہے گا۔ نہ آندھی کا ڈر۔ مزید برآں سامان بھی سورکھشت رہ سکے گا۔ اور رہن سہن کا بھی آرام ہوگا۔ کیمپ مندر کا ہوادار آراستہ کمرہ جس میں دس آدمی آرام کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ ۔۔۔ روپیہ میں تیار ہو سکتا ہے۔ ان کیمپ مندروں سے نہ صرف آریہ سبھا سدوں کو لابھ ہوگا۔ بلکہ گوروکل میں تشریف لانے والے درشک بھی آرام سے رہ سکیں گے۔ آشا رکھنی چاہئے۔ کہ آریہ بھائی کیمپ مندر بنوانے میں مزید توقف و تاخیر سے کام نہیں لیں گے ؛

آرین ٹورنمنٹ

اجمیر میں دیپ مالکا کے موقع پر جو دیانند نروان ارد ھ شتابدی منائی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی سنچالکوں نے بڑے بھاری پیمانہ پر آرین ٹورنمنٹ بھی منعقد کرنے کا نشچیہ کیا ہے۔ ضرورتا ہے۔ کہ اس ٹورنمنٹ کو ایسے غیر معمولی پیمانہ پر منایا جائے۔ جس سے آریہ سماج کی شان بڑھے۔ اور باقی سبھا سوسائیٹیاں اس سے کوئی سبق سیکھ سکیں۔ اور آئندہ کے لئے اس ٹورنمنٹ کو بطور نظیر پیش کر سکیں۔ لیکن یہ صرف اسی حالت میں ممکن ہے۔ اگر ٹورنمنٹ کے موقعہ پر جملہ گوروکل اور دیگر آریہ انسٹی ٹیوشن پوری سرگرمی سے یوگ دیں۔ ہم اس کے ساتھ ہی سنچالکوں سے یہ بھی نویدن کریں گے۔ کہ اگر وہ ٹورنمنٹ میں جملہ دیسی کھیلوں کو بھی شامل کر لیں۔ تو دیہات میں رہنے والے آریہ سماجی جو کہ کشتی لڑنے۔ مگدر پھیلنے۔ اور دیگر دیسی کھیلوں کے زیادہ شیدائی ہیں۔ ٹورنمنٹ کی شان کو بڑھانے میں مفید ثابت ہوں گے۔ اور دیسی کھیلوں کو ہر دلعزیز بنا کر ملک میں نئی دلچسپی کا سامان پیدا کر سکیں گے ؛

رشی دیانند

(از قلم خلیق الزماں سخنور شیریں بیاں جناب ابو المعالی مسٹر خلیق لاابالی سرگودھا)

جبکہ بھارت پہ تھی چھائی ہوئی غفلت کی گھٹا — جبکہ تھی قوم کے سر پر غم و شامت کی گھٹا
جبکہ جلباب حقیقت تھی جہالت کی گھٹا — جبکہ تھی ویدکے انوار پہ ظلمت کی گھٹا

پرتو حسن ازل تب وہیں نکلا چھن کر
آ گیا دیش میں تو مہر درخشاں بن کر

گلشن قدس میں تھا پہلے جو مسکن تیرا — جذبۂ پاک سے پر تھا دل احسن تیرا
جب سنوارا ید خلاق نے بچپن تیرا! — بھر دیا گوہر ادراک سے دامن تیرا

تھا سر خوش ترے سر کے جو کاشانے ہیں
آ گئی یاد خدا تجھ کو صنم خانے ہیں

جستجو راہ طریقت کی جو منظور ہوئی — عیش فانی کی ہوس دل سے ترے دور ہوئی
تھک گئے گو آہ تمنائے سفر چور ہوئی — پر طبیعت نہ کسی جا تری مسرور ہوئی

کامیابی نے بالآخر دل ناشاد ملا!
آرزو جس کی تھی منھ مانگا وہ استاد ملا

بر گنتی پہلے ہی دے رکھی تھیں قدرت نے تجھے — گتنی بخشی تھی جلا شمع فراست نے تجھے
نشرۂ علم دیا تربیت و محنت نے تجھے — ہاں سرافراز کیا آکے فضیلت نے تجھے

صلۂ استاد تھا اک عہد وفا کر دینا!
جان تک یعنی رہ دیں میں فدا کر دینا

تو نے پورا کیا جس طرح یہ عہد جانکاہ — اے رشی! تیرے اس ایثار کی دنیا ہے گواہ
قوم کا حال جو تھا کفر و ضلالت سے تباہ — تو نے بتلائی اسے منزل معبود کی راہ!

تھا فقط ذات یہ الیشور کی جو تیرا وشواس
پھر ہوا تجھ سے دل خلق میں پیدا وشواس

تیری کوشش سے ہوئی ویدوں کی عظمت قائم — تیری ہمت سے ہوئی دین کی طاقت قائم
تیرے دم سے ہوئی اسلاف کی شوکت قائم — تیرے ہاتھوں سے ہوئی دیش کی عزت قائم

حل کیا کس طرح اک عقدۂ دشوار و محال
آہ! اے پاک نفس! تجھ میں تھا کیسا استقلال

تیری تفسیر میں تھا صدق و صفا کا جادو — تیری تحریر میں تھا پاک صدا کا جادو
تیری تقریر میں تھا رنگ وفا کا جادو — تیری تصویر میں تھا لطف و وفا کا جادو

ہاں مزین تھا جو ندرت سے ترانہ تیرا
آہ! گرویدہ ہوا ایک زمانہ تیرا

تجھ کو پروا تھی کرم کی نہ ستم کی پروا! — شکر کی آرزو نہ تجھ گلۂ درّم کی پروا!
فکر راحت کی نہ اصلا تھی نہ غم کی پروا! — ہاں اگر تھی تو فقط اپنی قسم کی پروا!

کر دیا ستیہ کے اُپکار میں ارپن سب کچھ
یعنی سنسار کے اُپکار میں ارپن سب کچھ

کی تھی خالق نے عطا نیت با دل تجھ کو — فیض یوں عام تھا جس کا وہ ملا دل تجھ کو
اوج تھا علم و عمل دونوں میں حاصل تجھ کو — ہم کہیں کیوں نہ اک انسان مکمل تجھ کو

خادم ملک تھا اور قوم کا ہمدرد تھا تو
حب و ایثار کے جذبات میں ہاں فرد تھا تو

اے محبّ وطن! اے عاشق جانباز وفا! — بسکہ تھا لائق تحسین ترا انداز وفا
تھی جو تاثیر سے مملو تری آواز وفا — اب بھی کیا کیا ہے دلآویز ترا ساز وفا!

گم کرے تجھ کو یہ کب ایک بشر کی تھی مجال
ہے زمانہ کے لئے بھی تو یہ اک امر محال

اے دیانند جی! انجگری کے بنانے والے — اور گرتے ہوئے بھارت کو اٹھانے والے
کفر اور وہم کے آثار مٹانے والے — حق و انصاف کی راہوں کے دکھانے والے

ہم نہ بھولیں گے کبھی عمر میں تیرا احساں
دل و جاں تجھ پہ کریں گے دل و جاں سے قرباں

حیدر آباد کی دھکڑ شاہی

ہمیں سنک گزرتا ہے۔ کہ ہندوستان میں پان اسلام ازم کی تحریک کو خاص طور پر فروغ دیا جا رہا ہے۔ اور اسی سپرٹ کے تابع اسلامی ریاستوں میں ہندوؤں کی سکونت کو مشکل بنایا جا رہا ہے۔ حال ہی میں نظام حیدر آباد کا جو فرمان شائع ہوا ہے۔ اس میں اس بات کی ہندوؤں کو دھمکی دی گئی ہے۔ کہ ریاست میں قانونِ انتقالِ اراضی کا نفاذ کیا جانے لگا۔ فرمان مذکور میں سا ہوکارہ بل کے جلد پاس کرنے کی بھی دھمکی دی گئی ہے ؛

جب خود برٹش انڈیا میں قانونِ انتقالِ اراضی ایک لعنت ثابت ہو رہا ہے۔ اس کی بدولت اراضیات اپنے بہترین استعمال سے محروم کی جا رہی ہیں۔ تو پھر معلوم نہیں ہوتا۔ کہ حیدر آباد کی اسلامی ریاست میں اس کے جاری ہو جانے سے ریاست کی اراضیات کا بہتر استعمال کیسے ہونے لگ پڑے گا ؛

نام کی تو لاج رکھو!

گوجرانوالہ سے ایک اخبار "العدل" شائع ہوتا ہے۔ وہ اپنے ۸ فروری کے پرچہ میں لکھتا ہے :-

"ہمارے آریہ دوستوں کو ماننا پڑے گا۔ کہ نیوگ عیش و عشرت کا دوسرا نام ہوگا"۔

کاش "العدل" اپنے نام کی لاج رکھتا ہوا کچھ تو انصاف کا خیال رکھتا۔ اسے یاد رکھنا چاہئے۔ کہ وہ لوگ نیوگ کو عیش و عشرت کا دوسرا نام نہیں دے سکتے۔ جن کے ہاں نزدیکی قرابت والوں میں بھی نکاح کی اجازت ہے۔ یا جن کے ہاں ایک عورت پر متعدد سوتیں شرعاً لا کر بٹھائی جا سکتی ہیں۔ اور لونڈیوں کا تو کوئی شمار ہی نہیں ہوتا۔ اس کے سوائے اس دنیا کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ جن کے نظر بہشت میں بھی جہاں روحانیت کا راج ہونا چاہئے۔ حوروں اور غلمانوں کا ہی وجود ہے۔ اور ساتھ ہی خمر کے مٹکے بھی۔ عیش و عشرت کی شہرت کو دوبالا کر رہے ہوں ؛

کشمیر فنڈ کا کیا ہوا؟

ادھر مرزائی حضرات اپنے امام کی انگیخت پر نہ صرف مرزائیوں سے بلکہ غیر مرزائیوں سے بھی کشمیر فنڈ کے لئے چندہ جمع کر رہے ہیں۔ ادھر احراریوں نے بھی کشمیر ایجی ٹیشن کے لئے ایک فنڈ کھول رکھا تھا۔ ڈاکٹر عبدالحمید سکرٹری مسلم نوجوان پارٹی امرتسر نے ایک اشتہار شائع کر کے عوام کو بتلایا ہے۔ کہ اس کام کے لئے سات لاکھ روپیہ جمع ہوا۔ جو بغیر ڈکار لئے ہضم ہو گیا۔ اور وہ پوچھتے ہیں۔ کہ کسی نے کشمیر

ادر کسی نے کچھ اور۔ ضرورت ہے۔ کہ فنڈ کو جمع کرنے والے جلد از جلد اپنی آمدنی و خرچ کا گوشوارہ شائع کر کے اس بارہ میں پبلک کو اصل حقیقت سے آگاہ کریں ؛

آیئے! خوشی سے آیئے!!

قادیان کے الہامی گزٹ "الفضل" نے مرزائیوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ ۱۵ مارچ ۱۹۳۳ء کو دوسرا یوم التبلیغ منائیں۔ اور اس دن جہاں اپنے شدید مسلم مخالفوں مثلاً مولوی ظفر علی۔ مولوی ثناء اللہ اور مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کے مکانوں پر پہنچ کر تبلیغ کریں۔ وہاں اہلِ ہنود میں سے اپنے شدید مخالفوں کو نظر انداز نہ کریں"۔

ہم مرزائیوں کے مسلم و دوسرے مخالفین کا تو ذکر نہیں کرتے۔ اور نہ ان کی ذمہ داری لیتے ہیں۔ کہ وہ اپنے مرزائی نووارد مہمانوں سے کیسے پیش آئیں گے۔ لیکن ہم آریہ سماجیوں کی طرف سے مرزائیوں کو کھلے بندوں دعوت دیتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں ضرور درشن دیں۔ کیونکہ ہمیں ان سے کوئی پرخاش نہیں۔ اور ہم ہر حال میں ان کو صراط المستقیم کی طرف لے جانے کے لئے تیار ہیں۔ تاکہ وہ مردم پرستی جیسے شرک کے گناہ سے بچ کر واحد لاشریک پرماتما کے سچے پرستار بننے کے قابل ہو سکیں ؛

قادیانی لاڑا

احمدیوں کی لاہوری پارٹی کا اخبار "پیغام صلح" لاہور شائع ہے۔ کہ ہماری حریف فریق میں عورتوں کو جس قسم کے گیت گانے سکھلائے جاتے ہیں۔ ان کا نمونہ یہ ہے۔

"آیا محمود لاڑا۔ نے پنجابیوں نوں لگا سارا ہمیں قربان جانی آں" ؛

اگر فی الواقعی قادیان والے اپنی عورتوں کو قادیانی جلسہ میں گانے کے لئے ایسے ہی گیت سکھلاتے ہیں۔ تو سمجھ لو کہ قادیان کی نبوت کا جنازہ نکل گیا۔ اور معلوم ہو گیا۔ کہ دائم المرض قادیانی امام بھی لفظ لاڑا بننے ہی کی خوبصورت سوار رہتا ہے۔ یاد رہے کہ جس پر لفظ لاڑا بنے کا خبط سوار رہے۔ وہ لوگوں کو ہدایت کیا کر سکتا ہے۔ کسی شاعر نے شاید ایسے ہی موقعہ کے لئے کہا ہے ۔

گر ہمیں مکتب است وہمیں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد

ابو جہلی منطق

جن کا نام شیخ مبارک احمد ہے۔ لکھتے ہیں :-

"ایک طرف تو ویدوں کو ازلی اور قدیمی سمجھا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف انہی کا بیان ہے۔ کہ پہلے زمانہ میں جو عالم گیان میں بے عیب تھے۔ وہ نہایت سکنت کے ساتھ علمی فائدہ اور اولاد کی حفاظت کے لئے طلوع آفتاب کو مدِ نظر رکھ کر اپنے یگیہ وغیرہ کاموں کو کرتے تھے۔ جس سے ان کی ازلیت کی تردید ہوتی ہے" ؛

معلوم نہیں شیخ صاحب کو تضاد کہاں سے نظر آ گیا۔ وید ازلی اور قدیمی ہیں۔ اور اسی لئے زمانہ مابعد میں آنے والے لوگوں کے لئے بھی منبع ہدایت ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے سے پہلے زمانہ کے بزرگوں کو خراجِ تحسین ادا کرنے کے علاوہ ان کی علمیت کے اعتراف کرنے کی بھی ہدایت کرتے ہیں ؛

دُور کی سوجھی

قادیان کا الہامی گزٹ اپنی ۹ فروری کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ :-

"جب سے ہندو قوم میں اچھوتوں کو اپنے ساتھ ملانے اور انہیں اپنا جزو ظاہر کرنے کی تحریک شروع ہوئی ہے۔ ہم نے بارہا اس حقیقت کو پورے زور کے ساتھ بے نقاب کیا ہے۔ کہ یہ محض سیاسی چالیں ہیں" ؛

کسی نے سچ کہا ہے۔ کہ "اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی"۔ چونکہ مرزائی خود اپنی مرزائیت کے داغ کو چھپانے کے لئے سیاسی چال چل کر اپنے آپ کو اسلام کا کٹر حامی بتلاتے ہیں۔ حالانکہ باقی اسلامی دنیا ان کو گمراہ وغیرہ قرار دیتی ہے۔ اس لئے وہ دوسروں پر بھی وہی اتہام تراشتے ہیں۔ جن کا ان کی ذات پر اطلاق ہوتا ہے ؛

شر انگیز سرکلر

حال ہی میں ریاست حیدر آباد کے ہندو مسلم معززین کا ایک ڈیپوٹیشن ریاست حیدر آباد کے ناظم پولیس کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ تاکہ سرکلر نمبر ۵۳ مورخہ ۱۷ دائی سمہ ۱۳۳۱ فصلی کے خلاف جس کی رو سے ریاست حیدر آباد کے باشندوں کو ان کے آزادیِ تقریر کے پیدائشی حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ پر زور الفاظ میں پروٹسٹ کرے۔ کیونکہ اس کی بدولت قبیل از یں ریاست میں خالص مذہبی۔ مجلسی اور تعلیمی جمعیت کے پبلک اجلاس ممنوع قرار دے دئے گئے ہیں۔ جب ایک مہذب حکومت کے والی کا فرض اپنی رعایا کی تقریر کی آزادی کو قائم رکھنا ہے اور ان کے دلی جذبات سے واقف رہنا ہے۔ تو پھر یہ کہاں کا انصاف ہے۔ کہ ایسے شر انگیز سرکلر کو ایک لمحہ کے لئے بھی زندہ رہنے کی اجازت دی جائے۔ جس کی موجودگی میں رعایا پوری آزادی سے اپنے پر امن اجلاس بھی منعقد نہ کر سکے ؛

نوٹس کب لوگے؟

فیروزپور جھرکا میں باغی میاپتیوں نے نہ صرف مورتیوں کی بے حرمتی کی۔ بلکہ وہاں سے سامان بھی زبردستی اُٹھا لیا۔ اور دیگر ہر طریقہ سے مندر کی تذلیل بھی کی۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا دہلی کے نمائندہ نے موقعہ پر تحقیقات کے بعد اپنی رپورٹ میں اس خبر کی تصدیق کر دی۔ اس کے بعد تو ضلع گوڑگانواں میں میونسپلٹی کے ایگزیکٹو بورڈ کی ایک میٹنگ ہوئی۔ اس میٹنگ میں بھی بورڈ نے فیروزپور جھرکا میں مندروں کی بے حرمتی پر زوردار طریقہ سے ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ اس کارروائی کے ذمہ دار بعض سرکاری افسر ہیں۔ جو ایجی ٹیشن کو فرقہ وارانہ رنگت دینے کی کوشش کر رہے ہیں حیرانگی کا مقام ہے۔ کہ جب واقعہ کی مکرر سہ کرر تصدیق ہو چکی ہے تو پھر حکومت کے متولی اب تک اس معاملہ کا نوٹس کیوں نہیں لیتے۔ اور مجرموں کو کیفر کردار تک کیوں نہیں پہنچاتے؟

تحقیقاتی کمیشن مقرر کرو!

لاہور کے اخبار "انقلاب" نے غازی کمال پاشا کو جن کی بدولت ترکی میں جنونی ملاؤں کا زور کم ہو رہا ہے اور تعصب د-ف-ع ہو رہا ہے۔ یہ دھمکی دی ہے کہ "اگر آپ نے اسی طرح اپنی اصلاحات کا دور جاری رکھا۔ تو ہمیں اندیشہ ہے۔ کہ مبادا مذہبی ہیجان و اضطراب جمہوریہ ترکی کے خلاف کوئی خوفناک صورت اختیار کرلے۔ اور دنیائے اسلام کو ازسرنو ترکی کے اندر کسی اور مصیبت خیز انقلاب کا سامنا کرنا پڑے۔ اور غازی امان اللہ خان کی طرح کمال پاشا کا انجام ہو"

"انقلاب" کا رنڈی رونا بالکل بے جا ہے۔ غازی امان اللہ نے جو مناسب سمجھا۔ وہ کیا۔ کمال پاشا بھی انقلاب والوں کا مشورہ لینے کے لئے تیار نہیں۔ ہاں اگر ان لوگوں میں ذرا بھی دوراندیشی کا مادہ موجود ہو۔ تو وہ دھمکیوں سے کام لینے کی بجائے ایک ایسی کمیشن مقرر کر دیں جس میں نصف مذہبی علماء اور نصف سیاسی مدبر شامل ہوں۔ اور اُس کمیشن کے ذمہ یہ کام لگا دیں۔ کہ وہ قرآن شریف سے لے کر سارے اسلامی لٹریچر کی چھان بین کرے۔ اور وہ جن باتوں کو غیر ضروری سمجھے۔ ان کو جملہ اسلامی کتب سے خارج کر دے۔ مضائقہ نہیں۔ خواہ ان کتب میں قرآن شریف بھی شامل ہو۔

کوکین خوری کی کثرت

صوبہ سرحد کی ۱۹۳۲ء کے متعلق جو ایکسائز رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اُس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جہاں اس صوبہ میں منشی اشیاء کی قطعی ممانعت ہے۔ مگر اس کے باوجود کوکین خوری کی عادت طلباء اور عورتوں میں بڑھ رہی ہے۔ حکومت کو صرف ایکسائز رپورٹ شائع کر کے ہی اپنا فرض ختم نہیں سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ ساتھ ہی یہ تحقیقات بھی کرنی چاہیئے۔ کہ وہ کون سے موجبات ہیں۔ جن سے کوکین خوری میں زیادتی ہو رہی ہے۔ اور وہ کون سے وسائل اور ذرائع ہیں۔ جن سے یہ عادت کم شدہ کے لئے کم ہو سکتی ہے۔

سٹ پٹاتے کیوں ہو؟

لکھنؤ سے "حریم" نامی عورتوں کا ایک رسالہ نکلتا ہے۔ اس میں مرزا عظیم بیگ صاحب چغتائی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں ناظرات "حریم" کے سامنے یہ تجویز پیش کی گئی تھی۔ کہ "مسلمان لڑکیوں کو گانے اور ناچنے کی تعلیم دینا بے حد ضروری ہے۔ تاکہ وہ اپنے شوہروں کا دل بہلا سکیں۔ اور وہ رقص و سرود کی خاطر بازاری عورتوں کے ہاں نہ جایا کریں"۔

جب اس پر بھونڈی ذہنیت کے اسلامی اخبارات کی طرف سے کچھ بے سُرا راگ الاپنا شروع ہوا۔ تو چغتائی صاحب نے لکھ دیا۔ کہ:-

"مجھے میرے حال پر رہنے دیا جائے۔ میرا یہ خیال ہے۔ اور رہے گا۔ اور اس پر عمل بھی ہے۔ چلئے قصہ ختم"۔

جب خود حضرت محمد صاحب نے اپنے زمانہ میں انصار کی چھوٹی چھوٹی بچیوں کے مسرت اور خوشی کے نغمہ اشعار یا قومی گیت سنے ہوں۔ اور شادی کے موقع پر انہیں دف بجاتے دیکھا ہو۔ تو پھر اعتراض کس بات کا؟

رسہ کشی کی ذمہ داری

۶ر فروری کو مسٹر رنگا ایّر کے سوال کے جواب میں سر ہنری ہیگ ہوم ممبر نے فرمایا تھا۔ کہ اس وقت حکومت اور کانگرس میں جو رسہ کشی ہو رہی ہے۔ اس کی ذمہ داری کانگرس پر عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ مہاتما گاندھی نے والسرائے سے اُس وقت ملاقات کرنے کی اجازت طلب کی تھی۔ جبکہ کانگرس کی ورکنگ کمیٹی اس سے قبل سول نافرمانی کو ازسرنو شروع کرنے کا فیصلہ کر چکی تھی۔

ہوم ممبر کے اس بیان کی تردید کرتے ہوئے ڈاکٹر سید محمود جنرل سکرٹری آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ مہاتما جی اور دیگر سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سلسلہ میں ہوم ممبر کے بیان کے متعلق میں کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ لیکن اتنا بتلا دوں کہ ملاقات کیلئے مہاتما جی نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۳۱ء کو ویسرائے کو تار بھیجا تھا۔ اور ۳۰ر دسمبر کو ورکنگ کمیٹی ایک ایسے ریزولیوشن پر بحث کر رہی تھی۔ جو کہ ملاقات کی اجازت نہ ملنے والے حالات کا ڈائرکٹ نتیجہ تھا"۔

جنرل سکرٹری کا بیان بڑا ہی معقول ہے۔ اب ضرورت ہے۔ کہ ہوم ممبر نے اسمبلی میں جو غلط پوزیشن پیش کی تھی۔ اس کے لئے وہ جلد از جلد پشیمانی ظاہر کرے۔ اور واقعات کی رفتار کو آئندہ درست عینک سے دیکھا کرے۔

شدید اختلافات

الور میں اس بات کا بہت چرچا ہو رہا ہے۔ کہ حکومت ہند اور مہاراجہ صاحب کے درمیان پالیسی کے متعلق شدید اختلافات رونما ہو گئے ہیں۔ جن امور پر اختلافات رونما ہوئے ہیں۔ وہ ایک تو مالیہ میں معافی اور دوسرا نئے وزیر اعظم کے تقرر کے متعلق ہے۔ جب حکومت بار بار یہ اعلان کرتی ہے۔ کہ وہ ریاستوں کے اندرونی معاملات میں دخل نہیں دیتی۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ وہ ریاستوں کے اندر جو فسادات رونما ہوتے ہیں۔ ان کی آڑ میں کچھ نہ کچھ ذاتی فائدہ اٹھانے کے لئے اپنی ٹانگ اڑا دیتی ہے۔ حالانکہ اُسے غیر جانبداری کو ملحوظ رکھتے ہوئے تو کوئی ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہیئے۔ جس سے شورش ... کسی قسم کی حوصلہ افزائی ہو سکے۔

سوامی دیانند سے خطاب!

اَے دیانند۔ اے مہرشی موجودہ زماں! | ویدودیا کے منارے۔ اے ماہِ تاباں!
تاریکیِ دنیا کے رہبر۔ اے قطبِ آوریاں! | اے سچائی کے منوّر۔ خورشیدِ آسماں!

آریہ جاتی کو مرنے سے بچایا تو نے
وید مارگ سچّا ڈھونڈ دکھایا تو نے

ستیہ پرینا کی تیری کیا بیاں ہوں خوبیاں | جستجوئے حق میں ہیں چھان ماری وادیاں
دشت و صحرا ڈھونڈ مارے دیکھ ڈالیں بستیاں | پہاڑ کی چوٹی پہ پہنچا۔ روند چھوڑی گھاٹیاں

اشتہارِ حق میں ذرا ڈر نہ دکھایا تو نے
کنبھ میلے پہ بھی شنکھ ناد بجایا تو نے

روزِ روشن کی طرح ہے حق پرستیت عیاں | بن پرماں نہیں تو نے کوئی بھی داستاں
کتب جو جھوٹی رہی۔ بنی وہ کتبِ فراں | پھینکا ایسی کتب کو تو نے در آبِ رواں

جھوٹ کو چھوڑنے کا قانون بنایا تو نے
رہنا لال ستیہ پر آروڑھ سکھایا تو نے

(کنہیّا لال بی۔ اے۔ آنرز)

جنگ کی راہ پر!

ڈاکٹر امبیدکر نے جو کہ گول میز کانفرنس میں اچھوت جاتیوں کا نمائندہ بن کر گئے تھے۔ اخبارات کے نام ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں آپ ایک جگہ یہ لکھتے ہیں۔ کہ "ہندو دھارمک قانون میں ترمیم کر کے ہندوؤں کی تمام جماعتوں کو مندر پرویش کی اجازت دینے سے یہ مجلسی مساوات کا مذہب نہیں بن سکتا۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ چترورن کے عقیدہ کو خیرباد کہہ دیا جائے"۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈاکٹر امبیدکر اچھوتوں کے سچے معنوں میں ہمدرد نہیں ہیں۔ بلکہ اچھوتوں کے ساتھ بناوٹی ہمدردی کی آڑ میں ہندو دھرم پر آگھات کرنا چاہتے ہیں۔ اور مہاتما گاندھی کی اچھوت جاتیوں سے جو ہمدردی ہے۔ اس کا ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ اگر یہ بات نہ ہوتی۔ تو آپ کبھی چاروں ورنوں کے اڑا دئے جانے کی شرط پیش نہ کرتے۔ اور اس طرح کل ہندو جاتی کو الٹی میٹم دینے کی جرأت نہ کرتے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

دیانند اردھ شتابدی اجمیر کے متعلق چند خیالات

(از شری پروفیسر سدھاکر ایم۔ اے)

رشی دیانند کے بھگتوں کو یہ سنکر ہرش ہوگا۔ کہ آریہ جنتا میں دیانند اردھ شتابدی کے متعلق پرچار دن بدن بڑھ رہا ہے۔ آریہ بھائی اپنے اپنے خیالات اس کی کامیابی کے لئے پرگٹ کر رہے ہیں۔ سماچار پتروں نے اس اندولن میں بھاگ لینا شروع کر دیا ہے۔ لیکن وقت بہت تنگ ہے۔ کام بہت بھاری ہے۔ جتنی جلدی ہو سکے۔ کسی نشچت پروگرام کو طے کر لینا چاہئے۔ اور اس پر سب پرانتوں کو کمر بدھ ہوکر اس کی پورتی میں لگ جانا چاہئے ؛

جو سلسلہ خیالات سماچار پتروں میں چھپا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آریہ بھائی اس سوال میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ کہ اردھ شتابدی کیسے منائی جائے +

شریمان نرنجن ناتھ جی نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ مہا یگیہ پوری ودھی سے رچانا چاہئے۔ ویدی کے سجانے۔ سامگری کے جٹانے تتھا شدھ اچارن سے وید منتروں کو بولنے والوں کا پورا پربندھ ہونا چاہئے۔ بھائی کرشن جی نے متھرا شتابدی کی یاد دلاتے ہوئے سچ دھج سے اجمیر شتابدی کے موقع پر جلوس نکالنے کی صلاح دی ہے۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ جلوس اسی شان سے نکالا جائے۔ کہ آریہ سماج کا گورو جنتا کے دل پر مدت تک اپنا پربھاو جمائے رکھے۔ یہ سب ٹھیک ہے۔ ایسا ہونا چاہئے۔ جو کام آریہ سماج کرے۔ اس میں شان ضرور ہونی چاہئے۔ بڑے بڑے کام تبھی شوبھا دیتے ہیں جب ان کے مہتو کے انوسار لگن سے ان کی پورتی کی جائے ؛

لیکن میں چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کے کاموں کے ساتھ جہاں شان وابستہ ہو۔ وہاں ان کا سمفائی پہلو بھی ہونا چاہئے۔ اردھ شتابدی کو اس طور پر منانا چاہئے۔ جس سے آریہ سماج کا کام آگے بڑھے۔ رشی دیانند کا مشن سپھل ہو۔ تتھا اس سمے کے آریہ سماجیوں کی کارگزاری کا نشان آنے والی نسلوں کے سامنے قائم رہے۔ اور اتہاس اس کارگزاری کے لئے ہمیشہ تک رنی رہے۔ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ جب ہم نے متھرا اور ٹنکارہ کی شتابدی منائی۔ تو اس سمفائی پہلو کو ہم نے مدنظر نہیں رکھا۔ اگر آج کوئی متھرا اور ٹنکارہ میں جائے۔ تو وہاں اس کو کوئی ایسا نشان نہیں ملے گا۔ جو وہاں کی شتابدی کی شان کی یاد تازہ رکھنے والا ہو۔ جب تک وہ لوگ زندہ ہیں۔ جنہوں نے وہ شتابدیاں اپنی آنکھوں سے دیکھی تھیں۔ تب تک ان کے متعلق چرچا رہے گا۔ مگر ان کے بعد کوئی نشان ان کی یاد دلانے والا آنے والی نسلوں کو ابھارنے کے لئے وہاں موجود نہیں ہے۔ جس پر اتہاس فخر کر سکے۔ اور جو رشی دیانند کی سمفائی سمرتی کا کام دے سکے ؛

بودھ دھرم میں جب جب بھگوان بدھ کی یاد میں بڑے بڑے استو بنائے گئے۔ تو ان کی یاد میں ایسے ستوپ (کیرتی ستمبھ) قائم کئے گئے۔ جن پر کندہ کی گئی سنگھشا آج تک بھگوان بدھ کے بھگتوں کی شردھا اور محبت کی یاد دلاتی ہے۔ ان استوؤں میں بودھوں نے بڑے بڑے پرشنوں کو حل کیا۔ بڑی بڑی الجھنوں کو سلجھایا۔ اور بڑی بڑی دھرم پستکوں کی رچنا کی۔ ان سب کی یاد ان استوؤں کے ساتھ وابستہ ہے۔ کیا ہم بھی کوئی سمفائی کام اس آنے والی شتابدی کے سمانیہ کے لئے نہیں جوڑ سکتے۔ کیا ہم بھی بودھوں کی طرح اپنے استوؤں کو آنے والی نسلوں کے لئے ابھارنے کا سادھن نہیں بنا سکتے۔ ضرور بنا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہم بھی ان کے نقش قدم پر چلیں۔ طرف دھیان دیں۔ کیول سماروہ یا شان کافی نہیں۔ بعض حصہ اپنی برات یا وواہ کے سمے آتش بازی لازمی سمجھتے ہیں۔ وہ اس لئے کہ لوگ واہ واہ کریں۔ ایسی واہ واہ استوؤں کو شوبھا نہیں دیتی۔ آتشبازی والی واہ واہ پر سمفائی نہیں ہوتی۔ وہ دیکھنے والوں تک ہی ختم ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے پیچھے کوئی نشان نہیں چھوڑتی ؛

میں آریہ بھائیوں کے سامنے دو چار ایسے وچار پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جن پر عمل کرنے سے ہم آنے والی شتابدی کو آریہ سماج کے اتہاس میں ایک سمفائی گھٹنا کا روپ دے سکیں گے۔ پہلا وچار یہ ہے۔ کہ بھارت ورش کا استری اور پرش سماج دونوں مل کر اپنی کرتگیتا کے روپ میں رشی کی سمرتی میں ایک شاندار کیرتی ستمبھ کھڑا کریں۔ اس ستمبھ پر مختصر طور پر رشی کے اپکاروں کو لیکھ بدھ روپ میں کندہ کیا جائے۔ تاکہ بودھوں کے ستوپوں کی طرح یہ ستمبھ ہمیشہ کے لئے اتہاس میں پرسدھ رہے۔ اور پچھلی نسلوں کو اجمیر کی شتابدی کی یاد دلاتا رہے ؛

اس کیرتی ستمبھ کو کھڑا کرنے کے لئے استریوں کو وشیش روپ سے پریتن کرنا چاہئے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ استری سماج کا سب سے بڑا سدھارک رشی دیانند تھا۔ سچ پوچھو۔ تو استری سماج کو نیا جیون رشی دیانند نے ہی پردان کیا ہے۔ بھارت ورش کی استریوں کو اپنی کرتگیتا کا عملی ثبوت دینے کے لئے ایک زبردست اندولن کرنا چاہئے۔ اور جگہ جگہ پر ڈیپوٹیشن لے جا کر، چندہ فراہم کر کے شتابدی کے موقع پر ایک عظیم الشان کانفرنس میں اپنی کرتگیتا کا ثبوت دینا چاہئے ؛

دوسرا وچار یہ ہے۔ کہ استریوں کی کانفرنس کے ساتھ ساتھ ایک کانفرنس اچھوتوں کی منعقد ہونی چاہئے۔ جس میں رشی دیانند کے ان اپکاروں کا اچھی طرح ورنن کرنا چاہئے۔ جو انہوں نے اچھوتوں پر کئے ہیں۔ اچھوتوں کو رشی نے پال پوسا کی گھور کندہ سے نکال کر اس یوگیہ بنایا ہے۔ کہ وہ اپنے مالک پرماتما کو پریم اور پوتر مارگ سے گزار سکیں۔ ان کانفرنسوں کی کارروائی مکمل طور پر شتابدی کمیٹی کو چھپوا دینی چاہئے ؛

تیسرا وچار یہ ہے۔ کہ شتابدی کے موقع پر بہت سے آریہ سماجی نرناریوں کو یہ پرتگیا کرنی چاہئے۔ کہ وہ اپنے جیون کال کا کچھ سمیہ۔ سال دو سال یا اس سے بھی زیادہ نشچت کال آریہ سماج کے مشن کو پھیلانے کے لئے آنریری طور پر اپنی اپنی پرتی ندھی سبھاؤں کو دیں گے۔ اس قسم کی پرتگیا لیکھ بدھ ہونی چاہئے۔ اور اس کی سوچنا پہلے سے ہی شتابدی کمیٹی کو ملنی چاہئے۔ تاکہ وہ شتابدی کے موقعہ پر اس کی گھوشنا کر سکے۔ اس کا پھل یہ ہوگا۔ کہ آریہ سماج کے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کچھ وقت کے لئے بہت سے آنریری اپدیشک مل جائیں گے۔ جن کی سہائتا سے بھارت ورش کے اندر اور باہر پرچار کا کاریہ زور سے کیا جائے گا ؛

چوتھا وچار یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے اندرونی جھگڑوں کو نپٹانے۔ اور پرچار کے آئندہ طریقہ کو تسلی بخش بنانے کے لئے ایک چھوٹی سی کانفرنس بلوائی جائے۔ جس میں اکیس سے زیادہ سبھاسد نہ ہوں۔ یہ سبھاسد بھارت کی سب پرتی ندھی سبھاؤں سے الوہات انوسار لئے جائیں۔ اور وہ پانچ دن تک لگاتار روز چار گھنٹے کی بیٹھک لگائیں۔ تمام مت بھید و کو سنمکھ رکھتے ہوئے پرچار کی ایک ایسی سکیم تیار کریں جس پر سب پرتی ندھی سبھائیں سہمت ہوں۔ اور شتابدی کے بعد اسی کے انوسار کام کیا جائے۔ اس کانفرنس کی کارروائی بھی پورن روپ میں چھپوا دینی چاہئے ؛

میں سمجھتا ہوں۔ کہ ان وچاروں میں ردوبدل کیا جا سکتا ہے۔ میں آشا کرتا ہوں۔ کہ میرے دوسرے وچارشیل بھائی ان کے متعلق اپنے خیالات پرگٹ کریں گے۔ تاکہ شتابدی کمیٹی کسی نشچت پروگرام کو جلدی اپنے ہاتھوں میں لے سکے۔ جب تک نشچت پروگرام

وید اور جغرافیہ

(مہاشہ "ناتھ" جلالپوری کے قلم سے)

دوستو! میرا یہ پختہ یقین ہے۔ کہ وید نہ صرف اگیان ہے۔ بلکہ جملہ ستیہ ودیاؤں کا سروت ہے۔ اسے آپ (mania) سمجھیں یا کچھ اور۔ لیکن میرا سوادھیائے بتاتا ہے۔ کہ جو لوگ وچار درشٹی سے وید بھگوان کو دیکھتے ہیں۔ وہ بھی اسی نتیجہ پر پہنچنے کے لئے مجبور ہوتے ہیں۔ جس پر میں پہنچا ہوں۔

آپ کسی بھی سائنس کو لیں۔ اس کے اصول بیج روپ سے ویدوں کے اندر پائے جاتے ہیں۔ پیشتر اس کے کہ میں کسی اور اصول کو لوں۔ آج میں "وید اور جغرافیہ" کے مضمون پر کچھ ورنن کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ بچپن سے جغرافیہ ہی میرا (Favourite) مضمون رہا ہے۔ اور جب میں گورو کل گوجرانوالہ میں بطور ہیڈ ماسٹر کام کرتا تھا تو وہاں جغرافیہ اور تاریخ ہی مجھے ہائی کلاسوں کو پڑھانے پڑتے تھے۔ آج ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے میں "سوریہ" کو لیتا ہوں:-

یہ سب سے بڑا ستارہ ہے۔ جو کہ نظام شمسی میں پایا جاتا ہے۔ اس کے متعلق وید کی جو تعلیم ہے۔ وہ جغرافیہ کے ہر ایک طالب علم سے خراج تحسین لے سکتی ہے۔

यो देवेभ्य: आतपति यो देवानां पुरोहित: । पूर्वो यो देवेभ्यो जातो नमो रुचाय ब्राह्मये ॥ २० ॥

(یجروید۔ ادھیائے ۳۱۔ منتر ۲۰)

سوال ۔ سوریہ بھگوان کیا ہے۔ اور اس کا ہمیں کیا لابھ ہے؟

جواب ۔ وید بھگوان بتلاتا ہے۔ کہ سوریہ وہ ستارہ یا دیوتا ہے۔ (यः) جو کہ (देवेभ्य:) دویہ گنوں والے پرتھوی آدی کو (आ) اچھی طرح سے (तपति) روشنی اور حرارت پہنچاتا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں نظام شمسی کے اندر heat اور light کا سرچشمہ ہے۔

سوال ۔ سوریہ کا جائے وقوعہ کہاں ہے؟ اور وہ کیسے دوسرے لوکوں کو روشنی اور حرارت پہنچا سکتا ہے؟

جواب ۔ سوریہ بھگوان نظام شمسی کے اندر ایسے مقام پر سشوبھت ہے۔ (यः) جو ..... (देवानाम्) پرتھوی آدی لوکوں کے (पुरोहित:) ابتدائے آفرینش سے بہت ارکف بیچ میں مقیم ہے۔ اور مرکزی ستارہ ہونے کی وجہ سے چاروں اطراف اپنی روشنی اور حرارت پہنچا سکتا ہے:-

سوال ۔ کیا سوریہ خود بخود ہی مرکزی ستارہ بن گیا ہے۔ یا دوسرے سیاروں کی بدولت اسے یہ مقام حاصل ہوا ہے؟

جواب ۔ سوریہ خود بخود ہی مرکزی ستارہ نہیں بنا ہے۔ بلکہ اس کے مرکزی ستارہ بننے کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ ایسا وجود ہے۔ (यः) جو (देवेभ्य:) پرتھوی آدی سے (पूर्व:) پرتھم (जात:) ظہور پذیر ہوا۔ یعنی جب سارے ذرات ترکیب پذیر ہوئے۔ تو یہ ہی گول انڈہ تھا جسے پہلے پرماتما نے اتپن کیا۔ اور اس کے بعد نظام شمسی کے باقی ارکان باری باری ظہور پذیر ہوتے گئے:-

سوال ۔ نظام شمسی کے باقی ارکان کیسے سوریہ سے وابستہ یا پیوستہ رہتے ہیں؟

جواب ۔ اس پیوستگی کی علت اولیٰ یہ ہے۔ کہ سوریہ بھگوان کو وید میں (रुचाय) کشش مقناطیسی کا مالک بتلایا گیا ہے:-

سوال ۔ کشش مقناطیسی کی علت اولیٰ ہونے کی کیا وجہ ہے؟

جواب ۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ (ब्राह्मये) وہ پرم پرماتما سے سب سے پہلے ظاہر ہوا۔ اور اس طرح سارے نظام شمسی پر فوقیت حاصل کر گیا:-

سوال ۔ کیا اس سوریہ سے دنیا کو اور بھی کوئی فائدہ ہے؟

جواب ۔ ہاں ہے۔ اور وہ سب سے بڑا فائدہ ہے۔ اس سے (नमः) اناج یا vegetation کا پیدا ہوتی ہے:-

(اوم شم)

اسلامی اخبارات کی سیر

قبل ازیں ہم "پرکاش" میں "سمواد کالم" کھول چکے ہیں۔ اور اسے پسندیدہ نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ آج سے آریہ جگت کی واقفیت کے لئے "اسلامی اخبارات" کے بھی کچھ اقتباسات دیتے جائیں گے۔ تاکہ یہ پتہ لگ سکے۔ کہ ہمارے ہمسائے کس رنگ و دو میں مشغول ہیں:- (ایڈیٹر)

"ہندوؤں کی سیاسی چالیں"

جب سے ہندو قوم میں اچھوتوں کو اپنے ساتھ ملانے اور انہیں اپنا جزو ظاہر کرنے کی تحریک شروع ہوئی ہے۔ ہم نے بارہا اس حقیقت کو پورے زور کے ساتھ بے نقاب کیا ہے۔ کہ یہ محض سیاسی چالیں ہیں۔ اور اس تحریک کی تہ میں اس سیاسی اقتدار اور تسلط کو برقرار رکھنے کا جذبہ کارفرما ہے۔ جو ہندوؤں کو اس وقت ملک میں حاصل ہے۔ وہ اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ اگر کروڑہا اچھوت ان سے علیحدہ ہو کر اپنی جداگانہ ہستی کو قائم کرنے کی جدوجہد میں کامیاب ہو گئے۔ تو اپنی کثرت کے بل بوتے پر ملک کے نظم و نسق میں انہیں جو درجہ حاصل ہے۔ وہ باقی نہیں رہ سکتا۔ وگرنہ یہ کبھی ممکن ہی نہیں۔ کہ وہ اپنی ان دیرینہ روایات کو جو ۵ ہزار سال سے مذہبی عقائد کی بناء پر زندہ رکھی جا رہی ہیں۔ یک قلم موقوف کر کے انہیں اپنے جیسا انسان یقین کرنے لگ جائیں:-

("الفضل" ۔ ۹ فروری ۱۹۳۳ء)

"مرزا غلام احمد قادیانی کا اسلام"

مقدمہ بہاول پور کے حالات بیان کرتے ہوئے گوجرانوالہ کا اخبار "العدل" بیان کرتا ہے۔ کہ شیخ الجامعہ بہاول پور۔ مولانا محمد انور شاہ۔ مولانا سید مرتضیٰ حسن۔ مولانا نجم الدین۔ مولانا محمد شفیع اور مولانا ابو القاسم وغیرہ نے مرزا غلام احمد کے کافر مرتد ہونے کی پانچ وجوہ عدالت میں بیان کیں۔ اول یہ۔ کہ اس نے اپنے اوپر وحی نازل ہونے کا دعوےٰ کیا۔ دوم یہ۔ کہ اس نے اپنے نبی ہونے کا دعوےٰ کیا۔ سوم یہ۔ کہ اس نے حضرات انبیاء کی سخت گستاخیاں کیں۔ چہارم یہ۔ کہ اس نے ضروریات دین کا مثل حشر جسمانی وغیرہ کے انکار کیا۔ اور پنجم یہ۔ کہ اس نے تمام دنیا کے مسلمانوں کو جو اس کو نہیں مانتے کافر کہا:- ("العدل" ۔ گوجرانوالہ)

"قادیانیوں کی کانجگی شاعری"

ڈاکٹر بشارت احمد "ظلی حج" کے زیر عنوان قادیان کی شتر گربہ شاعری کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"ابھی حال میں امت محمودیہ میں پنجابی اشعار اور گیت اور جھوک تصنیف ہوئی ہیں۔ جسے عورتیں قادیان میں جلسہ کے موقعہ رات رات بھر گاتی رہی ہیں۔ ایک ایسی ہی نظم کا ایک ٹکڑا شعر میں نے سنا ہے۔ اس نظم میں بار بار "میں قربان جانی اس" کی تکرار ہے۔ "آیا محمود لاڑا۔ لے پیغامیاں نوں لگا ساڑا۔ میں قربان جانی اس۔" یہ لاڑا۔ اور اس سے ساڑا۔ اور اس لاڑے پر عورتوں کا بار بار قربان ہونا۔" مقام غور ہے۔ کیا اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ عورتوں کو بڑی خوشی اس بات سے ہے۔ کہ محمود کے دولہا بننے سے پیغامیوں کو جلن ہوئی۔ یعنی محمود کی شخصیت اور مسرت پیغامیوں کے لئے باعث حسد ہے۔ جو عورتیں راتوں کو یہ گاتی ہیں گی۔ آخر وہ اپنے دلوں پر کیا اثر لے کر جائیں گی۔ اور اس اثر کے ماتحت ان کی اولاد جن خیالات کو لے کر نشوونما پائے گی۔ وہ محتاج بیان نہیں"۔ "پیغام صلح"

"اسلامی ہلڑ بازی کی مذمت"

نوجوانوں اور وزیروں کی دولت سے بچوں اور شہدوں کو "قومی رضاکار" بنا کر مسلمانوں کی گردنیں تڑوائی جا سکتی ہیں۔ لیکن کیا یہ کام صرف اہل دولت ہی کر سکتے ہیں؟ اور کیا غرباء میں اس کی طاقت نہیں ہے؟ پھر جس شئے کو خود دو دھاری تلوار تسلیم کیا جا رہا ہے۔ اور جس کا استعمال گزشتہ پانچ برس میں پوری دلیری کے ساتھ کیا جاتا رہا ہے۔ اس کے استعمال کو روکنے کی یہ صورت ہے۔ کہ بلا تکلف ہر شخص کو گالیاں دی جائیں۔ تہمتیں تراشی جائیں۔ ہندوؤں سے روپیہ لے کر ملت کے حقوق بیچنے کا طعنہ دیا جائے۔ کیا ہندوستان میں سر یعقوب۔ سر شہروردی ....سے بے نیاز ہیں۔ غور کرو۔ کیا ہر وہ شخص جس کے پاس ملت اسلامیہ میں مفید ہو سکتے ہیں۔ غدار اور ملت فروش ہے؟ اور ہر وہ شخص جو خزانہ سرکاری سے گراں قدر مشاہرہ پاتا ہے۔ بیغرض خادم اسلام ہے؟

("مدینہ" ۔ بجنور)

حکومت اور اسلامی مطالبات

مسلمانوں کا فرض ہے۔ اور ان کو اس کا حق ہے۔ کہ وہ ... ہمہ ... انہائت ... کے ساتھ یہ مطالبات ...

حل کریں۔ کہ کیا مسلمانوں کے چودہ مطالبات حکومت سے منظور کرا لئے ہیں؟ اگر نہیں کرائے۔ تو پھر آئندہ دستوری سرگرمیوں میں حصہ لینے کی تیاری کے کیا معنی ہیں؟ کیا اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ شفیع اینڈ کو جداگانہ انتخاب کے ذریعے صرف کونسل کی نشست چاہتے ہیں۔ اور اسی کے لئے انہوں نے یہ طوفان بدتمیزی اٹھا رکھا تھا۔

([illegible])

یادِ رفتگان

شری کشیپ دیو جی شاستری (نمبر ۹) بھشگاچاریہ آیم ٹی

(از شری نرنجن ناتھ جی پردھان آریہ سماج گوروودت بھون لاہور)

"ایک نوجوان جو تعلیم (خاص کر سنسکرت) حاصل کر لے۔ وقت سماج کے کاموں میں سرگرمی سے حصہ لیتا ہے۔ ورزش سے جسم کو مضبوط رکھتا ہے۔ سماج سیوا کو گرہست جیون پر ترجیح دینے کی باتیں کرتا ہے۔ گھر سے اُپرام نظر آتا ہے۔ اُس کی طرف سب کی آنکھیں لگ جاتی ہیں۔ ٹھیک ایسے ہی نوجوانوں میں شاستری کشیپ دیو جی شمار کئے جاتے تھے۔ جب وہ لاہور میں شاستری کی تیاری کر رہے تھے"۔

شاستری ہونے کے بعد جب وہ کلکتہ میں آیورویدک سیکھنے کے لئے گئے۔ اُس وقت بھی جن نوجوانوں کا اُن سے واسطہ پڑا۔ وہ آج بھی ان کی نیک صلاح و مشورہ کی باتیں یاد کر کے خوش ہوتے ہیں۔ شاستری جی کے آیورویدک کے گورو اُن کی باقاعدگی پر بڑے خوش تھے جو وقت اُن کی تعلیم کے لئے مقرر تھا۔ وہ اس میں ذرا بھی فرق نہیں پڑنے دیتے تھے۔ موسم کی ناموافقت جسم کی علالت۔ رہائشی مکان کا لمبا فاصلہ و دیگر کوئی بھی حالت اُن کے روزانہ معیّنہ وقت میں رکاوٹ نہیں ڈال سکتی تھی۔ گورو جی اُن کی چال ڈھال۔ محنت اور لگن سے اندازہ لگایا کرتے تھے کہ اگر وہ روپیہ کمانا چاہیں گے۔ تو بہت کچھ کما سکیں گے۔ چنانچہ اُنہوں نے جے پور ریاست میں صرف ایک مریض کا علاج کرتے ہوئے چار سو روپیہ روزانہ کے حساب سے دو لاکھ روپیہ کے قریب کمایا۔

اُنہوں نے جو اپنا پروگرام بنایا۔ اُس پر عمل کرنے میں جو رکاوٹ پیش آئی۔ اُسے دور کرنے میں اُنہوں نے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ گھر سے نکلتے ہوئے وہ اپنے حصّہ کی غیر منقولہ جائداد سے دستبردار ہو گئے تھے۔ تاکہ گھر کی کشش اُن کے دل و دماغ سے نکل جائے۔ ریلوے دفتر کی ملازمت میں جب اُن کے عہدہ کام کی وجہ سے ترقی کا موقع آیا۔ تو اُنہوں نے ملازمت ترک کر دی مبادا ترقی کا لالچ اُن کو اسی ملازمت میں اٹکا دے۔ اور مایا کی چھایا میں ان کا معیار چھپ جائے۔ کیونکہ وہ کہا کرتے تھے۔ کہ اپنے معیار کے لئے عارضی ذرائع کچھ اختیار کر لو۔ مگر اپنے معیار کو ہمیشہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو۔ اور کبھی ذرائع کو ہی اپنا معیار نہ سمجھ بیٹھو۔

آیورویدک سیکھنے کے بعد اُنہوں نے کام کرنے کے لئے کاشی میں ڈیرہ جمایا۔ اُن کی رہائش کے لئے اُن کے پریم مِتر مشہور پنڈت رام ناتھ مشر نے اپنی کوٹھی اُن کے حوالے کر دی۔ اُداسی کی وجہ سے یُو۔پی کے مشہور لیڈروں کے ساتھ ان کا بہت جلد ہی رسوخ پیدا ہو گیا۔ حکمت بھی اُن کا معیار نہ تھا۔ اس سے تو اُنہوں نے گزارہ کا سادھن بنا رکھا تھا۔ اپنا گزارہ کا بہت کم خرچ تھا۔ سادہ خوراک۔ سادہ پوشاک۔ اور اعلیٰ خیالات کی کہاوت اُن کے کاشی کے جیون میں خوب چسپاں تھی۔ اور یہی وجہ ہے کہ نوجوان اور گرہستی لوگ اُن کی طرف کھنچے جاتے تھے۔ اُن کا رہن سہن اعلیٰ رہتا تھا۔ وہ سنسکرت کے انگریزی بھی [illegible]

اُن کے ہاں کوئی تکلف ہی نہ تھا۔ بلکہ اُن کا لانگری اُن کے آئے دن کے مہمانوں کی تعداد کے مطابق چولھے پر چڑھے ہوئے دال شاک کی مانڈ بڑھا سکتا تھا۔ اس سادگی میں بھی ایک لطف تھا۔

شاستری جی اصول کے مقابلہ میں دستبرداری یا سمجھوتہ کی سپرٹ کے خلاف تھے۔ وہ کوئی نہ کوئی آدرش جاری رکھنے میں زندگی مانتے تھے۔ کاشی جیسے پوپ گڑھ میں اُنہوں نے ہی سہ بھوج کی پرتھا چلائی۔ کاشی کے آریہ ودیارتھیوں میں اُس وقت ایک خاص جیون تھا۔ وہاں شاستری جی کا پروگرام مشہور تھا۔ کیونکہ سارا دن نوجوانوں کے پروگرام بنا کرتے تھے۔ ہر ایک کے حالات کے مطابق اُس کا پروگرام بن جایا کرتا تھا۔ ۱۴-۱۵ برس کی عمر کا لوک ناتھ سب سے پہلا بالک تھا۔ جو مریض بن کر اُن کے ہاں "انڈور پیشنٹ" کے طور پر ٹھہرا۔ اُس وقت وہ سوائے معمولی ہندی کے کچھ نہیں جانتا تھا۔ اُس کے علاج کے دوران میں ہی اُس کا پروگرام ایسا بنا دیا گیا۔ کہ ایک برس کی تیاری میں وہ نویں جماعت میں داخل ہو گیا۔ ۲ برس میں انٹرنس اور چار سال میں کالج کی تعلیم حاصل کر کے گویا سات برس میں وہ گریجویٹ بن گیا۔ یہ تھی اُن کے پروگراموں کی کرامات۔ شاستری جی کو نام تبدیل کرنے کا بڑا شوق تھا۔ اسی لئے لوک ناتھ سے دوا کر نیتا دیا گیا۔

اُس زمانہ میں پروفیسر سدھاکر جی ایم۔اے اور شری یان سدھیشور جی شاستری ایم۔اے۔ پی۔ ایچ۔ڈی۔ شاستری جی کے خاص متروں ساتھیوں میں تھے۔ وہ زمانہ کیسے سنہری کا تھا۔ جاننے والے ہی جانتے ہیں۔ اُن کے ہاں اکثر نوجوانوں اور گرہستیوں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ سدھیشور جی پریوار بہت سے تھے۔ ان کے والدین شاستری جی کو گالیاں دیا کرتے تھے۔ مگر آج سدھیشور جی کے حسن اخلاق اور اعلیٰ لیاقت کی وجہ سے کیا گھر والے اور کیا دیگر متر بجا طور پر فخر کر رہے ہیں۔ غرضیکہ وہاں دن رات یا تو سماجک سرگرمیوں کا چرچا ہوا کرتا یا سب کے الگ الگ پروگرام بنا کرتے تھے۔

جب شاستری جی نے کاشی سے ہندی کا اخبار "نوجیون" نکالنا شروع کیا۔ تو اُن کے خیالات کا [illegible] زندگی کا آغاز [illegible]

میں "نوجیون" مقبول ہوا۔ نوجوان مرد و عورت خط و کتابت کے ذریعے صلاح و مشورہ لیا کرتے۔ کئی بھائی بہنوں کی اُنہوں نے آڑے وقت میں سہائتا کی۔ بہتوں کو اَن میل جوڑ سے بچایا۔ اور کئی نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو اُن کی شادی کے معاملات میں اسی "نوجیون" کی وجہ سے اُنہوں نے مدد دی۔

آریہ کمار سبھا اور آریہ کمار پریشد کی رچنا نے بھی شاستری جی کو نوجوانوں کا بھشٹ درشک بنایا۔ اُس وقت ہی راجپوتن ماسٹر آتما رام جی کا سچ کے شاستری جی کو دیکھ کر کہا کرتے تھے۔ کہ ہم اُمید کرتے ہیں۔ کہ پنڈت جی کے ودیش پرچار کی اچھا کو شاستری جی پورا کریں گے۔

شاستری جی اُس وقت کے سماج کی اندرونی پارٹیوں سے اپنے آپ کو الگ رکھنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ اور وہ کسی پارٹی پر کسی قسم کی نکتہ چینی کرنے سے پرہیز کیا کرتے تھے۔ گمبھیرتا کی وہ مجسم مورت تھے۔ شکایت کرنا وہ جانتے ہی نہ تھے۔ وہ کہا کرتے تھے۔ کہ غلط فہمی کو دور کرنے کی جس قدر کوشش کی جاتی ہے۔ اتنی ہی وہ بڑھتی جاتی ہے۔ وہ کام کیا کرتے تھے۔ نہ کہ شکوہ شکایت میں وقت خرچ کیا کرتے تھے۔ اسی لئے اُن کا سماج کی کسی اندرونی پارٹی سے بگاڑ نہیں ہوا۔ وہ کام کرتے ہوئے دن بدن آگے ہی آگے بڑھتے گئے۔ اور وہ ہمیشہ ہر کام میں آگے ہی رہنا چاہتے تھے۔

اُن کے نیک چرتر کی کیرتی اتنی پھیل چکی تھی۔ کہ اگرچہ وہ خود مجرّد تھے۔ مگر آریہ پریوار وہاں بے تکلف ہو کر رہا کرتے تھے۔ آریہ پریوار و دیگر متروں کا جو میل وہاں ہوا کرتا تھا۔ اس سے اُن کے متر کہا کرتے تھے۔ کہ جب شاستری جی گرہستی ہوں گے۔ تو آریہ پریواروں کی حالت بہت بہتر ہو گی۔ اُس وقت پریواروں کے سدھار کے خواب لے کر اور شاستری جی کی شکتیوں کا اندازہ لگا کر ایک متر کہا کرتے تھے۔ کہ شاستری جی کا کام آریہ سماج کے کام سے بڑھ جائے گا یعنی پرانے دھڑے کے لوگوں کی وجہ سے آریہ سماج کا کام جو رُکا پڑا ہے۔ وہ سب پیچھے رہ جائے گا۔ اسی لئے اُن کے اُس وقت کے پرانے متر اُن کے پرلوک سے بہت نراش ہو گئے۔ بلکہ بعض لوگ تو یہاں تک کہتے ہیں۔ کہ اُن کا پرلوک ہی ان کی قبل از وقت موت کا باعث ہوا۔ کچھ بھی ہو۔ اُن کا گمبھیر سوبھاؤ نہیں اپنے دل کے [illegible]

بھید رکھولنے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔ اُن کے عزیز سے عزیز متروں نے بھی اُن کے دل کو ٹٹولنا چاہا۔ مگر وہ اُن کی گمبھیرتا کو توڑنے میں کبھی کامیاب نہ ہو سکے۔ اُنہوں نے کبھی بھی اپنے آپ کو ذرا دکھی ظاہر نہیں کیا۔ وہی خندہ پیشانی۔ سنجیدگی اور متانت اُن کے چہرے پر براجمان رہی۔

وہ پورے پورے آستا وادی تھے۔ کام کرتے ہوئے وہ اپنی کمزوریوں کو محسوس نہیں کیا کرتے تھے۔ وہ ویدک سدھانتوں کے اٹل نیموں پر وشواس رکھتے تھے۔ اُنہی کے بل پر وہ کام کرتے ہوئے وہ کبھی ڈگمگاتے نہیں تھے۔ کلکتہ کے بڑے بڑے کالجوں میں جب اُن کے انگریزی کے ویاکھیان ہوئے۔ تو اُنہوں نے اپنی کمزور انگریزی پر کبھی افسوس نہیں کیا۔ وہ اپنے خیالات کے پرچار کی ہی پرواہ کیا کرتے تھے۔ اُن کے آستا وادنے اُن کو کافی مالی نقصان پہنچایا۔ دہلی کا میڈیکل سٹور اس کی ایک مثال ہے۔

مضمون لمبا ہو گیا ہے۔ میں نے زیادہ تر ان کی کاشی کی زندگی کے ہی حالات بیان کئے ہیں۔ وہ بھی بگدرشن مانتر۔ کاشی کا ہی جیون میرے لئے پیارا جیون تھا۔ شاستری جی کے بہت سے آریہ بھائی ہیں۔ جو لیاقت میں ان سے اعلیٰ ہیں۔ جو تیاگ و تپسیا میں ان سے کم نہیں۔ جو عمر میں اُن سے بڑے ہیں۔ اور جن میں کام کرنے کی شکتی بھی کافی ہے۔ مگر شاستری جی میں ایک آکرشن تھا۔ جس کی آج کمی ہے۔ شاستری جی میں لوگ شردھا رکھتے تھے۔ جس کا آج ابھاؤ ہے۔ شاستری جی ایک مرکز بنے ہوئے تھے۔ جہاں لوگ خود بخود کھنچے جاتے تھے۔ جس کا آج عدم وجود ہے۔ شاستری جی کا سوبھاؤ یاد کر کے آج بھی شردھا کے بھاؤ اُن کے لئے اُٹھ رہے ہیں۔ مگر افسوس آج وہ پیارا کہاں ہے۔ جسے مخاطب کیا جائے۔ آج وہ ہر دلعزیز کہاں ہے۔ جس کے ساتھ ہر ایک آدمی بات چیت کر کے اپنے طور پر یہی خیال کیا کرتا تھا۔ کہ وہ اُس سے ہی زیادہ پیار کرتے ہیں۔ شاستری جی کے پرانے متر و مداح جو کہ جگہ جگہ پھیلے ہوئے ہیں کسی نہ کسی روپ میں سماج کی سیوا کر رہے ہیں۔ کاش! اُن کے وہ متر جو سماج سے اُپرام ہوئے بیٹھے ہیں۔ ایک جگہ جمع ہو کر اپنا اپنا الگ الگ پال کر سماج سیوا کا پروگرام بنائیں۔ کیا اجمیر میلہ ہونے والا مہان یگیہ اس کام کے لئے مناسب نہ ہوگا؟ اگر یہ پرچہ اُن کے پرانے متروں کے مطالعہ میں آ گئے۔ اور وہ اس امر پر وچار کریں۔ تو بہت ٹھیک ہو۔

"کوّا چلا ہنس کی چال"

ایک دلچسپ کہانی

از شری لال چند ہنستی علاولپوری

(۱)

جو شیلے سلیم نے ابھی بادشاہت کی کرسی پر قدم رکھا ہے۔ واہ! اس کے آنند کا کیا ٹھکانا؟ کابل سے کرناٹک تک باپ کی کمائی ہوئی سلطنت، راجیہ میں شانتی، شاسن میں سکھ ہو سمفا، پرجا میں سنتوش، یا یوں کہو جتنا چتنا کھیت مل گیا!

مہر النسا کو بھی بھول گیا ہے۔ اور البیتو رہ اور سکھ و بھوگ کو بھی بھول گیا ہے۔ کھانا پینا بھی بھول ہی گیا سمجھو۔ جہانگیر نام رکھا ہے۔ دن رات لال چہرہ بنالئے حوصلہ سے اس نام کو اصلی معنوں میں ثابت کرنے میں مشغول رہتا ہے۔ خلعت، انعام، معافی، سندھی اُف! بیچارے جوان کو کتنا کام کرنا پڑتا ہے ٭

لیکن اُستاد کی وہ گدگدی جو بچپن میں گھٹنے اُس کے من میں اُٹھتی رہتی ہے۔ اور کبھی اُسے تھکنے نہیں دیتی۔ اُسے اکبر سے آگے بڑھ جانے کی پریرنا کرتی ہے۔ اور اس آگے بڑھنے کے لئے جس پالیسی کی ضرورت ہے۔ اُسے اُس نے پوری طرح سے سمجھ لیا ہے۔ اکبر نے بھولے راجپوتوں کو دوست بنایا تھا۔ اُس نے سنا یا مرتی چتر باپ کا چتر بیٹا راج نیتی کی اور چالیں بھی سیکھتا جا رہا ہے ٭

اتنے بڑے راجیہ پر، اتنے بڑے ملک پر شاسن کرنا کون سا بائیں ہاتھ کا کرتب ہے؟ اس کے لئے بہت کچھ پڑھنے اور سیکھنے کی ضرورت ہے ٭

خلیفہ ہارون الرشید کا جیون چرتر آج بادشاہ کے ہاتھ میں ہے۔ بڑے منو یوگ سے پڑھا جا رہا ہے۔ پڑھنا ہم ہے۔ ایسے پرجا پریمی مہاتما بادشاہ کا جیون اور ان ... استو میں اُس کے لئے فائدہ مند ہو سکتا ہے۔ کم سے کم دیکھوں سے ہم یہی چاہتے ہیں ٭

(۲)

رات کے گیارہ بجے ہم ایک بھکاری کو آگرہ کے ایک سنسان بانہ سے گزرتا دیکھ رہے ہیں۔ کپڑے پھٹے ہوئے، کمر جھکی ہوئی، ہاتھ میں لاٹھی، منہ پر داڑھی، سر پر پگڑی، ایسا ہی سب کچھ بھیس ...

...... بھکاری ہے تو اکیلا۔ مگر اگر دھیان سے دیکھیں۔ تو کچھ فاصلہ پر چار ہتھیار بند آدمی چھپتے چھپتے اُس کے پیچھے آتے دکھائی دینگے ہا ہا!! سمجھے آپ؟ شہنشاہ جلال الدین اکبر کے بیٹے نئے بادشاہ سلیم الدین جہانگیر بھکاری کے بھیس میں پرجا کی حالت دیکھنے چلے ہیں۔ حضرت نے خلیفہ ہارون الرشید کی نقل کی ہے ٭

نفتہ کرناد جہانگیر بھکاری کے بھیس میں گلی گلی بھٹکتے ایک غریبوں کے محلہ میں جا پہنچے۔ اس محلہ کی خوشحالی یا بدحالی کا بیان پیش کر کے مضمون ... [illegible]

کہ خلیفہ ہارون الرشید کی پوری نقل اتارنے کے لئے بگا ارادہ کرنے پر بھی جہانگیر ان پھٹے کپڑوں میں سے ایک ریشمی رومال نکال کر، ناک سے لگا کر اور گھبرا کر زور سے سانس کھینچنے لگا۔ پھر اُس گلی کی پرجا کو رام بھروسے چھوڑ کر نیا شوقین بادشاہ پھر بازار میں پہنچنے کی غرض سے ایک تنگ گلی میں گھسا۔

ہاں یہاں بو وغیرہ کم تھی۔ ایک چھوٹا سا صاف گھر جس پر چھپر پڑا ہوا تھا۔ اور جس میں کسی کے رونے کی آواز آ رہی تھی۔ جہانگیر کی نظر جو اُٹھی اور وہ اس کے پاس جا کر رک گیا ٭

کھڑکی کے سادہ حالت کواڑوں والا دروازہ بند تھا۔ جس میں کئی ایک سوراخ بھی تھے۔ جہانگیر نے وہیں ٹھہر کر ایک لمبے سے سوراخ میں سے دیکھنا شروع کیا ——

اُف! اندر بڑا عجیب کرور شبہ تھا۔ ایک پیتل کا چراغ تیز جل رہا تھا۔ دھرتی پر ایک مردہ پڑا تھا جس پر ایک پھٹی اور میلی چادر پڑی تھی۔ پاس ہی ۲ مسلمان استریاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ایک تھی کوئی ۳۵ برس کی ادھیڑ اور دوسری تھی کوئی سولہ برس کی لتد حسن کی طرح دمکتی ہوئی، میلا کپڑا پہنے ہوئے گتھی بھری سندری بودی!!

دونوں رو رہی تھیں۔ بودی نے روتے روتے ایک بار چہرہ اوپر اٹھایا۔ چراغ کی روشنی میں اُس کا چہرہ صاف طور پر دکھائی دیا۔ اُس کا حسن دیکھ کر بادشاہ متوالا ہو گیا ——

مگر جیرا حالت کچھ اور تھی۔ اور بننا تھا خلیفہ ہارون الرشید —— اس لئے جہانگیر نے ادھر سے نظر اُٹھائی۔ ادھیڑ استری نے روتے روتے کہا۔

"یا خدا! ابھی اور کونسے گناہ کا بدلہ لینا ہے۔ سب کچھ لیا۔ بیٹا لیا۔ مالک لیا۔ دولت لی۔ عزت لی۔ آرام لیا۔ خوشی لی۔ اب کیا مردہ کو بغیر کفن کے سڑانا تجھے منظور ہے؟"

بودی نے آنسو پونچھ کر نہیں۔ مگر بے قرار آواز میں کہا "ماں دھیرج دھرو۔ صبح وہ ضرور آ جاوینگے"

جہانگیر لفظ "وہ" سنکر چونکا۔ اور سمجھا کہ لڑکی بیاہتا ہے۔ ارے خدا!

ادھیڑ استری نے کہا "وہ آنا۔ تو اب تک ضرور آ جاتا۔ خدا اُس کا بھلا کرے۔ آہ! اُس نے مجھے ڈبو دیا۔ اگر مجھے کوئی قابل داماد ملا ہوتا۔ تو آج یہ حالت کیوں ہوتی؟ ہائے! یہ تیرا کڑی سا باپ کیوں مرتا؟"

یہ الفاظ کہتے کہتے اُس نے دانت پیسے اور کہا "بدمعاش، پاپی۔ کتنے مجھے برباد کر دیا ہے"

[illegible]

بھاو صاف دیکھے۔ پہلے پیلا پن پھر سرخی اور پھر نہ معلوم کیوں تلملا کر آنسو بھرے نینوں سے سر جھکا لیا ٭

ادھیڑ استری نے پھر کہا "یا خدا! مدد کر"۔ اور پھر رونے لگی ٭

جہانگیر کا دل بلیوں اچھلنے لگا۔ سر پر میں جتنی گنجائش تھی۔ اُتنا اچھلا۔ کیونکہ جس مدعا سے وہ گھر سے نکلا تھا۔ وہ پورا ہوا۔ ایک دکھی کا دکھ وہ دور کرے گا۔ اُف! اب تو وہ خلیفہ ہارون الرشید ضرور لکھا جائیگا۔ لیکن ناظرین! مجھ سے پوچھو۔ خلیفہ ہارون الرشید اور اس چھوکرے میں کیا بھید تھا؟ خلیفہ ہارون الرشید جس رات کسی کو دکھی دیکھتے تھے۔ نہایت خوش ہوتے تھے۔ اور پرماتما کا دھنیواد کرتے تھے۔ پرنتو اس کو اگر آج کوئی دکھی نہ ملتا۔ تو یہ ضرور اداس اور کم حوصلہ ہو جاتا! اور پھر اس کا من اہنکار سے بھر جاتا۔ اب سمجھے آپ بھید؟

خیر! مطلب یہ۔ کہ جہانگیر نے وہاں سے جلدی جلدی لوٹ کر ان چاروں ہتھیار بندوں میں سے قاسم کو تخلیہ میں طلب کیا۔ قاسم جہانگیر کا منہ لگا ساتھی تھا۔ غلام کہہ دوں؟ بہر حال تھا منہ لگا اور ڈھیٹ جہانگیر نے قاسم کو اس مکان کا پتہ بتایا۔ اور ایک پرچہ پر کچھ لکھ کر اُسے دیا۔ اور کہا "خزانے سے لے کر اسی وقت دے آؤ۔ آپ سمجھ ہی گئے ہونگے"

قاسم جھک جھک کر سلام کرتا جاتا تھا۔ کہ قاسم نے کہا "دیکھو جی"

"اس کی ایک لڑکی ہے"۔

"جی"۔

"...... دیکھو...... اس کا پتہ لگا کر آنا۔ ان لوگوں کی ایسی حالت کیوں ہوئی؟ —— سب باتیں ......" ٭

دھورت قاسم نے نئے بادشاہ کے دل کا پاپ پڑھ لیا —— آنکھوں میں حکم کی تعمیل یا چاپلوسی کی گمبھیرتا بھر کر اور ہونٹوں سے مچے ہوئے دانتوں میں ہنسکر چل پڑا ٭

(۳)

قاسم نے لوٹ کر سب بات سنائی۔ اس ادھیڑ استری یا اس کے مالک کی مالی حالت آج سے کچھ عرصہ پہلے بہت اچھی تھی۔ اور برے دن آئے —— جوان بیٹا مرا۔ گھر میں چوری ہو گئی —— بیوپار میں گھاٹا پڑ گیا۔ غریبی آ گئی ——

[illegible]

چھوڑ کر نہ جانے کدھر چلا گیا۔ بیچارہ بڑھا ان سب تکلیفوں کو نہ سہہ سکا۔ اور آخر تڑپ تڑپ کر مر گیا ٭

قاسم نے کہا۔ "میں نے بڑھیا کو بتایا۔ کہ بادشاہ سلامت خود رات کو تمہاری مصیبت دیکھ گئے ہیں۔ اور یہ امداد بھیجی ہے۔ جہاں پناہ! کچھ نہ پوچھئے۔ بیچاری کے منہ سے بول نہ نکلا۔ اس کے روم روم سے آپ کے لئے شبھ کامنا پرگٹ ہونے لگی"

جہانگیر نے اپنی حالت کے مطابق گمبھیر بن کر کہا "اور؟"

"اور جہاں پناہ!" دھورت قاسم نے جان بوجھ کر وہ بات نہ کہی "میں کچھ سرکاری آدمیوں کو تجہیز و تکفین کے لئے چھوڑ آیا ہوں" ٭

مگر جہانگیر تو یہ نہیں پوچھتے ہیں۔ جو وہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ قاسم یہ سمجھتا ہوا بھی بیوقوف بنکر بادشاہ کو زیادہ بے حیا بنانا چاہتا ہے۔ یا اس طرح جہانگیر کا زیادہ راز دار بننا چاہتا ہے ٭

لیکن جہانگیر شاید اس کی دھورتتا کو نہ تاڑ سکا ہو۔ بہر حال ہے تو نیا بادشاہ! اور اس حالت میں یہ پہلا پاپ اس کے من میں آیا ہے۔ پھر آپ ہی بتائیں۔ کہ وہ کیسے صاف صاف پوچھے؟

آخر کار وہ خاموش ہو گیا۔ اور قاسم زیادہ دیر آقا کو سندیہہ پورن لہروں میں غوطے کھا ...... اور بولا۔ "اور ہاں! دیکھئے وہ لڑکی"۔

"...... ؟"

"دیکھئے ان لوگوں کی مدد جہاں پناہ کو ضرور کرنی چاہئے"

"مدد؟ اور کیا مدد؟"

"دیکھئے۔ بڑھیا تو اور کچھ کر نہیں سکتی۔ مگر اس کی لڑکی —— !"

جہانگیر کے چہرے پر ایک رنگ آتا۔ اور دوسرا جاتا تھا۔

"دیکھئے جہاں پناہ!" قاسم نے کہا۔ "غلام کا مطلب ہے کیوں نہ اس لڑکی کو بیگم محل کی باندی بنا دیا جائے۔ جس سے ماں اور بیٹی دونو کی زندگی آرام سے بسر ہو سکے"۔

"ہاں! ...... دیکھو ...... مگر ......"

جہانگیر کہتے کہتے رک گیا ٭

"جی! ارشاد" ٭

"دیکھو۔ کچھ اعتراض؟"

"اعتراض؟" —— قاسم نے ہنس کر کہا "حضور کی قدم بوسی کرنے میں وہ لونڈی فخر سمجھے گی"۔

جہانگیر کے ڈر کر اور نئے پاپی کی طرح آنکھیں کھول کر کہا۔ "اچھا! ...... مگر ...... دیکھو! ...... کچھ زبردستی نہ ......"

(۴)

[illegible]

جیسے مُردہ بھی جُنبش کر رہا ہو ۔

جہانگیر کا اشارہ پاتے ہی بولا " جہاں پناہ! کہتے زبان رکتی ہے" ۔

" کیا ؟ " بادشاہ نے پُوچھا ۔

" اُف لڑکی بد ذات اور ناشکر گزار ہے " ۔

" . . . . ؟ "

" میری بات سُنکر وہ جاہل لڑکی اس طرح تڑپی ۔ کہ گویا جلتے انگارے پر ہاتھ پڑ گیا " قاسم نے کہا ۔ اور " جہاں پناہ! غلام کیا عرض کرے ۔ اس ناچیز باندی نے آپ کی شان کے خلاف نہایت . . . . . .

. . . کیا کہوں . . . . . الفاظ استعمال کئے " ۔

جہانگیر پیلا پڑ گیا ۔ ہونے کو تو بادشاہ تھا ۔ مگر باپ اُسی کا پیدا کیا تھا ۔

چالاک قاسم نے بادشاہ کا بھاو سمجھا ۔ اور یہ سلا بن دور کرنے کے لئے کہا ۔ " لڑکی بڑی زبان دراز واقعہ ہوئی ہے ۔ آپ کی شان کے خلاف ایسے الفاظ! اُف! ناقابل برداشت " ۔

" آخر تم نے کیا کہا تھا ؟ " بادشاہ نے اوندھے گلے سے کہا ۔

" جہاں پناہ! جہاں پناہ!! " قاسم نے کہا ۔ " مجھے تو یہ بھی گوارا نہیں کہ وہ ناپاک الفاظ میری زبان سے بھی نکل جائیں " ۔

جہانگیر سُن و پیچ میں پڑ گیا ۔ اور کہنے لگا ۔ " آخر کیا کیا جائے ؟ "

" حضور اعلیٰ جاہ!! " قاسم نے جھکتی ۔ شرمندہ اور گڈگڈ کنٹھ سے کہا ۔ " اس ناچیز بدزبان لونڈی کو سزا دینا آپ کا بادشاہی فرض ہے ۔ اُف! حرامزادی ۔ بے حیا . . . . "

جہانگیر نے سنسنہ میں پڑ کر کہا ۔ " تو آخر کیا سزا دوں ؟ "

" بس حضور زبان ہلادیں ۔ باقی سب میں دیکھ لوں گا ۔ " قاسم کمزھیاوے سے بولا ۔

" مگر آخر . . . . . ؟ "

" بس آپ اجازت دے دیں ۔ آج رات تک لونڈی آپ کے قدموں میں پیش کر دی جائے گی " ۔

" ہیں! " جہانگیر کا چہرہ زرد ہو گیا ۔ اور کلیجہ زور زور سے دھڑکنے لگا ۔

" جی ہاں! حضور! اُس نے بہت بڑا کیا ہے ۔ مگر کم سے کم سزا یہی ہے " ۔

" ہیں ؟ . . . . نہیں ۔ کبھی نہیں " ۔

" اعلیٰ حضرت! غلام کیا عرض کرے ۔ حضور کی شان ۔ عزت! لڑکی منہ پھٹ ہے ۔ نامعلوم بات کہاں کی کہاں پہنچے ۔ ۔ ۔ خیر! جیسا جہاں پناہ کا حکم! "

قاسم نے یہ کہہ کر جیسے بات ختم کر چکا ہو ۔ اپنا سر جھکا لیا ۔

چال کارگر ہوئی ۔ کچھ پہلی اُمنگ ۔ ۔ ۔ اور کچھ عزت کا سوال ۔ ۔ ۔ دونو بہانوں سے اُمید کو پایۂ تکمیل تک پہنچتے دیکھنے کا خیال اُس کے دماغ میں چکر لگانے لگا . . . . جہانگیر گرتے گرتے سنبھل گیا ۔ یہ بھی تو کہہ سکتے ہیں ۔ کہ وہ سنبھلتے سنبھلتے گر گیا ۔ ٹکٹکی باندھ کر قاسم کو تاک کر بولا ۔ " لیکن اس طرح . . . . زبردستی . . . . . . یہ تو مناسب نہیں . . . . . اُس کی مرضی کے خلاف . . . . ! "

قاسم نے مسکرا کر کہا ۔ " جب تک یہ لونڈی محل میں نہیں آتی ۔ غیر موزون یا زبردستی تو تب تک ہی ہے ۔ ابھی تو نادان ہی ہے نہ! "

جہانگیر کے جسم میں ایسے ہوا ۔ جیسے کسی نے گدگدی کر دی ۔ ۔ ۔ اس گدگدی کا مزہ لوٹ کر ایک لمحہ ٹھہر کر وہ بولا ۔ " اچھا اگر کوئی دیکھ لے " ۔

" کیسے ؟ "

" آخر زبردستی لاؤ گے ؟ ۔ ۔ ۔ اگر کسی کی نظر پڑ گئی ؟ "

قاسم نے چھاتی پر ہاتھ مار کر کہا ۔ " یہ اس ناچیز غلام کا ذمہ " ۔ اور پھر فوراً سر جھکا کر نمک کے سمندر میں ڈوب کر کہنے لگا ۔ " حضرت! غلام جانے کی اجازت مانگتا ہے " ۔

(۵)

روتی ہوئی اندھیری رات میں چادر نقاب پوش ایک عورت

کا منہ باندھے اُسے اُٹھائے لئے جا رہے تھے ۔ ۔ ۔

دیکھو خلیفہ ہارون الرشید کی نقل ۔ ۔ ۔

" کوا چلا ہنس کی چال "

(ترجمہ)

رسالہ آریہ مسافر لاہور کا شہید نمبر

حسب معمول امسال بھی " آریہ مسافر " کا شہید نمبر شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کی شہادت کی یاد میں نکلے گا ۔ چونکہ امسال یوم شہادت ۶ مارچ کو ہوگا ۔ اس لئے " آریہ مسافر " کا مارچ کا پرچہ خاص نمبر ہوگا ۔ اس میں آریہ جاتی کے چوٹی کے مایۂ ناز اہل قلم سجنوں کے عالمانہ و فاضلانہ مضامین کے علاوہ کئی شعراء کی پھڑکتی ہوئی نظمیں بھی دی جائیں گی ۔ ضخامت معمول سے زیادہ ہوگی ۔ علاوہ ان خوبیوں کے چند بلاک کی تصاویر بھی اس نمبر کی زینت کو دوبالا کریں گی ۔ ہر ایک آریہ (ہندو) بھائی کو نہ صرف اس شہید نمبر کا خود مطالعہ کرنا چاہیئے ۔ بلکہ اپنے اشنٹ متروں کو بھی اس کے لئے آمادہ کرنا چاہیئے ۔ اور متمول و مقتدر اصحاب کو اس کی اکٹھی کاپیاں خرید کر شالاؤں میں مفت تقسیم کرنی چاہئیں ۔ قیمت فی کاپی صرف ۳ ہوگی ۔ جو بھائی دو روپیہ سالانہ چندہ ادا کر کے خریدار بن جائیں گے ۔ اُنہیں یہ نمبر مفت مل جائے گا ۔ اشتہار دہندگان کو بھی اس نمبر میں اشتہار دیکر فائدہ اُٹھانا چاہیئے ۔ اُجرت فی صفحہ فی بار پانچ روپیہ

گوروکل کانگڑی کا سالانہ جلسہ اور ہمارا فرض

گوروکل کانگڑی شری سوامی شردھانند جی کی جیون بھر کی محنتوں کی زندہ یادگار ہے۔ سوامی جی کی پیتہ سمرتی آریہ جاتی کے ہردیوں پر انکت ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ سوامی جی جس جس سوشل تحریک کی رہنمائی کرتے رہے۔ ان سب کا نمونہ گوروکل کو بنانے چلے گئے۔ سولن اُدّدھار۔ جات پات توڑن۔ شادی کی عمر کو اونچا کرنا۔ جاتیہ شکشا۔ ان سب اصلاحات کا ایک خوبصورت مرقع گوروکل ہی میں ہے۔

آچاریہ رامدیو جی سوامی جی کے پرانے سہکاری ہیں۔ انہوں نے گوروکل کا چارج لیا۔ تو اپنی انتھک کوششوں سے اسے اُنّت کرتے چلے گئے۔ اس ورش وہ بھی جیل میں ہیں۔ اس سے گوروکل پریمیوں کے سر پر ایک خاص بوجھ ہے۔ دھن کی تنگی کا اثر دوسری سنستھاؤں کی طرح گوروکل پر بھی پڑ رہا ہے ضرورت ہے کہ گوروکل کا ہر ایک بھگت اس آڑے سمیہ میں گوروکل کی سہایتا کیا کرے۔

گوروکل کا اُتسو ۱۳ر اپریل سے شروع ہوگا۔ ابھی دو ۲ مہینے باقی ہیں۔ اگر سب سجن اپنے اپنے ستھان پر کوشش کرنا شروع کر دیں۔ تو جلسے کو سپھل بنانا کچھ بڑی بات نہیں ؛

چندہ لانے کے لئے ڈیپوٹیشن بن رہے ہیں۔ ان کا سواگت تو کیا ہی جائے گا۔ لیکن سب جگہ پر ڈیپوٹیشن نہیں پہنچ سکتے۔ شاستروں میں سب سے زیادہ مہما اس دان کی ہے۔ جو بغیر مانگے دیا جاتا ہے۔ گوروکل کے سناتک مہانو بھاو جہاں کہیں ہیں۔ اپنی کل ماتا کے پرتی اپنے کرتویہ کو پورا کریں۔ آریہ سماجیں لوکل چندہ کے لئے خود ڈیپوٹیشن بنائیں۔ جہاں جو کوٹا ہے۔ گوروکل کے لئے یتن کریں۔ تبھی یہ ناؤ پار ہوگی ؛

۱۱ ساڑھے گیارہ ہزار روپے کی لاگت سے امرتسر کے سیٹھ شری چونی لال جی کی ماتا جی نے ایک جل آگار۔ موٹر سے چلنے والا کنواں اور سنانا گار بنوا دئے ہیں یہ سب عمارتیں ایک خوبصورت پارک میں واقع ہیں۔ ان سب کا اُدگھاٹن (رسم افتتاح) ماتا جی نے خود یہاں پدھار کر کرایا۔ یگیہ کے بعد سہبھوج ہوا جس میں کل واسی اور آس پاس کے ستھانوں کے مانیہ سجن نمنترت تھے ؛

(مکھیا دھشٹاتا گوروکل کانگڑی)

رشی بودھ اُتسو پر دیانند مرتیو نجے اردھ شتابدی سپتاہ منایا جائے

بھومنڈل کی سمست آریہ سماجوں سے نویدن ہے کہ آگامی شری مدیانند جنم اُتسو (بودھ اُتسو) جو ۲۴ر فروری سنہ ۱۹۳۳ء دیتوار کو ہوگا۔ مرتیو نجے اردھ شتابدی کے سمبندھ میں دیانند سپتاہ منایا جائے۔ اس سپتاہ میں شری مدیانند جنم دوس پر رشی کے جنم اور نروان پر ویاکھیان دئے جائیں۔ اور آگامی مرتیو نجے اردھ شتابدی مہوتسو کی سوچنا جو ہر ۲۰ر اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ء تک اجمیر (راجپوتانہ) میں ہوگا سروسادھارن کو دی جائے ؛

۲ اس دوس سے پہلے پرتھم چھ دنوں میں پراتہ کال سنکیرتن اور یگیہ کئے جائیں۔ اور راتری میں بھی بھن بھن ستھانوں پر کتھائیں ہوں۔ اور کتھا کے انت میں سپتاہ کا اُدیش اور سمست جنتا کو بتلایا جایا کرے ؛

شبھ چنتک :-

نارائن سوامی پردھان آریہ ساروویشک پرتی ندھی سبھا کاریہ کرتا پردھان دیانند اردھ شتابدی سبھا دہلی

۷ر فروری سنہ ۱۹۳۳ء

یوگیہ اپدیشک کی ضرورت

آریہ سماج بیرونی کے لئے ایک ایسے یوگیہ پنڈت شاستری اور ودوان اپدیشک کی ضرورت ہے۔ جو آریہ سماج کے پوتر سدھانتوں کو سروسادھارن تک پہنچا سکنے کے لئے سرود ا... اپنا پورا سمیہ ... دے سکے۔ ویدک ... کرا سکتا ہو۔ اور سچے معنوں میں ... ہو ... دن ... اور کام ... دیا جائے گا ... ۱۹۳۳ء ... کے بعد کی آئی ہوئی درخواستوں پر دھیان نہیں دیا جائے گا۔ تمام درخواستیں بنام سکریٹری آریہ سماج بیرونی۔ پوسٹ بکس ۲۴۳ ...

براہمن ور کی ضرورت

میری لڑکی عمر ۱۴ سال ہے جو کہ آریہ بھاشا جانتی ہے۔ کے واسطے براہمن ور آریہ گھرانہ کی ضرورت ہے۔ جو کہ بارو زگار یا پڑھتا ہو۔ اور صاحب جائداد ہو۔ میرا گھر ضلع امرتسر کے ایک گاؤں میں ہے۔ مگر زیادہ تر اپنے مربعوں کی زمین میں رہتا ہوں۔ لہذا پتہ ذیل پر خط وکتابت کی جائے ؛

پنڈت لعل چند سابق انسپکٹر پولیس ازیفہ چک $\frac{31}{}$ ڈاکخانہ سیرنجے ضلع منٹگمری

گوروکل رائیکوٹ کی سہایتا کرو!

گوروکل رائیکوٹ ضلع لدھیانہ میں واقع ہے۔ آب وہوا کے لحاظ سے یہ گوروکل بڑا سراہنے یوگ ہے۔ یہاں اس وقت تک سات شرینیاں ہیں۔ جن میں گوروکل کانگڑی سی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس وقت اس میں پچاس کے قریب برہمچاری ودیا پڑھ رہے ہیں۔ اور ایشور کی کرپا سے اس وقت تمام برہمچاریوں کا سواستھیہ اتی اُتم ہے۔ یہ ایک دلچسپ بات ہے۔ کہ یہاں کے برہمچاریوں میں سے شاید ہی کوئی برہمچاری ہوگا جو کبھی موسمی بخار وغیرہ سے بیمار ہوتا ہوگا۔ یعنی یہاں تقریباً سب کے سب برہمچاری تندرست ہی رہتے ہیں۔ نیز اس گوروکل کا سٹنلک بھی باقی گوروکلوں سے کم ہے۔ اس لئے پوجیہ آچاریہ گنگا گری جی مہاراج کو دھن اکٹھا کرنے کے لئے زیادہ تر گوروکل سے باہر ہی رہنا پڑتا ہے۔ باوجود شری سوامی گنگا گری جی کی لگاتار کوشش کے بھی گوروکل کو دھن کی نہایت ترٹی ہے۔ جس کو پورا کرنا سب آریہ حکمت کا پرم دھرم ہے ؛

سنرکھشکوں کا کرتویہ

اُتسو میں اب صرف تقریباً ایک ماہ رہ گیا ہے۔ کیونکہ یہ ہولیوں میں ۱۰ تا ۱۳ر مارچ ہوگا گوروکل کے ۵۰ کے قریب سنرکھشک ہیں۔ اگر ہر ایک سنرکھشک ۵۰ روپے بھی اپنے ستھان سے جمع کر کے بھیج دے۔ تو آسانی سے دو ہزار روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔ گوروکل کی طرف سے ہر ایک سنرکھشک کے پاس دان کی رسید بکیں پہنچ گئی ہوں گی۔ امید ہے۔ کہ سنرکھشک مہاشے دان کی کوشش میں لگ جائیں گے اور جلسہ تک جس قدر زیادہ سے زیادہ کوشش کر کے دان اکٹھا کر سکیں گے۔ یا اپنے پاس سے دے سکیں گے جلسہ پر اوشیہ بھیج کر گوروکل کی کمی کی پورتی کر کے اپنے کرتویہ کا پالن کریں گے۔

سنرکھشکوں سے ضروری نویدن

شریمان جی! میں کئی سالوں سے ہر سال گوروکل رائیکوٹ کے سالانہ اُتسو پر جایا کرتا ہوں۔ اور مجھے شوک سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ سنرکھشک کبھی دس پندرہ کی تعداد سے زیادہ تشریف نہیں لائے۔ اور جو چنتا واُداسی ان کے نہ آنے سے ان کے پیارے برہمچاریوں کو ہوتی ہے۔ وہ یا تو ایشور جانتا ہے۔ یا وہ خود ہی۔ اور سنرکھشک سبھا کا اجلاس بھی باقاعدہ طور پر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میری تمام سنرکھشکوں سے پرزور پرارتھنا ہے۔ کہ اس سال ضرور جلسہ پر درشن دے کر لابھ اٹھائیں۔ اور اتسو کو پر رونق بنا کر اپنی دھرم شناسی کریں ؛

نروان اردھ شتابدی پر آرین ٹورنمنٹ

سمست آریہ جنتا کو یہ تو بھلی بھانتی ودت ہو ہی چکا ہے کہ آریہ سماج اجمیر کا سورن جینتی مہوتسو تاریخ ۲۲ر فروری سے ۸ر مارچ تک بڑی دھوم دھام کے ساتھ ہوگا۔ اس مہوتسو پر جنتا کے منورنجن کے لئے جہاں انیکوں کاریہ ہوں گے۔ وہاں کھیل بھارتیہ آرین ٹورنمنٹ بھی اپنی شان کا نرالا ہی ہوگا۔ اس میں سملت ہونے کے لئے باہر سے بھی بہت سی ٹیمیں آ رہی ہیں سماچار پتروں میں بھی اسی سمبندھ میں بہت سی سوچنائیں نکل چکی ہیں۔ اور پرایہ سبھی بڑی بڑی آریہ سنستھاؤں یا سکولوں و کالجوں کو نمنترن پتر اس میں سملت ہونے کے لئے بھیجے جا چکے ہیں۔ ہرش ہے۔ کہ اُتر بھی سبھی کی طرف سے سنتوش جنک مل رہے ہیں۔ اب تک بھی سندیہ نہیں۔ کہ یہ ٹورنمنٹ ایک بڑے بھاری پیمانے پر ہوگا جنتا کی واقفیت کے لئے کھیلوں آدی کی سوچی دوبارہ پرکاشت کی جاتی ہے :-

کھیلوں کی فہرست

۱ فٹ بال ۲ ہاکی ۳ والی بال ۴ کبڈی ۵ رستہ ۶ گولہ پھینکنا ۷ جمناسٹک ۸ لاٹھی ۹ میزم ۱۰ تلوار ۱۱ ایک میل کی دوڑ ۱۲ ½ میل کی دوڑ ۱۳ ایک ہزار گز کی دوڑ ۱۴ ٹی چھلانگنا ؛

نوٹ سولہ برس کے بالک اور بالکاؤں کے لئے ۱ بوری رَیس ۲ کرسی ریس ۳ تین ٹانگوں کی ریس ہوگی۔

فیس داخلہ

رستہ یا کبڈی کی ہر ایک ٹیم سے دو روپیہ اور ہاکی و فٹ بال کی پرتیک ٹیم سے پانچ روپیہ فیس داخلہ ہوگی ایک ہی جگہ کی دو تھا ادھک ٹیموں کے پرویش شلک میں رعایت بھی دی جائے گی ؛

انعامات

جو ٹیمیں جیتیں گی۔ انہیں کپ دئے جائیں گے۔ اور فائنل میں کھیلنے والی ٹیموں کو چاندی کے تمغہ جات دئے جائیں گے۔ باقی کھیلوں میں بھی انعامات ملیں گے۔ ٹورنمنٹ میں بھاگ لینے والے سجنوں کو جلدی کرنی چاہئے۔ وقت بہت تھوڑا ہے۔ جلدی کیجئے۔ ورنہ بعد میں پچھتانا پڑیگا ؛

(سنیوجک آرین ٹورنمنٹ آریہ سماج اجمیر)

۳ شریمان جی! آپ جہاں زیادہ سے زیادہ قربانی کرتے ہوئے بڑی بڑی ویدک سنستھاؤں کو دان دے کر دھرم اور دیش کے بھاگی بنے ہیں۔ وہاں آپ کو چھوٹی سنستھاؤں کی طرف بھی متوجہ ہونا چاہئے۔ جیسی کہ سنستھا گوروکل رائیکوٹ ہے۔ جس کو کہ اس وقت دھن کی بہت ترٹی ہے۔ اگر سب آریہ ندبانی مل کر تھوڑا سا خیال بھی اس طرف کریں۔ تو اس کو دھن کی کمی نہ رہے گی ؛

نویدک :- باغ مل آریہ منتری سنرکھشک سبھا گوروکل

سماچار

سالانہ جلسے

۱	گورکل کانگڑی	۱۳ سے ۱۶ اپریل تک
۲	گوروکل کوروکھشیتر	۲۴ سے ۲۶ فروری تک
۳	" اندرپرستھ	۲۴ سے ۲۶ " "
۴	آریہ سماج جھجر	۲۴ سے ۲۶ " "
۵	گوروکل رائیکوٹ	۱۰ سے ۱۳ مارچ "
۶	آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا	۱۰ سے ۱۲ " "
۷	گوروکل کمالیہ	۲۸ سے ۳۰ اپریل "
۸	آریہ سماج میلسی	۵ سے ۷ مارچ "
۹	" لال کرتی بازار راولپنڈی	۲۴ سے ۲۶ " "
۱۰	آریہ سماج رنگون	۲۳ سے ۲۶ فروری "
۱۱	" منڈی بوڑیوالہ	۱۰ سے ۱۲ مارچ "
۱۲	" ساہیوالہ	۳ سے ۵ مارچ "
۱۳	" انبالہ شہر (گوروکل ودھیاگ)	۲۹-۳۰ اپریل ۱۹۳۳ء
۱۴	آریہ سماج سنگرور	۲۵ سے ۲۷ فروری تک
۱۵	" کیمبل پور	۲۴ سے ۲۶ مارچ "
۱۶	" شرق پور	۲۴ سے ۲۶ فروری "
۱۷	آریہ سماج فیروزپور شہر (چوک سماج)	۲۳ سے ۲۶ فروری "

آریہ سماج جھجر کا سالانہ جلسہ:۔ آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵-۲۶ فروری کو خاص تیاریوں کے ساتھ بڑی شان سے منایا جائے گا۔ پنڈت پریورت جی ویدواچسپتی۔ پنڈت سمیر سنگھ جی سناتک۔ سوامی کیول آنند جی مہاراج۔ لالہ رام نرائن جی بی۔ اے آریہ مشنری رہتک۔ بسنت رام جی و ٹھاکر اودے سنگھ جی سبھا کے خاص اپدیشک پدھاریں گے۔ شریمتی دروپدی دیوی جی کو بھی سبھا نے بھیجنے کا وچن دیا ہے۔ لالہ رام نرائن جی بی۔ اے آریہ مشنری رات کے وقت میجک لالٹین سے پرچار کر کے جلسہ کی رونق کو بڑھائیں گے۔

(منسکرٹری آریہ سماج ہذا)

چناؤ:۔ ۲۲ جنوری کو آریہ سماج مندر لال کرتی بازار راولپنڈی میں آریہ یووک سبھا کا سپیشل انترنگ سنگ ہو کر حسب ذیل چناؤ ہوا:۔ (پردھان) مہاشہ مدن لال جی۔ (اپ پردھان) مہاشہ رام لال جی۔ (منتری) مہاشہ گوبند داس (اپ منتری) مہاشہ دلباغ رائے جی و مہاشہ بھگت رام جی۔ (خزانچی) مہاشہ منگت رام جی (لائبریرین) مہاشہ کرشن لال جی۔

آریہ پورک سبھا کا ست سنگ ہر پنجشنبہ کو ہوتا ہے۔

(گوبند داس منتری آریہ یووک سبھا لال کرتی بازار۔ راولپنڈی)

آریہ سماج لدھیانہ:۔ آریہ سماج ہذا نے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اپیل پر حصار پرانت کے پیڑت بھائیوں کی سہائتا کے لئے مبلغ ستر روپے منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں بھیج دئے ہیں۔

(لبھو رام نیر لدھیانہ)

۸۷۶۲۲ آدمیوں کی شدھی:۔ یکم فروری ۱۹۱۳ء سے لے کر یکم فروری ۱۹۳۳ء تک یعنی عرصہ بیس سال میں حکیم مکندی لال جی آریہ اپدیشک حال منڈل ہوشیارپور نے بڑی محنت و جانفشانی سے ۸۷۶۲۲ آدمیوں کی شدھی کی ہے۔ اور شدھ کر کے ویدک دھرم میں ملایا ہے۔ ان شدھ شدہ آدمیوں میں زیادہ تر تعداد بالمیکوں کی ہے۔ دوسرے درجہ پر عیسائیوں کی تعداد ہے۔ ۳۵۰۰ کے قریب مسلمان جن میں مسلّی بھی شامل ہیں۔ شدھ کئے گئے ہیں۔

(ملنشی سوہن سنگھ دفتر لالہ ہیمراج وکیل کانگڑہ)

گوروکل رائے کوٹ کے سماچار:۔ ۱۔ گوروکل کا سالانہ جلسہ امسال ہولی کی چھٹیوں میں ۱۰ لغایت ۱۳ مارچ ۱۹۳۳ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ بڑے بڑے پرسدھ سنیاسی۔ اپدیشک و بھجنیک تشریف لائیں گے ٹھہرنے و بھوجن کا انتظام گوروکل کی طرف سے ہو گا۔

۲۔ گوروکل کا دواخانہ پھر جاری کر دیا گیا ہے ہر امیر و غریب کو دوائی مفت دی جاتی ہے۔

۳۔ جو اصحاب اپنے بچوں کو گوروکل میں داخل کرانا چاہتے ہیں۔ اُن کو ابھی سے داخلہ کے فارم منگوا کر اور پُر کر کے دفتر گوروکل بھیج دینے چاہئیں۔

(ارجن لال مونگا)

ایک انگریز لیڈی کی شدھی:۔ مدراس ۷ فروری۔ یارکشائر انگلستان کی ایک انگریز لیڈی میڈیم گلیڈ ائرونے جو وہاں کے مسٹر مارگیا کی لڑکی ہے مقامی آریہ سماج میں ہندو دھرم گرہن کیا ہے۔ شدھی کے بعد اس کا نام سوشیلا رکھا گیا۔

پاگپور میں ویدک بواہ:۔ شری ہیت لالہ ٹھاکر داس

ویدک ریتی سے لالہ دیا رام جی کی بیٹی کے ساتھ ہوا۔ پاگپور میں یہ پہلا بواہ تھا۔ جو ویدک ریتی سے ہوا۔ منتری پنڈت اندر جی پروہت تھے۔ انہوں نے براہ سنسکار کے مہتو کو بڑے سرل شبدوں میں سمجھایا جس کا پربھاو جنتا پر اچھا پڑا۔ اس بواہ میں سوائے کھدر کے اور کوئی کپڑا استعمال کیا گیا۔

(بدری داس)

آریہ سماج گجرات:۔ آریہ سماج کے ست سنگ مورخہ ۱۵ جنوری میں ٹھاکر بندگوپال کھوسلہ نے بکیہ شالہ میں پروہت کا کام کیا۔ اور لیکچر ہال میں ایش اپنشد کے پہلے تین منتروں کی ویاکھیا کی پنڈت پربھو دیال نے پرارتھنا کی۔

۲۲ جنوری ۱۹۳۳ء کو بالک سورج پرکاش نے یجمان کا کام کیا۔ ایک بھجن گایا گیا۔ بعد پرارتھنا کی پنڈت رگھو بندنے آریہ بھونے کا پہلا منتر سنگیت سے اچارن کرایا۔ پھر گیتا کی کتھا کی۔ بعد میں مہتہ رام ناتھ اور مہاشہ پران ناتھ کے رسیلے بھجن ہوئے۔ ہیڈ ماسٹر پنڈت شری کانت نے ۲۲ جنوری کے پرکاش۔

میں شدھی اور ویدک دھرم کے متعلق مضمون پڑھے گئے۔ کئی شخصوں نے اپنی پادری پر ستغنا ظاہر کیا۔ یہاں کے ایک معزز مسلمان مسٹر اسمعیل خان صاحب دھرم پال کی رائے ظاہر کی۔ تو آپ نے بھی اتفاق کیا۔ کہ رکوع نماز میں لبیک کی زیادتی اور اضافہ ہے۔

(حکم چند کھوسلہ۔ گجرات)

آریہ سماج موزندہ:۔ آریہ سماج موزندہ نے بسنت اُتسو پرات کالی بجے سے۔ ا بجے تک آریہ سماج مندر میں بڑے اُتساہ سے منایا۔ ہون یگیہ کیا گیا اور بھجن گائن کئے گئے۔ نیز آریہ کنیا پاٹھشالہ کی لڑکیوں کے بھجن ہوئے۔ جو آتی منوہر تھے۔ اور بسنت رتو پر عالمانہ ویاکھیان ہوا۔ حاضری کافی تھی۔

(ودیا دھر منتری آریہ سماج ہذا)

لاڈوا میں ودھوا وواہ:۔ لالہ دیا رام برانکی لڑکی کا جو ایک سال بعد از شادی بیوہ ہو گئی تھی۔ براہ سنسکار ۳۰ جنوری ۱۹۳۳ء کو ہوا۔ برات انبالہ چھاؤنی توپ خانہ سے آئی تھی۔ براہ سنسکار پرچ...

(دلیپ چند منتری آریہ سماج نادوہ)

آریہ سماج دہرہ دون کا چناؤ:- پردھان بابو چمن جی پنشنر ریٹائرڈ اپ پردھان۔ بابو پرتاپ سنگھ بی۔اے تعلقدار۔ منتری بابو رام لال جی پنشنر۔ اپ منتری بابو دینا ناتھ مکینیکل انجنیر۔ خزانچی بابو گنگا رام دفتر کلکٹری دہرہ دون۔ پستکادھیکش بابو دیپ چند سرشتہ دار جائنٹ مجسٹریٹ دہرہ دون ؀
(بابو رام لال پنجابی منتری)

چھچھر پواہ:- لالہ چندر دھیان کیمبل پور کی شادی پورن ویدک ریتی سے ہمراہ شریمتی راج کماری ودھوا سے پنڈت منشی جی پرہست آریہ سماج کیمبلپور اور پنڈت الیشوردت ویدبھوشن۔ لالہ صاحب نے دس روپے سالانہ جلسہ کے لئے دیئے اور عالہ پنڈتوں کو دان دئے۔ حاضرین کا ستکار بوندی وغیرہ سے کیا گیا ؀
(منا سنگھ منتری آریہ سماج کیمبل پور)

دھرم کوٹ رندھاوا کا سالانہ جلسہ:- آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا کا پانچواں سالانہ جلسہ ۱۰-۱۱-۱۲ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے۔ اگر کسی سجن کو سوامی وگیانانند جی مہاراج کا پتہ ہو۔ تو کرپا کر کے منتری آریہ سماج کو اطلاع دے۔ یا اگر سوامی جی بذات خود یہ نوٹس پڑھیں۔ تو وہ خود مطلع کریں ؀
(منتری آریہ سماج ہذا)

بواہ سنسکار:- آریہ سماج نوردی تحصیل ترنتارن ضلع امرتسر کو ۲/۳۳ کو لالہ امی چند جی ہوشیار نگر نواسی سے ان کے سپتر کی شادی پر مبلغ پانچ روپیہ ۶ پائی دان ملا ہے۔ اور ۲/۳۳ کو لالہ دیوان چند جی سوبیاں کلاں نواسی کی طرف سے ان کی اپنی شادی پر مبلغ سات روپیہ دان ملا ہے۔ آریہ سماج ہذا ان اشخاص کا تہ دل سے دھنیواد کرتی ہے ؀
(دیوی داس منتری آریہ سماج ہذا)

چوڑا کرم سنسکار:- ۵ فروری ۱۹۳۳ء کو ڈاکٹر شیام لال جی چکرورتی کے لڑکے کا چوڑا کرم سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ مبلغ دس روپیہ آریہ سماج کالسی مبلغ پانچ روپیہ اناتھ آلیہ دہرہ دون اور مبلغ دو روپیہ شدھی سبھا دہلی کو دان میں ملے ؀

۲۔ آریہ سماج کالسی ضلع دہرہ دون کا سالانہ انتخاب ہو گیا۔ پردھان لالہ سیتا رام جی اور منتری پنڈت مایا رام جی مقرر ہوئے ہیں ؀
(مایا رام منتری آریہ سماج کالسی)

پنڈ بواہ:- مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۳۳ء کو مہاشہ ہرجیت سنگھ گوجر سکنہ بہادر پور کی سپتری کا پنڈ بواہ سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ چونکہ اس علاقہ میں آج تک کسی برادری میں ایسا سنسکار نہیں ہوا تھا۔ اس لئے اس کے گوجر بھائیوں نے اس پر بڑا اعتراض کیا۔ بلکہ پنچایت اور جھگڑے فساد تک نوبت پہنچائی۔ لیکن مہاشہ جی نے ان اپنے بھائیوں سے کنارہ کشی کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں اس کام کو نہیں چھوڑ سکتا۔ چاہے آپ کچھ بھی کریں"۔ لیکن وہ نہ مانے۔ اور فساد پر آمادہ ہو گئے۔ مگر تھانیدار صاحب بلاسپور نے آکر اس گوجروں کے گروہ کو منتشر کر دیا۔ اور برات کو صحیح سلامت تھانیدار صاحب نے اپنی ذمہ داری پر جرنیل سنگھ کانسٹیبل کی معیت میں منزل مقصود پر پہنچا دیا۔ آریہ سماج تھانیدار صاحب کی نہایت شکر گزار ہے ؀

(منتری آریہ سماج ۔۔۔ آباد ۔۔۔ ضلع ایٹہ)

آریہ سماج گجرات کے سماچار:- کل سنیچروار کا ست سنگ میرے مکان متصل پیپل والا کھوہ پر ہوا۔ پنڈت برجدیال نے پنڈت منشی جی کانت اور ہر گوبند کے ساتھ ست سنگ کو وید پاٹھ سے شوبھت کیا۔ چیتہ مول راج خزانچی کو یجمان بنایا گیا۔ میں نے ست سنگ پدھتی سے پرارتھنا کے بعد بہت سی دھرم سمبندھی باتیں بیان کیں۔ کرہ پرشاد سے سنگت کو رخصت کیا ؀

آج اتوار کا اتسو کھیم سنگھ شالا میں پنڈت برجدیال اور ٹھاکر نند گوپال کی رہنمائی میں ہوا۔ پھر سماج مندر کے ہال کمرہ میں باقی کارروائی کی گئی۔ بعد میں سب حاضرین نے کھڑے ہو کر رائے بہادر موہن لال شملہ نواسی کی اکال مرتیو پر بہت افسوس ظاہر کیا۔ پرماتما ان کی جیو آتما کو سدگتی پردان کرے۔ اور پسماندگان کو شانتی دے ؀
(حکم چند پنشنر۔ گجرات)

حصار ریلیف فنڈ کے لئے دان:- ملتان۔ ۱۲ فروری آریہ سماج ملتان گوروکل وبھاگ نے حصار کے اکال پیڑتوں کے لئے ۳۶ روپے ۴ آنے اکٹھے کر کے بھیجے ہیں ؀
(مکھن دیو۔ ارجن۔ پو منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کمرمشانی کا سالانہ چناؤ:- پردھان۔ مہاشہ چاندی رام حکیم۔ منتری مہاشہ نور چند سابق پٹواری۔ اپ منتری مہاشہ جیرا داس کمپونڈر ہسپتال کمرمشانی۔ خزانچی مہاشہ ساہنید تارام راجپوت

آریہ پتری پاٹھشالہ کا چناؤ بھی عمل میں آیا:-
مینجر مہاشہ چاندی رام جی حکیم۔ سکرٹری مہاشہ کنہیا لال جی زمیندار۔ خزانچی مہاشہ ساہنید تارام جی چکرورتی ؀
ممبران کمیٹی یہ ہیں:- ۱۔ مہاشہ چاندی رام جی حکیم ۲۔ مہاشہ کنہیا لال جی زمیندار ۳۔ مہاشہ ساہنید تارام جی چکرورتی ۴۔ مہاشہ نور چند جی ۵۔ مہاشہ ساہنید تارام جی راجپوت ۶۔ مہاشہ گورانددتہ مل جی چکرورتی ۷۔ مہاشہ موہن لال جی حکیم ؀
(منتری آریہ سماج ہذا)

گوروکل کمالیہ کا نیا پربندھ:- ۱۔ گوروکل کمالیہ کا انتظام آریہ سماج کمالیہ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اس لئے گوروکل کمیٹی توڑ دی گئی ہے۔ برہمچاری پٹھن پاٹھن میں بھلی پرکار لگے ہوئے ہیں۔ گوروکل کا جلسہ ۲۸ سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۳ء تک منایا جائے گا۔ پرویش سنسکار ۳۰ اپریل کو ہوگا۔ جو بھائی اپنے بچوں کو گوروکل میں داخل کرانا چاہیں۔ وہ اپنی درخواستیں مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کے نام جلدی بھیج دیں ؀

۲۔ ۵/۲/۳۳ کو ہفتہ وار میٹنگ میں رائے بہادر لالہ موہن لال جی کی بے وقت مرتیو پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اور ان کے سمبندھیوں سے ہمدردی پرکاشت کی گئی ؀ (جسونت منتری آریہ سماج کمالیہ)

آریہ پتری پاٹھشالہ کمرمشانی:- اس چھوٹے سے گرام میں آریہ پتری پاٹھشالہ عرصہ پونے دو سال سے ایک لائق ادھیاپکہ دوارا کمرمشانی نواسیوں کی سیوا "کشیدہ کاری۔ پڑھائی و دھارمک تعلیم" سے کر رہی ہے۔ کمیٹی آریہ پتری پاٹھشالہ کو ویراج ہرنام داس جی بی۔اے

گورو کل اندر پرستھ کا سالانہ جلسہ

گورو کل اندر پرستھ کا ستر ھواں سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵ مارچ اور ۲۶ر فروری ۱۹۳۳ء بروز شنیچر اور ایتوار کو بڑی دھوم دھام سے گورو کل بھومی میں منایا جائیگا۔ جلسہ کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ اس شبھ موقع پر شری پوجیہ سوامی سروانند جی۔ شری سوامی سوتنترانند جی۔ شری سوامی برہمانند جی۔ شری پنڈت چمو پتی جی۔ شری پنڈت گیان چند جی۔ مہاشہ کرشن جی۔ پنڈت رام چندر جی دہلوی آدی مہانو بھاؤں کو مدعو کیا گیا ہے۔ جلسہ پر کئی اہم کانفرنس بھی دیش کے پرسدھ نیتاؤں کی زیر صدارت ہونگی۔ جن میں گورو کل کے برہمچاری بھی خاص حصہ لینگے۔ سنگیت سمیلن اپنی شان کا نرالا ہی ہوگا ۔

(مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج میر پور کے سماچار

۱۔ مہاشے کرم چند و دیہلشے سیتارام کے سپتروں کا منڈن سنسکار بروز بسنت پنچمی ویدک ریتی سے ہوا۔ حاضرین کا حلوہ سے ستکار کیا گیا ۔

۲۔ دیہلشے رامناتھ کے سپتر کا منڈن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا۔ اور بہت سے ساماجک سنستھاؤں کو دان پرپت ہوا ۔

۱۔ لالہ جینتی رام جی نے اپنے سپتر کے ودواہ سنسکار پر مبلغ ... آریہ سماج کو دان دیا ۔

۲۔ لالہ برج لال جی نے اپنے سپتر کے ودواہ سنسکار پر بہت سے ساماجک سنستھاؤں کو دان دیا ۔

۳۔ لالہ بال مکند نے اپنے بھائی کی شادی پر عمر آ کنیا پاٹھشالہ کو دان دیا ۔

شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے میر پور پدھار کر میر پور نواسی جنتا کو اپنے ویاکھیانوں سے انیمنت لابھ پہنچایا ہے۔ آپ کے تین ویاکھیان راتری کے سمیہ آریہ سماج مندر کے وسیع ہال میں ہوئے۔ نیز آپ کا ایک ویاکھیان استری آریہ سماج میں آریہ کنیا پاٹھشالہ کے وسیع صحن میں ہوا۔ اور ایک ویاکھیان آریہ سماج کے سپتاہک ست سنگ میں ہوا ۔

(کرم چند وکیل منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج سالون کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج سالون کا سالانہ جلسہ ۸-۹-۱۰ر فروری کو بڑی دھوم دھام سے سجھتا پور وک منایا گیا۔ تین دن تک شری پنڈت رام سروپ جی۔ پنڈت ہر دیالو جی۔ پنڈت بال مکند جی۔ اور پنڈت برت پال جی کے پربھاوشالی ویاکھیان اور مہاشہ شمشیر سنگھ و مہاشہ مہنگی لال و مہاشہ برج لال و مہاشہ موہن لال کے بھجن ہوتے رہے۔ دن بروز رات کو پنڈت رام دت جی اپدیشک سبھا نے بذریعہ میجک لینٹرن پرچار کیا۔ استریوں کی بڑی بھاری تعداد نے شامل ہو کر لابھ اٹھایا۔ جلسہ بڑی بے سرو سامانی کی حالت میں منایا گیا کیونکہ کئی سال کے متواتر قحط سے لوگوں کی مالی حالت خراب ہو چکی ہے تاہم اپیل پر ویدپرچار کے لئے مبلغ پینتالیس روپیہ چندہ ہو گیا۔ بلحاظ حاضری اور پربھاو جلسہ بڑا کامیاب رہا۔ شرومنی سبھا کا دھنیواد کیا جاتا ہے۔ کہ جس نے اپنے یوگیہ اپدیشک اور بھجنیک ہمارے ہاں بھیج کر کرتارتھ کیا ۔

(پردھان آریہ سماج سالون ضلع کرنال)

آریہ سماج پنڈی بھٹیاں میں پرچار

۱۔ سپتاہک ست سنگ متواتر ہوتے رہتے ہیں پچھلے سپتاہک ست سنگ میں ایک ہریجن (چمکار کے ہاتھ سے کڑاہ تقسیم کرایا گیا۔ جو ممبران آریہ سماج اور حاضرین نے بڑی خوشی سے کھایا۔ اس کے پشچات قصبہ میں لہندا بازار سے چڑھوا بازار تک کے سب دکانداروں کو ہریجن سے کڑاہ تقسیم کرایا گیا۔ چند آدمیوں کو چھوڑ کر قصبہ کے سب پرشوں نے کڑاہ کو بڑی خوشی سے گرہن کیا۔ چند ایک براہمنوں نے بھی کڑاہ کھایا ۔

۲۔ مورخہ ۲۸-۹ر ماگھ و یکم پھاگن کو شریمان پنڈت جگن ناتھ جی شاستری اور پنڈت رگھوناتھ سہائے جی بھجنیک نے اپنے منوہر اپدیشوں اور بھجنوں سے جنتا کو آنندت کیا ۔

۳۔ مورخہ ۲ر پھاگن سے منڈی سکھیکی میں پرچار ہو رہا ہے۔ رات کو اپدیش و بھجنوں کا جنتا پر اچھا اثر ہوا۔ امید ہے۔ کہ یہاں جلد سماج قائم ہو جائے گی ۔

(تلسی داس آریہ حال سکھیکی منڈی)

گوروکل کورو کشیتر کے سماچار ۔ مہا گوروکل

کورو کشیتر کا سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵-۲۶ فروری ۱۹۳۶ء کو ہو گا۔ اسی سال گوروکل کے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ ایسا خیال ہے کہ اِس سال پچھلے سالوں کے مقابلہ میں باہر سے لوگ بہت بڑی تعداد میں آئینگے۔ اس لئے ٹھہرنے وغیرہ کا کافی انتظام کیا گیا ہے۔

۲- برہمچاریوں کے سالانہ امتحانات شروع ہو گئے ہیں۔ آٹھویں جماعت کے برہمچاریوں کا سالانہ امتحان ماہ مارچ میں گوروکل اندرپرستھ میں ہو گا۔

۳- گوروکل کے جلسہ پر باہر سے آنے والی دیویوں کے ٹھہرانے کے لئے باغ والے کوئیں کے پاس ایک پکّا مکان گھر بنوایا گیا ہے۔ جو بن کر تیار ہو گیا ہے۔ جو مہاشے اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہیں۔ وہ ۲۴ فروری کو ہی گوروکل میں تشریف لاویں۔ ۲۵ فروری کو ان کا ڈاکٹری معائنہ کر کے ۲۶ فروری کو ویدارمبھ سنسکار ہو گا۔

۴- بلاڑ ضلع بجنور کے رئیس مشہور سماجک کاریکرتا لالہ بابولال گرداس جی نے اپنا باغ برستھ آشرم گوروکل میں ہی رہ کر گذارنا طے کیا ہے۔ آپ کے گوروکل آنے سے انتظام میں بڑی امداد ملے گی۔

انتقال پُرملال

بڈھلاڈہ منڈی کے ہکیم جوالا پرشاد جی ایک قابل اور تجربہ کار حکیم تھے۔ آپ نے کئی سال تک آریہ سماج کے پردھان کی حیثیت سے آریہ سماج کی بہت خدمات کی۔ علاقی میونسپلٹی کے ممبر بھی رہ چکے تھے۔ منڈی کے چودھری تھے۔ آپ ایک نیک دل فرشتہ خصلت ہستی تھے۔ بھگت اور سدھارک تھے۔ اچھوت اُدھار جیسی تحریک سے آپ کو بہت پریم تھا۔ آج رات کے ۹ بجے آپ اپنی دکان میں تشریف فرما تھے کہ اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے سورگباش ہو گئے ہم کو آپ کے سپُتر لالہ جگدیش رام جی رام وغیرہ سے دلی ہمدردی ہے۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ ایشور آپ کی آتما کو شانتی پردان کرے۔ اور آپ کے لواحقین [illegible]

ہم آپکو مشورہ دیتے ہیں کہ ایک دفعہ ضرور

منقویات	سراج عالم	آتنک نگرہ	گولیوں کا	استعمال کریں
بیوقوف	برس سے	قبض		پھیکی / خون وغیرہ
کی خرابی	جریان	احتلام	سرعت انزال	رقت منی
کی پیچیدگی	اکرتے ہیں	پوری فتح	حاصل	کر چکی ہیں
قیمت	۲	۳ گولیوں کی ڈبیہ	ایک ڈبیہ	چار روپیہ

نہایت عمدہ مضامین سے پُر ۹۲ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب کرنے پر بھیجی جاتی ہے۔

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاوار

ہ- پنڈت دیودت جی اُپدیشک و پنڈت گلشن رائے بھجنیک سبھا کی طرف سے پرچار کرتے رہے ہیں۔ تین دن آریہ سماج مندر میں پرچار ہوتا رہا حاضری بڑی اچھی ہوتی رہی۔
(گنیش دت منتری آریہ سماج مرالے سدھو)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔

کو صبر عطا کرے۔
(کندن لال گپتا منتری آریہ سماج بڈھلاڈہ منڈی)

آریہ سماج مرالے سدھو میں پرچار

آریہ سماج مرالے سدھو میں روزانہ ست سنگ باقاعدہ جاری ہے۔ لالہ کنہیالال صاحب بی۔ اے۔ روزانہ گیتا کی کتھا کیا کرتے ہیں۔ پریوارک ست سنگ بھی ہوتا ہے۔ جو دو بار ممبران کے گھر ہوتا رہتا ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

حصار قحط سہائتا فنڈ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور کی طرف سے ضلع حصار کے اکال پیڑت بھائیوں کی سہائتا کے لئے جو فنڈ جاری کیا گیا ہے۔ اس میں نمن لکھت مہانو بھاؤں نے دان دینے کی کرپا کی ہے۔ انیہ دانی سجنوں نیز آریہ سماجوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ شیگھر ہی اس فنڈ کے لئے اپنی سہائتا بھیج کر مشکور فرمائیں:۔

نام داتا	دھن
شریمتی پورن دیوی جی دھرم پتنی پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا۔ لاہور	۱۰۰/-
کرپارام برادرز۔ لاہور	۱۰۰/-
لالہ روشن لال جی سپورٹس لمیٹڈ۔ لاہور	۵۰/-
دھرم پتنی لالہ " " "	۵۰/-
جے۔ ایس سنت سنگھ بک سیلرز "	۲۵/-
لالہ گیان چند جی ٹھیکیدار۔ دہلی	۱۰۱/-
لالہ نارائن دت جی " "	۱۰۰/-
لالہ ربیا رام میلا رام جی " "	۵۰/-
آریہ سماج انبالہ چھاؤنی	۵۰/-
" قلعہ گوجر سنگھ لاہور	۷۰/-
مہاشہ نانک چند جی حیدرآباد (سندھ)	۵۰/-
لالہ چرنجیت لال جی پردھان آریہ سماج سری نگر	۵۰/-
ایس۔ آر۔ کھنہ ایس۔ ڈی۔ او مادھوپور	۲۵/-
مہاشہ ٹھاکر داس جی ملتان شہر	۱/-
ڈاکٹر خان چند جی لاہور	۵/-
ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کہروڑ پکا	۵/-
مہاشہ موہن لال جی کیماڑی۔ کراچی	۲/۸/-
ڈاکٹر بالمکند جی امرتسر	۱۰/-
مہاشہ پرجلال جی سرگودھا	۱/-
مہاشہ دولت رام جی ایس۔ ڈی۔ او کلکتہ	۱۰/-
مہاشہ دولت رام جی ٹھیکیدار ترکھانی۔ ضلع لائل پور	۵/-
مہاشہ گیان سنگھ دھرمسالہ چھاؤنی	۶/۴/-
منتری آریہ سماج ملکوال	۲۰/-
مہاشہ اجودھیا پرشاد جی دہلی	۱۰/-
" محفوظ مل جی لاہور	۵/-
" ہیم راج " ولید لاہور	۲/-
" نارائن سنگھ کرتار سنگھ "	۲۰/-
" لچھمن داس جی لاہور	۵/-
" محفوظ مل " رائیکوٹ	۵/-
" جیون داس جی ریٹائرڈ سب انسپکٹر گوشتاب	۵۰/-
گپت دان	۱۰/-
مہاشہ راج کشور جی اوورسیر احسان پور	۵۵/-
" بال کشن جی بھارتی سٹیشن ماسٹر	۵/-
[illegible]	

نام داتا	دھن
ڈاکٹر نرنجن لال جی دلباڑین	۵/-
مہاشہ بجے۔ او۔ جی انچارج پاٹھ شالہ احمد آباد	۳/-
آریہ سماج لدھیانہ	۵۰/-
لالہ بھگوان داس جی لاہور چھاؤنی	۳۰/-
شریمتی سرسوتی دیوی جی لاہور	۵/-
میسرز منی دھر ونرسنگھ "	۲/-
" نکامل اینڈ سنز "	۱/-
جہلم ہاؤس لاہور	۲/-
لالہ جانکی داس جی لاہور	۲/-
ڈاکٹر دمینتی دیوی جی بالی "	۱۰/-
گپت دان لاہور	۱۰/-
شریمتی پورن چند جی ڈلہوزی ڈیری لاہور	۵/-
پروفیسر شیو دیال جی ایم۔ اے۔ لاہور	۵/-
مہاشہ برکت رام جی لاہور	۲/-
" چرنجی لال " "	۱/-
گپت دان لاہور	۴۴/۸/۹
شریمتی بدھ ونتی جی لاہور	۳/-
سٹاف سرگنگا رام ٹرسٹ لاہور	۹/۲/-
دھرم پتنی مہاشہ خوشی رام جی	۸/-
گپت دان	۱/۸/-
شریمتی نہال دیوی جی	۲/-
آریہ آیورویدک سبھا مبزانکل	۲۲/۵/-
	۱۲۷۷ - ۳ - ۹

(پرکاشن وبھاگ گورودت بھون۔ لاہور)

"آریہ ویر" لاہور کا شہید نمبر

"آریہ ویر"۔ لاہور کا شہید نمبر پنڈت لیکھرام جی کی شہادت کی سمرتی میں ان کی برسی ویر پنچ کے اپلکھش میں ۲۴ فروری کو بڑی آب و تاب کے ساتھ شائع ہوگا۔ نمبر مذکور میں سنیاسیوں، لیڈروں اور لیکھکوں کے لیکھ اور چیدہ شعرا کی نظمیں ہونگی قیمت پرچار کی خاطر صرف ایک آنہ ہی رکھی گئی ہے۔ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی جلد از جلد زیادہ سے زیادہ پرچوں کیلئے آرڈر بھیجیں۔ نمبر بھاری تعداد میں شائع ہوگا۔ اشتہار دہندگان اشتہارات کے لئے جلد جگہ ریزرو کرالیں۔

گورو کل اندرپرستھ کے انوبھو (نمبر ۲)

(از شری پت چمن لال جی ایم۔ اے۔ پروفیسر گوروکل اندرپرستھ دہلی)

گوروکل اندرپرستھ کے ودیارتھیوں کی آیو ۱۲ سے ۱۷ ورش تک کے لگ بھگ ہے۔ یہ سمیہ منشیہ کے جیون کے لئے وشیش پربھاو رکھتا ہے۔ اس جیون میں بنائی ہوئی عادات عمر بھر کے لئے بنی رہتی ہیں۔ اس اوستھا میں ایک ودیارتھی بچپن سے جوانی میں داخل ہوتا ہے۔ اس کے سارے جسم کے انگوں تتھا دماغ کے وچاروں میں وکاس ہوتا ہے۔ جسم کے بڑھنے کے ساتھ اس کا دماغ بھی نئی نئی امنگیں۔ نئے وچار اور نئے ولولے اٹھتے ہیں۔ ودیارتھی کے دل و دماغ میں وشیش ہلچل مچتی ہے طرح طرح کے وچار وہ سنتا ہے۔ بھن بھن رچی والے لوگوں کے کام کو وہ دیکھتا ہے۔ اور نئی نئی رستم کے آدرش اس کی آنکھوں کے سامنے ناچنے لگتے ہیں۔ جن میں سے اپنی رچی کے انوسار ایک چن کر اسے اپنانا چاہتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ اس کی ساری شکتیوں کو سوبھاوک ریتی سے بڑھنے دینا چاہئے۔ لیکن انہیں بے لگام نہیں ہونے دینا چاہئے۔ ودیارتھی کے جیون کو باقاعدہ اور نیم کو پورتی سے بننے دینا چاہئے۔ اس کو درڑھ نشچے تتھا مرحمر بندھن میں رکھنا آوشیک ہے۔ اس کے من کے اٹھنے ہوئے بڑے وچاروں کو اپنے شدھ وچاروں کی اگنی سے بھسمی بھوت کر دینا نہایت ضروری ہے۔

ودیارتھی اس اوستھا میں جب پرویش کرتا ہے۔ تو اس کو اتم واتاورن میں رکھنا اس کے لئے وشیش لابھدایک ہے۔ کیول ودیارتھی کے سامنے وچار رکھنے سے کچھ لابھ نہ ہوگا۔ ودیارتھی نقل کرتا ہے۔ اور ویسا ہی بننا چاہتا ہے۔ جیسا کہ اس کے ارد گرد کا واتاورن ہوتا ہے۔ ویسے تو ہر ایک منشیہ پر واتاورن کا پربھاو ہوتا ہے۔ لیکن بالک پر وشیش ریتی سے ہوتا ہے۔ دھرم کے سدھانت اور فلاسفی ودیارتھی سمجھ نہیں سکتا۔ وہ تو جو دیکھتا ہے۔ اس کے انوسار آچرن کر سکتا ہے۔ اور بار بار آچرن کرنے سے اس میں یہ سوبھاو بن جاتا ہے۔ جس کو وہ کبھی بھول نہیں سکتا۔ اور وہ اس کے جسم کا حصہ بن جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کا پتن ہونا سمبھو نہیں۔ تو کبھی ودشیہ ہو جاتا ہے۔ ایسی اوستھاؤں میں جہاں برہمچاری گوروکل ادھیاپکوں پر خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ گوروکل کا واتاورن شدھ وچاروں کے لئے ویشیش سہائک ہے۔ یہاں دوسری جگہ کے دوشت وچار اپنا پربھاو نہیں ڈالتے۔ اس کا سنسار باہر کے سنسار سے پرتھک ہے۔ یہاں کی سمسیائیں باہر کی سمسیاؤں سے بھن ہیں۔ باہر کی اپدرو تلے سے وہ سنتشٹ ہیں۔ گالی گلوچ سے یہاں کے برہمچاریوں کو کچھ واسطہ نہیں ہے۔ یہ سنسار وچتر ہے۔ اس کی اپنی سمسیائیں ہیں۔ یہاں جو پرشن پیدا ہوتے ہیں۔ وہ مٹتے بھی نہیں آتے۔ اس لئے ہر ایک ویکتی جو گوروکل میں کام کرتا ہے۔ اس کے لئے وشیش روپ سے سدا دھیان اور برہمچاریوں کے سامنے اپنا اجول چرتر رکھنا چاہئے۔ تاکہ برہمچاری جہاں ان کے وچاروں سے پربھاوت ہوں۔ وہاں ان کے آچرن سے بھی کریاتمک شکشا گرہن کر سکیں جس سے اس تپسیا کے جیون کے بعد وہ اپنی اعلیٰ درجہ کی شخصیت تتھا اعلیٰ درجہ کے آچار وچار سے جنتا پر اپنا سکہ جما سکیں۔ وچار اور آچار۔ ایسی چیزیں ہیں۔ جن پر لوگ خواہ کتنا ہی پردہ ڈالیں۔ خواہ انہیں کتنا بھی بدنام کریں۔ اگر ایک ویکتی کے وچار درڑھ، پوتر تتھا نرمل ہیں۔ تو وہ ویکتی سنسار میں چمکے گا۔ جتنی مصیبت اس کے مارگ میں آئے گی۔ برہمچریہ کا جیون اسے سہن کرنے کے یوگیہ بنا دے گا۔ اور انت میں یدی اس کا جیون اچھا ہے۔ تو وہ کندن بن کر نکلے گا۔

یہ ادیش ہے جس کی طرف گوروکل جانا چاہتا ہے۔ پراچین آرش گرنتھوں کے ادھیین تتھا ادھیاپن سے اس ادیش کی پورتی ہونا سرل تھا سمجھو ہے۔ اور بہت انشوں میں گوروکل اس ادیش کی طرف چل رہا ہے۔ اس کارن سے گوروکل وشیش روپ سے آریہ جگت کے لئے کشش رکھتا ہے۔

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

ایڈیٹر مہاشہ کرشن بی اے

قیمت سالانہ للعہ
ششماہی ہے
ممالک غیر سے لعہ
فی پرچہ ایک آنہ

THE PRAKASH LAHORE

نمبر ۹ | SUNDAY 26th FEB 1933 | ۱۷ پھاگن سمت ۱۹۸۹ مطابق ۲۶ فروری سنہ ۱۹۳۳ء دیانند آبد ۱۰۸ | جلد ۲۹

یجروید

رگوید

اوم

وید امرت

میدھا بدھی کے لئے پرارتھنا

यां मेधां देवगणाः पितरश्चोपासते । तया मा
मद्य मेधयाग्ने मेधाविनं कुरु स्वाहा ॥ यजुः ३२ मं १४॥

اس پوتر وید منتر کا منتر درشٹا رشی "میدھا کام" ہے۔ دیوتا "پرماتما" ہے۔ چھند "بچرشٹپ" ہے۔ اور سور "گاندھار" ہے۔

اس اسار سنسار میں جو نت نئی ایجادیں ہو رہی ہیں۔ وہ ان میدھا بدھی والے پرشوں کا ہی کام ہیں۔ جنہوں نے گہرے مشاہدہ اور لمبے تجربہ کے بعد نیچر کے قوانین کو سمجھ لیا ہے۔ دنیا میں آج تک بیشمار انسان ہو گئے۔ لیکن نام صرف ان کے ہی زندہ ہیں۔ جو کہ اپنی آئندہ نسلوں کے فائدہ کے لئے کوئی پائیدار کام کر گئے۔ کسی انسان کا مفید یا غیر مفید ہونا تب ہی ممکن ہے۔ جب پرماتما کی اپار کرپا اس کے شامل حال ہو۔ اور پورو جنم کے سنسکار اس کو اس کا مستحق قرار دے چکے ہیں۔

ذہین اور محنتی دماغ پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ اشخاص جو زمانہ کی Sands پر اپنا نقش جمانا چاہتے ہیں۔ سفلی جذبات کے غلام انسان اس شان کو نہیں پہنچ سکتے۔ جینئس (Genius) کو اور آئندہ نسلوں کے لئے مفید ثابت ہونا چاہتے ہیں۔ انہیں دن رات یہ پرارتھنا کرنی چاہئے۔ کہ اے (अग्ने) سوئم پرکاش سوروپ ہونے سے ودیا کے جتانے ہارے ایشور!

(देवगणाः) اپنے علم و فضل سے سنسار کا اُپکار کرنے والے (च) اور (पितरः) رکھشا کرنے ہارے گیانی لوگ (याम्) جیسی (मेधाम्) میدھا بدھی کو (उपासते) پراپت ہو کے سیون کرتے ہیں۔ (तया) اس (मेधया) میدھا بدھی سے (माम) مجھ کو (अद्य) فی زمانہ (मेधाविनम्) پرشست میدھا بدھی والا (कुरु) کیجئے (स्वाहा) ستیہ بانی سے۔

انانیت کے پتلے خواہ سو چالاکیاں کریں۔ اہنکار میں ڈوبے ہوئے انسان خواہ ہزار شیخیاں ماریں۔ لیکن سچ تو یہ ہے۔ کہ جب تک جگت پتا کی کرپا اور سہایتا شامل حال نہ ہو۔ دنیا میں سپھلتا کا پراپت ہونا کٹھن ہے۔ اس لئے ہر منش کو جو کہ اپنی جاتی۔ دیش اور نسل کا ہمدرد اور ہتیشی ہے۔ یہ پریم کرتویہ ہے۔ کہ وہ صبح و شام دونوں کال پرماتما کے قدموں میں حاضر ہو کر یہ پرارتھنا کرے۔ کہ "اے دیوتاؤں کے دیوتا! وایو آپ کی اجازت کے بغیر ہل نہیں سکتی۔ جل آپ کی شکتی کے بغیر بہہ نہیں سکتا۔ ہمارا جیون اور ہمارا سارا کاروبار صرف آپ کے آسرے ہے۔ آپ کی مہربانی اور کرپا سے ہم سنسار میں ترقی کر سکتے ہیں۔ اور مددگار ہو سکتے ہیں۔ اس لئے شکتی اور بل دیجئے۔ کہ جس طرح میدھا بدھی کو پاکر ہمارے بڑے بڑے ودوان بزرگ اور رکھشا کرنے والے گیانی لوگ سنسار کا بھلا کیا کرتے تھے۔ ہم بھی اسی طرح دوسروں کا بھلا سوچا کریں۔ اور اپنے جیون سے دوسروں کو لابھ پہنچا سکیں۔ اور اپنی آئندہ نسلوں کے لئے ایک بہتر نمونہ قائم کر سکیں۔

اتھروید

سام وید

براہمن ور کی ضرورت

میری لڑکی عمر ۱۴ سال روپ وتی جو کہ آریہ بھاشا جانتی ہے۔ کے واسطے براہمن ور آریہ گھرانہ کی ضرورت ہے جو کہ بار روزگار یا پڑھتا ہو۔ اور صاحب جائداد ہو۔ میرا گھر تو ضلع امرت سر کے ایک گاؤں میں ہے مگر زیادہ تر یہاں اپنے مربعوں کی زمین میں رہتا ہوں۔ لہذا پتہ ذیل پر خط و کتابت کی جاوے۔

پنڈت لعل چند سابق انسپکٹر پولیس و رفقیر چک $\frac{31}{G.B}$ ڈاکخانہ سربجے نگر۔ ضلع صورت گڑھ۔ بیکانیر سٹیٹ

اگروال کنیا کی ضرورت

ہمارے چچیرے لالہ کاشی ناتھ مینتل کے لڑکے لالہ بن بہاری لال کی استری کا دیہانت ہو گیا ہے گوتر مینتل ہے۔ جنم اسوج سمت ۱۹۶۴ اور عمر ۲۴ سال کی ہے۔ لکھا پڑھا بیوپار لائن میں ہوشیار ہے۔ تندرستی بہت اچھی ہے۔ سکھی اور اچھا گھر ہے۔ انکے واسطے ایک کنیا کی ضرورت ہے جس کی عمر ۱۴ سال سے کم نہ ہو۔ لڑکی امیر یا غریب کی ہو۔ پڑھی یا غیر پڑھی ہو۔ مگر سوشیل ہو۔ یہ اعلےٰ درجہ کا متھرا کا سمبندھ جہاں لڑکی ہر پرکار سے سکھ پالے گی۔ کرنا ہو۔ تو اس پتہ پر خط و کتابت کریں:۔

لالہ چتر بھج گجانند اڑھتی متھرا

ور کے لئے کنیا کی ضرورت

ایک آریہ سماجی ۲۱ سالہ نوجوان، مستقل ملازم ریلوے لمشاہرہ نوے روپیہ ماہوار کے لئے ایک سوشیل۔ سوسمتہ۔ پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج سے واقف کنیا کی ضرورت ہے۔ جس کی آیو ۱۸ اور ۱۹ سال کے لگ بھگ ہو۔ مزید حالات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:۔

نمبر ۴۶۔ معرفت اخبار "پرکاش"۔ لاہور

ضرورت

آریہ کنیا پاٹھشالہ ہیلاں بحقیقی بچیالیہ کے واسطے ایک ایسی یوگیہ آریہ ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ جو چوتھی کلاس تک لڑکیوں کو بھلی بھانتی تعلیم دے سکے۔ ادھیاپکا کو گورمکھی کا بودھ بھی ہونا چاہئے۔ تنخواہ ماہوار ۱۵ سے ۲۰ روپیہ تک ملے گی۔ درخواستیں مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۳۳ء تک بنام ایم۔ آر۔ ورما اوورسیر۔ منیجر آریہ کنیا پاٹھشالہ ہیلاں۔ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات آنی چاہئیں:۔

کنیا کی ضرورت

مجھے اپنے چھوٹے بھائی کے لئے جو ۲۲ سال کا اور انٹرنس پاس ہے تندرست۔ کنوارا۔ برہمچاری اور دڑھ آریہ سماجی ہے۔ آریہ کنیا کی ضرورت ہے جو سوشیل و شکشت ہو۔ ذات پات کا خیال نہیں۔ ورنگ سیلر و جنرل مرچنٹ کی دکان اچھی حیثیت میں کرتا ہے۔ کم از کم ساٹھ روپیہ ماہوار کی آمدن ہے:۔

سیلا رام منیجر بھائی بہادر سنگھ دکان شنکر گڑھ۔ چیچہ وطنی ضلع منٹگمری

یوگیہ اپدیشک کی ضرورت

آریہ سماج نیروبی کے لئے ایک ایسے یوگیہ۔ ہوشیار اور ودوان اپدیشک کی ضرورت ہے۔ جو آریہ سماج کے پوتر سندیش کو سروسادھارن تک پہنچانے کے لئے سمرودا اُرت ہے (اور بھات پور پرچار کا پرچارک ہو) ہی ویدک سنسکار کرا سکتا ہو۔ اور سچے معنوں میں ویدک منتری ہو۔ ویتن یوگیتا اور کام انوسار دیا جائے گا۔ ۳۱ مارچ ۱۹۳۳ء کے بعد آئی ہوئی درخواستوں پر دھیان نہیں دیا جائیگا۔ تمام درخواستیں بنام سکریٹری آریہ سماج نیروبی پوسٹ بکس ۲۴۳۷ کینیا کالونی آنی چاہئیں:۔

سنسار کی گتی

مسندر پرویش بلوں میں مزید رکاوٹ

دہلی - ۲۲ فروری - اسمبلی میں مندر پرویش بلوں کے پیش ہونے کی جوں جوں تاریخ نزدیک آتی جاتی ہے - توں توں دلچسپی بڑھ رہی ہے - اور سب جج پونہ کی عدالت سے مشتہر کیا ہوا سنار - مسٹر سیتی ز اور مسٹر رنگا آئر کو یہ نوٹس موصول ہوئے ہیں - کہ وہ ۲۷ فروری کو اصالتاً یا وکالتاً عدالت میں حاضر ہوں - ساتھ ہی سب جج نے ایڈووکیٹ جنرل کو ہدایت کی ہے - کہ چونکہ یہ معاملہ اب عدالت کے سامنے ہے - اس لئے اسمبلی وغیرہ میں ان کے متعلق مزید کارروائی بند کر دی جائے ::

ایک ماہ کی رخصت - امرت سر - ۲۰ فروری - مسٹر عزیز ہندی سیاسی قیدی اکرجیل سے اپنے بیوپار کے انتظامات کرنے کے لئے ایک ماہ کی رخصت دی گئی ہے ::

الور کا نیا وزیر اعظم - دہلی - ۲۱ فروری معلوم ہوا ہے - کہ مسٹر فرانسس کو ٹیلانی آئی - سی - ایس کو جو اس وقت انگلستان میں ہے - الور کا وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے ::

مہاراجہ الور دہلی کو - الور - ۲۰ فروری - مہاراجہ الور کل شام کو سپیشل ٹرین کے ذریعہ نرنیدر منڈل کی میٹنگ میں شامل ہونے کے لئے دہلی جا رہے ہیں - امید ہے - کہ آپ وہاں چند یوم قیام کریں گے ::

اخبار "ہلال" کو نوٹس - بمبئی - ۲۱ فروری - پیر کرم شاہ نے جسے جالندھر بھیج دیا گیا ہے - اخبار "ہلال" کو نوٹس دیا ہے - کہ اس نے اسے کرنل لارنس کیوں لکھا ::

ملز بند کرنے کا فیصلہ - امرت سر - ۲۱ فروری بکنگھم ملز کے مینیجر نے نوٹس لگا دیا ہے - کہ ۱۳ مارچ ۱۹۳۳ء کو یہ ملز بالکل بند کر دیجائے گی ::

کانگرس کا آئندہ اجلاس - بنارس - ۲۱ فروری - مسٹر لیتے پردھان کانگرس نے اعلان کیا ہے - کہ کانگرس کا سالانہ اجلاس ۳۱ مارچ اور یکم اپریل کو کلکتہ میں منعقد ہوگا ::

جاپان اور چین میں جنگ شروع

ٹوکیو - ۲۱ فروری - کل رات چینی افواج نے جاپانی افواج کو گھیرا میں لینے کی کوشش کی - ژیجیا انگکو میں لڑائی ہوئی - چنچاؤ سے فوراً جاپانی کمک پہنچ گئی - چینیوں کے حملے کے طور پر جاپانیوں نے بھی حملہ کیا - توقع کی جاتی ہے - کہ وہ ریلوے پر قبضہ کرنے کے لئے سپاہ کی طرف بڑھیں گے - اخمر و قنمر جینگ - نے سرکاری بلیٹنوں کے سوائے جنگ کی تمام خبروں کی اشاعت کو ممنوع قرار دیا ہے - تاکہ فوج کی نقل و حرکت کے متعلق چین تک کوئی خبر نہ پہنچنے پائے - جنگ کے امکانات کے متعلق جاپانی قوم میں جوش و خروش پیدا ہو گیا ہے - اس سلسلہ میں جرنیل سوزاکی کی تقریر کے بعد تین ہزار سابق فوجی سپاہیوں نے موثر اور زبردست مظاہرہ کیا - گمان غالب ہے - کہ جہول کا معرکہ جلد ہی شروع ہو جائے گا - مرکزان کی ایک اطلاع مظہر ہے - کہ جاپانی وسیع پیمانہ پر حملہ کی زور شور سے تیاریاں کر رہے ہیں - اندازہ لگایا گیا ہے کہ کم از کم دو ڈویژنوں کو میدان جنگ میں بھیجا جائیگا - اور بہت سے ہوائی جہاز استعمال کیے جائیں گے - یہ بھی فیصلہ کیا ہے - کہ وہ دوپہر کے بعد چین کو ۲۴ گھنٹے کا الٹی میٹم دیگا جس میں مطالبہ کیا جائیگا - کہ چانگ ہسیو لیانگ جہول سے اپنی افواج کو واپس بلالے - چنگچو کی اطلاع ہے - کہ آج زبردست لڑائی شروع ہو گئی ہے - وزیر دفتر بحری نے جاپانی بحری افواج کے افسروں اور سپاہیوں کو حکم دیا ہے - کہ وہ ہر وقت نازک صورت حالات کے لئے تیار رہیں - دوسری طرف چینی جرنیل میو چاؤ ٹنگ کی افواج نے ہملسن ریلوے پل کو تباہ کر دیا ہے - جنگی لحاظ سے یہ پل جاپانیوں کے لئے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے ::

نوجوان لڑکی کی خودکشی - سنار گاؤں - ۱۷ فروری - بالنجی نامی ایک خوبصورت نوجوان لڑکی نے اس لئے خودکشی کرلی ہے - کہ اس کے والدین اسکی شادی ایک ساٹھ سالہ بوڑھے سے کرنا چاہتے تھے ::

جاپانی مال کا بائیکاٹ - کینٹن - ۱۶ فروری - چینی سوداگروں نے آج تمام جاپانی مال کو مہریں لگا دی ہیں - اور اس بات کا اقرار کیا ہے - کہ ہم نہ جاپانی مال خریدیں گے اور نہ منگوائیں گے ::

مسٹر سکلاتوالہ کی امریکہ کو روانگی - لنڈن - ۱۹ فروری - چند امریکن سوسائیٹیوں کی دعوت آنے پر مسٹر سکلاتوالہ عنقریب امریکہ جانیوالے ہیں ::

فوجی کالج کا قیام - جے پور - ۲۰ فروری - مہاراجہ کے حکم سے ایک فوجی کالج جاری کیا گیا ہے - جس میں ریاست کے لئے فوجی افسروں کو تربیت دی جایا کرے گی ::

پروفیسر کا مجلسی بائیکاٹ - سرینگر - ۱۹ فروری - مقامی کالج کے ایک پنڈت پروفیسر نے اپنی پہلی بیوی کی موجودگی میں ایک اور شادی کرلی - اس پر پنڈتوں نے اس پروفیسر کا بائیکاٹ کر دیا ہے ::

سود کشی پر ٹیکس کی تنسیخ - سرینگر - ۱۷ فروری - دربار کشمیر نے پچھلے دنوں ہندوستانی ساخت کی اشیاء پر جو محصول عائد کیا تھا وہ ہٹا دیا گیا ہے ::

شادی روک دی گئی - ملتان - ۱۸ فروری - یہاں ایک عدالت میں شاردا ایکٹ کے ماتحت ایک پانچ سال کی لڑکی کی شادی روک دی گئی ہے ::

غنڈہ ایکٹ کا نفاذ - سرینگر - ۱۸ فروری - معلوم ہوا ہے - کہ حکومت کشمیر عنقریب ایک غنڈہ ایکٹ جاری کرنیوالی ہے - جس کی رو سے آوارہ گردوں اور بدمعاشوں کو قابو میں رکھا جائے گا ::

الور سے اخراج - الور - ۱۸ فروری - حکومت ہند نے کپتان ایسٹن کو دہلی واپس بلا لیا ہے اور اس کی جگہ لالہ اکھے دھاری کو ریونیو منسٹر مقرر کیا گیا ہے ::

جبری تعلیم کا حکم - جے پور - ۱۸ فروری - مہاراجہ جے پور نے اعلان جاری کیا ہے - کہ آئندہ جاگیرداروں کی گدیاں انکے تعلیمیافتہ لڑکوں کو دی جائیں گی - اس لئے جاگیرداروں کو اپنے لڑکے یا میو کالج اجمیر میں پڑھانے چاہئیں یا نوبلز سکول جے پور میں ::

آچاریہ رام دیو جی کی صحت

ملتان - ۲۳ فروری - شری آچاریہ رام دیو جی کی صحت آج کل بہت اچھی نہیں رہی - انکا معمول ہے تھا - کہ سونے سے پہلے دوائی لیا کرتے تھے - لیکن پچھلے دنوں ان کی بے خوابی کی شکایت اس قدر بڑھ گئی - کہ دوائی کے باوجود بھی انہیں نیند نہیں آتی ہے - ان کے پیشاب میں سے معائنہ پر فاسفیٹ نکلے ہیں - مزید براں ان کی کمر - پیٹھ اور ٹانگوں میں ہلکا ہلکا درد رہتا ہے - ان کی بھوک کم ہو رہی ہے - اور وزن گر رہا ہے - نیز انہیں ملتان میں آجکل گرمی زیادہ محسوس ہوتی ہے ::

مسٹر کرشن موہنی لاہور میں - لاہور - ۱۷ فروری - مسز اینی بیسنٹ کے مشہور ورکر مسٹر کرشن موہنی آج شام کی گاڑی سے تشریف لائے ::

محلہ میں نظربندی - پشاور - ۱۶ فروری - پشاور کے مسٹر سوہن لال کو اپنے ہی محلہ میں نظربندی کے متعلق تین دفعہ نوٹس ملا ہے ::

اینٹی کمیونل لیگ کا قیام - لاہور - ۱۷ فروری - ڈاکٹر محمد عالم کی صدارت میں پنجاب میں ایک اینٹی کمیونل لیگ قائم ہوئی ہے - اس لیگ کا مقصد پنجاب سے فرقہ پرستی کے بھوت کو دور کرنا ہے ::

سکول کا کلاک چوری - ملتان - ۱۶ فروری - پرسوں ملتان ڈی اے - وی مڈل سکول میں کوئی چور موقع پاکر دفتر سے سکول کا کلاک اٹھا کر لے گیا ::

بھائی کا قتل بھائی کے ہاتھوں - مدراس - ۱۷ فروری - پولیس نے کل ایک پروہت کو اپنے ایک بھائی کے قتل کے الزام میں گرفتار کر لیا - وجہ یہ معلوم ہوئی ہے - کہ وہ دونوں ایک ہی لڑکی سے بیاہ کرنا چاہتے تھے ::

فرد جرم لگ گئی - لاہور - ۸ فروری - سپیشل ٹریبونل نے اڑھائی سال کی مسلسل سماعت کے بعد جدید مقدمہ سازش لاہور کے ملزمان ۱ - جہانگیر ۲ - لال ۳ - جے پرکاش ۴ - دیانت رائے ۵ - کندن لال ۶ - گلاب سنگھ وغیرہ ۲۲ ملزمان کے خلاف فرد جرم لگا دی ہے ::

سابق ترکی وزیر حیدرآباد میں حیدرآباد - ۱۳ / فروری - رؤف پاشا سابق ترکی وزیر ریاست حیدرآباد کا دورہ کرنے کے لئے کل یہاں پہنچے ؞

سفر یوروپ مبارک باد کلکتہ - ۱۵ / فروری - مسٹر سنتوش کمار باسو کی تحریک پر آج شام کے وقت کلکتہ کارپوریشن نے ایک ریزولیوشن پاس کیا - کہ شری سوبھاش بابو کو سفر یوروپ مبارک ہو - اور وہ جلد صحتیاب ہو کر صحیح و سلامت واپس آئیں ؞

سندھی گاؤں سے ہندوؤں کی ہجرت حیدرآباد - ۱۶ / فروری کو موضع ترکھان ضلع تھر پارکر سے ہندو ہجرت کر گئے ہیں - کیونکہ وہاں جن لوگوں نے ڈاکے ڈالے تھے - وہ اب تک گرفتار نہیں ہوئے ؞

برار کی واپسی - لنڈن ۱۵ / فروری - سر فریڈرک گریڈک سابق گورنر بہار پارلیمنٹ میں یہ سوال کریں گے - کہ کیا گورنمنٹ اس امر کا اعلان کرنے کے لئے تیار ہے - کہ اہل برار کی مخالفت کی وجہ سے صوبہ برار کسی بھی صورت میں نظام کو واپس نہ کیا جائے گا ؞

صدر امریکہ پر گولی - ۱۶ / فروری - مسٹر روزویلٹ جو جمہوریت امریکہ کے پردھان چنے گئے ہیں - آج فائر کر کے حملہ آور نے ۵ گولیاں چلائیں - مگر مسٹر روزویلٹ بال بال بچ گئے - حملہ آور گرفتار کر لیا گیا ہے ؞

لاہور میں سرخ پوسٹر لاہور - ۱۷ / فروری - آج احاطہ کچہری میں ایک پوسٹر چسپاں پایا گیا - جس میں ڈپٹی کمشنر لاہور سپرنٹنڈنٹ پولیس کو قتل کی دھمکی دی گئی - پولیس نے اسے اتار دیا ؞

ڈیرہ دون میں قیام - ڈیرہ دون - ۱۷ / فروری - سابق مہاراجہ اندور چند ماہ ڈیرہ دون میں قیام کریں گے - ان کے لئے کوٹھی کرایہ پر لی گئی ہے ؞

شمولیت کی ممانعت دہلی - ۱۷ / فروری - معلوم ہوا ہے - کہ دہلی میں آل انڈیا سودیشی نمائش کے افتتاح سے چند ہی دن پہلے سیکرٹریٹ کے تمام سرکاری ملازموں سے ایک خفیہ سرکلر پر دستخط کرا کے عہد لیا گیا ہے - کہ وہ آئندہ کسی بھی جلوس میں شامل نہ ہوا کریں گے ؞

شکاگو نمائش کا بائیکاٹ - دہلی - ۱۵ / فروری - سنا ہے - کہ مالی تنگی کی وجہ سے نہ صرف حکومت ہند بلکہ ہندوستانی ریاستیں بھی شکاگو میں منعقد ہونے والی صنعتی نمائش میں شرکت سے احتراز کریں ؞

بائیسکل پر دنیا کا سفر - حیدرآباد - ۱۵ / فروری - کراچی کے ایک مسلمان مسمی غلام رسول مرزا عمر ۲۵ سال جو سائیکل پر تمام دنیا کا دورہ کرنا چاہتے ہیں - آج یہاں پہنچے ؞

ٹکا صاحب نابھہ کی آمد - نابھہ - ۱۶ / فروری - سابق مہاراجہ نابھہ کے فرزند ٹکا صاحب کو گدی دی جانے والی ہے - اس سلسلہ میں ولیعہد بہادر اپنی ریاست میں واپس آ گئے ہیں ؞

پبلسٹی افسر گرفتار - کلکتہ - ۱۶ / فروری - کلکتہ کارپوریشن کے پبلسٹی افسر اور سرگردہ کانگرسی کارکن مسٹر جہان رنجن کو آج ۱۱ ½ بجے گرفتار کر لیا گیا ؞

چمار لڑکی سے شادی - مدراس - ۱۵ / فروری - کل ایک ہندو نوجوان نے جو حال ہی میں انگلستان سے واپس آیا ہے - اچھوت ادھار کی تحریک سے متاثر ہو کر ایک چمار لڑکی سے شادی کرنے کا فیصلہ کیا ہے - علاقہ میں اس خبر سے دلچسپی پیدا ہو گئی ہے ؞

پہلے انگریز بعد میں مسلمان - لکھنؤ - ۱۶ / فروری - انگلستان کے نو مسلم انگریز ڈاکٹر شیلڈرک نے ایک پبلک تقریر میں فرمایا - کہ انگلستان میں مسلم اور غیر مسلم محبت سے رہتے ہیں - اور ساتھ ہی یہ اعلان کیا - کہ میں پہلے انگریز ہوں - اور بعد میں مسلمان ؞

دہلی میں نظربندی - دہلی - ۱۶ / فروری - مقدمہ سازش لاہور کی ایک ملزمہ سوشیلا دیوی کو جسے کچھ عرصہ ہوا رہا کر دیا گیا تھا - اب دہلی میں نظربند کر دیا گیا ہے ؞

شہر بدر ہو جانے کا حکم - میرٹھ - ۱۶ / فروری - مقامی میونسپل بورڈ نے شہر کی ۱۲۰ بازاری عورتوں کو حکم دیا ہے - کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر شہر سے باہر چلی جائیں ؞

پرکاش لاہور
۱۶ر پھاگن سمت ۱۹۸۹

ویدک سدھانت کی وجے

اچھوت ادھار کا پرشنہ آج کل سارے بھارت ورش کی دلچسپی کا موجب بن رہا ہے۔ جب مہاتما گاندھی اس پرشن کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ تو دلچسپی بھی کیوں نہ۔ چھوا چھوت کو دور کرنا وہ اتنا آوشیک سمجھتے ہیں۔ کہ باوجود زبردست عدم تعاونی ہونے کے۔ اور اسی عدم تعاون کی کرپا سے وہ ایک سال سے جیل میں پڑے ہیں۔ قانون پاس کرانے کے لئے گورنمنٹ کے تعاون کے خواہش مند ہیں۔ اس وقت دو بل لیجسلیٹو اسمبلی کے سامنے ہیں۔ ایک صرف مندر پرویش کے متعلق ہے۔ اور دوسرا چھوا چھوت کو دور کرنے کے۔ ان بلوں کے متعلق مہاتما گاندھی اور پنڈت مدن موہن مالوی میں بھی اختلاف ہو گیا ہے۔ مالوی جی یہ تو چاہتے ہیں۔ کہ چھوا چھوت دور ہو جائے۔ اور ہری جنوں کو دیو درشن کی اجازت بھی مل جائے۔ لیکن وہ قانون کی امداد لینے کے خلاف ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ لوک مت کو اس قدر زبردست کیا جائے۔ کہ قانون کی امداد کے بنا ہماری خواہش پوری ہو جائے۔ پنڈت مالوی جی کے اختلاف کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ یہ نہیں چاہتے۔ کہ سدھانت کے پرشنہ میں کسی پر جبر کیا جائے۔ گاندھی جی کا دعویٰ ہے۔ کہ جو دو بل اس وقت اسمبلی کے سامنے پیش ہیں۔ ان میں کسی پر جبر نہیں۔ چنانچہ سر تیج بہادر سپرو نے بھی ان کی تائید کی ہے۔

لیکن اس لیکھ کا سمبندھ اس پتر ویوہار سے نہیں۔ جو پنڈت مالوی اور مہاتما گاندھی کے درمیان ہوا ہے۔ بلکہ اس سے جو مہاتما جی اور ڈاکٹر امبیدکر کے درمیان ہوا ہے۔ مہاتما جی نے ڈاکٹر امبیدکر کو تبادلہ خیالات کے لئے اپنے پاس بلایا۔ وہ وہاں گئے۔ اور بعد ازاں معلوم ہوا۔ کہ ان کے اور مہاتما جی کے درمیان اختلافات رونما ہو گئے ہیں۔ اس خبر کی تصدیق ہو گئی۔ جب ڈاکٹر امبیدکر کا اعلان شائع ہوا۔ اس میں انہوں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ جب تک ہندو ذات پات کو ترک نہیں کرتے۔ تب تک چھوا چھوت دور نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ اس کا براہ راست نتیجہ ہے۔ انہوں نے مہاتما جی کو الٹی میٹم دیا۔ کہ یا تو وہ ان کے کیمپ میں آ جائیں۔ ورنہ دونو کے راستے الگ الگ ہیں۔ ڈاکٹر امبیدکر اگر اظہار رائے پر اکتفا کرتے۔ تو زیادہ افسوس نہ ہوتا۔ لیکن انہوں نے نہایت بیہودہ طریق پر مہاتما گاندھی اور ساری آریہ جاتی کو الٹی میٹم دیا۔ کہ یا تو چتر ورن کے سدھانت کو تلانجلی دو۔ ورنہ اچھوتوں کو سوچنا ہوگا۔ کہ وہ ہندو رہ سکتے ہیں یا نہیں۔ اس کے جواب میں مہاتما گاندھی کا ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ جس نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ ورن ویوستھا کا سدھانت وہی ماننے کے قابل ہے۔ جو رشی دیانند نے پیش کیا ہے۔ مہاتما جی نے ڈاکٹر امبیدکر سے صاف کہہ دیا ہے۔ کہ وہ چتر ورن کا سدھانت چھوڑنے کو تیار نہیں۔ وہ ہندو ہیں۔ اس لئے نہیں۔ کہ ہندوؤں کے گھر میں پیدا ہوئے۔ بلکہ اس لئے۔ کہ ان کا دماغ بھی یہی کہتا ہے۔ کہ ہندو دھرم سچا ہے۔ اور ان کے من کو شانتی اس سے ہی مل سکتی ہے۔ انہوں نے ڈاکٹر امبیدکر سے کہا ہے۔ کہ آپ چتر ورن کے سدھانت پر ٹھنڈے دل سے وچار کریں۔ اور آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ یہ تیاگ کرنے کے قابل نہیں۔ انہوں نے چتر ورن کی جو خوبصورت ویاکھیا کی ہے۔ کوئی آریہ سماجی بھی کیا کرے گا۔ جب میں نے ان کا وہ لیکھ پڑھا تو مجھے بھرم ہوا۔ کہ اس کا لکھنے والا کوئی آریہ سماجی ہے۔ مہاتما جی موجودہ ذات پات اور ورن میں بھید کرتے ہیں۔ ورن کو گن۔ کرم اور سوبھاو پر مبنی قرار دیتے ہیں۔ اور اسے قدرتی تقسیم مانتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر ڈاکٹر امبیدکر اس پرشنہ پر شانتی سے غور کریں گے۔ تو انہیں مہاتما جی کا پکش درست معلوم ہوگا۔ وہ اس وقت تک نہیں سمجھ سکے۔ کہ ویدک کا ورن سدھانت اور ہے۔ اور پرانوں کی ذات پات اور۔ ورن گن کرم اور سوبھاو سے ہے۔ اور ذات جنم سے۔ ورن تبدیل ہو سکتا ہے۔ لیکن ذات تبدیل نہیں ہو سکتی۔ ڈاکٹر امبیدکر کو چتر ورن میں اگر خطرہ محسوس ہوتا ہے۔ تو اس لئے۔ کہ ورن اور ذات میں جو بھید ہے۔ اسے وہ نظر انداز کر دیتے ہیں۔ وہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ ذات کی طرح ورن بھی تبدیل نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ سمجھ لیا جائے۔ کہ براہمن شودر اور شودر براہمن ہو سکتا ہے۔ تو چتر ورن کا سدھانت ناقص نہیں رہتا۔ جب ڈاکٹر امبیدکر خود اپنے گنوں اور کرموں سے براہمن بن سکتے۔ اور پنڈت مالوی اپنے گنوں اور کرموں سے شودر بن سکتے ہوں۔ تو اونچ نیچ کہاں رہ جاتی ہے؟

ہے جو رہنی چاہیے۔ اور جس کے نہ رہنے سے سنسار میں اندھیر مچ جائے۔ ذات کی اونچ نیچ خراب ہے۔ اس لئے کہ سوسائٹی کے جبر سے اونچا نیچے رہتا ہے۔ اور نیچا اونچا ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص گن۔ کرم اور سوبھاو سے اونچا ہے۔ تو وہ سنمان کا پاتر کیوں نہ سمجھا جائے؟ اگر آج کل کے اچھوت تعلیم حاصل کرنے کے بعد براہمن کھشتری اور ویش ورن کو پراپت کرنے کے ادھیکاری سمجھے جائیں۔ تو چھوا چھوت کہاں رہ جاتی ہے؟ وہ تو محض اس لئے ہے۔ کہ ذات ایک ناقابل تبدیل چیز بنا دی گئی ہے۔ مہاتما گاندھی ذات کو بھی اڑانے کے حق میں نہیں۔ اس میں آریہ سماج کو ان سے اختلاف ہے۔ لیکن چتر ورن کے سدھانت پر وہ ان کے ساتھ ہے۔ اور ڈاکٹر امبیدکر سے اختلاف رکھتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب اگر موجودہ ذات پات کو دور کرانا چاہتے ہیں۔ تو آریہ سماج ان کے ساتھ ہے۔ لیکن اگر وہ ورن ویوستھا کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہ ان کا ورودھ کرے گا۔

اس اندولن نے یہ بات بھلی بھانت سدھ کر دی ہے۔ کہ جب تک ورتمان ذات پات ہے۔ تب تک چھوا چھوت پورن روپ سے دور نہیں ہو سکتی۔ اور ورتمان ذات پات کو دور کرنے کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ ورن ویوستھا کا ویدک سدھانت پرچلت کیا جائے۔ جنم کا سوتھان گن۔ کرم اور سوبھاو کو دیا جائے۔ اور ذات کو ایک ناقابل تبدیل شے نہ سمجھا جائے۔ اگر اس طریق پر کام کیا جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ چھوا چھوت کی لعنت جو موجودہ ہندو سوسائٹی کے گلے کا طوق بن رہی ہے۔ کلی طور پر دور ہو جائے گی۔ لیکن یہ کام سوائے آریہ سماج کے کوئی نہیں کر سکتا۔

رشی دیانند کی دور درشتا کی کیا تعریف کروں۔ جنہوں نے ہمیں ایک ایسی سچائی وسنائی ہے۔ جس پر کوئی حملہ نہیں ہو سکتا۔ اور اپنے آریہ سماجی بھائیوں کی کمزوری کی کیا نندا کروں۔ جو ایسے زبردست سدھانت کا کھڑگ ہاتھ میں لے کر بھی چھوا چھوت کے قلعہ کو نہیں گرا سکے۔ اب بھی وقت ہے۔ کہ آریہ سماج سرگرمی سے اس پرشنہ کو اپنے ہاتھ میں لے۔ تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ چھوا چھوت تو لازمی طور پر جائے گی۔ آج جائے یا کل۔ اس شخص کی کوششوں سے جائے یا اس کی۔ ہم نے صرف یہ دیکھنا ہے۔ کہ اس پونیہ کاریہ کا شریہ آریہ سماج کو ملتا ہے یا کسی اور سوسائٹی کو۔ ویدک سدھانت کی وجے تو ہو گئی۔ پرنتو اس سے کیا۔ جب جاتی کو اس سے کوئی لابھ نہ پہنچا۔

(کرشن)

ویرانسو پوری شان سے مناؤ

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری مہودے لکھتے ہیں۔ کہ امسال سوموار ۱۷ر پھاگن سمت ۱۹۸۹ کو ویر پنچمی ہے۔ جبکہ شہید اکبر دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کو ایک بزدل، کافر اور بھاڑے کے ٹٹو مسلمان شدھی کے بہانے آ کر شہید کر گیا تھا۔ اس لئے آریہ سماجوں کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس موقع پر ویر انسو کو پوری شان سے منائیں۔ دھرم ویر کے جیون پر لیکچر ہوں۔ دھرم پرچار کیا جائے ہوں۔ اور نئے ممبر بھرتی کرنے کے اپائے پر وچار کیا جائے۔ لیکھرام سمارک ندھی کے لئے ٹھیک دھن اکٹھا کیا جائے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایسے ذرائع پر بھی ابھی سے خیال میں وچار ضرور ہونا چاہئے۔ جس سے دھرم ویر کی آخری وصیت کو کہ "تحریر کا کام آریہ سماج سے بند نہ ہونے پائے"۔ احسن طریق سے پورا کیا جا سکتا ہے!

جاپان اور چین کی کشیدگی

معلوم ہوتا ہے۔ کہ جاپان کی ہٹ دھرمی سے مشرق بعید میں آگ کے شعلے مشتعل ہونے والے ہیں۔ اس وقت جہول کے محاذ پر چین اور جاپان کی افواج آمنے سامنے کھڑی ہیں۔ اور ڈر ہے کہ کہیں جلد لڑائی شروع نہ ہو جائے۔ [illegible]

دیش کی رکھشا کے لئے میدان میں نکلے ہیں۔ اور کمانڈر انچیف چینی افواج مقیم جہول نے پیپاؤ کے مقام پر جو کہ چینا ریلوے کا آخری سٹیشن ہے۔ جاپانیوں کے قبضے سے نکلوانے کے لئے حملہ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ ادھر جاپان کی سینہ زوری کا یہ حال ہے۔ کہ وہ ۱۹ طاقتوں کی کمیٹی کی رپورٹ کے باوجود اپنی ضد سے باز نہیں آتا۔ حالانکہ براعظم ایشیا کے امن اور چین جیسی ایشیائی طاقت کی ہمسائیگی کا یہ زبردست تقاضا تھا کہ جاپان اپنے رویہ سے یہ ثابت کرتا۔ کہ وہ چین کی بیداری کو رقابت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔ اور اس امر کے لئے تیار نہیں۔ کہ مغربی طاقتوں کو مشرق بعید کے معاملات میں الجھنے کا کوئی موقعہ بہم پہنچائے۔

انور کا مستقبل

برٹش انڈیا کے لوگوں کو سوراجیہ تو کب ملے گا۔ یا اگر ملا بھی تو کب ملے گا۔ لیکن کم از کم اتنا ضرور ہو جائے گا۔ کہ برٹش انڈیا کے ساتھ ہی دیسی ریاستوں میں انگریز افسروں کی بھرتی کا سلسلہ طول پکڑتا جائے گا۔ ریاست کشمیر میں جو فسادات ہوئے۔ ان کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ ریاست کشمیر کی باگ ڈور ہندوستانی وزرا کے ہاتھ سے نکل کر انگریز وزرا کے ہاتھ میں چلی گئی۔ اب ریاست الور میں فسادات ہوئے۔ ان کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے۔ کہ الور میں بھی ہندوستانی وزرا کی جگہ انگریز وزرا [illegible]

دیو سماجی ڈھول کا پول

۱۲ فروری سنہ کے پرکاش کے پرچہ میں ہم نے دیو سماجی اصحاب سے پوچھا تھا۔ کہ وہ نیچر کسے کہتے ہیں۔ اس کا جواب دیتے ہوئے پرم دیو پرماتما سے من گھڑت دیو سماجی فرقہ کا آرگن "ستیہ سماچار" لکھتا ہے۔ کہ

"نیچر یا پرکرتی کی مختصر الفاظ میں تعریف یہ ہے۔ کہ وہ سب قسم کے چھوٹے سے چھوٹے اٹامز اور بڑے سے بڑے بے جان اور جاندار ہستی وجودوں کے مجموعہ کا نام ہے"۔

کاش لیکھک مہاشہ اس قسم کی ایسی تعریف کرنے سے پہلے یہ ثابت کر دیتا۔ کہ آیا دیو سماج کے بانی آنجہانی ستیانند جی نے اس مجموعہ کو کبھی اس طرح دیکھا تھا۔ جس طرح یوگ سمادھی میں ایک ایشور بھگت اپنے پیارے پریتم کے درشن کرتا ہے۔ یا آنجہانی شری ستیانند جی کی زندگی میں ان کے چیلے چانٹے اپنے خود ساختہ یا خود مشتہر کردہ دیوگورو بھگوان کے درشن کیا کرتے تھے۔

آریہ قیدی

کہنے کو تو یہ دعوے کیا جاتا ہے۔ کہ جیل خانجات میں ہر مذہب کے قیدیوں کے دھارمک احساسات کا باقاعدہ لحاظ رکھا جاتا ہے ممکن ہے۔ عیسائی اور مسلمان قیدیوں کی حالت میں ایسا ہی روا رکھا جاتا ہو۔ لیکن جہاں تک آریہ قیدیوں کا تعلق ہے۔ ان کی حالت میں سرتاپا بے قاعدگی اور بے اعتنائی ہی روا رکھی جاتی ہے۔ چنانچہ شری نارائن سوامی جی نے آریہ سارودیشک پرتی ندھی سبھا کے پردھان کی حیثیت سے جو اعلان شائع کیا ہے۔ اس میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ کئی راج نیتک قیدیوں کو جیل میں بھوک ہڑتال کرنی پڑی ہے۔ کیونکہ ان کو اپنے روزانہ دھارمک فرائض ادا کرنے کی اجازت نہیں ملی۔ اور کچھ ایک سنیاسیوں نے بھوک ہڑتال شروع کی ہے۔ کیونکہ ان کو ان کے دھارمک گیروے وستر جیل والوں نے پہننے نہیں دئے۔

اس کے علاوہ بعض اوقات یگیوپویت کے جبراً اتروا لئے جانے کی بھی شکایات موصول ہوئی ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ حکومت ہند اس معاملہ کو کسی پراونشل گورنمنٹ کے فیصلہ پر چھوڑنے کی بجائے خود ہی جلد فیصلہ کرے۔ کیونکہ آریہ جگت کے لئے یہ ایک آل انڈیا سوال ہے۔

"پرچارک" کا ورلاپ

شاستر کاروں نے سچ فرمایا ہے کہ جب سنسار میں سنتیہ دھرم کا اپدیش کرنے والے پرچارک [illegible]

تو اس وقت ستر دھاتو بھگت بھی ڈانواں ڈول ہو جاتے ہیں۔ "پرچارک" امرتسر اپنے ۱۶ فروری کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ:-

"ملک بھر میں سناتن دھرم کے متعلق بہت پھیلا پرچار ہے۔ کئی دنوں اخبارات بھی کسی نہ کسی طرح سناتن دھرم کے خلاف مضامین لکھ کر ہندوؤں کو دھرم سے بیزار کرا رہے ہیں۔ مذہبی سوسائٹیوں میں بھی سناتن دھرم کے ہی وِرودھ آوازیں دی جاتی ہیں۔ ٹریکٹ و اشتہارات بھی سناتن دھرم پر ہی حملے کراتے ہیں۔ ملک کے پولیٹکل لیڈر و پنڈت مالویہ جیسے پنڈت بھی کسی نہ کسی صورت میں سناتن دھرم کے سدھانتوں میں تبدیلی چاہتے ہیں۔ طالب علم گریجویٹ ماسٹر اور بیرسٹر بھی سناتن دھرمی نہیں رہے ہیں۔ غیر مذہبی خیالات کا تانا بانا کچھ اس طرح سے پھیلایا گیا ہے۔ کہ لاکھ کوششوں کے باوجود بھی رشی جیون بنتا نہیں ہے"۔

"پرچارک" اگر اس قسم کی نوحہ خوانی کرنے کی بجائے دھرم سبھاؤں کو پاکھنڈیوں سے صاف کرنے کی تحریک میں مدد دیتا۔ اور پچاس لاکھ سادھوؤں کو دھارمک جیون بسر کرنے کی تلقین کرتا۔ اور صرف پنڈت مالویہ جیسے سرگرم کارکنوں کی پگڑیاں اچھالنے کو ہی اپنا دھرم نہ سمجھ لیتا۔ تو اسے اس قسم کی نوحہ خوانی کرنے کا موقع ہی نہ ملتا۔ ع خود کردہ را درمان چیست

شیطانی جہاد

"پرچارک" امرتسر کی عقل پر نہ معلوم کیوں پردہ پڑ گیا ہے۔ کہ وہ مہاتما گاندھی اور پنڈت مالویہ جیسے بزرگوں کی پگڑیاں اچھالنے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ اس اوندھی کھوپڑی کے مالک نے پہلے ایک پرچہ میں تو مہاتما گاندھی کو کلجگ کا سوروپ ٹھہرایا۔ اب اسی "پرچارک" نے یہ شیطانی جہاد شروع کر دیا ہے۔ کہ "مہاتما گاندھی کو مہاتما کہنا غلط ہے کیونکہ وہ ہندوستان کے ایک ہندو گھرانہ میں پیدا ہو کر ہندی خمیر ہوتے ہوئے سناتن دھرمی ہندوؤں کے مندروں میں دھرم ورودھ اچھوتوں کو مندروں میں داخل کرانا اپنا اعلیٰ مقصد قرار دیتے ہیں۔ اور اس طرح ہندوؤں کے جگر میں برچھی گھونپ کر اور انہیں تڑپتے دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں"۔

"پرچارک" کے اس جہاد کو دیکھ کر ہمیں صرف یہی کہنا پڑتا ہے کہ "وناش کالے وپریت بدھی"۔ مہاتما گاندھی تو ہندو دھرم کا بھلا کر رہے ہیں۔ ہندو دھرم کا لایعنی محافظ مشہور کر کے پگڑی اچھال پالیسی پر عمل پیرا ہو کر ہندو دھرم کی خدمت کر رہے ہیں۔

مدد کرنے سے انکار

مسٹر گیا پرشاد سنگھ ممبر اسمبلی نے حکومت سے درخواست کی تھی۔ کہ وہ مندر پرویش بل کو اپنے نمبر سے پہلے پیش کرنے کی اجازت دے۔ اور اس سے پہلے پیش ہونے والے بلوں کا نمبر بعد میں کر دیا جائے۔ لیکن ۱۰ فروری کو سر برجندر لال مترا لیڈر آف دی ہاؤس نے اس کے جواب میں جو مراسلہ بھیجا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ معمول کو بدلنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ مندر پرویش بل کی طرف سارے ملک کی آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ مہاتما گاندھی نے ممبران اسمبلی کے نام جو پیغام بھیجا ہے۔ اس میں ان سے اپیل کی ہے کہ ہندوستان کی لاج رکھو۔ ایسے اہم بل کے متعلق حکومت کا کسی قسم کی مدد دینے سے انکار کرنا صاف طور پر پبلک جذبات سے سرد مہری کا سلوک روا رکھنا ہے۔ اور ہندوستان کی رائے عامہ کی کھلی تحقیر کرنا ہے۔

اینٹی کمیونل لیگ کا قیام

ہندوستان کا سیاسی طبقہ آج کل فرقہ داری سے سخت بیزار ہے۔ لیکن ہندوستان میں فرقہ داری کا بھوت ایسی منحوس ساعت میں آگھسا ہے۔ کہ یہ بھوت یہاں سے نکلنے کا نام ہی نہیں لیتا۔ چنانچہ اس بدعت کو زور سے محسوس کر کے ڈاکٹر محمد عالم بیرسٹر کی کوٹھی پر لاہور کے چند معزز اصحاب کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ حاضرین میں زیادہ تر ایسے اشخاص تھے۔ جو شروع سے ہی فرقہ واری کے مخالف ہیں۔ پیشتر اس کے کہ لیگ فرقہ پرستی کے خلاف جہاد کرے۔ اسے اس بات کا تہیہ کرنا چاہئے۔ کہ وہ سب سے پہلے ان اشخاص یا جماعتوں کی ذہنیت کو بدلائے گی۔ جنہوں نے لنڈن کی گلیوں تک اپنے فرقہ وارانہ مطالبات کی تشہیر کر کے ہندوستان کی ساکھ کو داغ لگایا ہے۔ اور ساری قوم کی دنیا میں جگ ہنسائی کی ہے۔

دماغ کا علاج کراؤ!

قادیان کا "الفضل" لکھتا ہے۔ کہ "ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۲۰ پر لکھا ہوا ہے کہ ایشور جیو اور کائنات کی علت مادی یہ تینوں چیزیں ازلی ہیں۔ اور آگے چل کر صفحہ ۲۴۸ پر لکھا ہے۔ کہ [illegible]

ہیں۔ لہٰذا سوامی جی کی تحریر میں تین اور پانچ کا تضاد ہے"۔ داناؤں نے سچ کہا ہے۔ کہ کسی بزرگ کے قول کو سمجھنے کے لئے بھی عقل کی ضرورت ہے۔ لیکن جن لوگوں کی عقل بہشتی مقبرہ میں مقید ہو چکی ہو۔ ان کے متعلق کیا کہا جائے۔ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ رشی فرماتے ہیں کہ ایشور جیو اور پرکرتی تین (distinct entities) ہیں۔ باقی رہے آکاش اور کال۔ وہ کوئی (entities) تو ہیں ہی نہیں۔ کہ ان کے ذکر سے تضاد لازم آئے۔

چندہ لینے کی چاٹ!

مرزائی حضرات ویسے تو یہ کہتے ہیں۔ کہ ان کا مجازی یا بروزی نبی قادیانی دمشق کے مینارہ کے نیچے اس لئے گرا۔ کہ خر دجال کو سیدھا کرے۔ اور حضرت عیسےٰ کو اہل سنت کے بیان کردہ چوتھے آسمان سے نیچے اتار کر دم لے۔ لیکن جہاں تک ہم نے مرزائیوں کو بغور مطالعہ کیا ہے۔ وہ کوئی روحانی جماعت تو معلوم نہیں ہوتی۔ بلکہ چندہ جمع کرنے والی ایجنسی ہے۔ ملاحظہ ہو "الفضل" مطبوعہ ۲۲ نومبر سنہ ۱۹۳۲ء جہاں ارشاد ہوتا ہے۔ کہ:-

"قرآن مجید سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح موعود کا کام چندہ لینا ہے۔ اور اگر آپ کے چندہ نہ دینے کی سستی سے سلسلہ کے کاموں میں ہرج ہوتا ہے۔ تو آپ اللہ تعالیٰ کے کام میں ہرج کرنے والے ہیں"۔

دائم المریض اور کھانسی خوردہ امام کے الفاظ کسی مزید توضیح اور تشریح کے محتاج نہیں۔ اگر مزید ثبوت کی ضرورت ہو۔ تو ۱۹ فروری سنہ ۱۹۳۳ء کا "الفضل" دیکھو۔ جہاں مرزائی ناظروں کا ہی اعلان ہو رہا ہے۔ کہ تمام جماعتیں اپنا بجٹ پورا کریں۔

جبری تعلیم کا حکم

اگر بھارت ورش کی دیسی ریاستیں ہی اپنی خرابیوں کا سنشودھن کرنے لگ جائیں۔ تو پھر کسی دوسری طاقت کو ان کے معاملات میں مداخلت کرنے کا موقع ہی نصیب نہ ہو۔ ہمیں یہ سوچنا پڑھ کر خوشی ہوئی ہے۔ کہ مہاراجہ جے پور نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ کہ آئندہ جاگیرداروں کی گدیاں ان کے لائق فرزندوں کو ہی دی جائیں گی۔ جو تعلیم یافتہ نہیں ہوں گے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ تمام جاگیردار اپنے لڑکوں کو یا تو میو کالج اجمیر میں پڑھائیں۔ یا نوبلز سکول جے پور میں۔ اگر ہندوستان کے باقی والیان ریاست بھی اس قسم کے حکم جاری کر دیں۔ تو ہمارا وشواس ہے کہ اس سے جہاں جاگیروں کا انتظام بہتر ہو جائے گا۔ وہاں والیان کو بھی بہتر مشیر آسانی سے دستیاب ہو سکیں گے۔ اور خود بخود ہی بھارت ورش سے شخصی حکومت کی جگہ جمہوری حکومت کو جگہ دینے کا موقع بن جائے گا۔

رہا کیوں نہیں کرتے؟

مسٹر سوبھاش چندر بوس کو ۱۷ فروری کی رات کو مضبوط پولیس کے پہرہ میں جبل پور میں لے جایا گیا ہے۔ انہیں جیل سے ایمرجنسی کار میں بٹھلایا گیا۔ اور سٹریچر پر ڈال کر ریلوے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر لے جایا گیا۔ ان کے ساتھ ایک ڈاکٹر بھی ہے۔ اور وہ بہت کمزور ہیں۔ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ ایک کمزور اور بیمار شخص پر مضبوط پہرہ لگانے کی کیا ضرورت تھی۔ حکومت کیوں اس دردناک حالت میں بھی سیاسی قیدیوں کو ایک جیل سے دوسرے جیل میں بھیج کر اپنی سرد مہری اور بے اعتنائی کی نمائش کرتی پھرتی ہے اور رائے عامہ کو مکدر بنانیکا موجب بنتی ہے۔ رواداری اور تدبر کا تقاضا یہ ہے۔ کہ کسی سیاسی قیدی کو اس حالت میں جیل میں ہی نہ رکھا جائے۔ جبکہ اُس کی صحت کے خطرہ میں پڑنے کی علامات ظاہر ہونی شروع ہو جائیں۔ سوبھاش بابو کوئی نامعلوم شخصیت نہیں ہیں۔ وہ بنگال کے نوجوان طبقہ کے محترم ہیرو ہیں۔ اگر وہ کسی آزاد ملک میں پیدا ہوتے۔ تو آج اس آزاد ملک کی پارلیمنٹ کے وزیر اعظم ہوتے۔ لیکن یہ محکوم اور بدقسمت ہندوستان ہے۔ جہاں سوبھاش بابو کے بیمار پنجر کی بھی مضبوط پولیس کے پہرہ میں نمائش کرائی جا رہی ہے۔ اور بیماری کی حالت میں بھی رہائی کا نام نہیں لیا جاتا۔

ورن بیوستھا کی بیسود مخالفت

ورن بیوستھا ایک قدرتی تقسیم کار ہے۔ اس کا آدھار گن اور کرم پر ہے۔ ہمارے پورانک دھابیوں نے اسے غلطی سے جنم پر مبنی قرار دیکر بھارت ورش میں بڑا انیاچار کیا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر امبیدکر نے مہاتما گاندھی کو ورن بیوستھا اڑانے پر جو زور دیا تھا۔ وہ بھی مذکورہ باطل تصور کو اڑانے کے متعلق تھا۔ اسی سلسلہ میں مسٹر سوامی داس سکرٹری پنجاب دلت جاتی ایسوسی ایشن نے جو چٹھی لکھی ہے۔ اس میں یہی شکایت کی ہے۔ کہ ”براہمن خاندان میں پیدا ہوا شخص خواہ وہ کتنا ہی بدمعاش کیوں نہ ہو۔ پنڈت کہلائے گا۔ اور نیچ جات میں پیدا ہوا خواہ کتنا ہی شریف کیوں نہ ہو۔ نفرت سے دیکھا جائے گا۔ اس لئے جات پات کا خاتمہ ہونا چاہئیے“

مسٹر سوامی داس کی شکایت تب ہی بجا ہوتی۔ اگر ورن ویوستھا کو گن کرم پر مبنی قرار دیا جانے کے بعد اس قسم کی شکایت کا کوئی موقعہ رہتا۔ یہ یاد رہے کہ ایک براہمن خاندان میں پیدا شدہ شخص تب ہی براہمن ہے۔ اگر وہ کام براہمنوں والا کرتا ہے۔ ورنہ وہ براہمن کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔

مرزائی امام کی تہذیب

زمانہ کی گردش دیکھئے۔ آج وہ لوگ بھی دوسروں کو راہ ہدایت دکھلانے کا فاسد دعویٰ کرتے ہیں جن کو تہذیب سے مس تک نہیں۔ اور جو نابالغ بچوں اور معصوم عورتوں کے سامنے فحش سے فحش تقاریر کرنے میں ہی اپنی خوبی تصور کرتے ہیں۔ مرزائیوں کے موجودہ پیر و مرشد نے ۲۸ جنوری ۱۹۳۳ء کو خطبہ عید الفطر دیتے ہوئے ذیل کی فضولیات سے اپنے مریدوں کو محظوظ کیا:۔

”میں نے کچھ دن ہوئے۔ اسی رمضان میں ایک رویاء دیکھا۔ کہ ایک بڑا ہجوم ہے۔ ایسا ہی جیسا کہ اب آپ لوگ بیٹھے ہیں۔ میں اس میں بیٹھا ہوں۔ اور ایک دو غیر احمدی بھی میرے پاس بیٹھے ہیں۔ کچھ لوگ مجھے دبا رہے ہیں۔ اُن میں سے ایک شخص جو سامنے کی طرف بیٹھا تھا۔ اُس نے آہستہ آہستہ میرا آزار بند پکڑ کر گرہ کھولنی چاہی۔ میں نے سمجھا۔ اُس کا ہاتھ اتفاقاً جا لگا ہے۔ اور میں نے آزار بند پکڑ کر اس کی جگہ پر اٹکا دیا۔ پھر دوبارہ اُس نے ایسی ہی حرکت کی۔ اور میں نے پھر بھی یہی سمجھا۔ کہ اتفاقیہ اس سے ایسا ہوا ہے۔ اور پھر آزار بند اڑس لیا۔ تیسری دفعہ پھر اس نے ایسا ہی کیا۔ تب مجھے اُس کی بدنیتی کے متعلق شبہ ہوا۔ اور میں نے اُسے روکا نہیں۔ جب تک کہ میں نے دیکھ نہ لیا۔ کہ بالارادہ وہ ایسا کر رہا ہے۔ تا کہ جب میں کھڑا ہوں۔ تو ننگا ہو جاؤں۔ اور لوگوں میں میری ہتکی ہو“

پیٹو مرزا صاحب

متوفی غلام احمد قادیانی جہاں ظلی یا بروزی نبی تھے۔ وہاں آپ سخت بدپرہیز بھی تھے۔ چنانچہ آپ کے صاحبزادہ نے اپنے خطبہ عید الفطر میں آپ کے پیٹو ہونے کا ذیل کا واقعہ اخبار ”الفضل“ میں شائع کرایا ہے:۔

”ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سخت کھانسی میں مبتلا ہوئے۔ ایسی شدید کھانسی تھی۔ کہ اخباروں میں اس کا ذکر پڑھ کر عبد الحکیم نے لکھ دیا۔ کہ آپ سل سے فوت ہوں گے۔ ان دنوں چونکہ میری ڈیوٹی آپ کو دوا پلانے کی تھی۔ اس لئے میں بھی اپنے آپ کو نصف ڈاکٹر سمجھتا تھا۔ ایک دن کہیں سے پھل آیا۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا پھل ہے پاس سنگترا کیلا ہے سنگترہ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ترتیب کرو۔ میں نے ترتیب تو کر دیا۔ کیونکہ حکم تھا۔ مگر عرض کیا کہ کیلا کھانا آپ کے لئے مضر ہو گا۔ آپ مسکراتے جاتے اور کھاتے جاتے۔ میں اپنے دل میں کڑھ رہا تھا۔ کہ تکلیف بڑھ جائیگی۔ آخر آپ نے فرمایا۔ مجھے ابھی الہام ہوا ہے۔ کھانسی دور ہو گئی جو چاہو کھاؤ“

مرزا صاحب کے مرید اگر اس قسم کی بدپرہیزی کو بھی سنت پیروی نبی سمجھ کر اس پر فخر کرتے پھریں۔ تو ان کی مرضی۔ ہمیں تو ایسی بدپرہیزی کو نبوت کا نام دیتے شرم محسوس ہوتی ہے۔

جینتی کی ممانعت

ریاست بھرت پور جاٹوں کی نمائندہ ریاست ہے۔ اور جاٹ جاتی اس پر حد سے زیادہ فخر کرتی ہے۔ لیکن ہمیں یہ بات پڑھ کر سخت حیرانگی ہوئی ہے۔ کہ اس جاٹ ریاست کے اندر بھی بسنت پنچمی کے دن ریاست کی موجودہ کونسل نے مہاراجہ سورجمل کی جینتی منانے کی اجازت نہیں دی۔ روہتک کا جاٹ گزٹ شاکی ہے۔ کہ یہ ممانعت صرف میجر ہنکاک کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے ہوئی ہے۔ حیرانگی اس لئے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ کہ انگریز قوم خود تو لارڈ نیلسن۔ لارڈ ولنگٹن اور لارڈ کلایو کی یاد کو بڑے شوق کے ساتھ مناتی ہے۔ لیکن اس کا ایک نمائندہ جاٹوں جیسی وفادار قوم کو مہاراجہ سورجمل جیسے لاثانی ہیرو کی یاد منانے سے منع کرتا ہے۔ اگر میجر ہنکاک اپنی ہٹ دھرمی کی پالیسی کو خود ترک نہ کریں۔ تو پھر کونسل بھرت پور کے پریذیڈنٹ اور حکومت ہند کے پولیٹیکل افسروں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس ہٹ دھرمی کی پالیسی کا خاتمہ کرا کر جاٹوں کو ناراض ہونے کا موقعہ نہ دیں۔

جہادی سپرٹ کا ظہور

ہر چند ہمارے پڑھے لکھے مسلمان دوست یہ کہتے ہیں۔ کہ اسلام کی رو سے دین میں جبر و اکراہ کی اجازت نہیں۔ لیکن جب ہم اپنے مسلمان دوستوں کے عمل کو دیکھتے ہیں۔ تو اسے ان کے قول کے اُلٹ پاتے ہیں۔ جب کوئی شخص خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم کسی وقت ایسی آزاد خیالی کا ثبوت دیتا ہے۔ جس سے وہ اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتا ہے۔ تو مسلمانوں کی جہادی سپرٹ مشتعل ہو جاتی ہے۔ اور نہ صرف ظاہر مخالفوں کو اپنا نشانہ بناتی ہے۔ جیسا کہ اس نے شری پنڈت لیکھرام جی اور شری مہاشہ راجپال جی کو بنایا تھا۔ بلکہ مذہب اسلام کے حواریوں پر بھی نشتر کسنے میں گرے سبقت لے جانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس قسم کی جہادی سپرٹ کا اظہار آج ”انگارے“ کے خلاف ہو رہا ہے۔ جو کہ جسٹس وزیر حسین صاحب چیف جج اودھ چیف کورٹ کے صاحبزادہ کی تصنیف ہے۔ کاش! ہمارے مسلمان دوست جہادی سپرٹ کا اظہار کرنے کی بجائے معقولیت سے کام لینا سیکھیں۔ اور دنیا میں اپنے مذہب کو مذاق نہ بنائیں۔

"ناستکتا کا کھنڈن"

(مہاشہ "ناتھ" جلالپوری کے قلم سے)

آج کل جیسے جیسے یوروپ کی اندھا دھند تقلید میں مادہ پرستی اور فیشن پرستی کا زور بڑھتا جا رہا ہے۔ ویسے ویسے نوجوان طبقہ کی بھاری کثرت ناستکتا اور دہریت کا شکار ہوتی چلی جا رہی ہے۔ یوروپ کا خشک فلسفہ اور بولشویک ازم کی پیدا کردہ متعصبانہ ذہنیت بھی اس سفلی جذبہ کی سیری کی حوصلہ افزائی کر کے دنیا کو پرماتما سے دور ہی دور لے جا رہی ہے۔ لہذا ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ کہ اس مادہ پرستی اور دہریت کے خلاف زبردست قلمی جہاد کیا جائے۔ اور اس جہاد کی بنیاد وید بھگوان کے پوتر آدھار پر رکھی جائے:-

हिरण्मयेन पात्रेण सत्यस्यापिहितं मुखम्। यो ऽसावादित्ये पुरुषः सो ऽसावहम्।
ओ३म् खं ब्रह्म॥ १७

یجروید۔ ادھیائے ۴۰۔ منتر ۱۷ :-

سدھانتی۔ کیوں بھائی دیوسماجی! تمہارا دشواس کس پر ہے؟

دیوسماجی۔ بھائی سدھانتی! ہم تو صرف نیچر پر ہی وشواس رکھتے ہیں:-

سدھانتی۔ کیا تمہاری نیچر مختار مطلق ہے۔ یا کسی مدرک بالذات ہستی کے تابع فرمان ہے؟

دیوسماجی۔ ہم ان بحث مباحثوں میں پڑنا پسند نہیں کرتے۔ ہمارے دیوگورو بھگوان نے اپنے دیوشاستر میں ہمیں یہی شکشا دی ہے:-

سدھانتی۔ کیا تم نے آج تک یہ نہیں سنا۔ کہ امریکہ کے مشہور سائینسدان فی زمانہ یہ کہہ رہے ہیں کہ "سائینس (وگیان) آجکل Laws of nature ارتقات نیچر کے نیموں کو ایشور ستا کا بیرونی روپ بلاشبہ مانتا ہے"

"vide the cultural world"

دیوسماجی۔ ہمارے دیوشاستر میں تو ایسا نہیں لکھا ہے۔

سدھانتی۔ جہاں دیوشاستر کو پڑھتے ہو وہاں وگیان سے بے لکھ ہونے سے تو بچو۔

دیوسماجی۔ بھائی سدھانتی! دیوشاستر کی نندا کیوں کرتے ہو؟ سویٹ روس کے مدبر اور فلاسفر بھی پرماتما کو نہیں مانتے:-

سدھانتی۔ بھائی صاحب! دوسروں کی کورانہ تقلید پاپ ہے۔ جب کسی بات کو سنو یا پڑھو تو پہلے وچار سے کام لو۔

دیوسماجی۔ ایشور بظاہر تو کہیں نظر نہیں آتا۔ اور نہ ہی کوئی کام کرتا دکھتا ہے۔ پھر اُسے کس طرح مانیں؟

سدھانتی۔ اپنی دماغی سی آنکھوں کو چھوڑ دو۔ اور دماغ لڑاؤ۔ ذرا فہم و فراست سے کام لو۔ میں پہلے بتلا چکا ہوں۔ کہ تمہاری نیچر کے جملہ قوانین ایشور ستا کا بیرونی روپ ہے:-

نیچر جڑ ہے۔ لولی ہے۔ لنگڑی ہے۔ اور کسی دوسری ذات کی محتاج ہے؟

سدھانتی۔ دستو۔ وید بھگوان فرماتا ہے۔ کہ (सत्यस्य) تینوں زمانوں میں رہنے والی نیچر کا (मुखम्) اندرونی یا لطیف ترین سوروپ (अपिहितम्) سربستہ راز کی طرح ملفوف مرکوز ہے۔

کر نتیجہ نکلے بندوں بیان کر دیا۔ لیکن ادھر ستو۔ وید بھگوان فرماتا ہے۔ کہ وہ شکتی (हिरण्मयेन) مدرک بالذات ہے۔ چیتن ہے۔ ذی تعقل ہے۔ اور یہی بونیکا ذکر ہی کیا؟ Intelligent ہے۔ کیونکہ اگر یہ شکتی ذی تعقل نہ ہوتی۔ تو سرشٹی کے اندر کوئی بھی نیم باقاعدہ اپنا باقاعدہ عمل نہ دکھلاتا اور نہ ہی سنسار میں

"عَلمبردارِ حق"

(از لالہ روشن لال جی گپتا۔ بی۔ اے روشن پٹیالوی)

ہند پر اغیار کے ظلم و ستم کا زور تھا
اور مظلوموں کے رونے سے یاں برپا شور تھا
آسماں پہ جہل کا بادل گھرا گھنگھور تھا
ہند میں ہندو دھرم گویا قریب گور تھا

ہو گئے تھے ہم تو غافل کچھ پتہ ہم کو نہ تھا!
لٹ رہی تھی اپنی محفل کچھ پتہ ہم کو نہ تھا

ہو گئی ودھوائیں تھیں چاروں طرف ہی بیشمار
ہو رہے تھے ظلم ان پر بے محل بے اختیار
ان کے دکھ اور درد کی ہیں داستانیں پُر فشار
ان کو ایذا دینے والے ہر طرف تھے بیشمار

کیا بتاؤں کیا لکھوں اُن کی مصیبت تھی یہاں
بہت ہی لمبی ہے اُن کے درد دل کی داستاں

بھوک سے اس دیش کے بچے تڑپتے تھے بہت
کوئی پرساں تھا نہ انکا وہ بلکتے تھے بہت
آب و دانہ کے نہ ملنے سے ترستے تھے بہت
راہ سے گمراہ ہو کر وہ بھٹکتے تھے بہت

ان یتیموں کی اوستھا ہو نہیں سکتی بیاں
جذب کرنے کی تھیں اُن کو ہر طرف سرگوشیاں

ایسے موقع پر رشی آئے حفاظت کے لئے
قوم کی اور ملک کی نشکام خدمت کے لئے
تڑپتا تھا دل رشی کا سب کی راحت کے لئے
دیش کی عزت، ترقی اور عظمت کے لئے

ایسے موقع پر جگایا مہرشی نے آن کر
خواب غفلت سے اٹھایا مہرشی نے آن کر

گیان کا دیپک جلایا مہرشی نے آن کر
ڈوبتوں کو بھی ترایا مہرشی نے آن کر
دھرم کا مارگ بتایا مہرشی نے آن کر
اور جہالت سے بچایا مہرشی نے آن کر

کر دیا روشن زمانہ جس رشی نے آن میں!
کیا کروں توصیف میں ایسے رشی کی شان میں

دیوسماجی۔ وہ کسی ہستی میں ملفوف و مرکوز ہے؟

سدھانتی۔ او بھولے بھائی! ہستی اور رشی کا ذکر جانے دو۔ وہ کسی (पात्रेण) رکھشک یا محافظ شکتی میں مرکوز و ملفوف ہے۔ جیسا کہ مسٹر ہربرٹ سپنسر جیسے انگریز سائینسدان بھی کہتے ہیں۔ کہ اس سارے جہان میں کوئی Force یا شکتی کام کر رہی ہے۔

دیوسماجی۔ ساتھ ہی مسٹر ہربرٹ سپنسر نے یہ بھی ذکر کیا ہے۔ کہ میں یہ دعویٰ سے نہیں کہہ سکتا کہ وہ Force یعنی شکتی اندھی ہے یا سوجاکھی۔

سدھانتی۔ جہاں تک ہربرٹ سپنسر جیسے یوروپین

ہمیں نیچر کے قوانین باقاعدہ ملتے:-

نوین ویدانتی۔ بھائی سدھانتی! تو اس دیوسماجی سے کیا جھگڑتا ہے۔ یہ تو پورا ناستک ہے۔ آ میرے پاس آ بیٹھ:-

سدھانتی۔ بھائی ویدانتی! تیرے پاس کیا بیٹھوں۔ تو نے بھلا ورش کی سبھیتا کو ہی داغ لگا دیا ہے:-

نوین ویدانتی۔ یہ کیسے؟ میں تو مجسم برہم ہوں۔

سدھانتی۔ چھوڑ ان ڈھکوسلوں کو۔ ذرا اپنی داستان عیزو کی زبان سے سن۔ اکبر بادشاہ سے کسی نے یہ سوال کیا۔ کہ ہندوستان کے لئے دوسرے ممالک کی طرح

کیوں کوئی نبی نہیں آیا؟ اکبر بادشاہ نے ہنس کر جواب دیا۔ کہ ہندوستان کی بات تو پوچھو عرب اور شام میں تو رسولوں اور انبیاء کی لام ڈوری آئی۔ لیکن ہندوستانیوں نے رسول اور نبی بننا پسند نہ کیا۔ بلکہ انہوں نے سیدھے ہی خدا بن کر دکھلا دیا۔ گنوار سے گنوار لوگ "اہم برہم" کی ہمارنی رٹنے لگ گئے۔

نوین ویدانتی۔ بھائی سدھانتی! تم ابھی مایا کے بھرم جال میں ہو۔ اس بھرم جال کو توڑ دو۔ اور تم مجسم برہم ہو جاؤ:

سدھانتی۔ بھولے ویدانتی! تجھ فنٹ کے پتلے کو یہ شیخی اور شوخی زیب نہیں دیتی۔ اپنی کمزوریوں کو دیکھو۔ نقائص پر غور کرو۔ اور پھر خود ہی انصاف سے کہو کہ کیا تم برہم ہو؟ یا برہم بننے کا خواب بھی لے سکتے ہو؟

نوین ویدانتی۔ سدا استھت محض ایک خیال ہے جنون ہے۔ اور وہم ہے:-

سدھانتی۔ چھوڑو۔ ان تواہمات کو۔ اپنی حقیقت کو دیکھو تمہاری دو ٹانگیں۔ دو ہاتھ۔ جنا اگر اچھلیگا۔ تو کیا پہاڑ گرا دیگا؟ اپنی بساط کا جائزہ لے کر بات کرو۔ قیاسی اور خیالی تصورات کو جانے دو:

نوین ویدانتی۔ اگر ہم برہم نہیں ہیں۔ تو پھر کیا ہیں؟

سدھانتی۔ تم جیو تھے۔ جیو ہو اور ابد تک جیو رہوگے جا دریں میں منہ ڈالکر دیکھو۔ کہ اس دنیا میں تمہاری ہستی ہی کیا ہے۔ ایشور تو خود وید بھگوان میں فرماتے ہیں۔ کہ ویدانتیوں کے جملہ دعاوی غلط ہیں۔ اس زمین کا ذکر ہی کیا جس پر ویدانتی سکونت پذیر ہیں۔ رکھلاتے ہیں۔ پیتے ہیں۔ اور سوتے ہیں۔ برہم تو وہ پوتر ذات ہے۔ (यः) جو (असौ) وہ (आदित्ये) سارے نظام شمسی کے اندر (पुरुषः) محیط اور ویاپک ہو رہی ہے۔ بھولا نوین ویدانتی تو مرنے کے بعد صرف دو گز اراضی میں ہی دفن ہو جائے گا۔ اس کا برہم پر ڈگری جمانا ایک خیال فاسد ہے۔ سارے نظام شمسی کے اندر محیط ہونیوالی جو واحد ذات ہے۔

(सः) وہ (असौ) پرکھش روپ (अहम्) میں ہوں:

جگیاسو۔ بھائی سدھانتی! دیوسماجی بھی جھوٹا ہے نوین ویدانتی اور رادھا سوامی مت والا بھی وہمی تصورات کا پتلہ سہی۔ بتلا۔ جو ذات سارے نظام شمسی کے اندر محیط ہے۔ اس کا ذاتی یا اصلی نام کیا ہے؟

سدھانتی۔ بھائی جگیاسو۔ لو سنو۔ وید بھگوان خود ہی فرماتے ہیں۔ کہ اس پاک ذات یا شکتی کا نج نام.... (ओ३म्) اوم ہے:-

جگیاسو۔ کیا وہ محدود المقام ہے یا محیط کل؟

سدھانتی۔ وید بھگوان فرماتا ہے۔ کہ وہ ساری کائنات کے اندر اسی طرح (खम्) محیط اور موجود ہے۔ جس طرح آکاش ویاپک ہے:-

جگیاسو۔ اگر وہ سارے برہمانڈ کے اندر ویاپک ہے۔ تو پھر آکاش ثانی یا equal ہے یا کچھ اور؟

سدھانتی۔ ہر چند وہ ذات سوروپ سنسار میں مثل آکاش ویاپک ہے۔ لیکن وید بھگوان فرماتا ہے کہ

ایک مسلمان سنسکرت کے مشہور ودوان البیرونی کے حالات

(از شری پت بنواری لال جی مکھیہ ادھیشٹاتا گوروکل کوروکشیتر)

محمود غزنوی کے زمانہ میں ابوالریحان محمد ابن احمد البیرونی ملک خیوا (قدیم خوارزم) کا رہنے والا ایک اُدار شیل مسلمان تھا۔ وگیان اور ساہتیہ میں قابل ہونے کی وجہ سے وہ مامونی خاندان کا (جو اُس زمانے میں خیوا میں حکمران تھا) راج منتری بن گیا تھا۔ اگرچہ وہ حکمران محمود غزنوی کا رشتہ دار تھا۔ مگر پھر بھی محمود اُس کا راج چھیننے کی دھن میں رہتا تھا۔ راج منتری البیرونی خیوا کے حاکم کو محمود کے ہتھکنڈوں سے بچانا چاہتا تھا۔ اس لئے محمود اور اُس کا وزیر اُسے اپنا کٹر دشمن سمجھتے تھے ؛

سنہ ۱۰۱۷ء میں جب محمود نے خیوا پر چڑھائی کر کے مامونی راج کو نشٹ بھرشٹ کر دیا۔ اور وہاں کے حکمرانوں کو پکڑ کر ساتھ لے آیا۔ تو اُن کے ساتھ ہی البیرونی بھی لڑائی کے قیدیوں میں پکڑا آیا۔ غزنی میں آ کر محمود کے دربار میں اُس کی دال نہ گلی۔ محمود کے دربار میں اگر البیرونی کی کچھ پہنچ تھی۔ تو اُس کے ایک عیسائی دوست ابوالخیر الخمار فلاسفر کے ذریعے صرف جیوتشی ہونے کی وجہ سے تھی۔ محمود کو اُس کے دھارمک جوش (مذہبی تعصب) کی وجہ سے "خلیفوں کے خاندان کا دایاں ہاتھ" یعنی اسلام کے محافظ کا خطاب ملا تھا۔ مگر البیرونی اس کے متعلق کہتا ہے۔ کہ محمود نے بھارت کی عظمت کو سروتھا نشٹ کر دیا تھا۔ اور ایسی ایسی چالیں چلیں۔ کہ جس سے ہندو قوم مٹی کے ذروں کی طرح ٹوٹ پھوٹ کر بکھر گئی۔ اور صرف ایک تاریخی بات رہ گئی ہے ؛

محمود کے مرنے کے بعد جب اُس کا بیٹا مسعود تخت پر بیٹھا۔ تو البیرونی نے اپنی مشہور و معروف کتاب "القانون المسعودی" اُسے بھینٹ کی جس کو دیکھ کر مسعود بہت خوش ہوا۔ اور البیرونی کو محمود کے وقت میں جو تکلیفیں تھیں۔ وہ سب دور ہو گئیں۔ جب غزنی کے حکمرانوں نے بھارت ورش پر حملے کئے۔ تو دوسرے شاہی قیدی راجاؤں کے ساتھ البیرونی کو بھی راج سینک کے ساتھ بھارت ورش میں گھومنا پڑا۔ البیرونی کو ہندوؤں کے آچار اور بیوہار بڑے روچک اور دلچسپ معلوم ہوتے تھے۔ ان کے معلوم کرنے میں اس کو بڑا آنند حاصل ہوتا تھا۔ وہ اُن کے متعلق ہر ایک امر دریافت کرنے کے لئے بڑے شوق کے ساتھ کھوج کیا کرتا تھا۔

محمود کی درشٹی میں ہندو کافر تھے۔ جن کو دوزخ کی آگ میں جلنا پڑے گا۔ اُن پر حملے کر کے اپنے خزانوں کو جواہرات۔ اشرفیوں اور سونے سے بھر لینا ہی اُس کا اصلی مقصد تھا۔ مگر البیرونی کا یہ خیال نہ تھا۔ وہ ہندوؤں کو جیوتش، فلسفہ، علم حساب وغیرہ اور اعلیٰ درجہ کا جیوتشی ودوان اور ماہر خیال کرتا تھا۔ البتہ جو نقص ہندوؤں میں [illegible]

اُس کو معلوم ہوئے۔ اُنہیں وہ کبھی نہیں چھپاتا تھا۔ بلکہ سخت سے سخت الفاظ میں اُن پر نکتہ چینی کرتا تھا۔ مگر ساتھ ہی اُن کے چھوٹے سے چھوٹے گنوں کی تعریف کرنے میں بھی اُس نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ تیرتھوں پر استھان گھاٹ تعمیر کرانے کے متعلق البیرونی کہتا ہے کہ "اس بات میں ہندوؤں نے بہت ترقی کی ہے ہمارے مسلمان لوگ جب گھاٹوں کو دیکھتے ہیں۔ تو حیران رہ جاتے ہیں۔ سو ایسے گھاٹ بنانے کے تو درکنار وہ بیان کرنے کے بھی ناقابل ہیں"۔ (نوٹ۔ ایک بنگالی سیاح نے ہمیں بتلایا تھا کہ میں بھارت ورش میں دور دور کے مقامات پر قدیمی عمارات کی سیر کرنے کے لئے پھرا ہوں۔ مگر مسلمانوں کا بنایا ہوا ایک گھاٹ بھی کسی جگہ معلوم نہیں ہوا۔ لیکھک) ؛

ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ البیرونی بھارت ورش کے درشن شاستروں اور جیوتش ودیا کا بہت شوقین تھا۔ اُس کی رائے ہے۔ کہ "پراچین بھارت ورش اور یونان کے فلاسفروں کا درحقیقت ایک ہی مت تھا۔ غیر تعلیم یافتہ (مورکھ) لوگ خواہ مورتی پوجا کرتے ہوں۔ مگر ان تتو دنیاؤں (فلاسفروں) کا مت وشدھ "ایکو میوادوتیم برہم" تھا۔ مورتی پوجن کا مول کارن مرتکوں کی یاد منانے۔ اور زندوں کو شانت کرنے کی خواہش تھی۔ مگر بڑھتے بڑھتے یہ ایک نیچ اور ہانی کارک روگ بن گیا ہے"۔ ہندو ودوانوں کے متعلق البیرونی کہتا ہے۔ کہ وہ "اکبر پرماتما کی سہایتا ہے"۔ یہ ایسے الفاظ ہیں جنہیں گو سنکر آج کل کے مسلمان اُسے کافر کہہ اٹھیں گے۔ کیونکہ ان الفاظ کا یہ مطلب ہے۔ کہ ہندوؤں کو ایشوری گیان حاصل ہے۔

جہاں کہیں البیرونی کو ہندو جیون کا تاریک پہلو دکھانا پڑتا ہے۔ وہاں وہ فوراً ہی مڑ کر قدیم عربوں کے آچار و بیوہار کا مقابلہ کرنے لگ جاتا ہے۔ کہ وہ بھی اس بات میں ہندوؤں سے اچھے نہ تھے۔ اس سے اس کا مطلب ہے۔ کہ مسلمان ناظرین سلطان محمود کی غیر مہذب فوج کے ذریعہ برباد شدہ ہندوؤں کے سامنے فخر سے اپنے آپ کو بہتر خیال نہ کریں۔ اور یہ نہ بھول جائیں۔ کہ اسلام کے جاری کرنے والے بھی کوئی فرشتہ نہ تھے۔ البیرونی نے بھارت ورش کے متعلق عربی زبان میں تقریباً ۲۰ کتابیں لکھی ہیں۔ مگر ان میں سے ہمارے [illegible] کتاب ... جس کا نام

انڈیکا (البیرونی کا بھارت) ہے۔ جس وقت یہ کتاب لکھی جا رہی تھی۔ اُس وقت تمام ملک جنگ اور لوٹ کھسوٹ سے بیاکل اور اشانت ہو رہا تھا۔ مگر یہ کتاب کیسی ہے۔ مانو اس اشانت مہاساگر میں ایک پرشانت دویپ ہے۔ جس میں جاتی پکشپات کی لونگ نہیں ہے۔ یہ پستک مول عربی زبان میں لکھی گئی تھی۔ اس کا انگریزی ترجمہ برٹش گورنمنٹ نے ڈاکٹر سچاؤ ایک جرمن ودوان سے کرایا۔ علاوہ ازیں البیرونی نے تیرہ برس بھارت میں رہ کر سنسکرت کی تعلیم حاصل کی۔ اور ایک سو سنسکرت کتب کا ترجمہ عربی میں کیا۔ اس پر بھارت کی تہذیب کا بہت اثر پڑا۔ اگر اس زمانہ کے ہندو تنگدلی ظاہر نہ کرتے۔ تو وہ ہندو دھرم میں شامل ہو جاتا۔ ڈاکٹر سچاؤ نے البیرونی کو اپنے زمانے کا مجسم کتب خانہ تسلیم کیا ہے۔ اور اس کی قوتِ حافظہ و دماغ کی بڑی تعریف کی ہے۔ سب سے پہلے البیرونی نے اپنشدوں کو پڑھا۔ اور یہاں تک متاثر ہوا۔ کہ ان کا معتقد بن گیا۔ بھگوت گیتا کے پوتر وچاروں نے بھی اُسے بہت موہت کر لیا تھا۔ البیرونی ہی پہلا مسلمان تھا جس نے اس پستک رتن کو مسلمانوں کے سامنے رکھا۔ بھارت میں آنے سے پہلے البیرونی برہم سدھانت کھنڈکھادیک۔ پنچ تنتر۔ چرک سسار اور چرک کے عربی ترجمے پڑھ چکا تھا جو ابوسعید خلیفوں کے زمانہ میں البیرونی سے بہت عرصہ پہلے ترجمہ ہو چکے تھے۔ بھارت میں آ کر اُس نے جیوتش کے گرنتھ مول سنسکرت میں پڑھنے شروع کئے۔ اور پنڈتوں کی امداد سے برہمت سدھانت کو عربی میں ترجمہ کیا۔ اور پورانوں کا بھی مطالعہ کیا ؛

البیرونی مسلمانوں میں سب سے پہلا سنسکرت کا پنڈت اور بڑا ودوان شخص تھا۔ اُس کی لکھی ہوئی اس پستک میں بھارت ورش کے متعلق مندرجہ ذیل سنسکرت گرنتھوں کے حالات ملتے ہیں۔ جنہیں سے اکثر پستکوں کا اُس نے عربی میں خود بھی ترجمہ کیا ہے :۔

۱۔ دھرم اور درشن شاستروں کے متعلق:— سانکھیہ۔ پاتنجل۔ گیتا۔

۲۔ پورانوں کے متعلق— وشنو دھرم۔ وشنو پوران۔ متسیہ پوران۔ وایو پوران۔ آدتیہ پوران۔

۳۔ جیوتش۔ بھوگول۔ کال ترنے اور گنت ودیا کے متعلق— پولش سدھانت۔ کھنڈکھادیک۔ برہم گپت کھنڈکھادیک۔ بلبھدر کی کھنڈکھادیک ٹیکا۔ وراہ مہر کرت برہت جاتک اور لگھو جاتک۔ برہت سنہتا اور [illegible]

کا ٹیکا جو چھوٹے آریہ بھٹ کی ایک پستک دیتیشور کرت کرن سار۔ وجے نندن کرت کرن تلک۔ شری پال برہمن بھٹیل کی پستک درلبھ کی پستک۔ جیو شرمن کی پستک۔ رشی کی پستک بھون کوش۔ سمے کی پستک۔ بھاوی کے پتر اوتپت کی پستک۔ اتپل کرت لگھو مانس۔ مہادیو چندر بیج کرت سروود۔ کشمیر کا ایک پنچانگ ؛

۴۔ چکتسا کے متعلق — چرک

۵۔ چندوں پر — ہری بھٹ کا ایک چھند کوش

۶۔ لطیفوں پر — گج چکتسا پر ایک پستک

علاوہ ازیں اُس نے رامائن۔ مہابھارت اور منوسمرتی کا ترجمہ کیا۔ مگر ایسے طریقہ سے جس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ یہ پستکیں اُس کے سامنے تھیں۔ انکے علاوہ تقریباً ۲۴ یونانی کتب کے ترجمے بھی البیرونی کے کئے ہوئے ملتے ہیں۔ اُس نے یونانی پستکوں کے عربی ترجمے ہی پڑھے تھے۔ وہ یونانی نہیں جانتا تھا۔

البیرونی کا ۱۰۴۸ء میں دیہانت ہوا۔ اس کے بعد اکبر بادشاہ کے وقت تک مسلمانوں کے اندر ایسا سنسکرت کا شوقین اور شخص پیدا نہیں ہوا۔ اس کے بعد کئی مصنف پیدا ہوئے۔ جنہوں نے اس کی پستکوں کی نقل کی۔ مگر جس بھاؤ اور جس طریقہ سے البیرونی کام کرتا تھا۔ اس طرح کوئی نہ کر سکا۔ ہم اس موقع پر دو مصنفوں کا ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ جو کہ اس کے تھوڑے ہی دنوں بعد غزنی میں ہی خاندان کے آدھین ہوئے۔ اُن میں سے ایک کا نام گردیزی ہے۔ اس نے ۱۰۴۹ء سے ۱۰۵۲ء تک لکھنے کا کام کیا۔ دوسرا محمد ابن اُدکیلا تھا۔ یہ ۱۰۸۹ء سے ۱۰۹۹ء تک لکھتا رہا۔ پچھلے مصنفوں میں سے جنہوں نے البیرونی کی اس کتاب کا مطالعہ کیا۔ اور اس کی نقل کی۔ سب سے زیادہ مشہور رشید الدین ہے۔ جس نے سارے کا سارا بھوگول کے متعلق باب اپنے برہت کائے اتہاس میں رکھ لیا ہے۔

اس مشہور کتاب میں ۸۰ باب ہیں۔ جن میں مندرجہ ذیل مضامین کا ورنن ہے :۔

باب اوّل۔ بھومکا۔ باب ۲ سے ۱۱ تک دھارمک۔ دارشنک اور ہیجو قسم کے وشے

باب ۱۲ سے ۱۷ تک ساہتیہ۔ چھند شاستر و چیز ریتیاں۔ اور موڑھ وشواس ؛

باب ۱۸ سے ۳۱ تک۔ ورن آتمک۔ گنت اور پورانک بھوگول۔

باب ۳۲ سے ۶۲ تک۔ کال نرنے ودیا اور جیوتش ؛

باب ۶۳ سے ۷۶ تک دینی۔ آچار۔ بیوہار۔ رواج۔ تیوہار اور اپواس کے دن ؛

باب ۷۷ سے ۸۰ تک۔ پھلت جیوتش

(باقی آئندہ)

آریہ وِدوانوں سے نویدن

فوری توجہ کی ضرورت

از قلم شری گنیش دت جی آریہ سیوک جام پور

مجھے ایک مترکے گھر "ویدک دھرم" (جو شری پنڈت ساتولیکر جی کی ادارت میں نکل رہا ہے) کے ماہ اگست ماہ ستمبر اور ماہ اکتوبر ۱۹۳۲ء کے پرچے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ دلیپہ پنڈت جی کی میرے دل میں گہری عزت ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے بھاری تیاگ کرکے شاید ۳۶ سال سے وید کا سوادھیائے جاری کیا ہوا ہے۔ وید کی کھوج کے لئے اُن کی ہمّت قابلِ داد ہے۔ گو گراہی ہونے کی حیثیت کے باوجود چند اختلافی شبد لکھنے لگا ہوں۔ شاید درست خیال کئے جائیں گے۔ کیونکہ سدھانت رکھشا کا سوال ہے۔ جہاں باقی مضمونوں سے مجھے کافی شکھشا ملی ہے۔ وہاں "یم اور پتری لوک" نامی لیکھ میں کئی باتیں صاف سدھانت وِرُدھ ہیں۔ میں جتنا جتنا زیادہ اسے پڑھتا گیا۔ میری حیرانی بڑھتی گئی۔ اس مضمون میں پنڈت جی نے وہ گُل کھلائے ہیں۔ کہ ساری پورانک باتیں سدھ کردی ہیں۔ پھر لُطف یہ کہ اپنی ساری سمجھا پنائیں وید منتروں کے منہ سے ثابت کی ہیں۔ ثبوت کے لئے اتنے وید منتر اکٹھے کردئے ہیں کہ پائیڈ وشایڈ ا معمولی سوادھیائے کرنے والا کوئی بھی سخت جلدی مغالطہ میں آسکتا ہے مختصر یہ۔ کہ ایک بات کا اختلاف ہو۔ تو اُسے ظاہر کروں۔ یہاں تو سارے کا سارا مضمون ہی مت بھید کا کینڈا ہے۔ پھر بھی نمونہ کے طور پر کچھ درج کرتا ہوں۔ ساودھان ہو کر سُنئے۔

۱۔ مُردے کو اگنی میں جلانے۔ زمین میں گاڑنے پانی میں بہانے اور ہوا میں سُکھانے کی جو ریتیاں پرچلت ہیں۔ وہ ساری ویدک ہیں۔ (ویدک دھرم صفحہ ۲۶۳)

۲۔ مرجانے کے بعد پتروں کی گنتی پتری لوک کو ہوتی ہے۔ اور ان تک کئی چیزیں پہنچائی جا سکتی ہیں۔ پنڈت جی کے شبد ملاحظہ ہوں (اس منتر میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ براہمنوں کو دھنوان کرنے سے پتروں کے بیچ میں سکھ پردمارگ بنایا جا سکتا ہے۔ اور تل مشرت دھان بھی پہنچ سکتا ہے۔ دینا چاہئے۔ صفحہ ۲۶۱)

۳۔ نہ صرف یہی۔ کہ پتر لوک میں پتروں تک وستوئیں پہنچائی جا سکتی ہیں۔ بلکہ یم لوک کا استھان بھی بتلانے کی کرپا کی گئی (ان منتروں سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یم لوک کہ کوئی استھان وشیش اوشیہ ہے۔ ان کئی منتروں کے دیکھنے سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یم کا ہی لوک میں راجیہ ہے۔ سارفقات یم وہاں کا راجہ ہے۔ اتیادی منتر سے پتہ چلتا ہے۔ کہ تین دیو ہیں۔ ان میں سے پرتھم میں جل رہتا ہے۔ دُوسرے میں سورج وغیرہ نکھشتر گن رہتے ہیں۔ تیسرے میں پتر رہتے ہیں۔ صفحہ ۲۷۶)

۴۔ یم راج ایک دیوتا ہے۔ جو دیکھتی میں سب سے پہلے مرتا ہے۔ وہ یم لوک کا راجہ بنتا ہے۔ یم لوک (وشیش) دیوؤں میں ہے جو سورج کے نزدیک ہے۔ اس میں یم کے بے شمار دوت ہیں۔ جو پرانیوں کے پیچھے لگے رہتے ہیں۔ وہ شبھ ہستے شکتی شالی یم کو پرسن کرنے کے لئے ہوی (آہوتی) دی جانی چاہئے۔ خوش ہوجانے پر وہ پتروں کو سُورگ میں بھیج سکتا ہے۔ بڑی آیو دے سکتا ہے اور بھی کئی طرح کی رکھشا کرسکتا ہے۔ پنڈت جی کے اپنے الفاظ ملاحظہ ہوں:-

"یم کے راجیہ میں پتروں کا اُوچیہ استھان ہے۔ الیسا ہیر ۱۱۔ منتر ۱ سے پتہ چلتا ہے۔ پتر یم کے ساتھ ہوی کھاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی جہاں تہاں گھومتے ہیں۔ یم اور پتروں کی سہایتا سے سُورگ ملتا ہے وغیرہ وغیرہ" :-

"اسی یم کی معرفت اپنے پتروں کو بلا بھی سکتے ہیں۔ ہمارے پتر یم راج کے ساتھ ہوی بھی کھاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ" :-

ایسی عجیب باتیں لکھ ڈالی ہیں۔ اتنا وستار تو شاید کسی پورانک گرنتھ میں بھی نہیں ملے گا۔ اتھرووید کے بہت سے منتر دینے پر ہی اکتفا نہیں کی گئی۔ بلکہ رگ وید سے بھی یہی مضمون ثابت کرنے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ چنانچہ پنڈت جی یم اور پتروں کے رگ وید سوکت نامی پستک میں فرماتے ہیں:-

۱۔ اگنی مرت دیہہ کو پوری طرح جلاکر آتما کو پتر لوک میں بھیج دیتی ہے :-

۲۔ یم لوک (وشیش) میں ہمارے پُوروپتر گئے ہوئے ہیں :-

۳۔ پریت کو یم و پتر لینے آتے ہیں۔ وہ اپنے انتظار پُورت کو ساتھ لے کر اُن کے ساتھ یم لوک میں جاتا ہے :-

۴۔ یم راج کے لئے اتیو مدھر تم ہوی دینا چاہئے :-

۵۔ مرت پتر بُلانے پر گھر گھر میں آتے ہیں۔ ہوی کھاتے ہیں۔ وہ سب طرح ویرتا گن سمپن اولاد بھی دیتے ہیں :-

۶۔ جو پتر یہاں ہیں۔ اور جو یہاں نہیں ہیں۔ جن پتروں کو ہم جانتے ہیں۔ یا جن کو ہم نہیں جانتے ہیں۔ اتیادی سب پرکار کے پتروں کو اگنی جانتی ہے۔ وہی اگنی ہوی کو سُگندھت بنا کر لیجاتی ہے۔ اور پتروں کو کھانے کے لئے دیتی ہے :-

۷۔ مرت پتر یگیہ میں آکر ہماری پرارتھناؤں کو سُنتے ہیں۔ ہمیں اُپدیش دیتے ہیں۔ اور ہماری رکھشا کرتے ہیں۔ صفحہ ۳۱ و ۳۲ طور پر یہ شبد فرماتے ہیں۔ اور رہی سہی کمی کو بھی پُورا کر دیتے ہیں۔

"پتروں کا کاریہ"

مرت پتروں کے انیک کاریہ ہیں۔ جن میں سے مکھیہ مکھیہ یہ ہیں:-

۱۔ دشمنوں سے سانپ وغیرہ کُٹل جنتوؤں سے اور ناگہانی آپتیوں سے رکھشا کرنا :-
۲۔ سُوریہ پرکاش دینا ۳۔ پاپ سے چھڑانا ۴۔ سُکھ دینا اور کلیان دینا ۵۔ حمل قائم کرنا ۶۔ پتر جنم میں سہایتا دینا ۷۔ نانا پرکار کے ستوتر بنانا ۸۔ لمبی آیو دینا ۹۔ مرے ہوؤں کو جیت کرنا وغیرہ وغیرہ۔ صفحہ ۳۲۲

پتروں کے پرتی ہمارے کرتویہ

مرت پتروں کے پرتی جو ہمارے کرتویہ ہیں۔ وہ اس پرکار ہیں:-

۱۔ نتیہ پرتی پتروں کو آتی دان پُروک نمسکار کرنا چاہئے ۲۔ ان کو سودھا دینی چاہئے ۳۔ پتروں کے جل دوارا ترپن کرنا چاہئے۔ وغیرہ وغیرہ صفحہ ۳۲۲ :-

اسی بھاو کو وضاحت سے لکھتے ہوئے پنڈت جی فرماتے ہیں۔ کہ:-

"پراچین پتر منتقا دیوؤں میں رہنے والے پتر جیوت پتر نہیں ہوسکتے۔ دوسرے ارتھوں میں اسے یوں بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ پر لوک واسی جیوؤں کا اسی لوک واسی جیوؤں سے سمبندھ بنا رہتا ہے۔ وہ اس لوک میں آکر یہاں کے جیوؤں کے کاریوں میں حصہ لیتے ہیں۔ اور سمیہ سمیہ پر رکھشا وغیرہ کا کام بھی کرتے ہیں۔ اس لئے جیوت پتروں کی طرح ان کا بھی سمیہ سمیہ پر سنسکار کرنا چاہئے۔ ایسا اس منتر کا ابھیپرائے ہوا۔ صفحہ ۳۰۶" :-

ایسا کیوں کرنا چاہئے؟ اس کی یکتی بھی سُن لیجئے۔ فرماتے ہیں:-

"جیوت پتروں کو اگنی دوارا ہوی دینے سے ترپتی نہیں ہوسکتی۔ اتہ اگنی دوارا ہوی مرت پتروں کو ہی دی جاسکتی ہے۔ اور اسی کے دوارا وہ ترپت ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ ستھول روپ میں دکھائی دیتی جیوتوں کے لئے اُپیوگی ہے۔ اور اگنی دوارا سوکشم روپ میں کی گئی ہوی مرتوں کے لئے اُپیوگی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ صفحہ ۳۰۷" کو لکھنے کی ضرورت بھی باقی رہ گئی تھی۔ شاید جلائے جانے، بیچارے پتروں پر ایک اور بھی کرپا کرنی تھی۔ وہ یہ۔ کہ مانس آہار کرنے والے پتر کہیں بھوکے نہ رہ جائیں۔ ان پر دیا جو آئی۔ تو کس ڈھنگ سے یہ شبد لکھ دئے:-

"یہ تینوں منتر وچار نیہ ہیں۔ کیونکہ ان میں پتروں کے لئے دیا اور مانس کے چڑھ دینے کا وِدھان پایا جاتا ہے" :-

یہ ہے پنڈت جی کے اس لمبے مضمون کا نچوڑ جو نفرت سے شبدوں میں آپ کے سامنے دھر دیا ہے۔ یہ الفاظ تقریباً چھ سات ماہ سے آکاش منڈل میں گھوم رہے ہیں۔ کیا مجال۔ کہ انہوں نے آریہ ودوانوں کے اندر خاص حرکت پیدا کی ہو۔ وید پرچار کا اجارہ لینے والی پرتی ندھی سبھائیں بھی چپ ہیں۔ اور آریہ وِدوان بھی۔ اس قدر زناٹے کے اندر صرف ایک مدھم سی روشنی ضرور دکھائی دیتی ہے۔ بھلا ہو پنڈت بھگت رام جی ڈی۔ کے تو اسی کا۔ جنہوں نے "پرکاش" میں "یم اور پتری لوک" کے نام سے جواب باصواب شروع کر رکھا ہے۔ اور جو مسلسل کئی مضامین لکھ چکے ہیں۔ پنڈت جی کے لیکھ لے شک یوگیتا پُورن ہیں۔ مگر وہ صرف اردو دان پبلک کے سامنے پیش ہو رہے ہیں۔ ہندی جاننے والوں کے سامنے نہیں۔ حالانکہ ویدک دھرم کی آواز ہندی جاننے والوں تک پہنچتی ہے۔ دوسری کمی یہ محسوس ہوتی ہے۔ کہ "پرکاش" ہفتہ وار اخبار ہونے کی حیثیت سے جلدی ضائع ہو جاتا ہے۔ "ویدک دھرم" ماہوار رسالہ ہونے کی وجہ سے زیادہ دیرپا ہے۔ میری ناقص رائے میں اس کا جواب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ہی دینے کی ذمہ داری لے۔ تو بہتر ہے۔ کیونکہ شرومنی سبھا کا مکھیہ کام ہی وید پرچار ہے۔ اشوری بانی وید پر ایسے غضب کے الزام لگائے جائیں۔ اور وہ بھی ایک پرانے آریہ ودوان کے قلم سے۔ کیا ہوا۔ اگر پنڈت جی نے آریہ ہونے سے انکار کی گھوشنا کردی ہو۔ تو بھی عام جنتا پر کافی اثر پڑنے کی اُمید ہے۔ ایسی حالت میں آریہ ودوان اور شرومنی سبھا "ٹک ٹک دیدم۔ دم نہ کشیدم" والی بات پر عمل پیرا ہوں۔ تو مجھ جیسے ایک عام ویکتی کے لئے حیرانی کے سمندر میں ڈوب جانے کے علاوہ چارہ ہی کیا رہ جاتا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اگست میں جب وہ الفاظ نکلے تھے۔ تو ستمبر یا اکتوبر میں جواب نکل جاتا۔ اگر مضمون کے ختم ہونے تک دھیریہ رکھنا لازمی تھا۔ تو بھی وہ اکتوبر کے پرچے تک پورا نکل چکا ہے۔ اب دیری کی وجہ نظر نہیں آتی۔ باقی سب کام چھوڑ کر پہلے اس کی طرف پوری توجہ دی جانی چاہئے۔ مختصر یہ کہ پچھلے گزرے ہوئے وقت کا افسوس کرنے سے اب ہی کیا ہوسکتا ہے۔ "آئندہ را احتیاط" کے اصول پر عمل کرنا چاہئے :-

یادِ رفتگان

نمبر ۸۰ — نمبر ۸۰

بابو اُمادت جی سابق پردھان آریہ سماج قصور

(از شری پنڈت وشنو دت جی بی۔ اے۔ ایل ایل بی ایڈوکیٹ فیروزپور شہر)

بابو اُمادت اُن آریہ سماجیوں میں سے تھے۔ جنہوں نے اپنی زندگی کے مختلف حصّوں میں آریہ سماج کی اپنی بساط کے مطابق خوب سیوا کی ہے۔ ہمیں اُن کے درشن پہلی دفعہ موگا میں ہوئے تھے۔ جبکہ وہ رالی برادرز کے ہاں بطور ایجنٹ ملازم تھے۔ اس سے پہلے وہ لدھیانہ میں تھے۔ اُس وقت علاوہ ملازمت کے جراب بننے کی چند مشینیں رکھی ہوئی تھیں۔ دونیا کچی صورت میں فروخت کرنے کا اشتہار دیا کرتے تھے ؛

موگہ میں آریہ سماج کے وہ ابتدائی دن تھے۔ غالباً سنہ ۱۹۰۵ء یا سنہ ۱۹۰۶ء کی بات ہے۔ کہ موگہ میں دیو سماج کا بڑا زور تھا۔ دیو سماج کے بانی دیو گورو بھگوان وہاں آئے تھے۔ تو ان کا نہایت شان سے استقبال ہوتا تھا۔ ایک دفعہ ہم نے اپنی آنکھوں دیکھا۔ کہ ریلوے سٹیشن پر جب ستیانند اگنی ہوتری دیو گورو بھگوان کی گاڑی کھڑی ہوئی۔ تو بہت سے جلانے والے دیو سماجیوں کی جماعت صف بستہ کھڑی ہو گئی۔ اور جب دیو گورو بھگوان گاڑی سے نکلے۔ تو وہ اُن کے پاؤں پر گر پڑے۔ اور سب نے نمسکار کیا۔ ایک شخص نے تھالی میں چاول۔ ناریل اور سندھور لے کر اُن کو تلک لگایا۔ اور اگنی ہوتری جی کے گزرنے کے لئے ایک لال کپڑا گاڑی سے لے کر باہر تک بچھایا گیا۔ ریلوے سٹیشن سے باہر ایک گاڑی کھڑی تھی وہ گاڑی میں سوار ہو گئے۔ اور پیچھے پیچھے دیو سماجی "دیو گورو کی جے" کے نعرے لگا رہے تھے ؛

سردار جمعیت سنگھ موگہ میں آنریری مجسٹریٹ تھے۔ وہ دیو گورو بھگوان کے بڑے بھگت تھے۔ دیو سماجی اپدیشکوں کی کتھائیں موگہ میں اکثر ہوا کرتی تھیں۔ جب دیو گورو بھگوان آتے تھے۔ تو لاٹ صاحب کی آمد کی طرح سارے شہر میں محرابیں بنائی جاتی تھیں۔ ایک دفعہ دیو سماج کے جلسہ میں موگا میں دیو گورو بھگوان آئے۔ ایک دروازہ بنایا گیا۔ اُس کو پہلے کاغذ سے ڈھانپ دیا گیا۔ اس کے پیچھے سے کاغذ کے پردے کو پھاڑ کر اگنی ہوتری جی نکلے۔ اور کہنے لگے۔ کہ میں روشنی کا پہاڑ ہوں۔ جس کسی نے روشنی لینی ہو۔ وہ میرے پاس آ لے" ؛

سردار جمعیت سنگھ اس قدر دلیر تھے۔ کہ وہ آریہ سماج کا کوئی لیکچر موگہ میں نہ ہونے دیتے تھے۔ مرحوم مہاشہ وزیر چند ودیارتھی جب وہاں پہلی دفعہ کھڑے ہوئے۔ تو سردار جمعیت سنگھ میدان میں آ گئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ یہاں لیکچر نہیں ہونے دیں گے۔ مگر وہاں اس دھمکی کو ماننے والا کون تھا؟ مہاشہ وزیر چند کے دھواں دھار لیکچر ہوئے۔ سنت رامسیشور سنگھ۔ پنڈت گردھر رائے فوٹو گرافر کے ویاکھیان ہوئے۔ "دیو سماج کی اندرونی تصویر" وہاں کافی تعداد میں تقسیم ہوئی۔ موگہ کے سردار [illegible]

کیا ؛

بابو اُمادت میں سارے گُن تھے۔ سنسکرت کے ودوان تھے۔ سوادھیائے کرنے والے تھے۔ آریہ سماج سے پریم تھا۔ اُنہوں نے بھی اس موقعہ پر خوب ویاکھیان دلائے۔ ان دنوں کے ابتدائی پرشارتھ اور رائے بہادر ڈاکٹر مہنگا داس کے پریم اور سہایتا کا نتیجہ اب موگا میں یہ ہے کہ آریہ مندر۔ کالج اور کنیا پاٹھ شالہ وہاں موجود ہیں۔ اور دیو سماج کی وہ پہلی ترقی اب موگہ میں نہیں رہی ہے ؛

بابو اُمادت بڑے سیدھے سادے رہتے تھے۔ کبھی اُن کو کھانے پینے اور پہننے یا اوڑھنے کا شوق پیدا نہیں ہوا۔ بیوپار میں اُن کی طبیعت خاص طور پر بہت اچھی چلتی تھی۔ موگہ سے تبدیل ہو کر وہ قصور آ گئے۔ قصور آخر کار اُن کا گھر بن گیا تھا۔ غالباً سنہ ۱۹۰۸ء میں وہ قصور آئے۔ اور آخیر دم تک وہ قصور میں ہی رہے۔ اُن کو سب لوگ قصور نواسی ہی سمجھتے رہے ہیں۔ دراصل اُن کی زندگی کا بہترین حصہ قصور میں ہی گزرا ؛

قصور میں آنے پر وہ آریہ سماج کے پردھان بنا لئے گئے۔ ریلوے سٹیشن سے جو سیدھی سڑک شہر کو جاتی ہے۔ اُس پر شہر کے نزدیک ہی ایک پرانا سا مکان تھا۔ اُس میں ایک کنواں تھا۔ اور نیز کچھ تھوڑے سے کمرے بنے ہوئے تھے۔ یہ بابو اُمادت کی دکان تھی۔ اس دکان کا نام اُمادت ہنسراج تھا۔ قصور میں آ کر ریلی برادر کی دوکان کی ملازمت بابو اُمادت نے چھوڑ دی تھی۔ اور اپنا آزادانہ کاروبار شروع کیا تھا۔ ان کے ۲ لڑکے تھے۔ بڑا لڑکا ہنسراج تھا۔ جو بڑا ذہین اور ہوشیار تھا۔ ہمیں اُسے دیکھنے کا موقع موگہ میں ملا تھا جبکہ اُس نے وہاں چند کوٹھیوں کے بنانے کا ٹھیکہ لیا تھا۔ بابو اُمادت کی دوکان میں اسی لڑکے کا نام شامل تھا۔ افسوس ہے۔ کہ ایسا ہونہار لڑکا جوانی میں ہی اُنہیں داغ مفارقت دے گیا۔ ورنہ جو مصائب بابو اُمادت کو آخیر میں دیکھنی پڑیں شاید ان کا علاج سوچنے میں ایسا باہمت لڑکا مدد دیتا۔ مگر مولا کی جیسی مرضی تھی ؛

بابو اُمادت جی نے قصور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ اپنی دوکان کے احاطہ میں کرنا شروع کیا۔ فیروزپور میں ان کی رشتہ داری تھی۔ کسی نہ کسی بہانے سے فیروزپور آتے تھے۔ اور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر آنے کے لئے سب کو پریرنا کر جاتے تھے۔ ان کی اس پریم بھری دعوت کا یہ نتیجہ ہوتا تھا۔ کہ فیروزپور کے بہت سے لیکچرار اور بھجنیک وہاں پہنچ جایا کرتے تھے۔ عرصہ دراز تک سالانہ جلسے اُن کی دوکان کے احاطہ میں ہوتے رہتے اور بڑی رونق سے ہوتے رہے۔ آریہ سماج قصور اُن کی بدولت حالت گمنامی سے نکل کر ایک اچھی آریہ سماج شمار ہونے لگی۔ اپدیشک اور سنیاسی لاہور جاتے ہوئے وہاں ٹھہر جاتے۔ اور اپدیشوں کا سلسلہ لگاتار جاری رہتا ؛

اُس زمانہ میں آریہ سماج قصور میں سال کے اختتام پر نئے اشخاص اور خصوصاً نوجوانوں کو دیکھ کر بڑی خوشی ہوتی تھی۔ سالانہ جلسہ کے موقع پر اتنا اچھا سنکار بھی خوب ہوتا تھا۔ اُنہوں نے یہ سلسلہ چلایا تھا کہ باری باری ہر ایک کے گھر پر باہر سے آئے ہوئے اپدیشکوں بھجنیکوں اور بھائیوں کا بھوجن ہوتا ہے۔ اس کا ایک بڑا اچھا پرینام یہ ہوتا ہے۔ کہ اس گھر اور محلہ میں آریہ سماج کی دھوم مچ جاتی ہے۔ اور آریہ سماج کے سیوکوں کے دل میں شردھا اور پریم کا چشمہ جاری ہو جاتا ہے ؛

قصور میں بابو اُمادت جی نے خوب ترقی کی۔ اُن کا کاروبار خوب پھیل گیا۔ اُنہوں نے عالیشان مکان بنائے۔ اور لاکھوں میں کھیلنے لگے۔ مگر اس قدر جاہ و حشمت حاصل کرنے کے باوجود اُن کا آریہ سماج سے پریم کم نہیں ہوا۔ آریہ سماج کو برابر دان دیتے رہے۔ آریہ سماج قصور کو مستقل بنانے کے لئے اُنہوں نے ارادہ کیا۔ کہ آریہ سماج کا اپنا مندر بن جائے۔ اُن کا دوسرا لڑکا دیوراج پہلے گوجرانوالہ گورو کل میں پڑھتا تھا۔ پھر گورو کل کانگڑی میں داخل ہو گیا۔ اور وہاں سے سناتک ہو کر واپس آنے پر اپنے پتا کے ساتھ "اُمادت ہنسراج" نام والی دوکان میں کام کرنے لگ گیا۔ مہاشہ دیوراج ودیا النکار کو بھی آریہ سماج سے کافی پریم ہے۔ اپنے پتا کے بڑھتے ہوئے کاروبار میں جہاں اُس نے مدد کی سو وہاں آریہ سماج کے کام میں بھی سہایتا دینی شروع کی۔ اب آریہ سماج کے متعلق جس قدر کام تھا۔ وہ بہت سا مہاشہ دیوراج کے کندھوں پر پڑ گیا ؛

ہمیں ایک دفعہ کھیم کرن آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر جانے کا اتفاق ہوا۔ میرے ہمراہ پنڈت بھگت رام شاستری ویدمنی تھے۔ جس پریم اور شردھا سے بابو اُمادت نے سر لب سڑک عالی شان مکان میں ہمارا استقبال کیا۔ اور جس پریم سے آریہ سماج کے متعلق اگلی پچھلی باتیں کرتے رہے۔ وہ نا کبھی بھولنے کی نہیں ؛

بابو اُمادت کی آریہ سماج کے متعلق بہت سی خواہشات پوری ہو گئیں۔ بہت سے قصور میں ریلوے سٹیشن کے نزدیک ہی آریہ مندر بن گیا۔ ایک ویدک کام کرنے لگ گیا۔ اور ایک اناتھ آلیہ کھل گیا۔ اور آریہ سماج کے ہفتہ وار اور سالانہ جلسے وہاں ہونے لگ گئے۔ قصور میں بابو اُمادت کا پریم آریہ سماج کے ہر چھوٹے بڑے پرانی کو کھینچ لاتا تھا۔ کئی اپدیشکوں نے وہاں وقتاً فوقتاً اپنا ہیڈ کوارٹر بھی بنا لیا تھا ؛

بابو اُمادت دان بھی دل کھول کر کیا کرتے تھے۔ آریہ سماج قصور کو تو دان دیا ہی کرتے تھے۔ آریہ سماج کی دیگر سنستھاؤں خصوصاً گورو کل کو دل کھول کر دان دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے سات ہزار روپیہ دان دیا تھا۔ گورو کل کانگڑی میں ہر سالانہ جلسہ پر پہنچا کرتے تھے۔ اور سیوک کی طرح اس پر کرا کر اکوائری آفس میں کام کیا کرتے تھے۔ گورو کل کانگڑی کے سالانہ جلسہ پر چند یوم پہلے ہی پہنچ جایا کرتے تھے۔ اور کچھ روز بعد واپس لوٹا کرتے تھے۔ اُن دنوں وہ اپنے ذاتی کاروبار کی پرواہ نہیں کیا کرتے تھے ؛

افسوس ہے۔ کہ دنیاوی شان و شوکت اور عروج نے اُنہیں آخری عمر میں دھوکہ دیا۔ سب کاروبار بگڑ گیا۔ نقصان پر نقصان ہونے لگا۔ بہت یتن کیا۔ مگر کام نہ سنبھلا۔ برسوں کی محنت سے لاکھوں روپے کما لئے تھے۔ مگر آناً فاناً کچھ بھی نہ رہا جس مکان کو محنت سے تیار کیا تھا۔ اور جس پر روپیہ پانی کی طرح بہایا تھا۔ وہ بھی آخر کار ہاتھ سے نکل گیا ؛

بابو اُمادت کی ہمیشہ دلی خواہش یہ رہی۔ کہ آخری عمر میں وہ بطور بان پرستھی زندگی گزاریں گے۔ اس مصیبت میں بھی اُنہوں نے ہمت اور حوصلہ کر کے چھوٹا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اور گھر کو اپنے سپتر مہاشہ دیوراج کے سپرد کر کے بان پرستھی ہو گئے۔ جن لوگوں نے اُنہیں مایاپور کی گورو کل ہاکا کے پاس کنوئیں پر ایک جھونپڑی میں دیکھا ہے۔ وہ اس اتشاہی مورتی کو کبھی نہیں بھول سکتے۔ وہ خرچ کے لئے کسی سے ایک پیسہ نہیں لیتے تھے۔ اوشدھیوں کا شوق تھا۔ ہردوار کے گرد و نواح کے پہاڑوں میں سے وہ اوشدھیاں اکٹھی کر کے اپنی جھونپڑی میں جمع رکھتے تھے۔ ان کو بیچ کر گزارہ کیا کرتے تھے۔ اور غریبوں کا علاج بھی کیا کرتے تھے۔ کہ ان کے گزارہ کے لئے بس پیندرہ روپے [illegible]

(باقی دیکھو صفحہ ۱۹ کالم ۳ کے نیچے)

"جیسلمیر کی راجکماری"

(از شری پت چمپتی جی شاستری)

راج کماری نے ہنس کر کہا۔ "پتاجی! قلعہ کی فکر نہ کیجئے۔ جب تک اس کا ایک بھی پتھر پتھر سے ملا ہے میں اس کی حفاظت کروں گی۔ خواہ علاؤ الدین کتنی ہی بہادری سے ہمارے قلعہ پر حملہ کرے۔ آپ بے خوف ہو کر غنیم سے جنگ کریں۔"

یہ جیسلمیر کے راٹھور قلعہ دار مہاراول رتن سنگھ کی کنیا تھی۔ اور اس وقت بلوان عربی گھوڑے پر چڑھی ہوئی تھی۔ اور مردانہ پوشاک پہنے تھی۔ اس کی کمر میں دو تلواریں لٹک رہی تھیں۔ کمر بند میں پیش قبض۔ پیٹھ پر ترکش۔ اور ہاتھ میں کمان تھی۔ وہ تیز رفتار گھوڑے کی لگام کو زور سے کھینچ رہی تھی۔ جو ایک لمحہ بھی ٹھہر رہنا نہیں چاہتا تھا۔ رتن سنگھ زرہ بکتر پہنے ایک ہاتھی کے فولادی ہودہ پر بیٹھے حملہ کے لئے پرسھان کر رہے تھے۔ سامنے ہزاروں راجپوت سوار ننگی تلواریں لئے میدان میں کھڑے تھے۔ ان کے گھوڑے ہنہنا رہے تھے۔ اور ہتھیار جھنجھنا رہے تھے۔ رتن سنگھ نے اپنی صاحبزادی کے کندھے پر ہاتھ دھر کر کہا:۔

"بیٹی! تجھ سے مجھے ایسی ہی آشا ہے۔ میں نے تجھے پتری نہیں۔ بلکہ پتر کی طرح پالا ہے اور تعلیم دی ہے۔ میں قلعہ کو تجھے سونپ کر بے فکر ہو رہا ہوں۔ دیکھنا۔ ساودھان رہنا۔ غنیم صرف بہادر ہی نہیں بلکہ دھورت اور دغاباز بھی ہے۔"

راج کماری نے پکر نرشٹی سے پتا کو دیکھا۔ اور ہنس کر کہا۔ "نہیں۔ پتا! آپ بے فکر ہو کر چڑھائی کریں۔ قلعہ کا ایک بال بھی بیکا نہیں ہوگا۔"

رتن سنگھ نے ایک تیز نگاہ اپنے قلعہ کے دھوپ سے چمکتے ہوئے کنگروں پر ڈالی۔ اور ہاتھی بڑھایا۔ آسمان کو چھیدنے والے فاتحانہ نعروں سے زمین و آسمان کانپ اٹھے۔ ایک جسیم و عریض اژدہا کی طرح فوج قلعہ کے پھاٹک سے نکل کر پہاڑ کی گھاٹی میں داخل ہو گئی۔ اس کے جانے کے بعد گھور چیت کار کر کے قلعہ کا پھاٹک بند ہو گیا۔

(۲) ٹڈی دل کی طرح دشمن نے قلعہ گھیر رکھا تھا۔ ہر قسم کی رسد باہر سے آنی بند تھی۔ ہر روز مسلمانی فوج گولی اور تیروں کی بارش کرتی تھی۔ لیکن جیسلمیر کا ناقابل تسخیر قلعہ غرور سے مستک اٹھائے کھڑا تھا۔ مسلمان سمجھ گئے تھے۔ کہ قلعہ کا سر کرنا ہنسی ٹھٹھا نہیں ہے۔ قلعہ کی محافظ راج نندنی رتن دیوی بے خوف اپنے قلعہ میں محفوظ بیٹھی ہوئی دشمنی کے دانت کھٹے کر رہی تھی۔ اس کی ادھینتا میں پرانے معتبر اور آزمودہ کار راجپوت بوڑھے تھے۔ جو موت اور زندگی کو کھیل سمجھتے تھے۔ وہ اپنی سہیلیوں سمیت قلعہ کے کسی برج پر چڑھ جاتی۔ مسلمانی فوج کا ٹھٹھا اڑاتی ہوئی وہاں سے سنسناتے تیروں کی بارش کرتی۔ اور کہتی۔ "میں استری ہوں۔ مگر کمزور نہیں۔ مجھ میں مردوں جیسا حوصلہ اور ہمت ہے۔ میری سہیلیاں بھی بظاہر استریاں ہیں۔ میں ان گنہگار یونوں کو سمجھتی کیا ہوں!"

اس کی باتیں سن سہیلیاں ٹھٹھا کر ہنس دیتی تھیں۔ طاقتور یون دل دوارا اکرانت قلعہ میں بیٹھنا راج کماری کے لئے ایک ونود یعنی کھیل تھا۔

ملک کافور ایک غلام تھا۔ جو مسلمانی فوج کا مالک تھا۔ وہ دڑھتا اور شانتی سے راج کماری کی چوٹیں سہہ رہا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ جب قلعہ میں خوردنی اشیاء کی کمی ہو جائے گی۔ تو قلعہ قبضہ میں آ جائے گا پھر بھی وہ وقت وقت پر قلعہ پر حملہ کر دیتا تھا۔ لیکن قلعہ کی چٹانوں اور بھاری دیواروں کو کوئی نقصان نہ پہنچتا تھا۔ راجکماری بارہا برج پر سے کہتی:۔

"یہ دھورت گرد اڑا کر اور گولی برسا کر میرے قلعہ کو گندہ اور میلا کر رہے ہیں۔ اس سے کیا فائدہ ہوگا؟"

مسلمانی فوج نے ایک بار قلعہ پر حملہ کیا۔ راجکماری چپ چاپ بیٹھی رہی۔ جب دشمن آدھی دور تک دیواروں پر چڑھ آئے۔ تب بھاری بھاری پتھر کے ڈھونکے اور گرم تیل کی وہ مار پڑی۔ کہ دشمن کی فوج چھن بھن ہو گئی۔ لوگوں کے منہ جھلس گئے۔ کتنوں کی چٹنی بن گئی۔ ہزاروں یون توبہ توبہ کر کے پران بچا کر بھاگے۔ جو دیوار کے سر تک پہنچے۔ ان کو تلوار کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

(۳)

سورج چھپ رہا تھا۔ مشرقی جانب لال لال ہو رہی تھی۔ راجکماری کچھ فکر مند دل سے اتی دور پہاڑ کی وادی میں آفتاب کو ڈوبتے دیکھ رہی تھی۔ اسے چار دن سے اپنے پتا کا کوئی پیغام موصول نہیں ہوا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی۔ کہ اس سمیہ پتا کو کیا مدد بہم پہنچائی جا سکتی ہے؟ وہ ایک برج کے پیچھے بیٹھ گئی۔ آہستہ آہستہ تاریکی چھانے لگی۔ اس نے دیکھا۔ کہ ایک کالی مورتی آہستہ آہستہ پہاڑ کی تنگ راہ سے قلعہ کی طرف آگے سر ہو رہی ہے۔ اس نے سمجھا۔ کہ پتا کا کوئی سندیش واہک ہوگا۔

وہ چپ چاپ اتسک ہو کر ادھر ہی دیکھتی رہی۔ اسے بہت تعجب ہوا جب اس نے دیکھا۔ کہ وہ گپت دوار کی طرف نہ جا کر سنگھ دوار کی طرف جا رہا ہے۔ "یہ بالضرور دشمن ہے" راجکماری نے ایک تیز تیر ہاتھ میں لیا۔ اور چھپتی ہوئی اس مورتی کے ساتھ ہی دروازہ کے سرے پر آ گئی۔ وہ مورتی ایک گٹھڑی کو پیٹھ پر سے اتار کر فصیل پر چڑھنے کا ڈھنگ سوچ رہی تھی۔ راجکماری نے کمان پر تیر چڑھا کر للکار کر کہا۔ "وہیں کھڑے رہو اور اپنا مدعا بیان کرو"۔

معصوم راج کماری کو سامنے دیکھ کر وہ ویکتی خوفزدہ لہجہ میں بولا "مجھے قلعہ میں آنے دیجئے۔ ایک بہت ضروری پیغام ہے"۔

"وہ پیغام وہیں سے سنا دو"۔

"پیغام نہایت ہی خفیہ اور کانفیڈنشل ہے"۔

"کچھ فکر نہیں۔ بیان کرو"۔

"میں قلعہ میں آ کر ہی بیان کروں گا"۔

"اس سے قبل یہ تیر تیرے کلیجہ کے پار ہو جائے گا"۔

"مہاراج مصیبت میں ہیں۔ میں ان کا ملازم ہوں"۔

"چٹھی ہو۔ تو پھینک دو"۔

"زبانی کہنا ہے"۔

"جلدی کہو"۔

"یہاں سے نہیں کہہ سکتا"۔

تب راجکماری نے تیر چھوڑ دیا۔ وہ اس کے کلیجہ کو پار کرتا ہوا نکل گیا۔ راج کماری نے سیٹی دی۔ دو سینک آ حاضر ہوئے۔ راج کماری کی اجازت پا رسی کے سہارے انہوں نے نیچے جا کر مردہ شخص کو دیکھا۔ یون تھا۔ دوسرا یون پیٹھ پر گٹھڑی میں بندھا تھا۔ یہ دیکھ راجکماری زور سے ہنس پڑی۔ اس کے بعد وہ ہر ایک برج پر گھوم گھوم کر پربندھ اور پہرہ کا ملاحظہ کر رہی تھی مغربی پھاٹک پر اس نے جا کر دیکھا۔ کہ پھاٹک کا محافظ دروازہ پر نہ تھا۔ راج کماری نے پکار کر کہا۔

"یہاں پہرہ پر کون ہے؟"

ایک بوڑھے بودھا نے آگے بڑھ کر کماری کو نمسکار کیا۔ اس نے آہستہ آہستہ کماری کے کان میں کچھ اور بھی کہا۔ وہ ہنستی ہنستی بولی "ایسا۔ ایسا۔ اچھا۔ وہ تمہیں رشوت دیں گے۔ باباجی صاحب!"

"ہاں بیٹی!" بوڑھا بودھا ذرا سا ہنس دیا۔ اس نے گانٹھ سے سونے کی پوٹلی نکال کر کہا "یہ دیکھو۔ اتنا سونا ہے"۔

"اچھی بات ہے۔ ٹھہرو۔ ہم انہیں پاگل بنا دیں گے۔ باباجی! تم آدھی رات کو ان کی اچھیا انوسار پھاٹک کھول دینا"۔

بوڑھا بھی ہنستا اور سر ہلاتا ہوا چلا گیا۔

بارہ بج گئے تھے۔ چاند کی چاندنی چھٹک رہی تھی۔ کچھ آدمی قلعہ کی طرف چھپے چھپے آ رہے تھے۔ ان کا سردار کافور تھا۔ اس کے پیچھے ایک سو چیدہ بودھا تھے۔ اشارہ پاتے ہی دوار پال نے اتر کر پورا کیا۔ وشال محراب دار پھاٹک کھل گیا۔ ایک سو افراد قلعہ میں چپ چاپ گھس گئے۔ کافور نے آہستہ لہجہ سے کہا۔ "یہاں تک تو ٹھیک ہوا۔ اب ہمیں اسی خفیہ راستہ سے قلعہ کے اندرونی محلوں میں پہنچا دو۔ جس کا تم نے وعدہ کیا ہے"۔

راج دوت نے کہا۔ "میں وعدہ کا پکا ہوں۔ لیکن باقی سونا تو دو"۔

"یہ لو!"

یون سیناپتی نے مہروں کی تھیلی ہاتھ پر دھر دی۔ راجپوت پھاٹک میں تالہ بند کر چپ چاپ فصیل کے سایہ میں چلا۔ وہ لومڑی کی طرح چکر کھا کر کہیں غائب ہو گیا۔

یون سینک چکر ویوہ میں پھنس گئے۔ نہ پیچھے کو راستہ ملتا۔ نہ آگے کو۔ وہ فی الحقیقت قید ہو گئے تھے۔ اور اپنی مورکھتا پر پچھتا رہے تھے۔ ملک کافور دانت پیس رہا تھا۔ راج کماری کی سہیلیاں اپنے چوہوں کو چوہے دان میں پھنسا کر ہنس رہی تھیں۔

(۴)

مسلمانی فوج نے قلعہ کا بھاری محاصرہ کر رکھا تھا۔ خوردنی سامان آہستہ آہستہ کم ہو رہا تھا۔ کیونکہ باہر سے اندر کسی کا آنا ناممکن تھا۔ راجپوت بھوکوں مر رہے تھے۔ راجکماری کا شریر پیلا ہو گیا تھا۔ اس کے اعضا شیتھل ہو گئے تھے۔ مگر منتروں کا تیج ویسا ہی تھا۔ اسے قیدیوں کے بھوجن کی زیادہ فکر تھی۔ قلعہ کا ہر ایک آدمی اسے دیوی کی مثل پوجتا تھا۔ اس نے ملک کافور کے پاس جا کر کہا:۔

"یون سیناپتی! مجھے تم سے کچھ فرمائش کرنا ہے۔ میں بے بس ہو گئی ہوں۔ قلعہ میں خوردنی سامان بہت کم ہو گیا ہے۔ اور مجھے یہ سنکوچ ہو رہا ہے۔ کہ آپ کی کیسے مہمان نوازی کی جائے!

اب کل سے ہم لوگ ایک مٹھی اناج لیں گے۔ اور آپ لوگوں کو دو مٹھی اس سمیہ تک ملے گا۔ جب تک کہ اناج قلعہ میں موجود رہے گا۔ آگے ایشور مالک ہے"۔

ملک کافور کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اس نے کہا۔ "راج کماری! مجھے یقین ہے۔ کہ آپ ہی قلعوں کی حفاظت کر سکتی ہیں"۔

"ہاں! اگر وہ میرے پاس ہوں"۔

راج کماری چلی آئی۔

اٹھارہ ہفتے گزر گئے۔ علاؤ الدین کے حکم سے نئے آگر شاہ کو کورنش کی۔

"کیا راجکماری رتن دیوی قلعہ چھوڑ دینا پسند ...

"نہیں خداوندا! وہاں کسی ترکیب سے رسد پہنچ گئی ہے۔ اب قلعہ ۱۸ ماہ پڑے رہنے پر بھی ہاتھ نہ آئیگا۔ پھر شاہی فوج کے لئے پانی اب کسی تالاب میں نہیں ہے"۔

"اور کیا خبر ہے؟"

"رتن سنگھ نے مانوہ تک شاہی فوج کو بھگا دیا ہے"۔ علاؤالدین حیران و ششدر ہو گیا۔ اور مہاراؤ سے صلح کرنے کا فیصلہ کیا۔

(۵)

شند ربھوانی تھی۔ راجکماری نے قلعہ کی فصیل پر کھڑی ہو کر دیکھا۔ شاہی فوج ڈیرے ڈنڈے اکھاڑ کر جا رہی ہے۔ اور مہاراؤ رتن سنگھ اپنے سورما یکھی جھنڈ لہراتے فاتح راجپوتوں کے ساتھ قلعہ کی طرف آ رہے ہیں۔

منگل کلش سجے تھے۔ باجے بج رہے تھے۔ قلعہ میں ہر ایک سورما کو انعام مل رہا تھا۔ ملک کافور مہاراؤ کی بغل میں بیٹھے تھے۔

مہاراؤ نے کہا "خان صاحب! قلعہ میں میری غیر حاضری میں آپ کو تکلیف اور دکھ ہوا ہوگا۔ اس کے لئے آپ معاف کریں گے۔ جنگ کے قواعد سخت ہوتے ہیں۔ پھر قلعہ پر جاری مصیبت آئی تھی۔ لڑکی اکیلی تھی۔ اس سے جو بن سکا۔ اس نے کیا"۔

کافور نے کہا "مہاراج! راجکماری تو پوجنے لائق ہے۔

سمواد ــــــ کالم

"پرکاش" میں جو سمواد کالم کھولا گیا ہے۔ اس کی ہر دلعزیزی دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔ ہر ہفتہ کوئی نہ کوئی آریہ بھائی اس کالم سے فائدہ اٹھانا موجب فخر سمجھتا ہے۔ اس ہفتہ وہ سوالات دئے جاتے ہیں۔ جو شری مہاشہ گنپت رائے جی آریہ سیوک جام پور نے ارسال کئے ہیں۔ اور ان کے وہ جوابات دئے جاتے ہیں۔ جو کہ پوجنیہ شری سوامی سوتنتر انند جی مہاراج آچاریہ ؟ پربنگ مہاودیالیہ نے دئے ہیں۔ (ایڈیٹر)

پرشن ۱ - ستیارتھ پرکاش کے پہلے سمولاس میں سوامی جی نے "اوم" شبد سے کئی نام گرہن کئے ہیں جیسے अ سے وراٹ۔ اگنی۔ وشو آدی उ سے ہرنیہ گربھ۔ تیجس۔ وایو آدی اور म سے ایشور۔ آدتیہ۔ پراگیہ وغیرہ سدھ کئے ہیں۔ نہ صرف یہی نو نام بلکہ اکھیر وغیرہ منتر لگانے سے اور بھی سدھ ہو سکتے ہیں۔ البیا رتنی کا مطلب ہے۔ شنکا یہ ہے کہ یہ نام اور باقی نام بھی جو سدھ کئے جائیں۔ اس کے لئے کوئی خاص قاعدہ ہے۔ یا جیسے خبر کی مرضی

۲ ہے۔ یہ انسان نہیں۔ فرشتہ ہیں۔ میں تا زندگی ان کی مہربانی نہیں بھول سکتا"۔

مہاراؤ نے ایک بیش قیمت سرپیچ انہیں دیا۔ اور پان کا بیڑہ دے کر وداع کیا۔ قلعہ میں نقارہ پر چوٹ پڑ رہی تھی۔ (ترجمہ)

ہو۔ اگر قاعدہ ہے۔ تو وہ بتلایا جائے۔ ماندوکیہ اپنشد کا اگر بیان دیا جائے۔ تو بھی وہاں صرف تین ۱ وشوا ۲ تیجس ۳ پراگیہ وغیرہ ناموں کا ودھان ہے۔ باقی چھ کا نہیں۔ ان تینوں کو بھی سدھ کرنیکا نیم بتلایا جائے۔

اتر ۱ - ماندوکیہ اپنشد میں وشوا۔ تیجس اور پراگیہ نام لکھے ہیں۔ لیکن ویدانت کے پرکرن گرنتھ میں وشو۔ تیجس۔ پراگیہ اور وراٹ۔ ہرنیہ گربھ۔ ایشور کرم سے ستھول۔ سوکھشم کارن شریر ابھیمانی ہونے سے پہلے تین نام جیو کے ہیں۔ آسمشٹی کی درشٹی سے ایشور کے ہو جاتے ہیں۔ اور اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ پرتھوی آکاش۔ دیولوک کی درشٹی سے اکار۔ آکار۔ مکار سے لئے گئے ہیں۔

پرشن ۲ - ایشور کا نج نام "اوم" ہے۔ اور شیو شنکر رودر۔ گنیش وغیرہ صفاتی نام ہیں۔ اگر کوئی بھائی اوم کا جاپ کرنیکی بجائے شیو شیو یا شنکر شنکر کا جاپ

کرے۔ تو کیا ہرج ہے؟ کیونکہ اسے یہ شبد کلیان اور سکھداتا کے گن ہی ادھک پیارا لگتا ہے۔ اور اسے خاص طور پر ان گنوں کی زیادہ ضرورت ہے۔ من خراب ہونیکی وجہ سے وہ ان گنوں کا بار بار چنتن کر کے شدھ کرنا چاہتا ہے۔ کوئی امر مانع نہیں۔ اگر نہیں۔ تو یہ رہنا چاہئے۔ اگر ہے۔ تو وجہ بتلائی جائے جبکہ شیو اور شنکر نام بھی اسی پرماتما کے ہیں۔ جو اوم سے گرہن کیا جاتا ہے۔

اتر ۲ - اوم کی طرح شیو آدی بھی ایشور واچک ہیں لیکن صفاتی ہونے سے وہ ایک صفت کو بتلاتے ہیں۔ سب صفات کا واچک اوم ہی ہے۔ اگر کوئی صرف کلیان کے دھیان میں رکھکر شنکر کہنا چاہے۔ تو کہہ سکتا ہے۔ لیکن سب کے لئے نہیں۔

پرشن ۳ - ओ३म् نام صرف ایشور واچک ہوتا ہے تب اوروں سے سننے میں آتا ہے۔ پھر آریہ سماجی بھی اوم پرکاش وغیرہ لڑکوں کا اور اوم وتی وغیرہ لڑکیوں کا نام کیوں رکھتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ اوم کے ساتھ دوسرا شبد بھی ہوتا ہے۔ صرف اوم نہیں۔ پھر بھی عام طور پر اور نام نہیں بولا جاتا۔ جیسے والدین پکارتے وقت اوم پرکاش کو اوم اوم۔ اور اوم وتی کو اومی اومی کہتے ہیں۔ اگر کسی وجہ سے غصہ میں آکر بولیں۔ تو او بے حیا اوم۔ او بے شرم اوم وغیرہ وغیرہ شبدوں کا استعمال کرتے ہیں۔ کیا ایسے اچاروں سے آریوں کے اندر سے شردھا کا ناش نہیں ہو رہا؟ جبکہ خشک گیان پہلے ہی تباہی کا باعث بن چکا ہو۔

گوروکل کانگڑی کا وارشک اُتسو اور آریہ سماجوں کا کرتویہ

گت دو برسوں سے آریہ سماجوں سے اپیل کی جا رہی ہے کہ گوروکل بھومی میں اپنی اپنی سماج کی اور سے کیمپ مندر بنوالیں۔ جس سے اُتسو پر آنے والے بہن بھائیوں کو سُبھیتا ہو جائے۔ مجھے پرسنتا ہے کہ میرے نویدن پر آریہ سماجوں نے اپنے پریتن سے تھوڑا اینوں کو پریرت کر کے کیمپ مندر بنوا کر میری سہایتا کی ہے۔ اور انیکوں نے شیگھر بنوا دینے کے بچن بھی دیئے ہیں۔ پرنتو ابھی تک اس کاریہ کو پورن کرنے کے لئے ادیہ پریشرمی سجنوں کی آوشیکتا ہے:۔

ح ۲ اس برس گوروکل کا وارشک اُتسو تاریخ ۱۴ سے ۱۷ اپریل ۱۹۳۳ء دن بدھ بہسپتی شکر۔ شنی۔ روبوار کو منایا جانا نشچت ہوا ہے۔ اند ایک بار پھر آپ کا دھیان اس اور آکرشت کرنے کی آوشیکتا سمجھتا ہوں۔ کہ کیمپ مندروں کے ہونے سے جہاں گوروکل کے پربندھ کرتاؤں کو پربندھ کرنے میں سُبھیتا رہے گی۔ وہاں وارشک اُتسو پر آنے والے یاتریوں کو بھی نہ بارش کا بھئے۔ نہ اندھیری کا ڈر رہے گا۔ سامان بھی سوو گشت رہ سکے گا۔ اور آرام سے نواس کر سکیں گے:۔

ح ۲ کیمپ مندر کا کمرہ ۱۵×۱۲ سایز کا برآمدے سمیت جس میں چار الماری۔ دو کھڑکی۔ تھا ایک دروازہ ہے۔ پانچ سو روپیہ میں تیار ہو جاتا ہے۔ اور اس میں دس آدمی آرام کے ساتھ نواس کر سکتے ہیں۔ آرام کی درشٹی سے یہ کچھ ادھک نہیں ہے۔ اس کے اتی رکت ۹۰۰ تھا ۱۹۰۰ والے کیمپ مندر بھی تیار کرائے گئے ہیں۔ جن کے نقشے ایسٹیمیٹ سمیت گوروکل کاریالیہ سے مل سکتے ہیں:۔

(الف) یدی آپ اپنی سماج کی اور سے کیمپ مندر بنوا دیں تو اُتسو پر اس نگر سے آنیوالے بھائیوں کو رہنے کا ادھیکار ہوگا۔

(ب) یدی آپ کسی سجن کو پریرنا کر کے بنوا دیں۔ تو اس سجن کو تتھا اس داتا کی اچھا انوسار اس نگر کے واسیوں کو اُتسو پر ٹھہرنے کا ادھیکار ہوگا:۔

(ج) یدی پرشارتھی بھائی ۵۰ روپیہ دے دیں یا اکٹھا کر دیں۔ تو انکو اُتسو پر کمرے میں ایک سیٹ کا ادھیکار ہوگا۔ یدی یہ کچھ ایک وکلپ ہیں۔ لئے آپ کے سنمکھ رکھے جانا ہے۔ کہ اس ورش کو اپنی سماج کی انترنگ سبھا میں پرستت کر دھن سنگرہ کے کاریہ میں ابھی سے لگ جاویئے۔ تاکہ آپ کے نام کا کیمپ مندر شیگھر تیار کرا دیا جائے:۔

دھن سنگرہ کے لئے پرشارتھ ندھی کی رسید بُکیں جو برسوں کے انوبھو سے اُتم سدھ ہوئی ہیں۔ آپ کے لکھنے پر بھیج دی جاویں گی۔ اور سنگرہیت دھن آپکے لیکھ انوسار جمع کر لیا جاویگا:۔

میری ہاردک اچھا ہے۔ کہ آگامی اُتسو تک آپ کی سماج کا کیمپ مندر بن جائے۔ تاکہ اُتسو پر آنے والے بہن بھائیوں کو کشٹ نہ ہو۔ آریہ سماجوں کا تتھا آپکا بھائی

دُنیا بھر میں مشہور

موسم آگیا

بھگوان عرقِ عشبہ مرکّب

مصفّی خون کا بادشاہ

قیمت فی بوتل ۸/-

محصول ڈاک علاوہ

مصفّی خون۔ خارش۔ پھوڑہ پھنسی۔ آتشک۔ ناسور۔ گنٹھیا۔ بدن کے سیاہ و سفید داغ جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے دُنیا میں مشہور ہے۔ ہزاروں اشخاص کی تصدیق کافی طلب کرنے پر مفت ملتی ہے۔ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں ڈیڑھ روپیہ (۸/-) میں ملتا ہے:۔

خاص رعایت:۔ ایک درجن کے خریدار کو کرایہ ریل، پیکنگ بالکل مفت۔ نصف درجن والے سے نصف کرایہ ریل:۔

فہرست ایجنٹیاں ہندوستان

لاہور۔ بیلی رام اینڈ برادرس۔ لاجی کیمسٹ بیرون لوہاری دروازہ۔ پنڈت وزیر چند انارکلی:۔

امرتسر۔ پنڈت دینا ناتھ موہن لال

جالندھر۔ پنڈت دُنی چند کھوسلہ و ڈاکٹر وزیر چند

لدھیانہ۔ حکیم جگن ناتھ اینڈ برادرس

گوردا سپورہ۔ گوبخش رائے سنت رام پنساری

سیالکوٹ۔ بھگت گورداس

منٹگمری۔ رام دتہ مل جنرل ٹریڈنگ کو و بھگت ہیرا لال مشام

ایمن آباد۔ ٹیکل ہال کپ بانی منگت رام آتما رام کیمسٹ

ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ ٹھاکر رام چند بھاٹیہ ڈاکٹر

جے۔ آر بھگوانداس و گردھاری لال لالچند

میانوالی۔ گردھاری لال چند بھان وگرو دھاری لال سُندر داس

سرگودھا۔ دیا رام دوکاندار

جھنگ مگھیانہ۔ حکیم وزیر چند۔ حکیم بھگوانداس

لائل پور۔ برکت رام۔ رامجیداس۔ رام لال پنساری۔ نہال چند

شیخو پورہ۔ ڈاکٹر گیان چند:۔

فیروز پور چھاؤنی۔ سینی دھر۔ جھادیو پرشاد

فیروز پور شہر۔ کنہیا لال رام دھن۔

پشاور شہر۔ کیسر داس۔ لکھمی داس۔ ڈبگر دروازہ۔ مکھن لال۔ رام لال

قصہ خوانی:۔

پشاور چھاؤنی۔ عطر چند۔ لال چند و چانن مل۔ ہری چند۔ الوکھا مل۔ رام دتہ مل۔ رام نرائن۔ رام بھیجا مل

ڈاکٹر میوا رام۔ رام رتہ مل۔ پشاوری لال و رام مل۔ ناک چند

کیمبلپور۔ کا کا مل۔ بشن داس مہر چند عطار

ایبٹ آباد۔ دیوان چند کپور۔ کنہیا مل کشن چند۔ رادھا کشن۔ پربھدیال پنساری و ڈاکٹر آر۔ این چوپڑہ حکمرائے البشر داس:۔

راولپنڈی چھاؤنی اور شہر۔ تمام پنساریوں سے:۔

بنوں۔ ہردا رام۔ حکم چند حکیم

کوہاٹ۔ جیت سنگھ۔ رتن سنگھ۔ بھگت راج کور۔ راج بن و بہادر مل

سیوک رام:۔

جہلم۔ بھگوانداس سُندر شام۔ بھایا رام کدار ناتھ۔ چھانگا مل چیلا رام ملہوترہ برادرس و سوداگر بودھراج:۔

گجرات۔ رود لا رام پنساری

گوجرانوالہ۔ سُندر سنگھ۔ لبھ سنگھ

نوشہرہ۔ لدھا سنگھ۔ ہری رام سنگھ و آیا سنگھ پنساری

ہری پور ہزارہ۔ دُنی چند منیر ٹھاکر رام پربھ دیال۔ حکم چند۔ دُونی چند

جیونداس چکوال۔ میگھراج جالی۔ جگدیش چندر امیر سنگھ۔ ہری سنگھ۔ کرم سنگھ۔ مونا سنگھ۔ شونجی رام سچدیو:۔

مردان۔ امر سنگھ سنت سنگھ و نرائن داس پان مرچنٹ

گوجر خان۔ سنت رام جے گوپال

ہنگو۔ مان سنگھ۔ جواہر سنگھ۔ تلسی داس۔ کھیمداس۔ میسفر داس راماس۔ چونی لال۔ واسدیو دکھن لال نند لال ٹھٹی۔

ٹل۔ گنگا رام۔ میوہ رام۔ لال چند۔ کھیم چند۔ جواہر سنگھ دیا سنگھ۔ جیونداس دلیپ چند۔ دیویداس۔ رام چند وکربا رام۔ بھایا رام:۔

وزیر آباد۔ لال چند پنساری۔

پالم پور۔ جھنڈ جیرام پرکاش جگموہن اوسندھالیہ:۔

خوشاب۔ حکیم سادھو رام:۔

بھیرہ۔ دیویدیال و سُندر داس پنساری

بھلوال۔ مودی رام۔ لچھمنداس۔ اور آیا رام۔ چمن لال:۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ جیونداس پنساری

گوجرہ۔ دیویداس جگن ناتھ۔

چڑانوالہ۔ ڈاکٹر سنت رام

کوہ مری۔ جواہر مل کشن گوپال۔ اور جواہر مل رام لال پنساری:۔

خانقاہ ڈوگران۔ سرداری لعل۔ ہزاری لال:۔

کٹوعہ۔ جگن ناتھ شرما:۔

موگا۔ ڈاکٹر ہیرا اندر کمار:۔

کلکتہ۔ ڈی۔ سی۔ اگ پی ۱۵۵ رڈسا روڈ

چند سندات اور رائیں بطور نمونہ

جناب شریمان ۱۰۸ اسوامی درشنانند جی سرسوتی بی۔ اے لکھیا ضلع کامروپ (آسام) مجھے یہ کہنے میں خوشی ہے۔ کہ میں نے آپ سے ایک درجن بوتل عشبہ مرکب منگایا۔ دو عدد خود اور ۱۰ عدد دوسرے آدمیوں کو استعمال کرایا۔ میں نے خون کی تمام بیماریوں کے لئے رام بان اوشدھی پایا۔ میں ہر ایک آدمی کو اس کے استعمال کے لئے مناسب رائے دیتا ہوں۔ پانچ برس کا آتشک بالکل ٹھیک ہوگیا۔ اس کی تعریف قلم کی طاقت سے باہر ہے:۔

جناب رائے بہادر مسٹر بودھراج صاحب چیف جج جموں:۔ میں نے تین بوتل آپ کے عشبہ کی استعمال کیں۔ مجھے چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکلا کرتی تھیں۔ اور کان سے پانی نکلا کرتا تھا۔ اس کے استعمال سے دونوں شکایتیں دور ہوگئی ہیں۔ میں نے دو دوستوں کو لاہور اور حافظ آباد آپکا عشبہ استعمال کرنیکی سفارش کی ہے۔ فائدہ کثیر۔

جناب ڈاکٹر لچھمن داس صاحب بھلوال:۔ آپکا عشبہ نہایت مفید ہے۔ جہاں تک میرا ذاتی تجربہ ہے۔ کہ آپکا اشتہار سچا نکلا۔ عرق مذکور ایک مریض کو جس کا نام ظاہر کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا جو عرصہ سے بہت سے لائق ڈاکٹروں اور حکیموں کے زیر علاج ہے۔ طرح طرح کے نسخہ جات دیئے۔ مگر فائدہ نہ ہوا۔ جب سے آپکا عرق دیتا ہوں ½ شکایت باقی رہ گئی ہے۔ میری رائے میں امراضِ خون کے لئے خواہ کسی باعث سے ہو۔ آپ کا عشبہ قابلِ تعریف ہے:۔

جناب مسٹر روشن لال صاحب بیرسٹرایٹ لاء یہ عرق بے حد مفید اور بیضرر ہے:۔

جناب لالہ اشرفی لال صاحب میموں ضلع مانڈلے (ازا پربرہما) آپ کا عرق عشبہ واقعی قابلِ تعریف ہے:۔

المشتہر:۔ ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

[آریہ] سماج ماس کا سماروہ

...ی کو شیوراتری کا تیوہار ہے - ۲۷ فروری کو سمرگیہ
...بیکھرام جی کا بلیدان دن ہے - ۲۵ مارچ کو
...رجی کا جموں میں بلیدان ہوا تھا - ۲۷ مارچ کو
...ج کی ستھاپنا دوس ہے - اس دن رشی نے
...کے سنگھٹن کی بنیاد رکھی تھی - اس پرنیہ دن
...کی بنیاد رکھی گئی تھی - اور آج اس کا جال سنسار
...پھیل گیا ہے - آریہ سماج کے اندولن تتھا
...کو پربل بنانے کے لئے ہم آریہ پرشوں سے اور
...پنجاب کے آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں سے
...کرتے ہیں - کہ وہ اس ماس کو خاص سماروہ سے
...اس ماہ کے لئے مندرجہ ذیل پروگرام نیت
...یہ پروگرام بھی پورا کیا جاسکتا ہے
...کے ابھی سے تیاریاں شروع کی جائیں -
...اس کے منانے کا اُدیشیہ آدیش آریہ سماج کے
...کو مضبوط اور وستریت بنانا ہے - آریہ سماج
...پرچارک سنستھا کی مضبوطی اس بات میں ہے
...کا ہر ایک سبھاسد پرچارک ہو - آریہ سماج کا
...خاص ویکتیوں کو نہیں سونپا جاسکتا جس دن
...سماج کی سادھارن جنتا پرچار کاریہ کو چند ایک
...ویکتیوں کو سونپ کر بے فکر ہو جائے گی - اُس دن
...سماج ہندو جاتی کی طرح پجاریوں کا غلام بن
...جائے گا - اس برائی سے آریہ سماج کو بچانے کا ایک
...اُپائے یہ ہے - کہ ہر ایک آریہ سبھاسد خود
...ادھیائے کرے - اور اپنے آپ کو سماج کا پرچارک
...اس وچار کو عملی روپ دینے کے لئے آریہ
...سماجوں کو چاہئے - کہ وہ انترنگ سبھا میں اس ماس
...کے لئے اپنے شہر میں نگر پرچار محلہ پرچار دیہات
...پرچار کی خاص سکیم بنائیں - جو آریہ پرش اپنے شہر سے باہر
...نہیں جاسکتے انہیں اس مہینے میں اپنے محلہ
...ست سنگ کے ذریعہ پرچار کرنا چاہئے شہر کے
...محلوں کو آریہ سبھاسدوں میں بانٹ دینا چاہئے
...ہر محلہ ایسا ہونا چاہئے - جہاں آریہ سماج کا پرچار
...ہو - چھوٹے چھوٹے نگروں میں ایسا پربندھ
...ہونا چاہئے - کہ آس پاس کے دیہات میں جتھے کے
...جتھے سبھاسدوں کی پرچار منڈلیاں پرچار کرنے جائیں -
...استھانوں میں آریہ سماج نہ ہو - وہاں آریہ سماجیں بنانے
...کی کوشش کریں - بڑے بڑے شہروں میں شہر کے مختلف
...حصوں میں آریہ سماج قائم کرنیکا یتن کیا جائے - ہر
...ایک آریہ سماج کو اس مہینے میں جنتا کو شش روپ دینے
...آریہ سماج میں سمت ہونے کی پریرنا کرنی چاہئے وہ
...ہر ہفتہ اس بات کی پڑتال ہونی چاہئے - کہ کن کن
...سبھاسدوں کا پرچار کاریہ کیا ہے - ان کے پرچار کاریہ
...کی سوچنا ہفتہ وار ست سنگوں تتھا سبھا کاریالیہ
...میں یا سماچار پتروں میں پرکاشت کی جانی چاہئے -
...جنہوں نے پرچار کاریہ میں حصہ نہ لیا ہو - انکے لئے

سہولتیں پیدا کی جائیں - انہیں خاص کاریہ کے لئے خاص سمواؤں میں بات چیت دوارا یا ٹریکٹ وغیرہ بانٹنے کے لئے بھیجا جائے - ٹریکٹ بانٹنے کے ساتھ ساتھ انہیں اس ٹریکٹ کا دھیان دلایا جائے

اس ماس میں جو ویاکھیان دئے جائیں یا اپدیش ہوں - ان میں آریہ سماج کے سدھانتوں کے منڈن پر زور دیا جائے - ویدک دھرم کے سروسمت سامانیہ مانیہ دھرم کے پرچار پر خاص بل دیا جائے - آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پرکاشت ٹریکٹ منگوا کر بانٹے جائیں +

اس ماہ میں سبھا کے ماہوار رسالوں "آریہ" (ہندی) تتھا "آریہ مسافر" (اردو) کے خاص نمبر چھپ رہے ہیں - آریہ پرشوں کو اس سنگٹھن ماس میں پرچار کاریہ میں ہاتھ بٹانے کے لئے ان سے خاص سہایتا مل سکتی ہے - ویاکھیان تیار کرنے - تتھا ست سنگ - کتھا وغیرہ کرنے میں آریہ سبھاسد ان خاص نمبروں سے خاص فائدہ اٹھا سکتے ہیں - اس پرچار کاریہ کے ساتھ ساتھ جس بات پر اس ماس میں آریہ بھائیوں کو خاص دھیان دینا چاہئے - وہ یگیہ واگنی ہوتر کا پرچار ہے -

یگیہ واگنی ہوتر آریہ سنسکرتی کے کیندر ہیں -

آریہ دیویوں میں ویدک دھرم کا پرچار یگیوں تتھا تہواروں کے ذریعہ ہو سکتا ہے - یگیہ اگنی ہوتر کا وقت ایسا ہے جس پر پریوار کے سب سبھاسد اکٹھے ہوکر بیٹھتے ہیں - یگیہ بلیدان اور تیاگ کی زندہ مثالیں ہیں - اگر ہم سال بھر اوستھاؤں سے مجبور ہو کر روزانہ ہون نہیں کر سکتے تو ہمیں کم از کم اس مہینے میں ہر روز سویرے ہون کرنے کا نیم کرنا چاہئے رشی دیانند نے آریہ سماج روپی یگیہ کو فروغ دینے کے لئے سب کچھ تیاگ دیا - پنڈت لیکھرام نے اس یگیہ اگنی کو جگانے کے لئے آتم بلیدان کیا - رام چندر نے بھی اپنے بھوتک شریر کو اس یگیہ میں آہوتی کے ساتھ قربان کیا - کیا ہم لوگ ایک مہینے کے لئے اس بلیدان کے نشان روپ یگیہ کو فروغ دینے کے لئے گھی اور وقت کا دان نہیں کر سکتے -

مجھے پوری امید ہے کہ پنجاب کے ہر ایک آریہ سماج کی انترنگ سبھا اپنے سبھاسدوں کو کم سے کم اس ماس پرتی دن اپنے اپنے گھروں میں ہون کرنے کے لئے ترغیب دے گی - اور ہر ہفتہ ہفتہ وار اجلاس میں روزانہ یگیہ کرنیوالوں کی سوچنا دینے کا پربندھ کریں گے +

۲۷ مارچ کو آریہ سماج مندر میں برھم یگیہ کیا جائے۔ خاص جلسہ کیا جائے - اور اس میں شہر کی جنتا کو دعوت دی جائے - شہر میں آریہ سماج ستھاپنا کے اپلکش میں دیوالی منائی جائے - ہر ایک آریہ پرش اپنے گھر میں آنند اتسو منائے - یگیہ میں وید پرچار کے لئے دھن سنگرہ کیا جائے +

اس سمبندھ میں آریہ سماچار پتروں - ودوانوں اور اپدیشکوں سے نویدن ہے - کہ وہ اپنے اپنے سماچار پتروں - ویاکھیانوں اور سماروہوں میں اس کاریہ کرم کو سپھل بنانے کے لئے لیکھ تتھا بانی دوارا خاص پریتن کریں - آریہ سماجوں نے اگر اس کے متعلق کچھ دریافت کرنا ہو - تو وہ دفتر سبھا میں خط لکھ کر دریافت کر سکتے ہیں ::

بھیم سین ودیا النکار منتری آریہ پرتی ندھی سبھا
پنجاب - لاہور

سماجک جگت

سالانہ جلسے

آریہ سماج پنڈی بھٹیاں	۲۴ بچاگن سے ۳۰ پھلگن
" " جھانیاں منڈی	۲۰ لغایت ۲۲ مارچ
" " مظفر گڑھ	۲۴ " ۲۶ "
" " گورو کل وبھاگ ہریانہ	۱۶ " ۱۸ "
گورو کل کانگڑی	۱۳ " ۱۶ اپریل
" رائیکوٹ	۱۰ " ۱۳ مارچ
" کمالیہ	۲۸ " ۳۰ اپریل
آریہ سماج انبالہ شہر (گورو کل وبھاگ)	۲۹ " ۳۰ "
آریہ سماج کیمبلپور	۲۴ " ۲۶ مارچ

براؤ پکارنی سبھا کا سالانہ ادھیویشن :- منتری پرو پکارنی سبھا کا سالانہ اجلاس دہلی نگر میں جیت کرشن ۱۴ سنیچر وار سمت ۱۹۸۹ بکرمی مطابق ۲۵ مارچ ۱۹۳۳ء کو منعقد ہوگا۔ جملہ آریہ سماجوں کی انترنگ سبھاؤں اور پرو پکارنی سبھا کے سبھاسد مہاشیوں سے نویدن ہے کہ جو جو پرستاؤ سبھا میں بھیجنا چاہیں سے ۱۷ مارچ ۱۹۳۳ء تک منتری سبھا کے کاریالیہ میں بھیج دیں۔ تاکہ سبھا میں پیش کئے جاسکیں ::

فرینچ سنیارتھ پرکاش کے لئے اپیل :- فرینچ ستیارتھ پرکاش کے لئے دھن کی اپیل کی گئی تھی۔ لیکن وہ ابھی تک پوری نہیں ہوئی ہے۔ اس لئے پرارتھنا ہے کہ دانی مہاشے اور آریہ سماجیں جلدی دھن بھیج کر کرتارتھ کریں پیشتر ازیں مبلغ ۲۱۱۰/۱۹ روپیہ کی دانیوں کی فہرست شائع کی جاچکی ہے۔ ان سے اگلے دانیوں کی فہرست مندرجہ ذیل ہے :-

۱ آریہ سماج چک جھمرہ ۵ روپیہ ۲ مہاشہ ایشور داس کلرک میانوالی ۲۵ روپیہ ۳ مہاشہ ماسٹر شرما اپدیشک ضلع ۴ لالہ ہیمراج لدھیانہ ۵ لالہ بدری پرشاد رانی کھیت ۵ روپیہ ۶ آریہ سماج راولپنڈی صدر ۵ روپیہ ۷ آریہ کمار سبھا کیتھل ۸ لالہ رام لال جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ ۲۵

(سوامی) سوتنترانند۔ گورودت بھون لاہور

گورو کل چتوڑ کے سماچار :- منتری گورو کل چتوڑ کی وارشک پریکشا سماپت ہو چکی ہے۔ سب برہمچاری کامیاب ہو کر اگلی جماعتوں میں چڑھ گئے ہیں۔ دیا ساچار صفت اوپیوتر نام وغیرہ

سب نے اُونتی کی ہے۔ اب سال نہم کا آغاز ہے۔ اس وقت صرف دس نئے برہمچاری داخل ہو سکتے ہیں۔ درخواستیں داخلہ کے لئے ۱۰ مارچ تک آجانی چاہئیں۔ جو سجن اپنی سنتان کو اس گورو کل میں بھیجنا چاہیں۔ جلدی کریں ::

(برنانند)

آریہ سماج میانوالی کا سماچار :- میانوالی ۱۶ فروری۔ سیوا سدن آشرم دہلی کے برہمچاریوں نے کل رات کو آریہ سماج مندر میں طاقت کے عجیب و غریب کرتب دکھلائے۔ خاتمہ پر رائے صاحب لالہ مہر چند جی نے اعلان کیا کہ اگر میانوالی کے نوجوان منظم ہو کر ایک کلب بنالیں تو میں ویایام شالہ کا تمام خرچ برداشت کرونگا ::

شوک جنک مرتیو :- بڈھلاڈہ ۱۸ فروری۔ منتری مہاشہ کندن لال جی گپتا منتری آریہ سماج بڈھلاڈہ منڈی کا فرزند ارجمند عزیز اوم پرکاش بعارضہ ٹائیفائیڈ فیور مبتلا رہ کر ۱۶ فروری کو اس جہان فانی سے کوچ کر گیا۔ عزیز کی عمر ۲½ سال کی تھی۔ ہم کو اس مصیبت میں مہاشہ جی سے دلی ہمدردی ہے۔ پرماتما آپ کو اور آپ کے پریوار کو شانتی دیوے۔ اور عزیز کی آتما کو سدگتی پراپت کرلے ::

(ادھیکش آریہ لائبریری بڈھلاڈہ منڈی)

آریہ سماج مظفر گڑھ :- آریہ سماج مظفر گڑھ کا سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵ اور ۲۶ مارچ ۱۹۳۳ء مطابق ۱۳-۱۴ چیت کو منعقد ہونا سویکار ہوا ہے۔ اُتسو پر شریمان پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار اور مہاشہ سنت رام جی بھجنیک اوپدیشک آئیں گے۔ اور کئی سنیاسی مہاتما پدھاریں گے ::

(پنڈت لال چند منتری آریہ سماج نہا)

ست دھرم پاٹھ شالہ نارگ :- ۱۴ ماگھ سمت ۱۹۸۹ مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۳۳ء کو ہم سب کرمچاری اور ودیارتھیوں نے اکٹھے ہو کر شری مہاراجہ صاحب بہادر والیے سرمور ناہن کا جنم دن اُتسو دھوم دھام سے منایا۔ ہوم ایشور اُستتی۔ پرارتھنا اور بھجن ہوا۔ اس کے بعد ٹھاکر رام سنگھ جی کے بھجن ہوئے۔ اور منیجر ست دھرم پاٹھ شالہ کا منوہر ویاکھیان ہوا۔ جس میں پرارتھنا کی گئی کہ شری مہاراج ادھر

…کا صاحب بہادر کو الیشور پرماتما دیرگھ آیو … سکھ اور شانتی کا سندیو دان بخشیں۔ بعد … ان الیسعفت سجنوں و ملازمان جو کی جنگلات … گ و ملازمان جاگیر نارگ کا موہن بھوگ سے … ستکار کیا گیا ؛

… شری ست دھرم پاٹھ شالہ نارگ۔ ریاست … سرمور ناہن)

… میں پرچار :- پنڈت شیو رام شرما … شری کرشن دت شرما۔ برج بہادر سنگھ۔ جیرام … سنگھ۔ رام پرارتھ۔ رام سندر سہدیو داس … رزان اور راودھی آریہ سنگیت منڈل نیا بو … پہنچے۔ یہاں پنڈت نارائن جی کے گھر پر ٹھہرے … یہاں پر اچھا پرچار ہوا۔ جنتا کی تعداد کافی … ۲۸ ردسمبر کو شری تلسی جی کا منتر پا کر … وہاں پر جا کر پرچار کیا گیا۔ آپ نے سب کا … اچھا ستکار کیا ؛ (ایک نوجوان)

آریہ سماج چک جھمرہ :- مورخہ ۲۷ ؍ کو بابو کانشی رام کے سپتر عزیز خیراتی لال کا منڈن سنسکار پنڈت جواہر لال جی نے کرایا۔ اس شبھ اوسر پر بابو کانشی رام جی نے مبلغ پانچ روپیہ آریہ سماج چک جھمرہ اور پانچ روپیہ دیگر دھارمک کاموں کے لئے دان دیا۔ اور پروہت جی کو دکھشنا دی ؛

۲ آریہ سماج ہذا میں شیوراتری اتسو نہایت شان سے منانے کا فیصلہ کیا گیا۔ جو کہ ۲۲ و ۲۳ فروری کو منایا جائے گا۔ جس میں شری سوامی رودرانند جی مہاراج و پنڈت گلشن لال جی اپدیشک سبھا و مہاشہ دلیپ راج جی بھجنیک بدھار کر امرت ورشا کریں گے۔ آریہ سماج کی طرف سے مورخہ ۲۳ فروری کو رشی لنگر کھلے گا۔

۳ آریہ سماج چک جھمرہ کی لائبریری میں سماجک اخبارات و دھارمک پستکیں پڑھنے کے لئے سماج ہذا کی طرف سے انتظام کیا گیا ہے ؛

۴ آریہ سماج مندر میں مسافروں کے ٹھہرنے کا خاطر خواہ انتظام ہے ؛

۵ شری دیانند آیوروید دھرم ارتھ اوشدھالیہ میں ہر امیر اور غریب کو دوائی مفت دی جاتی ہے۔ اس تھوڑے سے عرصہ میں سینکڑوں مریض اوشدھالیہ سے شفایاب ہو چکے ہیں ؛

(مہاراکس منتری آریہ سماج چک جھمرہ)

براہ سنسکار :- امرت سر۔ … اسپیر مارشل لال کی سپتری کی شادی … دھام سے منائی گئی۔ برات کا خوب … سے

آنی تھی۔ جس کا خیر مقدم کیا گیا سٹیشن پر برات کا فوٹو لیا گیا۔ اس موقعہ پر بہت سے معززین تشریف فرما تھے ؛

---

۸۵ بٹوالوں کی شدھی :- چونڈہ ۱۹ فروری۔ آج چونڈہ کے نزدیک آریہ سماج چونڈہ اور پسرور کی کوششوں سے ۸۵ بٹوال شدھ ہو گئے ہیں۔ جنتا پر ان شدھیوں کا اچھا اثر پڑا ؛

رشی بودھ اتسو :- سوموار ۱۷ ؍ پھاگن مطابق ۲۷ فروری ۱۹۳۳ء پھاگن شدی پنچ کو آریہ مبلغین دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کے دھرم پر بلیدان ہونے کی یاد میں یہ دن منائیں۔ دھرم ویر کے جیون پر لیکچر ہوں۔ دھرم چرچا ہوں۔ اور آریہ سماج میں نئے ممبر بھرتی کرائیں۔ لیکھرام سمارک ندھی کے لئے پشکل دھن اکٹھا کریں ؛

نوٹ :- اتسو کے ختم ہوتے ہی جمع شدہ دھن سبھا کے دفتر میں بھیج دیں۔ دیر نہ کریں۔ سبھا کے دشانند وید پرچار۔ گورو کل۔ شدھی۔ دلت ادھار وغیرہ ندھیوں کا اگر کوئی دھن رہتا ہو۔ تو وہ بھی جلدی بھیج دیں۔ کیونکہ سال ختم ہو چکا ہے۔ اور بجٹ پورا کرنے کے لئے دھن کی ضرورت ہے ؛

(نویدک :- بھیم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون لاہور) ؛

ضلع جھنگ میں ویدک دھرم پرچار :- تقریباً دو ہفتوں سے شری سوامی جینندانند جی یہاں ویاکھیان دے رہے ہیں۔ انکے ۳ ویاکھیان مگھیانہ میں اور باقی جھنگ شہر میں ہوئے ہیں۔ وہ ویاکھیان کتھا کے روپ میں کر رہے ہیں۔ گزشتہ سال بھی اس ضلع میں آپ نے خوب پرچار کیا تھا۔ آپ کوٹ شول چند میں بہت عرصہ تک ٹھہرے رہے۔ وہاں کئی آدمیوں سے آپ نے منشیات چھڑوائیں۔ اور کئی ایک کو سندھیا اور ہون منتر یاد کرائے۔ چنانچہ بہت سے بھائی دو وقت سندھیا کرنے لگ گئے۔ اور کئی ایک ہون کرنے کے عادی ہو گئے۔ ازاں بعد ہونا ماہ ۲۷۔ ۲۸۔ اور ۲۹ ستمبر ۱۹۳۲ء کو کوٹ اوگنشا سے آریہ سماج کا سالانہ جلسہ منایا گیا۔ اور ۱۳ اکتوبر کو وہاں باقاعدہ آریہ سماج قائم ہو گیا۔ یہ سب سوامی جی اور چودھری رام چند جی سفید پوش نائب ذیلدار کی سرگرمیوں کا پھل ہے۔

گزشتہ سال آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر سے چودھری صاحب ایک صد روپیہ کی دھارمک پستکیں اپنے جو لائبریری میں رکھ دی گئی ہیں۔ ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ چودھری صاحب کے اندر اس سے بھی زیادہ … اور اُتساہ پیدا کریں۔ اس سماج کو … آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے جوڑا گیا ہے۔ اور وید پرچار …

فنڈ کے لئے ۔۴ روپے پہلے جلسہ کے موقعہ پر بھیج دئے گئے تھے

(آیا سنگھ آریہ اپ پردھان آریہ سماج جھنگ مگھیانہ)

وفات حسرت آیات :- ڈاکٹر ہری چند شفاخانہ ہریانہ کی سپتری ودیاوتی مورخہ ۱۶ ؍ ۲ ؍ ۳۳ کو سرگباش ہو گئی۔ آٹھ روز پرسوت کے بخار سے بیمار رہی۔ انتیشٹھی سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ ڈاکٹر صاحب کو بڑا صدمہ ہوا ہے۔ ملتا ہر لئے آگے ایک بیاہی ہوئی لڑکی سرگباش ہو گئی تھی۔ پہلی لڑکی ایک سو روپیہ بھگوتی پتری پاٹھ شالہ کو دان کر گئی تھی۔ یہ یتیم خانہ کو دان کر گئی ہے ؛

(ایک آریہ از ہریانہ)

آریہ سماج کسمو (برٹش ایسٹ افریقہ) کا ۲۲واں سالانہ جلسہ

"دو تین سال سے اس ملک کی حالت خراب ہوتی چلی جا رہی ہے۔ پچھلے سال جو حالت تھی۔ آج اس سے کہیں زیادہ خراب ہے۔ ایک طرف اگر بیوپار سُوقلتا کی شکایت ہے۔ تو دوسری طرف ٹڈی کا کھٹکا آم گھات جاری ہے۔ ملک کی ہندوستانی آبادی تقریباً ۵۰ فیصدی کم ہو گئی ہے۔ ایسی اوستھا میں یہ شک تھا کہ جلسہ میں کوئی سہیوگ نہ دے گا۔ کیونکہ لوگوں کو روٹی کی ہی فکر لگ رہی ہے۔ مگر جلسہ سے ۱۲ دن ہی بیشتر زور لگا کر گجراتی سجنوں اور دُوسرے بھائیوں نے دھن اکٹھا کرنے میں کافی سہیوگ دیا۔ اور اس قلیل عرصہ میں ۳-۴ ہزار شلنگ اکٹھے ہو گئے۔ وقت کی قلت کی وجہ سے کئی بھائیوں کے پاس نہیں پہنچا جا سکا۔ جن سے خاصی رقوم کے حصول کی توقع ہے۔ اُمید ہے۔ کہ چند دنوں میں ہی یہ رقم چار ہزار تک پہنچ جائے گی۔ جو موجودہ حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت حوصلہ افزا ہے۔

اس برم سہاگ ویوگی کرپا سے جلسہ منایا گیا۔ اور شان سے منایا گیا۔ اِنے گنے آریہ بھائیوں نے دو تین دن میں ہی لگ کر شردھانند آشرم کے وشال صحن میں ایک پنڈال جو گزشتہ سال بنگی لسنت بڑا تھا۔ کھڑا کر دیا۔ اور اسے تصویروں اور دیدمنتروں سے خوب سجا دیا۔ صبح سنیچروار ۲۴ دسمبر ۱۹۳۲ء کو جو جلسہ کا پہلا دن تھا۔ نیروبی کے کئی آریہ بھائی و بہنوں کی آمد سے کسمو کے آریہ بھائیوں کے حوصلے اور بڑھ گئے۔ نیروبی کے آریہ بھائیوں سے معلوم ہوا۔ کہ اور بھی کئی سجن وہاں سے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے تیار تھے۔ مگر دو دن پہلے ہی مہاشہ ناہر سنگھ جی اُپ پردھان آریہ سماج نیروبی کی اچانک موت کی وجہ سے وُہ نہ آ سکے۔ بھائی ناہر سنگھ جی یوگنڈا ریلوے کے خزانچی تھے۔ نیروبی آریہ سماج کے وہ باہمت کرمچاری تھے۔ آپ اپنے پیچھے ایک ودھوا استری اور کئی بچے چھوڑ گئے ہیں۔ سماج کے جلسہ میں اتوار کو سب بھائیوں نے کھڑے ہو کر شوک پرستاؤ سویکار کیا۔

جلسہ کی کارروائی سنیچروار کو بعد دوپہر ۲ بجے ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ بھجنوں کے بعد شری مہاشہ ڈی۔ بی۔ بیسائی ایم۔ اے۔ پرنسپل انڈین سکول جنجا یوگنڈا کا بھارتیہ سنسکرتی پر ایک منوہر ویاکھیان ہوا۔ اس کے بعد شری مہاشہ کرشن دیو جی کپل بی۔ اے کا شری سوامی شردھانند جی کے جیون پر ایک پرجوش لیکچر ہوا۔ آپ نے کہا۔ کہ شری سوامی جی شبد دھنی نہیں تھے۔ وہ کرم دھنی تھے۔ دیر تھے۔ ان کا جیون شاندار تھا۔ ان کی موت اس سے بھی زیادہ شاندار تھی۔ بعد ازاں شری مہاشہ بدری ناتھ جی کا جو ابھی بھارت کی ۱۳ ماہ کی یاترا میں کئی مشہور مقامات دیکھ کر اس ملک میں واپس آئے ہیں۔ بڑا منوہر بھجن اپدیش ہوا۔ جو حاضرین کی خاص دلچسپی کا باعث تھا۔ پھر نو کل آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی کنیاؤں کا ایک مدھر گیت اور ایک سبق آموز سمواد ہوا۔ جس میں درشایا گیا۔ کہ کس طرح تو ابہمات کے اندر جکڑے ہوئے بھولے بھالے لوگ آئے دن نام دھاری سادھوؤں سے ٹھگے جاتے ہیں۔ اس سمواد کے ساتھ آج کی کارروائی سماپت ہوئی۔ حاضری خاصی تھی۔

رات کو آریہ بھائیوں کی ایک پرلینڈ ہوئی۔ جس میں آریہ سماج کی ورتمان گتی پر کئی بھائیوں نے اپنے وچار پرگٹ کئے۔

۲۵ دسمبر اتوار کی کارروائی صبح ۸½ بجے ہون کے ساتھ شروع ہوئی۔ بھجن ہو کر مہاشہ الیشر داس کا سرمن ہوا۔ جس میں آپ نے ایک وید منتر دوارا من کی اُدبھت شکتیوں کا ورنن کیا۔ اس کے بعد مہاشہ ڈی۔ بی۔ ڈیسائی ایم۔ اے کا "ترقی کا راز" کے وشے پر ایک سارگربھت لیکچر ہوا۔ لیکچر کیا تھا۔

ओ३म् आ ब्रह्मन् ब्राह्मणो ब्रह्म वर्च-सी जायताम् ॥

ویدمنتر کی ویاکھیا کا وستار تھا۔ جسے بہت پسند کیا گیا۔ بعد ازاں آریہ کنیا پاٹھ شالہ نیروبی کی کنیاؤں کا ایک ساتھ مل کر کئی سازوں پر سُریلا اور مدھر سنگیت ہوا۔ راس اور گجراتی میں ایک سمواد ہوا۔ پھر مہاشہ بدری ناتھ جی کا ایک موثر بھجن اپدیش ہوا۔ یہ سب کارروائی دلکش اور دلچسپ تھی۔ اس وقت پنڈال کھچا کھچ بھرا تھا۔ اس کے بعد پریتی بھوجن ہوا جس میں ۵۰۰ بھائی و بہنوں نے حصہ لیا۔

دوپہر کو ۲½ بجے بھجن ہو کر آریہ کنیا پاٹھ شالہ نیروبی کی کنیاؤں کے ایک ہی ساتھ سنگیت سے مل کر لاٹھی اور موگلی کے کھیل ہوئے۔ ایک لڑکی شانتا بین نے ایک نشانے کو بندوق کی گولیوں سے کئی بار بیدھا۔ ایک آدھ وار ہی خالی گیا۔ اس کارروائی کو دیکھ کر لوگ متاثر ہوئے۔ اور کنیاؤں کو بہت بہت سادھو واد دیا۔ اور ان کے شکشکوں کی داد دی۔ اس کے بعد مہاشہ کرشن دیو جی بی۔ اے کا ایک جوشیلا اور عالمانہ لیکچر ہوا۔ آپ نے کہا۔ کہ آریہ سماج ہی دھرم کا سچا سوروپ پیش کرتا ہے۔ اس کے اندر سچائی کو کھوجنے کی زبردست خواہش ہے۔ سو دھرم کے متلاشیوں کو ... ان دوں میں سے سنگیت ہیں۔ اتہاس اس بات کا شاہد ہے۔ کہ کتنے ہی سچائی کے متلاشیوں کے ساتھ دھرم کے نام پر اَمانُش اتیاچار کئے گئے۔ اور کتنوں کو موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ لیکچر کی سماپتی پر آپ نے اپیل کی۔ اور ازاں بعد دانی بھائیوں کی فہرست پڑھ کر سنائی گئی۔ پھر مہاشہ بدری ناتھ جی نے بھجن اپدیش آرمبھ کیا۔ جنتا آپ کے بھجنوں کا خوب آنند لینے لگی۔ آپ ابھی آدھ گھنٹہ ہی بول پائے تھے۔ کہ بارش خوب زور سے ہونے لگی۔ رات کو مہاشہ جی نے میجک لالٹین کا شو دکھانا تھا مگر بارش کی وجہ سے نہ دکھایا جا سکا۔

۲۶ دسمبر سوموار کو صبح ۸½ بجے سے کارروائی حسب معمول ہون اور بھجنوں سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد مہاشہ سجیون راج کی پرلوبھنا اور "ہنسیون" کے وشے پر ایک سُندر اُپدیش ہوا۔ پھر ایک چھوٹا سا بھجن ہو کر لوکل کنیا پاٹھ شالہ کی کنیاؤں کی گجراتی زبان میں "بزرگوں کی سیوا" پر ایک سبق آموز سمواد ہوا۔ بعد ازاں مہاشہ بدری ناتھ جی کا بھجن اُپدیش ہوا۔ جس سے حاضرین نے بہت آنند اٹھایا۔ لوگ جوش سے آپ کے ساتھ ساتھ گانے لگے تھے۔ آپ کے بھجن اپدیش کے ساتھ صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔ اور پریتی بھوجن ہوا۔

دوپہر کو بھجنوں کے بعد مہاشہ کوٹھاری جی کا "رشی جیون" پر اور مہاشہ الیشر داس کا "مریادا" کے وشے پر ایک چھوٹا سا بھاشن ہوا۔ بعد ازاں شانتا بین کا ایک نہایت ہی سُریلا گیت ہوا۔ اس گیت کی خصوصیت یہ تھی کہ اس کی ہر ایک کلی پر راگ راگنی بدل جاتی تھی۔ اس گیت میں بھیروی۔ آساوری۔ کلیان۔ بہاگ وغیرہ کئی راگ راگنیاں شامل تھیں۔

بھارتیہ کاریگری کے سو لینی نمونے وغیرہ دکھلائے گئے۔ ہزاروں قیمتیں بھی ساتھ ساتھ بتائی گئیں۔ آپ نے کہا۔ کہ یہ چیزیں ولایتی مال سے کسی حالت میں بھی کم نہیں۔ اور پھر قیمت میں بھی بہت سستی ہیں۔ اس پر کئی بھائیوں نے آپ سے کئی چیزیں خریدنی چاہیں۔ لیکن آپ نے یہ کہہ کر کہ میں انہیں بیچنے کے لئے نہیں لایا۔ فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔ مزید براں آپ نے کہا کہ یہ چیزیں آپ بھارت سے منگوا سکتے ہیں۔ میں آپ کو پتہ بتا سکتا ہوں۔

اس کے بعد پردھان جی نے پرماتما کا دھنیہ واد کیا۔ جس کی اپار کرپا سے یگیہ نرگھن سماپت ہوا۔ پھر باہر سے پدھارے ہوئے سجنوں اور جنتا کا دھنیہ واد کیا گیا۔ اور جلسہ کی کارروائی "شانتی پاٹھ" کے ساتھ سماپت ہوئی۔ حاضری بہت زیادہ تھی۔ اور انت تک لوگ بیٹھے رہے۔

رات کو مہاشہ بدری ناتھ جی نے رامائن اور مہابھارت وغیرہ کی چیدہ چیدہ گھٹناؤں پر میجک لالٹین کی تصویریں جو آپ اپنے خرچ پر بھارت سے تیار کروا کر لائے تھے۔ بڑی بھاری حاضری میں دکھائیں۔ ساتھ ساتھ آپ کے بھجن اور بھاشن سونے پر سہاگے کا کام کرتے تھے۔ اڑھائی تین گھنٹے تک لگاتار آپ بولتے رہے اور لوگ بڑے شوق سے سنتے رہے۔ آپ ... دھرم کے ایک انتھک سیوک ہیں۔ پرماتما آپ کی عمر دراز کرے۔ جلسہ کے بعد دو دن اور مہاشہ جی یہاں ٹھہر گئے۔ اور کئی سجنوں کے خواہش ظاہر کرنے پر آپ نے مہربانی کر کے ۲۸ دسمبر بدھوار کی رات کو تین گھنٹے تک ہندو یونین ہال میں بھجنانند کیا۔ حاضری کافی تھی۔ آج مہاشہ جی نے ویاکھیا کو چھوڑ کر صرف بھجن ہی کئی راگ راگنیوں میں گائے۔

تقریباً دو درجن بھائی بہنیں نیروبی۔ ایلڈوریٹ۔ جنجا۔ کمپالہ اور ٹورورو وغیرہ ستھانوں سے جلسہ میں شریک ہوئے تھے۔ مہاشہ الیشر داس جی کمپالہ والے نے اپنے سُریلے بھجنوں سے بھی سیوا کی۔ علاوہ ازیں بابو سوہن لال جی کا بہت مشکور ہوں۔ جنہوں نے اپنی بھکتی نظموں سے لوگوں کو آنندت کیا۔ اچھوت ادھار پر جو نظم آپ نے پڑھی۔ وہ بہت پسند کی گئی۔ جلسہ ہر پہلو سے سپھل رہا۔

(رام سرن جائنٹ سکرٹری)

بقیہ "یادِ رفتگان" صفحہ ۱۱

تیتے کے مل جاتے ہیں۔ جو شخص لاکھوں میں کھیلتا تھا۔ کس حوصلہ پر اُس وقت گھر باہر کو چھوڑ کر اکیلا کام کرتا تھا۔

کٹو بیا پر بجلی کی لگائی ہوئی تھی۔ ریٹ چلتا تھا۔ اور مستری کا ایک کھیت تھا۔ جس کا سارا انتظام بابو اوماوت کیا کرتے تھے۔ یہاں مالی طور پر بابو اوماوت کا اپنا ذاتی نقصان ہوا۔ وہاں بہت سے اُن سے تعلقات اور ان پر بھروسہ رکھنے والوں کا بھی نقصان ہوا۔ مگر وہ بے بس تھے۔ کچھ کر نہ سکتے تھے۔

جب کانگڑہ کی عمارتیں طوفان کی نذر ہو گئیں۔ اور جوالا پور میں نہر کے کنارے پر زمین لینے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو بابو اوماوت نے ان سب زمینوں کو سودا کر کے خریدا۔ اور ان کی رجسٹریاں کرائیں۔ وہ اس طرح کام کرتے تھے۔ کہ گویا اپنا مکان بنوا رہے ہیں۔ عمارت شروع ہونے پر بھی روزانہ نگرانی کیا کرتے تھے۔ گورو کل کے لئے چندہ جمع کرنے کے لئے کبھی باہر جایا کرتے تھے۔

ایک دفعہ میری معرفت تیرہ ہزار روپیہ کا دعویٰ ایک آسامی پر کیا۔ کورٹ فیس لگانے کی طاقت نہیں تھی۔ مفلسی میں دعوےٰ کیا۔ لالہ خان چند سینیر سب جج کی عدالت میں مقدمہ تھا۔ جب انہوں نے پوچھا کہ تمہارے پاس کچھ ہے۔ تو بابو اوماوت نے فوراً کہہ دیا۔ کہ ہاں بیس روپے میری جیب میں ہیں۔ یہ رقم چونکہ درج فہرست نہیں تھی۔ اس لئے انہوں نے ان کا دعوےٰ مفلسی داخل دفتر کر دیا۔ میں نے برآمدگی کی درخواست دینے کی صلاح دی۔ تو کہنے لگے۔ کہ جہاں ہزاروں اور لاکھوں روپے گئے۔ وہاں اس تیرہ ہزار کی رقم کو بھی جانے دو۔ وہ کہتے تھے۔ کہ اب بھی کہیں بیٹھ جاؤں۔ تو اسی طرح لاکھوں کما سکتا ہوں۔ مگر اب جی نہیں چاہتا۔ بمشکل میں نے اُن سے درخواست برآمدگی دلا کر ڈگری کرائی۔ لالہ خانچند سینیر سب جج کئی دفعہ پوچھا کرتے تھے۔ کہ گوروکل والے بابو اوماوت کہاں ہیں؟

اشتہار زیر آرڈر ۵ - رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب لالہ دوارکا داس صاحب

عدالتی بہادر کپور تھلہ

البشر سنگھ ولد ہیرا سنگھ ذات جٹ سکنہ ہیر کپور تحصیل کپور تھلہ - مدعی

بنام :-

لابھ سنگھ ولد شیر سنگھ ذات جٹ سکنہ ہیر کپور تحصیل کپور تھلہ مدعا علیہ

دعویٰ دلاپانے مبلغ صما عہ روپیہ اصل معہ سود بوجہ بہی حساب

مقدمہ مندرجہ عنوان میں ہم کو رپورٹ تعمیل سمن سے اطمینان ہو گیا ہے کہ مدعا علیہ پر معمولی طریق سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ مذکور تاریخ ۳ چیت سمت ۱۹۸۹ مطابق ۱۵ مارچ ۱۹۳۳ء کو اصالتاً یا وکالتاً ہمارے اجلاس میں حاضر ہو کر پیروی مقدمہ کرے۔ ورنہ اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔

تحریر یکم پھاگن سمت ۱۹۸۹

(دستخط حاکم و مہر عدالت)

---

۱۲ مارچ کی بجائے سارا مارچ

ناظرین کو معلوم ہے کہ ۱۲ مارچ کو امرت دھارا کا سالانہ جلسہ اس کی سلور جوبلی کے دن ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۲۶ سے برابر منایا جاتا ہے۔ بھائیوں کو اس میں شریک کرنے کے واسطے ۱۲ مارچ کو ادویات و کتب کی قیمت میں رعایت کی جاتی ہے۔ اس کے متعلق کئی مشکلات کے باعث شکایات ہوتی رہتی ہیں۔ ۱۲ مارچ کو ہزارہا آرڈر جوڑ لیے جاتے ہیں۔ اُن کی تعمیل باری پر ہونے سے مہربان مہینہ بھر انتظار میں رہتے ہیں۔ کہ کب پارسل آوے گا۔ لاہور والوں کو بھی ایک دن میں سارا دفتر اکٹھا کر بھی اشیاء بہم نہیں پہنچا سکتا اور اُن کو کہنا پڑتا ہے۔ کہ ایک ماہ کے اندر جب مرضی ہو لے جانا۔ ان وجوہات سے اس دفعہ یہ تجربہ کرنے کا خیال ہوا ہے۔ کہ بجائے ۱۲ مارچ کے سارا مارچ ہی رعایت کے واسطے مخصوص کر دیا جاوے۔ پس

یکم مارچ سے ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء تک جو آرڈر دُنیا کے کسی بھی ڈاکخانہ میں ڈالے جاوینگے

اُن پر ۱۲ مارچ والی رعایت دی جاوے گی یعنی

کوئی نود و بید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدکی ایجاد و تیار کردہ امرت دھارا اس کے اپنے مرکبات ¼ قیمت پر یعنی فی روپیہ میں چار آنے کی کمی پر اور دیگر ادویات و کتب نصف قیمت پر یعنی روپیہ میں آٹھ آنے (۸/) کمی پر ملیں گی۔

جو اصحاب چاہیں روپیہ بھی مارچ کے اندر ماندر جمع کرا سکتے ہیں اُن کا روپیہ جبتک ختم نہ ہو تب تک۔ اُن کو وہی رعایت ملیگی۔ چاہے وہ کتنی بار کر کے ادویات منگوا دیں رعایتی فہرست جس میں امرت دھارا و اسکے مرکبات نیز دیگر ادویات کا مختصر بیان معہ چند سندات و کتب کے دیا ہے۔

طلب کرنے پر مفت بھیجی جاتی ہے

جو اصحاب باقاعدہ تشخیص کرا کے علاج کرانا چاہیں۔ وہ قواعد علاج بھی ساتھ ہی طلب کریں جتنی جلدی آرڈر کر دیں بہتر ہے۔ ایسا نہ ہو کہ آخیر میں وہی مشکلات پیش آویں۔ ایجنٹوں کو بھی رعایتی قیمت پر امرت دھارا دینے کے واسطے لکھا گیا ہے۔ امرت دھارا و اس کے مرکبات تو ہر گھر میں ہمیشہ موجود رہنے چاہئیں۔ انکی قیمتیں اس طرح ہونگی۔

امرت دھارا اسلم شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸) کی بجائے ایک روپیہ چودہ آنے (۱/۱۴) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے (۱/۴) کی بجائے ۱۵/ نمونہ ۸/ کی بجائے ۶/

امرت دھارا امرہم ایک روپیہ کی بجائے ۱۲/ **امرت دھارا کی میٹھی گٹیاں** ۴/ کی بجائے ۳/ **امرت دھارا الوشن** ایک روپیہ کی بجائے ۱۲/

امرت دھارا بام ایک روپیہ کی بجائے ۱۲/ **امرت دھارا صابن** ۱۴/ فی بکس کی بجائے ساڑھے دس آنہ (۱۰/-)

کچھ اور گھریلو ادویات کا بڑی فہرست میں تذکرہ ہے

المشتہر تار کا پتہ:- امرت دھارا۔ لاہور خط و کتابت کا پتہ۔ امرت دھارا ۳۲ لاہور

مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بلڈنگز امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

ایڈیٹر
کرشن
بی۔ اے

قیمت
سالانہ للعہ
ششماہی ۲ عہ
مالک غیر سے ۷ عہ
فی پرچہ ایک آنہ

THE PRAKASH LAHORE

نمبر ۱۰

SUNDAY
5th MAR 1933

۲۳۔ پھاگن سمت ۱۹۸۹ مطابق ۵۔ مارچ ۱۹۳۳ء۔ دیانند آبد ۱۰۹

جلد ۲۹

یجروید | رگوید

اوم

وید امرت

ओ३म् मुञ्चन्तु मा शपथ्यादहो रात्रे अथो उषाः।
सोमो मा देवो मुञ्चतु यमाहुश्चन्द्रमा इति ॥

وید بھگوان کا فرمان ہے۔ کہ دن رات اور پراتہ کال ہم کو دوسروں کی نندا کرنے کے بھاری پاپ سے مکت کرائیں۔ دوسروں کی نندا کرنے کے اوگن نے ہماری سوسائٹی کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ ہر ایک آدمی کو دوسروں کے سدھار کی ہی فکر رہتی ہے۔ دوسروں کے چھوٹے سے چھوٹے اوگن مہان معلوم ہوتے ہیں۔ اور اپنے مہان سے مہان اوگن بھی گن ہی دکھائی دیتے ہیں۔ ایک دوسرے کی عیب جوئی نے سوسائٹی کو بکھیر دیا ہے۔ مل بیٹھنے کی شکتی دن بدن کمزور ہو رہی ہے۔ لہذا کوئی کام بھی بخوبی سر انجام نہیں ہوتا۔ بڑے بڑے نیک کام پورن اُتساہ سے آرمبھ کئے جاتے ہیں۔ مگر ذرا سی دیر کے بعد عیب جوئی شروع ہو جاتی ہے۔ اور بنا بنایا کام ادھورا رہ جاتا ہے۔ دوسروں کی نندا کرنے والے کا آتما کبھی شانت نہیں رہتا۔ اس کے آتما میں ایک آگ سی جلتی رہتی ہے۔ جو تمام نیک اوصاف کو بھسم کر دیتی ہے۔ جس طرح ایک دانی پرش کے ہردیہ میں دوسروں کے ساتھ ہمدردی کے بھاو پیدا ہوتے رہتے ہیں جس طرح ایک سیوا بھاو والا دوسروں کے دکھوں کو اپنا نا رہتا ہے۔ اسی طرح دوسروں کی نندا کرنے والا اپنے اندر ایک ایسے کٹھور بھاو پیدا کرتا جاتا ہے۔ جن کی وجہ سے اس کے ہردے کی کوملتا آہستہ آہستہ پتھر کی صورت اختیار کر جاتی ہے۔ اور ان کے اندر سوسائٹی کو غلط کرنے کے سامان پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ دوسروں کی نندا کا مرض چھوت کی بیماری کی طرح پھیلتا ہے۔ اس کے جال میں پھنس کر انسان مشکل سے چھٹکارا پا سکتا ہے۔ وید نے کہا ہے۔ کہ دن اور رات اس پاپ سے چھڑاویں۔ مگر ہم لوگ دن اور رات میں کوئی بھید نہیں کر سکتے۔ ہمارے جھگڑے دن اور رات کو ایک کر دیتے ہیں۔ ہم نے دن اور رات کے ۲۴ گھنٹوں کو ہی ایک دن بنا رکھا ہے۔ اس لئے ہماری نندا کے کام اور ہمارے جھگڑوں کے کام لگاتار چلتے رہتے ہیں۔ کاش ہم دن کے بعد رات کے وقت دن کے کاموں کی پڑتال کرتے۔ اپنی کمزوری کو محسوس کرتے اور پاپ سے بچنے کے لئے کوئی اُپائے سوچتے۔ وید کے شبدوں میں اوشا کال بھی ہم کو پاپ سے چھڑانے کو کہا گیا ہے۔ آہا! کیسا منوہر سمے ہوتا ہے۔ اوشا کال کیسا سہاونا ہوتا ہے۔ اوشا کال کی پوترتا کو کئی لوگوں نے بڑے منوہر شبدوں میں گایا ہے۔ ایسے شانت پوتر اور ساتوک سمے میں اگر ہم لوگ اپنے رات کے کاموں کی پڑتال کریں۔ اور دن کے لئے اپنا کاریہ کرم نشچے کریں۔ تو اوشیہ عیب جوئی کے پاپ سے دور ہو سکیں۔ کیونکہ وہی سمیہ ہوتا ہے۔ جب آدمی اپنے لئے بہتر سے بہتر شغل کی بنیاد ڈالتا ہے۔ جو آدمی اپنے لئے کام طے کریگا۔ وہ دوسروں کی نندا میں سمیہ نشٹ نہیں کریگا۔ اس پرکار دن رات کرنے سے اس پاپ سے چھوٹ جائے گا۔

دن اور رات اوشا کال ہم کو یہ سبق دیا کرتے ہیں۔ کہ وہ تینوں اپنا اپنا کام ہی کرتے ہیں۔ وہ سلسلہ ایک رس رہتے ہیں سورج کے بعد رات اور رات کے بعد دن برابر چلے آتے ہیں۔ انہیں کوئی بھید نہیں پڑتا۔ چندرما بھی ہم کو برائی سے چھڑانے کے لئے کہا گیا ہے۔ جانے غور ہے۔ کہ چندرما جتنی روشنی سورج سے لیتا ہے۔ اُتنی کی اتنی ہمارے حوالے کر دیتا ہے۔ مگر ہم لوگ دوسروں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بھی ان کی نندا کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ کہ مبادا دوسروں کا احسان تسلیم کرنا پڑے۔ بیتوں کی طرح پرورش پا کر بھی ہم لوگ اپنے محسنوں کی پیٹ بھر نندا کیا کرتے ہیں۔

برائی نندا کے بڑے مرض نے گھروں میں بھی داخل ہو کر گھروں کو نرک دھام بنا دیا ہے۔ پریوار کے سب لوگ ایک دوسرے کی نندا میں مصروف رہتے ہیں۔ ایک دوسرے کی عادات میں نکتہ چینی اور عیب جوئی سے پریوار میں بے چینی رہتی ہے۔ ہر ایک آدمی اپنے آپ کو دیوتا سمجھا کرتا ہے۔ اور دوسروں کو حقیر خیال کیا کرتا ہے

سام وید | اتھروید

ضرورت

آریہ کنیا پاٹھ شالا ہیلاں تحصیل پھالیہ کے واسطے ایک ایسی یوگیہ آریہ ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ جو چوتھی کلاس تک لڑکیوں کو بھلی بھانتی تعلیم دے سکے۔ ادھیاپکا کو گورمکھی کا بودھ بھی ہونا چاہیئے تنخواہ ماہوار ۱۵ سے ۲۰ روپیہ تک ملے گی۔ درخواستیں مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۳۳ء تک بنام

ایم۔ آر۔ ورما اوورسیر۔ مینیجر آریہ کنیا پاٹھ شالہ ہیلاں۔ معرفت ڈاکخانہ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

آنی چاہئیں ؛

اگروال کنیا کی ضرورت

ہمارے بڑے لالہ کاشی ناتھ میتل کے لڑکے لالہ بن بہاری لال کی استری کا دیہانت ہو گیا ہے۔ گورنمنٹ ملازم ہیں جنم اسوج سمت ۱۹۶۴ اور عمر ۲۴ سال کی ہے۔ لکھا پڑھا بیوپار لائن میں ہوشیار ہے۔ تندرستی بہت اچھی ہے کٹمب اور اچھا گھر ہے۔ ان کے واسطے ایک کنیا کی ضرورت ہے جس کی عمر ۱۴ سال سے کم نہ ہو۔ لڑکی امیر یا غریب کی ہو۔ پڑھی یا غیر پڑھی ہو۔ مگر سوشیل ہو۔ یہ اعلیٰ درجہ کا متھرا کا سمبندھ جہاں لڑکی ہر پرکار سے سکھ پالے گی۔ کرنا ہو۔ تو اس پتہ پر خط و کتابت کریں :-

لالہ چرنجی لال گجانند آڑھتی متھرا

ور کی آوشیکتا

ایک سوشیلا۔ تندرست۔ روپ وتی۔ خانگی امورات سے واقف۔ اچھے خاندان کی کھتری کنیا عمر ۱۸ سال کے واسطے ایک لائق برسرروزگار ور کی ضرورت ہے۔ ور کے متعلق پورے حالات دیکھ بمعہ فوٹو پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں :-

نتھو رام۔ ۹۲۔ مارکٹ روڈ نئی دہلی

ایک ودوان پنڈت کی ضرورت

آریہ سماج دار السلام کے لئے ایک ودوان پنڈت کی ضرورت ہے۔ جس کی تنخواہ ڈیڑھ سو شلنگ سے دو سو شلنگ تک ہوگی۔ اگر وہ اکیلے ہوں گے۔ تو اُن کو مندر میں ٹھہرنے کے لئے استھان دیا جائے گا + جو صاحب یہاں آنا چاہیں۔ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پتر ویوہار کریں۔ اور سبھا کی معرفت ہی یہاں آئیں ؛

منگل رام آریہ منتری آریہ سماج دار السلام

ور کیلئے کنیا کی ضرورت

ایک آریہ سماجی ۳۱ سالہ نوجوان مستقل ملازم ریلوے بمشاہرہ نوے روپیہ ماہوار کے لئے ایک سوشیل۔ خوبصورت۔ پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج سے واقف کنیا کی ضرورت ہے جس کی آیو ۱۸ اور ۱۹ سال کے لگ بھگ ہو۔ مزید حالات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں :-

نمبر ۴۶۔ معرفت اخبار "پرکاش" - لاہور

کھتری ور کی ضرورت

ایک کھتری کنیا کے لئے جو امورات خانگی سے بخوبی واقف ہے۔ تندرست۔ خوبصورت۔ نیک چلن۔ تعلیم یافتہ برسرروزگار عمر ۲۰۔ ۲۵ سالہ کھتری ور یا شندہ دوآبہ یا نزد دوآبہ کی ضرورت ہے۔ شادی جالندھر کھتری سبھا کے قواعد کے مطابق ہوگی۔ زیادہ جہیز یا زیادہ برات کے خواہشمند درخواست نہ کریں۔ مفصل حالات کے لئے پتہ ذیل پر تحریر کریں :-

نمبر ۹۲۔ معرفت اخبار "پرکاش" لاہور

وی پی آتے ہیں

ماہ مارچ میں جن خریداروں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ اُنہیں اطلاعی چٹھیں بھیجی جا رہی ہیں۔ خریدار صاحبان کو چاہیئے۔ کہ وہ چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ ۱۹ مارچ ۱۹۳۳ء کا پرچہ اُنہیں ۱۶ مارچ کو بذریعہ وی۔ پی ارسال کیا جائے گا۔ جو اصحاب نہ اپنا چندہ ارسال کریں۔ اور نہ کسی وجہ سے وی۔ پی وصول کرنا چاہیں۔ وہ بہت جلد اطلاع دیدیں۔ ورنہ وی۔ پی وصول کرنا انکا اخلاقی فرض ہوگا ؛

مینیجر "پرکاش" - لاہور

وشوودیالیہ گوروکل کانگڑی کی آیورویدک فارمیسی کی

آزمودہ ادویات

دراکش آشٹ چند

تپ دق۔ کھانسی۔ بدہضمی معدہ جگر اور بھوک کی کمی کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس کے استعمال سے نیا خون پیدا ہو کر چہرہ پُر نور ہو جاتا ہے۔ بدن میں طاقت محسوس ہونے لگتی ہے۔ بسنت کے موسم میں اس کا استعمال سونے پر سہاگہ کا کام دے گا ؛

قیمت فی شیشی ۱۲/ ؛

چیون پراش

چیون پراش آیوروید کی مشہور دوا ہے۔ بچہ۔ بوڑھا۔ مرد۔ عورت سب کے لئے مفید ہے۔ کمزور بچوں کو موٹا تازہ بناتا ہے۔ بوڑھوں کو طاقت بخشتا ہے۔ پرانی کھانسی۔ بگڑا ہوا زکام۔ نزلہ۔ پھیپھڑوں کی کمزوری اور دمہ کے لئے اکسیر ہے۔ بڑھیا ٹانک منی کی خرابی کے باعث جنکو بار بار زکام ہونے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اس کے استعمال سے رفع دفع ہو جاتی ہے۔ گوروکل فارمیسی کے چیون پراش میں یہ خاصیت ہے۔ کہ اس میں پڑنے والی جنگلی جڑی۔ بوٹیاں۔ کند مول ہمالیہ پربت سے یہیں تازہ مل جاتے ہیں۔ کھانے میں لذیذ اور خوش ذائقہ ہے۔ ہر ایک موسم میں اس کا استعمال فائدہ مند ہے ؛

قیمت فی سیر چار روپے (للعہ/)

ست شلاجیت

کشمیر۔ لداخ وغیرہ پہاڑوں سے شلاجیت کا پتھر منگوا کر اُس سے شاستری طریقہ کے مطابق ست شلاجیت تیار کیا جاتا ہے۔ جریان۔ احتلام۔ منی کی خرابی اور کمزوری وغیرہ کے لئے لاجواب دوا ہے۔ کچھ دنوں کے استعمال سے جسم میں نیا خون۔ نئی طاقت اور نیا جوش پیدا کرتی ہے ؛

قیمت فی تولہ ۱۲/ ؛

سنجیون چورن

جریان اور احتلام بڑے موذی مرض ہیں۔ جن نوجوانوں کو یہ جوانی میں ہی گھیر لیتے ہیں۔ اُن کے جسم کو گھن کی طرح کمزور بنا دیتے ہیں۔ زیادہ بڑھ جانے پر کسی کام کا نہیں رہنے دیتے۔ سنجیون چورن منی کو گاڑھا کرتا ہے۔ نکال ایک ماہ تک اس کا استعمال جریان اور احتلام سے نجات دلاتا ہے

قیمت فی شیشی عہ/ ؛

سورن بنگ

یہ دوا جہاں دیکھنے میں سونے کے مانند چمکتی ہے وہاں بے حد فائدہ مند ہے۔ ہر قسم کے جریان و احتلام کے لئے نہایت مفید ہے۔ جن نوجوانوں کے چہرے زرد۔ بے رونق اور پژمردہ ہو گئے ہیں۔ دل دھڑکتا ہے۔ سر چکراتا ہے اُن کو سورن بنگ کا ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔

قیمت فی تولہ دو روپے (عہ/۲)

پتہ :- ادھشٹاتا آیورویدک فارمیسی ۵۳/ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

سنسار کی گتی

صدر کانگرس کی نظر بندی

دہلی۔ یکم مارچ۔ یہ یقینی امر ہے۔ کہ گورنمنٹ کانگرس کا اجلاس نہیں ہونے دے گی۔ اس سلسلہ میں پہلا قدم وُہ یہ اُٹھائے گی۔ کہ مسٹر اینے صدر کانگرس کو ناگپور میں نظر بند کر دے گی۔ اگر وُہ کلکتہ جانے کے لئے روانہ ہو لئے۔ تو گرفتار کر لئے جائیں گے ؞

مرزا غالب کی قلمی بیاض کی برآمد۔

رنگ پور۔ یکم مارچ۔ عبد اللطیف یوسف علی نامی ایک صاحب نے اعلان کیا ہے۔ کہ مرزا اسد اللہ خاں غالب کی ایک قلمی بیاض کا ایسا نسخہ ان کو ملا ہے۔ جس پر مرزا غالب کے دستخط موجود ہیں ؞

باپ پر لڑکی کا دعویٰ

لاہور۔ ۲۸ فروری۔ مسٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں مسماۃ کلونتی بیان کردہ دختر رائے بہادر بنارسی داس رئیس انبالہ نے اپنے والد کے خلاف زیر دفعہ ۴۸۸ ضابطہ فوجداری گزارہ دلائے جانے کے متعلق درخواست دی ہے ؞

مس منموہنی زتشی کی رہائی

لاہور۔ یکم مارچ۔ مس منموہنی زتشی ایم۔ اے جنہیں ایک سال قید کی سزا ملی تھی۔ آج مقامی جیل سے رہا کر دی گئی ہیں ؞

آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس۔

لاہور۔ یکم مارچ۔ آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کا پانچواں اجلاس ایسٹر کی تعطیلات میں بمقام لاہور منعقد ہوگا۔ اس موقع پر بھارت ورش کے پرسدھ ماہرین تعلیم تشریف لائیں گے ؞

بھتیجی کے قاتل کی گرفتاری۔

لائل پور۔ یکم مارچ۔ پولیس نے ایک مسلمان کو اس الزام میں گرفتار کیا ہے۔ کہ اس نے اپنی بھتیجی نوراں کو اس لئے قتل کر دیا تھا۔ کہ وُہ اس کی شادی کے راستہ میں روکاوٹ تھی ؞

گول میز کانفرنس کے لئے اردو خواندہ ممبر۔

دہلی۔ یکم مارچ۔ جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے لئے اس دفعہ جن ہندوستانیوں کو نامزد کیا جاتا ہے۔ اُن میں سے ایک صاحب ایسے ہیں۔ جو صرف اردو ہی جانتے ہیں۔ انگریزی مطلقاً نہیں جانتے ؞

اسیران میرٹھ کے لئے بی کلاس۔

میرٹھ۔ ۲۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت یو۔ پی نے حکام ضلع کو ہدایات بھیجی ہیں۔ جنہیں اسیران میرٹھ کو بی کلاس دئے جانے کی تصدیق کر دی ہے ؞

چین اور جاپان کی لڑائی زوروں پر

شنگھائی۔ ۲۸ فروری۔ جہول میں چینیوں کی مزاحمت بظاہر تیز ہو رہی ہے۔ سنیچروار کی شام کو چاستگ کے مغرب میں اور جہول کے جنوب میں چینیوں نے جو محاذ قائم کیا تھا۔ جاپانیوں کی طرف سے ہوائی جہازوں اور توپوں کے ذریعہ ۴۸ گھنٹے تک بمباری اور بعد میں پیادہ اور سوار فوج کے حملے بھی اُسے نہیں توڑ سکے۔ کلیٹو سے چیفنگ کی طرف جاپانیوں کی پیش قدمی ہمایونگ جاری رہی۔ مگر چینی افواج نے ان کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔ ہمایو سے ستر میل کے فاصلہ پر باقاعدہ چینی افواج بڑی بھاری تعداد میں جاپانی فوجوں کے مقابلہ کے لئے کھڑی ہیں۔ اور وہاں فریقین میں خوفناک لڑائی ہونے کی توقع ہے۔ پہلے جاپانی مجوزین افواج کو آگے رکھتے تھے۔ لیکن اب جاپانی افواج خود آگے رہتی ہیں۔ جہاں جاپانی تو چیفنگ اور ننگوان کے دشوار گزار دروں پر قابض ہونے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ وہاں چینی لیڈر جاپان کے ساتھ ٹکر لگانے کے لئے جمع ہو رہے ہیں۔ جب جاپانی دروں پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ تو چینی افواج جاپانی افواج کا سخت مقابلہ کریں گی۔ اور ان کی پیش قدمی کو روکنے کی کوشش کریں گی۔ صدر امریکہ نے برطانیہ کی طرح یہ تجویز کی ہے۔ کہ جنگ کرنے والی اقوام کو اسلحہ جات دینا بند کر دیا جائے ؞

پولیس مینوں کو سزائیں

لاہور۔ ۲۸ فروری۔ سر ہنری کریک نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ گزشتہ ۳ سال کے عرصہ میں صوبہ پنجاب میں کل ۴۵ پولیس مینوں کو چوریوں۔ رہزنیوں اور ڈکیتیوں کے الزامات میں سزائیں ہوئی ہیں ؞

عجیب الخلقت بچے کی پیدائش

کراچی۔ ۲۸ فروری۔ ایک مقامی ہسپتال میں ایک عورت کے بچہ پیدا ہوا ہے۔ جس کے دو سر اور چار ہاتھ ہیں۔ وُہ ۳۔۴ ماہ کا ہے۔ ماں کی صحت اچھی ہے ؞

ریاست الور میں نئی تبدیلیاں

لنڈن۔ ۲۷ فروری۔ ایک سوال کے جواب میں مسٹر بٹلر نے فرمایا۔ کہ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کا ایک ممبر الور میں وزیر اعظم اور ریونیو منسٹر مقرر کیا جائے گا۔ اور ریاست کے تمام محکمہ جات کی نگرانی کرے گا ؞

بنگلور کی واپسی

لنڈن۔ ۲۷ فروری۔ ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر بٹلر نائب وزیر ہند نے کہا کہ برطانوی گورنمنٹ نے شہر بنگلور اور چھاؤنی کو ابھی تک دربار میسور کو واپس کرنے کے سوال پر غور و خوض نہیں کیا ؞

خودکشی

سکھر۔ ۲۸ فروری۔ ریلوے سٹیشن کے قریب ایک نوجوان نے ٹرین کے آگے لیٹ کر جان دیدی کیونکہ وُہ زندگی سے بیزار تھا ؞

۲ پریسوں سے طلبی ضمانت

امرتسر ۲۵ فروری۔ سردار سیوا سنگھ کبیر شدہارک پریس اور لالہ دیوی چند کبیر ورما پرنٹنگ پریس کو نوٹس دیا گیا ہے کہ وُہ پریس کی پانچ پانچ صد کی ضمانتیں جمع کرا دیں ؞

بنگال کا دورہ

بمبئی۔ ۲۵ فروری۔ مولانا شوکت علی ہندوستان آتے ہی پنڈت مالویہ کے ساتھ بنگال کا دورہ کریں گے تاکہ وُہ مسئلہ کو جس کی بنا پر اتحاد کانفرنس ملتوی ہوئی تھی۔ باآسانی حل کیا جائے ؞

کنواری لڑکی کے ہاں بچہ

لاہور۔ ۲۷ فروری۔ میئو ہسپتال میں ایک کنواری مسلمان لڑکی داخل ہوئی ہے۔ جس کے بچہ پیدا ہوا ہے۔ والدین نے اس سے قطع تعلق کر لیا ہے ؞

فلموں کا داخلہ بند

جموں۔ ۲۷ فروری۔ حکومت کشمیر نے بہت سی ایسی فلموں کا جو مہاتما گاندھی کے سفر یورپ کے متعلق ہیں۔ داخلہ حدود ریاست میں بند کر دیا ہے ؞

شیخ عبد العزیز ریٹائر

لاہور۔ ۲۸ فروری۔ شیخ عبد العزیز سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ پنجاب گورنمنٹ ایک دو دن میں ریٹائر ہونے والے ہیں ؞

پنڈت مالویہ پر پتھروں کی بارش

بنارس۔ یکم مارچ۔ بدھوار شام کو جب پنڈت مالویہ جی شیوراتری سپتاہ کے سلسلہ میں سناتن دھرم مہاسبھا کے زیر اہتمام کتھا سننے آئے۔ تو اچھوت اُدھار کے مخالفوں نے اُن پر پتھر پھینکے ؞

رتنا گری میں اچھوت نذارد

رتنا گری۔ یکم مارچ۔ مسٹر ساورکر کی سرگرمیوں کی وجہ سے شہر میں ایک بھی اچھوت نہیں رہا۔ برہمنوں نے بھی اس معاملہ میں مسٹر موصوف کی کھان پان اور مندر پرویش کے معاملات میں ہر پرکار کی سہایتا کی ہے ؞

شراب و گوشت وغیرہ کی ممانعت

جموں۔ ۲۴ فروری۔ کونسل میں سیاسی معاملہ پر غور کرنے کے بعد مہاراجہ کشمیر نے حکم دیا ہے۔ کہ ویشنو دیوی کے مندر نزد کٹرہ جموں کے میلہ پر گوشت اور شراب کی فروخت کی قطعی ممانعت ہے ؞

خواتین کی نامزدگی

دہلی۔ ۲۶ فروری۔ مقامی حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ میونسپل کمیٹی کے آئندہ انتخابات میں خواتین بھی میونسپل کمشنروں کے مقابلہ میں بیٹھ سکیں گی ؞

مولانا شوکت علی کی واپسی

بمبئی۔ ۲۵ فروری۔ امریکہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مولانا شوکت علی ماہ مارچ کے آخیر میں ہندوستان کو روانہ ہو جائیں گے ؞

جاپانی سفیر پر بم

پیکن ۲۵ فروری۔ منچوریا کی خود مختار ریاست کے وزیر اعظم اس بم کا شکار ہو گئے جو کہ جاپانی سفیر پر پھینکا گیا تھا۔ بم ایک کورین نے پھینکا تھا ؞

لاہور کا نیا ڈپٹی کمشنر

لاہور۔ ۲۷ فروری۔ مسٹر ایس۔ پی ٹاپ ڈپٹی کمشنر فیروز پور سے تبدیل ہو کر لاہور کا ڈپٹی کمشنر بن کر آ رہا ہے ؞

اجلاس پر پابندیاں

دہلی۔ ۲۶ فروری۔ مسٹر جوگ نے ماہ مارچ میں کانگرس کے اجلاس کلکتہ کو بند کرانے کے متعلق حکومت کی پالیسی کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے تحریک التوا پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ یہ تحریک سوموار کو پیش ہوگی۔ اور اسمبلی کی نقریباً تمام پارٹیوں کے ممبران اس کی تائید کریں گے ؞

وائسرائے کی تنخواہ میں کمی - نئی دہلی - ۲۴ فروری - معلوم ہوا ہے۔ کہ وائسرائے نے ملکی ضروریات کے پیش نظر دس فیصدی تنخواہ چھوڑ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ وائسرائے ایگزیکٹو کونسل کے ممبران بھی وائسرائے کی مثال کی تقلید کریں گے ؛

میر خیر پور کی ایران کو روانگی - کراچی - ۲۴ فروری - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ میر خیر پور عنقریب بذریعہ کار ایران جا رہے ہیں - اور انہوں نے اس مطلب کے لئے تین کاریں خریدی ہیں ؛

مہاراجہ الور کی وائسرائے سے ملاقات - نئی دہلی - ۲۴ فروری - آج مہاراجہ الور نے وائسرائے سے ملاقات کی ؛

شراب خانوں کی نیلامی ملتوی - بمبئی - ۲۴ فروری - دیوار کو بمبئی کونسل میں گورنمنٹ کی آبکاری پالیسی پر حملہ سے عجیب صورت حالات پیدا ہو گئی - کوئی شخص بھی شراب خانوں کی نیلامی پر بولی دینے نہ آیا ؛

ڈاکٹر اقبال کی واپسی - لاہور - ۲۴ فروری - ڈاکٹر اقبال گول میز کانفرنس کے خاتمہ کے بعد یورپ کے دوسرے ممالک میں سیر کرتے رہے - آپ کل صبح لاہور پہنچیں گے ؛

شدید فساد - پشاور - ۲۴ فروری - یہاں ایک خوبصورت لڑکے کی وجہ سے ملاؤں کی دو پارٹیوں میں خوفناک فساد ہو گیا جس میں کلہاڑیوں - چاقوؤں اور پستولوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا ؛

جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کا تقرر - لنڈن - ۲۴ فروری - کل ہاؤس آف کامنز میں سر سیموئیل ہور جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی میں ہندوستانی ممبران کی شرکت کا ذکر کریں گے - کمیٹی مذکور اسٹر کی تعطیلات سے پہلے ہی مقرر کی جائے گی ؛

نظر بندوں کو امتحان دینے کی اجازت - کلکتہ - ۲۵ فروری - کلکتہ یونیورسٹی نے ۵۳ نظر بندوں کو جن میں ۵ لڑکیاں بھی شامل ہیں - امسال یونیورسٹی کے مختلف امتحانات میں شامل ہونے کی اجازت دیدی ہے ؛

بنارس کے پنڈتوں کا ڈیپوٹیشن - دہلی - ۲۵ فروری - سندر پرویش اور اچھوت اودھار بلوں کی مخالفت کرنے کے لئے ۲۰ پنڈتوں کا جتھہ بنارس سے دہلی پہنچ گیا ہے ؛

ڈاکٹر مونجے پونہ میں - پونہ - ۲۵ فروری - کاٹھیاواڑ و عنبر کا دورہ کر کے ڈاکٹر مونجے یہاں آگئے - اور مسٹر کیلکر سے پولیٹیکل معاملات کے متعلق گفتگو کر کے چلے گئے ؛

ایک بیاہتا دیوی کی خودکشی - بریلی - ۲۵ فروری - ایک بائیس سال کی بیاہتا لڑکی نے جس کی شادی ۶۵ سال کے ایک بوڑھے سے ہوئی تھی - اپنے کپڑوں کو آگ لگا کر خودکشی کر لی ؛

پوتی کا گلا گھونٹ دیا - ہری پور - ۲۷ فروری - سرحدی پولیس نے اسی سال سے زائد عمر کے ایک بوڑھے کو اپنی پوتی کا گلا گھونٹ کر مارنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے ؛

قانون تحفظ امن کا نفاذ - کلکتہ - ۲۶ فروری - حکومت کی خلاف قانون سرگرمیوں کی وجہ سے ضلع ہوگلی میں بنگال کا قانون تحفظ امن نافذ کر دیا گیا ہے ؛

سر دیوی کی بھینٹ - دہلی - ۲۵ فروری - گوالیار سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر قصبہ گوہاد میں ایک بنئے کو بھوانی دیوی کی بھینٹ کیا گیا ہے ؛

یادگاری مظاہرہ - الہ آباد - ۲۷ فروری - انقلاب پسند چندر شیکھر آزاد کی یاد میں الفریڈ پارک میں جو مظاہرہ ہوا - اس کے سلسلہ میں پولیس نے ایسے دو اشخاص کو گرفتار کیا جو کہ پمفلٹ تقسیم کر رہے تھے ؛

جسمانی ترقی کا مقابلہ - امرت دھارا کے سالانہ جلسہ پر جو جسمانی ترقی کا مقابلہ پچھلے سال شروع کیا گیا تھا - اس میں جو اصحاب شامل ہوئے تھے - وہ نوٹ کر لیں - اور ۱۰ مارچ شام کو ۸ بجے امرت دھارا بھون میں تشریف لا کر اپنی سال بھر کی ترقی صحت کی کارگزاری دکھلائیں جو اصحاب اس سال اس مقابلہ میں داخل ہونا چاہیں - وہ اپنے نام ۵ مارچ سے پہلے بھیجدیں - اس مقابلہ میں ہر کوئی شامل ہو سکتا ہے - کمزور ہو یا طاقتور - موٹا ہو یا پتلا - کیونکہ ہر ایک کی اپنی ترقی دیکھی جاتی ہے - اس مقابلہ میں شامل ہونیوالوں کے جسموں کے امتحان کر کے انکو مناسب ہدایات بتائی جاتی ہیں - سال بھر وہ اپنی صحت کو بڑھا کر اگلے سال پھر امتحان کرائیں گے - ہر ایک نے اپنے جسم کے مطابق کس نسبت سے ترقی کی - یہ دیکھا جائے گا - اور انعامات دئے جائیں گے ؛

(منیجر امرت دھارا - لاہور)

پرکاش لاہور

۲۳-پھاگن سمت ۱۹۸۹

...کر کہا کہ "میں حیران ہوں۔ کہ یہ شخص زندہ کیسے ہے"۔ بے شک لیکھرام مر گیا۔ اور ہماری سھفوُل آنکھوں نے دیکھ لیا کہ وہ مر گیا۔ لیکن شردھا کی آنکھیں دیکھ رہی ہیں۔ کہ وہ زندہ ہے۔ زندہ ہی نہیں۔ امر ہے۔ جب تک یہ سنسار ہے۔ تب تک کوئی طاقت لیکھرام کے نام کو صفحۂ ہستی سے مٹا نہیں سکتی۔ وہ مر گیا۔ لیکن مر کر اپنا نام روشن کر گیا۔ اپنا ہی نہیں۔ بلکہ تمام ویروں کا۔ وہ مر کر ثابت کر گیا۔ کہ پریمی کس طرح ستیہ پر... ہیں۔ اس حالت میں جبکہ وہ بستر مرگ پر لیٹے ہوئے تھے۔ انہیں نہ تو اپنی بردھ ماتا کا خیال آیا۔ ...بیٹی کا۔ انہیں دھیان آیا۔ تو آریہ سماج کا۔ مرتے ہوئے وصیت بھی کی۔ تو آریہ سماج کے متعلق۔ ...آریہ سماج میں تحریر کا کام بند نہ ہو"۔

...لیکھرام عاشق صادق کی حیثیت رکھتے تھے۔ انہیں آریہ سماج سے عشق تھا جب سے آریہ ...ہوئے۔ اس کے ہو کر رہے۔ کسی شاعر نے شاید انہی کے لئے ہی یہ شعر کہا تھا ؎

عاشقی چیست بگو بندۂ جاناں بودن
دل بدست دگرے دادن و حیراں بودن

...کو اپنا دل دے چکے تھے۔ اور اپنا دماغ بھی اس کے ارپن کر چکے تھے۔ اس کے بعد اُن کے ...کتا۔ جو آریہ سماج کے ارپن کیتے۔ شریر تھا۔ سو وہ بھی انہوں نے اس کی بھینٹ کر دیا۔ لیکن ...ی خوبی یہ ہے۔ کہ انہوں نے جو کچھ بھی آریہ سماج کے ارپن کیا۔ ہنستے ہنستے۔ اور کسی اور کو ...اتھ اپنے سینہ میں جگہ نہ دی۔ اُن کی ماتا بھی تھی۔ اور اُن کی بیٹی بھی تھی۔ پرماتما نے انہیں ...یا۔ وہ اُن سب کو آریہ سماج کی خاطر قربان کر سکتے تھے۔ لیکن اُن کی خاطر آریہ سماج کو جھوڑ لے ...بھی ملتوی کرنے کو تیار نہ تھے۔ پرچار کرکے گھر کو لوٹے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ لڑکا بیمار ہے۔ ...طرف سے نیا پروگرام آ گیا۔ انہیں ملتان جانے کا حکم ملا۔ کام ضروری تھا۔ اس لئے ...وری تھا۔ سہہ دھرمنی کہتی ہے۔ کہ لڑکا بیمار ہے۔ اسے اچھا ہو لینے دو پھر جانا۔ لیکن پنڈت جی ...پروگرام پر چلے جاتے ہیں۔ پیچھے تار جاتا ہے۔ کہ لڑکا گزر گیا ہے۔ اس قسم کے واقعات ...سکتے ہیں۔ کہ پنڈت لیکھرام کو موت نے شہید نہیں بنایا۔ بلکہ وہ زندگی میں بھی شہید ...لگن اور دھن کا انسان آریہ سماج کو مشکل سے ملے گا۔ ایسا نڈر سیوک آریہ سماج کو کہاں

...۱۸۹۷ء کو پنڈت جی ہم سے جدا ہوئے۔ آریہ سماج کے اتہاس میں یہ دن پوتر ہے۔ کیونکہ اس ...وہ پریت کی ریت چلائی۔ جسے پنڈت تلسی رام۔ سوامی شردھانند۔ مہاشہ رام چند ...ر کئی دوسروں نے قائم رکھا۔ یہ درست ہے۔ کہ ہر ایک دھرم اپنے سدھانتوں سے ...۔ لیکن اگر یہ درست ہے۔ کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ تو یہ بھی درست ...روں میں کسی دھرم کی سچائی کا یہ بھی ایک معیار ہے۔ کہ وہ اپنے پیروؤں کے اندر کس قدر ...یں کامیاب ہوا ہے۔ آریہ سماج نے مذہبی۔ مجلسی۔ تعلیمی اور دوسرے میدانوں میں بڑا ...ن میں مبالغہ سے کام نہیں لیتا جب میں کہتا ہوں۔ کہ وہ سارا کام ایک لیکھرام کی ...حیثیت نہیں رکھتا۔ آریہ سماج کا نام روشن ہے۔ تو اس بلیدان کی وجہ سے۔ اس کام ...کام تو کم و بیش دوسری سوسائٹیاں بھی کر رہی ہیں۔ لیکن دنیا کو شہید مہیا کرنے کا ...ہی مخصوص ہے۔ پنڈت لیکھرام ہماری شردھا کے اسی لئے سب سے زیادہ پاتر ہیں۔ ...سے پہلے "سر جائے تو جائے میرا ویدک دھرم نہ جائے" کو اپنے جیون میں چریتارتھ کرکے ...م ویر گئی رہی۔ ہم بھی سوچیں۔ کہ ہمارا بھی کوئی کرتویہ ہے یا نہیں۔ ہم بھی شہادت کی ...سکتے ہیں یا نہیں۔ ہم بھی اس سمع کے لئے بتی یا تیل بن کر اس کے پرکاش کو قائم ...!

(کرشن)

...کے ترکیب میں تیار ہوتی ہیں۔ اور وہ بہترین اجزا سے مرکب ہوتی ہیں۔ چونکہ یہ اوشدھالیہ اتالابھ اٹھانے کے لئے جاری نہیں کیا گیا۔ جنتا جنتا کو لابھ پہنچانے کے لئے۔ اس لئے اس کی تیار کردہ دوائیاں بہت عمدہ ہوتی ہیں۔ اور "پرکاش" صرف آریہ جگت کو ہی نہیں بلکہ ساری جنتا کو نمستے دیتا ہے۔ کہ وہ گوروکل فارمیسی سے دوائیاں منگوا کر ان کا تجربہ کرے۔ جس بھی ویدک اوشدھی کی اسے ضرورت ہو۔ وہ وہاں سے منگا لے۔ اس کی چند...

...سی کی دوائیاں

آریہ جگت کو معلوم ہے۔ کہ گوروکل کانگڑی ہردوار کے ساتھ ایک فارمیسی یا اوشدھالیہ بھی ہے۔ جہاں آیوروید کی سب دوائیاں تیار ہوتی ہیں۔ اس اوشدھالیہ کو صرف گوروکل کے لئے نہیں رکھا گیا۔ بلکہ جنتا کو اس سے لابھ پہنچانے کے لئے۔ اس کی تیار کردہ دوائیاں فروخت بھی کی جاتی ہیں۔ گوروکل میں ایک اعلےٰ درجہ کا...

...جبکہ لوگوں نے اپنے مخالفوں کو قتل کیا۔ لیکن انہیں مقابلہ کے لئے للکار کر اور کھلے میدان میں جنگ کرکے۔ یہ تو بزدلی کی بدترین مثال ہے۔ کہ ایک شخص کے مہمان بن کر اور اُس کے جذبۂ رحم و انسانیت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اُس پر اُس وقت وار کیا جائے۔ جبکہ وہ اس کی مدافعت کے لئے تیار نہ ہو۔ پنڈت لیکھرام کے قاتل نے بھی یہی کیا۔ اور سوامی شردھانند کے قاتل نے بھی۔ پنڈت لیکھرام اس لحاظ سے زیادہ خوش قسمت ثابت ہوئے۔ کہ قاتلانہ وار کے بعد بھی کئی گھنٹے تک زندہ رہے۔ اور دنیا پر یہ عیاں کر گئے۔ کہ اگر وہ بہادروں کی طرح جینا جانتے تھے۔ تو اُن کی طرح مرنا بھی جانتے تھے۔ باوجودیکہ ساری انتڑیاں کٹ چکی تھیں۔ اور سخت تکلیف تھی۔ لیکن کیا مجال۔ کہ ایک بار بھی منہ سے اُف تک کیا ہو۔...

Bom...
24.2.3...

[illegible]

ڈاکٹر موجے پونہ میں - پونہ ۲۵ فروری -
کاٹھیاواڑ و عیرہ کا دورہ کرکے ڈاکٹر مونجے یہاں

نرالی شان

...ان

تعداد میں چھپوایا گیا تھا تقریباً ختم ہو
ہے - بہت تھوڑی تعداد میں بقایا رہتا
کی قیمت ۴ ہے - بذریعہ رجسٹری منگوانے
ٹ آنے چاہئیں - جلدی ہی آرڈر دیں -
بنگلہ - آپ کی پاٹھشالہ - آپکی لائبریری
سے محروم رہ جائے - ایک درجن سے زیادہ
گی ؛

ادت کی یادگار میں اس سال صرف ہندی
تاریخوں والا کیلنڈر جس کا نام "آریہ شہید
سائز - بڑھیا آرٹ پیپر پر سہ رنگوں میں چھپوایا
آپ کو اس میں ملیں گی :-
رام جی - شہید سنیاسی سوامی شردھانند
کی فوٹو بلاک کی تصویر ؛
رنگی تصویر بڑی خوبصورت چھپی ہے ؛
پاگن سمت ۱۹۹ مع انگریزی تاریخیں ؛
مفصل دی گئی ہیں ؛
کشن نظم واقفیت کے لئے دی گئی ہے ؛
سے کم کسی صورت میں بھی نہیں ہے - مگر ہم نے فائدہ
کو مدِ نظر نہ رکھکر اسکی قیمت لاگت سے بھی کم یعنی ۲ فی کیلنڈر رکھی ہے - ہاتھوں ہاتھ بک رہا ہے ؛

ہمارے گراہک اسے کیسے حاصل کر سکتے ہیں

پانچ روپے کا آرڈر بھیجنے پر ایک کیلنڈر اسی طرح بالترتیب جتنا آرڈر ہوگا - اسی حساب سے کیلنڈر بھی دئے جائینگے - مثلاً بیس روپے کا آرڈر آنے پر ۴ کیلنڈر مفت دئے جا سکتے ہیں ؛

مہاشہ راجپال اینڈ سنز
سرسوتی آشرم - انارکلی
آریہ پستکالیہ - ہسپتال روڈ
لاہور

مقابلہ میں داخل ہونا چاہیں - وہ اپنے نام ۵ مارچ سے پہلے بھیجدیں - اس مقابلہ میں ہر کوئی شامل ہو سکتا ہے - کمزور ہو یا طاقتور - موٹا ہو یا پتلا - کیونکہ ہر ایک کی اپنی ترقی دیکھی جاتی ہے ؛

اس مقابلہ میں شامل ہونیوالوں کے جسموں کے امتحان کر کے انکو مناسب ہدایات دیجاتی ہیں - سال بھر وہ اپنی صحت کو بڑھا کر اگلے سال پھر امتحان کرائیں گے - ہر ایک نے اپنے جسم کے مطابق کس نسبت سے ترقی کی - یہ دیکھا جائے گا - اور انعامات دئے جائیں گے ؛

(منیجر امرت دھارا - لاہور)

وائسرائے کی تنخواہ میں کمی - نئی دہلی - ۲۴ فروری - معلوم ہوا ہے - کہ وائسرائے نے ملکی ضروریات کے پیش نظر دس فیصدی تنخواہ چھوڑ دینے کا فیصلہ کیا ہے - وائسرائے ایگزیکٹو کونسل کے ممبران بھی وائسرائے کی مثال کی تقلید کریں گے ؛

میر خیرپور کی ایران کو روانگی - کراچی - ۲۴ فروری - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ میر خیرپور عنقریب بذریعہ کار ایران جا رہے ہیں - اور انہوں نے اس مطلب کے لئے تین کاریں خریدی ہیں ؛

مہاراجہ اور کی وائسرائے سے ملاقات - نئی دہلی - ۲۴ فروری - آج مہاراجہ اور نے وائسرائے سے ملاقات کی ؛

شراب خانوں کی نیلامی ملتوی - بمبئی - ۲۴ فروری - دیروار کو بمبئی کونسل میں گورنمنٹ کی آبکاری پالیسی پر حملہ سے عجیب صورت حالات پیدا ہو گئی - کوئی شخص بھی شراب خانوں کی نیلامی پر بولی دینے نہ آیا ؛

ڈاکٹر اقبال کی واپسی - لاہور - ۲۴ فروری - ڈاکٹر اقبال گول میز کانفرنس کے خاتمہ کے بعد یورپ کے دوسرے ممالک میں سیر کرتے رہے - آپ کل صبح لاہور پہنچیں گے ؛

شدید فساد - پشاور - ۲۴ فروری - یہاں ایک خوبصورت لڑکے کی وجہ سے ملاؤں کی دو پارٹیوں میں خوفناک فساد ہو گیا جس میں کلہاڑیوں - چاقوؤں اور پستولوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا ؛

جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کا تقرر - لنڈن - ۲۴ فروری - کل ہاؤس آف کامنز میں سر سموئیل ہور جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی میں ہندوستانی ممبران شرکت کا ذکر کریں گے - کمیٹی مذکور اسٹیر کی تخطیط سے پہلے ہی مقرر کی جائے گی ؛

نظربندوں کو امتحان دینے کی اجازت - کلکتہ - ۲۵ فروری - کلکتہ یونیورسٹی نے ۵۳ نظربندوں کو جن میں دو لڑکیاں بھی شامل ہیں - امسال یونیورسٹی کے مختلف امتحانات میں شامل ہونے کی اجازت دیدی ہے ؛

بنارس کے پنڈتوں کا ڈیپوٹیشن - دہلی - ۲۵ فروری - مندر پرویش اور اچھوت ادھار بلوں کی مخالفت کرنے کے لئے ۲۰ پنڈتوں کا جتھہ بنارس سے دہلی پہنچ گیا ہے ؛

پرکاش لاہور
۲۳ پھاگن سمت ۱۹۸۹

دھرم ویر کی یاد

دھرم ویر پنڈت لیکھرام آریہ سماج میں تیاگ و قربانی کے پرتی ندھی ہیں۔ اگر کسی شخص کو یہ بتانا ہو۔ کہ آریہ سماج کا تیاگ کس ماترا تک پہنچ سکتا ہے۔ تو پنڈت لیکھرام کی شہادت یاد آجاتی ہے۔ رشی دیانند کے بلیدان کے بعد پنڈت لیکھرام نے سب سے پہلے آریہ سماج کی ویدی پر اپنی بلی دی۔ اس میں سندیہ نہیں۔ کہ ان کے سمیہ میں اور ان کے بعد کئی سجنوں نے آریہ سماج کے لئے بڑے بڑے تیاگ کئے۔ لیکن شہادت کا تاج ان کے سر پر نہیں رکھا جا سکتا۔ یہ سوبھاگیہ پراپت ہوا۔ تو لیکھرام اور شردھانند کو۔

شہید بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو شہیدوں کا جیون ویتیت کرتے ہیں۔ لیکن شہیدوں کی موت انہیں نصیب نہیں ہوتی۔ دوسرے وہ جو زندگی کے لحاظ سے تو شہید نہیں کہے جا سکتے۔ لیکن موت انہیں شہید بنا جاتی ہے۔ تیسرے وہ جو زندگی میں بھی شہید رہے اور مر کر بھی شہید ہیں۔ پنڈت لیکھرام جی کو میں تیسری شرینی میں رکھتا ہوں جب سے انہوں نے آریہ سماج میں پرویش کیا۔ انہوں نے یہی سمجھا۔ کہ انہوں نے اپنا تن من اور دھن اپنے گورو کے چرنوں میں بھینٹ کر دیا ہے۔ اس کے بعد ان کے جیون کا ایک ایک پل اور ایک ایک کریا ویدک دھرم کی سیوا کے ارپن ہوتی رہی۔ اتفاق سے انہوں نے ویدک دھرم کی سیوا اختیار کی تو ایسی جو نہایت خطرناک تھی۔ بقول شاعر ؎

بلبل کو دیا نالہ تو پروانے کو جلنا
غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

انہوں نے اسلام کے کھنڈن پر کمر باندھی۔ یہ نہیں۔ کہ وہ دوسرے مذاہب کے متعلق خاموش رہتے تھے۔ انکے خلاف بھی ان کے ویاکھیان ہوتے تھے۔ اور پستکیں پرکاشت ہوئیں۔ لیکن جتنی توجہ ان کی اسلام کی طرف تھی۔ اتنی دوسرے مذاہب کی طرف نہ تھی۔ انہوں نے مباحثے کئے۔ تو مولویوں کے ساتھ۔ اور کتابیں لکھیں۔ تو ان کے حملوں کے جواب میں۔ یہ ایک عجیب بات ہے۔ کہ پنڈت جی نے اسلام کے متعلق جتنی بھی کتابیں لکھی ہیں۔ وہ سب کسی نہ کسی مولوی کی کتاب کے جواب میں ہیں۔ لیکن مسلمان یہ بھی گوارا نہ کر سکتے تھے۔ کہ کوئی ان کے حملوں کا جواب بھی دے۔ یا ان کے مذہب کی سمالوچنا کرے۔ وہ دوسروں کو سنانا تو جانتے تھے۔ لیکن خود سننے کے لئے تیار نہ تھے۔ ان کے مذہب نے انہیں لاکھ باتیں سکھائی ہوں۔ لیکن سہن شیلتا کا سبق نہیں دیا۔

جب پنڈت جی نے اسلام کا کھنڈن شروع کیا۔ تو مسلمانوں کی طرف سے زبردست مخالفت ہوئی۔ ان پر عدالتوں میں مقدمات چلائے گئے۔ جن میں وہ باعزت بری ہوئے۔ ان کو دھمکیاں دی گئیں جن کی انہوں نے کبھی پرواہ نہ کی۔ اور آخر کار مرزا غلام احمد قادیانی نے ان کی موت کی پیشگوئی کر دی۔ وہ وقت آیا۔ جبکہ ایک مسلمان شدھ ہونے کے بہانے سے ان کے پاس آیا۔ اور ان پر قاتلانہ وار کر کے بھاگ گیا۔ پنڈت جی نے اپنے قاتل کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا۔ جیسا کہ وہ اپنے لڑکے کے ساتھ کرتے۔ انہوں نے ہر وقت اسے اپنے پاس رکھا۔ لوگوں نے انہیں اس سے خبردار کرنا چاہا۔ لیکن انہوں نے کوئی پرواہ نہ کی۔ یہاں تک کہ نیکی کا بدلہ بدی کا بدترین نمونہ پیش کر کے وہ مسلمان بھاگ گیا۔ اس وقت تک مسلمان یہ ماننے کو تیار نہیں ہوئے۔ کہ وہ مسلمان جو پنڈت لیکھرام کے قتل کا مرتکب ہوا۔ نہ صرف مذہب بلکہ انسانیت کا بدترین بدنام کنندہ ہے۔ لیکن وقت آئے گا۔ جبکہ وہ اسے تسلیم کریں گے۔ تاریخ ایسے واقعات کا ذکر کرتی ہے۔ جبکہ لوگوں نے اپنے مخالفوں کو قتل کیا۔ لیکن انہیں مقابلہ کے لئے للکار کر اور کھلے میدان میں جنگ کر کے۔ یہ تو بزدلی کی بدترین مثال ہے۔ کہ ایک شخص کے مہمان بن کر اور اس کے جذبۂ رحم و انسانیت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اس پر اس وقت وار کیا جائے۔ جبکہ وہ اس کی مدافعت کے لئے تیار نہ ہو۔ پنڈت لیکھرام کے قاتل نے بھی یہی کیا۔ اور سوامی شردھانند کے قاتل نے بھی۔ پنڈت لیکھرام اس لحاظ سے زیادہ خوش قسمت ثابت ہوئے۔ کہ قاتلانہ وار کے بعد بھی کچھ گھنٹے تک زندہ رہے۔ اور دنیا پر یہ عیاں کر گئے۔ کہ اگر وہ بہادروں کی طرح جینا جانتے تھے۔ تو ان کی طرح مرنا بھی جانتے تھے۔ باوجودیکہ ساری انتڑیاں کٹ چکی تھیں۔ اور سخت تکلیف تھی۔ لیکن کیا مجال۔ کہ ایک بار بھی منہ سے اُف تک کیا ہو۔ [illegible]

کر کہا کہ "میں حیران ہوں۔ کہ یہ شخص زندہ کیسے ہے"۔ بے شک لیکھرام مر گیا۔ اور ہماری سھول آنکھوں نے دیکھ لیا کہ وہ مر گیا۔ لیکن سوکھشم آنکھیں دیکھ رہی ہیں۔ کہ وہ زندہ ہے۔ زندہ ہی نہیں۔ امر ہے۔ جب تک یہ سنسار ہے۔ تب تک کوئی طاقت لیکھرام کے نام کو صفحۂ ہستی سے مٹا نہیں سکتی۔ وہ مر گیا۔ لیکن مر کر اپنا نام روشن کر گیا۔ اپنا ہی نہیں۔ بلکہ تمام ویروں کا۔ وہ مر کر ثابت کر گیا۔ کہ پروانے کس طرح شمع پر جان دیتے ہیں۔ اس حالت میں جبکہ وہ بستر مرگ پر لیٹے ہوئے تھے۔ انہیں نہ تو اپنی بڑھی ماتا کا خیال آیا۔ اور نہ نوجوان پتنی کا۔ انہیں دھیان آیا۔ تو آریہ سماج کا۔ مرتے ہوئے وصیت بھی کی۔ تو آریہ سماج کے متعلق۔ وہ کیا؟ یہ کہ "آریہ سماج میں تحریر کا کام بند نہ ہو"۔

پنڈت لیکھرام عاشق صادق کی حیثیت رکھتے تھے۔ انہیں آریہ سماج سے عشق تھا جب سے آریہ سماج میں آئے۔ اس کے ہو کر رہے۔ کسی شاعر نے شاید انہی کے لئے یہ شعر کہا تھا ؎

عاشقی چیست بگو بندۂ جاناں بودن
دل بدست دگرے دادن و حیراں بودن

آپ آریہ سماج کو اپنا دل دے چکے تھے۔ اور اپنا دماغ بھی اس کے ارپن کر چکے تھے۔ اس کے بعد ان کے پاس کیا رہ گیا تھا۔ جو آریہ سماج کے ارپن کرتے۔ شریر تھا۔ سو وہ بھی انہوں نے اس کی بھینٹ کر دیا۔ لیکن سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ انہوں نے جو کچھ بھی آریہ سماج کے ارپن کیا۔ ہنستے ہنستے۔ اور کسی اور کو آریہ سماج کے ساتھ اپنے سینہ میں جگہ نہ دی۔ ان کی ماتا بھی تھی۔ اور ان کی پتنی بھی تھی۔ پرماتما نے انہیں ایک لال بھی دیا۔ وہ ان سب کو آریہ سماج کی خاطر قربان کر سکتے تھے۔ لیکن ان کی خاطر آریہ سماج کے چھوٹے سے چھوٹا کام بھی ملتوی کرنے کو تیار نہ تھے۔ پرچار کر کے گھر کو لوٹے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ لڑکا بیمار ہے۔ اتنے میں سبھا کی طرف سے نیا پروگرام آگیا۔ انہیں ملتان جانے کا حکم ملا۔ کام ضروری تھا۔ اس لئے فوراً جانا بھی ضروری تھا۔ سہ دھرمنی کہتی ہے۔ کہ لڑکا بیمار ہے۔ اسے اچھا ہو لینے دو پھر جانا۔ لیکن پنڈت جی نہیں مانتے۔ پروگرام پر چلے جاتے ہیں۔ پیچھے تار جاتا ہے۔ کہ لڑکا گزر گیا۔ اس قسم کے واقعات ہیں۔ جو ثابت کرتے ہیں۔ کہ پنڈت لیکھرام کو موت نے شہید نہیں بنایا۔ بلکہ وہ زندگی میں بھی شہید تھے۔ ایسی سچی لگن اور دھن کا انسان آریہ سماج کو مشکل سے ملے گا۔ ایسا نڈر سیوک آریہ سماج کو کہاں سے ملے گا؟

۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو پنڈت جی ہم سے جدا ہوئے۔ آریہ سماج کے اتہاس میں یہ دن پوتر ہے۔ کیونکہ اس دن دھرم ویر نے وہ پریت کی ریت چلائی۔ جسے پنڈت تلسی رام۔ سوامی شردھانند۔ مہاشہ رام چند۔ مہاشہ راجپال اور کئی دوسروں نے قائم رکھا۔ یہ درست ہے۔ کہ ہر ایک دھرم اپنے سدھانتوں سے پرکھا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر یہ درست ہے۔ کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ تو یہ بھی ٹھیک ہے۔ کہ عوام کی نظروں میں کسی دھرم کی سچائی کا یہ بھی ایک معیار ہے۔ کہ وہ اپنے پیروؤں کے اندر کس قدر قربانی کا مادہ بھرتے ہیں کامیاب ہوئے ہے۔ آریہ سماج نے مذہبی۔ مجلسی۔ تعلیمی اور دوسرے میدانوں میں بڑا بھاری کام کیا۔ لیکن میں مبالغہ سے کام نہیں لیتا جب میں کہتا ہوں۔ کہ وہ سارا کام ایک لیکھرام کی بلی کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ آریہ سماج کا نام روشن ہے۔ تو اس بلیدان کی وجہ سے۔ اس کام کی وجہ سے نہیں۔ وہ کام تو کم و بیش دوسری سوسائٹیاں بھی کر رہی ہیں۔ لیکن دنیا کو شہید مہیا کرنے کا کام آریہ سماج کے لئے ہی مخصوص ہے۔ پنڈت لیکھرام ہماری شردھا کے اسی لئے سب سے زیادہ پاتر ہیں۔ کہ انہوں نے سب سے پہلے "سر جائے تو جائے میرا ویدک دھرم نہ جائے" کو اپنے جیون میں چریتارتھ کر کے دکھلا دیا۔ آؤ۔ دھرم ویر کی برسی پر ہم بھی سوچیں۔ کہ ہمارا بھی کوئی کرتویہ ہے یا نہیں۔ ہم بھی شہادت کی اس شمع سے پرکاش لے سکتے ہیں یا نہیں۔ ہم بھی اس شمع کے لئے بتی یا تیل بن کر اس کے پرکاش کو قائم رکھ سکتے ہیں یا نہیں!

(کرشن)

اس کے علاوہ اس کا بھیم سینی سرمہ آنکھوں کے کئی امراض کے لئے نہایت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ نیز شُدھ شلاجیت بھی وہاں سے ملتا ہے۔

ہم اُمید کرتے ہیں۔ کہ جن لوگوں کو آیورویدک دواؤں کی ضرورت ہوگی۔ وہ ایک بار گوروکل فارمیسی کو ضرور موقع دیں گے۔ اس کے بعد ہمیں وشواس ہے۔ کہ وہ وہیں سے دوائیاں خریدا کریں گے ٭

سویم سیوک تیار کیجئے!

امسال گوروکل کانگڑی کا سالانہ جلسہ ایسٹر کی تعطیلات میں ۱۳ اپریل سے ۱۶ اپریل تک منعقد ہونا ہے۔ ۱۳ اپریل کو بیساکھی کا تیوہار ہے۔ اور ہردوار میں اردھ کمبھی کا بھی پرب منایا جاتا ہے۔ اس لئے یہ از حد اغلب ہے۔ کہ اس موقعہ پر گوروکل وشوودیالیہ کے سالانہ جلسہ پر یاتریوں اور درشکوں کی کثرت تشریف لے جائے گی۔ پربندھ کی سوبھیتا کے لئے منتری مہان کھیہ اودھشٹاتا نے ہر سماج سے پانچ پانچ سیوک مانگے ہیں۔ اُتسو کی اہمیت۔ موقعہ کی نزاکت اور گوروکل کی آبرو سب مل کر اس بات کا پُر زور تقاضا کرتی ہے۔ کہ نہ صرف آریہ سماجیں ہی بلکہ فرداً فرداً ہر آریہ بھائی اور بہن پربندھ میں سہائیتا دینے کو اپنا مقدس فرض سمجھے ٭

روپیہ جلد بھیجئے!

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کا مالی سال ختم ہونیوالا ہے۔ آئندہ سال کا بجٹ تیار کرنے کا جلد موقع آرہا ہے۔ اس لئے ان جملہ آریہ سماجوں کا جن کا شرومنی سبھا سے الحاق ہے۔ یہ فرض اوّلین ہے۔ کہ وہ اس موقعہ پر خاص سرگرمی سے کام لے کر وید پرچار فنڈ کو اتنا مضبوط بنائیں۔ کہ سبھا کو بجٹ تیار کرنے میں جہاں کوئی مشکل محسوس نہ ہو۔ وہاں کسی مقام پر پرچار کی قلت کی وجہ سے کبھی آریہ بھائی کو کسی قسم کی شکایت کا بھی موقع نہ رہے۔ رشی بودھ اُتسو گزر چکا ہے جو اُتسو بھی آریہ سماجوں نے باقاعدہ منالیا۔ لہٰذا یہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان اُتسووں پر جو دھن آریہ سماجوں نے وید پرچار کے لئے جمع کیا ہے۔ اُسے فوراً سبھا کے دفتر میں پہنچا دیں۔ نیز جن آریہ سماجوں نے آج تک اپنا دشانش بھی سبھا کو نہیں بھیجا۔ وہ اسے بھی جلد روانہ کر دیں۔ تاکہ سبھا کو روپیہ کے معاملہ میں فی زمانہ جو تشویش محسوس ہو رہی ہے۔ اس کا ازالہ ہونے کا امکان پیدا ہو جائے ٭

حصار کی دردناک داستان

ہمارا معزز ہمعصر "جاٹ گزٹ" رہتک اپنی یکم

"علاقہ ہریانہ کے تمام اضلاع میں کئی سال سے متواتر قحط نے ڈیرہ جمایا ہوا ہے۔ بارش کی کمی۔ چاہی آبپاشی کی قلت اور نہری آبپاشی کے ناکافی ہونے کی وجہ سے یہ علاقہ چار سالوں میں سے تین سال میں قحط کے شکنجہ میں جکڑا رہتا ہے۔ امسال بری حالت حصار ضلع کی ہے۔ وہاں بارش نہایت کم ہوئی۔ کنوؤں کی آبپاشی قریب قریب نفی کے برابر ہے۔ نہری آبپاشی سے ضلع کا بہت تھوڑا حصہ مستفید ہوتا ہے۔ پچھلی خریف بالکل برباد ہو گئی تھی۔ اگلی ربیع کے کوئی آثار نہیں" ٭

مذکورہ الفاظ زبانِ حال سے بتلا رہے ہیں۔ کہ ہمارے حصار نواسی بھائی کیسی ناقابلِ برداشت مصیبت میں مبتلا ہیں۔ انسانی ہمدردی کا بھی تقاضا ہے کہ آریہ جگت والے دردمند شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا کو اس قدر سہائیتا دے۔ کہ وہ حصار پرانت کے بھائیوں کی مصیبت کو ہلکا کر سکے۔ اور ودھرمیوں کو اس موقع سے ناجائز فائدہ اُٹھانے سے روک سکے ٭

ایکٹ انتقال اراضی اُڑا دو!

اس وقت سارا ہندو جگت اس بات کے حق میں ہے۔ کہ اچھوت اور دلت جاتیوں کی اوستھا کو بہتر بنایا جائے۔ اور ان پر جو غیر قدرتی مجلسی پابندیاں عائد ہیں۔ ان کو خود اپنی مرضی سے اُڑا دیا جائے۔ تاکہ ہمارے اچھوت کہلانے والے بھائی اپنے دل میں یہ محسوس کر سکیں۔ کہ وہ بھی ہندو جاتی کا ایک باعزت اور خود دار بھاگ ہیں۔ لیکن ہندو قوم کی یہ بدقسمتی ہے۔ کہ حکومت ویسے تو اپنے آپ کو اچھوتوں کا ہمدرد رکھنے کا لمبا چوڑا دعوےٰ کرتی ہے۔ لیکن ان سیاسی رکاوٹوں کو اُڑانے کے لئے کوئی عملی قدم نہیں اُٹھاتی جس سے اچھوت اپنی اقتصادی حالت کو بہتر بنا سکیں۔ وقت ہے۔ کہ حکومت اس وقت اچھوت ادھار کے کام کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے جہاں فوج اور پولیس میں ان کی بھرتی کا پربندھ کرے۔ وہاں دیہات میں ان کو باعزت اور پُر امن زندگی گزارنے کے قابل بنانے کے لئے ایکٹ انتقال اراضی کو اُڑا دے۔ تاکہ اچھوت کہلانے والے بھائی اپنی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے زراعت جیسے معزز پیشہ میں عملی دلچسپی لینے کے قابل بن سکیں ٭

مداخلت فی الدین کا ڈھکوسلہ

شاردا ایکٹ کا مقصد کسی مذہب میں مداخلت

بہتر مائیں بنانے میں مدد دینا ہے۔ لیکن ہندوستان کی بدقسمتی سے ہندوستانی مسلمانوں کا رجعت پسند طبقہ اسے مداخلت فی الدین سمجھتا ہے۔ حالانکہ ایران اور ٹرکی جیسے اسلامی ممالک ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اپنے ہاں شاردا ایکٹ کی طرح کوئی خاص قانون پاس کر کے نافذ کریں۔ اس طبقہ کے ایک ممبر حاجی وجیہ الدین نے اسمبلی میں اس قسم کی ایک تحریک پیش کر دی ہے۔ کہ مسلمانوں کو اس ایکٹ کے دائرہ سے مستثنےٰ قرار دیا جائے۔ کیونکہ اس ایکٹ سے مذہب میں مداخلت ہوتی ہے۔ کوئی ان بھلے مانسوں سے پوچھے۔ کہ کیا مذہب تب ہی محفوظ رہ سکتا ہے۔ جب صغیر السن بچیوں کو اَنمیل جوڑوں سے نتھی کر دیا جائے۔ اور خانگی زندگی کو وبھچار کا آلۂ کار بنایا جائے ٭

افغانستان میں بغاوت

ہمارے ہمسایہ افغانستان کی یہ بدقسمتی ہے کہ اس کے اندر بود و باش رکھنے والے قبائل بڑے سخت تلون مزاج واقعہ ہوئے ہیں۔ کبھی یہ قبائل درانی شاہی خاندان کے مداح تھے۔ پھر شاہ امان اللہ کے خلاف ہو کر انہوں نے بچہ سقہ کی حمایت کی۔ ابھی اس حمایت کی عمر لمبی نہ ہونے پائی تھی۔ کہ انہوں نے نادر خان کو خوش آمدید کہہ کر افغانستان کا بادشاہ بنا دیا۔ لیکن عجیب لطف ہے۔ کہ جن وزیری قبائل نے نادر خان کو افغانستان کا بادشاہ بنانے میں مدد دی تھی۔ اب وہی وزیری خوست کے قرب و جوار میں نادر خان کے خلاف اس قدر شورش برپا کر رہے ہیں۔ کہ انہوں نے قلعہ ماتون پر چڑھائی کر کے افغانی افواج کا سخت مقابلہ کیا۔ اگر افغانستان کے حالات چندے یہی رہے۔ تو ڈر ہے۔ کہ نہ صرف افغانستان کا امن خطرہ میں رہے گا۔ بلکہ وہ کئی اور ایسی بین الاقوامی پیچیدگیوں کو پیدا کرنے کا موجب بنے گا۔ جن سے حکومتِ ہند کو یہ بہانہ ملتا رہے گا۔ کہ وہ ہندوستان کے خزانہ پر کثیر فوجی مصارف ڈالتی رہے ٭

جاپان اور چین کا تنازعہ

جاپان اور چین کے درمیان کشیدگی کسی ایسی بُری ساعت میں شروع ہوئی ہے۔ کہ اس کی نت نئی اُلجھنیں سمجھنے میں ہی نہیں آتیں۔ تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ جاپانی ہوائی جہاز محاذِ جنگ پر تباہی مچا رہے ہیں۔ برطانیہ نے ہر دو ممالک کو اسلحہ جات کا بھیجنا بند کر دیا ہے۔ اقوام کی نام نہاد لیگ جینوا میں ہی اس اگنی کانڈ کا نظارہ دیکھ رہی ہے۔ اور جنگ کو ختم کرانے کے لئے کوئی

متحدہ امریکہ کی جمہوری حکومت یہ اعلان کر رہی ہے۔ کہ ہم لیگ کے ساتھ ہیں۔ . . . . لیگ کی طرف سے صدہا بیانات شائع ہوں۔ امریکہ کی طرف سے سو اعلان ہوں۔ لیکن جب تک مشرقِ بعید میں چین اور جاپان کی دھما چوکڑی مچی رہے گی۔ ہمارے لئے یہ مشکل ہے۔ کہ ہم یہ کہہ سکیں۔ کہ سرمایہ دار حکومتوں کے دل صاف ہیں۔ اور واقعی وہ امن کے خواہاں ہیں۔ آج تک تو جتنے ڈھونگ رچے گئے ہیں۔ وہ سب امپیریلزم کے مظاہرے ہیں۔ اور کسی حالت میں بھی جاپان اور چین کے درمیان آشتی بحال کرانے کے مظہر نہیں کہلا سکتے ٭

اہم مُلاقات

دہلی کے غیر سرکاری حلقوں میں یہ چرچا بڑے زور سے ہو رہا ہے۔ کہ عنقریب سر تیج بہادر سپرو مہاتما گاندھی سے اس بارہ میں ملاقات کرنے والے ہیں۔ کہ ان کو جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی میں شمولیت کی دعوت دی جائے۔ اگر فی الواقعی یہ اطلاع درست ہے۔ تو سمجھ لو۔ کہ حکومت کے زاویۂ نگاہ میں صحت افزا ترقی کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ لیکن یہ دعوت تب ہی کوئی معنی رکھ سکتی ہے۔ اگر سر سپرو کو سرکاری طور پر "Peace maker" کے وہ جملہ اختیارات تفویض کئے جائیں جن کی عدم موجودگی کی وجہ سے ان کی مہاتما گاندھی سے پہلی ملاقات افسوسناک نتائج پر منتہی ہوئی تھی۔ اور رائے عامہ کی حمایت حاصل کرنے میں ناکام رہی تھی ٭

جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کا ڈھانچہ

گول میز کانفرنس کے تین اعلان کردہ اجلاس منعقد ہو چکے۔ اب ایسٹر کی تعطیلات کے قریب اُن کا آخری تتمہ جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے روپ میں ظاہر ہونا ہے۔ اس کمیٹی کو برطانیہ کی لیبر پارٹی نے تو بائیکاٹ کر دیا ہے۔ باقی رہے لبرل اور کنسرویٹو نمائندے۔ ان میں بھی اغلب ہے۔ کہ اکثریت کنسرویٹو نمائندوں کی ہو۔ اب ادھر سے جو ہندوستانی ڈیلیگیٹ نامزد کئے جاتے ہیں۔ وہ زیادہ تر وہی ہونگے۔ جو کہ تیسری گول میز کانفرنس کے اخذ کردہ نتائج سے اتفاق رائے کا اظہار کر آئے ہیں۔ یا کرنے والے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے ان نامزدہ ہندوستانی ڈیلیگیٹ صاحبان میں سے جہاں مسلم نمائندے سرکاری نمائندوں کی ہاں میں ہاں ملانے والے ہونگے وہاں ہندوستان کے انگریز یا اینگلو انڈین نمائندے بھی زیادہ تر ایسے ہوں گے۔ جو ہندوستان کے حقیقی نمائندے کہلا ہی نہیں سکتے۔ ایسی حالت

اوندھی کھوپڑی

بھگوان دیانند نے قرآن شریف پر جو اعتراضات کئے ہیں۔ اُن میں سے پہلا اعتراض بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ابتدائی جملہ پر ہے۔ اعتراض کا جواب دیتے ہوئے قادیانی امام صاحب حبار "الفضل" میں فرماتے ہیں۔ کہ "بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۃ فاتحہ کی ایک آیت ہے" معلوم ہوتا ہے۔ کہ امام صاحب نے تجاہل عارفانہ سے کام لیا ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم قرآن شریف کی کوئی آیت نہیں ہے۔ بلکہ ایک ایسا جملہ ہے۔ جو کہ قرآن شریف کی کل ۱۱۴ سورتوں میں سے ۱۱۳ کے پہلے پڑا ہوا ہے۔ اگر یہ جملہ سورۃ فاتحہ کی ہی کوئی آیت ہوتا۔ تو باقی ۱۱۳ سورتوں کی ابتدا میں یہ ہرگز درج نہ ہوتا کیونکہ اس سے ایک بے معنی تکرار ہو جاتی ہے:

ویدک الہام کا سمہ

اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں کسی آتمانند نامی پنڈت کی طرف سے یہ دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ "چاروں وید تمام کے تمام یا چاروں کے اکثر حصّے زمانہ مہابھارت یا اس کے بہت بعد کی تصانیف ہیں۔ اور وید وں کے رشی سب کے سب زمانہ مہابھارت کے قریب یا بعد میں ہوئے ہیں":

معلوم ہوتا ہے۔ کہ آتمانند جی نے یہ سب کچھ بدحواسی کے عالم میں لکھ دیا ہے۔ ورنہ اگر انہوں نے کبھی مہابھارت کو پڑھنے کی تکلیف گوارا کی ہوتی۔ تو اُن کو صاف پتہ لگ جاتا۔ کہ خود مہابھارت میں ویدوں کو اپورشیہ اور الہامی تسلیم کیا گیا ہے۔ جب مہابھارت خود ویدوں کے اپورشیہ ہونے کا معترف ہے۔ تو آتمانند جی اور دوسرے معترضوں کی کیا حقیقت ہے۔ کہ وہ اس کے باوجود یہ دعویٰ کریں۔ کہ وید تمام کے تمام یا چاروں کے اکثر حصّے زمانہ مہابھارت یا اس کے بعد کی تصانیف ہیں:

اوندھی عقل

"پرچارک" امرتسر میں ایک ٹیچر صاحب جن کا نام نامی کرم چند شرما ہے۔ یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ "ایک چوہے کا شیولنگ پر چڑھ جانا کون سی عجیب اور حیرت انگیز بات ہے۔ کیا ہمارے مہربان ایشور کو سرو دیاپک ہو کر ماننے والے ہر روز زمین پر پیشاب کر کے سرو ویاپک ایشور کی ہتک کر کے گناہ عظیم کے مرتکب نہیں ہوتے؟"

معلوم ہوتا ہے سکہ پرشن کرنے والے کو ٹھیک پرشن پوچھنا بھی نہیں آتا۔ شولنگ پر چوہے کا دوڑنا تو حیرت انگیز بات نہیں ہے۔ بات حیرت انگیز تو یہ

کی مورتی قرار دیا جاتا ہے۔ اور اتنا نہیں سوچا جاتا کہ پرماتما شاستر نا یا مہادیو کی تحقیر کے مترادف ہے باقی رہا نراکار، نروکار اور نرگن پرماتما کی تحقیر کا خیال۔ یہ تو محال و جنون ہے۔ کیونکہ اُن کی تو آج تک سناتن دھرمیوں نے بھی کوئی مورتی بنانے کی جرأت نہیں کی۔ خود وید بھگوان میں پرماتما کو "اکائے" کہا گیا ہے۔ اس لئے اگر اُن کی کوئی کایا کا یہ ہوتی۔ تب تو مورتی کا سوال بھی اُٹھ سکتا تھا:

فاروقی منطق

قادیان کے اخبار "فاروق" میں کوئی احمدی شرما صاحب فرماتے ہیں۔ کہ

"پرماتما کو ہم مالک کہہ سکتے ہیں۔ لیکن جج اور منصف ہرگز نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ منصف جو ہوتا ہے۔ وہ مجبور ہوتا ہے":

احمدی شرما صاحب کی مذکورہ سطور پڑھ کر ہمیں یہ شک گزرتا ہے۔ کہ انہیں بہشتی مقبرہ کی ہوا لگ گئی ہے۔ جو ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں۔ شرما صاحب! کان کھول کر سنو۔ پرماتما نہ صرف مالک ہے۔ بلکہ وہ انصاف کنندہ اور نیائے ادھیش بھی ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ مجبور نہیں ہے۔ بلکہ آزاد مطلق ہے۔ انصاف کو جبر سے پیوستہ اور منتج کرنا صرف ان لوگوں کا ہی کام ہے۔ جو کہ مالیخولیا اور جنون کا شکار ہوتے ہیں۔ یا شفاعت جیسے لایعنی مسئلہ پر یقین رکھ کر خدا کو کسی خارجی وجود کے تخیلات کے تابع بیان کرنے سے نہیں ڈرتے:

اصلاح کی ضرورت

بیاس کے دورے کرنے والے امام کا الہامی گرنتھ فرماتا ہے۔ کہ "دیانندجی کی تصانیف میں اصلاح کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس وقت تک کا تجربہ جو کچھ بتلاتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہر چند دیانندجی کے اقوال کی اصلاح کی جاتی ہے۔ مگر باوجود اس کے یہ ناممکن ہے۔ کہ کبھی دیانندجی کی تصانیف پر اہم اعتراضات بند ہو سکیں":

کاش! اس بہشتی مقبرہ کے مجاور کو اتنا تو علم ہوتا۔ کہ گوستیارتھ پرکاش میں چھاپہ خانہ کی غلطیاں ممکنات سے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود دوبارہ تالیف کی اس لئے ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ کوئی بیاضِ عثمانی نہیں ہے کہ حضرت علی کے وقت کچھ ہو۔ اور حضرت عثمان کے وقت کچھ اور

بہشتی مقبرہ کی خیر نہیں

جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اخبار "پیغام صلح" میں فرماتے ہیں۔ کہ:-

"نہ تو بہشتی مقبرہ کی زمین کسی کو بہشتی بنا سکتی ہے۔ اور نہ محض حضرت مرزا صاحب کی اولاد میں سے ہونا اس کو بہشتی بنا سکتا ہے۔ تقوٰے ہی بہشت کا دروازہ ہے۔ یہ دروازہ جس کے لئے نہیں کھلا۔ اُس کے لئے بہشت کا دروازہ بھی نہیں کھلا۔ تو پھر اس استثنا کی تشریح صاف ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے اس مقبرہ کو اپنی اولاد کے لئے محض ایک خاندانی مقبرہ قرار دیا یا بہشتی مقبرہ قرار نہیں دیا۔ وہ مقبرہ تو بہشتی مقبرہ اسی کے لئے ہے۔ جو تقویٰ اور ایثار کی شرط کو پورا کرے":

کاش بہشتی مقبرہ کو خاندانی مقبرہ میں تبدیل کرنے سے پہلے ڈاکٹر صاحب ان جملہ مرزائیوں کی فہرست کا تو جائزہ لے لیتے۔ جو کہ اپنی جائداد کو ضائع کر کے قیامت تک مذکورہ مقبرہ میں سونے کا عہد لے چکے ہیں۔ تاکہ ان کے ورثاء یہ تو جان لیتے کہ اُن کے آباؤ اجداد مفت میں کوئے گئے ہیں یا ان کے ہاتھ پلّے بھی کچھ آیا ہے!

تعصب انتہا سے بڑھ گیا

صوبہ برار گزشتہ ۷۰ – ۸۰ سال سے حیدرآباد کی نظام شاہی کے مسلم نواز اثرات سے پاک و صاف رہا ہے۔ اب یہ افواہیں اڑ رہی ہیں۔ کہ اس کے باشندوں کی قسمت دوبارہ نظام کے حوالے کی جانے والی ہے۔ مسلم پریس اس واپسی پر خوش ہے۔ چنانچہ "پیغام صلح" لکھتا ہے:-

"جب ہندو جرائد اندور وغیرہ ہندو ریاستوں کی ریزیڈینسیوں کے علاقوں کی واپسی پر خوش ہو سکتے ہیں۔ تو برار کی واپسی اُن کے لئے کس وجہ سے سوہانِ روح بن گئی ہے؟"

"پیغام صلح" نے ہندو پریس کو غلط سمجھا ہے۔ ہندو پریس تو صرف اتنا مطالبہ کرتا ہے۔ کہ برار کو نظام کے دوبارہ حوالہ کرنے سے پہلے برار نواسیوں کی رائے لی جانی بھی ضروری ہے۔ اگر برار نواسی نظام شاہی کو اپنی موجودہ حالت سے بھی بدتر سمجھتے ہوں۔ تو ان کو جبراً نظام کے دوبارہ گلے مڑھنا ایک بدترین سیاسی جرم ہے:

عظیم الشان جنگ

مرزائی خواہ لاہوری ہوں یا قادیانی۔ بڑے ہی گورکھ دھندل واقع ہوئے ہیں۔ ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے۔ کہ ہندوؤں کو ہندوؤں سے لڑاتے رہیں۔ اور خود حلوے مانڈے اڑاتے رہیں:

لاہوری پارٹی کے آرگن "پیغام صلح" میں ذیل کے الفاظ بڑے ہی ذومعنی ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ ہندو ان الفاظ کی اہمیت کو سمجھیں:-

"آج کل ہندوستان میں ہمارے سامنے ایک عظیم الشان جنگ ہو رہی ہے ...... میں نے جس جنگ کا ذکر کیا ہے۔ وہ ہندوؤں اور اچھوتوں کی جنگ ہے":

معلوم ہوتا ہے۔ کہ امیر صاحب مولانا محمد علی کو ہمیشہ ہی قادیانی پارٹی سے اپنے تنازعات یاد آتے رہتے ہیں۔ اور اس وہم میں آپ یہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ مرزائیوں کی طرح ہندوؤں اور اچھوتوں میں بھی کوئی جنگ ہو رہی ہے۔ صد افسوس! ملّاجی شہر کے اندیشہ سے یونہی دبلے ہوئے جا رہے ہیں ❊

فرشتوں کی حقیقت

مرزائیوں کے اخبار "لائٹ" میں ذیل کے سوال و جواب بڑے ہی پر معنی شائع ہوئے ہیں:۔

سوال۔ موجودہ سائنس سے فرشتوں کی ہستی کیسے ثابت کی جا سکتی ہے؟

جواب۔ فرشتے ایسی ایجنسیاں ہیں جن کے طفیل پرماتما اپنی مرضی پوری کرتا ہے۔ موجودہ سائنس اس خیال کی تائید کرتی ہے۔ کیونکہ وہ کہتی ہے۔ کہ روشنی اور آواز ہم تک ... کی مدد سے پہنچ سکتی ہے ❊

معلوم ہوتا ہے۔ کہ جواب دینے والے صاحب نے نہ قرآن شریف پڑھا ہے۔ اور نہ حدیثیں دیکھی ہیں۔ ورنہ وہ جان لیتا۔ کہ فرشتے کوئی ایجنسیاں نہیں ہیں۔ بلکہ ایسے سماوی وجود ہیں۔ جو یا تو خدا کا تخت اٹھائے رکھتے ہیں۔ یا اس کی حمد و ثنا گاتے رہتے ہیں ❊

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

"پریم پرچارک" دیال باغ آگرہ میں رادھا سوامیوں کے گورو صاحب جی مہاراج کی جو ڈائری شائع ہوئی ہے۔ اس میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ ایک صاحب نے مجھے کہا۔ کہ ویدک دھرم میں اہنسا کا پرچار بھی ہے اور یگیوں میں پشو بلیدان کرنے کا حکم بھی ہے۔ میں نے جواب دیا۔ "یہ متضاد باتیں نہیں ہیں۔ جہاں کوئی قانون ہوتا ہے۔ وہاں مستثنیات بھی ہوتے ہیں۔ ہندو شاستروں میں صاف لکھا ہے کہ یگیہ کے نمت قربانی ہنسا نہیں ہے" ❊

معلوم ہوتا ہے۔ کہ رادھا سوامیوں کے گورو صاحب ویدک دھرم کو نہیں سمجھتے۔ ورنہ وہ یہ کبھی نہ کہتے کہ ہندو شاستروں میں صاف لکھا ہے۔ کہ یگیہ کے نمت قربانی ہنسا نہیں ہے۔ لہٰذا ہم صاحب جی مہاراج کو یہ صاف کہہ دینا چاہتے ہیں کہ انہوں نے جن ہندو شاستروں میں قربانی کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ وام مارگیوں کی اختراع ہیں ❊

ہندوستانی ودیارتھیوں کا اخراج

برطانوی مدبر ہمیں یہ دن رات بتلاتے ہیں۔ کہ ہم ہندوستانی برطانوی ... اور حکومت عظمیٰ انگلستان میں ہمارے حقوق اور مفاد کی ویسی ہی محافظ ہے۔ جیسی کہ وہ ایمپائر کے دوسرے شہریوں کی ہے۔ لیکن جب ہم واقعات کو دیکھتے ہیں۔ تو وہ کچھ اور ہی حال بتلاتے ہیں۔ برطانوی ایمپائر کے ہر ایک انگریزی نو آبادی کے باشندے بڑی آزادی سے ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ اور آزاد شہریوں کی طرح دورہ کر سکتے ہیں لیکن یہ غریب ہندوستانی ہی ہیں۔ جن کو وہاں تعلیم حاصل کرنے کی مساوی آزادی بھی حاصل نہیں ہے۔ ۲۵ فروری کو اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر جی۔ سی۔ باجپائی نے فرمایا۔ کہ سنہ ۳۱-۱۹۳۰ء کے دوران میں ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ہندوستانی طلباء کی تعداد ۱۰۲ تھی۔ جہاں تک گورنمنٹ کو علم ہے۔ گزشتہ تین سالوں میں چودہ ہندوستانی طلباء کو امریکہ سے نکالا گیا۔

کاش! مسٹر باجپائی نے اور ساتھ ہی یہ بھی بتلا دیتے کہ برٹش ایمپائر نے ہندوستانی طلباء کے اخراج کے خلاف کیا پروٹسٹ کیا۔ اور حکومت امریکہ کو کس طرح یہ ذہن نشین کرایا۔ کہ وہ ہندوستانی طلباء کی محافظ ہے!

بہروپیاپن کی انتہا

دنیا میں بہروپیا بھیس دھارن کرنے والے تو کئی ہوتے ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ نقصان جس قسم کے بہروپیاپن سے دنیا کو پہنچا ہے۔ وہ مذہبی بہروپیاپن ہے۔ اس بہروپیاپن کا برا ہو۔ اس نے قادیان کے ایک باشندہ کو مختلف چولے اختیار کرنے کے لئے مجبور کیا۔ مرزا متوفی خود لکھتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں مجھے عیسیٰ کے نام سے موسوم کرنے سے پہلے میرا نام مریم رکھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور پھر سچائی کی روح سے حاملہ ہونے کے بعد میرا نام عیسیٰ رکھ دیا۔

(حقیقۃ الوحی۔ صفحہ ۹۳۹) لیکن جب اتنے لمبے چوڑے دعوے کے بعد بھی ہر دو عیسائی اور مسلمان آپ کے جال میں نہ پھنسے۔ تو آپ نے ہندوؤں کو پھانسنے کے لئے یہ لکھا:۔

"جیسا کہ خدا نے مجھے عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے۔ ویسا ہی میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار ہوں۔ اور مجھے اپنی نسبت یہ الہام ہوا ہے۔ کہ اے کرشن رودر گوپال! تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے"۔

مرزا کی یہ بدقسمتی تھی کہ اس کے ایسے لایعنی دعوے کے بعد بھی کوئی سچا ہندو اس کو چند لمحے وقت دینے کو تیار نہ ہوا۔ کاش! مرزا متوفی ایسے سوانگ بھر کر دین محمدی کو دنیا میں بدنام کرنے کا موجب نہ بنتا ❊

آواگون کے چکر میں

بظاہر تو متوفی مرزا صاحب مسئلہ آواگون نہ مانتے تھے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ ایک ہی زندگی میں تناسخ کا شکار ہو کر مریم سے مسیح بن گئے۔ چنانچہ آپ کے اس قسم کے اعتراف کے متعلق جب موضع رشب پور میں غیر مرزائیوں نے اعتراض کیا۔ تو مرزائی مولوی نے متوفی مرزا صاحب کو ڈیفنڈ کرنے کے لئے وہاں جو جواب دیا۔ وہ "پرکاش" کے پریمیوں کے لئے دل لگی کا سامان بہم پہنچائے گا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ "قرآن مجید کی سورۃ تحریم کے مطابق بعض کامل مومنوں کو رتبہ مریمیت حاصل ہوتا ہے۔ اور پھر اس مرتبہ سے ترقی کر کے نفخ روح سے مرتبہ مسیحیت حاصل ہو سکتا ہے" ❊

بیشتر اس کے کہ مرزائی مجیب اس قسم کا جواب دیتا۔ اسے یہ سمجھنا چاہئے تھا۔ کہ کیا اس کا نفخ روح کا مسئلہ صاف اور سیدھے الفاظ میں مسئلہ آواگون کا واضح اور صریح اقبال نہیں ہے ❊

فطری غداری

قادیان کا الہامی گزٹ اخبار "الفضل" لکھتا ہے کہ:۔

"یہ تاریخی حقیقت کئی بار بے نقاب ہو چکی ہے۔ کہ بے وفائی اور غداری ہندو فطرت کا ایک جزو ہے۔ اور اپنی رفتار طبیعت سے ہندو مجبور ہے۔ کہ جس درخت کے سایہ میں آرام پائے۔ اسی کی جڑوں پر کلہاڑا چلائے" ❊

کاش! امتہ بھجٹ قادیانی آرگن ہندو قوم پر بحیثیت مجموعی اس قسم کا الزام لگانے سے پہلے جو کہ دفعہ ۱۵۳ کے ماتحت جرم ہے۔ ذرا سوچ لیتا۔ کہ کیا یہ ہندو ہی تھے۔ جنہوں نے حضرت امام حسین کو کوفہ میں آنے کی دعوت دی تھی۔ اور اس طرح نواسہ رسول کو یزید کے ناپاک ہاتھوں جام شہادت پلوایا تھا ❊

میٹرنٹی ہسپتال کے بچے

لاہور میں جو میٹرنٹی ہسپتال ہے۔ اس میں عام طور پر وہ بچے رکھے جاتے ہیں۔ جو کنواری لڑکیوں کے ہاں پیدا ہوتے ہیں۔ یا ودھوا استریوں کے ہاں ان کی غلط کاری سے جنم پاتے ہیں۔ سو فی الواقعی وہ لڑکیاں اور ودھوا استریاں جو ایسا پاپ کرتی ہیں۔ اپنے رشتہ داروں کے لئے لعنت ہیں۔ اور ان کی جس قدر ملامت کی جائے۔ وہ ناکافی ہے۔ لیکن اب ہم یہ جاننا چاہتے ہیں۔ کہ جن ہندو لڑکیوں اور ہندو استریوں کے ہاں اس طرح بچے ... ہیں۔ ان

کا کیا کیا جاتا ہے؟ کیا ان کو کسی ہندو انسٹی ٹیوشن کے سپرد کیا جاتا ہے۔ یا غیر ہندو افراد کے حوالے؟ اگر ہندو انسٹی ٹیوشنوں کے حوالے کیا جاتا ہے۔ تب تو چنداں اعتراض نہیں۔ لیکن اگر انہیں غیر ہندو افراد کے حوالے کیا جاتا ہے۔ تو سخت ظلم ہے کیونکہ اس کا صریح مطلب یہ ہے۔ کہ والدہ کی غلطی کی وجہ سے بچوں کو غیر مانوس اور اجنبی مذہبی گروہ میں تعلیم و تربیت پانے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے ❊

قطعی ممانعت

مہاراجہ کشمیر نے اپنی کونسل میں پورا غور و خوض کرنے کے بعد یہ فرمان صادر فرمایا ہے۔ کہ ویشنو دیوی کے مندر نزد کٹڑہ جموں کے میلہ پر گوشت و شراب کی فروخت کی قطعی ممانعت ہے۔ قطعی ممانعت کو مبارک ہے۔ اور اس کے مفید ہونے میں کسی کو کلام نہیں لیکن اس کے ساتھ ہی ... بھی فرض ہے۔ کہ مندر مذکور کے قرب و جوار میں کسی جگہ بھی شراب وغیرہ کا ٹھیکہ بھی نہ دیا جایا کرے۔ تاکہ ان ممنوعہ اشیاء کے استعمال کے لئے کسی کو کوئی موقعہ بھی نہ ملے ❊

حیلہ سازیاں

جب سے مہاتما گاندھی نے اچھوت ادھار کی تحریک شروع کی ہے۔ اور سدھارک طبقہ کے نمائندوں نے لیجسلیچرز میں اچھوت ادھار بل اور مندر پرویش بل پاس کرانے کے لئے پیش کئے ہیں۔ قدامت پسند طبقہ بعض ایسے غرض دوست اشخاص کے جھانسہ میں آ کر جو کہ ہندو قوم کو متحد نہیں دیکھنا چاہتے۔ اس دوڑ دھوپ میں مصروف ہے۔ کہ کسی طرح یہ بل کھٹائی میں پڑ جائیں۔ کبھی اسی کوتاہ اندیشانہ مقصد کے حصول کے لئے کوئی ڈھنگ برتا جاتا ہے۔ اور کبھی کوئی۔ راؤ بہادر راجہ کا یہ افسوس بجا ہے۔ کہ بعض اشخاص کی طرف سے پہلے سے سوچی ہوئی رکاوٹ کے باعث ہم بل کو پیش کرنے کے موقعہ سے محروم رہے ہیں۔ مسٹر گیا پرشاد سنگھ محرک بل کو بھی یہ شک ہے کہ کچھ ممبروں کی چالاکیوں کے باعث مجھے بل کو پیش کرنے کا موقع نہیں مل سکا۔ اب ۲۴ مارچ کو پھر وقت ہے۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ ایسے اہم بل کے خلاف اب مزید حیلہ سازیاں استعمال نہیں کی جائیں گی ❊

ہمیں قوی یقین ہے۔ کہ اگر محرک نے حوصلے سے کام لے کر بل اسمبلی میں پیش کر دیا۔ اور سدھار پسند طبقہ نے رائے عامہ کو بل کے حق میں کرنے کے لئے نمایاں خدمت کی۔ تو آخر کار مخالفین کی حیلہ سازیاں ناکام رہیں گی کیونکہ اب بھارت ورش اس حالت میں نہیں رہا۔ کہ وہ قدامت پسندوں کے اشارہ پر ناچتا رہے ❊

گزشتہ سے پیوستہ

ایک مسلمان سنسکرت کے مشہور وِدوان البیرونی کے حالات

گزشتہ سے پیوستہ

(از شری پت بنواری لال جی مکھیہ ادھیشٹاتا گوروکل کورو کھشیتر)

"البیرونی کا بھارت" کہاں اور کب لکھا گیا؟

البیرونی نے یہ پستک مول عربی میں لکھی ہے جس کا اصلی نام ابوالریحان محمد ابن احمد البیرونی فی تحقیق ماللہند من مقولہ مقبولہ فی العقل او مرذولہ" ہے۔ جرمن ودوان ڈاکٹر سچاؤ نے سنہ ۱۸۸۳ء میں اوّل اس کا ترجمہ جرمن بھاشا میں کیا۔ پھر سنہ ۱۸۸۸ء میں انگریزی ترجمہ کر کے اس کا نام "انڈیکا" (Indica) رکھا۔ پھر مہاشہ سنت رام جی بی اے نے اس کا بھاشا انوواد سنہ ۱۹۰۷ء میں انڈین پریس پریاگ میں چھپوا کر اس کا نام "البیرونی کا بھارت" رکھا۔

جس وقت البیرونی نے یہ پستک لکھی۔ اس وقت اس کا بادشاہ محمود جس نے اسے ۴۰۸ ہجری میں وسط ایشیا اس کی پیاری جنم بھومی کو چھڑا کر افغانستان میں لا کر بسایا تھا۔ فوت ہو چکا تھا۔ اس کی موت ۴۲۱ ہجری مطابق سنہ ۱۰۳۰ء میں ۳۰ اپریل کو ہوئی تھی۔ وستی پستک پر عربی میں ایک نوٹ لکھا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ البیرونی نے اس پستک کو غزنی شہر میں پہلی محرم ۴۲۳ھ ہجری مطابق ۲۹ دسمبر سنہ ۱۰۳۱ء کو ارتھات محمود کی موت کے ۱½ سال بعد ختم کیا تھا۔ اس لئے گمان غالب ہے۔ کہ پستک مذکور ۳۰ اپریل سنہ ۱۰۳۰ء اور ۲۹ دسمبر سنہ ۱۰۳۱ء کے درمیان میں کسی وقت لکھی گئی ہوگی۔ تعجب ہے کہ ایسی بڑی ضخیم کتاب ایسے تھوڑے عرصہ میں کیسے لکھی گئی؟ ممکن ہے۔ کہ اس کے کئی حصّے پہلے ہی اس کے پاس ضرور موجود اور تیار پڑے ہوں۔

البیرونی نے محمود کے راج نیتک اتیاچار، لوٹ اور غارت گری اور اس کی الپ درشتی اور ہٹ دھرمی کا حال بچشم خود دیکھا تھا۔ جس وقت اس نے یہ پستک لکھی۔ اس کی عمر ۵۸ سال کی تھی۔

یہ پستک کہاں بیٹھ کر لکھی گئی؟ اس کا پتہ اس کی وستی پستک پر ایک نوٹ سے لگتا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ یہ پستک غزنی میں سماپت ہوئی۔ اس وقت غزنی ایشیا کی بڑی بڑی سلطنتوں میں سے ایک تھی۔ یہاں اسے ہر قسم کے ہندوؤں سے ملنے ملانے اور حالات دریافت کرنے کے اچھے مواقع حاصل تھے۔ یہاں ہندوؤں کی تعداد غالباً بہت زیادہ تھی۔ کیونکہ کابلستان کے باشندوں میں لڑائی میں قید ہو کر آئے ہوؤں کے علاوہ اور بھی بہت سے لوگ اس عظیم الشان شہر کی طرف چلے آئے تھے۔ بہت سے لوگ بطور کاریگر آ گئے تھے۔ اس کے علاوہ شمال مغربی بھارت کے سب ہی حصّوں سے سبھی جاتیوں اور سب ہی ورنوں کے برہمن ودوان اور سپاہی۔ افسر اور راج نیتی کے جاننے والے وِدوان۔ بیوپاری وغیرہ بھی یہاں موجود تھے۔

البیرونی نے صرف غزنی میں بیٹھ کر ہی بھارت کا مطالعہ نہیں کیا۔ بلکہ اس نے بھارت کی یاترا بھی کی۔ اور غالباً کئی سال تک وہ یہاں سنسکرت کی پستکوں کا مطالعہ کرنے اور حالات دریافت کرنے کے لئے بھرمن کرتا رہا۔

غزنی اور کابل کے علاوہ اس نے مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کیا۔

گندھی جو روائل امیر ارتھات راجہ کے ٹھہرنے کا مقام بھی کہلاتا ہے۔ شاید گندمک نامی مقام ہے۔

دن پور جو کہ غالباً جلال آباد ہے۔ لمغان۔ پشاور۔ ویہند یا اٹک۔ جہلم۔ سیالکوٹ۔ لاہور۔ نندنا جو کہ بالاناتھ پربت پر ایک قلعہ ہے (یہ پربت جہلم ندی پر جھکا ہوا ہے۔ اور آج کل ٹلہ کہلاتا ہے۔ مندکگور یا مندھوکور۔ یہ لاہور کے اتر میں کوئی قلعہ تھا۔ اور ملتان........

البیرونی نے صرف کابل ندی کی گھاٹیاں اور پنجاب ہی دیکھے تھے۔ وہ خود لکھتا ہے۔ کہ میں ہندوؤں کے ملک میں ان مقامات سے آگے نہیں گیا۔ اس لئے وہ صاف کہتا ہے۔ کہ اس نے سندھ اور کشمیر نہیں دیکھے تھے۔

ملتان سے البیرونی کی خاص واقفیت معلوم ہوتی ہے۔ اس پستک میں کئی بار اس کا نام آیا ہے۔ اسے ملتان کے مقامی اتہاس اور مقامی حالات کا اچھا علم تھا۔ یہاں کے ایک درلبھ نامی وِدوان کا بھی وہ ذکر کرتا ہے۔ اس وقت ہندو وگیان اور وِدیاؤں کے بڑے بڑے وشو ودیالیہ کشمیر اور کاشی وغیرہ مقامات مسلمانوں کے لئے دُرگم تھے۔

دھرم اور درشن شاستر سمبندھی وچاروں میں البیرونی سوتنتر ہے۔ وہ سپشٹ، تسنخیت اور درشن اوچت شبدوں کا منتر ہے۔ وہ اردھ سبھیہ اور سندھ (نصف سچے اور کتو) شبدوں اور غیر مستقل کاموں سے نفرت کرتا ہے۔ ہر جگہ وہ اپنے وشواسوں کو منشیہ اوچت ساہس کے ساتھ قائم کرتا ہے۔ جس طرح دھرم اور سنیہ گیان میں۔ ویسے ہی راج نیتی میں بھی ہے۔ وہ کیا اپنے اور کیا دوسروں کی بڑی سخت پریکشا کرتا ہے۔ وہ آپ پورن طور سے سرل پرکرتی کا ہے۔ اور دوسروں سے بھی سرلتا ہی چاہتا ہے۔ ۵۸ سال کی عمر ہوتے ہوئے بھی پریشرم (محنت) کو جاری رکھنے اور اس کا نتیجہ موقع پر ظاہر کرنے کو لکھا کرتا ہے۔

اس کے علاوہ اس کا وچار اور بھی کئی پستکوں کا ترجمہ کرنے کا تھا۔ اس کی بابت وہ خود ہی لکھتا ہے۔ کہ اس کام کے لئے سواسھتہ (اتم صحت) دیرگھ آیو (دراز عمر) اور بہت سے اوکاش (فرصت) کی ضرورت ہے۔

البیرونی نے اپنے دوسرے گھر (افغان بھارت سامراجیہ) نامی پستک میں ۱۳ برس ختم کرنے کے بعد بھارت سمبندھی لاثانی پستک لکھی تھی۔ اگر آج غیر ملک کا باشندہ (ودیشی) بھارت پر ایسی ہی پستک لکھنا چاہے۔ تو اسے ۱۳ برس سے زیادہ عرصہ مطالعہ کے لئے درکار ہوگا.......

البیرونی کے کام کے متعلق آزاد وچار

ہندوؤں کے بھارت ورش کے متعلق عربی زبان میں کسی پستک کا ہونا ساہتیہ سنسار میں ایک انوکھی اور اچنبت اسنگت سی بات ہے۔ یہ دیکھ کر بڑا آشچریہ ہوتا ہے۔ کہ قرآن کی بھاشا میں لکھنے والا مصنّف اپنے آزاد وچار (آزادانہ خیالات) رکھے۔ کہ ہندوؤں کی بھاشا کو اپنے مطالعہ کا ضمنی مضمون بنا کر ان پر ایک پستک تیار کرے۔ قدیم زمانہ کے عربی لوگ ہاتھ میں تلوار لیکر بے مذہب کو پھیلانا اور غیر ممالک کو فتح کر کے وہاں بستیاں بسانا خوب جانتے تھے۔ مگر انہوں نے ذرہ علوم و فنون کے متعلق جانچ پڑتال کرنے کا کبھی خیال تک نہیں کیا۔ اور یہ جاننے کا کبھی انہوں نے وچار ہی نہیں کیا۔ کہ ان کے اس ملک میں آنے سے پہلے اس کے اندر کیا کیا واقعات ہو چکے ہیں۔ مصر۔ سریا۔ ایشیا۔ ہیرین وغیرہ کی حالت مسلمانوں کے داخل ہونے سے پہلے کیا تھی؟ اس کے متعلق مسلمانوں نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ سارے کا سارا گڑبڑ، مشکوک اور مبہم ہے۔ اس کا بہت تھوڑا حصّہ چھوڑ کر باقی سب تواریخی نظر سے کسی کام کا نہیں۔ ان لوگوں کا وچار تھا۔ کہ اسلام ہی سارے سنسار میں پھیلے گا۔ جو کچھ اسلام سے پہلے تھا۔ اور جو کچھ اسلام کے باہر ہے۔ وہ سب شیطان کا کام ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے دوزخی ہے۔ پھر مسلمان لوگ اس پر جتنا کم دھیان دیں گے۔ اتنا ہی ان کی آتماؤں کے کلیان کے لئے اچھا ہوگا۔

اسلام کی حکومت کا حال اس مسلمان بادشاہ کے کاموں سے ہی اچھی طرح مل جاتا ہے۔ جس کی حکومت کے وقت میں یہ کتاب لکھی گئی تھی۔ غزنی کے جہان محمود کا چتر (تصویر) جو مبارک کی تاریخ میں کھینچا گیا ہے۔ وہ مندروں اور دل مورتیوں کے سر توڑنے کو ہی چیز ہے۔ اس پر بھی اس کی حکومت کے جھنڈے کے سایہ کے نیچے ایک البیرونی تتو پنڈت۔ ادھیاتمک۔ رن کھیتر کا ایک ایسا بہادر سپاہی کام کر رہا تھا۔ جو کہ ہندوؤں کے برخلاف جنگ کرنے میں شامل نہ ہو کر ان سے کچھ سیکھنے، سنسکرت اور سنسکرت ساہتیہ کا مطالعہ کرنے اور سنسکرت کی پستکوں کا عربی میں ترجمہ کرنے میں دل و جان سے کوشش کر رہا تھا۔ اسلام کی بزرگی پر پورا وشواس رکھتے ہوئے بھی وہ بھارت کے دماغی ساہتیہ اور کلا کوشل کے عجیب و غریب کاموں کی کھلے دل سے تعریف کرتا ہے۔ جو شخص دماغی کاموں میں ہندوؤں کا مقابلہ کرنا چاہتا ہے۔ اور ان کے ساتھ چھل کپٹ رہت ہو کر انصاف کے ساتھ برتاؤ کرنے کی اچھا رکھتا ہے۔

اس کے لئے سب سے پہلے ہندوؤں کی سنسکرتی۔ ان کے وشیش آچار بیوہار اور رسم و رواج کا پورا پورا گیان حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس سدھانت کو سامنے رکھ کر البیرونی نے بھارتیہ سبھیتا کا ایک مفصّل ورنن تیار کیا ہے۔ اس نے ہمیشہ اس لئے اس سبھیتا کے حقیقی تتو کو سمجھنے اور ایک نربھکش درشک کی طرح اسے اصلی شکل میں ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔

اس پستک کا مضمون مسلمانوں کے لئے تو نیا تھا ہی۔ مگر یوروپ میں اتنے دنوں سے سنسکرت کا چرچا ہونے پر بھی آج سنسکرت کے وِدوان البیرونی کی اس پستک کو دیکھنے کے ابھلاشی ہیں۔ اور اس کے چھپوانے کے لئے ضد کر رہے ہیں۔ جس وقت ہمارا مسلمان مصنّف البیرونی بھارت میں آیا۔ بھارتیہ سبھیتا سرو تھا لوپ ہو چکی تھی۔ اور آریہ جاتی عرصہ سے اپنی قدیم مشہور ستیہ نا۔ ایکتا۔ وِدوتا اور البیونی گیان کو بھول کر اگیان (جہالت) کی دلدل میں پھنس چکی تھی۔ البیرونی نے بھارت میں آ کر ایک غیر ملکی تہذیب کو پایا۔ جو بڑی وچتر اور حیرانی میں ڈالنے والی تھی۔ مگر اس تہذیب کو بھی ودیشی حملہ آور لوٹ اور لشٹ بھرشٹ کرنا چاہتے تھے۔ البیرونی کا زمانہ ارتھات غزنی کے محمود کا زمانہ بھارت کی راجنیتک آزادی کا آخری زمانہ تھا۔ اسی وقت سے مسلمانی حکومت کا دور شروع ہوا۔ یہ ایک تواریخی جنم کا آغاز تھا۔ جو کہ اخیر میں سارے بھارت میں انگریزی راج کی قائمی کے ساتھ سماپت ہوا۔

محمود سے پہلے بھی غیر ملکی حملہ آوروں نے بھارت کے کئی حصّوں کو فتح کیا تھا۔ مگر پیچھے سے بھارت کی تہذیب نے خود انہیں شکست دی۔ یہاں تک کہ وہ پورے پورے بھارت نواسی بن گئے۔ جیسے کہ غلجی لوگ۔ جو درحقیقت پٹھان تھے۔ افغانستان میں جا کر افغان ہو گئے۔ مگر مسلمان لوگ بھارت

ہیں اگر بھی وہی رہے - جو یہاں آنے سے پہلے تھے
اگرچہ انہوں نے مغلوب شدہ قوم کی بھاشا اور دیگر
کئی رسم ورواج اختیار کرلئے - مگر دھرم اور تہذیب
میں وہ اس دیش کے لئے ودیشی (غیر ملکی) ہی بنے
رہے +

جس بھارت کا البیرونی نے چتر کھینچا ہے - وہ
اُس وقت کا بھارت ہے - جبکہ ان کا راج پاٹ
در اصل مٹ چکا تھا - اور اس کی تہذیب اُس وقت
زیادہ تر لوپ ہو چکی تھی - بودھ دھرم اُس وقت
بھارت سے سرو تھا تو عنقا نہیں ہو چکا تھا - مگر کئی
مقامات پر اس وقت بھی راج ہیتک شکتی رکھتا تھا
لیکن البیرونی نے اُسے خود نہیں دیکھا -

البیرونی سے پہلے جو ودیشی لوگ بھارت
میں آئے - اور جنہوں نے اس کے متعلق کچھ لکھا -
وہ صرف دو (۲) شخص تھے - ان میں سے ایک تو
یونانی راج سیچو تھا - اور دوسرا چینی دیش کا ایک
بودھ یاتری - جسے اب سے کوئی ۲۹۵ سال پہلے راجہ
سلوکس اول نے میگستھنیز اپنا قاصد (دوت)
بناکر پاٹلی پتر (پٹنہ) میں راجہ چندر گپت کے پاس
بھیجا - اس راج دوت نے زیادہ تر سارے شمالی
بھارت کا بھرمن کیا تھا - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
وہ واقفیت کے اچھے اچھے ذرائع تک پہنچا تھا -
بدقسمتی سے اس نے ملک کے لوگوں نے اس کے
نہایت اُتم برتانت کی قدر نہ کی - اسی وجہ سے
ہم کو اس کے بہت تھوڑے حصے ملتے ہیں جس
وقت میگستھنیز آیا - کیا وہ بھارت کی تہذیب کا
ابتدائی زمانہ تھا؟ ہرگز نہیں - بھارت کی تہذیب
بہت پرانی ہے - میگستھنیز کے برتانت کے کئی حصے
پرانوں سے لئے ہوئے ہیں - اور پوران بھارت کی
تہذیب کی ابتدائی حالت کو نہیں درشاتے +

البیرونی سے چار سو سال پہلے ہیون سانگ
نامی ایک چینی سیاح بھارت میں آیا تھا - اُس نے
جو کچھ یہاں دیکھا - اور سنا اس کے آدھار پر گھر واپس
جاکر اپنا بھرمن برتانت لکھ ڈالا - اس وقت اس سے
پہلے جو سیاح یہاں آئے تھے - وہ فاہیان (۲۳ء
میں) اور سنگ ین (سنہ ۵۰۲ء میں) چین دیش سے
آئے تھے - اوّل کی پستکیں بڑے مہتو کی ہیں -
خاص کر بھوگول اور اتہاس کے متعلق مضامین ہیں -
ہیون سانگ نے ۶۳۹ء سے سنہ ۶۴۵ء تک بھارت
میں بھرمن کیا +

اگر مسلمان لوگ البیرونی کو اس پستک پر اوچت فخر
کرتے ہوئے عربی ساہتیہ روپی گگن منڈل کا ایک
عظیم الشان ستارہ سمجھیں - تو ہندو بھی اُسے البیرونی
کی خاص کرپا مان سکتے ہیں - کیونکہ ایک راستی پسند
اور تعلیم یافتہ شخص ان کے بزرگوں کی قدیم تہذیب کا چتر
کھینچ گیا ہے جس کی پرسدھ اور گیاتک پستکوں کا
عربی میں ترجمہ کرکے اسلامی ممالک کے لئے وگیان کا
۴۵

مدراس آریہ سماج میں شدھیاں

(از شری پنڈت کیشو دیوجی گیانی)

یوں تو اکثر ہر ہفتہ ہمارے یہاں (مدراس سماج میں)
شدھیاں ہوا کرتی ہیں - پرنتو من کی تین شدھیاں
لکھنے ہیں :-

شری یت کونڈرام ریڈی بی - سی جی کے پتا
ملایا ٹاپو میں ایک اعلےٰ افسر تھے - اب پنشن لے کر
یہاں رہتے ہیں - انہوں نے اپنے دو لڑکوں کو ولایت
میں شکھشا پراپت کرنے کے لئے بھیجا - بڑا لڑکا
انجینئرنگ میں اور چھوٹا بیرسٹری میں پڑھتا تھا -
پچھلے دنوں جب چھوٹا لڑکا شری یت کونڈرام
ریڈی بی - سی جج پر بھارت میں آیا - تو معلوم
ہوا - کہ وہ عیسائی ہو چکا ہے - اُس کے پتا ہمارے
پاس اُسے لائے - اور بولے " اب آپ کے سوائے
اور کوئی اسے بچا نہیں سکتا "

سچ مچ ہندوؤں کو تکلیف کے وقت آریہ سماج
یاد آتا ہے - خیر ہم نے اس لڑکے سے بات
چیت شروع کی سب سے پہلے اُس سے عیسائی ہونے کا
کارن پوچھا - پتہ لگا - کہ جس سنستھا میں وہ پڑھتا
تھا اُس کے سب اُستاد عیسائی تھے - لڑکوں
کی سنکھیا بھی ننانوے فیصدی عیسائی تھی - استاد
اور شاگرد دونو ہی ہندو مذہب پر مذاق اڑاتے
تھے - بیچارے کونڈرام کو ہندو دھرم کا گیان
ہی کتنا تھا - جو انہیں منہ توڑ جواب دے سکتا
اور پھر عیسائی مت کی شکھشائیں اُسے اس خوبی
سے بتلائی گئیں - کہ اُسے یقین ہو گیا - کہ دنیا میں کوئی
دنیا میں سچا مذہب ہے - تو وہ عیسائیت ہے -
اتنا ہو چکنے کے بعد دھرم پریوتن سو بھاوک
تھا - اس تو ہم نے اُسے ہندو دھرم کی خوبیاں
سمجھائیں - اور یہ بھی بتلایا - کہ عیسائیت کا آدھار
بھی ہمارے پراچین دھرم شاستر ہیں - اس کارن کے
لئے شری یت گنگا پرشاد جی جج ٹہری کی کتاب
موسومہ بہ
"Fountain head of religion"

بہت اُپیوگی ہے - سنگھر ہی کونڈورام نے
پرائشچت دوارا شدھ ہونے کا نشچے کیا - اور
بڑی دھوم دھام سے آریہ سماج مدراس میں
شدھی سنسکار کیا گیا +

مدراس انتر گت وزیگاپٹم ایک نگر ہے جہاں گت
کئی سالوں سے ایک وشال ہاربر (بندرگاہ) بن
رہی ہے - آج سے لگ بھگ ۴ - ۵ سال پہلے
ہمارے ہی ہاتھوں سے وہاں آریہ سماج کی ستھاپنا
ہوئی تھی - اس سمبدھ اس کے ۷۰ - ۸۰ سبھاسد ہیں
اور ستیارتھ پرکاش ادھیونش تھا ارشک اور لنسو نیم
پورک ہوتے ہیں +

اسنو - گزشتہ ہفتے وہاں ایک وشیش شدھی
سمارُوہ رہا - حیدرآباد نظام کے سی - آئی -
ڈی پر اسیکیوٹنگ انسپکٹر مسٹر عبدالرحمان
خان کی استری شریمتی روح النسا بیگم جو کہ
خانگی معاملات سے تنگ آکر آریہ سماج کی
شرن میں آئی - کا نام شدھی کے بعد پدمنی رکھا
گیا - بہت پوچھنے پر پتہ لگا - کہ اُس کے پتی نے
کام وش چار وواہ کئے - جو مذہب اسلام کی
رو سے جائز ہیں - اور نتیجہ یہ ہوا - کہ وہ اپنی بیویوں
سے من مانا ویوہار کرتا تھا - آریوں کا پراچین آدرش
ایک پتی برت شدھ ہونے والی دیوی کو پسند
تھا - اور ممکن ہے - کہ شریمتی پدمنی اوستھائیں
انوکول ہونے پر کسی یوگیہ ہندو سے وواہ
کرے گی +

ببنیری شدھی ایک انگریز مہیلا کی ہے میڈم
گلیڈٹس جس کے پتا مسٹر مارتھیا یارک شائر
(انگلینڈ) کے باشندے ہیں - ابھی کچھ دن
ہوئے - آریہ سماج مدراس میں آکر شدھ ہوئیں -
پرائشچت تھا اگنی ہوتر کے انتر انہیں ہندو
دھرم کی دیکھشا دی گئی - اور نام سوشیلا دیوی
رکھا - آپ بہت ہی سوشکھشت سبھیہ تتھا
اُدار وچاروں والی لیڈی ہیں - آپ کا بھارت
ورش سے بہت پریم ہے - اور آپ کا وواہ بھی
ایک دکھشنی بھارتیہ شری یمان ٹی - آر - سندرم
سے ہوا ہے +

شاید پاٹھک یہ جانتے ہونگے - کہ مدراس پرانت
میں ہر سال ہزاروں بلکہ لاکھوں اچھوت
عیسائی بن جاتے ہیں - شری سوامی شردھانند جی
... کا یہ کام ۴۴

۴۴ پرنتو کیا تھا - اور اندھر دیش میں آٹھ
دس ہزار شدھیاں ہوئی تھیں - پرنتو ان کی
مرتیو کے اپرانت کسی نے اس کاریہ کی سُدھ
نہ لی - اور دھن کے ابھاو کے کارن سب پرچارک
برخاست کرنے پڑے - آج کل اچھوتوں میں
جاگرتی پیدا ہو رہی ہے - اور ہمیں تو نشچے ہے کہ
یدی تنک بھی سہایتا کا نشچت پربندھ ہو سکے -
تو ایک بار پھر ہم دکھشن میں شدھی کے کلپ
برکھش کو ... سکتے ہیں - کیا کوئی سہایک آگے
بڑھیں گے؟

۴ سی باتیں ایسی بھی ہیں - جن سے ہندو لوگ متفق
نہ ہوں گے - اور اس میں لکھی ہوئی ٹیکا ٹپنیوں سے
اُن کے دلوں کو ٹھیس لگے گی - مگر ان کو یہ قبول
کرنا پڑے گا - کہ البیرونی کا اُدیش تاریخی واقعات کو
جاننا اور ان کو اصل شکل میں ظاہر کرنا تھا - انہیں
اس بات کو بھی بھولنا نہیں چاہئے - کہ کئی دیگر
مقامات پر اُس نے صاف الفاظ میں ہندوؤں کی
بڑی تعریف بھی کی ہے - جو اُس کی اُدارتا - اور
نرپکھشتا کا کافی ثبوت ہے +

اسلامی اخبارات کی سیر

"قادیانیوں کے پراپیگنڈہ کی حقیقت"

یہ بات محتاج ثبوت نہیں۔ کہ قادیانیوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ یو۔ پی میں تو بڑے بڑے شہروں میں بھی اتفاقاً پنجابی نبی کا پیرو ملے گا۔ البتہ پنجاب میں یہ لوگ جابجا پائے جاتے ہیں۔ مگر وہاں بھی ان کی تعداد اتنی کم ہے۔ جیسے دال میں نمک۔ مگر اس جماعت کو پراپیگنڈا کرنے کا ایسا سلیقہ ہے کہ دنیا بھر کو مغالطہ میں ڈال رکھا ہے۔ ایک معمولی سا کام کیا۔ اور دنیا کو سر پر اٹھا لیا۔ ان کے متعدد اخبار اور رسالے نکلتے ہیں۔ سب کا مطمح نظر اپنا غلط یا صحیح پراپیگنڈا ہے۔ ان تدابیر کا پہلا نتیجہ تو یہ ہے۔ کہ دنیا کو ان لوگوں کی تعداد اور کارناموں کے متعلق سخت مغالطہ ہو رہا ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے۔ کہ ان کی جماعت کے حوصلے نہایت بلند ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ بالکل امر واقعہ ہے۔ کہ ان کی ترقی پنجاب میں بھی رک گئی ہے۔ بلکہ بعض مقامات پر تنزل شروع ہو گیا ہے ۔۔ ("مباہلہ"۔ امرتسر) یکم فروری ۱۹۳۳ء

"جدا گانیوں کے لئے درس عبرت"

میونسپلٹی کراچی میں مخلوط انتخاب کے حق میں جو ریزولیوشن پاس ہوا۔ اس کے متعلق صحیح الخیال مسلم پریس نے جو اظہار خوشنودی کیا ہے۔ اس کے متعلق چند سطور ذیل میں درج کی جاتی ہیں:۔

"یہ تجویز میونسپلٹی کے ایک مسلمان ممبر جسٹس حسین علی ہوتی نے پیش کی تھی۔ اور اس کے بعد مؤیدین میں بھی پانچ مسلمان ممبر تھے۔ ناظرین کو یاد ہو گا۔ کہ کلکتہ کارپوریشن بھی اس سے قبل اسی قسم کی تجویز منظور کر چکی ہے۔ اور وہاں بھی مسلمان ممبروں کی تائید ہی سے یہ تجویز منظور ہوئی تھی۔ کیا اس کے بعد بھی یہی کہا جائے گا۔ کہ مسلمان مخلوط انتخاب کے مخالف ہیں؟"

"اجمل"

اسلامی ذہنیت

ہمارے مسلم دوستوں کی حالت جس قدر بدتر ہو چکی ہے۔ اس کے متعلق ذیل کا اقتباس زیادہ واضح ہے:۔

"وہ لوگ جو مسلمانوں کے دینی رہنما اور ان کی اصلاح کے مدعی بنے ہوئے ہیں۔ ان کی اپنی حالت کسی قدر قابل اصلاح ہے . . . . . . اور جب "فاضل" کہلانے والے اخلاقی طور پر اتنے گر چکے ہوں۔ اور مسلمانوں کی اصلاح کرنے والوں کے صدر انسانیت سے ایسے بیگانہ ہو چکے ہوں۔ تو عوام کی جو کچھ حالت ہو سکتی ہے۔ وہ ظاہر ہے"۔

"الفضل"

"قادیانی امام کی تہذیب کا جنازہ"

۵ فروری کے "الفضل" میں جناب میاں صاحب کا خطبہ عید شائع ہوا ہے۔ اس کے صفحہ ۸ پر صاحب موصوف نے توکل کے معنی بیان کرتے ہوئے اپنی جو رؤیا بیان فرمائی ہے۔ وہ بے حد نامناسب اور قابل اعتراض ہے۔ اس خطبہ کے سامعین میں بیسیوں مردوں کے علاوہ کئی عورتیں، نوجوان لڑکیاں اور لڑکے بھی ہوں گے۔ ان کی موجودگی میں توکل کا مسئلہ آزاد بند کے ساتھ ملانا درست نہ تھا۔ اس رؤیا کے اظہار کے بغیر بھی توکل کے معنی بیان کرنے کے لئے الفاظ مل سکتے تھے۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ جناب میاں صاحب کو ایسے وفا شعار مریدوں کی معقول تعداد مل گئی ہے۔ جو عقل و معقولیت سے بالکل دستبردار اور نیک و بد کی تمیز سے قطعی طور پر بے نیاز ہو چکے ہیں۔ اور اپنے مرشد کی ہر ایک بات کو خواہ وہ کیسی ہی پست اور رکیک کیوں نہ ہوں۔ بمنزلہ وحی کے سمجھتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ہم یہی گزارش کریں گے۔ کہ جناب میاں صاحب کو ضابطہ اخلاق کی پوری پابندی کرنی چاہیئے۔ دنیا میں ان کے عقل و معقولیت سے بے نیاز مریدوں کے علاوہ سمجھدار اور معقول آدمی بھی بستے ہیں۔ کیا صاحب موصوف کو کبھی خیال نہیں آیا۔ وہ ان "معارف و حقائق" پر کیا کہتے ہوں گے۔ کاش ہماری یہ مخلصانہ درخواست قصر خلافت میں بار پا سکے ۔۔

"پیغام صلح"

"قادیانیوں کی بدلگامی"

بدقسمتی سے مسلمانوں میں ایک ایسا طبقہ پیدا ہو گیا ہے۔ جو اسلامی تعلیم سے قطعاً بیگانہ ہے۔ اور مغربی تعلیم و تہذیب کے اثرات کے ماتحت یہ سمجھنے کا خوگر ہو گیا ہے۔ کہ روشن خیالی کا اقتضا یہی ہے۔ کہ معتقدات کے معاملہ میں لوگوں کو کامل آزادی دے دی جائے۔ اور خواہ وہ اصول اسلام کے متعلق کیسی ہی لغو اور قابل نفرت رائے مشتہر کریں ان سے کچھ تعرض نہ کیا جائے۔ [illegible]

آریہ سماج اور اُس کا پرچار

ایک ــــ گہری ــــ نظر

(از مہاشہ رام نارائن جی سابق جائنٹ سیکرٹری آریہ سماج ملتان)

آریہ سماج کو بھارت ورش میں سہقاپت ہوئے ۵۸ ورش ہو گئے ہیں۔ اس عرصہ میں جو کام آریہ سماج نے کیا ہے۔ اگر اس پر وچار کیا جائے۔ اور اس پرچار کی موجودہ رفتار کے ساتھ مقابلہ کیا جائے۔ تو آگے آریہ سماج کے لئے مایوسی معلوم ہوتی ہے۔ شروع شروع میں لوگ جب آریہ سماج کے اندر آئے۔ تو انہوں نے بہت مخالفت کے باوجود قربانیاں کیں۔ اور یہ ان کی اس وقت کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ کہ آریہ سماج اس وقت بھارت ورش کے اندر ایک زندہ سوسائٹی ہے۔ مگر اس کی قربانیوں کا دائرہ اب بہت کم ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ اگر دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج نے لوگوں کے دلوں پر بہت حد تک زیادہ گہرا اثر نہیں کیا۔ کیونکہ عموماً دیکھا گیا ہے۔ کہ آریہ سماجی پتا کا اثر نہ تو اس کی سنتان پر ہے۔ اور نہ اس کی دھرم پتنی پر۔ اس کا آریہ سماجی پن صرف اس کے اپنے شریر تک ہے۔ اور یہ علامت صاف ظاہر کرتی ہے۔ کہ اگر ایسے ذرائع نہ سوچے گئے۔ کہ جن سے آریہ سماج گھر کے اندر اثر پیدا کرنے میں کامیاب ہو۔ تو آریہ سماج کی انتہا بہت نزدیک ہے۔ میرے خیال میں ہر ایک آریہ سماجی جس کو اس کی فکر ہے۔ اور اپنی ذمہ واری اس کے پرتی سمجھتا ہے۔ بہت ٹھنڈے اور شانت من سے وچار کرنا چاہئے کہ ایسا کیوں ہے۔ اس پر میں نے جو وچار کیا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے:۔

۱۔ آریہ سماج کا موجودہ پرچار کا سلسلہ صرف مردوں کے دائرہ تک محدود ہے۔ کوئی بھی سوسائٹی ترقی نہیں کر سکتی۔ اور نہ ہی کر پائی ہے۔ جس نے کہ صرف مردوں کو اپنایا ہو۔ بدھ دھرم کا پرچار اس قدر زیادہ اس لئے ہوا۔ کہ بہت سے دھنوان لوگوں نے خود قربانیاں کیں۔ اور اپنی استریوں کو بھی بھکشک بنایا۔ لیکن آریہ سماج یہ سمجھتا ہے۔ کہ صرف تنخواہ دار مرد اپدیشک رکھ لینے سے کام ہو جائے۔ یہ غلط ہے۔ اور یہ طریقہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس پرچار کے کام میں آریہ سماج کو چاہئے۔ کہ استریوں کو شامل کرے۔ میرا تو خیال ہے۔ کہ جس قدر پرچار کرنے والی استریاں زیادہ ہوں گی۔ اسی قدر آریہ سماج کا پرچار بڑھے گا۔ استریوں کی سماجیں جہاں علیحدہ ہیں۔ انہیں باقاعدہ آرگنائز کرنے کی ضرورت ہے۔ اور جہاں استری آریہ سماج نہیں ہے۔ وہاں یا تو یہ علیحدہ بنائی جائے۔ یا پرش آریہ سماج میں ہی ان کو شامل کیا جائے۔ انہیں تمام وہ حقوق دئے جائیں۔ جو مردوں کو حاصل ہیں۔ صرف حقوق ہی نہیں۔ بلکہ ان کے استعمال کے لئے آسانیاں بھی بہم پہنچائی جائیں۔ اگر اس طرف دھیان دیا جائے۔ تو آریہ سماج اپنے عملی میدان میں جلدی ترقی کر سکے گا۔

۲۔ کہا جاتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے کام میں ایک بڑی بھاری رکاوٹ اس کی موجودہ انسٹی ٹیوشنز ہیں۔ یہ بالکل درست ہے۔ اس وقت لوکل سماجوں کو اپنی انسٹی ٹیوشنز کی فکر دامنگیر رہتی ہے۔ اور وہ چاہتی ہیں۔ کہ جائز یا ناجائز طریقہ سے جیسا بھی ہو دھن اکٹھا کیا جائے۔ ان سنستھاؤں کو زندہ رکھنے کے لئے (undesirable) طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان لوگوں کے پاس دھن کے لئے جانا پڑتا ہے۔ اور عزت دینی پڑتی ہے۔ جو دھنوان تو ضرور ہیں۔ مگر آچاروان نہیں۔ ان کے پاس جا کر دھن مانگنے کا یہ فعل اثر کئے بغیر نہیں چھوڑتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ ایک طرف آریہ سماج کے اندر ان لوگوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ جو اپنے اصولوں کی پرواہ نہ کر کے اور آچاروان نہ ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو آریہ سماجی ظاہر کرتے ہیں۔ دوسری طرف یہ سنستھائیں پرچار کے کام میں بھی مددگار نہیں ہو رہیں۔ آریہ سماج کے پاس زیادہ تعلیمی انسٹی ٹیوشنز ہیں۔ انہوں نے اور سرکاری انسٹی ٹیوشنز کی طرح Illiteracy کو دور کیا ہے۔ لیکن آریہ سماج کا پرچار کرنے میں زیادہ مددگار ثابت نہیں ہو سکیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ان سنستھاؤں

---

۴ روز بروز زیادہ بڑھتے جاتے ہیں۔ اور انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ اب ان کی لغو ترین حرکات پر بھی انہیں سختی کے ساتھ کوئی نہیں ٹوکے گا۔ اور وہ من مانی کارروائیاں کر سکیں گے ۔۔ "اثنا عشری"

"محمد صاحب کی بشریت"

آج کل جناب امرتسر میں مسئلہ بشریت الرسول پر گفتگو جاری ہے۔ ایک فریق جو عرف عام میں بریلی سے نسبت رکھتا ہے۔ کہتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر کہنا کفر ہے۔ دوسرا فریق جو [illegible] سے تعلق رکھتا ہے۔ کہتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرح بشر تھے ۔۔

"اہلحدیث"

ہیں دھرم شکھشا دی جاتی ہے۔ لیکن یہ تمام باتیں ایک کھیل کی صورت میں ہیں۔ بہت ہی اچھا ہو۔ اگر ان سنستھاؤں میں دھرم شکھشا کے پرچار کی طرف وچار کیا جائے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو۔ تو انہیں بند کر دینا چاہیئے۔ اگر اس تمام روپیہ کا جو آریہ سماج ان سنستھاؤں کے نام پر جمع کرتا ہے۔ نصف حصہ بھی دھرم پرچار کے کام میں جو اس کا اصلی مشن ہے۔ لگایا جائے تو بہت زیادہ کامیابی ہو سکتی ہے۔

آج کل آریہ سماج ایک Religious "Trading Body" بن رہی ہے۔ دھرم اور اُپکار کے انش کم ہی ہے۔ اور وہ چاہتی ہے کہ دھن کے زور پر زندہ رہے۔ یہ اس کی تباہی کا کارن ہوگا۔ آریہ سماج کی موجودہ کمزوری کی اگر بڑی وجہ کوئی ہے۔ تو یہی ہے۔ اس کی بجائے اگر پرچارکوں کی academies کھولی جائیں۔ اور ان پر روپیہ صرف کیا جائے۔ تو بہت بہتر ہو۔

(۳) آریہ سماج کی ترقی میں ایک رکاوٹ اس کی اپنی برادری کا نہ ہونا بھی ہے۔ کسی ایک آریہ سماجی کی ہمدردی دلی طور پر دوسرے سے اس قدر نہیں ہو سکتی۔ جتنی کہ اس کی اپنے رشتہ داروں سے ہو سکتی ہے۔ اس کا لازمی اور قدرتی نتیجہ بھی ہمارے سامنے ہے۔ کہ آریہ سماجیوں میں اب پہلے کی نسبت indifference اور apathy بڑھ رہی ہے۔ اس کا کوئی حل ہے۔ تو وہ ایک برادری کا ہونا ہے۔

اگر اس وچار کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ تو آریہ سماج کا پرچار کا کام بہت زیادہ وسیع ہو جائے۔ اس وقت کوئی صاحب جب آریہ سماج کے اندر داخل ہوتا ہے۔ یا ممبر بنتا ہے۔ تو وہ اپنے اندر کوئی نمایاں تبدیلی [illegible] نہیں کرتا۔ جیسا کہ کوئی مسلمان یا عیسائی ہونے پر کرتا ہے۔ [illegible] سوسائٹی میں داخل ہو کر بھی اسی طرح [illegible] ہے۔ جیسا کہ پہلے۔ اس پر سماج [illegible] آریہ سماج کے دس نیموں پر جو کہ ایک فارم پر چھپے ہوتے ہیں۔ دستخط کرا لئے جائیں۔ اور کوئی [illegible] نہیں۔ کیا ایک ایسے فارم پر کہ جس پر دس نیم چھپے ہوئے ہیں۔ دستخط کرا لینا ہی صرف آریہ سماجی ہونا ہے۔ کیا یہ ڈھونگ نہیں ہے؟

آریہ سماجی بننے کے لئے عملی conditions یا شرائط ہونی چاہئیں۔ نہ کہ کسی فارم پر دستخط کرنا۔ شرائط ایسی ہونی چاہئیں۔ کہ جن پر عمل پیرا ہونے سے اس کی زندگی میں باقی لوگوں کی زندگیوں سے فرق [illegible] پہنچانی چاہئیں۔ کہ وہ اپنے آپ [illegible] کہ وہ کسی نئے وچار یا ideas کے لوگوں میں شامل ہوا ہے۔ انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر آریہ سماج کے ممبروں کو ایک دوسرے کی شادی و غمی میں شریک ہونا چاہیے۔ اور امداد بھی [illegible] چاہیے۔

(۴) آریہ سماج میں کام کرنے والوں کے دلوں سے Sincerity دور ہو رہی ہے۔ یہی اس کی اخلاقی گراوٹ کا موجودہ کارن ہے۔ آج کل جس قدر لڑائی جھگڑے۔ پارٹی بازیاں اور دھڑا بندیاں ہر جگہ ہیں۔ وہ صرف sincerity کے نہ ہونے کی وجہ سے ہیں۔ [illegible] کا ابھاو موجودہ کارکنان کے کیریکٹر کی کمزوری کی وجہ سے ہے۔ درحقیقت جب سے آریہ سماج کی سبھاؤں میں ان لوگوں نے داخل ہونا اور عزت پانا شروع کیا ہے۔ جن کا کہ آچار وغیرہ نہیں۔ مگر صرف دھن دیتے ہیں۔ تب سے یہ گراوٹ شروع ہوئی ہے۔ اب وہ لوگ اپنے سے مختلف خیال کے لوگوں سے جھگڑتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنی عزت و شان میں فرق نہیں آنے دینا چاہتے۔ لیکن لوگ ان سے نفرت کرتے ہیں۔ اس لئے یہ تمام لڑائی جھگڑے آپس میں ہو رہے ہیں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو جو اس پرانت میں پرچار کی ذمہ دار ہے۔ چاہیے۔ کہ ایک خاص میٹنگ بلائے۔ اور ان تمام امور پر وچار کرے۔ ودوان لوگوں کی سمتی سے ان اپایوں کو جو تجویز کئے جائیں۔ عملی روپ دینا چاہیے۔ اور پھر ہر سال اس کی پڑتال کی جانی چاہیے۔ کہ ان اپایوں میں سے کونسا درست و کامیاب ہوا ہے۔ تاکہ آریہ سماج کا پرچار زیادہ ہو۔ اور یہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو۔

بقیہ کالم ۱۳

سنسار بھر میں منشیہ کی کہانی گوندھی جا رہی ہے۔ اس کا نام ہے "جیون کی کہانی"۔ اس کو کہتے ہیں "منشیہ کا اتہاس"۔ ودھاتا کے رچے اتہاس اور منشیہ کی رچی کہانی یہ دونوں باتیں مل کر منشیہ کا سنسار ہے۔ منشیہ کے لئے صرف اشوک کی ہی کہانی۔ اکبر ہی کے قصے سچے ہوں۔ سو بات نہیں۔ جو راج کمار سات سمندر پار ہو کر سات راجہ کی دھی سمیدر کی کھوج میں چلا ہے۔ وہ بھی ستیہ ہے۔ اور وہ بھگتی انگد ہنومان کی دیوتا کی کتھا بھی ستیہ ہے۔ جس میں ہنومان نے گندھ مادھن اپاڑ لینے میں دبدھا تک نہیں کی۔ اس منشیہ کے لئے اورنگ زیب جیسا ستیہ ہے۔ دریودھن بھی ویسا ہی ستیہ ہے۔ کسی کے پرمان ادھک ہیں کسی کے کم۔ اس حساب کتاب سے نہیں۔ بلکہ اس حساب سے کہ کہانی کونسی ٹھیک ہے۔ وہی اس کے لئے سب سے بڑھ کر ستیہ ہے۔ منشیہ ودھاتا کے ساہتیہ لوک میں ہی منشیہ ہے۔ اس لئے نہ تو وہ وستو سے گڑھا گیا ہے۔ اور نہ تتو سے۔ پنڈت جی بہت پریتن کر کے بھی منشیہ کو بات نہ بھلا سکا۔ آخر حیران ہو کر وہ ہٹ وادتا کے ساتھ کہانی کی سندھی سمجھا بن کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ پنڈت جی کال کے سوجھاو پدش سے کسی بھی طرح جوڑ نہیں ملتا۔ کہ کہانی بیچ کٹ جاتی ہے۔ بہت دانتا بھی گڑبڑی ہے کہ ٹوٹا کرکٹ جمنے لگ جاتا ہے۔

کہانی کا عالمگیر چکّر

(از شری رابندر ناتھ جی ٹیگور)

جونہی بچہ کو بولنا آیا۔ بولا۔ "کہانی سناؤ!" نانی نے کہنا شروع کیا۔ ایک راجکمار۔ ایک کوتوال کا بیٹا۔ اور ایک سوداگر کا بیٹا۔ ......

پنڈت جی نے گرج کر کہا۔ "تین چوکے بارہ"

پر اس وقت اس سے بھی زور سے راکھشس گرج رہا تھا۔ "ہاؤں۔ماؤں۔کھاؤں" بچارے کی گرج بچے کے کانوں تک نہ پہنچی۔

جو ہتیشی تھے۔ انہوں نے بچہ کو گھر میں بند کر کے گمبھیر سور میں کہا۔ "تین چوکے بارہ یہ ستیہ ہے۔ اور راجکمار۔ کوتوال کا بیٹا۔ سوداگر کا بیٹا۔ یہ سب جھوٹے ہیں۔ اس لئے ......"

لڑکے کا من اس وقت اس مان چتر سمندر کو پار کر کے اور بھی آگے بڑھ گیا تھا۔ مان چتر میں جس کا پتہ بھی نہیں۔ "تین چوکے بارہ" پیچھے پیچھے بار بار ہونا چاہتا ہے۔ پر وہاں پہاڑے کی وقعت ہی نہیں ملتی۔ ہتیشی نے سمجھا۔ یہ بدمعاش ہے۔ بیدوں کی چوٹ سے اسے سدھارنا ہی ٹھیک ہے۔

نانی پنڈت جی کے ڈھنگ دیکھ کر جب رہیں مگر آفت جانا ہی نہیں چاہتی۔ ایک جاتی ہے تو دوسری آ کھڑی ہوتی ہے۔ کمتھا اچانک لے آ کر آسن جما لیا۔ اُنہوں نے شروع کر دیا۔ ایک راجکمار کے بنباس کی کتھا۔

جب "اکھو" کی ناک کاٹی جا رہی تھی۔ تب ہتیشی نے کہا۔ "اتہاس میں اس کا کوئی پرمان نہیں ہے۔ جس کے پرمان راہ چلتے ملتے ہیں۔ وہ ہے "تین چوکے بارہ!" تب تک وہاں ہنومان جی آکاش میں اڑے چلے جا رہے تھے۔ اتنے اونچے کہ اتہاس ان کے ساتھ کسی طرح پرواز ہی نہیں کر سکتا تھا!

پاٹھ شالہ سے سکول میں اور سکول سے کالج میں لڑکے کے من کا ٹٹ پاک ہی شودھن کیا جانے لگا۔ پر کتنا ہی کیوں نہ شودھا جائے۔ وہ بات تو کسی طرح مرنا ہی نہیں چاہتی۔ "کہانی سناؤ!"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف بچپن میں ہی نہیں سبھی عمروں میں انسان کہانی میں بلا ہوا ہے۔ اسی لئے سنسار بھر میں منشیہ کے گھر گھر میں۔ جگ جگ میں منہ زبانی اور لکھی ہوئی اتنی کہانیاں جم گئی ہیں۔ کہ اس منشیہ کے باقی جگہ سنچے کر بات کر دیا ہے!

ہتیشی ایک بات اچھی طرح دیکھ کر نہیں دیکھتا کہانی رچنے کا لنشہ ہی سرشٹی کرتا ہے۔ سب سے انتم لنشہ ہے۔ اس کا شودھن بنا کئے منشیہ کو شودھن کرنے کی آشا نہیں کی جا سکتی۔

ایک دن ودھاتا اپنے کارخانہ میں اگست پانی اور پانی سے مٹی بنانے میں لگ گئے تھے۔ سرشٹی اس سمیہ پسینہ میں لت پت تھی۔ بخارات کے بوجھ سے بیاکل۔ دھاتوں پتھروں کے بنانے کی تب چنائی ہو رہی تھی۔ چاروں طرف مصالحہ بکھیڑا پڑا تھا۔ اور دمادم کٹائی پٹائی ہو رہی تھی۔ اس دن ودھاتا کو دیکھ کر کوئی بھی یہ نہیں سمجھ سکتا تھا کہ ان میں کہیں بھی کچھ لڑکپن موجود ہے۔ اس زمانہ کا کانڈ ہی ویسا تھا۔ جیسے کہتے ہیں۔ "سارا دن!"

اس کے بعد نہ جانے کب شروع ہوا۔ پرانوں کا زمانہ۔ گھاس جاگ اٹھی۔ پیڑ اٹھ کھڑے ہوئے۔ لٹو ودو لئے لگے۔ چڑیاں اڑنے لگیں۔ کوئی زمین پر بندھا رہا۔ کوئی آکاش کی طرف انجلی کر کے کھڑا ہوا۔ تو کوئی سمجھ کر کارا پا کر ساری پرتھوی میں اپنے کو زیادہ وسعت کرتا ہوا چلنے لگا۔ کوئی جل کی بوند کے نیچے لنشہ ناچتا ہوا اسنسار کی پردکھشنا کرنے میں لگ گیا۔ تو کوئی آکاش میں پھیلا کر سورج کی کرنوں کی دھوپ تلے گگن کا ارد حصہ بنانے میں جیسٹ بڑھا ہی سے دکھلائی دینے لگی ودھاتا نے من کی کھینچتا تھا۔

اس طرح بہت جگ بیت جاتے ہیں۔ آہستہ آہستہ ایک دن نہ جانے کیا سوجھی۔ ودھاتا کے کارخانہ میں انجاس یونوں کی پکار ہوئی۔

ان سب کو ملا کر ودھاتا نے منشیہ کو گھڑا۔ اتنے دن بعد اب آئی ان کی کہانی کی باری۔ بہت دن ان کے وگیان میں بیتے۔ شلپ کلا میں بیتے۔ اب ان کا شروع ہوا ساہتیہ۔

منشیہ کو انہوں نے کہانی ہی کہانیوں میں وِکسِت کرنا شروع کیا۔ پشو پکشی کا جیون ہے آہار۔ نِدرا اور سنتان پالن۔ منشیہ کا جیون ہے کہانی! کتنی بیدنائیں ہیں۔ کتنی گھٹنائیں ہیں۔ سکھ دکھ۔ راگ ویراگ۔ بھلے برے کے کتنے گھاٹ پرتی گھاٹ! اچھے کے ساتھ اچھے کا۔ ایک کے ساتھ انیک کا۔ سادھن کے ساتھ سوبھاؤ کا۔ کامنا کے ساتھ گھٹنا کے سنگھرش کا کتنا اورن ہے! ندی جیسے جل سروت کی دھارا ہے منشیہ ویسے ہی کہانی کا پرواہ ہے۔ اس لئے آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہی وہ پوچھتا ہے۔ کیا ہوا جی۔ کیا خبر ہے۔ اس کے بعد؟" اس کے بعد کے ساتھ اس کے لب کی اس بناوٹ سے

(باقی دیکھو صفحہ کالم ۔۔ کے نیچے)

بھگوان دیانند کے مشن پر مر مٹنے والا پروانہ!

(مہاشہ "ناتھ" جلالپوری کے قلم سے)

دُنیا میں دُودھ پینے والے مجنوں تو بہت ہیں۔ لیکن خون دینے والا مجنوں کوئی ورلا ہی ہوتا ہے۔ سنہ ۱۹۰۸ء میں ایک شخص قادیاں سے لاہور میں آتا ہے۔ بعض مردم پرست مسلمان اُسے مسیح موعود کہتے ہیں۔ اور باوجود اس واضح اقرار کے کہ مذہب اسلام کی رُو سے حضرت محمد صاحب خاتم الانبیاء ہیں۔ اُس قادیانی شہری یا دیہاتی کو بروزی یا مجازی نبی کا خطاب دیا جاتا ہے۔ اور یہ نہیں سوچا جاتا۔ کہ اُس نے سیالکوٹ کی ۱۵ اردو بیگی الہدمی جھوٹ کر قادیاں میں محض ایک مذہبی دُکان چلائی تھی۔ تاکہ اُس کا اپنے آپ کو رئیس قادیاں کہنے کا وہم پورا ہو سکے۔ اور خماری کے امتحان میں ناکام رہنے کے بعد وہ دُنیا میں اپنی تشہیر کے لئے جس بہشتی مقبرہ کے بنانے کے خواب دیکھ رہا ہے۔ وہ پورا ہو سکے۔ سفاریاں جانے کی تیاری ملنے اس سال کے اندر ہی ایک دن یہ دکھلا دیا۔ کہ یہ شخص دوسروں کی موت کی پیش گوئیاں کرتا تھا۔ وہ خود سخت بے بسی کی حالت میں اسہال کا شکار ہو کر لاہور میں ہی پران تیاگ رہا ہے۔ اور اُس کی بے لبس و بے پناہ لاش خر دجال پر سوار کرا کے قادیاں پہنچائی جا رہی ہے۔ میں حیران ہوں۔ کہ جس وقت یہ لاش امرتسر کے پاس سے گزر رہی ہوگی۔ اُس وقت ماتم کرنے والے مرزائیوں کا کیا حال ہوگا۔ کیونکہ اس شہر کے اندر ہی وہ نامور عالم جن کا نام نامی مولانا ثناء اللہ ہے۔ زندہ موجود تھے۔ اور زندہ رہے تھے۔ حالانکہ لاش کی بچھڑی ہوئی رُوح نے کئی سال پہلے انتقام کے سفلی جذبہ کا شکار ہو کر اس فاتح قادیاں کی موت کی پیش گوئی بھی کر دی تھی:۔

ہاں یاد آیا۔ وہی لاہور جس میں مذکورہ قادیانی نے جو کہ زندگی کی حالت میں اپنے آپ کو مسیح موعود کہتا تھا۔ اسہال کے مارے سخت بدحواسی کے عالم میں جان دی۔ وہاں گیارہ سال پہلے سرکاری ہسپتال سے ایک ایسے برگزیدہ شخص کی ارتھی اٹھائی گئی جس نے مرزائی مسیح موعود کے قادیانی دولت کدہ پر بھی جا کر نوید وید سنائی تھی۔ جب میں ارتھی کا درشیہ اپنی آنکھوں کے سامنے لاتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ ہی قادیانی مسیح موعود کی لاش کی خر دجال پر سواری کا خیال کرتا ہوں۔ تو میں حیران ہو جاتا ہوں۔ کہ ایک درشیہ کا دوسرے سے کیسے مقابلہ کروں۔ سرکاری ہسپتال سے جس شخص کی ارتھی اٹھائی گئی۔ اُسے دُنیا شہید صادق کا خطاب دیتی ہے:۔

سچ پوچھئے۔ تو شہید صادق خون دینے والا مجنوں تھا۔ جس نے اپنے عدیم المثال اور یکتائے روزگار آچاریہ بھگوان دیانند کے مشن کی پورتی کے لئے اپنی آہوتی پیش کر دی۔ مرزائی کہتے ہیں۔ کہ پنڈت لیکھرام جی اسلام کے دشمن تھے۔ لیکن وہ اشخاص جنہوں نے پنڈت جی کے درشن کئے ہیں۔ جانتے ہیں کہ پنڈت لیکھرام جی مذہب اسلام کی وہی خدمت کرنا چاہتے تھے۔ جو آج ترکی میں غازی مصطفےٰ کمال پاشا اسلام اور قرآن کی کر رہا ہے۔ شری پنڈت جی نے اپنی تصانیف میں بزرگانِ اسلام کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ وہی ہیں۔ جو کہ اُن بزرگوں کے متعلق اُن کے ہم زمانہ لوگوں یا ہمعصروں نے کئے۔ متعصب مسلمان اندھی عقیدت کا شکار ہو کر خواہ پنڈت جی کو سو صلواتیں سنائیں۔ لیکن وہ یاد رکھیں۔ کہ پنڈت جی کی ہمیشہ یہ کوشش تھی۔ کہ مسلمان قرآن شریف کا درست جائزہ لے کر ویدک دھرم کی خوبیوں کو گرہن کرنے کے قابل بن سکیں۔ افسوس! ہم قادیانی کی دلی کدورت اور ایک کائر اور بزدل ہمارے کے ٹڑ مسلمان کی شرمناک بے ایمانی نے پنڈت جی کو بے وقت شہید کر دیا۔ ورنہ اگر پنڈت جی آج زندہ ہوتے۔ تو مسلمان خود ہی یہ کہنے کے لئے مجبور ہوتے۔ کہ پنڈت جی اُن کے سچے محسن اور حقیقی بہی خواہ تھے۔

مرزائی دوست یہ لایعنی دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ سورگباشی پنڈت جی مرزا قادیانی کی پیش گوئی کا نشانہ بنے۔ لیکن وہ یہ نہیں سوچتے۔ کہ پہلی شام کو پنڈت جی پر وار کیا جاتا ہے۔ اور دوسری صبح کو قادیان میں مرزا کے سامنے ایک خود ساختہ فرشتہ آحاضر ہوتا ہے۔ اور پوچھتا ہے۔ کہ "پنڈت لیکھرام کہاں ہے؟" حملہ آور اور قادیانی نووارد کے درمیان امتیاز کرنا کسی سراغ رساں کا ہی کام ہے۔ میں نے اپنے وطن میں سادھو یوگندرپال کی سیوا کی۔ شری پنڈت بھوجدت جی کا بھی سنکار کیا۔ لیکن جو بے خوفی اور نڈرتا کی سپرٹ شری پنڈت لیکھرام جی میں دیکھی۔ وہ کسی اور آریہ اپدیشک میں نہیں پائی۔ پنڈت جی کی کھیتی پگڑی اور پاؤں پر سفید جمپل کا داغ مجھے ابھی تک یاد ہے۔ صد حیف!

لاہور کے آریہ پرشوں نے پنڈت جی کی مرتیو پر جو عہد کیا تھا۔ اس کی عمر لمبی نہ ہوئی۔ اور سوارتھ کی آرٹ میں اس عہد کو فراموش کیا گیا۔ جب پنڈت جی شہید ہوئے۔ تو آریہ سماجیوں کو اُن کی آخری وصیت یہ تھی۔ کہ "آریہ سماج سے تحریر کا کام بند نہ ہونے پائے۔" لیکن ہم نے اس وصیت کو بھلانے میں ہی فخر سمجھا ہے+

متھرا میں جب دیانند شتابدی منائی گئی۔ اور سورگبیہ شری سوامی شردھانند جی کی صدارت میں "پرلش میں دھرم پرچار" کا سوال پیش ہوا۔ تو ایک دو ناسمجھ اور گمنام اشخاص نے اس موقعہ پر مخالفت کر کے یہ بتلا دیا۔ کہ آریہ سماجیوں میں ابھی بعض ایسے اشخاص موجود ہیں۔ جو کہ پنڈت جی کی سپرٹ کی قدر نہیں کرتے۔ مناسب تو یہ تھا۔ کہ یہ اشخاص نہ صرف تحریر کا کام جاری رکھنے کے لئے۔ بلکہ اس پرچار کے لئے بہترین ساہتیہ تیار کرنے کا مشورہ دیتے۔ اور اس طرح تحریر کے کام کو جاری رکھنے کے پُنیہ کے بھاگی بنتے۔ لیکن اُنہوں نے تو خود غرضی کا شکار ہو کر تحریر کے ساتھ ہی تقریر کا کام بھی بند کرنے کا وطیرہ اختیار کیا۔ اور اس طرح اپنے دلی بغض اور کدورت کا اظہار کیا۔ اور دھرم بیر کی آخری وصیت کی بے قدری کی:۔

آریہ بھائیو! اگر آپ کا یہ خیال ہے۔ کہ سورگبیہ پنڈت جی نے ویدک سدھانتوں کی سچائی اپنے پاک خون کے قطروں سے ثابت کی۔ اور دُنیا کو بتلا دیا۔ کہ ویدک دھرم میں بھی خون دینے والے مجنوں موجود ہیں۔ تو آؤ۔ ہم اُن کا الوکرن کرنے ہوئے نیفا شکتی آریہ سماج کی اسی سپرٹ سے اس موقعہ پر سیوا کرنے کا پرن کریں۔ جس طرح کہ ایک آریہ کا کرتویہ ہے۔

پنڈت جی مرزا قادیانی کی طرح موت سے نہیں ڈرتے تھے۔ مرزا تو باوجود صاحبِ استطاعت ہونے کے اسلام کے رُکنِ اعظم حج مکہ پر اس لئے جانے سے کتراتا رہا۔ کہ کہیں اُس کے مخالف اُس کا سینہ چاک نہ کر دیں۔ لیکن دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی ہمیشہ جان کو ہتھیلی پر رکھے ہندوستان کا دورہ کیا کرتے تھے۔ اُن کے عزیز اکلوتے بیٹے کی موت بھی اُن کو دھرم کے پرچار سے روک نہ سکی۔ لیکن ادھر مرزا کی یہ حالت تھی۔ کہ وہ جہاں اپنے ایک لڑکے کو اپنے ایک نکاح کی خاطر علیحدگی کی دھمکی دیتا تھا۔ وہاں دوسروں کے لئے گدی قائم کرنے کی فکر میں گھلتا رہتا تھا:۔

شہید صادق بظاہر چل بسے۔ معقول آنکھوں سے وہ اوجھل ہو گئے۔ لیکن جن آریہ پرشوں کے اندر سچائی کام کر رہی ہے۔ اور آریہ سماج کی خدمت کا جذبہ موج زن ہے۔ وہ آج بھی اپنی سوکھشم درشٹی سے دھرم ویر کی آتما کو سورگ لوک سے اپنی رہنمائی کرتے دیکھ رہے ہیں:۔

کاش! آج ہمارے اندر دُودھ پینے والے مجنوں کم ہوتے۔ اور دھرم کے نام پر مر مٹنے والے اور خون دینے والے مجنوں بکثرت ہوتے۔ تاکہ ہم اپنی آنکھوں کے سامنے ایسے درشیہ نہ دیکھتے۔ جن سے سورگبیہ دھرم بیر کی آتما مضطرب ہوتی تھی:۔

حظ و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں:۔ (مینیجر)

ویر انگنی دُرگاوتی

(از شری ست بھیتی نم آپدیشک ودیالیہ۔ لاہور)

دُرگاوتی بُوندی کے راجہ اجیت سنگھ کی دھرم پتنی اور جے پور نریش کی ویر پُتری تھی۔ سوندریہ میں اودیتہ اور سُندر گنوں سے سوشوبھت تھا۔ ویرتا کے انی پوتر گن سے سوشوبھت تھی۔ وہ ایک آدرش راجپوتنی دیوی تھی۔ اُسنے اپنے پتی برت دھرم کی رکھشا ہتھ پران نیاگنا سیکھ لیا تھا۔ اُسے یہ اچھی پرکار گیان ہو چکا تھا کہ کس پرکار ویر دیویاں اپنے کرتویہ کا پالن کیا کرتی ہیں۔

یدی دُرگا رُوپ وتی اور گن وتی تھی۔ تو اُس کے پتی اجیت سنگھ بھی اُس سے کسی طرح کم نہ تھے۔ اس کارن دونو کا پرسپر ایک پریم تھا۔ یہ پتی پتنی پریم ہی ایک وستو ہے۔ کہ جس کے گرہستھ میں نہ ہونے کے کارن گرہستھ نرک سے بھی بُرا پرتیت ہوتا ہے۔ اور کئی پرکار کے اُپدرو اُتپادت ہونے سمجھو کیا ہونے وِگھن پڑتے ہیں۔ جن کے ہی کارن خاندان کے خاندان نشٹ ہو جاتے ہیں۔

یہ بھی دُرگا کے پرتی سُنا جاتا ہے کہ وہ دان بھی بہت کیا کرتی تھی۔ یہی ایک کارن تھا کہ اُس کی پرجا کے براہمن سردا اُس کو دھنیہ واد دیا کرتے تھے سبھی اُس کی پرشنسا اور مان کرتے تھے۔ دونو پرسپر بڑے آنند سے سُکھ کے دن بتیت کر رہے تھے۔

(۲)

دُرگا کی ایک چھوٹی بہن بھی تھی۔ جس کی منگنی اُودے پور کے راجہ امر سنگھ کے ساتھ ہو چکی تھی۔ اب اُس کے وواہ کا سماچار دُرگا کو ملا۔ اور اپنے پتی دیو سے وواہ کو دیکھنے کے لئے کچھ دنوں کی چھٹی مانگی۔ جو اُنہوں نے یہ کہہ کر دے دی کہ جلدی ہی وواہ کے بعد آجانا۔ استو دُرگا جے پور آئی بڑے سماروہ سے وواہ کار یہ ہوا۔ پرنتو بھاوی بڑی پربل ہے۔ جو ہونا ہوتا ہے۔ وہ اوشیہ ہی ہو کر رہتا ہے۔ یہ پرسدھ ہے۔ "وناش کالے وپریت بدھی" (الخ) جب بُرے دن آتے ہیں تو بُدھی بھرشٹ ہو جاتی ہے۔

نادان امر سنگھ نے بوندی کی استریوں کے سوندریہ کو دیکھ کر دل میں ٹھانا۔ کہ یہاں کی سب سے اُدھک رُوپ وتی استری کون سی ہے؟ اس بات کا پتہ لگانا چاہیے۔ اس لئے اُس نے راج داسیوں سے اس پرشن کو پوچھا۔ داسیوں نے کچھ نہ سمجھ کر اُس سے کہا کہ جس کے ساتھ تمہارا وواہ ہوا ہے۔ وہ کس سے کم ہے؟"

اُنانے انیت انوروده کے پشچات اُتر دیا۔ کہ "یدی سُننا ہی چاہتے ہو۔ تو سُنو۔ پرسنکر تم کیا کروگے؟ وہ تو دواہت ہونے پر تم انورودھ کرتے ہو۔ اس لئے بتلا ہی دیتی ہوں۔ کہ تمہاری بڑی سالی ہے۔ جس کا وواہ ہو چکا ہے۔ وہ ہی سب سے اُدھک سوندریہ والی ہے۔ اس کے تلیہ تو شاید ہی سنسار میں دُوسری رُوپ وتی استری مل سکے"۔

رانا کے منہ میں کام دیو سے اتیجت ہونے کے باعث پانی بھر آیا۔ اتہ اُس نے داسیوں کو دھن انیادی دے کراپنی تنات دُرگاوتی کی تنات کے سمیپ ہی کھچوا لی۔ اور داسی کے اشارہ سے جان لیا۔ کہ کون دُرگا ہے۔ کا ماگمن رانانے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ اس کے سوندریہ نے اس بھائی بھشٹ کر دی۔ وہ اس کا بند مقصود ہو چکا تھا۔ بنا کسی سنکوچ کے اُس کو جا پکڑا۔ اُف! رانی بڑی کو بہت ہوئی۔ یہ بھتم یہ کہ بڑی سالیاں چھوٹے بہنوئی کو کبھی چھوتی بھی نہیں۔ دوسرے جب اُس نے اُوپر رانا کے مُکھ کی طرف نظر ڈالی۔ تو اُس کے دُشٹ بھاو کا گیان ہوا۔ رانی نے اُس کا ہاتھ جھٹک کر کہا۔ "دُشٹ! کیا تجھے یہ پتہ نہیں۔ کہ مَیں بُوندی کی رانی ہوں۔ وہاں کی استریاں دوسرے پُرشوں کو دیکھنا بھی پاپ سمجھتی ہیں۔ نیچ! تجھے اِس دُشکرم کی سزا اوشیہ دُوں گی۔ تاکہ آگے کو تجھے سنگھنیوں کی طرف آنکھ اُٹھا کر تاکنے کا بھی ساہس نہ ہو"۔

یہ کہہ کر اُس نے اُس سمیہ اپنی کٹار نکالی۔ اور چاہتی ہی تھی۔ کہ وار کر دے۔ پر اُسی وقت اُس کی ماں یہ گھٹنا سُن کر وہاں آپہنچی۔ اُس سمیہ رانا کی کیا اوستھا تھی؟ "کاٹو تو بدن میں لہو نہیں" والا معاملہ تھا۔ اُس کی ماں نے نمرتا سے دُرگا کو سمبودھت کر کے کہا۔ "بیٹی! اکھشما کر دے۔ انت میں یہ تیرا بہنوئی ہے۔ بالک ہے۔ کم عقل ہے۔ تیری بہن کی ابھی شادی ہوئی ہے۔ اُسے بدھوا کرے گی کیا؟ میری طرف دیکھ۔ میری پرارتھنا کو سویکار کر"۔

یہ سُنکر دُرگا جوش سے بولی "ماتا! میں اب تیری پُتری نہیں۔ بلکہ بوندی کی مان لنگانا مول ہوں۔ یہ تیری پُتری کا اپمان نہیں ہوا۔ بلکہ بوندی راجیہ کا ہوا ہے۔ میں تو اپنی اور سے کھشما کر دیتی ہوں پرنتو بوندی والے کدا پی کھشما نہ کریں گے۔ تیرے کہنے سے اُسے کچھ نہیں کہتی لیکن میرا ارادہ تھا کہ اُسے یہیں ڈھیر کر دیتی اور اُسکو کچھ چھیڑنا کا پرنام بتا دیتی۔ اُسے یہ پتہ نہیں۔ کہ بوندی کی رانیاں اپنے اپمان کا بدلہ جان لئے بغیر نہیں رہتیں اور کچھ نہ کرکے اب میں اپنے اس ہاتھ کو جس کو اس نے چھولیا ہے۔ کاٹ دوں گی۔ یہ دُوشت ہو گیا ہے۔ اب یہ پوتر بوندی نریش کی سیوا کے یوگیہ نہیں رہا۔ اب یہاں رہنا میرے لئے حرام ہے"۔

یہ کہہ کر اُس نے اپنا ہاتھ کٹار لے کر کاٹ ڈالا۔ جُوں جُوں دُرگا ہانپ کرتی جاتی تھی۔ تُوں تُوں اُس کے گہنے...

آگ برس رہی تھی۔ اُس نے گھوڑا تیار کروایا۔ اور بوندی کو چل پڑی۔

(۳)

مارگ میں ہی اجیت سنگھ بھی جو شکار کھیلنے آئے ہوئے تھے۔ مل گئے۔ جب پتنی کی یہ اوستھا دیکھی کہ ایک ہاتھ سے گھوڑے کی باگیں پکڑی ہوئی ہیں۔ دوسرے سے خون کی دھارا بہہ رہی ہے۔ تو اُس کو بڑا آشچریہ ہوا۔ اور کارن کا پتہ چلانے پر اُن کے کرودھ کی سیما نہ رہی۔ اُنہوں نے اس کے خون کو صاف کر۔ بوندی سے جے پور کی طرف گھوڑا دوڑایا۔ اجیت سنگھ گھر کو جا رہا تھا۔ مہارانا نے کہا۔ "بوندی کا اپمان کرنے والے ہوشیار ہو جا"۔ اُس نے اپنا بھالا امر سنگھ کی چھاتی میں دے مارا۔ دوسرے منٹ میں اپنی تیز تلوار سے اُس کا بایاں ہاتھ جس سے اُس نے اُس کی پتنی کو چھوا تھا۔ کاٹ ڈالا۔ اور واپس آگیا۔ اور دُوسرے اُدھر والوں میں سے کسی نے بھی رانا کا پیچھا کرنے کا ساہس نہ کیا۔ کیسے کا دُنڈ مل گیا۔

دُوسرے کمرے میں اُس دیوی نے جس نے اپنے پتی کا مُکھ بھی نہ دیکھا تھا۔ پالکی سے اُتری۔ اور اپنے پتی کی لاش کو گود میں لے کر چتا میں بیٹھ گئی۔

آہ! یہ تھا ایک سنگھنی کو چھیڑنے کا پرنام! پرنتو آج ہماری بہو بیٹیاں روز بھگائی جاتی ہیں اُف! ہماری وہ غیرت کہاں گئی۔ کہ ہمارے کانوں پر جُوں تک نہیں رینگتی۔ کیا ہمارے اس پرتانت سے سنگل کی دیویاں اور بھائی کوئی سبق سیکھیں گے۔

ویدوں میں سیاست کی تعلیم

ہمارے آچاریہ رشی دیانند کا فرمان ہے۔ کہ وید جملہ علوم کا منبع ہیں۔ اور ان کی تائید میں آریہ سماج بھی آج تک انہیں خیالات کا اظہار کرتا آیا ہے۔ آریہ جنتا کو یہ سُن کر مسرت ہو گی۔ کہ ویدوں کے ودوان شری پنڈت ...یہ ورت جی وید واچسپتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ماہواری آرگن "آریہ" میں "ویدوں میں سیاسیات کی تعلیم" پر ایک نہایت عالمانہ سلسلہ مضامین شروع کرنے والے ہیں۔

پنڈت دھرم دیو ودیا واچسپتی کی مہاتما گاندھی سے اہم خط و کتابت
یرودا جیل میں ملاقات کے حالات

نمبر ۱   نمبر ۱

چھوا چھوت دور کرنے اور دلت اُدّھار کے متعلق کام شروع سے ہی آریہ سماج کے پرچار کاریہ کا ایک آوشیک انگ رہا ہے۔ اس کہنے میں کوئی مبالغہ نہیں۔ کہ رشی دیانند ہی اس اندولن کے ورتمان یگ میں پردھان پروَرتک تھے جیسے کہ فرانس دیش کے مشہور وچارک رومن رولینڈ نے بھی سویکار کیا ہے۔ اور لکھا ہے:-

"Dayanand would not tolerate the abominable injustice of the existence of untouchables and no body has been a more ardent champion of their rights":-

گزشتہ ماہ ستمبر سے پوجیہ پاد مہاتما گاندھی جی کے شہرہ آفاق برت کے زمانہ سے یہ اندولن سارے بھارت ورش میں بڑے زور سے پھیل گیا۔ اور اس دشا کا اچھا کاریہ سروتر ہو رہا ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ آریہ پرچارک بھی ادھیہ سچے اس پوتر اندولن کو سپھل بنانے کا پورن پریتن کرتے ہوئے بھی اسے ناکافی سمجھتے ہیں۔ اس بارہ میں پوجیہ پاد مہاتما گاندھی جی کے ساتھ میرا جو پتر و یوہار ہوا ہے۔ اور ۱۷ جنوری کو ۲ گھنٹے تک یرودا جیل میں جو اُن سے ملاقات ہوئی۔ اسے میں پاٹھکوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ اس کا انیک دھارمک اور سماجک معاملات سے تعلق ہے۔ اپنے پتروں کے مکھیہ حصے دینا ہی میں کافی سمجھتا ہوں:-

پہلا مراسلہ

۱۰ دسمبر ۱۹۳۲ء کو بنگلور سے پوجیہ پاد مہاتما گاندھی جی کو پتر لکھتے ہوئے میں نے لکھا:-

"آپ کو یہ جانکر خوشی ہوگی۔ کہ رشی دیانند اور آپ کے آدیش انوسار آریہ سماج اپنی ساری طاقت اچھوت اُدّھار اور دلت اُدّھار کے اس پوتر کاریہ میں لگا رہا ہے تتھا جنتا میں کافی جاگرتی (بیداری) ہو رہی ہے۔ اچھوت اُدّھار کے متعلق پرچار کرتے ہوئے میرا یہ درڑھ نشچے ہوا ہے۔ کہ جب تک جنم مولک اونچ نیچ کا بھاو لوگوں کے دلوں میں جما رہے گا۔ اور اسے نرمول کرنے کی کوشش نہیں کی جائے گی۔ تب تک صرف چھوا چھوت مٹانے کے پرچار سے کام نہ چلے گا۔ یہ لکھنے کی کرپا کریں۔ کہ آپ کا اس وشے میں کیا وچار ہے؟ کیا آپ یہ نہیں مانتے۔ کہ اسپرشیتا کا بھاو جنم مولک جاتی بھید بھاونا کے ہی پرنام سوروپ ہے۔ اتہ اس کا قطعی ناش تب ہی ہو سکتا ہے جب کہ جنم مولک اونچ نیچ کے بھاو کو ہی سروتھا دور کیا جائے۔ مہربانی کرکے اپنا وچار لکھ کر انوگرہیت کریں"۔

"۱۷ دسمبر سے منتری شردھانند سپتاہ کا آغاز ہے۔ آپ مہربانی کرکے اپنا پوتر سندیش اس پوتر موقعہ کے لئے اوشیہ بھیجیں۔ یہ عاجزانہ درخواست ہے۔ آپ کی پوتر آشیرواد چاہتا ہوں"۔

(آپ کا ونیت بھگت دھرم دیو)

مہاتما جی کا جوابی مراسلہ

یرودا ۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۲ء

بھائی دھرم دیو۔ آپ کا پتر ملا ہے۔ شردھانند سپتاہ میں جو کاریہ کرم ہے۔ اُس میں آپ کو کامیابی ہو اگرچہ جاتی کے وشے میں آپ نے جو لکھا ہے۔ اس میں تتھیہ ہے پھر بھی آج جو کاریہ ہو رہا ہے اُس کے ساتھ جاتی سدھار کو نہیں ملا سکتے ہیں۔ اس بارہ میں مجھے اپنے وچاروں کو لکھنے کا ابھی سمے نہیں ہے۔ وقت ملنے پر میں بالضرور لکھوں گا۔

آپ کا موہن داس گاندھی"

دوسرا مراسلہ

اس کے بعد ۵ جنوری کو میں نے بنگلور سے پوجیہ مہاتما جی کو پچھلے پتر کا سمرن کراتے ہوئے عرض کیا " اسی دوران میں "ہمارا کلنک" اس نام سے پرکاشت آپ کے کچھ لیکھوں کے سنگرہ کو پڑھنے کا بھی مجھے سوبھاگیہ پراپت ہوا ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے۔ کہ آپ کے ورن آشرم دھرم کے متعلق وچار مجھے سروتھا اسپشٹ پرتیت ہوتے ہیں کسی لیکھ میں آپ ورن ویوستھا جنم پر آشرت مانتے ہیں۔ اور کسی دوسرے لیکھ یا بھاشن میں آپ اس کا آدھار گن کرم پر بتلاتے ہیں۔ جس سے (معاف کیجیے) پاٹھکوں کے ہردیہ پر ایسا بھاو ہوتا ہے۔ کہ آپ اس وشے میں کسی نشچت پرنام پر نہیں پہنچ سکے۔ اتھوا آپ کے وچاروں میں تبدیلی ہوتی گئی ہے۔

اس وشے میں آپ کے وچاروں کو جاننا جنتا کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ اگر آپ ورن ویوستھا کو جنم مولک مانتے ہیں۔ جیسے کہ:-

" Varan ashram does attach to birth. A man can not change his varna by choice ("Young India" Oct 12. 1921"

انیادی الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سنکر مولک جاتیوں کے استو تو اتھوا اسپرشیتا آدی سے بھی پورن انکار نہیں کیا جا سکتا۔ جن کا کئی سمرتیوں وغیرہ میں ذکر پایا جاتا ہے۔ اس لئے کیا میں آپ کی خدمت میں پھر نویدن کروں۔ کہ اس معاملہ میں اپنی سمتی کو واضح کرنے کی کرپا کریں۔ کیونکہ انیک تعلیمیافتہ سجنوں کو اس بارہ میں شنک بنا ہوا ہے۔

مجھے یہ جانکر اتینت آشچریہ ہوا۔ کہ آپ نے "Anti-Untouchability League" "Servants of Untouchables' Society" کو نام پریورتن کرنے اور یہ نام گرہن کرنے کی آگیا دی ہے۔ جس کے لئے ہندی میں نام آپ نے "اچھوت سیوا سنگھ" چنا ہے۔ مجھے یہ لکھنے کی آگیا دیں۔ کہ یہ نام پریورتن پرشنسنیہ نہیں ہے۔ Untouchables, Depressed Classes انیادی ناموں کے پریوگ کو بھی انوچت سمجھتے ہوئے آپ نے اتی اُتم ہری جن شبد کا پریوگ سروپرتھم آرمبھ کرایا۔ اور اب آپ دوبارہ اُن شبدوں کا پریوگ سنگھ کے نام کے ساتھ کرنے کی انومتی دیتے ہیں۔ یہ کتنے آشچریہ کی بات ہے۔

"Anti-Untouchability League" اتھوا اسپرشیتا نوارک سنگھ ان ناموں سے سنگھ کا اُدیش جتنی سپشٹتا سے سوچت ہوتا ہے۔ آپ کا دوارا اب نردشٹ ناموں سے نہیں۔ ان سے اسپرشیتا کے نوارن کا بھاو نہیں آتا۔ بلکہ کیول اُن کی سیوا کا جو اسپرشیتا مانے جاتے ہیں بھی سمجھو نہیں۔ جس سمے شری سیٹھ امرت لال ٹھکر اینادی سجن یہاں آئے تھے۔ تو اُن سے بھی اس وشے میں میں نے نویدن کیا تھا۔ اور وہ میرے وچار سے سہمت پرتیت ہوتے تھے۔ وہ کہتے تھے۔ کہ کیول آپ کے آگرہ پر نام پریورتن کرنا پڑا۔ آشا ہے۔ کہ آپ اس وشے پر پنر وچار کرنے کی کرپا کریں گے"۔

(آپ کا ونیت بھگت دھرم دیو)

مہاتما جی کا دوسرا جوابی مراسلہ

مندرجہ بالا پتر کے جواب میں مہاتما جی نے سنور تنک طور پر پورن اُتر دیا۔

یرودا جیل ۔ ۷ جنوری ۱۹۳۳ء

بھائی دھرم دیو۔ تمہارا پتر مجھے بہت ہی اچھا لگا ہے۔ ورن آشرم دھرم کے وشے میں جو میرے لیکھ آج تک نکل چکے ہیں۔ ان میں سے کسی کو میرا نشچے آتمک ابھیپرائے نہیں مل سکے گا۔ یہ تمہارا کہنا واستوک ہے۔ کیونکہ جو نشچے میں لیکھوں میں بنا سکا ہوں۔ اُس سے آگے میں نہیں پہنچ سکا تھا۔ اب کچھ زیادہ نشچے پر میں آوشیک پہنچا ہوں۔ اور سمجھو ہے۔ اب میرے سامنے جو سپشٹ دیکھ پڑتا ہے۔ میں سنشا آتمک بھاشا میں لکھ رہا ہوں۔ کیونکہ جب تک میں نے آج تک کے اپنے وچار نہیں لکھے ہیں۔ تب تک مجھ کو پتہ نہیں چلے گا۔ میرا ارادہ ..... اوکاش ملنے سے اسی اندولن کے لئے ورن آشرم پر ایک لیکھ لکھنے کا ہو رہا ہے۔ سنگھ کے نام کے بارہ میں بھی جو تم نے لکھا ہے۔ وہ ٹھیک ہے۔ دو میں سے ایک بھی نام میری پسند کا نہیں لیکن دونوں کے لئے میری سمتی ملی ہے۔ اس کا اتہاس لمبا ہے۔ وہ چھپا نہیں۔ لیکن لمبائی کے کارن ہی اور سمے کے ابھاو کے کارن میں نہیں دیتا ہوں۔ اتنا سمجھو۔ کہ منشیہ ہمیشہ اپنی پسند کی بات نہیں کرا سکتا ہے۔ اور سماج میں رہ کر جب تک کوئی سدھانت کی بات نہیں ہے۔ اپنی پسند کی بات پر ڈٹے رہنا دوش ہے"

(موہن داس گاندھی)

اس پتر سے پرم شردھیہ پوجیہ مہاتما جی کی سرلتا اور ہتو وشیش روپ سے پرگٹ ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی سندیہ نہیں۔ کنتو ساتھ ہی ورن آشرم دھرم جیسے اتی آوشیک شاستریہ وشے میں وہ کسی نشچت پرنام تک اب تک نہ پہنچ سکے تھے۔ یہ ان کا سویکار کرنا وشیش ہتو پورن ہے۔

اس کے بعد ۱۲ جنوری کو میسور سے پتر لکھتے ہوئے میں نے شاستریہ درشٹی سے ورن آشرم دھرم پر جو وچار پرگٹ کئے۔ ان کا اولیکھن کرتے ہوئے اسی سے ۱۷ تاریخ کو بعد دوپہر ۲ سے ۴ بجے تک یرودا جیل میں بھینٹ کرنے کا جو سوبھاگیہ مجھے پراپت ہوا۔ اور جس میں جاتی بھید۔ ورن ویوستھا اور اسپرشیتا کے سمبندھ سناتن دھرم شاستر سمرتی۔ پوران اور آگم مورتی پوجا ستیارتھ پرکاش۔ منتر دیکھشا انیادی وشیوں کا پرسنگ چلتا رہا۔ اس کا ورنن پاٹھکوں کے سامنے اگلے پتر میں کیا جائے گا۔

آریہ سماج کمپالہ (یوگنڈا) کے سماچار

کمپالہ میں سماج کا پرچار سنہ ۱۹۰۷ء سے آرمبھ ہوا۔ مگر میرے علم میں آریہ سماج کی ستھاپنا واسنوک سنہ ۱۹۲۰ء میں ہی ہوئی تھی۔ جو کہ شری پنڈت ایشوردت جی ودیالنکار کے پرچار کا پرنام ہے۔ سماج کی ستھاپنا کی سوچنا سنہ ۱۹۲۰ء کے "پرکاش" کے کسی پرچہ میں چھپی تھی۔ اور اُس کے بعد آج بیرہ ورش کے بعد دوسری رپورٹ پاٹھک گن آج کے پرچہ میں پڑھیں گے۔ جس سے آریہ جنتا کو وشیش طور پر اس پودے کو پھلا پھولا ہوا پڑھ کر ہرش ہوگا۔ سماج مندر کے واسطے پلاٹ (زمین) حاصل کرنے کے لئے اُسی کی ستھاپنا کے سمے سے جدوجہد ہوتی رہی تھی۔ ایک پلاٹ جو اس سمے خالی پڑا تھا۔ اور شہر کے عین مرکز میں نہایت موزوں جگہ واقعہ تھا۔ بیز درخواست کی گئی۔ مگر یہ کہہ کر ٹال دیا گیا۔ کہ وہ پلاٹ انڈین سکول کے لئے مخصوص کیا جا چکا ہے۔ حالانکہ اس سکول کی کوئی اس سمے بنیاد بھی قائم نہ ہوئی تھی اس کے بعد شہر کی آبادی دن بدن بڑھنے لگی۔ سینکڑوں دوسرے پلاٹ تقسیم ہوئے۔ مگر سماج کے حصہ کوئی نہ آیا جس کی وجہ حاکمان وقت ہی جانیں۔ وہی پلاٹ جس کے لئے سماج نے درخواست کی تھی۔ سناتن دھرم سبھا کو دیا گیا۔

اس کا کارن سماج میں ان دنوں شیتھلتا آ جانے کا ہی ہوگا۔ مگر سنہ ۱۹۲۵ء سے جب پھر سماج میں جاگرتی آئی۔ اور مندر کے لئے فنڈ بھی اکٹھا ہوا تب بھی بار ہا یتن کرنے پر گورنمنٹ کے دربار سے پلاٹ کے بارہ میں نراشا ہی ہوئی۔ آخر شریمان مہاشہ شندر سنگھ کلسی نے اپنی سبھاوک فراخدلی سے۔ جہاں سماج کو دان بھی دوسرے دانیوں کے پہلو بہ پہلو دل کھول کر دیا۔ وہاں اپنا نہایت قیمتی وسیع پلاٹ اور عین موقعہ پر سماج کو دان کر دیا۔ جس پر نہایت عالیشان مندر اکادوبار پانچ سو تینتیس ۵۳۳۰ شلنگ کی لاگت کا تیار ہوا۔ اور اس رقم کے علاوہ دھرم ارتھ جو سماج کے سیوکوں نے کام کیا۔ وہ الگ ہے۔

سماج مندر میں پرویش دسمبر سنہ ۱۹۳۰ء میں کیا گیا۔ وہی سماج کا پہلا اُتسو تھا۔ جو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اُتسو کی کارروائی اوم کا جھنڈا لہرائے جانے سے شروع ہوئی۔ جو شری پنڈت ستیہ پال کے پوتر ہاتھوں اور منوہر ویاکھیان کے ساتھ شروع ہوئی۔ اس کے بعد مندر کا دروازہ ستیپال جی بھائی نے کھولا۔ اور ویدی سے پدھارے ہوئے مہانو بھاوؤں کے ویاکھیانوں اور بھجنوں وشیش کر پنڈت ستیہ پال جی کے ودوتا پورک اور منوہر ویاکھیانوں نے وہ سماں باندھا۔ کہ آریہ سماج کے نام کی کمپالہ نگر میں دھاک بندھ گئی۔

آریہ سماج کے پرچار کے لئے ایسٹ افریقہ میں ایک ستھائی پورن ودوان اپدیشک کی آوشیکتا ہمیشہ بنی رہی ہے۔ جتنا سمہ پنڈت ستیہ پال جی یہاں رہے یہ کمی پوری ہو گئی تھی۔ مگر آپ کے دیش بھارت کو چلے جانے کے بعد پھر اس دیش میں وہی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ کمپالہ کا سنہ ۱۹۳۱ء کا وارشک اُتسو نہیں منایا جا سکا۔ لوکل پرچارک ہیں تو سہی۔ مگر ان سے خاصکر یوگنڈا میں اپنا مطلب سدھ نہیں ہوتا۔ اب دوسرا وارشک اُتسو اس سماج کا ایسٹر کی تعطیلات میں منایا جانا نشچت ہوا ہے۔ جو کہ ۱۵۔۱۶۔۱۷ اپریل کو ہوگا۔ اس پر اگر آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور یا بمبئی کا کوئی اپدیشک ہو وے اور پدھارنے کی کرپا کریں۔ تو پورن سپھلتا ہو سکتی ہے۔ اس دیش میں اچھے کوئی کے گجراتی اپدیشک کی وشیش آوشیکتا ہے۔

وارشک چناؤ۔ ۸ جنوری کو ادھیکاریوں کا چناؤ نمن پرکار ہوا۔ پردھان۔ سیٹھ پوپٹ لال کالیداس۔ اُپ پردھان مہاشہ کرم چند سونی۔ منتری ایشور داس۔ سنیکت منتری مہاشہ کالیداس پٹیل۔ کوشادھیکش مہاشہ کھیڈ و بھائی ڈیسائی۔ پستکادھیکش مہاشہ پیارے لال کپل۔ انترنگ سبھا کے ممبر مہاشہ سوما بھائی پٹیل۔ مہاشہ ونبد پالی پٹیل مہاشہ پرمانند شرما۔ مہاشہ لشن لال جی۔ اور مہاشہ ویر چند جی چوپڑہ۔

پرویش سنسکار۔ ۱۵ جنوری کو مہاشہ سنت رام جی ورما نے ۱ بجے یوگنڈا ہیش بازار کا پرویش سنسکار کرایا ہون یگیہ کے پشچات بھجن وغیرہ ہوئے۔ حاضرین کا مٹھائی اور چائے سے ستکار کیا گیا۔ سماج کو پانچ شلنگ دان پراپت ہوا۔

شوک پرستاو۔ آہ آریہ سماج کمپالہ کی ستھاپنا کرنے والے میرے عزیز بھائی ناہر سنگھ جی آج ہم میں نہیں ہیں۔ آپ کی بے وقت مرتیو کا مردیہ بیدھک سماچار اس وقت ملا جب کہ میں کسمو سماج کے جلسہ پر جا رہا تھا۔ میری نفت ہم

مشرقی تعلیم کا معیا

مغربی تعلیم کے شائقین سے خطاب

ذیل کی نظم شریمان ماسٹر وشنو پرشاد جی نے رشی بودھ اُتسو کے موقعہ پر گوروودت بھون میں پڑھی تھی۔ ہمارے ایک نامہ نگار نے اس کا صرف نصف حصہ دیا ہے۔ پرکاش کے پریمیوں کے لئے ہم ساری نظم درج کر دیتے ہیں (ایڈیٹر)

گمراں ہے ان دنوں تعلیم جتنی — اگر ہوتی گراں وہ اُن دنوں بھی
تو سوامی جی یقیناً پڑھ نہ سکتے — کبھی اُس اوج پر وہ چڑھ نہ سکتے
جو مہفرا میں اُنہیں حاصل ہوا تھا
جو ورجانند کے در سے ملا تھا

جو سوامی جی ہی سہل انگار ہوتے — کتابوں سے اگر بے زار ہوتے
جو سینما دیکھنے پر زور دیتے — نہ محنت سے اگر کچھ کام لیتے
تو اشٹا دھیائی کیوں کر یاد کرتے
کہاں ویدوں سے دل آباد کرتے

جو ورجانند ہی ہوتے تن آساں — سپیشل گریڈ کی پنشن کے خواہاں
جو تھک جاتے وہ دو گھنٹے پڑھا کر — کلب میں کھیلتے بلیرڈ جا کر
اگر آسائشوں پر اپنی مرتے
دیانند مول شنکر کو نہ کرتے

سُن اے مشتاق انگلش لٹریچر — جسے مرغوب ہے انگلش کی کلچر
تجھے معلوم ہے کیا سادگی ہے — کبھی اُستاد کی خدمت بھی کی ہے
کبھی اُستاد کا پانی بھرا ہے؟
کبھی برہمچرج اکبر بھی کیا ہے؟

چنے کھا کر گزارہ کرنے والا — پڑے اُستاد پانی بھرنے والا
وہ مٹی کے دیئے کی روشنی میں — وہ رہ کر تنگ و تیرہ کوٹھڑی میں
غریبی سے رہا کرتا گزارا
وہ چمکا ہند کا بن کر ستارہ

ترا اُستاد نابینا اگر ہو — کبھی مائل تری تادیب پر ہو!
تجھے ہاتھوں سے مارے اور پیٹے — زمیں پر فرط غصہ سے گھسیٹے
ترس تجھ کو کبھی آئے گا اس پر
دبا لے گا تو اُس کے ہاتھ جا کر

سبق اُستاد جو تجھ کو پڑھائے — کبھے وہ یاد اپنے آپ کر تو
اگر بدقسمتی سے بھول جائے — نہیں تو ڈوب کر جمنا میں مر تو
تو کر سکتا ہے کیا یکسوئی اتنی
ہوں اصوات پریشاں جمع ساری

میسر ہیں تجھے سامان راحت — نہیں ہے نام کو بھی کوئی کلفت
یہ ٹیبل فین اور بجلی کے انڈے — یہ چائے کیک اور برفاب ٹھنڈے
یہ سینما اور کرشمے ریڈیو کے
رہیں گے دیکھنا تجھ کو ڈبو کے

نہ اپنے گھر میں تو نے جستجو کی — نہ اپنے آتما سے گفتگو کی!
سراسیمہ سا ہر سو پھر رہا ہے — زمیں پر آسماں سے گر رہا ہے
لگن تجھ کو لگی ہے سیم و زر کی
نہیں سدھ بُدھ کی تجھ کو نہ سر کی

(وشنو پرشاد فدائی۔ اے)

سماچار جگت

سالانہ جلسے

۱۹۲۳ء

آریہ سماج حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ۱۷ تا ۱۹ مارچ
" سانہ وال ضلع لدھیانہ ۱۰ تا ۱۲ " "
" ونڈ کلیا جھاوریالہ جوالاپور ۱۳ تا ۱۶ اپریل "
آریہ سماج میلسی ضلع ملتان ۵ تا ۷ مارچ "
" " جام پور ۱۷ تا ۱۹ " "

آریہ سماج کھیرہ ۱۵/۲/۲۳ کو بخشی بدری ناتھ جی کے فرزند کلدیپ چند کا منڈن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ ۵ روپے آریہ سماج ہذا کو دان ملا۔
۲۔ رائے سیتا رام جنڈہوک کے پوتہ کا نام کرن سنسکار ۱۷/۲/۲۳ کو ویدک ریتی سے ہوا۔ ۵ روپے آریہ سماج کو دان ملا۔
۳۔ لالہ ہری رام جنڈہوک ۲۷/۱/۲۳ کو سرگباش ہو گئے۔ اور ۸/۲ کو موقعہ کریا ہون کیا گیا۔ اور ۳ روپے دان کیا گیا۔ (پنڈ بداس پردھان)

آریہ سماج اوڈور۔ ۱۔ موضع اوڈور تحصیل ڈسکہ میں شریمان پنڈت پورن چند جی اپدیشک و مہاشہ امرناتھ جی بھجنیک نے یہاں ۲ و ۳ پھاگن کو آریہ سماج مندر میں اکثر جنتا کو اپنے منوہر ویاکھیانوں سے انند کیا۔ پربھاؤ اچھا پڑا۔
۲۔ شریمان منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں مبلغ بیس روپیہ بموجب اپنی رسید وید پرچار فنڈ بدست پنڈت پورن چند جی اپدیشک بھیجا ہے۔ وہ اس رقم کو وصول فرمائیں۔
(خوشحال چند منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج سنکھترہ کے سماچار۔ ۱۔ پہلا سماج مندر گر گیا تھا۔ آریہ سماج کے پاس کیول ۱۵۰/- روپے تھے۔ اور شہر پورانکوں کا گڑھ ہے۔ مگر پرماتما کی دیا اور دانی پرشوں کی سہایتا سے مندر تیار ہو گیا ہے۔ دیوالی کے روز پرویش سنسکار ہوا۔ دھن پراپت ہو رہا ہے۔ اور اس کی فہرست حسب ذیل ہے:۔
۱۔ دھرم پتنی بابو مکھن لال جی مرحوم -/۵۰ ۲۔ لالہ لبھو رام جی نے گورداسپور سے فراہم کئے -/۵۰ ۳۔ پنڈت میلا رام جی -/۱۰ ۴۔ دھرم پتنی پنڈت میلا رام -/۱۰ ۵۔ پنڈت ہرنام داس -/۲۰ ۶۔ لالہ ملکھراج بی۔ اے ۷۔ بابو بڈھامل بتقریب شادی ترلوک چند ۱۴/۸ ۸۔ لالہ جھنڈا مل اپول لاہور -/۱۰ ۹۔ ڈاکٹر موہن لال لاہور -/۵ ۱۰۔ متفرق رقم از لاہور -/۷ ۱۱۔ مہاشہ ٹھاکر رام پریم بھکشا از دہلی -/۱۰
۸ گھ کو کوشلیا مرپوتی شستری بابو بڈھامل کے ودواہ ۹ درکشا اور ۵۰ کنیا پٹھشالہ کے لئے ملے۔

آریہ سماج کا چناؤ حسب ذیل ہوا:۔
پردھان مہاشہ ٹھاکر رام + اپ پردھان پنڈت میلا رام
منتری لالہ کرم چند + کوشادھیکش پنڈت ہرنام داس
(نوٹ) سماج کا کریا کر کے اپدیشک اور بھجنیک بھیجتی رہے تاکہ یہ سماج اُنتی کر سکے۔
مندر سبھا کے نام رجسٹری ہو چکا ہے۔
(کرم چند منتری آریہ سماج سنکھترہ ضلع سیالکوٹ)

آریہ سماج میلسی کی سپتاہک ڈائری۔ ۱۔ شریمان ماسٹر اندرجیت بی۔ اے کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ نام اجیت کمار رکھا گیا۔ اس شبھ موقعہ پر -/۱۵ روپے مختلف سنستھاؤں کو بطور دان ملے۔
۲۔ سالانہ جلسہ ۵ تا ۷ مارچ ہونا قرار پایا ہے۔ جس کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔
۳۔ ۱۱/۲/۲۳ کو سنکرانتی کے دن موضع ورہ میں بڑا یگیہ کیا گیا۔ جو کہ پچھلے ماہ سے ہر سنکرانتی پر کیا جانا قرار پایا تھا۔
۴۔ میلسی میں آج کل چیچک کا زور ہے۔ کمیٹی اس کے انسداد کے لئے ٹیکے لگوا رہی ہے۔ حفظ صحت سمبندھی لیکچروں کا بھی پربندھ کیا گیا ہے۔
(اندرجیت بی۔ اے۔ پردھان)

شری مدد دیانند براہم مہاودیالیہ لاہور۔ ودیالیہ ہذا کا داخلہ شروع ہے۔ داخل ہونے والے ودیارتھی بہت جلد اپنی درخواستیں بنام آچاریہ دیانند براہم مہاودیالیہ لاہور بھیج دیں۔ صرف سنسکرت اور ہندی لیکر پاس شدہ یا پراگیہ پاس امیدواروں کی درخواستوں پر بھی غور کیا جائے گا۔ ہری جنوں کے واسطے ودیالیہ کے پاس کچھ وظائف ہیں۔ جو ہری جن مندرجہ بالا اوصاف رکھتے ہونگے۔ برادھنا پتروں پر غور کرتے وقت انکو ترجیح دی جائے گی۔
ودیارتن اور ودیانندھی کے امتحانات ختم ہو چکے ہیں اب نئی کلاسوں کی پڑھائی یکم مارچ سے باقاعدہ شروع ہو جائے گی۔ (ادھشٹاتا)

آریہ سماج چیچا وطنی کے سماچار۔ ۱۔ شام کے سات بجے روزانہ ست سنگ میں ہون۔ بھجن۔ سندھیا اور ستیارتھ پرکاش کی کتھا باقاعدہ ہوتی ہے۔
۲۔ ۸ سے ۱۳ پھاگن تک دیانند بودھ اتسو سناد کے اپلکھش میں رات ہی کو روزانہ شری پنڈت بہاری لال جی بھجنوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منوہر بھجن اور ویاکھیان ہوتے رہے حاضری کافی ہوتی رہی۔ اور جنتا رات کے گیارہ گیارہ بجے تک بڑے

پریم اور شانتی سے پنڈت جی کے ویاکھیان سُنتی رہی۔

۳ ۹ پھاگن کو پراتہ ۵ بجے نگر میں سنکیرتن کیا گیا۔

۴ ۱۴ پھاگن راتری کو رشی بودھ اُتسو آریہ سماج مندر کے وسیع احاطہ میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ مہاشہ دلیسراج جی نے مگیان کی راتری پر ایک منوہر ویاکھیان دیا۔ اور پنڈت بہاری لال جی نے بھجن گائے۔ پھر مٹھائی اور ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ ۱۰ سے ۱۱ بجے تک ایک سنگیت سبھا پروفیسر رلیا غ رائے جی کی پردھانتا میں ہوئی۔ جس میں راگیوں نے البیلور بھگتی کے راگ گا کر جنتا کو آنندت کیا۔ ۱۱۱ روپے چار آنہ ندھی اور حصار یتیم خانہ فنڈ کے لئے پراپت ہوئے۔ جو کہ سبھا کو ۲۵ روپیہ وید پرچار کے اور ملا کر ( ) بھیج دئے گئے:۔

(ارکت رام منتری آریہ سماج ہذا)

شوک سماچار۔ آریہ سماج بڈھلاڈہ منڈی کی یہ میٹنگ مہاشے کندن لال جی گپتا منتری آریہ سماج کے سپتر عزیز اوم پرکاش کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور انکے پریوار کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ ایشور سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ عزیز کی آتما کو شانتی پردان کریں:۔

(الچھمن داس اپ منتری)

خوشخبری۔ پبلک کی سہولیت کے لئے ڈی۔ اے۔ وی کالج مینیجنگ کمیٹی لاہور نے اتوار و دیگر مشہور ہندو تہواروں پر ڈی۔ اے۔ وی فارمیسی لاہور کو کھلا رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کھلنے کا وقت حسب ذیل ہوگا:۔

موسم سرما ۱۲ بجے سے ۴ بجے شام تک

موسم گرما ۸ " صبح " ۱۲ " دوپہر تک

یہ سلسلہ ۱۹ مارچ ۱۹۳۳ء سے عمل میں آنے لگا۔

(لویدک مینیجر)

آریہ سماج پشاور کا سالانہ جلسہ۔ آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور شہر کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۶۔۷۔۸ اور ۹ اپریل کو بڑی دھوم دھام سے ہوگا۔ بڑے بڑے ودوانوں اور مشہور بھجنیکوں کے پدھارنے کی پوری آشا ہے۔ سب پریمی سجن جلسہ میں شامل ہو کر لابھ اٹھائیں:۔

(تاراسنگھ منتری آریہ سماج ہذا)

میرپور میں رشی بودھ اُتسو۔ پراتہ کال آریہ پرشوں اور استری دیویوں نے نگر میں سنکیرتن کر کے رشی کے سندیش کو پھیلایا:۔

صبح ۸ سے ۹ بجے تک آریہ سماج مندر میں ایک برہد ہون یگیہ کیا گیا۔ پھر وید کی کتھا ہوئی:۔ بعد دوپہر استری آریہ سماج کی طرف سے پربھات پھیری ... بڑا بھاری آریہ دیویوں کا جلوس بھجن بھگتی کے گیت گاتا

ہوا آریہ سماج مندر میں پہنچا۔ جہاں شری بخشی دیوی بدیل شری مہاشے جگت رام اور راقم نے رشی کے اُپکاروں اور آریہ سماج کے کام کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ راقم کی اپیل پر تقریباً ۲۰ روپیہ چندہ وید پرچار فنڈ کے لئے اکٹھا ہوا۔ پھر موہن بھوگ تقسیم کیا گیا۔ ہریجن بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے:۔

(کرم چند وکیل منتری آریہ سماج میرپور ریاست جموں)

آریہ سماج گورودت بھون۔ لاہور ۲۶ ۲ ۱۹۳۳ کے ہفتہ وار ست سنگ میں شریمان چرنجیت رائے جی پردھان آریہ سماج سرینگر کا اپدیش ہوا۔ جس میں آپ نے بتلایا کہ پرم پتا پرماتما کی پراپتی کی آوشیکتا کیوں ہے۔ اور اس کے سادھن کیا ہیں؟ انکا طرز بالکل سرل و صاف نیز انکے درشٹانت نہایت سادہ اور سمجھ میں آنیوالے تھے۔ تمام بھائی بہنوں نے بہت لابھ اٹھایا:۔

(نرنجن ناتھ)

آریہ سماج سانہ وال کے سماچار۔ پرتھوی چند کے سالا کے لڑکے کا داہ کرم سنسکار ۱۵ فروری کو ہوا۔ سنسکار کے بعد پرارتھنا کی گئی۔ لالہ امر چند بزاز کے لڑکے کا اُپنین ہونے پر جات کرم و نام کرن سنسکار کرائے گئے۔ اور کشور لال ولد بنسی رام کھتری کے لڑکے کا جات کرم سنسکار کرایا گیا۔ پھر ان دونوں بالکوں کی مرتیو پر انکی آتماؤں کی سدگتی کے لئے پرماتما سے پرارتھنائیں کی گئیں:۔

بموقعہ دیوالی مہتہ کرپا رام کے گھر میں ایک بھاری ہون یگیہ ہوا۔ سوا لاکھ آہوتیاں دی گئیں:۔

(دوارکا داس کپل منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کنال کالونی فیروزپور کے سماچار

۱۔ شریمان پنڈت ہرپال جی سدھانت بھوشن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اس سماج میں پرچارارتھ ۱۳ ۲ ۳۳ کو پدھارے۔ اور ۲۰ ۲ ۳۳ تک ہر روز راتری کو آریہ سماج مندر میں مختلف وشیوں پر اپدیش دیتے رہے۔ انکے اپدیش بڑے اُتم و سارگربھت تھے۔ اور ویاکھیا کی پرنالی بڑی آکرشت تھی۔ حاضری استری و پرشوں کی دن بدن بڑھتی رہی۔ جنتا انکے اپدیشوں سے بہت پرسن ہوئی:۔

۲۔ پنڈتہ درو پدی دیوی جی یہاں ۱۱ ۲ ۳۳ کو پدھاریں اور ۱۱ و ۱۲ تاریخ کو (۲ دن) انہوں نے استریوں میں پرچار کیا۔ پربھاو بہت اچھا پڑا:۔

(گوپال داس منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج چوڑا بازار لدھیانہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج چوڑا بازار لدھیانہ کا سالانہ جلسہ ۱۶ فروری سے ۲۰ فروری تک بڑی دھوم دھام سے منایا گیا:۔

۱۱ فروری سے ۱۷ فروری تک ایک ہفتہ پراتہ کال ہر روز ایک گھنٹہ سنکیرتن ہوتا رہا۔ جس سے شہر کی جنتا بہت پرسن ہوئی:۔

۱۶ فروری کو راتری کے سمے مہاشہ سنت رام جی و شمشیر سنگھ جی کے منوہر اور پربھاو شالی بھجن ہوئے:۔

۱۷ فروری کو مندر بھلی بھانتی سجایا گیا۔ راتری کو مہاشہ سنت رام جی و شمشیر سنگھ جی کے پربھاو شالی بھجن ہوئے اور ۸½ سے ۹½ تک پنڈت رام چندر جی دہلوی کا منوہر و پربھاو شالی ویاکھیان ہوا۔ اسکے بعد تمام جنتا کے ساتھ پرشن اُتر ہوتے رہے:۔

۱۸ فروری کو پراتہ ہون یگیہ کے پشچات شری ... جی سنالک کا وید اپدیش۔ دوپہر کو پنڈت چندرمنی جی ... نواسی کا ویاکھیان اور ایک بھجن ہو کر پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار کا پربھاو شالی ویاکھیان ہوا۔ راتری کو بھجن اور پنڈت رام چندر جی دہلوی کا ویاکھیان ہوا۔ اس دن حاضری بہت زیادہ تھی۔ اور جنتا باہر سڑک پر کھڑی ہو کر پرشن اُتر کو سُن سُن کر مگدھ ہو رہی تھی:۔

۱۹ فروری کو پراتہ ہون یگیہ کے پشچات پنڈت ... چند جی سنالک کا وید اپدیش دوپہر کو پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار کے نہایت ہی منوہر اور پربھاو شالی ویاکھیان ہوئے راتری کو بھجنوں کے بعد پنڈت رام چندر جی دہلوی کا عالمانہ ویاکھیان ہوا:۔

پنڈت ہنس راج جی شاستری نے "موکش" کے وشے پر آریہ سماج کے منتویہ سمبندھی وچار پرسن شنکا پرگٹ کی۔ جس کا جواب پنڈت جی نے یکتی ودیاکرن و شاستر پرکرن والا دیا۔ جنتا پر اس کا پربھاو نہایت ہی خوشگوار ہوا:۔

۲۰ فروری دوپہر کو ½۱ سے ۶ بجے تک استری سماج کا ادھیویشن ہوا۔ استریوں کی حاضری کافی سے زیادہ تھی۔ اور انہوں نے سنت رام جی کے بھجنوں کو خاص طور پر پسند کیا۔ غرضیکہ یہ اُتسو بلحاظ حاضری چہل پہل۔ سچ مچ اعلٰے ویاکھیان و موثر بھجن۔ القصہ ہر پہلو سے لوگوں کے دلوں پر اپنی یاد قائم کر گیا:۔

(بھیم سین منتری آریہ سماج چوڑا بازار لدھیانہ)

ویدک سنسکار۔ شریمان لالہ جے کشن رائے سنگھانہ صاحب کے دو نو چھوٹوں کا منڈن سنسکار پنڈت رامچندر جی نے کرایا۔ لالہ جی نے ... کے وید پرچار اور ۳ روپے اپدیشک دان دیا:۔

(نوٹ) پنڈت منشی رام جی کلرک ... نے ۱۰ روپے وید پرچار فنڈ کو دان دیا:۔

سالانہ جلسہ:۔ انترنگ سبھا کے منعقدہ ۶ فروری میں یہ نشچے ہوا۔ کہ آریہ گوروکل ودیالیہ انبالہ شہر کا سالانہ جلسہ ۲۔ اور ۳ اپریل کو منایا جاوے:۔

(کندن لال منتری آریہ سماج انبالہ)

آریہ سماج بلکوال کا چناؤ۔ پردھان گیان چند جی۔ اپ پردھان مہاشہ ... منتری مہاشہ خوشوقت رائے۔ اپ منتری بدری ناتھ۔ پستکادھیکش مہاشہ موہن کوشادھیکش مہاشہ وشوا ناتھ۔ آڈیٹر لکھمی داس:۔

رشی بودھ اُتسو کے اپلکش میں ایک سنکیرتن کیا گیا۔ اور اُتسو خوب سمارو سے کیا۔ چند سبھا سدان سماج نے اپنے لیکچروں سے جنتا کو آنندت کیا۔

۲۷ ۲ ۳۳ کو مہاشہ مہر چند جی کے سپتر کا ... سنسکار کرایا گیا:۔

(منتری)

آریہ سماج ہریانہ کا سالانہ جلسہ ۲۸ اور ۳۰ اپریل کو منایا جانا قرار پایا ہے۔ سماج کے پرسدھ ودوانوں سے نویدن ہے کہ وہ جلسہ کی شوبھا کو بڑھائیں:۔

(شیو داس منتری آریہ سماج ہریانہ)

گوروکل کانگڑی کے لئے سویم سیوکوں کی آوشیکتا:۔ گوروکل کانگڑی کا اکتیسواں جلسہ الیشٹر کی تعطیلات میں ۱۳ سے ۱۶ تک منایا جائے گا۔ اس اوسر پر ... لئے بہت سے سویم سیوکوں کی آوشیکتا ہے۔ جملہ آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ وہ پانچ پانچ سویم سیوک مشکور فرمائیں۔ ناموں کی سوچنا آریہ ... دوارا آ جانی چاہئے:۔

(مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی ہریدوار)

آریہ سماج سنگرور کا سالانہ جلسہ ... سماج شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کا ... شکریہ ادا کرتا ہے۔ کہ اس نے حسب خواہش ... ہمارا ... شری سوامی ستیانند جی ...

"سواستھ رکھشا"

دانت کی حفاظت کرو (نمبر ۲)

پایوریا اور اُس کا مجرّب علاج

(از شریمان ڈاکٹر بھیندن لال صاحب ایم۔ ڈی۔ وغیرہ ماہر علاج مرض بواسیر وتپدق پیلی بھیت)

مرض پایوریا مسوڑھوں کی بیماری ہے۔ اس میں پہلے مسوڑھے بجائے اپنے قدرتی گلابی رنگ کے زیادہ سُرخ یا نیلے پڑ جاتے ہیں۔ کبھی پھول جاتے ہیں۔ دانتوں سے اکثر خون آتا ہے۔ بعدہٗ مسوڑھوں کے کنارے متورم ہو کر ان کے نیچے پیپ پڑ جاتی ہے۔ اور ناسور ہو جاتے ہیں۔ ناسور کم و بیش دانتوں کی جڑ تک ہوتے ہیں۔ دانتوں کی جڑیں برہنہ ہو جاتی ہیں۔ اور وہ ہلنے لگتے ہیں ::

مرض کے اسباب

(۱) Food Trouma یعنی غذا سے مسوڑھوں کو چوٹ لگنا مثلاً گوشت یا ایسی دُوسری زیادہ سخت چیزیں کھانا۔ جن کی وجہ سے مسوڑھوں میں ضرب لگتی اور اُن کے اندر زخم ہو جاتا ہے ::

(ب) تیز غذا۔ مثلاً زیادہ مرچ مصالحہ اور ایسی کھٹی اشیا کھانا جن سے مسوڑھوں میں سوزش و زخم ہو جائے ::

(ج) بہُت گرم کھانا کھا کر اُوپر سے برف کا پانی پینا۔

۲۔ Opraline Trouma

یعنی دانت اکھاڑتے وقت یا دانتوں کی صفائی کرتے وقت یا کسی ایسے وقت جبکہ مُنہ کے اندر کوئی آپریشن کیا گیا ہو۔ ایسے وقت میں اوزاروں سے زخم ہو جانا یا اوزار گندے ہونا ::

۳۔ Troumatic Occulascon

یعنی منہ بند کرنے میں چوٹ لگ جانا ::

۴۔ Trouma of Calculi

یعنی ٹارٹر کی وجہ سے مسوڑھوں میں زخم ہو جانا۔ یہ پایوریا کا سب سے بڑا سبب ہے۔ کیونکہ میل ٹارٹر وزنی چیز ہونے کے سبب مسوڑھوں کو دبانا چاہتا ہے اور مسوڑھا دب کر دانتوں کی جڑیں برہنہ کر دیتا ہے۔ نیز ٹارٹر کے اندر بکٹیریا کے جرم اپنی قیام گاہ بنا لیتے ہیں ::

اس کے علاوہ مرض گنٹھیا۔ جوڑوں کا درد۔ ذیابیطس (پیشاب میں شکر آنا) نیز بخار اور متواتر قبض وغیرہ امراض اور منہ کیا بارہ وغیرہ ادویات و نیز سگریٹ اور جلائے وغیرہ فضولیات کا استعمال بھی اس بیماری کے اسباب میں داخل ہیں ::

علاج

آج کل یہ مرض عام ہو رہا ہے۔ جسے دیکھو۔ پایوریا میں مُبتلا ہے۔ تعجب یہ ہے۔ کہ ایسے عام مرض کا علاج عجیب ڈھنگ سے کیا جاتا ہے۔ ابتدائی حالت میں کوئی شخص مرض کی پرواہ نہیں کرتا۔ ہاں منہ کا ذائقہ خراب ہونے پر خوشبودار منجن۔ ٹوتھ پیسٹ وغیرہ کا استعمال یا تیز خوشبو میں بسے ہوئے منباکو کا کھانا شروع کر دیتے ہیں جس سے فائدہ برائے نام ہوتا ہے۔ اور مرض اندر ہی اندر بڑھتا رہتا ہے۔ جب مرض کچھ شدّت سے ظاہر ہوتا ہے۔ تب ڈنٹل سرجن یا ڈاکٹر سے مشورہ طلب کیا جاتا ہے۔ وہاں ایک فقرہ زبان زدِ عام ہو گیا ہے۔ کہ "دانت اکھڑوا ڈالو"۔ اور مصنوعی دانت لگوا لو۔ آج کثیر تعداد نوجوانوں کی نظر آتی ہے۔ جو عین نوجوانی میں بڈھوں کی طرح مصنوعی دانت لگائے پھرتے ہیں۔ اُن میں زیادہ تر ایسے ہیں۔ جو ناتجربہ کار ڈنٹل سرجنوں کی غلطی کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ بعض اوقات دانتوں کی کچھ ایسی حالت ہو جاتی ہے۔ کہ سوائے اکھڑوانے کے کوئی چارہ کار نہیں ہوتا۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں۔ کہ جتنے مریضوں کو یہ ناتجربہ کار مُعالج دانت اُکھڑوانے کا مشورہ دیتے ہیں۔ اُن میں سے ننانوے فیصدی ایسے ہوتے ہیں۔ جو بغیر دانت اکھڑوانے کے بیسیوں برس کام چلا سکتے ہیں۔

جس شخص کے ایک یا چند دانت قبل از وقت اکھاڑ ڈالے گئے ہیں۔ وُہ کبھی بھی اصلی قدرتی صحت کو حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ دانتوں کا ہر ایک دُوسرے سے بڑا گھنشٹ سمبندھ ہے۔ لہذا ایک دانت اُکھاڑنے سے ہر ایک دانت میں کم و بیش کمزوری ہو جاتی ہے۔ مصنوعی دانت کبھی بھی وُہ کام نہیں کر سکتے۔ جو قدرتی دانت کرتے ہیں۔ اس لئے مصنوعی دانتوں کی اُمید میں ذرا سی تکلیف میں قدرتی دانت اُکھڑوانا سخت غلطی ہے۔

دُوسری غلطی یہ کی جاتی ہے۔ کہ ڈنٹل سرجن عموماً اپنے ذاتی تجربہ اور عقل سے کام نہ لے کر محض مغربی تہذیب و شکھشا کے زیرِ اثر مریضوں کو برش کا استعمال بتلاتے ہیں۔ اور داتن جیسی مفید چیز کو منع کرتے ہیں۔ ان عقلمندوں سے کوئی پُوچھے۔ کہ بھائی صاحب! جب پایوریا مسوڑھوں کی بیماری ہے تو برش مسوڑھوں کو کس طرح مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ کتنا ہی ملائم برش لیا جائے۔ کیا کبھی تازہ داتن سے زیادہ اس میں لچک پیدا ہو سکتی ہے؟ اور لچک اگر پیدا بھی ہو جائے۔ تو جڑ مزاش کرنے اور منہ کا ذائقہ بنانے کا کام جو ایک نیم کی داتن کر سکتی ہے۔ وُہ برش کیسے کرے گا؟ اگر یہ بھی ہو جائے۔ تو جو نزلہ کی رطوبت آنکھ۔ ناک اور مسوڑھوں سے داتن نکالتی ہے۔ کیا کبھی برش نکال سکتا ہے؟ تیسری غلطی یہ کی جاتی ہے۔ کہ مُعالج کی ساری توجہ منہ میں لگانے والی ادویات کی طرف ہوتی ہے۔ پایوریا کے سبب کو دُور کرنے کی مُطلق پرواہ نہیں کی جاتی۔ میں نے اس مرض کے سینکڑوں مریضوں کا علاج کالج میں پڑھتے ہوئے ہر ایک طریقے سے کیا ہے۔ اور نیز میں خود بھی اس مرض کے چنگل میں گرفتار ہو چکا ہوں۔ لہذا اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر میں نہایت وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ پایوریا کے مریض کو منجنوں اور دانت اکھڑوانے یا انجکشن کرانے کی نسبت

اپنے ہاضمہ کو دُرست کرنے

کی طرف پوری توجہ دینی چاہئے۔ اس معمولی نسخہ سے وُہ تعجب کے ساتھ دیکھے گا۔ کہ تھوڑے ہی ایام میں اس کے دانتوں کی حالت اتنی بہتر ہو جائے گی۔ کہ ڈنٹل سرجن بھی بڑے زور کا پایوریا بتلانے کی بجائے پایوریا کی ابتدا بتلانے لگے گا۔ اور دانتوں کے اکھڑوانے کا سوال تو کافی عرصہ کے لئے رخصت ہو جائے گا۔ ہاں اس کے لئے مریض کو دھرم کے پہلے لکھشن "استقلال" کی ضرورت ہے۔ میرا یہ نسخہ کوئی خیالی نہیں۔ بلکہ پایوریا کے سائنٹیفک علاج پر مبنی ہے۔ کیونکہ جب انسان کو قبض ہوتی ہے تو اس کے مَل میں سٹرانڈ پیدا ہو کر اس کے بخارات اوپر کو چڑھتے ہیں۔ اور ان ہی بخارات کے سبب سے دانتوں پر ٹارٹر میل جمع ہو جاتی ہے۔ اور وہ ہی بخارات نزلہ کے پانی کی شکل میں مسوڑھوں وغیرہ کو خراب کرتے ہیں۔ جس سے مسوڑھوں سے خون اور بعدہٗ پیپ آتی ہے۔ اور دانت ہلنے لگتے ہیں۔ لہذا اگر مرض کی جڑ قبض کو دُور کر دیا جائے۔ تو کارن کے ابھاو سے کاریہ کا ابھاو بھی ہونے لگے گا۔ ہاں جو مقامی خرابی ہو چکی ہے۔ اس کو درست کرنے کے لئے دو نسخے کام میں لائیں۔

اوّل۔ اگر دانتوں پر ٹارٹر جمع ہے۔ تو اس کو کسی ہوشیار اور تجربہ کار ڈنٹل سرجن سے صاف کرا دیں ::

دوم۔ مسوڑھے جو زخمی ہو چکے ہیں۔ ان کے زخم خشک کرنے کے لئے الایرا آکسیجن یعنی میدان و باغات کی جلو تیز مون گیس جو اس میدان کی ہوا سے بھی زیادہ کارآمد ثابت ہو چکی ہے۔ زیادہ سے زیادہ مقدار میں لگتے وی جائے۔ کیونکہ ان زخموں کو خشک کرنے کے لئے تمام اسفول ادویات بے کار ثابت ہو چکی ہیں ::

ان تینوں نسخوں کو کام میں لانے کے لئے مفصلہ ذیل نیموں پر کاربند رہنے سے پایوریا کا مریض اپنے آپ کو مرض کے خطرناک انجام سے بچا سکتا ہے ::

۱۔ صبح کچھ رات رہتے بیدار ہو۔ شوچ سے فارغ ہو کر ہوا خوری کو جاؤ۔ اور وہاں نیم کی تازہ اور ملائم داتن کرو۔ داتن نہایت ہوشیاری سے آہستہ آہستہ صرف دانتوں پر ملو۔ اور داتن پھاڑ کر جبھی بناؤ۔ اور اس سے زبان و حلق کو خوب اچھی طرح صاف کرو۔ پھر انگوٹھے سے صاف کرو۔ تاکہ جمع شدہ بلغم بالکل خارج ہو جائے۔ اس کے بعد دانتوں پر نمک و کڑوا تیل ملو۔ اگر دانت ہلتے ہوں۔ تو نمک میں مازو پیس کر ملا لو۔ اور خون آتا ہو۔ تو پھٹکڑی بھون کر شامل کر لو ::

۲۔ تھوڑا پانی ناک سے پی کر منہ سے نکال دو۔ اس عمل سے جہاں دانتوں کو فائدہ ہو گا۔ وہاں نزلہ کبھی نہ ہو گا ::

۳۔ اشنان خوب مَل مَل کر کرو۔ اور انگوچھے سے سارے شریر کو خوب ملو۔ یہاں تک کہ یہ سرخ ہو جائے۔ پھر پربھو کا دھیان کرنے کے بعد عمدہ ہون سامگری اور شدھ گھی سے ہون کر کے گائے کا تازہ دودھ پیو ::

۴۔ اپنا معمولی کاروبار کر کے دوپہر کو سالونک بھوجن کرو۔ بھوجن میں سبزی۔ اور پھل زیادہ تعداد میں ہوں۔ اور گوشت قطعی نہ ہو ::

۵۔ کچھ دیر آرام کر کے اپنا کام کرو۔ کام کرنے کی جگہ ایسی ہو۔ جہاں شدھ وایو آتی ہو ::

۶۔ دن بھر کام کرنے کے بعد غروب آفتاب سے قبل پھر میدان میں ہوا خوری کرو۔ اور دوبارہ ہون یگیہ کر کے رات کا بھوجن جلد کر لو۔ رات کو سوتے وقت دانتوں پر دوبارہ نمک ملو۔ اور کلی کر کے سو رہو ::

۷۔ جب کبھی قبض کی شکایت معلوم ہو۔ تو فوراً دستی گرم سے معدہ صاف کرو۔ یا پھل اور ساگ سے قبض رفع کرو ::

۸۔ شوچ کرتے وقت دانتوں کو آپس میں خوب زور سے دبائے رکھو ::

۹۔ کبھی بھول کر بھی برف کا استعمال نہ کرو۔ اور گرم کھانا کھا کر تو نہ صرف برف بلکہ زیادہ ٹھنڈا پانی بھی نہ پیو ::

۱۰۔ کم از کم چھ گھنٹہ کی نیند لو۔ کھانے کے وقت پانی تھوڑا پیو۔ بعد اور دیگر اوقات میں خوب پانی استعمال کرو۔ ہوا خوری یا ہلکی ورزش روزانہ نیم سے کرو ::

۱۱۔ جب کبھی پایوریا سے کوئی خاص تکلیف ہو۔ تو لگانے کی زیادہ ادویات کی تلاش کی بجائے کسی ہوشیار ہومیوپیتھک ڈاکٹر سے کھانے کی دوا لو ::

(ادم شم)

سنسار کی گتی

سر سپرو کی وائسرائے سے ملاقات

نئی دہلی۔ ۸ مارچ۔ سر تیج بہادر سپرو صاحب جو آج صبح یہاں تشریف لائے۔ وائسرائے سے طویل ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ آج رات کو الہ آباد کو روانہ ہو جائیں گے ✤

اسمبلی کے نئے صدر کا انتخاب

نئی دہلی ۸ مارچ۔ وائسرائے ہند نے سر ابراہیم رحمت اللہ صدر اسمبلی کا استعفےٰ منظور کر لیا ہے۔ نیا انتخاب ۱۲ مارچ کو ہوگا۔ لابی کے حلقوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر شنمکھم چیٹی کا جو اسمبلی کی صدارت کے امیدوار ہیں۔ مقابلہ نہیں کیا جائے گا ✤

پانچ لاکھ روپیہ کے ہرجانہ کا دعویٰ

دہلی ۸ مارچ۔ سردار دیوان سنگھ ایڈیٹر "ریاست" دہلی نے حکومتِ ہند سے درخواست کی ہے۔ کہ مجھے ریاست بھوپال کے خلاف پانچ لاکھ روپیہ کے ہرجانہ کا دعوےٰ کرنے کی اجازت دی جائے ✤

سابق ترکی وزیر اعظم دہلی میں

دہلی ۸ مارچ۔ یوسف بے سابق وزیر اعظم ترکی اور سابق صدر برٹش اسمبلی کا ریلوے سٹیشن پر شاندار استقبال کیا گیا ✤

یورپین نو مسلموں کی کانفرنس

لاہور ۸ مارچ۔ یورپ کے نو مسلموں نے آئندہ ماہ اگست میں جنیوا کے مقام پر ایک زبردست تبلیغی کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں یورپین ممالک کے نو مسلم حضرات شامل ہوں گے ✤

... کی خاطر روانگی

لنڈن ۷ مارچ۔ ... طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مسٹر میکڈانلڈ ... جان سائمن ۹ مارچ کو جنیوا کو روانہ ہو جائیں گے ✤

سات یوم سے ہڑتال

مراد آباد ۷ مارچ۔ ... بورڈ اور پبلک کی عام خواہشات کے قطعی ... گزشتہ سات یوم سے موٹر و تانگہ ڈرائیوروں ... نے ہڑتال کر رکھی ہے ✤

... کی برآمد

دہلی ۷ مارچ۔ ایک سب انسپکٹر پولیس ... اتوار کی شام کو ایک پان فروش کی دکان پر چھاپہ ... ۱۵۰۰ روپیہ کی مالیت کی چرس برآمد کی ✤

کنہیا لال گابا کا "قبولِ اسلام"

لکھتے ہیں۔ لالہ ہرکشن لال کے فرزند رشید مسٹر کنہیا لال گابا بیرسٹر ایٹ لاء مشرف "اسلام" ہو گئے ہیں۔ ان کی پوزیشن اور تعلقات کا ہندو دوسرے مذہب میں چلا جائے۔ تو مجھے رنج ہونا چاہئے لیکن ہوا نہیں۔ اگر ہوا ہے۔ تو اس لئے نہیں۔ کہ ایک ہندو مسلمان ہو گیا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اس بناوٹ کے زمانہ میں مذہب کے ساتھ یوں بے کھٹکے مذاق کیا جا سکتا ہے۔ میں تفصیل میں نہیں جا سکتا۔ لیکن مجھے یہ ماننے سے انکار ہے۔ کہ مسٹر گابا نے "دینِ برحق" کی خوبیوں پر فریفتہ ہو کر اسے قبول کیا ہے۔ نہ ہی میں یہ مانتا ہوں۔ کہ ان کی بیوی کا اس تبدیلیٔ مذہب میں کوئی ہاتھ ہے جس غریب نے پہلے سول میرج کے وقت یہ تسلیم کیا۔ کہ میں نہ ہندو ہوں نہ مسلمان اور نہ عیسائی اور جس نے بعد ازاں سکھی قبول کرکے آنند پڑھوایا۔ اسے اسلام میں کیا نظر آ سکتا ہے؟ اس کی تہ میں کوئی راز ہے۔ جسے ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اپنی قسم کی پہلی مثال نہیں۔ اس سے پہلے بھی بچے اپنی ماں کو ڈرانے کے لئے کنوئیں کی منڈیر پر چڑھتے دیکھے گئے ہیں۔ فرق ہے تو صرف اتنا۔ کہ مسٹر گابا کنوئیں میں اُتر گئے ہیں۔ اور یہ جان کر اُترے ہیں۔ کہ کسی وقت بھی رسہ پھینک کر انہیں اوپر کھینچا جا سکتا ہے۔ مت سمجھو۔ کہ جو ناٹک رچا گیا ہے۔ اس کا یہ ڈراپ سین ہے۔ وہ بھی آنے والا ہے ✤

تبدیلیٔ مذہب مسٹر گابا کی زندگی میں کیا تبدیلی پیدا کرے گی۔ کچھ بھی نہیں۔ خیالات اُنکے اپنے ہیں۔ وہ جانیں۔ اور اُن کا خدا۔ اُن کی طرزِ رہائش میں کوئی فرق نہیں آ سکتا۔ یہ بھی مسلمانوں اور عیسائیوں کے ساتھ کھانے پینے میں انہیں پہلے بھی سنکوچ نہ تھا۔ نام کی تبدیلی ہو سکتی تھی۔ لیکن انہوں نے ایسا انتظام کر لیا۔ کہ اُن کا پرانا نام جاری رہے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد بھی وہ کے۔ ایل۔ گابا ہی رہیں گے۔ کنہیا لال گابا ہوئے۔ تو کیا؟ اور خالد لطیف گابا ہوئے تو کیا؟ وہ اگر ہندو دھرم میں واپس آ گئے۔ تو نام کی وجہ سے کسی مشکل کا سامنا نہ ہوگا۔ مذہب نہ انہیں پہلے لگاؤ تھا۔ اور نہ اب ہو سکتا ہے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ نئے مذہب میں داخل ہو کر وہ اپنے نئے بھائیوں کی اقتصادی اور تجارتی ترقی میں حصہ لیں۔ لیکن مسلمان اُن کی اس قابلیت سے فائدہ اُٹھانے سے پہلے ہندوؤں سے پوچھ لیں۔ کہ انہیں اُن کی قابلیت سے کتنا فائدہ پہنچا ہے!

مسٹر گابا نے مذہب تبدیل کیا تھا۔ تو مسلمان تو ہوتے۔ وہ تو احمدی بنے ہیں جنہیں مسلمان بھی خارج از اسلام قرار دیتے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ ان کی احمدیت ان کی ترقی کے راستہ میں روک ثابت ہو۔ انہوں نے جو ٹھوکر کھائی ہے۔ اس میں مجھے ان کے ساتھ ہمدردی ہے کیونکہ انہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔ کہ جس روگ کے وہ روگی ہیں۔ اس کا دارو مسلمانوں کے پاس نہیں ہے۔ ہندوؤں سے میں صرف یہی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اس تبدیلیٔ مذہب کو ۳۰ سے زیادہ اہمیت نہ دیں۔ جو مسلمانوں نے مسز رتنی حسین آرا کی تبدیلیٔ مذہب کو دی تھی۔ صبر کرو۔ اور واقعات کو روشنی میں آنے دو۔ نیل دیکھو۔ اور نیل کی دھار دیکھو ✤

(کرشن)

۵۰۶ روپیہ بطور معاوضہ دلے ہیں ✤

یونان میں فوجی حکومت

ایتھنز ۶ مارچ۔ یونان میں فساد کے خطرہ کو روکنے کے لئے جرنیل پلاسٹس روسی نے فوجی گورنمنٹ کے قیام کا اعلان کیا ہے ✤

یورپین لڑکیوں سے شادی کی ممانعت

پشاور ۷ مارچ۔ نادر شاہ نے ایک فرمان جاری کیا ہے۔ کہ افغان ڈپلومیٹک سروس۔ فوجی افسروں اور افغان طلباء کو جو سرکاری خرچ پر یورپ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ممانعت کی گئی ہے۔ کہ وہ بغیر اجازت غیر ممالک میں شادی نہ کریں ✤

اتھرووید کا ترجمہ کرنے پر انعام

لاہور ۷ مارچ۔ پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی نے پروفیسر راجہ رام جی کو اتھرووید کا ہندی ترجمہ کرنے کے لئے

لیگ سے علیحدگی کی منظوری

لنڈن ۸ مارچ۔ ہیگ۔ آدھ نیشنز سے علیحدگی کے سوال پر غور کرنے کے لئے جاپانی کیبنٹ کے کئی اجلاس منعقد ہوئے۔ چنانچہ آج کیبنٹ نے باضابطہ طور پر لیگ سے علیحدگی کی منظوری دے دی ✤

مزید فوج کا قیام

جموں ۷ مارچ۔ گلگت میں مزید فوج رکھنے کے سوال پر غور ہو رہا ہے۔ وجہ یہ بتلائی جاتی ہے۔ کہ چین اور جاپان کی جنگ کی وجہ سے وہاں خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ نیز مہاراجہ بہادر نے بھی اس بارہ میں ضروری کاغذات طلب کئے ہیں ✤

مہاشہ ویریندر کی گرفتاری

لاہور ۷ مارچ۔ سعید وردی پولیس نے آج رات کے دس بجے مہاشہ کرشن جی کے سپتر شری یت ویریندر کو جو کہ ایم۔ اے کے امتحان کی تیاری میں مصروف تھے۔ قانون ضابطہ فوجداری کے ماتحت گرفتار کر لیا ✤

پنڈت نیکی رام کی علالت

بھوانی ۷ مارچ۔ اس خبر سے کہ پنڈت نیکی رام شرما ملتان میں سخت بیمار ہیں۔ بہت تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ پنڈت جی دل کی خطرناک بیماری میں مبتلا ہیں۔ گزشتہ ہفتہ وہ کئی بار بے ہوش ہو گئے۔ پبلک اُن کی غیر مشروط اور فوری رہائی پر زور دیتی ہے ✤

سرکاری دفاتر شملہ میں

نئی دہلی ۶ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومتِ ہند کے دفاتر ۸ اپریل کو یہاں بند ہوں گے۔ اور ۱۰ اپریل کو شملہ میں کھلیں گے۔ وائسرائے ہند ۵ اپریل کو دہلی سے روانہ ہوں گے ✤

فیڈریشن کے متعلق شاہی کانفرنس

نئی دہلی ۷ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ والیانِ ریاست اور اُن کے چند سرکردہ وزراء کی ایک کانفرنس ۱۴ مارچ کو ہوگی۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ فیڈریشن کے معاملہ کے متعلق والیان کو اعتماد میں لیا جائے گا ✤

ایک ہیڈ کانسٹیبل کی معطلی

لاہور ۶ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لاہور پولیس کے ایک ہیڈ کانسٹیبل کو اس الزام میں معطل کیا گیا ہے۔ کہ اس کے گھر سے ایک بلا لائسنس بندوق اور ایک پستول برآمد ہوئے ہیں ✤

اسمبلی کی میعاد میں توسیع۔ نئی دہلی۔ ۶ مارچ

موجودہ اسمبلی کی میعاد اگلی جنوری میں ختم ہونیوالی ہے مگر آج اسمبلی میں صاحب صدر نے وائسرائے کا یہ خط پڑھ کر سنایا۔ کہ موجودہ اسمبلی کی میعاد نئے آئین حکومت کی ترویج تک بڑھا دی گئی ہے ؞

جیہول پر جاپانی قبضہ۔ شنگھائی۔ ۴ مارچ۔

ہوائی جہازوں سے چینی افواج پر زبردست بم باری کرنے کے بعد جاپانی افواج جیہول میں داخل ہو گئی ہیں۔ چینی افواج ہینگ اور جہانگ کی جانب بھاگ گئی ہیں ؞

آل انڈیا مذہبی کانفرنس۔ بمبئی۔ ۴ مارچ۔

جگت گورو شنکر آچاریہ کی زیر رہنمائی بمبئی کے بارسوخ شہریوں نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ ماہ مئی میں بمقام ناسک یا کسی اور موزوں جگہ تمام ہندوستانی مذاہب کی کانفرنس منعقد کی جائے۔ تاکہ اتحاد عامہ قائم کیا جائے ؞

وائٹ پیپر کی اشاعت۔ نئی دہلی۔ ۵ مارچ

یقین کیا جاتا ہے کہ "وائٹ پیپر" ۱۷ مارچ کو شائع ہوگا ؞

ایک لاکھ روپیہ کا دان۔ بنارس۔ ۵ مارچ۔

نواب رامپور نے جو بنارس ہندو یونیورسٹی میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ یونیورسٹی کو ایک لاکھ روپیہ دان دیا ہے۔ کیمسٹری کی ترقی کے لئے بھی چھ ہزار روپیہ سالانہ دینا منظور کیا ؞

سٹامپ ایکٹ پر پروٹسٹ۔ دہلی۔ ۵ مارچ

دہلی پیس گڈس ایسوسی ایشن نے سکرٹری فنانس کمیٹی حکومت ہند کو ایک تار ارسال کیا جس میں چیکوں پر سٹامپ ڈیوٹی کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا ؞

تیوہار ہولی پر پابندی۔ جھنگ مگھیانہ ۵ مارچ۔

یہاں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے شہر میں ڈھنڈورہ پٹوایا گیا۔ کہ بغیر لائیسنس حاصل کئے ہولی کا تیوہار منانا ممنوع قرار دیا گیا ہے ؞

ایڈیٹر ہندو پنچ کے خلاف مقدمہ۔ امرتسر

[illegible] مارچ۔ پنڈت [illegible] کی [illegible] پنڈت آتما رام ایڈیٹر اخبار "ہندو" کے خلاف ایک مضمون کی بناء پر زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند ہتک عزت کا دعویٰ دائر کر دیا ہے ؞

صدر اسمبلی کا استعفا۔ نئی دہلی۔ ۶ مارچ۔

یہاں زبردست افواہ پھیلی ہوئی ہے۔ کہ سر ابراہیم

رحمت اللہ صدر اسمبلی نے اپنے عہدے سے استعفا دے دیا ہے ؞

انڈیمان نہیں بھیجے جائیں گے۔ دہلی ۲ مارچ۔

مسٹر ہنری ہیگ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ حکومت کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ کہ وہ مقدمہ سازش میرٹھ کے قیدیوں کو انڈیمان بھیجے ؞

روسی انقلاب کی تاریخ ضبط۔ بمبئی ۲ مارچ۔

حکومت نے ایک کتاب روسی انقلاب کی مختصر تاریخ بحق ملک معظم ضبط قرار دے دی ہے ؞

۲½ ہزار روپیہ کا دان۔ پونہ۔ مارچ۔

ہریجنوں کی تعلیم کی اس سکیم کے لئے جو مسٹر دیو دھر نے مرتب کی ہے۔ مہاتما گاندھی کو ۲½ ہزار روپیہ موصول ہوا ہے ؞

شدت کی برف باری۔ پشاور۔ ۲ مارچ۔

کابل سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں پچھلے ماہ میں سخت برفباری ہوئی۔ اور اس سے دیہات میں بہت سا اتلاف مال و جان ہوا ؞

اسیروں سے ملاقات۔ مدراس۔ ۱ مارچ۔

حکومت مدراس نے کانگرسی لیڈر مسٹر پرکاشم کو مقدمہ سازش لاہور کے تین اسیروں سے جنہوں نے ہنگر سٹرائک کی ہوئی ہے۔ ملاقات کرنے کی اجازت دیدی ہے ؞

موپلا قیدیوں کی رہائی۔ مدراس۔ ۲ مارچ

مقامی کونسل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ جو موپلا قیدی اس وقت جیلوں میں بند ہیں۔ حکومت ان کی رہائی کے معاملہ پر غور کر رہی ہے ؞

سابق وزیر اعظم کو کوڑے زنی۔ سوا رسلا

موجودہ حکومت کو الٹنے کے الزام میں سابق وزیر اعظم ایم وتوس اور سوشلسٹ لیڈر رحیم حسین کو جیل سے عدالت میں لاتے ہوئے کوڑے لگائے گئے۔ اور ٹھڈے مارے گئے ؞

فوجی دھوبیوں کی ہڑتال۔ جبلپور یکم

مارچ۔ یہاں کے فوجی دھوبیوں نے ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو غالباً کل سے شروع ہو جائے گی۔ ان کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ ٹھیکیداروں کی بجائے براہ راست ہم سے کپڑے دھلائے جائیں

وزراء کی اہم میٹنگ۔ جموں یکم مارچ۔

آج ریاست کے وزراء کی ایک اہم میٹنگ ہو رہی ہے۔ اور اس میں کشمیر کے حالات کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے ؞

ایک پارسی ڈرائیور کی خودکشی۔ بمبئی۔

۲ مارچ۔ اپنی معشوقہ کے چیچک سے مرنے پر مسٹر ہرمزجی باٹلی والا ڈرائیور جی۔ آئی۔ پی ریلوے نے تیزاب پی کر خودکشی کر لی ؞

ایک نوجوان ہندو لڑکی کا فرار۔ پٹنہ ۲ مارچ۔

یہاں کے ایک ہندو بزاز مسمی نہال چند کی ۱۴ سالہ نوجوان لڑکی ایک نوجوان مسلمان درزی کے ساتھ بھاگ گئی ہے۔ جو کہ بزاز مذکور کی دکان پر بیٹھتا تھا ؞

نواب رامپور ہندو یونیورسٹی میں۔

بنارس۔ ۳ مارچ۔ نواب رامپور بنارس آئے ہیں۔ اور آپ نے ہندو یونیورسٹی کا معائنہ کیا ہے ؞

نقلی تھانیدار کو سزا۔ جموں۔ ۲ مارچ۔

چند دن ہوئے رحسیمبر گڑھ کی پولیس نے ایک نقلی تھانیدار مسمی فضل شاہ کو گرفتار کیا تھا تحصیلدار رحسیمبر گڑھ نے ملزم کو تین ماہ قید اور ۲۵ روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے ؞

قبر سے لاش غائب۔ پٹنہ۔ ۳ مارچ۔

سیتا اڑیلی کھانڈ کے کارخانہ کے نزدیک ایک شخص کی لاش دفن کی گئی تھی۔ مگر جب رشتہ داروں نے آ کر لاش کا مطالبہ کیا۔ تو قبر سے لاش غائب تھی ؞

چیف جسٹس کی واپسی۔ امرتسر۔ ۳ مارچ۔

سر شادی لال صاحب چیف جسٹس آج بعد دوپہر امرتسر کا دورہ ختم کر کے واپس تشریف لے گئے ہیں ؞

بمبئی کو روانگی۔ دہلی۔ ۳ مارچ۔

مسٹر راجگوپال آچاریہ اور سنتری بیت راو یدیا مہاتما گاندھی جو اچھوت ادھار بل کے سلسلہ میں یہاں آئے ہوئے تھے۔ آج صبح بمبئی کو روانہ ہو گئے ؞

جعلی سیٹھ کی گرفتاری۔ پونہ۔ ۲ مارچ۔

پولیس نے ایک مارواڑی کو گرفتار کیا ہے جو سیٹھ گوبند [illegible] بن گیا تھا ؞

مکر کا دعویٰ۔ دہلی۔ ۴ مارچ۔ ایک شخص

عبدالرحیم نے جو اپنے آپ کو خان بہادر اور مغل بادشاہوں کی نسل سے بیان کرتا ہے۔ وزیر [illegible] خلاف ۴۰ کروڑ کا مفلسی کا دعوےٰ دائر کیا [illegible]

بائی انڈین لیگ کو گرانٹ۔ پشاور۔ ۴ [illegible]

ریاست حیدر آباد نے بائی انڈین لیگ [illegible] امسال چھ سو روپیہ کی گرانٹ دینی منظور [illegible]

گرنتھ صاحب کی چوری۔ کراچی۔ ۳ مارچ

موضع جیتور ریاست خیر پور سے اطلاع موصول ہوئی کہ وہاں کے گوردوارہ سے گرنتھ صاحب۔ چاندی کی چوکی اور چاندی کی دیگر بہت سی اشیاء گم ہو گئی ہیں ؞

قبائل میں خانہ جنگی۔ پشاور۔ ۳ مارچ

قطعی طور پر معلوم ہو گیا ہے۔ کہ جنوبی افغانستان میں قبائل کی لڑائیاں زوروں پر ہیں۔ ان [illegible] کے خطرناک صورت اختیار کرنے کا خطرہ ہے ؞

ایک لکھ پتی کا اغوا۔ نیویارک۔ ۳ مارچ

میں ایک لکھ پتی چارلس بو تھ کا اغوا [illegible] ہے۔ اغوا کرنے والوں کو ساٹھ ہزار ڈالر [illegible] پر رہائی ملی ؞

ہالینڈ میں ریلوے سروس۔ ہالینڈ [illegible]

نے حال ہی میں فیصلہ کیا ہے۔ اور اس پر عمل بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ کہ ملک میں جتنی گاڑیاں چلتی ہیں۔ ان کو بجلی کے زور سے [illegible]

پشتو کا آئندہ امتحان۔ پشاور۔ ۱ [illegible]

گورنمنٹ گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ دسمبر میں امتحان پشاور۔ ڈیرہ [illegible] چترال۔ گلگت اور لاہور میں ۳ و ۴ اپریل کو منعقد ہوگا ؞

"وشنو اوتار" کا جنم۔ گوالیار۔ ۳ مارچ

ایک چمار کے ہاں چار ٹانگوں اور ۲ کمروں والا بچہ پیدا ہوا ہے۔ لوگوں میں یہ عام چرچا ہے کہ اچھوت ادھار کی تحریک سے ہمدردی کرنے کے لئے وشنو مہاراج نے اس بچے کی شکل میں جنم لیا ہے ؞

نئی اٹارنی جنرل کی وفات۔ نیو [illegible]

۳ مارچ سینیٹر والش جسے صدر روزویلٹ نے گزشتہ دربار کو اٹارنی جنرل نامزد کیا تھا واشنگٹن کی طرف جانے والی ایک ریل میں انتقال کر گئے ؞

پرکاش لاہور
۳۰۔ پھاگن سمت ۱۹۸۹

آریہ سماج کی دان شیلی

معلوم وہ کونسی منحوس گھڑی تھی جبکہ آریہ سماج میں دان مانگنے کی پرتھا شروع ہوئی۔ ہندوستان میں کیا اور ہندوستان سے باہر کیا کوئی بھی مذہبی سوسائٹی ایسی نہیں جس کے مکھیہ پرشوں کو دان مانگنے کے لئے بھٹکنا پڑے۔ عیسائی لوگ اپنے دھرم کے پرچار کے لئے کروڑہا روپے سالانہ دان کرتے ہیں۔ سنسار کے تمام دیشوں میں عیسائی مشن کام کر رہے ہیں۔ اور ہر ایک مشن لاکھوں روپیہ سالانہ خرچ کرتا ہے۔ لیکن کیا مجال ہو کبھی لاٹ پادری یا کسی دوسرے پادری کو بھی بھکشا کے لئے دوسروں کے پاس جانا پڑے۔ مجھے عیسائی اخبارات کے مطالعہ کا موقعہ ملتا ہے۔ اُس سے مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عیسائیوں کی مذہبی سرگرمیاں کس قدر ترقی کر رہی ہیں۔ لیکن باوجود اس کے میں نے کبھی یہ نہیں دیکھا۔ کہ عیسائیوں کی فلاں منڈلی فلاں جگہ بھکشا مانگنے کے لئے گئی ہے۔ اول تو ہر ایک عیسائی بطور خود اپنا کرتویہ سمجھتا ہے۔ کہ وہ دھرم کے کاریوں کے لئے اپنی آمدنی کا کچھ حصہ دان دے۔ لیکن اگر اس پر بھی کام نہ چلے۔ اور کسی وشیش کاریہ کے لئے کسی وشیش راشی کی آوشیکتا ہو۔ تو اخبارات میں ایک اپیل کا شائع ہو جانا کافی ہے۔ اُس میں لکھ دیا جاتا ہے۔ کہ اتنا دھن فلاں تاریخ تک پہنچنا ضروری ہے۔ جو بھی منشیہ اُس اپیل کو پڑھتا ہے۔ اپنا حصہ بھیج دیتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ روپیہ جمع کرنے کے لئے سمے اور شکتی کا ناش نہیں کرنا پڑتا۔

لیکن ودیش کی کیوں اپنے دیش کی مذہبی سنستھاؤں کی طرف جب نظر اٹھا کر میں دیکھتا ہوں۔ تو بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی کو اپنی ضروریات کے لئے ڈیپوٹیشن بھیجنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مسلمانوں میں تبلیغ کا کام بڑے زور شور سے جاری ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی ان کی کئی اقسام کی ضروریات ہیں۔ لیکن وہ خود بخود پوری ہوتی رہتی ہیں۔ اسلام میں ایسے دن مقرر ہیں جبکہ ہر ایک مسلمان کچھ نہ کچھ خیرات کرتا ہے۔ وہ ساری خیرات جمع ہو کر کسی مرکزی انجمن کے پاس چلی جاتی ہے۔ اور اس طرح قوم کے کام آتی ہے۔ مسلمانوں میں احمدی جماعت تبلیغ کے کام میں خاص طور پر سرگرم نظر آتی ہے۔ اُس کا بھی یہی حال ہے۔ اس جماعت کے خلیفہ کی طرف سے اخبارات میں اپیل شائع ہو جاتی ہے۔ اور مختلف شاخوں کے نام فرمان صادر ہو جاتے ہیں۔ احمدی خود بخود روپیہ بھیجنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح مشینری چلتی رہتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض حالتوں میں دھن کی بھکشا کرنے کی ضرورت بھی پڑتی ہو۔ لیکن وہ بھکشا کرنے والے مختلف شہروں کے احمدی ہوتے ہیں۔ نہ کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنی زندگی مذہب کے لئے وقف کر رکھی ہے۔

اس لحاظ سے تو سناتن دھرمی بھی آریہ سماجیوں سے بدرجہا بہتر ہیں۔ اُن کے ہاں دان دینے کے دن اور مواقعہ مقرر ہیں۔ سادھارن سناتن دھرمی اُس موقعہ پر کچھ نہ کچھ دان دینا اپنا دھرم مانتے ہیں۔ ہندوؤں کے لاکھوں مندر ہیں۔ اُن کے آدھین سنستھائیں بھی ہیں۔ اور وہ چل رہی ہیں۔ لیکن اُن کے لئے آج تک کسی کو بھکشا کرتے نہیں دیکھا گیا۔ ہندوؤں میں ایک سوسائٹی رادھا سوامیوں کی ہے۔ ان کے ہاں بھی یہی دیکھا جاتا ہے۔ کہ جب ورش کے پنچانت کرسمس کے دنوں میں ست سنگ ہوتا ہے۔ تو ہر ایک رادھا سوامی خود بخود کچھ نہ کچھ دان دیتا ہے۔ اس سوسائٹی کے ماتحت کئی قسم کے کام ہو رہے ہیں۔ لیکن آج تک نہیں دیکھا گیا۔ کہ ان کی طرف سے کوئی بھکشا منڈلی مانگنے کے لئے نکلی ہو۔ مانگنے کی نوبت آتی بھی ہوگی۔ تو مختلف شہروں کے رادھا سوامی اس کام کو سرانجام دے لیتے ہوں گے۔ یہ تو نہیں۔ کہ اس کے لیڈر دربدر بھکشا کے لئے بھٹک رہے ہوں۔

آریہ سماج کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ یہ ایک دھارمک سنستھا ہے۔ جس کے مکھیہ پرشوں کو خود دھن کی بھکشا کرنی پڑتی ہے۔ آریہ پرشوں میں خود دان دینے کی پرورتی ہی نہیں۔ گورو کل کانگڑی ہر دوار کا سالانہ جلسہ اب سر پر ہے۔ اس کے مکھیہ ادھشٹاتا ابھی سے گھلے جا رہے ہیں۔ کہ روپیہ کے لحاظ سے جلسہ کا کیا بنے گا۔ گورو کل کو اُس کی قسمت پر چھوڑ کر وہ دھن مانگنے کو نکلے ہیں۔ اور پھر لطف یہ ہے۔ کہ انہیں گورو کل کی سوامنی سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان، آپ پردھان، دوسرے ادھیکاریوں اور انترنگ سبھا کے ممبروں کے پاس بھی بھکشا کرنے کے لئے جانا پڑتا ہے۔ جس سنستھا کی یہ حالت ہو۔ اُس پر ایشور ہی دیا کرے۔ کوئی نہیں سوچتا۔ کہ اس پر کار سمیہ اور شکتی کا کتنا دیرتھ ناش ہوتا ہے۔ کسی وقت مہاتما منشی رام جی گورو کل کے لئے بھکشا کیا کرتے تھے۔ اُس کے بعد منشی رام جی کی باری آئی۔ اور اب پنڈت چمو پتی جی ایم۔ اے۔ کا یہ کرتویہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ گورو کل کا مکھیہ ادھشٹاتا ہونے کے کارن ایک ایک آریہ کے گھر پر مانگنے کے لئے جائیں۔ اگر ہم لوگوں میں بھی کبھی دان کی پرتھا پرچلت ہوتی۔ جو دوسرے مذہبوں کے پیروؤں میں ہے۔ تو گورو کل کے مکھیہ ادھشٹاتا کو اس طرح خوار نہ ہونا پڑتا۔ بلکہ گورو کل کا وارشک اُتسو آتے۔ اور اُس کے مکھیہ ادھشٹاتا یا آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان جی کی طرف سے یہ اعلان ہو جاتا۔ کہ اگلے سال کی ضروریات کے لئے اتنا روپیہ چاہیے۔ تو ہر ایک آریہ اس اعلان کو پڑھ کر اپنا حصہ بھیج دیتا۔ لیکن اب تو یہ حالت ہے۔ کہ اگر گورو کل کی طرف سے بھکشا منڈلیاں نہ نکلیں۔ تو شاید اگلے سال کا بجٹ بنانا مشکل ہو جائے۔ کسی ادھیکاری کو یہ تجربہ کرنے کا ساہس نہیں ہوتا۔ کہ ایک ورش بھکشا منڈلی نہ بھیجی جائے۔ اور دیکھا جائے۔ کہ دھن بطور خود بھی آتا ہے یا نہیں۔ اس صورت میں شاید کچھ دھن آ جائے۔ لیکن وہ آئیگا اُن شردھالوؤں کی طرف سے۔ جو دنیا کی نگاہ میں چھوٹے سمجھے جاتے ہیں۔ وہ جو بڑے سمجھے جاتے ہیں۔ کورے بچ جائیں گے۔ اور پرماتما کا دھنیہ واد کریں گے۔ کہ کوئی مانگنے نہیں آیا۔

آریہ سماج کو سمجھ لینا چاہیے۔ کہ یہ اوستھا بہت دیر تک جاری نہیں رہ سکتی۔ کام کرنیوالے جلدی تھک جائیں گے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں کسی غلط بیانی کا مرتکب نہیں ہوتا۔ اگر میں یہ کہوں۔ کہ وہ تھک رہے ہیں۔ روپے کا مانگنا دن بدن زیادہ دقت طلب ہو رہا ہے۔ کوئی وقت تھا جبکہ ہندو کل میں آریہ سماج کا پرزہ پرزہ ہی سرگرم کام کرنے والا تھا۔ اب اور بھی کئی پرزے چست ہو رہے ہیں۔ ہندوؤں کی پولٹیکل ضروریات باقی تمام ضروریات کو پس پشت ڈال رہی ہیں۔ اس لئے مانگنے پر بھی پرایت دھن نہیں ملتا۔ اس کے علاوہ ہر ایک شخص ہر ایک کام کے لئے موزون نہیں۔ ایک شخص گورو کل کا بہترین مکھیہ ادھشٹاتا یا بہترین آچاریہ ہو سکتا ہے۔ باوجود اس کے یہ بھی ممکن ہے۔ کہ وہ بھکشا کے کام میں نپن نہ ہو۔ اگر آریہ سماج میں ترتیب ہو۔ اور "جس کا کام اُسی کو ساجھے" کے اصول پر عمل ہوتا ہو۔ تو اس کی بہت سی دماغی قابلیت کا ویرتھ ناش بچ جائے۔ جس سمیہ میں پنڈت چمو پتی جی ایک دو ہزار روپیہ مانگ سکیں گے۔ اسی سمیہ میں وہ ایک علمی پستک لکھ کر آریہ سماج کو بدرجہا زیادہ لابھ پہنچا سکتے ہیں۔ قومیں منتی ہیں۔ اور بگڑتی ہیں۔ اکانومی کے صحیح اصول پر چلنے یا نہ چلنے سے۔ میں افسوس کے ساتھ دیکھتا ہوں۔ کہ آریہ سماج اس اصول کی پیروی سے کوسوں دور ہے۔ اور اس کا پرنام یہ ہے۔ کہ جو دوڑ اس وقت مختلف سوسائٹیوں میں ہو رہی ہے۔ اس میں وہ پیچھے رہتا چلا جا رہا ہے۔

میں مانتا ہوں۔ کہ آریہ پرشوں میں دان کے لئے جو شردھا کم ہے۔ اس کے لئے خود آریہ سماج بھی کسی حد تک ذمہ وار ہے۔ آریہ سماج سے باہر لوگ دان دیتے ہیں۔ تو اس بھاو سے پریرت ہو کر۔ کہ یہ پنیہ کا کاریہ ہے اور اس کا پھل انہیں اس جیون یا دوسرے جیون میں ملے گا۔ آریہ سماج نہ ایسا مانتا ہے۔ اور نہ ایسا سکھلاتا ہے۔ اس کے رو سے داتی کو دان کا پھل تو ملتا ہے۔ لیکن اس پرکار سے نہیں جس پرکار سے دوسرے مذاہب مانتے ہیں۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ اگر آریہ سماج جھوٹی شردھا کا سمھان سچی شردھا کو دینا چاہیے۔ تو سچی شردھا کے لئے آریہ سماجیوں میں کوئی شردھا ہی نہ رہے۔ اگر وہ دان نہیں دیتے۔ تو اس سے یہ سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ ہندوؤں کی جھوٹی شردھا کا بھوت اس سمیہ تک ان کے سر پر سوار ہے۔ اور وہ دان کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس جھوٹی شردھا کے زیر اثر ہو کر۔ اگر ان کا یہ وشواس ہے۔ کہ آریہ سماج کی تمام سرگرمیاں منشیہ ماتر کے جس میں وہ بھی شامل ہیں۔ کلیان کے لئے ہیں۔ تو یقیناً ان کے دان کا پھل ان کو ملے گا۔

دان شیلی کو بدلنے کی بڑی آوشیکتا ہے۔ اگر آریہ سماج دوسری مذہبی سوسائٹیوں کے مقابلہ میں کھڑا رہنا چاہتا ہے۔ یا یوں کیوں نہ کہوں۔ کہ اگر وہ زندہ رہنا چاہتا ہے۔ تو جسے اپنی دان پرنالی کو شدھارنا ہوگا۔ پرتیک آریہ کو اپنی آمدنی کا کچھ نہ کچھ حصہ اوشیہ دان میں دینا ہوگا۔ منو مہاراج نے ہمیں آگیا دی۔ کہ ہم اپنی آمدنی کا ایک مقررہ حصہ دھرم کاریوں کے لئے نکالا کریں۔ ہم نے اس آگیا کو بالائے طاق رکھ دیا۔ آریہ سماج کا سبھا سد بننے کے لئے آمدنی کا ایک مقررہ حصہ ادا کرنا لازمی قرار دیا گیا۔ ہم نے اسے بھی پس پشت ڈال دیا۔ جب ہم نہ دھن کا دان دینے کو تیار ہوں۔ اور نہ سمے کا۔ تو کوئی بتلائے۔ کہ آریہ سماج کا کام کیسے چلتا رہے؟

میں سمجھتا ہوں۔ آریہ سماج کے سامنے یہ ایک جٹل سمسیا ہے۔ جس کا کسی نہ کسی طرح حل ہونا چاہیے۔ اگر حل نہ ہوا۔ تو اس کا کام لازمی طور پر رُک جائے گا۔ اس کی ورتمان دان شیلی اس کی ترقی کے راستہ میں ایک زبردست رکاوٹ ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کا دماغ اس پر وچار کرے۔ اور اُس کا دل اس پر آچرن کرے۔ دماغ اور دل دونو کے حرکت کرنے کی ضرورت ہے۔ صرف ایک کے حرکت کرنے سے کام نہ چلے گا۔

"کرشن"

آچاریہ رام دیو کی صحت

آچاریہ رام دیو جی آج کل ملتان سنٹرل جیل میں ہیں۔ ان کے متعلق جو تازہ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ وہ بتلاتی ہیں۔ کہ آپ کی بے خوابی کی شکایت میں کوئی ازالہ نہیں ہوا۔ اس کے سوائے آپ کو ٹانگوں میں بھی درد کی شکایت رہتی ہے۔ اگر حکومت ایسی حالت میں بھی آچاریہ جی کو جیل میں رکھنے پر بضد ہے۔ تو یہ اس کی سراسر زیادتی ہے۔ ایسی حالت میں تو ان کا رہا کیا جانا نہایت ہی مناسب ہے۔ کیونکہ آپ باہر اگر پوری آزادی سے اپنی مذکورہ تکالیف کا باقاعدہ علاج کرا سکیں گے۔ ہاں اگر حکومت ان کو جیل میں ہی رکھنا چاہتی ہے۔ تو بہتر ہے۔ کہ ان کو ملتان کی بجائے جہاں کہ موسم گرما میں آچاریہ جی کا رہنا کار دارد کا معاملہ ہے۔ کسی دوسرے ایسے ستھان پر بھیج دے۔ جہاں کہ آچاریہ جی کی صحت کو کسی قسم کا نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو۔ اور ان کا علاج معالجہ بھی موافق واب و ہوا منڈل میں ہو سکے ؞

آگیا کیوں نہیں دی جاتی؟

ہمیں یہ بات سن کر بڑا افسوس ہوا ہے۔ کہ ہر چند شریمتی چمیلی دیوی کو اس وجہ سے سہارنپور جیل میں کئی دن ہنگر سٹرائک کئے ہو گئے ہیں۔ کہ انہیں ہون یگیہ کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی پھر بھی انسپکٹر جنرل جیلخانجات یو۔ پی نے اب تک اس بارہ میں کوئی کارروائی نہیں کی حالانکہ شری مہاتما نارائن سوامی جی نے پردھان سارودیشک سبھا کی حیثیت سے صاحب موصوف کو بذریعہ تار ١٦ فروری کو بر وقت مطلع بھی کر دیا تھا۔ دریں حالت تاخیر اور توقف کے کیا معنی؟

صاحب موصوف کو اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ ہون یگیہ کرنا ہر دوج استری پرش کے نتیہ کرم میں شامل ہے۔ اور اس میں بادھا ڈالنا کسی حالت میں قابل برداشت نہیں۔ امید رکھنی چاہئے کہ جناب انسپکٹر جنرل جیلخانجات یو۔ پی شریمتی جی کی جائز شکایت کو دور کر کے حسن تدبر کا ثبوت دیں گے۔ اور آریہ جگت میں تشویش پیدا کرنے سے پرہیز کریں گے ؞

دو آوتھنیک کاریہ

سہیوگی "آریہ مترا" نے اپنے ایک لیڈنگ آرٹیکل میں جس کی سرخی "دو آوتھنیک کاریہ" ہے۔ آریہ جگت کی توجہ اس تجویز کی طرف مبذول کی ہے۔ کہ آریہ سماج میں ایک تو پرکاشن گرہ ہونا چاہئے۔ جس میں سب ملکی و غیر ملکی بھاشاؤں کی پستکیں اور اخبارات موجود رہیں۔ اور دوسرا کاریہ دیانند سیوک منڈل کا سنگٹھن بنانا ہے۔ جس میں ایسے لوگ

جن تجاویز کو زیادہ مفید سمجھیں گے۔ انہیں دوسروں کی واقفیت کے لئے جلد از جلد "پرکاش" میں شائع کرائیں گے۔ ساتھ ہی ساتھ وہ اخبار کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ بنانے کے لئے اپنے مقامی اہل قلم آریہ بھائیوں کو بھی پریرنا کرتے رہیں گے ؞

آریہ ورن ویوستھاپک منڈل

سہیوگی "آریہ مترا" میں شری پنڈت رام اوگرا شرما نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ آریہ سماج کا سنگٹھن

سملت کے سہائیں۔ جو گراموں اور نگروں میں کام کرنے والے ہوں۔ اور سکوشنی و دارا آریہ سماج کی سیوا کرنے والے ہوں"۔

تجویز تو معقول ہے۔ لیکن ہمارے خیال میں پہلے آریہ پرتی ندھی سبھاؤں سے پرارتھنا کی جائے کہ وہ اس بارہ میں اپنی اپنی رائیں دیں۔ ان آرائوں کے موصول ہونے پر سارودیشک سبھا سے سوچ کیا جائے۔ اور جو وہاں نشچیہ ہوگا۔ اسے عملی جامہ پہنایا جائے ؞

"پرکاش" کا گورو کل انک

سمت ١٩٣٣ء

امسال گورو کل وشو ودیالیہ کانگڑی کا وارشک اتسو ١٣ اپریل سے ١٦ اپریل تک ہے۔ "پرکاش" گورو کل کے مہوتسو کی تقریب میں کئی سالوں سے "گورو کل انک" نکال رہا ہے۔ اس سال بھی اپریل کے پہلے ہفتہ میں یہ انک پوری شان سے شائع ہو جائے گا۔ اعلیٰ درجہ کے لیکھکوں کے لیکھ پراپت ہونے شروع ہو گئے ہیں ؞

گورو کلوں سے نویدن

ہماری یہ خواہش ہے۔ کہ اس انک میں جملہ گورو کلوں کا ورتانت شائع کیا جائے۔ اس لئے جملہ گورو کلوں اور شاکھا گورو کلوں کے سنچالکوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ہاں کے ورتانت جلد بھیجنے کی کرپا کریں۔ تاکہ ان کے ارسال کردہ ورتانت اس انک میں سوبھیتا سے شائع ہو سکیں ؞

مزید برآں گورو کلوں کے علاوہ گورو کل شکشا پرنالی کے سمبندھ میں اوچیہ کوٹی کے لیکھ اور کویتائیں اس انک کا سنگار ہوں گی۔ گورو کل شکشا پریمی سجنوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اپنے لیکھ اور نظمیں بھیج کر گورو کل شکشا پرنالی کے پرچار میں سہائک بنیں ؞

آریہ سماجوں سے نویدن

"پرکاش" کا گورو کل انک ایک بے نظیر تحفہ ہوگا۔ جو کہ گورو کل پریمیوں کی طرف سے اپنے متروں اور دوستوں کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے آریہ سماجوں اور ادار چت آریہ سجنوں کا یہ بہترین کرتویہ ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں پرچے منگوا کر تقسیم کریں ؞

منیجر "پرکاش" ۔ لاہور

پریمی سجنوں سے عرض

"پرکاش" آریہ جگت کا اپنا پرچہ ہے۔ "پرکاش" کاشاف اس بات کو اپنا فرض سمجھتا ہے۔ کہ حتے الامکان اپنے پریمیوں کی دیانتداری سے بہترین سیوا کرے۔ "پرکاش" کا اپنے پریمیوں سے جو دھارمک سمبندھ ہے۔ اس کی بناء پر ہی وہ یہ آشا رکھتا ہے۔ کہ اس کے پریمی جہاں وقت پر اطلاعی چٹ ملتے ہی چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں گے۔ وہاں وہ یہ کوشش بھی کریں گے۔ کہ "پرکاش" کو زیادہ لابھدائک بنانے میں مدد کا ہاتھ بٹائیں گے۔ اور اپنے احباب کو اس کے باقاعدہ پاٹھک بننے کی پریرنا کریں گے۔ اور ویدک دھرم یا آریہ سماج کے پرچار کے لئے

اس کی ویدک ورن ویوستھا پر ہی زور ہے ضرورت ہے۔ کہ سارودیشک سبھا اس ویدک ورن ویوستھا کو کاریہ روپ میں پرینت کرنے کی شیگھر نشچیہ کرے۔ اور ویدک ورن ویوستھاپک منڈل کا سنگٹھن کرے" ؞

فی الواقعی مذکورہ منڈل کی آوشیکتا تو ہر ایک آریہ سماجی محسوس کر رہا ہے۔ لیکن ورنوں کا ثابت کرنا ایسا مشکل کام ہے۔ کہ جب تک کسی وشیش موقعہ پر کوئی باقاعدہ منتخب شدہ ودوت منڈل اس بارہ میں جملہ نشیب و فراز پر وچار نہ کرے۔ تب تک نشچیہ روپ سے کسی فیصلہ پر پہنچنا مشکل ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ آریہ جگت آئندہ اردھ شتابدی اجمیر کے موقعہ پر اس بارہ

میں آریہ ودوانوں کی سبھا لینا اور ذریعت رہنمائی سے اس عقدہ کی واکشائی کرنے کی باقاعدہ کوشش کرے ؞

بے سمجھی کی انتہا

قادیان کے رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" کے ماہ مارچ کے پرچہ میں ایک صاحب جن کا نام مولانا فتح محمد صاحب احمدی شرما کراچی والا ہے رسالہ مذکور کے صفحہ ٣٥ پر لکھتے ہیں:-

"اگر انسان برہمچریہ سے سنیاس لے لے اور شادی نہ کرے۔ تو وہ ادھرمی ہے"۔

خود ساختہ شرما جی! یاد رکھئے۔ کہ وہ کسی حالت میں بھی ادھرمی نہیں ہے۔ وہ تو آپ کے مذہب کی رو سے بھی ایک قابل عزت ہستی ہے۔ کیونکہ وہ تو اس دنیا میں سنت عیسیٰ کی تجدید کرتا ہے۔ اور راہبانہ زندگی بسر کر کے باقی دنیا کے فائدہ کے لئے اپنے ذاتی سکھوں کو قربان کر دیتا ہے۔ اور اپنے قیمتی جیون کو خلق خدا کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ بیشک ہر شادی کر کے اولاد پیدا کرنا ہر شہری کا فرض اولین ہے۔ لیکن جو لوگ شہریت کی زندگی سے بالاتر رہ کر ہادئے برحق بننے کے متمنی ہوں۔ ان کو اپنے الٰہی مشن کی پورتی کے لئے سنیاسی بن کر ہی زیادہ عزت حاصل ہو سکتی ہے ؞

جنونی مفتی

قادیان کے ایک جنونی مفتی جو کہ مہاجر ہونے کے بھی مدعی ہیں۔ ٢ مارچ کے الہامی گزٹ "الفضل" میں لکھتے ہیں۔ کہ:-

"یہ مان لینا قطعی ناممکن ہے۔ کہ موجودہ وید وہی وید ہیں۔ جو الہیور نے بندوں کی رہنمائی کے لئے کبھی پرگٹ کئے تھے" ؞

عین ممکن ہے۔ کہ مہاجر مذکور کی دوران ہجرت میں آنکھیں چندھیا گئی ہوں۔ اور باقی قوائے ناطقہ معطل ہو گئے ہیں۔ لیکن اگر وہ کبھی کسی آریہ ودوان کے پاک قدموں میں چند منٹ بیٹھتے۔ تو ان کو معلوم ہو جاتا۔ کہ موجودہ وید وہی ہیں۔ جو کہ الہیور نے دنیا کی ہدایت کے لئے نازل کئے تھے۔ ہاں قرآن شریف کے متعلق ایسا دعوےٰ کرنا غلط ہے۔ کہ وہ وہی ہے۔ کہ جو حضرت محمد صاحب کے زمانہ میں تھا۔ بھلا ہو حضرت عثمان کا۔ کہ انہوں نے موجودہ قرآن کو موجودہ شکل میں مومنوں کو ورثہ میں چھوڑا۔ اور معترضوں کو موقع دیا۔ کہ وہ بیاض عثمانی پر تحریف یا تنسیخ کا شبہ کریں ؞

دلت اُدھار میں نئی مشکل

رادھا سوامی مت کے گورو صاحب کی "برہم پرچارک" اخبار میں جو ڈائری شائع ہوئی ہے۔ اس میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ:-

"میں نے تجویز کیا تھا۔ کہ بہار میں ست سنگیوں کے لئے ایک بھنڈارہ کیا جائے۔ سیر سے لوٹنے پر معلوم ہوا۔ کہ بعض لوگوں کو ہمارے ساتھ بیٹھ کر کھانے سے پرہیز ہے۔..... وہ اپنے تئیں بڑھیا ذات اور ہمیں ادنیٰ ذات کے سمجھتے ہیں" ۔

اگر مذکورہ بیان درست ہے۔ تو سمجھ لو۔ کہ ذات پات کے جسم اچھیانی لوگوں نے ساری سوسائٹی کا نظام درہم برہم کر رکھا ہے۔ ہیں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ انہوں نے قوموں کو تو خراب کیا۔ اور اتنے پر ہی صبر نہ کیا۔ بلکہ دلت جاتیوں کے اندر بھی ہمیشہ دبیاؤں کی حوصلہ افزائی کر کے ہندو جاتی کا سارا ہی شیرازہ بگاڑ کر ہمارے رزو دھیوں کو حوصلہ دلا دیا۔ کہ وہ ہمیں نہ صرف سیاسی طور پر۔ بلکہ مجلسی اور مذہبی طور پر ایک تر نوالہ تصور کرتے رہیں ۔

آتمانندی گپ

امرتسر کے اخبار "اکالی پتریکا" میں کسی شخص نے جس کا نام اخبار مذکور نے پنڈت آتمانند لکھا ہے۔ اپنی زبان مبارک سے یہ گوہر افشانی کی ہے۔ کہ:-

"اگر ویدوں میں گند نہ ہو۔ تو ترجمہ کیونکر گند ہو سکتا ہے۔ اور اگر گند ہے۔ تو اس کا ترجمہ پاک و طیب کیونکر کیا جا سکتا ہے؟"

معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس آتمانند مہاشہ نے کبھی کسی وید کی شکل تک نہیں دیکھی۔ جبھی اس اوٹ پٹانگ فتوہ بازی پر اپنے ایمان کی رسی لٹکا دی ہے۔ کاش بھگوان دیانند کے وید بھاشیہ کے اس انجان معترض کو اتنا بھی علم ہوتا۔ کہ وید منتر خود اپنی آپ ہی تفسیر ہیں۔ اور کسی اَیرا غیرا نتھو خیرا کے رحم کے محتاج نہیں خواہ وہ آتمانند ہو۔ یا آتمانند کا یار غار ہی کیوں نہ ہو۔ ہمیں شک گزرتا ہے۔ کہ آتمانند جی کو لفظ "طیب" کے معنی ہی نہیں آتے۔ جو وید منتروں پر اس قدر گندگی پھینک رہے ہیں ۔

پورانک ڈیپوٹیشن

مہاراجہ دربھنگہ کی زیر سرکردگی چند سرکردہ سناتنیوں کا ایک ڈیپوٹیشن وائسرائے کی خدمت میں اس غرض سے حاضر ہوا۔ کہ مندر پرویش بل کی مخالفت کرے۔ معلوم نہیں ہوتا کہ ڈیپوٹیشن والے پورانک ہوتے ہوئے کس منہ سے ایک عیسائی وائسرائے کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جس کے ساتھ زیادہ چھوت اچھوت کا سلوک روا رکھتے ہیں۔ پورانک ڈیپوٹیشن کا ایک عیسائی وائسرائے کی خدمت میں حاضر ہونا۔ اور اپنے دلت بھائیوں کو ان کی موجودہ قابل رحم حالت میں رکھنے پر بضد ہونا ایک ایسی کارروائی ہے۔ جو کہ کسی پورانک شاستر کی رو سے بھی جائز تصور نہیں کی جا سکتی۔ قدرتاً ایسے ڈیپوٹیشن کو دیکھ کر تو ایک عیسائی وائسرائے یہ خیال کرے گا۔ کہ جو لوگ اپنے ہی نچلے درجہ کے ملکی بھائیوں کے غمگسار نہیں۔ وہ ایک غیر ملکی قوم کے کیسے خیر خواہ ہو سکتے ہیں؟

ضبطی کے لئے واویلا

مسلم پریس کی جہادی سپرٹ آخر اپنا رنگ دکھلانے لگی ہے۔ لکھنؤ کے شیعہ اخبار "سرفراز" نے رسالہ "رنگیلا" کے خلاف قلمی جہاد شروع کیا۔ اس کی دیکھا دیکھی باقی مسلم پریس نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملانا ثواب دارین کا موجب سمجھا۔ اور آخر کار یہ آہ و بکا اس انتہا تک پہنچ رہی ہے۔ کہ اب رسالہ مذکور کو ضبط کرانے کے لئے دوڑ دھوپ ہو رہی ہے۔ اگر حکومت کی موجودہ مفتر لزل پالیسی سے شرپسندوں کی اسی طرح حوصلہ افزائی جاری رہی۔ تو وہ دن دور نہیں۔ کہ اسلام کے خلاف جن مغربی سکالروں نے کوئی کتاب لکھی ہے۔ اس کی بھی ضبطی کے لئے واویلا شروع ہو جائے گا۔

ضرورت ہے۔ کہ حکومت اس واویلا کے آگے ہتھیار ڈال دینے کی بجائے ہمت سے کام لے۔ اور پہلے ہر کتاب کے حسن و قبح کی جانچ کسی قابل تحقیقاتی کمیٹی سے جس میں کچھ مسلم اور کچھ غیر مسلم ممبر شامل ہوں کرا لیا کرے۔ اور پھر کوئی فیصلہ صادر کیا کرے ۔

دعوت نامہ

ایک شخص مسمی ابو البشیر مرزائی نے مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور سے گورمکھی زبان میں جو کہ نیمے ہندی اور نیمے اُردو ہے۔ ہمیں ایک دعوت نامہ بھیج کر تبلیغ احمدیت دی ہے۔ دعوت نامہ سر ماتھے پر۔ لیکن بہتر ہوتا۔ کہ دعوت دینے والا خود ہمارے پاس آتا۔ اور اس طرح اس سے بالمشافہ ہمارا کچھ تبادلۂ خیالات ہو جاتا۔ اور آسانی سے یہ ثابت ہو جاتا۔ کہ ایک ویدک دھرمی کو احمدیت کے مدعی کون سا ایسا نیا روحانی تحفہ پیش کر سکتے ہیں۔ جو کہ ویدوں میں مذکور نہیں۔ .... اور قادیانی بچارہ میں سربستہ ہے ۔

وعدہ شکن خدا

قادیانی مشن کے حواری جب آریہ سماج کے منہ آتے ہیں۔ تو نہ اخلاق دیکھتے ہیں۔ اور نہ ایمانداری سے کام لیتے ہیں۔ جو منہ میں آتا ہے۔ واہی تباہی بکے جاتے ہیں۔ لیکن ان ویدک الہیوں کے معترضین کی یہ حالت ہے۔ کہ ان کا بروزی یا مجازی یا غیر تشریعی نبی متوفی مرزا غلام احمد قادیانی بد عہدی و وعدہ شکنی کا الزام لگانے سے بھی پرہیز نہیں کرتا۔ چنانچہ آپ اپنی ایک تصنیف میں فرماتے ہیں۔ کہ "خدا وعدے کر کے پورے نہیں کرتا" ملاحظہ ہوں آپ کے الفاظ:-

"خدا وعدے کر کے پورے بھی نہیں کرتا"۔

حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۸۸/۳۸۹

ہمیں شک پڑتا ہے۔ کہ مرزا متوفی نے یہ الفاظ اس وقت دکھ بھرے دل سے لکھے ہوں گے جب آپ کو محمدی بیگم کے نکاح کے متعلق ویسی ہی ڈبل ناکامی ہوئی ہوگی۔ جیسی کہ سیالکوٹ میں ایام ملازمت کے دوران میں مختاری کے امتحان میں ہوئی تھی ۔

نوابی کے خواب

مرزائی غیر احمدی اصحاب کو تبلیغ کرتے ہوئے زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں۔ کبھی تو کہتے ہیں۔ کہ ہمارے آنجہانی پیر و مرشد مرزا غلام احمد درویش صفت تھے۔ مسیح موعود تھے۔ مہدی آخر الزمان تھے۔ کرشن رودر گوپال تھے۔ لیکن جب ہم پنجابی نبی کی تصانیف کو دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرزا صاحب اپنے آپ کو رئیس قادیاں لکھ کر خوش ہوتے تھے۔ اور نوابی کے خواب لیا کرتے تھے۔ ایک خط میں آپ لکھتے ہیں:-

"وحی الٰہی کی بنا پر مکان ہمارا خطرناک ہے۔ اس لئے آج مالی۲۶؎ خیمہ خریدنے کے لئے بھیجتا ہوں۔ چاہئے۔ کہ..... بہت عمدہ خیمہ معہ قناتوں اور دوسرے سامانوں کے بہت جلد روانہ فرمائیں۔ اور کسی کو بیچنے والوں میں سے یہ خیال پیدا نہ ہو۔ کہ کسی نواب صاحب نے یہ خیمہ خریدنا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ نوابوں سے دو چند سہ چند مول لیتے ہیں" ۔

(ملاحظہ ہو خطوط امام بنام غلام۔ صفحہ ۴)

برموقع تنبیہ

ریاست کشمیر اور ریاست الور کی طرح جو مسلمان ریاست کپور تھلہ میں شورش برپا کرنے کے درپئے ہیں۔ ان کو خالصہ بیروں نے برموقع ایسی تنبیہ کر دی ہے۔ جو ہندوؤں نے اپنی ہندو ریاستوں کو بچانے کے لئے نہ کی تھی۔ سکھوں کا معزز اخبار "شیر پنجاب" شورش پسندوں کو مخاطب کر کے لکھتا ہے:-

"اگر مہاراجہ صاحب نے ہمت نہ ہاری۔ تو گروہ اشرار کے دانت خالصہ ایسے کھٹے کرے گا۔ کہ انہیں چھٹی کا دودھ یاد آ جائے گا۔ سکھ سر نہیں گنے نہ کوئی جماعت ان کی ریاستوں پر چڑھائی کرے۔ اور وہ ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کے مصداق خاموش بیٹھے رہیں۔ برطانوی حکومت کو بھی ہم کپور تھلہ کے خلاف شرارت کے انسداد پر آمادہ کریں گے۔ اور خود بھی ریاست کی حدود میں بیرونی حملہ آوروں کو روکنے کی کوشش کریں گے" ۔

واقعی "شیر پنجاب" کا ایک ایک لفظ سنگھ جوانوں کی غیرت اور خودداری کا مظہر ہے۔ اور اس امر کی امتند

ضرورت ہے۔ کہ ہندو بھی اس سے کچھ سبق سیکھیں اور ہندو ریاستوں کو تباہی کے منہ میں جانے سے بچانے کا ثواب حاصل کریں ❊

ہوش کی دوا کرو!

قادیانی "فاروق" کچھ ایسا بے ڈھب واقع ہوا ہے کہ اس کی اصلاح نہ تنبیہ کر سکتی ہے۔ نہ مشفقانہ نصیحت۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کا قادیاں میں کام ہی رہ گیا ہے۔ کہ وہ اپنے امام کی ہر وقت مدح خوانی کرتا رہے۔ اور اسے خوش کرنے کے لئے دوسروں پر کیچڑ اچھالتا ہے۔ وید اور قرآن کا مقابلہ اور موازنہ کرتے ہوئے وہ اپنی ۲۸ فروری کی دو ورقی میں لکھتا ہے۔ کہ :-

"اپرا ودیا سفلی علوم ہیں۔ اور پرا ودیا علوم علوی" ❊

ہمیں شک گزرتا ہے۔ کہ "فاروق" کے ایڈیٹر کو لفظ سفلی کا ترجمہ ہی نہیں آتا۔ یا اگر آتا ہے۔ تو وہ دیانتدارانہ اخبار نویسی سے محض کورا ہے۔ اپرا ودیا کا ترجمہ دنیاوی علوم ہے۔ چونکہ چاروں ویدوں میں دنیا کے جملہ علوم کا بہترین ورن ہے۔ اس لئے ان کو اپرا ودیا کہا گیا ہے۔ قرآن شریف اپرا ودیا میں شامل نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے اندر نہ علم ریاضی کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اور نہ کسی دوسری Positive سائینس کا ❊

حقیقتِ تثلیث

ہمارے عیسائی بھائی جس مسئلہ تثلیث کو اپنے ایمان کا جزو لاینفک قرار دیتے ہیں۔ اور یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ "باپ ایک اقنوم۔ بیٹا دوسرا اقنوم۔ اور روح القدس تیسرا اقنوم۔ وہ اتنا نہیں سوچتے کہ الواحدۃ فی التثلیث والتثلیث فی الواحدۃ کا مسئلہ ہی عقل و علم کے خلاف ہے۔ چنانچہ پادری عماد الدین اس گورکھ دھندے کو سلجھاتے ہوئے صاف تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ بات آدمی کی سمجھ سے اونچی ہے" +

(تحقیق الایمان صفحہ ۱۳۲)

پادری فنڈر صاحب بھی کہتے ہیں۔ کہ "اس الجھن کا سمجھنا انسان کی طاقت سے باہر ہے" مزید برآں پادری صفدر علی بھی بہ ہٹ اقبال کرتے ہیں۔ کہ "دلائلِ عقلی سے اس کا ثبوت و بطلان دونوں ناممکن ہیں"۔

کاش ہمارے عیسائی بھائی اس پیچیدہ تثلیثی باندر جال کو خیرباد کہہ کر ویدک دھرم کی شرن میں آجائیں۔ اور اپنی عاقبت کو بخیر کریں ❊

شیوراتری کا ٹریکٹ

سناتن دھرم فری ٹریکٹ سوسائیٹی امرتسر

گیا ہے۔ اس ٹریکٹ میں بھگوان دیانند اور آریہ سماج کو سخت اور اشتعال انگیز گالیاں دی گئی ہیں۔ ہم ان گالیوں کے جواب میں کوئی کٹھور شبد لکھنا انار یہ پن سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے آچاریہ مہرشی دیانند پتھر کھا کر اور زہر پی کر بھی کبھی اپنے مخالفوں کو کوسا نہیں کرتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود ہم سناتن دھرم فری ٹریکٹ سوسائیٹی کے سنچالکوں کو یہ زریں مشورہ دیں گے۔ کہ وہ آریہ سماج اور آریہ سماج کے بانی کو گالیاں نکالنے کی بجائے اگر شیوراتری کی وہ اصلیت واضح کر دیں۔ جو کہ پرانوں میں مذکور ہے۔ تو زیادہ بہتر ہوگا۔ نیز یہ بھی زیادہ فائدہ مند ہوگا۔ اگر ہمیں ہمارے پورانک بھائی یہ بھی ساتھ ہی بتا دیں کہ مہادیو کی مادی مورتی بنانا اور پھر اسے بنگ وغیرہ میں ڈھالنا کہاں تک مناسب اور سارتھک ہے!

آل انڈیا سوراجیہ سنگ

رجعت پسند پورانک حلقہ سے یہ آواز سنائی دے رہی ہے۔ کہ ۱۵-۱۶ مارچ ۱۹۳۳ء کو دہلی میں آل انڈیا سناتن دھرم ورن آشرم سوراجیہ سنگ کا ایک اجلاس منعقد ہوگا جس میں مندر پرویش بل اور اچھوت اودھار بل کی زبردست مخالفت کی جائیگی۔ سنگ کے انعقاد کا بڑا حامی "پرچارک" امرتسری لکھتا ہے۔ کہ

"مہاراجہ دربھنگہ کی زیر صدارت جو سناتن دھرمی ڈیپوٹیشن دہلی میں والسرائے سے ملا تھا۔ اس کو والسرائے نے فرمایا تھا۔ کہ زمانہ جدوجہد کا ہے۔ اس لئے آپ اپنے خیالات کا پراپیگنڈہ کرکے گورنمنٹ کو دکھلا دو۔ کہ ہندوستان کے سناتن دھرمی اپنے فرائض کو محسوس کرتے ہیں"۔

ہم مذکورہ سنگ کے انعقاد کو اسی حالت میں ذمہ دار قرار دے سکیں گے۔ اگر اس میں جملہ خیالات کے سناتن دھرمیوں کو شامل کیا گیا۔ اور ان کو اپنے خیالات کا پورا پورا اور آزادانہ اظہار کا موقع دیا گیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی سوچا گیا۔ کہ سنگ کی کارروائی کی طرف حکومت ہی نے دیکھنا نہیں ہے۔ بلکہ ملک اور آئندہ ہندو نسلوں نے بھی اسے اپنے پیمانہ سے ماپنا ہے +

مرزائی دھماچوکڑی

معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنجہانی مرزا قادیانی کے زمانہ سے مرزائی لوگ اس قسم کے سازباز میں مصروف ہیں کہ کسی طرح ان کے بروزی یا مجازی نبی کا تعزیری ضابطہ قادیان میں رائج ہو جائے۔ اور کوئی مرزائی یا غیر مرزائی اس ضابطہ کی خلاف ورزی نہ کر سکے۔

دستہ تیار کیا جا رہا ہے۔ اور مرزائی ضابطہ کی تعزیری دفعات کا یہ حال ہے۔ کہ حال ہی میں موجودہ مرزائی امام نے چند معتوب اشخاص کے متعلق یہ اعلان کیا ہے۔ کہ "آج سے تا اعلانِ ثانی ان کے ساتھ کوئی احمدی کلام سلام نہ کرے۔ خواہ وہ باپ ہو۔ یا بھائی۔ بیٹا ہو یا بیوی۔ ماں ہو یا بہن۔ غرضیکہ خواہ کوئی رشتہ دار ہو یا غیر رشتہ دار۔ اور کسی کام کے لئے بھی ان سے کلام نہ کرے" ❊

بفرضِ محال اگر مرزائی امام کو قادیان کی آنریری مجسٹریٹی مل جائے۔ تو نہ معلوم پھر آپ کی اس قسم کی سزاؤں سے قادیان کے غیر مرزائیوں کا کیا حال ہو۔ یاد رہے۔ جو شخص اپنے دوستوں کو اپنے غضب کا نشانہ بنانے سے نہیں چوکتا وہ اپنے مخالفوں کا کیسے خیر خواہ ہو سکتا ہے؟

"العدل" کی ناسمجھی

گوجرانوالہ کا اخبار "العدل"، جو کہ کفن اتار کر پھر زندہ بننے کا مدعی ہے۔ ہم سے سوال کرتا ہے۔ کہ "بتلائیے نیوگ بری چیز ہے یا بھلی؟"

ہمارا جواب صاف ہے۔ کہ یہ آپت کال کا دھرم ہے۔ "العدل" کی طرح جو لوگ اسے عیش و عشرت کا مترادف سمجھتے ہیں۔ وہ اپنی ناسمجھی کا ثبوت دیتے ہیں۔ کیونکہ اس کے لفظی معنے ہیں "بحالت لاچاری عورت اور مرد کے مخصوص جنسی تعلقات" بہر حال خواہ کچھ بھی ہو۔ نیوگ اسلامی نکاح سے بدرجہا بہتر اور پاک تر ہے۔ کیونکہ لفظ نکاح کا مصدر "نکح" خود ہی بتلا رہا ہے۔ کہ وہ کسی شائستہ اطہاری ادھیمیتا کا مظہر نہیں ہے۔ "العدل" کا فاضل ایڈیٹر اگر "نکح" کے معنی نہیں جانتا۔ تو اس کے لئے مناسب ہے۔ کہ وہ پہلے کسی لغات کو consult کرے۔ اور پھر "پرکاش" کے منہ آئے ❊

تیوہار ہولی پر پابندیاں

جھنگ مگھیانہ سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شہر میں منادی کروا دی ہے۔ کہ بغیر لائیسنس حاصل کئے ہولی کا تیوہار منانا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ صاحب راج نیتی کا تقاضا یہ تھا۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب اول تو یہ حکم صادر نہ فرماتے اور ہندوؤں کو یہ کہنے کا موقعہ نہ دیتے کہ ان کی دیرینہ رسوم میں مداخلت کی گئی ہے۔ دوسرے اگر ان کا کوئی نیک مقصد تھا۔ تو مناسب یہ تھا کہ وہ جھنگ مگھیانہ کے ہندو معززین سے اس بارے میں باقاعدہ مشورہ کرکے ایسی کارروائی کرتے جس سے تیوہار

کسی قسم کی پابندی عاید نہ کی جاتی۔ اب اگر ہندوؤں نے حسب معمول اس پابندی کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ہولی نہ منائی تو اس سے ہندو جگت میں اس خیال کے بیدار ہو جانے کا احتمال ہے۔ کہ سرکاری افسران بھی ہندوؤں کے متعلق غیر رواداری سے کام لے کر غیر ہندوؤں کی ناز برداری کرتے ہیں۔ اور اس امر کی ضرورت بھی محسوس نہیں کرتے کہ ہندوؤں کی اشک شوئی اور دل جوئی کی جائے۔

تین قسم کے مسیح

تواریخ جاننے والے اور مذہبی معاملات کی ریسرچ کرنے والے حضرات اس امر سے آگاہ ہیں۔ کہ علاقہ ناصرت میں مریم صدیقہ کے ہاں ایک بیٹا کنوارے پن کی حالت میں پیدا ہوا جس کا نام یسوع مسیح رکھا گیا۔ لیکن جب سے ہماری ہمسائیگی (قادیان) میں ایک خود ساختہ بالخود مشتہر کردہ مسیح موعود پیدا ہوا ہے۔ مسیح بھی تین قسم کے ہو گئے ہیں چنانچہ "پیغام صلح"، کے ۳ مارچ کے پرچہ میں ایک صاحب جن کا نام مولوی محمد عثمان ہے۔ فرماتے ہیں :-

"تین قسم کے مسیح ہیں۔ ایک قرآنی مسیح۔ ایک انجیلی مسیح۔ اور ایک مسیح الدجال۔ قرآنی مسیح اور ہے۔ اور انجیلی مسیح اور ہے" (صفحہ ۵)

ہمیں ڈر ہے۔ کہ اگر اسی طرح ہر ایک پیغمبر کے تین تین پیغمبر بننے شروع ہو گئے۔ تو پھر چوبیس ہزار اسلامی پیغمبروں کے سہ گنا پیغمبر بن جائیں گے۔ اور ۷۲ ہزار پیغمبروں کی ہستی کو مدنظر رکھتے ہوئے سمجھدار لوگ ان حدیثوں اور تفسیروں کی خاک قدر کریں گے۔ جنمیں صرف ۲۴ ہزار پیغمبروں کا ہی تذکرہ ہے ❊

ریویو

سندھیا کی بھومکا اور فلاسفی

مذکورہ پستک اردو بھاشا میں شریمان مہاشہ کوڑے مل جی آنند مظفر گڑھ کی تصنیف ہے۔ اور صفحہ ۳۰۷ پر مشتمل ہے۔ پستک کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسے خاص محنت اور جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے۔ اور جہاں تک مصنف سے ہو سکا ہے۔ اس نے اسے دلچسپ بنانے کی کوشش کی ہے۔ اس کے مطالعہ سے سندھیا کرنے والوں کو زیادہ لابھ ہو سکتا ہے۔

کتاب کی قیمت ایک روپیہ رکھی گئی ہے۔ اور یہ پنڈت چمپند شرما مالک ویدک پستکالیہ [illegible] روڈ۔ لاہور سے مل سکتی ہے ❊

ویدشاستر یا ست وِدّیا ہے

(از راؤ بہادر راجیہ رتن شری ماسٹر آتما رام جی۔ بڑودہ)

آپٹے کرت سنسکرت انگریزی شبدکوش مشرقی اور مغربی جملہ سنسکرت والوں کے لئے ایک مسلمہ شبدکوش ڈکشنری ہے۔ اس نامی شبدکوش کے صفحہ ۱۴۹ پر

शास्त्र (ششاستر)

شبد دیا ہوا ہے۔ اس کے معنی انگریزی میں مندرجہ ذیل ہیں:۔

I. Any department of Knowledge

II. Science

الفاظ۔ کے علم کا کوئی صیغہ ۲۔ سائنس یعنی پدارتھ وِدّیا سنسکرت لٹریچر میں۔ مانوی تواریخ یعنی اتہاس کے لئے آپ کو کبھی شاستر شبد کا استعمال نہیں ملے گا۔ اور وید۔ آیوروید۔ درشن شاستر ویاکرن شاستر مہا بھاشیہ شاستر۔ نرکت شاستر اور دھرم شاستر وغیرہ کے لئے یہ شبد ملے گا۔ لیکن رامائن۔ مہابھارت۔ اٹھارہ پوران اور کاویہ گرنتھوں وغیرہ کے لئے کبھی بھی شاستر شبد نہیں آتا ہے۔ یہ ڈنکے کی چوٹ سے ہم بلا خوف مبالغہ چیلنج پروک کہتے ہوئے جملہ سنسکرت دان پنڈتان ہندوستان کی رائے کا بھی اظہار کر دیتے ہیں۔

جیسا یہ بات ہے۔ تو مہابھارت کے شانتی پرب میں بھگوتم بتامہ جی نے

"ماتا کو پرم گورو اور وید کو پرم ست شاستر"

جو کہا ہے۔ اس پر بھی غور کرنا ہوگا۔ مہرشی منو جی نے بھی وید کو پرم پرمان جو لکھا ہے۔ اس پر بھی غور کرنا بہت لازمی ہے ؛

ریاست گونڈل کاٹھیاواڑ کے راجہ صاحب ٹھاکر شری بھگوت سنگھ جی ایم۔ ڈی جو انگریزی کے نامی فاضل ہیں خود ایک نامی کتاب:۔

"History of Aryan medicine"

(آرین طبابت کی تواریخ) تصنیف کی ہے۔ اور اس کو لیپتنٹ لائیٹ کے نامی ڈاکٹر استاد کے نام پر سمرپن کیا ہے۔ لہذا یوروپ میں اس کا شہرہ ہے۔ اور آج تک جو اس کے دیباچہ میں وہ لکھ چکے ہیں۔ اس کی تردید کوئی مائی کا لال "آزاد خیال" نہیں کر سکا۔ اب ہم جتلا نا چاہتے ہیں۔ کہ اس کے عالمانہ سائنس سے بھرپور دیباچہ میں ۲ باتیں انہوں نے سِدّھ کی ہیں۔ اوّل۔ انہوں نے شاستر شبد کے ارتھ سائنس کی کتاب کے کئے ہیں ؛

دوئم۔ انہوں نے آیوروید کا آدی منبع وید کو دکھلایا

سکھانے نہیں آتا۔ لہذا وید جو آدی کال میں ہوئے وہ نہ صرف شاستر ہی ہیں۔ کنتو ایشور پرمت گیا ہیں۔ اس وقت ہمارے سوچا گیا ہے اگر یہ سماج کے منتریوں نیم ہیں

"ست وِدّیا"

شبد وید کے لئے مہرشی دیانند جی نے لکھ دیا ہے۔ اس پر ایک عرصہ سے اخبارات میں بحث مباحثہ چل رہا ہے۔ میں اس مباحثہ کو نہایت مبارک فال سمجھتا ہوں۔ وجہ یہ کہ یہ مباحثہ کا ولیس رہ جُھکا ہے۔ اس پر ایک آریہ عالم سجن اٹکل رائے یہ دیتے ہیں۔ کہ ہمیں ست وِدّیا سے مغربی سائنس کے ارتھ کبھی نہیں لینے ہوں گے۔ کارن یہ کہ وہ سائنس دن بدن بدلتی رہتی ہے۔ اور یوروپ والے اس کو ست وِدّیا نہیں مان رہے ؛

اس پورو پکش کے جواب میں میرا اُتر پکش یہ ہے۔

میرا اُتر پکش

بات اصل میں یہ ہے۔ کہ مغربی سائنس کی تھیوریاں جن کو ہم سنسکرت بھاشا میں "واد" वाद کہتے ہیں۔ بدلتے رہتے ہیں۔ کارن یہ کہ وہ سِدّھانت کے درجہ پر نہیں پہنچے۔ لیکن پانی ٹھنڈا۔ اور بھاپ میں جوش و حرکت دینے کی شکتی ہے۔ ان کو ان کی سائنس نہیں بدل سکی۔ یہ سِدّھانت ہے۔ قریباً ۲۰۰۰ برس ہوئے۔ نیوٹن صاحب نے قریباً ۳۰۰ برس ہو چلے۔ ثقل کا مسئلہ دریافت کیا تھا۔ کیا وہ سِدّھانت بدل گیا؟ ہرگز نہیں۔ اگر نیوٹن صاحب کے وقت میں سیب زمین پر گرتا تھا۔ تو کیا اب نہیں گرتا؟

واضح ہو۔ کہ یوگی رشی دیانند نے "ست وِدّیا" جو شبد آریہ سماج کے تیسرے مبارک نیم میں استعمال کیا ہے۔ اس کے ارتھ بلاشبہ ست یعنی ایشور۔ جیو اور پرکرتی سمبندھی وِدّیا کے ہی ہیں۔ کارن یہ۔ کہ ست شبد کا پریوگ وہ اپنے وید بھاشیہ میں اس پرکار کرتے ہیں

مغربی سائنس کے वाद (وادوں) کے ارتھوں میں جو سجن "ست وِدّیا" کا پریوگ کرتے ہیں۔ وہ میرے سجن ہیں چاہے وہ کسی پارٹی کے کیوں نہ ہوں۔ "ست وِدّیا" کے ارتھ جہاں ایک طرف ہمیں جاننا چاہئے۔ وہاں دوسری طرف مغربی سائنس اور سائنس کی Theories (واد) میں بھی فرق نہیں دیکھ سکتے ؛

ہیں۔ اُنہوں نے ایک دن مجھ سے کہا۔ کہ میں آپکی گورو گرنتھ صاحب کے متعلق میں بھاری بھگتی دیکھتا ہوں۔ آپ ویدوں کے بھی بھاری بھگت ہیں۔ آپ بتلا سکتے ہیں۔ کہ گرنتھ صاحب کی موجودگی میں آریہ سماج یا آپ کے وید بھاشیہ کی سنسار کو کیا ضرورت ہے؟"

میں نے جواب دیا۔ کہ "ایک اونکار کی عظمت اور توحید کا درس یعنی برہم وِدّیا یا اُپنشد وِدّیا کا نہایت مبارک اور قابلِ قدر کام بلاشبہ گورو گرنتھ صاحب سمجھے دیتا ہے۔ اور دے سکے گا۔ لیکن میں گھر میں ہَون کیوں کروں؟ بندہ کس عمر میں شادی کرے؟ راجہ کے فرائض کیا ہیں؟ سودا جیہ کیا ہے؟ مُردہ کیوں جلائیں؟ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ بجلی وغیرہ وغیرہ سے ہم کیا کیا لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ یا ہم کو لینے ہوں گے ...... وغیرہ جملہ امور کے متعلق گورو گرنتھ صاحب بلاشبہ خاموش ہے۔ اس وقت مجھے وید بھاشیہ کی ضرورت ہوگی" ـــــ وہ سکھ سجن میرے اس نویدن سے اتنے خوش ہوئے۔ انہوں نے وید بھاشیہ اجمیر سے منگا کر پڑھنا بھی شروع کر دیا ہے ؛

لہذا اگر وید ست وِدّیا کی پستک نہ ہوتا۔ تو ہمارا کام برہمو سماج کی طرح اُپنشد یا گورو گرنتھ صاحب سے برہم وِدّیا سمبندھی بلاشبہ چل سکتا تھا۔ اس اپنے بیان کی تائید میں پراچین ایک نامی اُپنشد کے رشی وچن کا مطلب دے کر میں اس لیکھ کو ختم کروں گا۔ کارن یہ۔ کہ ہمارے جملہ آریہ مہربان چاہے وہ کسی پارٹی کے کیوں نہ ہوں۔ اُپنشد کے اس رشی وچن کا بلاشبہ بھاری مان کرتے ہوئے غور کریں گے۔ اور ست وِدّیا شبد رشی نے کیوں لکھا۔ شاید کبھی اس کی داد دے سکیں ؛

واضح ہو۔ کہ منڈک اُپنشد کے شروع میں ہی "اپرا" اور "پرا" وِدّیاؤں کی چرچا کرتے ہوئے بتلایا گیا ہے۔ کہ اپرا علوم سے مراد دنیوی علوم و فنون سے ہے۔ اور وید بلاشبہ ان "اپرا" علوم کے خزانے ہیں ؛

اس لئے ہم اگر مہرشی دیانند کے ست وِدّیا کے ارتھ ایشور۔ جیو اور پرکرتی سمبندھی وِدّیاؤں کے کریں۔ تو ہم غلطی نہیں کرتے۔ اور مہرشی دیانند تو یوگی اور منطقی پورن تھے۔ اس لئے انہوں نے ست وِدّیا کے جو ارتھ سمجھے۔ وہ بلاشبہ رگ اور یجر وید بھاشیہ میں نرکت شاستر کے آدھار سے کر کے دکھا دئے ؛

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا

سمواد کالم

چونکہ پچھلے ہفتہ پوجنیہ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج لاہور سے باہر تشریف لے گئے تھے۔ اس لئے "پرکاش" کے "سمواد کالم" میں ان کی غیر موجودگی کی وجہ سے کچھ شائع نہ ہو سکا۔ اس دفعہ بھی چونکہ آپ لاہور سے باہر منٹگمری تشریف لے گئے ہیں۔ اس لئے آپ کی غیر حاضری میں ذیل کے پرشن کا جواب شری پنڈت نردیو جی شاستری سِدّھانت شرومنی ادھیاپک اپدیشک مہاودیالیہ و شری پنڈت ایشور چندر جی درشن ادھیاپک۔ اپدیشک مہاودیالیہ اور شری پنڈت پریہ ورت جی ویدواچسپتی ایڈیٹر "آریہ" ہندی نے بہ صبر غور و خوض کے لکھ دیا ہے۔ اسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ پرشن کرتا مہاشہ برکت رام جی آریہ ساکن پھیچا وطنی ہیں:۔

پرشن۔ کبھی کبھی یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ کئی آریہ سجن ہَون یا سندھیا کے پشچات ہاتھ جوڑ کر سر جھکاتے ہیں۔ پوچھا یہ لگتا چاہئے۔ کہ وہ کس بھاؤ سے ایسا کرتے ہیں۔ کیا اس وشیہ میں کوئی شاستریہ پرمان ہے؟ اور کہ وہ کس کو سر جھکاتے ہیں؟

اُتر۔ چونکہ سندھیا اور پرارتھنا کے وقت منشیہ نمرتا کے بھاؤ کو پرگٹ کرتا ہے۔ اس لئے ہَون یگیہ یا سندھیا کے پشچات وہ اپنے مانسک بھاؤ کو پرکاش کرنے کے لئے قدرتاً نمرتا کے پاک اور فطری جذبہ سے متاثر ہو کر پرم دیو پرماتما کو ہی سر جھکاتا ہے۔ جیسا کہ وید بھگوان خود فرماتا ہے:۔

नमः शम्भवाय च नमो मयोभवाय च नमः शंकराय च मयस्कराय च नमः शिवाय च शिवतराय च ॥ य.अ.१६ मं.४१

ارتھ:۔ نمسکار اس ایش کو سکھ کلیان جہاں! جس کی کرپا و شکتی سے جیون سکل جہاں!!

अग्ने नय सुपथा राये अस्मान् । विश्वानि देव वयुनानि विद्वान् । युयोध्यस्मज्जुहुराणमेनो भूयिष्ठां ते नम उक्तिं विधेम ॥ य.अ.४० मन्त्र १६

ارتھ:۔ اے پرکاش سوروپ! کرونا مے پربھو! تو ہمیں دھرم کے اتم مارگ سے وگیان۔ دھن اور سکھ پراپت کرنے کے لئے سنمارگ سے لے چل۔ سب اتم گیانوں اور مارگوں اور لوکوں کو جانتا ہوا ہم سے کٹل ویوہار کو دور کر۔ تاکہ تیرے ہم بہت بہت نمرتا پورک ستتی وچن کریں ؛

رموزِ الٰہی یعنی ایش اُپنشد

(از شری پنڈت وشنو دت جی بی۔ اے۔ ایل ایل بی ایڈووکیٹ فیروزپور)

ابتدائی کلمات

متقدمین کی جو وراثت علم و ادب کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے۔ اُس میں سے اُپنشدوں کا خزانہ نہایت بلند مرتبہ رکھتا ہے۔ کیا غیر ممالک کے فلسفہ دان و محقق اور کیا اہلِ ہند بلا تخصیص مذہب و ملت اس بحرِ بے پایاں سے مستفید ہوتے رہے ہیں۔ البیرونی۔ داراشکوہ اور علم و تحقیقات کے دیگر مسلمان حامیان نے تو اپنشدوں کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ لیکن یوروپ اور امریکہ کے اہلِ بصیرت بھی اس لازوال چشمۂ روحانی کو کچھ کم محبت سے نہیں دیکھتے رہے۔ عہد اورنگ زیب میں ایک فرانسیسی سیاح اپنشدوں کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ کرا کر لے گیا۔ یوروپ میں لاطینی زبان کا لباس الہامی اپنشدوں کو پہنایا گیا۔ جرمنی کے ایک فلاسفر شوپن ہار نے لاطینی زبان میں اپنشدوں کو پڑھا۔ ان کا مقولہ تھا کہ "زندگی بھر یہ میری راحت کا باعث رہی ہیں۔ بوقتِ وفات بھی میرے لئے باعثِ تسکین ہوں گی"۔ بستر استراحت پر قدم رکھتے وقت یہ فاضل اجل اور علامۂ عصر اپنشدوں کا ایک مقبول کتاب کھول کر ورد زبان کر لیتا تھا۔ اور سوتے وقت سرہانے کے نیچے اپنشد رکھ لیتا تھا۔ تاکہ صبح اُٹھنے کے ساتھ ہی اس کتاب کا مطالعہ کر سکے۔

امریکہ میں مسٹر ایمرسن ایک مشہور اہلِ قلم اور شہرۂ آفاق فلسفی ہو چکے ہیں۔ جن کی تصانیف کو ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں میں اعلیٰ امتحانات میں درجۂ نصاب حاصل ہے۔ اُنہوں نے اپنی کتب میں لازوال زندگی کے مضمون پر خامہ فرسائی کرتے ہوئے اپنشدوں کی تعریف کی ہے۔ اپنشدیں اُن کے کتب خانہ کی زینت تھیں۔

ہندوستان کے شہرۂ آفاق مصنف ڈاکٹر رابندرناتھ ٹیگور کو سیاحتِ امریکہ کے دوران میں جب مسٹر ایمرسن کے فرزندِ ارجمند سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ تو اُن کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ کیونکہ ہندوستان کی یہ لافانی کتابیں اس وقت بھی اُن کی لائبریری میں موجود تھیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اہلِ ہند اس چیز کی طرف سے غافل و لاپرواہ ہیں۔ ہم ایش اُپنشد کا اُردو ترجمہ ناظرینِ "پرکاش" کے لئے شائع کرتے ہیں۔ لفظ "ایشو اُپنشد" کا لفظی ترجمہ اُردو میں "رموزِ الٰہی" ہے۔ یقیناً ناظرین کو ایش اُپنشد کے مطالعہ سے خاص لطف آئے گا۔

ایش اُپنشد کا ترجمہ راجہ رام موہن رائے۔ ڈاکٹر اینی بیسنٹ اور اروند گھوش نے بھی کیا ہے۔ اس ترجمہ میں تحت اللفظی سے اجتناب کیا گیا ہے۔ حتی الوسع یہ امر مدِ نظر رکھا گیا ہے۔ کہ عمیق سے عمیق خیالات کا ترجمہ عام فہم الفاظ میں کیا جائے۔ ہم اپنی علمی استعداد کی کمی کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ اور ملک و قوم کی محبت سے متاثر ہو کر یہ مضمون نذر کرتے ہیں۔ برگ سبز است تحفۂ درویش۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

ایش اُپنشد (رموزِ الٰہی)

۱ جو کچھ حیطۂ ارضی پر حرکت پذیر ہے۔ وہ مالک کے مکان کے سایۂ عاطفت میں ہے۔ دُنیا میں حرص و ہوس کو چھوڑ کر راحت کا سامان پیدا کرو۔ طمعِ نفسانی سے بچو کہ جاہ و حشمت کسی کی نہیں ہے۔

۲ کامل راستبازی سے صد سالہ زندگی کی تمنا کرو۔ انسانی زندگی کا یہ معراج افعال کی اسیری سے رستگاری دلاتا ہے۔ اس کے سوائے دُنیا میں اور کوئی راہِ مستقیم نہیں ہے۔

۳ کئی طبقات ایسے بھی ہیں۔ جہاں عمیق ظلمت اور شیطانی جذبات کی حکومت ہے۔ ضمیر کش اشخاص کے لئے دُنیاوی زندگی کے اختتام پر یہی منزلِ مقصود ہے۔

۴ غیر متحرک۔ وحدہٗ لاشریک۔ دل سے بھی تیز رفتار وُہ ذاتِ ایزدی ہے۔ حواس اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ طاقتِ الٰہی ان سے پیشتر ہے۔ قائم بالذات ہے۔ تیز رفتار دور زبان سے غیر موثر ہے۔ اس کی طاقت لازوال کا کرشمہ ہے۔ کہ ہوا دُنیا کو زندگی بخشتی ہے۔

۵ یہ ذاتِ ایزدی متحرک ہے۔ اور غیر متحرک ہے۔ دور ہے۔ اور نزدیک ہے۔ یہ عالم کون و مکان میں موجود ہے۔ اور اس سے باہر بھی ہے۔

۶ جو شخص جملہ خلائق کو روحِ عظیم میں اور روحِ عظیم کو جملہ خلائق میں محسوس کرتا ہے۔ وہ اس احساس کی منزل پر جاگزین ہو کر ہر قسم کے خوف و خطر سے بالاتر ہو جاتا ہے۔

۷ جس شخص کے احساس میں جملہ خلائق خانۂ خدا ہیں اور جو وحدہٗ لاشریک کی ہستی کو محسوس کرتا ہے۔ کون سا دھوکہ یا رنج و محن ہے۔ جو اس پر قابو پا سکتا ہے؟

۸ وُہ ہر جگہ حاضر و ناظر۔ نورِ کل۔ غیر مجسم زیان و گزندگی زندگی سے بالاتر۔ عضوِ جسمانی سے مبرا و پاک۔ گناہوں سے مبرا و معرا۔ علیم کل۔ فہم و فراست کا بحرِ بے پایاں۔ محیطِ کل۔ قائم بالذات ہے۔ اس نے لا انتہا عرصے سے اپنی مخلوق کا نیک و بد انجام کا سلسلہ دیغیر متناہی قائم کر رکھا ہے۔

۹ جہالت کے پجاری انتہا درجہ کی تاریکی میں بستے ہیں۔ لیکن علم و عقل پر فخر و ناز کرنے والوں کا ٹھکانا اس سے بدتر جگہ ہے۔

۱۰ علم و عقل کی منزلِ مقصود مختلف ہے۔ اور لاعلمی کا معراج دیگر ہے۔ اہلِ صدق و صفا کا یہ پند دلپذیر ہے۔ جو اُنہوں نے ہمیں عطا کیا ہے۔

۱۱ جو شخص جہالت، اور علم و عقل ہر دو کے معراج کو بخوبی سمجھتا ہے۔ وہ بذریعہ جہالت یعنی نیک افعال موت پر فتح حاصل کرتا ہے۔ اور بذریعہ علم و عقل حیاتِ ابدی حاصل کرتا ہے۔

۱۲ فنا ہو جانا ہی زندگی کا معراج پیشِ نظر رکھنے والے عمیق ترین ظلمت کا شکار ہوتے ہیں۔ اس سے عمیق ترین ظلمت اُن کے لئے ہے۔ جو دُنیا میں دُنیاوی تکمیل کے طلبگار ہیں۔

۱۳ دُنیاوی تکمیل کے معراج سے جو کچھ حاصل ہوتا ہے۔ وہ زندگی کے فنا ہو جانے کے معراج سے مختلف ہے۔ اہلِ صدق و صفا کا یہ پند دلپذیر ہے۔ جو اُنہوں نے ہمیں عنایت کیا ہے۔

۱۴ جو شخص دُنیاوی تکمیل اور زندگی کی موت ہر دو امورات کو بخوبی سمجھتا ہے۔ وہ فنائے زندگی کے اصول کے ذریعہ سے موت پر فتح حاصل کرتا ہے۔ اور دُنیاوی تکمیل کے ذریعہ سے حیاتِ ابدی حاصل کرتا ہے۔

۱۵ حق ایزدی پُر جلال مظہر طلائی نقاب میں پوشیدہ ہے۔ اے آفتابِ کل میری آنکھوں کے سامنے سے اس نقاب کو دور کر دے۔ تاکہ راستی اور حق کو اپنی آنکھوں کا منظر بنا سکوں۔

۱۶ اے آفتابِ کل۔ رازق۔ پروردگار۔ دوسانِ فلک کے سیاحِ لاشریک۔ سلطانِ جہان۔ اپنی پُر جلال شعاعیں پھیلا دے۔ اور چمکا دینے والی تیز روشنی کو اکٹھا کر لے۔ تاکہ میں تیرا جلال حسنِ حق بین سے دیکھ سکوں۔ میں وُہی شخص ہوں۔ جو تجھ میں موجود ہے۔

۱۷ میرا سانس ابدی ہوا میں جذب ہو جائے گا۔ اور جسمِ خاکی راکھ کا ڈھیر کر دیا جائے گا۔ اے دلِ آدم۔ اسمِ اعظم یعنی خدائے ذوالجلال کے حقیقی نام کو یاد رکھ۔ اپنے افعال کو پیشِ نظر رکھ۔ اے دل یاد رکھ۔ اور یاد رکھ اپنے افعال کو۔

۱۸ اے نورِ ابدی۔ اپنے افعال کا ثمرہ حاصل کرنے کے لئے ہمیں صراطِ مستقیم پر لے چل۔ خداوند تجھے کل راستے بخوبی معلوم ہیں۔ انہیں دور کر۔ ہم بار بار تیرے سامنے سر بسجود ہیں۔

(ایشو پنشد ختم ہوئی)

آریہ سماج سب دُکھوں کا علاج

(از قلم گوہر رقم لالہ نانک چند جی ناز۔ ایڈیٹر "پرتاپ" لاہور)

میں پوچھتا ہوں کس لئے آریہ سماج کو — ہے کس لئے عزیز مجھے آریہ سماج
لیتا ہوں کس لئے میں دیانند کے قدم — کیوں سر پہ احترام کا رکھتا ہوں اسکے تاج
کیوں چاہتا ہوں میں کہ بلند اس کا نام ہو — اور اس کے نیموں کو جہاں میں ملے رواج
وہ شان ملنے والی ہے جو دوسروں کو کل — کیوں ہے مری دعا کہ وہ حاصل ہو اس کو آج
دُنیا کی سبھی تائیں جھکیں اس کے پاؤں پر — دُنیا کے لوگ اس ہی کو دیتے چلیں خراج
کیوں میری کامنا ہے کہ جے اس کی بیٹھا ہو — قائم ہو اس کا سارے منشوں کے دل پہ راج

ان سب کا گر جواب کوئی ہے تو ہے یہی
ہے جگ کے سب دُکھوں کا علاج آریہ سماج

عدل و انصاف کا مجسمہ دیوان ساون مل

(مہاشہ "ناتھ" جالپوری کے قلم سے)

پنجاب میں ۱۸۱۵ء سے لے کر ۱۸۴۰ء تک مہاراجہ رنجیت سنگھ کا راجیہ رہا۔ اس وقت نہ تو کوئی عدالت ہائے خفیفہ تھیں نہ کوئی ڈسٹرکٹ کورٹ۔ نہ کوئی سیشن کورٹ اور نہ ہی کوئی چیف کورٹ یا ہائی کورٹ تھی۔ صرف رائے عامہ کو احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ دھرم کے پکھش کو مکھیہ سمجھا جاتا تھا۔ اور کسی سیاسی مصلحت یا رنگت کے امتیاز کی بناء پر عدل و انصاف کی گردن پر آرہ نہ چلایا جاتا تھا۔

مہاراجہ نے اپنی ساری سلطنت کو مختلف صوبوں میں تقسیم کیا ہوا تھا۔ ملتان کا صوبہ دیوان ساون مل جو بڑے سکنہ اکال گڑھ کی تحویل میں تھا۔ دیوان صاحب اپنے وقت میں پہلے درجہ کے بارعب و لے ریا حاکم تھے۔ آپ کے عہد میں شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیا کرتے تھے۔ جرائم پیشہ لوگ آپ کے نام سے کانپتے تھے۔ چور اور ڈاکو آپ کی آمد کا حال سنکر اس طرح د۔ف۔ع ہو جاتے جس طرح گدھے کے سر سے سینگ۔

دیوان صاحب کے زمانہ میں صوبہ ملتان کی زراعت اور تجارت اپنے کمال پر تھی۔ کیونکہ جہاں آپ کے نام کی دوہائی دی جاتی۔ زراعت اور تجارت کو نقصان پہنچانے والے افراد تھر تھر کانپتے۔ اور اپنی حرکات شنیعہ کے باعث کیفر کردار کو پہنچتے۔ سارے صوبہ کے اندر یہ عام چرچا تھا۔ کہ دیوان صاحب نے اپنے عدل و انصاف سے نوشیرواں کی یاد کو ہر کس و ناکس کے دل سے محو کر دیا ہے۔ اور خلق خدا سے دھرم اوتار کا خطاب حاصل کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دن دیوان ساون مل کے فرزند ارجمند شکار کھیلنے گئے۔ شکار تو آپ کو کوئی ہاتھ نہ آیا۔ لیکن گرمی نے آپ کو بڑا پریشان اور بے حال کر دیا۔ پیاس نے آپ کو بے طرح ستایا جب آپ جنگل سے چند قدم آگے نکل آئے۔ تو سامنے کماد کا ایک کھیت دیکھا۔ خیال آیا۔ کہ وہاں سے کچھ گنے لے جائیں۔ اور ان کو چوس کر پیاس بجھائی جائے۔

خیال آتے ہی آپ نے اپنا گھوڑا کھیت کے چاروں طرف دوڑایا تاکہ کہیں کھیت کا محافظ نظر آ جائے۔ اتفاقیہ کھیت کی شمالی جانب آپ کو ایک بڑھیا کھیت کے پاس بیٹھی ہوئی نظر آئی۔ کنور نے سمجھا۔ کہ کھیت کی مالک وہ بڑھیا ہی ہے۔ اس پر کنور کی کچھ ڈھارس بندھی۔ کہ اب پیاس کو دور کرنے کا پربندھ ہو جائے گا۔ چنانچہ آپ کی بڑھیا سے ذیل کی بات چیت ہوئی:-

کنور - مائی جی! مجھے سخت پیاس لگی ہے۔ آپ مجھے دو چار گنے دیدیں۔ آپ کی بڑی نوازش ہوگی۔

بڑھیا - جب تک میرا خاوند نہ آئے۔ میں آپ کو کوئی گنا نہیں دے سکتی۔

کنور - آپ مجھ سے ان گنوں کی قیمت لے لیں۔

بڑھیا - میرے مالک نے مجھے کماد کی رکھوالی کا حکم دیا تھا۔ گنے بیچنے کی اجازت نہ دی تھی۔

کنور - معمولی بات ہے۔ دو چار گنوں کی جو قیمت چاہو۔ لے لو۔

بڑھیا - قیمت کا معاملہ نہیں ہے بلکہ سوال تو اجازت کا ہے۔

کنور - مالک کے واپس آنے کی کب تک امید ہے؟

بڑھیا - یہ کہنا مشکل ہے۔ ممکن ہے۔ وہ ابھی آ جائے۔ یا شام تک نہ آئے۔

جب کنور بڑھیا سے بات چیت کر رہے تھے۔ آپ کے باڈی گارڈ جوان بڑھیا کی ضد پر غصہ سے دانت پیس رہے تھے۔ کنور نے جب دیکھا۔ کہ بڑھیا سمجھانے بجھانے سے نہیں مانتی۔ اور ادھر پیاس سے جان نکل رہی ہے۔ تو فرط اضطراب میں آپ نے کھیت میں سے دو تین گنے جبراً اکھاڑ لیئے۔ اس پر فریقین میں ذیل کی بات چیت ہوئی:-

بڑھیا - دوہائی ساون مل کی۔ میں تو لٹ گئی۔

ایک جوان - مائی! شور مچانے کا کیا فائدہ؟ کنور صاحب نے گنے توڑے ہیں۔ وہ دیوان صاحب کے صاحبزادہ ہیں۔ شور مچا کر تو کنور صاحب کا کیا بگاڑ لے گی؟

بڑھیا - اگر ملتان کا صوبہ دار دیوان ساون مل ہے۔ اور پنجاب کا مالک مہاراجہ رنجیت سنگھ ہے۔ تو کنور اس زیادتی کے لیئے تکلیف اٹھائے گا۔

شہر ملتان میں اس وقت دیوان ساون مل کا دربار لگا ہوا ہے۔ دربان ہر دروازہ پر پہرہ دے رہے ہیں۔ سائلان اپنی شکایات پیش کر رہے ہیں۔ اتنے میں سامنے سے ایک بڑھیا چلاتی ہوئی آتی ہے۔ اور دربان سے یوں ہمکلام ہوتی ہے:-

بڑھیا - دوہائی دیوان ساون مل کی۔

دربان - مائی! ... دیوان صاحب ابھی مشغول ہیں۔ فارغ ہو کر تیری عرض سن لیں گے۔

بڑھیا - بہت بہتر!

دیوان صاحب - (ایک پہرہ دار سے) جلد اس بڑھیا کو میرے پاس لے آؤ۔

بڑھیا دربار میں لائی جاتی ہے۔ اور بلند آواز سے کہتی ہے۔ "دوہائی دیوان ساون مل کی"۔

دیوان صاحب - کیوں مائی جی! کیا شکایت ہے؟

بڑھیا - دیوان جی! آپ کے کنور صاحب میرے منع کرنے کے باوجود میرے مالک کے کھیت سے گنے توڑ لائے ہیں۔

دیوان صاحب - مائی جی! دھیرج رکھو۔ ابھی تمہارا انصاف ہوگا۔ (پہرہ دار سے) جاؤ۔ ابھی کنور کو دربار میں حاضر کرو۔

دیوان صاحب کے دولت کدہ پر چوکیدار پہرہ دے رہے ہیں۔ اور کنور اپنی ماتا کے پاس بیٹھے بھوجن کھا رہے ہیں۔ اتنے میں پہرہ دار کا سندیش اندر آ پہنچتا ہے۔ کہ دیوان صاحب کنور کو دربار میں یاد کر رہے ہیں۔

دیوانی صاحبہ - بیٹا! روٹی کھاؤ۔ شکار سے ابھی ابھی تھک کر آئے ہو۔ ذرا سستا کر دربار میں چلے جانا۔

کنور - ماتا جی! مجھے جانے دو۔ کیا معلوم۔ کہ میرا دانہ پانی اس دنیا سے اٹھ چکا ہو۔ پرنام نمسکار کرتا ہوں۔

پہرہ دار (دروازہ سے باہر) کنور جی! دیوان صاحب یاد فرماتے ہیں۔

کنور - چلئے میں حاضر ہوں۔ لیکن اتنا تو بتلا دو۔ کہ بات کیا ہے؟

پہرہ دار - کوئی بڑھیا دربار میں آ کر دیوان صاحب کے نام کی دوہائی دے رہی تھی۔ وہ کہتی تھی۔ کہ کنور نے زبردستی میرے مالک کے کھیت سے گنے توڑے ہیں۔

کنور دربار میں حاضر ہو جاتا ہے۔ اور اپنے والد بزرگوار دیوان صاحب کو پرنام کر کے ملزمان کے کٹہرے میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ بڑھیا سارا واقعہ بیان کرتی ہے۔ اس پر دیوان صاحب اور آپ کے فرزند ارجمند میں ذیل کی گفتگو ہوتی ہے:-

دیوان صاحب - کنور جی! کیا تم نے گنے توڑے؟

کنور - ہاں مہاراج! توڑے۔

دیوان صاحب - کیا بڑھیا کی اجازت سے توڑے یا بلا اجازت توڑے؟

کنور - میں نے بڑھیا کی بہتیری منت سماجت کی۔ گرمی سے تنگ آیا ہوا تھا۔ مارے پیاس کے دم نکلا جا رہا تھا۔ لیکن بڑھیا نے گنے فروخت کرنے پر رضامندی ظاہر نہ کی۔

دیوان صاحب - بہتر ہوتا۔ گنے توڑنے کی بجائے پیاسے ہی چلے آتے۔ ہم پر جلد کے رکھشک ہیں نہ کہ بھکشک

(باقی صفحہ ۱۹ پر)

یادِ رفتگان نمبر ۸۱

ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج

(از منشی وشنودت جی بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی فیروزپور شہر)

ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج سے ہماری واقفیت اس وقت ہوئی تھی۔ جب وہ میڈیکل کالج لاہور میں پڑھا کرتے تھے۔ میڈیکل کالج میں وہ ایک ہوشیار طالبعلم گنے جاتے تھے۔ مگر پورا کورس ختم کرنے کے بعد میڈیکل کالج کے آخری امتحان میں پاس ہو جانا بڑا مشکل تھا۔ چنانچہ ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج پانچ سال کی لگاتار پڑھائی کرنے کے بعد امتحان پاس نہ کر سکے۔

امریکہ میں سے ان دنوں ہندوستان میں گھر بیٹھے ایم۔ڈی کی ڈگری مل جاتی تھی۔ یہ ایم۔ڈی کی ڈگری انہوں نے بھی منگوائی۔ مگر جب انہیں پتہ لگ گیا کہ اس میں دھوکہ بازی ہے۔ تو وہ اپنے نام کے ساتھ ایم۔ڈی کی ڈگری استعمال کرنا پاپ شمار کرنے لگے۔ لہذا انہوں نے اپنے نام کے بعد کبھی ایم۔ڈی کی ڈگری استعمال نہیں کی۔

ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج پنڈت گورودت کے پریمیوں میں سے تھے۔ اور پنڈت گورودت کے اپدیشوں سے انہوں نے اشٹادھیائی پڑھنی شروع کی تھی۔ اور اشٹادھیائی ابھی تک پڑھا اور پاٹھ کیا کرتے تھے۔ میڈیکل کالج لاہور سے تعلیم ختم کرنے کے بعد وہ بڑودہ میں ڈاکٹر مقرر ہو کر چلے گئے۔ ان کی ڈیوٹی ریلوے سٹیشن بڑودہ پر لگی۔

ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج ذات پات کے برخلاف تھے۔ اور مسلمانوں عیسائیوں اور اچھوتوں کی موجودہ شدھی کی رسم کے خلاف تھے۔ انہوں نے اس بات کا پرچار شروع کیا کہ ایک سوسائٹی بنائی جائے۔ جو آریہ برادری ہو۔ اس میں داخل ہونے کے لئے ہر ایک شخص کو خواہ وہ ہندو ہی ہو۔ سر منڈوا کر داڑھی مونچھ کا صفایا کر کے اور ہون یگیہ کر کے پرتگیا کرنی پڑتی تھی۔ کہ وہ اپنی ذات [illegible] آریہ [illegible] اپنی ذات میں نہیں کریگا۔ بشرطیکہ اس وقت تک جب تک اپنی سوسائٹی کی ہستی قائم نہیں ہو جاتی۔

اس سوسائٹی کا نام انہوں نے آریہ دھرم سبھا رکھا تھا۔ اس سوسائٹی میں ہر ایک بالغ مرد یا عورت کو بوقت پرلش [illegible] کے سب کے سامنے ویدک دھرم پر عمل کرنے کی پرتگیا کرنی پڑتی تھی۔ بڑودہ ریلوے سٹیشن پر جہلم سے ڈھیر جاتی کے چودھری رنجیت ملے۔ انہوں نے ان کو آریہ سماج کا اپدیش کیا۔ چودھری رنجیت ایک ایسی جاتی سے تعلق رکھتے تھے۔ جو اچھوت کہلاتی تھی۔ اور جو پنجاب کی جرائم پیشہ جاتی سے بہت اونچی سمجھی جاتی تھی۔ مہاشہ رنجیت ریلوے سٹیشن بڑودہ پر ریفریشمنٹ روم کے منیجر تھے۔ انہوں نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ وہ پہلے مسلمان یا عیسائی ہو جاتے ہیں۔ پھر انہیں شدھ کر لیا جائے۔ مگر ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج نے اس مکاری کو گوارا نہیں کیا۔ مہاشہ رنجیت یہ اس لئے تھی۔ کہ عوام بطور ڈھیڑ ان کے مسلمان یا عیسائی ہونے پر ان کی اصل ذات کو بھول جائیں گے۔

آخر کار مہاشہ رنجیت اپنی برادری کے ۲۵ یا ۳۰ پریواروں کے ساتھ آریہ دھرم سبھا میں داخل ہو گئے۔ مہاشہ رنجیت نے ریفریشمنٹ روم کی منیجری چھوڑ دی۔ کیونکہ وہاں ماس پکانا پڑتا تھا۔ بطور خانساماں ان لوگوں میں سے جو اشخاص کھانا پکانے کا کام کرتے تھے۔ انہوں نے یہ کام چھوڑ دیا۔ اور دوسری نوکری اور کاروبار شروع کر دیا۔ سوستی واچن شانتی پرکرن ان لوگوں نے سیکھ لئے۔ رہن سہن اعلےٰ ذات کے ہندوؤں کی طرح اختیار کر لیا۔ حجامت بھی اسی طرح کرانے لگے۔ اور اپنی پرانی بستیوں کو چھوڑ کر نئی بستیوں میں رہنے لگے۔ آخر کار رفتہ رفتہ یہ سب لوگ لاہور میں آ گئے۔ اور یہاں اپنے کاروبار شروع کر لئے۔ اور پنجاب میں یہ لوگ بالکل عام آریوں میں جذب ہو گئے۔

ان میں سے شریمتی ساوتری دیوی لیڈی سپرنٹنڈنٹ کنیا آشرم جالندھر شہر اور شریمتی سکھدا لیڈی سپرنٹنڈنٹ کنیا مہا ودیالیہ جالندھر شہر اور مہاشہ بے دیو فوٹوگرافر جالندھر شہر وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس تحریک میں ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج کو بڑی بھاری کامیابی ہوئی۔ یہ سب پریوار اب پنجاب کے آریہ مہاجنوں میں مل جل گئے ہیں۔ اور کوئی انہیں اب اچھوت نہیں کہہ سکتا۔

ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج ۱۸۹۹ء میں ایڈنبرا میں میڈیکل تعلیم حاصل کرنے کے لئے چلے گئے۔ اور ۱۹۰۴ء میں ولایت سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد واپس آ گئے۔ ایڈنبرا سے انہوں نے وہیں ایم۔آر۔سی۔پی۔ایف۔آر۔سی۔ایس اور ڈی۔پی۔ایچ کی تین ڈگریاں حاصل کیں۔ جو ڈاکٹری کے اعلےٰ سے اعلےٰ امتحانات تصور کئے جاتے ہیں۔ ولایت میں ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج نے ماس اور شراب کا بالکل استعمال نہیں کیا۔ بلکہ اس خوف سے کہ چربی میں مل کر کوئی چیز کھانے کے لئے ان کے سامنے نہ آ جائے۔ انہوں نے زیتون کے تیل میں چیزیں تل کر کھانی شروع کیں۔ ڈبل روٹی اور مکھن ملائی یا ابلے ہوئے آلو کھایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ولایت میں ان کو ڈبل نمونیا ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے ان کو رائے دی۔ کہ وہ شراب اور ماس استعمال کریں مگر [illegible]

اچھے ہو گئے۔

وہ ولایت میں ویدک دھرم کا پرچار اور ستیارتھ پرکاش کا انگریزی ترجمہ کرتے رہے۔ جو انہوں نے بھارت ورش میں آ کر شائع کرا دیا۔ اور اب تک یہ ستیارتھ پرکاش کا انگریزی ترجمہ مانا جاتا ہے۔ ولایت سے واپس آ کر انہوں نے منڈی متصل واٹر ورکس لاہور میں انہوں نے پریکٹس کرنی شروع کی۔ لاہور میں ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج کی بڑی شہرت ہوئی۔ آپ دھرماتما تھے۔ ودوان تھے سنسکرت جانتے تھے۔ ڈاکٹری میں خاص لیاقت رکھتے تھے۔ غرضیکہ ان میں ساری خوبیاں موجود تھیں۔ آریہ دھرم سبھا کا انہوں نے دوبارہ کام شروع کر دیا۔

ان کے لیکچر آریہ سماج وچھووالی لاہور میں ہونے شروع ہو گئے۔ انتخاب کے وقت وہ آریہ سماج کے پردھان مقرر ہو گئے۔ ستسنگ دھیا اور ہون باقاعدہ کیا کرتے تھے۔ اور رویدبھاشیہ اشٹادھیائی اور اپنشدوں کا اکثر مطالعہ کیا کرتے تھے۔ مختلف کوٹھیوں میں رہائش اختیار کرتے رہے۔ پہلے بھاٹی دروازہ کے باہر ایک کوٹھی میں رہتے تھے۔ پھر دیال سنگھ کالج کے سامنے کوٹھی میں رہتے تھے۔

آریہ سماج وچھووالی لاہور کے پردھان رہ کر ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج نے وقت کی پابندی کے ساتھ عمل کیا۔ لیکچروں اور اپدیشوں میں سنجیدگی آ گئی۔ استریوں کا پردہ بالکل اڑا دیا گیا۔ اچھوتوں کے ساتھ آریہ سماج میں خاص برابری کا برتاؤ شروع ہو گیا۔

آریہ سماج وچھووالی لاہور میں کام کرنے کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ لوگوں نے ان کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا منتری منتخب کر لیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری کا کام انہوں نے خاص لگن سے کیا۔ وہ ہر ایک کام مہاشاؤں سے کیا کرتے تھے۔ اور دفتر کے کام کو روزانہ باقاعدہ کرتے تھے۔

آخر کار انہوں نے اپنی خدمات گوروکل کانگڑی کے ارپن کر دیں۔ اور اپنا ساز و سامان فروخت کر کے وہ کانگڑی چلے گئے۔ اور وہاں گوروکل کے گورنر بن گئے۔ اور اپنے دو لڑکوں کو انہوں نے گوروکل میں داخل کرا دیا۔ گوروکل میں کچھ عرصہ تک رہنے کے بعد انہوں نے دوبارہ لاہور میں اپنی پریکٹس شروع کی۔ وہاں ان کی دھرم پال سے ملاقات ہوئی۔ دھرم پال نے آریہ سماج [illegible]

چرنجیو بھاردواج کے مکان میں رہتا تھا۔ مگر چند ناموافق حالات کی وجہ سے دھرم پال کو انہوں نے اپنے مکان سے نکال دیا۔ جس سے وہ ان سے ناراض ہو گیا۔ اور اس نے خلافِ تہذیب اور قابلِ اعتراض مضامین اپنے رسالہ "اندر" میں شائع کئے۔ ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج کو مجبوراً دھرم پال کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنی پڑی۔ اور اس میں دھرم پال کو صرف جرمانہ ہوا۔ اور آہستہ آہستہ دھرم پال نے کئی ناشائستہ حرکات کرنے کے بعد آریہ سماج کو تلانجلی دیدی۔

ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج کا ارادہ دوبارہ غیر ممالک میں جانے کا ہو گیا۔ پہلے وہ لاہور سے چل کر رنگون (برہما) گئے۔ تھوڑے عرصہ تک وہاں پریکٹس کرتے رہے۔ وہ جہاں کہیں جاتے۔ آریہ سماج کا پرچار ضرور کرتے۔ پھر وہ ماریشس چلے گئے۔ وہاں وہ کافی عرصہ تک رہے۔ اور ان کی پریکٹس بھی بڑے زوروں پر ہو گئی۔ نیز آریہ سماج کا کام بھی ان کی موجودگی میں بڑا ترقی کر گیا۔

ماریشس میں کئی آریہ سماجیں قائم ہو گئیں۔ لیکچر ہونے لگے۔ اخبارات جاری ہو گئے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا قائم ہو گئی۔ سکول اور پاٹھ شالائیں جاری ہو گئے۔ غرضیکہ ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج کی یادگار ماریشس میں آریہ سماج کا موجودہ کام ہے۔

ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج کے پرانے مترون میں سے ڈاکٹر دھرم ویر ہیں۔ جو آج کل لاہور میں پریکٹس کرتے ہیں۔ اور وہ بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج ہندوستان۔ انگلینڈ۔ سکاٹ لینڈ۔ ماریشس۔ برہما اور پنجاب وغیرہ جہاں کہیں بھی رہے۔ ویدک دھرم کی سیوا کرتے رہے۔ ان کی طبیعت پر دھرم بھاؤ پردھان تھا۔ بطور ڈاکٹر بھی وہ کسی سے ناجائز طور پر روپیہ اینٹھنا پسند نہیں کرتے تھے۔

ماریشس سے واپس آ کر انہوں نے آریہ سماج وچھووالی کے عقب میں ایک مکان کرایہ پر لیا تھا۔ مگر اس دفعہ ہندوستان میں واپس آ کر ان کو ہیضہ ہو گیا۔ اور اسی بیماری سے ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کے دل میں ایک زبردست خواہش تھی۔ مگر یہ آخری خواہش ان کے دل ہی میں رہی۔ وہ پرانے براہمنوں کی طرح زندگی بسر کرنا چاہتے تھے۔ بلا فیس علاج کرنا چاہتے تھے۔ اور نیز ویدک دھرم کا اپدیش کرنا چاہتے تھے۔

باوجود اس قدر لیاقت ہونے کے ان کی طبیعت میں غرور کا نام و نشان نہیں تھا۔ آریہ سماج کی سیوا کے لئے وہ ہر وقت تیار رہتے تھے۔ کبھی ویدک دھرم کی سیوا کے لئے انہوں نے انکار نہیں کیا۔ ان کی دھرم پتنی شریمتی سومنگل دیوی بھی آریہ سماج کی سیوا کرتی رہی ہیں۔ ان کا ایک لڑکا ڈاکٹر اور ایک لڑکا وِدّید ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھوا کریں۔ (منیجر)

کلجگ میں ست جگ کا نظارہ!

(از مہاشہ نریندر ناتھ جی آریہ جیون بادی اُپدیشک ودیالہ لاہور)

جب تماش بین کی نگاہ کیلاش کے دکن کی طرف پڑتی ہے۔ تو اُس کی خوشی مایوسی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور بھارت ورش کا رُوح فرسا منظر آنکھوں کے سامنے آتا ہے۔ تو اس کا رہا سہا دل بیٹھ جاتا ہے۔ یہ وہ ملک تھا جو نسلِ انسانی کا سرپرست گرو تھا۔ موجد علم و ہنر کا بانی۔ گیان اور یوگ کا زبردست معلم تسلیم کیا جاتا تھا۔ مگر آج محتاج غیر ہے۔ دوسروں کے زیرنگیں ہے۔ اس کی یہ خستہ و مخروش حالت ہماری بے توجہی اور لاپرواہی۔ پست ہمتی۔ کم عقلی اور بداخلاقی کا نتیجہ ہے۔ جس پہلو سے دیکھا جائے بھارت کی موجودہ حالت تسلی بخش نہیں ہے۔

ان حالات کو مدِنظر رکھتے ہوئے ہم آریہ جاتی کی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ایک عظیم انقلاب جو تقریباً ناقابلِ اصلاح ہے پاتے ہیں۔ اس مہلک نامراد مرض کا علاج تلاش کرنے پر ہم جس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ وہ ہماری سوشل اور معاشرتی حالت کا درہم برہم ہو جانا ہے۔ ہمارا تنزل مختلف طبائع۔ و مختلف رسم و رواج اور مختلف خیالات کا ایک مرکز پر جمع نہ ہونا ہی ہے۔ مگر مصیبت و آفت کے زمانہ میں سب کا ایک نقطہ پر گھوم پھر کر جمع ہو جانا اُن کی زندگی کا بین ثبوت ہے۔ اگر ہماری یہ حالت ہوتی۔ تو شاید مایوس کن نہ تھی۔ مگر ہم اس حالت سے بھی زیادہ گر چکے ہیں۔ اب سنبھلنا مشکل ہی نہیں۔ بلکہ امرِ محال ہے۔

بلامبالغہ ہم راہ تنزل پر گامزن ہیں۔ ملک ہاتھوں سے گیا۔ دولت لُٹ گئی۔ عزت خاک میں مل گئی۔ عقل رخصت ہو گئی۔ جسم کا سارا حصہ ناکارہ ہو گیا۔ جاتی کا دماغ گندہ۔ ہاتھ کمزور۔ معدہ نکما اور پاؤں بیکار ہیں۔ نہ ان میں براہمن نظر آئیں گے۔ نہ کھشتری۔ اور نہ سچے ویش ہی۔ قومی انسٹی ٹیوشنوں کی عظیم الشان عمارات جو کسی زمانے میں لوگوں کو تعجب اور حیرت میں ڈالنے والی تھیں۔ آج ان کی اینٹیں اور پتھر جابجا سے کھسکے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ ایک وہ زمانہ تھا۔ کہ لوگ اس کے سایۂ عاطفت میں پرورش پاکر ترقی پاتے تھے۔ مگر آج یہ دوسروں کا محتاج ہے۔ غرضیکہ جس پہلو سے نگاہ کی جاتی ہے۔ ہندو جاتی کی قومی ہستی معرضِ خطر میں نظر آتی ہے۔ کیا اس کی درستی کا امکان ہو سکتا ہے؟ ہاں بشرطیکہ ہم کروٹ بدلیں۔ اور خوابِ غفلت سے بیدار ہوں۔

ایک وہ زمانہ تھا۔ کہ بھارت ورش میں چار ورن قائم تھے۔ جو قومی عمارت کو صحیح و سلامت رکھنے میں ضامن بن جاتے تھے۔ مگر آج ان کی سابقہ شان نہیں۔ ہمارا نظریہ اصلیت سے ہٹ کر غیر معمولی رُخ اختیار کرتا ہے۔ پراچین زمانہ میں براہمن۔ کھشتری اور ویش کرم (عمل) سے بنے جاتے تھے۔ جس میں جس حصہ صفات کی کمی ہوتی تھی۔ وہ اس درجہ کا مستحق کہلانے کا حق نہ

رکھتا تھا۔ وید میں چاروں ورنوں کی تقسیم کا ذکر اس طرح ہے:

ब्राह्मणोऽस्य मुख-
मासीद् बाहू राजन्यः कृतः ॥
ऊरू तदस्य यद्वैश्यः पद्भ्यां
शूद्रो अजायत ॥

اس منتر سے پہلے جو سوال کیا گیا ہے۔ یہ اس کا جواب ہے۔ وید بھگوان فرماتے ہیں۔ کہ:۔ "سوسائٹی کا منہ براہمن ہے۔ ہاتھ کھشتری ہے۔ ران ویش ہے۔ اور پاؤں شودر ہے"۔

اب ہم اس اُلجھن کو سلجھانے کی کوشش کریں گے۔ جس کو وید نے استعارہ کے طور پر بیان فرمایا ہے۔ اسی ایک مسئلہ میں ہماری ترقی مضمر ہے۔ یہ ہماری زندگی اور موت کا سوال ہے۔

میں شودروں کا ذکر نہ کرتا ہوا براہمن کھشتری اور ویشوں کی تعداد زیادہ ہے۔ براہمنوں کی اس سے کم۔ اور کھشتریوں کی تو آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ براہمن کون ہو سکتا ہے؟ وہ جو کہ علم کا دروازہ۔ سچائی کا علمبردار اور انصاف کا شیدائی ہو۔ اور جس کا دل آئینہ کی طرح مصفا اور کدورت سے پاک ہو۔ اور آتما میں شانتی کی گنگا بہتی ہو۔

وید نے براہمن کی فضیلت میں یوں فرمایا ہے کہ:۔

विश्वेभ्यो हि त्वा भुवनेभ्यस्परि
त्वष्टाजनत्साम्नः साम्नः कविः।
स ऋणया चिद्दृणया ब्रह्मणस्प-
स्पतिर्द्रुहो हन्ता मह ऋतस्य
धर्तरि ॥ ऋ० २.२३.१७

رگوید کے دوسرے منڈل کی ۲۳ ویں سُوکت آدرش براہمن کی فضیلت کو ظاہر کرتی ہے۔ اس منتر کا آخری حصہ کہتا ہے کہ آدرش براہمن کی بصیرت افزا آنکھیں ہر وقت بھگوان کی طرف لگی رہتی ہیں۔ کیسے پرماتما کی طرف؟

मह ऋतस्य धर्तरि

جو سچائی کا پرستار ہے۔ جو خواب میں بھی جھوٹ کا خیال نہ لائے۔ جس سے بڑھکر سچے اصول پر چلنے والا کو مشعل لے کر تلاش کرنے پر بھی نہ ملے۔ گنہگار بندے سچے براہمن کی سچائی کو دیکھ کر پرخاش پر اتر آئیں گے۔ اُس وقت براہمن کو کیا کرنا چاہئے؟

द्रुहो हन्ता

براہمن کو چاہئے۔ کہ وہ اس پرخاش کا خاتمہ کر دے۔ دشمن [illegible]

برتاؤ کو نہ چھوڑیں۔ براہمن اُس سے ناراض نہیں ہوتا۔ بلکہ اپنے احسانوں کا ڈھیر جمع کئے جاتا ہے۔ براہمن انہیں بے سمجھ جانکر ان پر اپنی محبت کی بارش بہا دیتا ہے۔ یہ ہے براہمن کا طریقہ اپنے عدو کو زیرنگیں کرنے کا۔

بھگوان وید کہتا ہے۔ کہ براہمن کی رچا تو साम سے ہوتی ہے "سام" کا مطلب شانتی۔ صبر اور استقلال ہے۔ لاکھ آفتوں کی بارش ہو۔ لاکھ مصیبتوں کی بجلی چمکے۔ وہ صبر کو اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔ سام کے ارتھ میں منتر کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ وید کی ایک ایک رچا کے ذریعہ پربھو نے براہمن کی رچنا کی ہے۔ اس منتر کے مطلب کو خیال میں رکھتے ہوئے اس کا یہ مطلب نکلتا ہے کہ جس کے دل سے شانت بھاوناؤں کے سنگیت نکلتے ہوں جس نے ویدوں کی رچاؤں کو جانکر اپنی زندگی کو بنا لیا ہو۔ وہ ہی آدرش براہمن ہے۔ ایسے آدرش براہمن میں ہی یہ بلند خیالی ہوتی ہے۔ وہ بدلہ کو نیکی اور حسد کو محبت سے ہرا دیتا ہے۔

بسترِ مرگ پر پڑے ہوئے زہر دینے والے جگن ناتھ کے ہاتھ میں اُس کی حفاظت کے لئے روپیوں کی تھیلی دے کر یہاں سے بھاگ جانے کا مشورہ دینے والے "دیانند" جیسے سچے براہمن کو دُنیا نے دیکھا تھا۔

پربھو! اس زمین پر ایسے براہمن بار بار پیدا ہوتے رہیں۔ جن کی رگ رگ سے صبر و استقلال ٹپک رہا ہو۔ جن کی آنکھیں بھگتی کے نشہ میں چور رہیں کسی نے خوب کہا ہے ؎

زباں کھولیں گے مجھ پر بدزباں کیا بدشعاری سے
کہ میں نے خاک بھر دی اُنکے منہ میں خاکساری سے

ان اوصاف کو اپنے دل میں جگہ دینے والا ہی ایک سچا تپسوی اور ینائگی براہمن ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ گئو رکھشک۔ حق پسند۔ نرم سیاسیات کے صدر۔ علوم کے گنجینہ۔ گیتا میں بھگوان کرشن فرماتے ہیں:۔

शमो दमस्तपः शौचं क्षान्तिरार्जव-
मेव च। ज्ञानं विज्ञानमास्तिक्यं
ब्रह्मकर्म स्वभावजम् ॥

بھگوان منو جی مہاراج نے بھی فرمایا ہے:۔

अध्यापनमध्ययनं यजनं याजनं
तथा। दानं प्रतिग्रहश्चैव ब्राह्म-
णानामकल्पयत् ॥

[illegible]

میں ہوں۔ زاہد اور صفائی پسند ہو۔ چاہے دُنیا بدلہ لینے کے لئے اُکسائے۔ وہ بدلہ لینے سے معذوری کا اظہار کرتا ہو۔ وہ سچا براہمن ہے۔ وید کا کیا پیارا اُپدیش ہے۔ جس کو دنیا نے ایسے خطاب سے یاد کیا تھا۔ وہ دنیا پرست اور خودغرض ہو گئے۔ رشیوں کی ایثار نفسی۔ منیوں کا تپ ان میں نہ رہا۔ سر میں ہی تمام طاقتیں ہیں۔ دماغ علم کا مخزن ہے۔ قوتِ بصارت۔ قوتِ سماعت۔ قوتِ ذائقہ۔ قوتِ شامہ اور قوتِ کلام اسی میں ہیں۔ براہمن جاتی کا دماغ ہے۔ اس کی آنکھوں میں سورج کی روشنی۔ کانوں میں دشاؤں کی قوت۔ اور زبان میں سرسوتی کا علم ہے۔ سارے جسم کا یہ محافظ ہے۔ اس کی حرکت سے تمام اعضاء لرز جاتے ہیں۔ اس کے بگڑنے پر جسم ناکارہ ہو جاتا ہے۔ یہی حال قومی سوسائٹی کا ہے جس کا دارومدار براہمنوں پر ہے۔ سوسائٹی کی بنیاد کا یہ پتھر ہے جس پر سوسائٹی کی عالی شان عمارت کھڑی کی جاتی ہے۔ دولت و ثروت اس کے قدموں کو چومنے پر تیار رہتی ہے۔ دُنیا کی ہر چیز اس کے در کی بھکاری ہے۔ یہ بگڑا۔ تو جسم کا سارا ساز بے سُرا ہو جاتا ہے۔

وید نے بازوؤں کو کھشتری کہا ہے۔ جیسا کہ (बाहू राजन्यः कृतः) کھشتری وہ ہوتے ہیں۔ جو براہمنوں کی بتلائی ہوئی سچائی کو بدل و جان قبول کر لیتے ہیں۔ اور جوش کے ساتھ سچائی کے لئے تکالیف اور مصیبتوں کو برداشت کرتے ہوئے سچائی کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ کھشتریوں کا سب سے بڑا وصف بہادر جنگجو سپاہی بننا ہے۔ کھشتری قدم پیچھے نہیں ہٹاتا۔ اُسے تکالیف برداشت کرنے میں مزہ آتا ہے۔ وہ مصیبتوں کو دعوت دیتا ہے۔ اور فتح کا زندہ مجسمہ ہوتا ہے۔ وہ تیروں اور تفنگوں کے خوف سے حوصلہ پست نہیں کرتا۔

کھشتری براہمن کے اشارہ پر آگ میں کودنے والے، بات پر جان دینے والے۔ اُس کا حکم پاتے ہی آسمان کے تارے توڑ لانے پر بھی آمادہ ہو جاتے ہیں۔ شجاعت بہادری اور مستقل مزاجی کھشتریوں کے خاص جوہر ہوتے ہیں۔ اسے زیور نہیں بھاتا۔ بلکہ ہتھیار ہی اُس کے دوشن ہوتے ہیں۔ وہ ہمیشہ لڑائی میں خوش رہتا ہے۔ وہ اپنی تلوار کو زنگ لگنے نہیں دیتا۔ ایک انگریز شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔ "کھشتری کو ہمیشہ نئے میدان اور نئے دشمن ملنے چاہئیں"۔ یہ تلوار کے سایہ میں پلتے۔ اور اسی کی آغوش میں سوتے ہیں ؎

تیغوں کے سایہ میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری

ان سب کرموں کو حرکت دینے والا نیتا گی اور نیتوں کی براہمن ہوتا ہے۔ وہ چاہے دنیا پر حکومت

(باقی دیکھو صفحہ ۱۴ کالم ۲ کے نیچے)

شریمد دیانند اردھ شتابدی ڈیپوٹیشن اندور میں

مورخہ ۹ فروری کو اندور میں مسٹر جادو کی لڑکی اور ڈاکٹر پٹیل کے لڑکے کا بیاہ تھا۔ اس کے لئے پنڈت بدھ مترجی بی۔ اے مدعو کئے گئے تھے۔ شریمان چوہدری ٹھاکر داس جی و شریمان چوہدری چندن سنگھ جی اردھ شتابدی کمیٹی اجمیر کی طرف سے ڈیپوٹیشن لے کر ماوہ پرانت کی یاترا کو نکل پڑے۔ ۷ فروری کی رات کو یہ منڈل اندور پہنچا۔ کنیا پکش کی طرف سے سٹیشن پر سواگت کا انتظام تھا۔ چنانچہ ہم سب اور پنڈت بدھ مترجی جات پات توڑک منڈل لاہور اور ایک بھجن منڈلی بخیریت جائے آثارہ پر پہنچ گئے۔

۹ فروری کی رات کو شادی ہوئی۔ اس بیاہ پر ہولکر مہاراج کا راج پریوار اور ہولکر سٹیٹ کے افسران شامل تھے۔ یہ بیاہ جات پات اور صوبجاتی بھید بھاؤ کو توڑ کر بڑی دھوم دھام سے ویدک ریتی سے ہوا۔ بیاہ کے بعد تین دن تک دعوتوں کا سلسلہ قائم رہا۔ جس میں جنوبی ہند کے ڈھنگ کی سنگھار قابل دید تھی۔ اسی عرصہ میں یہ ڈیپوٹیشن شہر میں کچھ سجنوں سے ملا۔ اور اردھ شتابدی کے لئے کاریہ کرتا رہا۔ اسی اثنا میں ڈیپوٹیشن مہاراج ہولکر صاحب کی ہمشیرہ راجکماری ساوتری جی سے ملا۔ اور ان کو شتابدی کا نمنترن دیا۔ جس کو انہوں نے سہرش قبول کیا۔ اور اپنی ہمدردی ظاہر کی۔

اس کے بعد یہ ڈیپوٹیشن مسٹر باپنا صاحب وزیر اعظم سے ملا۔ انہوں نے بڑے خلوص دل سے ڈیپوٹیشن کا سواگت کیا۔ اور بشرط فرصت شتابدی پر آنے کا وعدہ کیا۔ اور ایک اچھی رقم بھی جلدی بھیجنے کا وعدہ فرمایا۔ اس کے بعد یہ ڈیپوٹیشن مہو کو روانہ ہوا۔ وہاں مقامی آریہ سماج نے اردھ شتابدی کی سہایتا کے لئے ایک سو روپیہ کا وعدہ کر رکھا ہے۔

اس کے علاوہ یہ ڈیپوٹیشن چھاؤنی میں گھوما۔ اور شری یت دینہ یال جی منیجر افسر محکمہ جنگلات۔ اور شری یت ...... نے اردھ شتابدی کے لئے کچھ معقول رقم اپنے بیٹوں کے بیاہ سنسکار پر جو ۲ فروری کو ہونے والے ہیں دینے کا وعدہ کیا۔ ان کے علاوہ یہ ڈیپوٹیشن مہاشہ کشن چند جی ایس ڈی او سے ملا۔ جنہوں نے ڈیپوٹیشن کا اتیتھی سنسکار بڑے پریم اور آدر سے کیا۔ اس کے لئے ڈیپوٹیشن ان کا ادھک دھنیہ واد دیتا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کچھ سہایتا شتابدی پر لانے کا شبھ سنکلپ کیا۔ اور ایک اچھی رقم دینے کا بھی وعدہ کیا۔

اس کے علاوہ چھاؤنی کے مختلف اصحاب سے ہم لوگ ملے۔ اور ۱۴ فروری کی رات کو ۸ بجے شری یت پنڈت پرمانند جی بی۔ اے و شری یت چوہدری چندن سنگھ جی نے اچھوت ادھار کے وشے پر بڑے پربھاوشالی ویاکھیان دئے۔ تجارت کی کساد بازاری کی وجہ سے بہت بھاری کامیابی تو نہیں ہوئی۔ اور آریہ سماج مہو کا سالانہ جلسہ بھی ڈیڑھ ماہ پہلے ہو چکا تھا۔ تاہم جو کچھ بھی ہوا۔ اسے غنیمت سمجھنا چاہئے۔ گھر گھر نمنترن دئے گئے۔ اور ان وکت وعدوں کے علاوہ کچھ نقد آرتھک سہایتا بھی ملی۔ منتری جی آریہ سماج مہو نے سماج کا وعدہ کیا ہوا روپیہ جلدی بھیجنے کا وچن دیا۔

اس کے بعد ڈیپوٹیشن اندور واپس آ گیا۔ اور یہاں شریمان بابو نہچنت رائے جی ریٹائرڈ انجنیئر پردھان آریہ سماج بڑے اُتسا ہی سجن ہیں۔ انہوں نے مبلغ پچاس روپیہ اردھ شتابدی فنڈ کے بھینٹ کیا۔ اسی طرح اندور آریہ سماج کے اُتسا ہی کاریہ کرتا شری پتھو کی ناتھ جی بھارگو نے مبلغ اکاون روپیہ اردھ شتابدی مہایگیہ کے پُنیہ اوسر کے منت ارپن کئے۔ اور شری یت برج نارائن جی (ایک کشمیری سجن) نے پچیس روپئے دئے۔ بھاری پریرنا پر شریمان پردھان جی نے آریہ سماج اندور کے سبھاسدوں میں اردھ شتابدی کے منت دان سوچی کھلوا دی۔ آشا ہے۔ کہ اندور آریہ سماج کے سبھاسدوں کی طرف سے پر یاپت دھن اردھ شتابدی کے کاریالیہ میں پہنچے گا۔ اور سپادک مہاشہ سنٹرل انڈیا ٹائمز نے اپنی خدمات شتابدی کے منت ارپن کرنے کا وعدہ کیا۔ اور اپنے انگلش اخبار کے اولیہ کالم اردھ شتابدی کے ارپن کرنے کا وعدہ کیا۔ شتابدی کمیٹی کو اس سے لابھ اٹھانا چاہئے۔

اس کے علاوہ پردھان جی نے سویم ساتھ ہو کر ریاست کے تمام افسران اور اُوچ کرمچاریوں کے پاس شتابدی ڈیپوٹیشن کو لے جا کر شتابدی کا سندیش پہنچایا۔ جن میں زیادہ تر دکھشنی سجن ہیں۔ ایک دکھشنی دیوی سے بھینٹ حاصل کر کے ڈیپوٹیشن کو بڑی خوشی ہوئی۔ یہ دیوی اندور میونسپل کمیٹی کی ممبر ہیں۔ اور چھوٹی عمر کی استریوں کے لئے ایک سکول کامیابی سے چلا رہی ہیں۔ اس دیوی ...... شتابدی پر ...... کا اُچھا شکتی کاریہ کرنے کا وعدہ کیا۔ اور اپنی آرتھک سہایتا بھی پردھان جی کے پاس بھیج دینے کا اقرار کیا۔ اسی طرح کئی ایک سجنوں نے بھی اپنی رقوم پردھان جی کے پاس بھیج دینے کی پرتگیا کی۔ کچھ دھن نقد پراپت ہوا۔ اور کچھ رقوم باقی رہ گئیں۔ جو امید ہے۔ پردھان جی اکٹھی کر کے جلدی ہی بھیجنے کی کرپا کریں گے۔ اس طرح اندور میں اچھی کامیابی ہوئی۔

...... ڈیپوٹیشن ...... آ گیا۔ یہاں مقامی آریہ سماج سنگھٹ کے کمبھ کے میدان زبردست

تیاریاں کر رہا ہے۔ جس پر لاکھوں سادھو اور گرہستی استری پُرش ہر بارہ سال کے بعد اکٹھے ہوتے ہیں۔ اس بار یہ میلہ ۹ اپریل سے ۹ مئی تک منعقد ہوگا۔ یہ ہرش کی بات ہے۔ کہ شریمان سوامی پرمانند جی مہاراج سادھو آشرم ہردوار گنج و گورو کل جھجر والوں نے اس کے انتظام کا بھار اپنے کندھوں پر لے لیا ہے۔ اس کے لئے وہ سماجوں میں دورے لگا رہے ہیں۔ یہ موقع ویدک دھرم کے پرچار کے لئے ماوہ پرانت میں بے نظیر ہوگا۔ امید ہے۔ کہ ماوہ کی آریہ سماجیں و شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان و ماوہ اور شری سارودیشک سبھا وغیرہ اس موقعہ کی اہمیت کو سمجھ کر آریہ سماج اجین کا ہر طرح سے ہاتھ بٹائیں گی۔ اور جلسہ کے واسطے ریاست کی طرف سے عین دتھ پر اچھی جگہ بھی مل گئی ہے۔ ادھر کا چندن بہت اچھا ہوتا ہے۔ ڈیپوٹیشن نے چندن کے مختلف نمونے شتابدی مہایگیہ کے سمبندھ میں دیکھے۔ اور شریمان منتری جی آریہ سماج اجین نے ضرورت پڑنے پر عمدہ چندن رعایتی قیمت پر بھجوانے کا وعدہ کیا۔ یہ ڈیپوٹیشن کامیابی سے مورخہ ۲۱ فروری بوقت دوپہر واپس اجمیر پہنچ گیا۔

(ویدک دھرم کا سیوک ٹھاکر داس چوہدری انند دیانند سادھو آشرم۔ اجمیر)

بقیہ صفحہ ۱۳

کر سکتے ہیں (Ideas rule the world) یہ اصول حقیقت سے لبریز اور صداقت سے پُر ہے۔ جیسا کہ مصنف گیتا نے کہا ہے:-

शौर्यं तेजो धृतिर्दाक्ष्यं युद्धे चाप्यपलायनम् ।
दानमीश्वरभावश्च क्षात्रं कर्म स्वभावजम् ॥

منو مہاراج نے بھی فرمایا ہے۔ کہ

प्रजानां रक्षणं दानमिज्याध्ययनमेव च ।
विषयेष्वप्रसक्तिश्च क्षत्रियस्य समासतः ॥

یہ ہاتھ ہی جسم کا محافظ اور سب کا خادم ہے۔ کھشتری دھرم کل دھرموں میں افضل ہے۔ یہ ہاتھ ہی بلند عمارت کو بناتا۔ سمندر کی گہرائی کو ماپتا۔ کیلاش کی چوٹیوں کی خبر لاتا۔ اور اندھے کی لاٹھی کا سہارا ہے۔ غرض یہ کہ یہی مصنف اور یہی موجد ہے۔ اس لئے ہاتھ سب کا راجہ سب کا بادشاہ اور سب کا مالک ہے۔ مگر افسوس! آریہ ورت کھشتریوں سے خالی ہے۔ ہمارا قومی ہاتھ جسم سے الگ ہونے لگا ہے۔ قومی شیرازہ آہستہ آہستہ درہم برہم ہوتا جا رہا ہے۔ ہماری حالت ایسی مفلوج اور جاں بلب کی ہے۔ جیسے کسی کا گلا گھٹ رہا ہو۔ اور وہ اپنے بستر پر کروٹ لینے سے بھی معذور ہو۔

بھیشم پتامہ! آپ کا نام سے کترا گئے ہیں۔ آپ کا انوشاسن اور شانتی پرب کس کو سنائیں۔ اور آپ کی تعلیم کی اصلیت کس کو بتائیں! اے رام! آپ کس عدم میں جا کر روپوش ہو گئے۔ کرشن! آپ کی سولہ کلا شکتی کدھر گئی! ہمارا وہ عروج اور یہ زوال!

دماغ اور ہاتھ کا حال ختم ہوا۔ اب اُرو کی رام کہانی سنئے۔

ویش کے لئے وید میں (ऊरु) شبد آیا ہے۔ جس طرح جسم میں اُرو کام کرتا ہے۔ اسی طرح سوسائٹی میں ویش کا درجہ ہے۔ اگر اُرو بگڑ جائے تو جسم کا سارا کام درہم برہم ہو جائے۔ اس طرح ویش کو ہر وقت فیاضی۔ فراخ دلی اور کشادہ نظری سے کام لینا چاہئے۔ اس کا کام دولت کے انبار لگانا نہیں۔ بلکہ دولت کو ملک و قوم کی نذر کرنا ہوتا ہے۔ اس کی نظر ہر وقت اس شعر کی طرف رہنی ہے۔

جن کے محلوں میں ہزاروں رنگ کے فانوس تھے۔ جھاڑ ان کی قبر پہ ہے اور نشاں کچھ بھی نہیں

ویش کو ان منو نے فرمایا ہے:-

पशूनां रक्षणं दानमिज्याध्ययनमेव च ।
वणिक्पथं कुसीदं च वैश्यस्य कृषिमेव च ॥

پرانے دن جب بھارت ورش میں اپنے اپنے دھرم کا پالن کیا کرتے تھے۔ بھارت فردوس نظیر بنا ہوا تھا۔ سماج میں سُکھ شانتی راحت کی گنگا بہتی تھی۔ مگر آج یہ فردوس نظیر بھارت دوزخ کا نمونہ بنتا جا رہا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ آج کل موجودہ زمانہ میں کھشتریوں کی ضرورت نہیں۔ نہ لڑائی کا زمانہ ہے۔ اور نہ کوئی ملک فتح کرنا ہے۔ گورنمنٹ ہتھیاروں پر لائسنس لگا رہی ہے۔ لوگ کھشتری بننا چاہیں۔ تو کیونکر؟ مگر یہ واضح رہے۔ کہ سنگھٹھن کھشتری کو پیدا نہیں کر سکتے۔ یہ تو دل کا سوال ہے۔ جن کے دل اور سوبھاؤ میں یہ بات داخل ہے۔ وہ خود ہتھیار پیدا کر لیتے ہیں۔ ہم نے اوپر ہر ایک ورن کا تفصیلاً ذکر کیا ہے۔ تاکہ ورن آشرم کی اہمیت اور اس کی حقیقت کا پورا پورا پتہ لگ سکے۔

نوجوانو اور نوں کو بنانے والے ہم ہیں۔ ہم کو پہلے ہی سوچ لینا چاہئے کہ ہمیں کیا بننا ہے۔ چاروں طرف سے آج یہ آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔ کہ آج کھشتریوں کی ضرورت ہے۔ ان آوازوں کو غور سے سنو۔ اور آج سے ہی ایک خیال

پراچین بھارت میں شکھشا کا وستار

(از شری پت چمن لال جی ایم اے گورو کل اندر پرستھ دہلی)

پراچین بھارت میں دویا کا بہت پرچار تھا۔ اس کھشتر کی پشٹی میں کئی پرمان ملتے ہیں۔ لیکن شکھشا بادو یا کا اودیش کیا تھا۔ یہ بات جاننے کی یوگیہ ہے۔ گیان کی پراپتی۔ دھارمک تتھا سماجک کرتویوں پر آچرن اور آچار زبان ان تین بانوں پر وشیش دھیان رکھا جاتا تھا۔ شکھشا میں اندریوں کے دمن اتھوا سنیم پر ادھک بل دیا جاتا تھا۔ اس اودیش کی پورتی کے لئے ودیارتھی سے کڑے نیموں کا پالن کرایا جاتا تھا۔ اسے وشے واسنا سے الگ رہ کر پوتر برہمچریہ کا جیون وتیت کرنا پڑتا تھا۔ اسے اپنے آچاریہ کے سمیپ رہ کر آچاریہ کی سیوا کی پورتا کو سپرنگ دوارا اپنے اندر لانا پڑتا تھا۔ وشے اس سمے بہت پڑھائے جاتے تھے۔ جن میں دھارمک تتھا لوکک ساہتیہ۔ ویاکرن۔ نیائے آیوروید شستر ودیا اتیادی شکھشا کر یاتمک ہوتی تھی۔ ایک کہانی سے شکھشا کی کریاتمکتا پرگٹ ہوتی ہے۔ ایک ویکتی جیوک کا ذکر آتا ہے۔ جب اس نے ٹیکسلا وشو ودیالیہ میں سات ورش رہ کر آیور وید کی شکھشا پراپت کرلی۔ تب گورو نے اس کی ودیا کی پریکھشا لینی چاہی۔ اور کہا۔ جیوک ایک دال اٹھاؤ اور یوجن بھر کے گھیرہ میں ٹیکسلا کے چاروں طرف گھوم جاؤ۔ جو بوٹی ایسی ملے جو دھ سمبندھ نہیں رکھتا ہو۔ اسے کھود کر لاؤ۔ جیوک لے آگیا پالن کی۔ اور کوئی بھی پودا اسے نہ ملا۔ جو ویدک سے سمبندھ نہ رکھتا ہو۔ گورو اس کی بدھی چاترتا سے سنتشٹ ہوگیا۔ اور اسے گھر جانے کی آگیا دے دی۔ ٹیکسلا اتریہ بھارت میں شکھشا کا سب سے پرسدھ کیندر تھا۔ اس کی پرسدھی پانچویں صدی سن عیسوی تک بنی رہی۔ اس کے بعد نالندہ وشو ودیالیہ نے وشیش شہرت حاصل کی۔ یوگیہ پروفیسر یہاں ادھیاپن کا کام کرتے تھے۔ اور ودیارتھی نہ کیول سمست بھارت سے بلکہ سنسار کے بھن بھن دیشوں سے آیا کرتے تھے۔ ٹیکسلا کے علاوہ اور بھی کئی شہروں میں ودیارتھی ایکترت ہوا کرتے تھے اور یوگیہ گورووں کے پاس شکھشا پراپت کرتے تھے کئی بار یوگیہ ودوان نگر کے والو منڈل کو ودیارتھیوں کے ادھین میں بادھک سمجھتے تھے۔ اور باہر جنگلوں میں جا کر گورو کلوں کی ستھاپنا کرتے تھے۔ وہاں ودیارتھی سادگی کا جیون وتیت کرتے تھے۔ جھونپڑیوں میں رہا کرتے تھے جب گورو پرسدھی پراپت کرلیتا۔ تو اس کے پاس ادھک ودیارتھی پڑھنے کے لئے آجاتے۔ گورو کل چھوٹی چھوٹی جھونپڑیوں سے آرمبھ کر کے وشال وشو ودیالیہ کا روپ دھارن کرلیتے۔ ان وشو ودیالیوں میں سے ایک نالندہ کا تھا جو کہ اس سمے ایشیا میں ودیا کا سب سے پرسدھ کیندر تھا۔ نالندہ کے ودوانوں کی سنسار میں بڑی پرتشٹھا ہوتی تھی۔ چینی یاتری ہیون سانگ چند ورش نالندہ میں رہا

اور اس نے نالندہ کا اُتم ورنن لکھا ہے۔ اس سمے یہاں دس ہزار ودیارتھی تھے۔ لیکن کوئی ایسا نہ تھا جو ودیا میں نالندہ کی تلنا کر سکے۔ وہاں دس ہزار ودیارتھی ودیا ادھین کرتے تھے۔ اور ان میں بودھ اور برہمن دھرموں کے وشے میں شکھشا دی جایا کرتی تھی۔ جس سے ادھک ودوان کی مانند یہ تھیں جن کے دوارا یہ وفلیر لوگ ادھیاپن کا کاریہ کرتے تھے۔ راجا مہاراجاؤں کے دان سے وہ وشو ودیالیہ چلتا تھا۔ بڑے بڑے وشال بھون تھے۔ سو گراموں کا کر اس کا خرچ چلانے کے لئے دیا جاتا تھا۔ ان گراموں کے دو سو پریوار نالندہ واسیوں کی روز مرہ کی ضروریات کو پورا کرتے تھے۔ چینی یاتری کا کتھن ہے۔ کہ ودیارتھیوں کو چیزیں اتنی بہتات سے میسر تھیں کہ انہیں روز مرہ کی ضروریات کپڑوں بھوجن اور اوشدھی کی کوئی کمی نہ رہتی تھی۔ ضروریات سب پورن ہونے کے کارن وہ اپنا سارا سمے ودیا ادھین میں لگاتے تھے۔ ہیون سانگ ودیا کے اتول والو منڈل کو دیکھ کر برابر بعاوت ہوا سو لکھتا ہے۔ کہ دن بھر پرشن پوچھنے اور اتر پانے سے ودیارتھیوں کا جی نہیں بھرتا ہے۔ پراتہ کال سے سایں کال تک وہ وادو واد میں لگے رہتے ہیں۔ بڑے اور یوک ودیا کے رہسیوں کو سمجھانے میں لگے رہتے ہیں۔ نالندہ آکر کوئی کی شکھشا پراپت کرنے والے ودیارتھیوں کے سمتا اور ودیارتھی جو اس مہان وشو ودیالیہ میں پرویش کرنا چاہتے تھے انہیں کڑی پریکھشا پاس کرنی پڑتی تھی۔ ہیون سانگ لکھتا ہے کہ ادھیاپک اور شش بڑے یوگیہ تھے۔ اور ان کی شہرت چاروں دشاؤں میں پھیلی ہوئی تھی۔ ودوان اپنے سنشے نوارن کے لئے بھن بھن نگروں سے نالندہ آیا کرتے تھے۔ اور نالندہ کے ودیارتھی جہاں کہیں بھی جاتے آدر پاتے تھے۔ سنکشپ روپ سے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ نالندہ وشو ودیالیہ شکھشا کے اونچے آدرشوں کو سنمکھ رکھتا تھا۔ وہ یہ پرگٹ کرتا تھا کہ کس پرکار بھارت ایشیا کا گورو ہے۔ بھارت کی سوتنترتا کے انتم دنوں تک نالندہ ایک وکھیات وشو ودیالیہ رہا۔ اس سمے بھارت میں انیک ستھانوں پر مہا ودیالیہ تھے جو سب پرکار کی شکھشا پردان کرتے تھے۔ یہ بعض اوقات دان پر اور بعض اوقات سلک کے خرچ پر چلا کرتے تھے بھارتیہ لوگ کبھی بھی ودیا کے پرچار میں دھن خرچ کرنے کے لئے بخیلی کا منہ بند نہیں رکھتے تھے۔ کس پرکار کے ودوان اپنے وشو ودیالیوں نے نکالا کرتے تھے۔ اس کے بارہ میں ہیون سانگ لکھتا ہے۔ جب ودیارتھی ودیا ادھین سماپت کرتے اُس سمان کی آیو تیس ورش کی ہوتی اور ان کا چرتر بلبا ہوتا اور گیان پکا ہوتا۔ ان میں سے بعض لوگ جو پراچین ودیاؤں میں رچی رکھتے وہ سنسار سے

پرتھک رہتے۔ اور اپنے جیون کی سادگی کو قائم رکھتے۔ وہ دنیاوی خیالات سے اوپر اٹھتے۔ سنسار کی شہرت اور ذلت وہ الگ رہتے۔ ان کی ودیا تتھا تپسیا کے کارن راجا لوگ ان کا بہت مان کرتے۔ لیکن وہ انہیں اپنے دربار میں آنے کے سمرتھ نہیں تھے۔ سب لوگ ان کا مان کرتے تھے۔ یہ پالن کا پالن کر رہی شانتی ہے۔ تو بھی وہ تپسیا کا جیون وتیت کرتے ہیں۔ اور بھکشا ورتی دوارا اپنی ادر پورتی کرتے ہیں۔ ان کے ہردے میں بدی سب سے ادھک کسی چیز کا مان ہے تو وہ ستیہ کا۔ اور نردھن ہونا ان کے لئے کوئی اپمان کی بات نہیں ہے۔ سب سمے اور ہر ایک جاتی میں ایسے وکتیوں کا ہونا کٹھن ہے۔ لیکن اس اُتم شکھشا کا پربھاو سماج کے سادھارن منشیوں پر بھی دکھائی دیتا تھا۔ اس کا سب سے ادھک پرمانک ورنن یاتریوں کے ورتانتوں سے ملتا ہے۔ جنہوں نے سمے سمے پر بھارت کی یاترا کی۔ میگستھنیز لکھتا ہے کہ وہ شانتی پوروک جیون وتیت کرتے تھے۔ سرل اور ...... ہوتے ہیں۔ وہ قانون کا بہت کم سہارا لیتے ہیں۔ انہیں سا کھشی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ سچائی اور نیکی کا وہ بہت مان کرتے ہیں۔ اس پرکار کا ورنن بھارتیہ سماج کے بارہ میں ہیون سانگ کا بھی ملتا ہے۔ ان سب باتوں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ پورو اور پشچم دونوں کی زندگی کے معیار کے مطابق بھارتیہ آچار

آریہ سماج دار السلام کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج دار السلام کا وارشک اُتسو ماہ اگست ۱۹۳۲ء میں ہوا تھا۔ آریہ سماج کی دیوکنو سا آریہ کنیا پاٹھشالہ کی لڑکیوں کے بھجن۔ موکھک سمواد۔ سمرتیوں کے شلوکوں کا ارتھ سہت اچارن۔ وید منتروں کا اونچے سُوروں سے گائن اور ویایام کی اچھی اچھی کھیلوں کو دیکھ کر جنتا کے ہرش کا کچھ ٹھکانا نہ رہا۔ جب لڑکیاں کسرت کر رہی تھیں۔ تو اس درشیہ کو دیکھ کر یہی پرتیت ہوتا تھا۔ کہ وہ دن دور نہیں۔ جب بھارت کی ماتری شکتی۔ جس کو کہ ابلا کہا جاتا ہے۔ سچی دیویاں بن کر پُرشوں کے اس دلے ہوئے اپمان جنک شبد کو کھرنا کی درشٹی سے دیکھیں گی۔

اس سمیہ کے پبلک کے اُتساہ کو دیکھ کر یہاں کے آریہ بھائیوں نے آریہ کنیا پاٹھشالہ کا بھون بنانے کا نشچے کر لیا تھا۔ اور اُتسو کے سمیہ پر ہی شریمان گومند جی پرشوتم جانی کے پوتر ہاتھوں سے بھون کی آدھار شلا رکھی گئی تھی۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ اب شالا کا بھون بننا شروع ہو گیا ہے۔ جس پر ۲م ہزار شلنگ کے خرچ ہونے کا خیال کیا جاتا ہے۔ دھن اکٹھا کرنے کا کام اُتساہ سے ہو رہا ہے۔

شالا میں پونے دوسو کے قریب لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ جن میں سے پندرہ لڑکیاں مسلمان بھائیوں کی ہیں۔ اس شالا میں ہر مذہب کی لڑکی تعلیم حاصل کر سکتی ہے۔ لڑکیوں سے کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ شالا کا خرچ دانی بھائیوں کے پرتاپ سے چلتا ہے۔ کنتو ایسی بھی کوشش کرنے کا وچار ہے۔ کہ جس سے بھوشیہ میں کسی پرکار کی چنتا نہ رہے۔

آریہ جگت میں بابو بدری ناتھ جی نیروبی نواسی کا نام پرکھیات ہے۔ وہ زنجبار کی ہاورجوبلی کے اوسر پر زنجبار پدھارے تھے۔ وہاں کا جلسہ مانو انہی کے آنے سے سپھل ہوا۔ زنجبار میں پرایک بھائیوں نے آریہ سماج کی مخالفت تو بہا کر لی تھی۔ وہ بابو جی کو ہی اپنے مکان پر لے گئے۔ اور ان کے ویاکھیان کرائے گئے۔ اور بڑی دھوم دھام سے انہوں نے بابو جی کو وداع کیا۔ بابو جی نے سناتن دھرم اور آریہ سماج کے پرچارکوں کو بغلگیر کرایا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی اقرار کرایا۔ کہ وہ ہمیشہ پریم سے رہیں گے۔

۷ فروری کو بابو بدری ناتھ جی دار السلام پدھارے یہاں ان کے اس وقت تک ۳ ویاکھیان ہو چکے ہیں۔ ان کا پہلا ویاکھیان ۸ فروری کو "ایشور کی ستا" اور اس پر وشواس" کے وشے پر ہوا۔ دوسرا ویاکھیان ۹ فروری کو رامائن کی شکشا پر ہوا۔ ویاکھیان کے ساتھ ساتھ میجک لینٹرن دوارا چتر بھی دکھلائے گئے۔ حاضرین بہت زیادہ تھی۔ تیسرا ویاکھیان ۱۱ فروری کو بھارت اور اس کی امول شکشا پر ہوا۔ ان ویاکھیانوں میں بھی میجک لینٹرن سے چتر دکھلائے گئے۔

آریہ سماج فیروز پور شہر کا مہوتسو

آریہ سماج فیروز پور شہر چوک آریہ سماج کا وارشک اُتسو مورخہ ۲۳ فروری سے ۲۶ فروری تک بڑے سماروہ سے منایا گیا جس میں شریمان مہاتما ہنس راج جی۔ سوامی پرنوانند جی۔ سوامی سدانند جی۔ شریمان لالہ خوشحال چند جی۔ شریمان پنڈت میلا رام جی شاستری جالندھر۔ شریمان راجیندر کرشن کمار جی پرنسپل سمرداس کالج موگا۔ شریمان ماسٹر امرناتھ جی۔ شریمتی شنو دیوی جی جالندھر۔ شریمتی ڈاکٹر دمینتی بالی جی لاہور بھگت منگت رام جی گائنا چاریہ جالندھر اور ان کی شش منڈلی۔ پروفیسر ویش بندھو جی۔ ماسٹر جگدیش چند جی۔ ماسٹر لاہوری رام جی برہمچاری دیویشور جی۔ بی بی دیاوتی جی۔ مہاشہ سینہ پال جی۔ چوہدری ٹھاکر سنگھ جی۔ پنڈت گنگا سہائے جی۔ پنڈت امی چند جی۔ پنڈت دھرم ویر جی۔ شریمتی دیو کی دیوی جی امرتسر اور ان کی لڑکیاں کماری زملا۔ بملا۔ شرملا اور شاردا دیوی جی پرچارک کنیا مہا ودیالیہ جالندھر و سات لڑکیاں کنیا مہا ودیالیہ جالندھر نے حصہ لیا۔

۲۳ فروری سے ۲۶ فروری تک برہد یگیہ کیا گیا۔ بڑا یگیہ کی سماپتی پر شانتی پاٹھ گیا۔ آریہ سماج کی طرف سے ایک سو ایک روپیہ پنڈت ہرلش چند جی آریہ پروہت کو دکشنا دی گئی۔ سنگیت سمیلن میں بھگت منگت رام جی گائنا چاریہ جالندھر کو لالہ امیر چند جی گورنمنٹ کنٹریکٹر نے روپوں کی بھری ہوئی تھیلی ان کے ودیالیہ کے لئے پیش کی۔ پروفیسر ویش بندھو جی ادھیکش سنگیت ودیالیہ فیروز پور شہر۔ پنڈت امی چند جی۔ کماری شرملا و بملا جی امرتسر کماری ودیاوتی جی۔ شریمتی دیو کی دیوی جی دھرم پتنی بابو رام سروپ جی بلاک انسپکٹر ریلوے امرتسر۔ اور کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کی لڑکیوں کو ایک ایک میڈل آریہ سماج کی طرف سے دیا گیا۔

(جہنت رام منتری (چوک آریہ سماج) فیروز پور شہر)

۴ دکھلائے گئے۔ حاضری کا کچھ ٹھکانا نہیں تھا۔ لوگوں کو جگہ نہ ملنے کے کارن باہر ہی کھڑا ہونا پڑا۔ آپ کچھ سمیہ ٹھہریں گے۔ اور وید کا پرچار کریں گے۔ وہ بھجنوں دوارا پرچار کرتے ہیں جس سے شانتی پر بھاؤ پڑتا ہے۔ اب آپ ریٹائر ہوئے ہیں۔ اور وید پرچار سوتنتر روپ میں کرتے ہیں۔ آپ زنجبار اور دار السلام اپنے خرچ پر آئے ہیں۔ آپ کی آیو اس سمیہ ۶۰ سال کے قریب ہے۔ آپ چار گھنٹہ تک متواتر ویاکھیان دینے پر بھی نہیں تھکتے۔ میری عمر رسیدہ و ملازمت سے ریٹائر شدہ آریہ بھائیوں سے نویدن ہے۔ کہ اگر وہ بابو بدری ناتھ جی کی تقلید کریں۔ تو آریہ سماج اور آریہ جاتی کا ایک [illegible] منگل رام آریہ منتری

لالہ سیدہ میں ۲۵۰ بٹوالوں کی شدھی

لالہ سیدہ تحصیل لیہ میں کچھ بٹوالوں کی شدھی آریہ سماج کلاسوالہ کے وارشک اُتسو پر ہو چکی تھی۔ باقی ماندہ میں سے تقریباً ۲۵۰ سٹری پُرشوں کی شدھی ۱۹ فروری ۱۹۳۳ء کو مہتہ و مہاشہ موہن لال آنریری بھجنیک کلاس والہ نے سر انجام دی۔ جس میں کہ سکھ لشکر کے زمینداروں نے نمایاں حصہ لیا۔

جب سے مندرجہ بالا شدھی ہوئی ہے۔ لالہ سیدہ کے تمام مسلمان ہر ایک پہلو میں شدھ شدہ مہاشیوں کو تکلیف پہنچانے کے لئے تُلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۔۲۰ فروری کی درمیانی شب کو کسی شخص نے کنوئیں پر کچھ جانوروں کی ہڈیاں رکھ دیں تھانہ میں اطلاع دی گئی۔ سادر میں خود بہمراہ سردار مہر سنگھ صاحب سب انسپکٹر پولیس تھانہ سنراہ وہاں موقع پر گیا۔ چونکہ خاص آدمی کا پتہ نہ چل سکا۔ اس واسطے سردار صاحب موصوف نے سب کو آئندہ کیواسطے محتاط رہنے کی ہدایت کر دی۔ اس وقت تو سب نے اقرار کر لیا۔ لیکن آج صبح مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ ابھی مسلمانوں کی طرف سے انہیں الٹی میٹم آ رہے ہیں۔ کہ یا تو ہمارے گھر کا.... پکا ہوا کھانا کھاؤ۔ اور مردہ جانوروں کی کھالیں اُتارو۔ ورنہ ہم تم سے بری طرح پیش آئیں گے۔

اس شرارت میں مسلمانوں کے ساتھ کچھ بٹوال بھی شامل ہیں۔ اب ان شدھ شدہ مہاشیوں کو اسی کنوئیں پر پانی بھرنا پڑتا ہے۔ اور جب تک باقی بٹوال شدھ نہ ہوں۔ ان کی اس تکلیف کا تدارک نہیں ہو سکتا۔ یعنی نصف حصہ کنوئیں کا باقی بٹوال ادا کریں۔ اور نصف حصہ شدھ شدہ مہاشے جس سے کہ ایک نیا کنواں لگا دیا جائے۔ ایک ایک کنواں دونوں کا علیحدہ علیحدہ ہو جائے۔ بصورت دیگر اگر باقی بٹوال مسلمان ہو بھی گئے۔ تو بھی انہیں دقت ہو گی۔ کیونکہ تمام کا تمام گاؤں مسلمانوں کا ہے۔ اس واسطے اس کی اشد ضرورت ہے جس کی تکمیل کے لئے تقریباً ۲۰۰ روپیہ کی ضرورت ہے۔ یہاں تک ہی نہیں بلکہ شدھ شدہ مہاشیوں کیواسطے اپنے مال مویشی کے چارہ کا انتظام کرنا سخت مشکل ہو رہا ہے۔ گزشتہ فصل کی سبب کا مسلمان زمیندار مہاشیوں کو کچھ دینے کے واسطے تیار نہیں ہیں۔ اور آگے کیواسطے وہ تمام تعلقات منقطع کر چکے ہیں۔ ان حالات میں ان کے لئے پیٹ پالنا بھی مشکل ہے۔ لہذا اس خیال سے کہ وہ کہیں گاؤں چھوڑنے پر مجبور نہ ہو جائیں۔ یا اسلام کو قبول نہ کر لیں۔ ان کی رکھشا کے واسطے کچھ آرتھک سہایتا کی آوشیکتا ہے۔ دانی مہاشے اس طرف بھی دھیان دیں۔ ہر پرکار کی سہایتا من نکھت پتہ پر آنی چاہئے۔

[illegible] آریہ سماج کلاسوالہ

سماجک جگت

سالانہ جلسے

۱۹۳۳ء

1. گورو کل کانگڑی ۱۳-۱۴-۱۵-۱۶ اپریل
2. آریہ سماج لاہور چھاؤنی ۶-۷-۸-۹ ″ ″
3. گورو کل رائیکوٹ ۱۰-۱۱-۱۲-۱۳ مارچ ″
4. آریہ سماج سانہ وال ۱۰-۱۱-۱۲-۱۳ ″ ″
5. ″ ″ میاں چنوں ۱۷-۱۸-۱۹ ″ ″
6. مہا ودیالیہ جوالاپور ۱۳ تا ۱۶ اپریل ″
7. آریہ سماج ہاسم پور ۱۷ تا ۱۹ مارچ ″
8. ″ ″ ہرپانہ ۲۸ تا ۳۰ اپریل ″
9. ″ ″ پشاور ۷ تا ۹ ″ ″
10. ″ ″ بہرام پور ۳۱ مارچ تا ۲ اپریل ″
11. ″ ″ شنکر گڑھ ضلع گورداسپور ۱۷ تا ۱۹ مارچ ″

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار :- ۱ - ۴ جنوری کو ماسٹر رام نارائن جی کے پتا کا انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی انوسار کرایا گیا ۔

۲ - ۱۲ جنوری کو آریہ سماج مندر میں لوہڑی سمبندھی یگیہ کیا گیا ۔ اور ریوڑیاں تقسیم ہوئیں ۔

۳ - ۲۰-۲۱ و ۲۲ جنوری کو آریہ سماج مندر اور سکول ہال میں آریہ کمار سبھا کا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے منایا گیا ۔ سروودھرم سمیلن ۔ کوی سمیلن ۔ سنگیت سمیلن ہوئے ۔ اور سوامی سوتنترانند جی مہاراج ۔ سوامی دھیرانند جی مہاراج ۔ پنڈت ہردیالو جی شاستری اور مہاشہ کرشن لال جی پریم کے ویاکھیان ہوئے ۔

۴ - ۳۰ جنوری کو رائے صاحب لالہ شیو پرشاد جی کے سپتر چرنجیو اوم کار ناتھ بی ۔ اے کا وواہ سنسکار ویدک ریتی انوسار پنڈت ارجن دیو جی شاستری نے شری ساہو رام کمار جی رئیس مراد آباد کی کنیا کے ساتھ کرایا ۔

۵ - ۵ فروری کو رائے بہادر لالہ رنگی لعل جی کے پوتے کا پونی کے شبھ دن سنسکار ہوئے ۔ رائے صاحب خود منتر دھار منتر اچارن کرتے رہے ۔

۶ - ۱۲ فروری کی جنرل میٹنگ میں رائے بہادر لالہ موہن لال جی کی مرتیو پر اظہار افسوس اور انکے پس ماندگان سے ہمدردی کا اظہار ہوا ۔

۷ - ۱۳ فروری کو غازی آباد کے کچھ اناتھ ودیارتھیوں نے سماج مندر میں انہیام سمبندھی کھیل دکھلائے ۔

۸ - ۲۰ فروری کو رشی بودھ اتسو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا ۔ پراتہ کال آریہ بھائیوں نے سنکیرتن کیا ۔ سکول ہیڈ ماسٹر اور ویاکھیان ہوئے آریہ سماج مندر میں پرتی بھوج ہوا ۔

(منتری آریہ سماج لدھیانہ)

آریہ سماج گرلی کا نیا پردھان :- رائے بہادر لالہ موہن لال جی پردھان آریہ سماج گرلی کے گزر جانے پر لالہ میلا رام صاحب رئیس گرلی کو انترنگ سبھا نے پردھان مقرر کیا ہے ۔

۲ - پردھان رائے بہادر لالہ موہن لال جی کا مرتک سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا ۔

(ٹھاکر رام شرما منتری آریہ سماج گرلی)

گوروکل میں یاتریوں کی رہائش کا پربندھ :- گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی کا سالانہ جلسہ انشیٹر کی تعطیلات میں ۱۳ اپریل سے ۱۶ اپریل تک ہوگا ۔ یاتریوں کی رہائش کے لئے ٹینٹ اور چھولداریوں کا انتظام کیا گیا ہے ۔ جن کا کرایہ حسب ذیل ہوگا ۔ جو سجن پہلے کرایہ بھیج دیں گے ان کے لئے چھولداریاں ریزرو کر دی جائیں گی ۔ لہٰذا کرایہ بھیجنے میں جلدی کریں ۔ جس ترتیب سے آپ کا کرایہ وصول ہوگا ۔ اسی نمبر سے چھولداریاں اور ٹینٹ آپ کے لئے ریزرو کر لئے جائیں گے جس سے آمد پر ٹھہرنے میں آسانی ہوگی ۔

۱ - چھوٹی چھولداری ۳-۴ آدمیوں کی رہائش کے لئے ۔ ۔ ۔ ۲ روپیہ

۲ - بڑی چھولداری ۶-۷ آدمیوں کی رہائش کے لئے ۔ ۔ ۔ ۴ روپیہ

۳ - ٹینٹ ۱۲-۱۳ آدمیوں کی رہائش کیلئے ۸ روپیہ

(مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی ہردوار)

آریہ سماج میاں چنوں :- ۱ - آریہ سماج مندر میں روزانہ پراتہ کال عرصہ ڈیڑھ سال سے ست سنگ ہوتا ہے ۔ اور اب خاص کر عرصہ ۳ ماہ سے ہون کرنے کے بعد شری پنڈت شوریہ دیو جی پرو ہت کتھا کرتے ہیں ۔ ۴۰ - ۵۰ سجن شامل ہو کر لابھ اٹھاتے ہیں ۔

۲ - شیوراتری مہوتسو آریہ سماج مندر میں منایا گیا ۔ جس میں آریہ سماج کے ادھیکاریوں کے علاوہ شری پنڈت گوپال دت نے بھی جو کہ مقامی سناتن دھرم سبھا میں رہتے ہیں ۔ رشی جیون پر ویاکھیان دیا ۔ حاضری ۱۵۰ - ۲۰۰ تھی ۔

(منتری آریہ سماج میاں چنوں)

آریہ سماج گوالمنڈی ۔ لاہور ۔ اتوار کو آریہ سماج کے ہفتہ وار ست سنگ میں پنڈت لوکناتھ جی کا "دی انیشور ٹیچنگ" پر ایک اہم اپدیش ہوا ۔ مہاشہ تیج سنگھ جی بھجنیک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے عمدہ بھجن ہوئے ۔

پنڈت ادھار :- آریہ سماج لاہور چھاؤنی میں ۲۶ فروری کو ایک شخص مسمی رحمت علی کو جس کا سابق نام امر سنگھ تھا ۔ اور جو کہ غلط فہمی سے محمدی بھائیوں سے میل جول کر بیٹھا تھا ۔ پر ایشچت کر کے شدھ کیا گیا ۔ (دیو چند منتری)

آریہ سماج سانہ وال کے سماچار :- ۱ - آریہ سماج کے سپتاہک ست سنگ بڑی رونق اور اتساہ سے منائے جاتے ہیں ۔ آریہ پریواروں میں ویدک سنسکاروں کو منانے کی پرتھا پرچلت ہے ۔ آریہ اپدیشک اور بھجنیک اکثر لدھیانہ سے آتے رہتے ہیں ۔ اور ان کا پرچار کرایا جاتا ہے ۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کے دلت ادھار سیکشن کے لیکچرار مہاشہ لبھو رام جی یہاں آئے ۔ اور ان کے لیکچر ہوئے نیز دلت ادھار فنڈ کے لئے چندہ اکٹھا ہوا ۔ جو منتری آریہ پرتی ندھی سبھا کو بھیج دیا گیا ۔ علاوہ ازیں گئو رکھشا کے متعلق ۱۰ روپیہ اکٹھا کر کے آریہ پرتی ندھی سبھا کو بھیجا گیا ۔

مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک یہاں آئے ۔ ان کا چار روز بھجن اپدیش ہوتا رہا ۔

۴ - ۳ جنوری کو مہاشہ کرشن لال جی پریم کا لیکچر "ویدک دھرم کی وشیشتا" پر ہوا ۔

۵ - ۸ جنوری کو مہاشہ امر چند جی کپل اوورسیئر کے گھر میں گرہ پرویش سنسکار کے اوسر پر ہون کیا گیا ۔ جو مہاشہ کرشن لال جی پریم نے کرایا ۔ مبلغ گیارہ روپے آریہ سماج کو اور پانچ روپے کنیا پاٹھ شالا کو دان ملا ۔

مہاشہ سکھ راج کپل کا ایک سالہ لڑکا سورگباش ہو گیا ۔ اس کا داہ کرم سنسکار کیا گیا ۔

{ دوارکا داس کپل منتری آریہ سماج سانہ وال ضلع لدھیانہ }

شوک جنک سماچار :- مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۳۳ء کی صبح کو شریمان لالہ جونی لال اگروال وائس پریذیڈنٹ منیجنگ کمیٹی آریہ ہائی سکول بہرام پور رحلت فرما گئے ۔ سارا دفتر ماتم کدہ ہو گیا ۔ آریہ سکول و نیز ہی پاٹھ شالہ انکے اعزاز میں بند کئے گئے ۔ ایام بیماری میں مختلف اوقات پر مرحوم نے ایک ہزار روپے کے قریب دان کیا ۔ جس میں سے ۵۰۰ روپیہ اگروال آشرم لاہور میں ایک کمرہ کے لئے ۔ ۲۵۰ روپیہ برائے ایک کمرہ بہرام پور سکول دیا ۔ اور باقی متفرق طور پر سماج یا پاٹھ شالہ ۔ مہاجن سبھا اور امداد غرباء کے لئے دیا ۔ (حکیم گوردھن داس)

۲ - آریہ سماج بہرام پور کا ۲۴ واں سالانہ جلسہ ۳۱ مارچ ۔ یکم و ۲ اپریل کو ہوگا ۔ اور تقسیم انعامات ہائی سکول و نیز ہی پاٹھ شالہ بھی اسی موقعہ پر ہوگی ۔

(رام سرنداس اپ منتری آریہ سماج بہرام پور)

شوک سبھا :- آج یکم مارچ ۱۹۳۳ء کو دو ماہ کی چھٹیوں کے بعد آریہ کنیا پاٹھ شالہ شملہ کے کھلنے پر رائے بہادر لالہ موہن لال کی اکال مرتیو پر شوک پرکٹ کرنے کے لئے شوک سبھا ہوئی ۔ اور کنیا پاٹھ شالہ بند رہی ۔

(سکرٹری آریہ کنیا پاٹھ شالہ شملہ)

گوروکل بیٹ سوہنی ضلع مظفر گڑھ :- ۱ - گت ورش گوروکل بیٹ سوہنی کے پراکرت اور شاستری کے ودیارتھیوں کا نتیجہ تعداد کے لحاظ سے پنجاب بھر میں اول رہا ہے ۔ ملتان ڈویژن بھر میں تو یہ پرنام پہلے درجہ پر رہا تھا ۔ امسال بھی تینوں شرینیوں کے ودیارتھی ان ہی پریکشاؤں کے لئے سمت ہونگے ۔

۲ - آریہ جنتا کو یہ جانکر اتینت پرسنتا ہوگی ۔ کہ گوروکل بیٹ سوہنی کے اناتھ برہمچاریوں کی بہت سے دانی مہانو بھاؤں نے سمے سمے پر مختلف وستوئیں دان دیکر سہایتا کی ہے ۔

۳ - ودت رہے ۔ کہ مہاشہ دھرم دیو جی بھجنیک و ...

آریہ سماج بھیرہ میں رشی اُتسو :- آریہ سماج بھیرہ نے ۲۳/۲ کو رشی بودھ اُتسو منایا۔ صبح ۵ سے ۷ بجے تک نگر کیرتن کیا گیا۔ ½۸ سے ۹ بجے تک ہون ہوا۔ ازاں بعد پنڈت اکسانند شاستری نے پرارتھنا کرائی۔ پھر اینگلو سنسکرت سکول بھیرہ کے طلباء نے بھجن گائے۔ اور سوامی جی کے جیون پر موثر ویاکھیان ہوئے۔ حکیم رام رکھا و ماسٹر کندن لال جی کے بھی ویاکھیان ہوئے۔ اس کے بعد پردھان صاحب نے لڑکیوں کو انعام تقسیم کیا۔ اور وید پرچار کے واسطے اپیل کی۔ اکٹھا شدہ دھن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کو بھیجا جائے گا:۔ (میاداس ملک منتری)

آریہ سماج فیروزپور شہر میں ویر اُتسو :- ۲۷ فروری کو دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کے بلیدان کی یاد میں ویر اُتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ پراتہ کال سنکیرتن کیا گیا۔ سائمکال کو سماج مندر میں ہون یگیہ ہوا۔ اور رات کو ۸ بجے مندر کے ہال میں جلسہ کیا گیا۔ ہال لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ پنڈت ہرپال جی نے پنڈت لیکھرام جی کے جیون پر ایک پربھاوشالی ویاکھیان دیا۔ مہاشہ فقیر چند اور ٹھاکر اندرجیت کے بھجن ہوئے۔ لیکھرام۔ وارث ندھی کے لئے دھن اکٹھا کیا گیا۔ رات کے ½۱۰ بجے شانتی پاٹھ کے پشچات کارروائی سماپت ہوئی:۔

(ہربنس لال بجاج منتری آریہ سماج (گورو کل وبھاگ) فیروزپور شہر)

کیمبلپور میں ویر اُتسو :- صبح کو پربھات پھیری ہوئی۔ جس میں تمام شہر میں بھجن گائے گئے۔ پُرش علیحدہ اور استریاں علیحدہ بھجن گاتی رہیں۔ آریہ جتھوں کے بھی بھجن ہوئے۔ صبح کو ہون یگیہ کیا گیا۔ رات کو ۸ بجے کارروائی شروع ہوئی۔ پنڈت ہرلش چند جی کے بھجن ہوئے۔ بالمیکی صاحبان نے بھی بھجن گائے۔ بابو جگل کشور جی جلسہ کے پردھان تھے۔ پنڈت دیوداس جی۔ پنڈت سکھدیو جی و پنڈت بھیم سین جی اپدیشک نے امر شہید کے جیون کی گھٹنائیں سنا کر بڑا اثر پیدا کیا۔

(منا سنگھ منتری آریہ سماج ہذا)

پشاور شہر میں ویر اُتسو :- ۲۷/۲ کو بوقت ۸ سے ½۱۰ بجے رات تک شریمان پنڈت لیکھرام جی کی برسی بڑی شان سے منائی گئی۔ حاضری اچھی تھی۔ شریمان دیوان چند رل صاحب بی اے۔ ایل ایل بی اس جلسہ کے پردھان نیت ہوئے۔ اور شریمان پنڈت دیرات دیو۔ ماسٹر جگت رام و پنڈت بھگوانداس اور پنڈت جگت رام جی کے ویاکھیان ہوئے۔ اور لالہ امیر چند رام جی وکیل نے ایک اعلے النظم آریہ مسافر کے شہید ہونے پر پڑھ کر سنائی۔ -/۸/۱۷ لیکھرام فنڈ کے لئے چندہ اکٹھا ہوا:۔ (نارا سنگھ منتری)

آریہ سماج گورودت بھون میں رشی اُتسو :- ۲۳/۲ کو آریہ سماج گورودت بھون لاہور کی طرف سے رشی بودھ اُتسو کی تقریب میں صبح ½۵ سے پہلے سات بجے تک گورودت بھون کے محلہ میں سنکیرتن ہوا جس میں تقریباً ۱۵۰ بہن اور بھائی شامل ہوئے بڑے پریم کے ساتھ پرم پتا پرماتما کی بھگتی اور بھگوان دیانند کی سمرتی میں منوہر گایَن ہوئے:۔

ازاں بعد صبح ٹھیک ۸ بجے گورودت بھون ہال میں ہون و بھجن ہوئے۔ پھر رائے صاحب دیوان بدری داس صاحب نے پردھان پد کو سوشوبھت کیا۔ اس کے بعد سوامی سوتنترانند جی مہاراج۔ لالہ جھجیت رائے جی۔ باوا بلونت سنگھ جی۔ پنڈت چموپتی جی۔ آچاریہ دیو شرما جی اور مہاشہ کرشن جی کے منوہر ویاکھیان ہوئے۔ شریمتی گوپال دیوی اور پنڈت دلسنت پرشاد جی کے بامرتر بھجن اور نظم نے بھی حاضرین کو محظوظ کیا۔ ہال کھچا کھچ حاضرین سے پُر تھا۔ پروگرام ٹھیک وقت پر ختم ہوا۔ حاضرین نے تمام کارروائی کو بہت پسند کیا:۔

(نرنجن ناتھ پردھان)

آریہ سماج خالکی میں ویر اُتسو :- آریہ سماج ہذا نے ویر پرب بڑے سماروہ سے منایا۔ پنڈت لیکھرام میموریل فنڈ میں سترہ روپیہ آٹھ آنے پراپت ہوئے جن میں -/۸/۱۱ روپیہ شریمتی سردار بیبا کھا سنگھ جی کے تھے:۔ (جیوا رام شرما سبھاسد)

آریہ سماج گوالمنڈی میں ویر اُتسو :- سوموار شام کو ویر اُتسو سماج میں منایا گیا جس میں پنڈت نردیو جی سدھانت شرومنی۔ مہاشہ چندر بھانو۔ مہاشہ نندلال تھا۔ ڈاکٹر دھرم دیو جی کے بھاشن ہوئے۔ پھر مہاشہ کیسر چند آدمی کے بھجن ہوئے:۔

نوٹ :- اس کے علاوہ آریہ سماج چک جھمرہ۔ آریہ سماج رسالپور۔ آریہ سماج لاہور چھاؤنی۔ آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان نگر اور آریہ سماج رائے کوٹ میں رشی اُتسو بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ مختلف صحاب نے حسب موقعہ تقاریر کیں:۔

گورو کل رائیکوٹ کے سماچار :- اس سال گورو کل کا سالانہ جلسہ ۱۰ الغایت ۱۳ مارچ ۱۹۳۳ء بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا جس میں بڑے بڑے پرسدھ سنیاسی۔ مہوپدیشک تتھا بھجنیک پدھاریں گے۔ ایک کوی سمیلن تتھا ایک بہت بڑا سنگیت سمیلن ہوگا۔ گورو کل لدھیانہ سے ۲۵ میل دلّا پور اور جگراؤں سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ موٹر و تانگہ ہر وقت مل سکتا ہے۔ کرایہ موٹر لدھیانہ سے ۶ دلّا پور و جگراؤں سے ۳ ہے۔ ٹھہرنے و بھوجن کا پربندھ گورو کل کی طرف سے ہوگا:۔

(ارجن لال منتری)

سارودیشک سبھا کے اعلانات

۱- سارودیشک سبھا کا ادھیویشن - سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی سادھارن سبھا کی بیٹھک چیت شُکلہ ۱۵ سمت ۱۹۸۹ بکرمی ۱ بجے سے بلیدان بھون دہلی میں ہوگی:۔

۲- ایک آریہ دیوی کی بھوک ہڑتال - شری باتا نارائن سوامی جی پردھان سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی نے سنیکت پرانت کی جیلوں کے انسپکٹر جنرل اور یوپی گورنمنٹ کے ہوم ممبر کو ذیل کا تار دیا ہے:۔

"مہربانی کر کے ہمارے ۱۷ فروری کے تار پر جلد غور فرما کر شریمتی چمیلی دیوی کو جو سہارنپور جیل میں ہیں۔ ہون کرنے کی آگیا دیجئے۔ انہوں نے ۲۶ دن سے اَن گرہن نہیں کیا ہے"!:۔

۳- آوشیک سوچنا - شری یُت وینکٹ وارآئنگر بنگلور نواسی شروع سمت ۱۹۳۳ میں دیانند بھون کے لئے دھن سنگرہ ارتھ آریہ بھارت میں آئے تھے۔ سوئم اپنے کتھن انوسار انہوں نے یہاں پندرہ سو روپیہ جمع کیا تھا جس میں سے تین سو روپیہ وعدہ تھا۔ اس میں سے انہوں نے مبلغ چار سو پچاس روپیہ خرچ کر دیئے ہیں۔ باقی کے نئے ڈرافٹ بنوا لئے ہیں۔ کہ اپنے نام سے پنجاب نیشنل بنک میں جمع کر دیئے ہیں۔ بنگلور سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ وہاں شردھانند بھون کے نام سے آریہ سماج مندر بن چکا ہے۔ اور یہ کہ اب اُن کا دھن سنگرہ کرنا غیر ضروری ہے۔ انہیں جب کہا گیا۔ کہ جو دھن جمع کیا ہوا باقی ہے۔ اُسے بنگلور بھیج دیں۔ تو وہ کہتے ہیں۔ کہ مبلغ دو ہزار روپیہ ہو لینے دو۔ بھیجوں گا۔ وہ اس طرف ادھک ٹھہر کر اُسی دھن کو کھا لیکر برابر کر دینگے۔ اس لئے سروسادھارن کو سوچنا دی جاتی ہے۔ کہ اب انہیں کسی پرکار کا دھن نہ دیویں:۔ (منتری سارودیشک سبھا)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے

سبھاسدوں۔ آریہ سماجوں کے منتریوں تتھا دھرم پریمیوں کے نام وگیاپن

سبھا کا سال ختم ہو رہا ہے۔ ویدک دھرم کے پرچار کے لئے پرتی ندھی سبھا نے تیس ہزار روپیہ کا بجٹ منظور کیا تھا۔ سال میں جتنا دھن آتا ہے۔ اُسی کے مطابق اگلے سال کا بجٹ تتھا کاریہ کرم کا نشچے کیا جاتا ہے آپ آریہ سماج کے شبھ چنتک تتھا پریمی ہیں۔ آپ کے بنا یہ یگیہ سمپورن ہونا مشکل ہی نظر آتا ہے۔ آپ اپنا کرتویہ سمجھ کر جہاں اپنے سماج کے نام کا مقررہ دھن بھجوانے کی کرپا کریں۔ وہاں آپ سوئم یا اپنے پریوار سے اس یگیہ میں کم سے کم ایک صد روپیہ کی آہوتی ڈالنے کی کرپا کریں۔ آپ مستقل دانی تیار کریں۔ جو ماہواری یا سالانہ وید پرچار کے فنڈ کے لئے دان دے سکیں۔ آریہ سماجوں اور آریہ پُرشوں کو اس وقت اپنا پُرشارتھ وید پرچار کے لئے دھن اکٹھا کرنے میں لگانا چاہیئے:۔

ओ३म

क्रण्वन्तो-विश्वमार्यम्

"प्रकाश"

کانگڑہ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

ایڈیٹر:- کرشن بی۔ اے

قیمت
سالانہ للعہ
ششماہی ۲ ؏
ممالک غیر ۔۔ ؏
فی پرچہ ایک آنہ

THE PRAKASH LAHORE

نمبر ۴	SUNDAY 22nd JAN 1933	۱۰ - ماگھ سمت ۱۹۸۹ مطابق ۲۲ - جنوری ۱۹۳۳ء - دیانند ابد ۱۰۸	جلد ۲۹

یجروید | اوم **وید امرت** | رگوید

ओ३म् वेनस्तत् पश्यन्निहितं गुहा सद्यत्र विश्वं भवत्येकनीडम्।
तस्मिन्निदं सं च वि चैति सर्वं स ओतः प्रोतश्च विभूः प्रजासु॥

(वेनः) پنڈت جن (तत) اُس (गुहा) بدھی وگپت کاری میں (निहितं) ورتمان (सत्) نتیہ سروپ برہم کو (पश्यत्) دیکھتا ہے (यत्र) جس برہم میں (विश्वम्) سب جگت (एकनीडम) ایک آشرے والا (भवति) ہوتا ہے۔ (च) اور (तस्मिन) اُس میں (इदम) یہ (सर्वम) سب جگت (सम) مل کر (च) اور (वि) الگ الگ ہو کر (एति) چیشٹا کرتا ہے۔ (सः) وہ (विभूः) سرو ویاپک پرماتما (प्रजासु) پرجاؤں میں (ओतः) تانا کئے ہوئے (च) اور (प्रोतः) بانا کئے ہوئے ہے :۔

وِیاکھیا زندگی کے ہر ایک لمحہ میں انسان کو ساتھی، مددگار اور رہبر کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر انسان کو جب انسان کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے۔ تو بعض اوقات اُسے ساتھی دھوکہ دے جاتے ہیں۔ مددگار بھی خود غرضی کے باعث دامن چھوڑ جاتے ہیں۔ اور بسا اوقات رہبر بھی غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ اس طرح کئی بار انسان اپنے آپ کو بے یار و مددگار محسوس کرنے لگ جاتا ہے۔ خوشی ہو یا غمی۔ اُسے ساتھی ضرور چاہیے۔ کیونکہ داناؤں کا قول ہے۔ کہ منشیہ کا سماج کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا ہے۔ لیکن چونکہ سچے ساتھی کا ملنا دشوار ہے۔ اس واسطے وہ منشیہ کی شکتیوں سے بالاتر شکتیوں کا آسرا لینے کے لئے بھٹکنا شروع کر دیتا ہے۔ اس جگیا سا میں بھی وہ بھیل منورتھ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قدم قدم پر دھرم کے نام پر بیٹے باز اپنی دکانیں جمائے بیٹھے ہیں۔ طرح طرح کی کرامات دکھا کر نر ناری کو اپنے جال میں پھنسا لیتے اور اپنا مطلب سدھ کرتے ہیں۔ بھولی بھالی صورت بنا کر، میٹھے میٹھے وچن بول کر اور عجیب عجیب کرشمے دکھا کر بھٹکنے والوں کو اپنے پنجوں میں دبائے رکھتے ہیں۔ خلق خدا کو گمراہ کرنے والے ایسے انسانوں کی دنیا میں کمی نہیں ہے۔ کاش لوگ وید کے منوہر اپدیش کی طرف دھیان دیں۔ کہ پرم پتا پرماتما بدھی میں ورتمان۔ وستر میں سوت کے سمان تانا بانا کئے ہوئے سب جگت میں براجمان ہے۔ اگر انسان اس بھید کو پا لے۔ اور اس بات کو تحقیق کے طور پر محسوس کرنے لگ جائے۔ تو اُسے سچا ساتھی۔ سچا مددگار اور سچا رہبر تلاش کرنے کے لئے اِدھر اُدھر بھٹکنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ وہ تو اس کے پاس ہر وقت ہی موجود رہتا ہے۔ وہ دن ہو یا رات اندھیرا ہو یا پرکاش۔ ہر وقت اُس کی مدد کو موجود ہے۔ ہر وقت اُسے صلاح دے سکتا ہے۔ وہ خوشی میں اُس کی خوشی کو دوبالا کرتا ہے۔ اور غمی میں اُس کو سہلا دیتا ہے۔ وہ اندھکار میں اُس کو پرکاش دکھاتا ہے۔ مگر ہاں اُسے ہر وقت اپنے انگ سنگ سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس کے سمجھنے کے لئے کیول ایک بار پرمیشر چھوڑنا یا سُن لینا ہی کافی نہیں ہے۔ اسے ٹھیک ٹھیک جاننے کے لئے روزانہ ابھیاس کی ضرورت ہے۔ جیسے شریر کے پالن کے لئے نتیہ بھوجن کی ضرورت ہوتی ہے۔ ویسے ہی آتما کو سچے گیان کی پراپتی کے لئے روزانہ ابھیاس کی ضرورت ہے۔ جب ابھیاس میں سدھی پراپت ہو جاتی ہے۔ تب وہ سچ مچ اپنے آپ کو کبھی اکیلا نہیں پاتا۔ وہ اپنے سچے ساتھی کو ہر وقت دیکھتا ہوا خوش و خرم رہتا ہے۔ جس طرح انسان اپنے پیارے سے پیارے عزیز کو اپنے پاس بیٹھا ہوا دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ اسی طرح ابھیاسی بھگت ہمیشہ آنند میں رہتا ہے۔ اسے مصیبت کے جھمیلے بھی دکھ نہیں دے سکتے۔ وہ اپنے رہبر کی مدد پر وشواس رکھتا ہے۔ اور شردھا کو بھگت اس طرح اپنے ابھیاس کی کرامات سے مصیبت سے پار ہو جاتا ہے۔ اسی لئے پرم پتا کو ہر وقت ٹھیک معنوں میں حاضر و ناظر جاننے والوں کو پنڈت کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ کاش! ہم لوگ اپنے کلیان کے لئے ابھیاس کرتے ہوئے اس جگت کے سوامی کو ہر وقت اپنے پاس ہی براجمان محسوس کریں۔ اور ہر قسم کی مدد کے لئے اُسی پر بھروسہ رکھیں۔ کیونکہ اس جگت میں کیول وہی ایک جیوتی ہے۔ جس کی سہایتا ہمیں ہر وقت مل سکتی ہے۔ جس کے دوار سے ہم کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹ سکتے ہیں۔ اور جس کے پرکاش سے ہم ہمیشہ نہال ہو سکتے ہیں :۔

(اوم شم)

"نرنجن ناتھ"

اتھرو وید | سام وید

شری سوریہ کماری گرنتھاولی کا پرتھم پشپ

یوگیشور کرشن

(لیکھک شری پنڈت چموپتی جی ایم - اے - آریہ سیوک)

اس بات کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی - کہ ایسا کوئی جیون چرتر لکھا جائے - جس سے شری کرشن کے آدرش جیون کا واستوک چترن ہو۔ پنڈت جی نے آریہ بھاشا میں یوگیشور کرشن کا جیون چرتر لکھ کر اس کمی کو پورا کر دیا ہے - پنڈت جی ایک بڑے اچھے شاعر اور پرسدھ لیکھک ہیں - انکے قلم سے لکھا ہوا یہ جیون چرتر کیسا ہوگا - پاٹھک خود اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں - یہ پستک ہر ایک آریہ نرناری کو پڑھنی چاہیئے - اور آریہ سماجوں کی لائبریریوں میں اس کی ایک ایک کاپی ضرور رہنی چاہیئے ؛

سندر چھپائی بڑھیا اینٹک کاغذ پر انڈین پریس میں چھپی ہوئی ہے -

اُتم جلد قیمت ۲/۸

اخبارات کیا کہتے ہیں؟

"لائق مصنف کے بھگوان کرشن کو انکے اصلی روپ میں سنسار کے سامنے رکھنے کا سپھل پریتن ہے - یہ پستک نہ صرف شری کرشن کا جیون چرتر ہی ہے - بلکہ ان کے عہد کا پورا اتہاس ہے" ؛

("پرکاش" لاہور)

"کتاب کا اُتم ہونا مصنف کے نام سے ہی جانا جاتا ہے - شری کرشن کا چرتر اس ڈھنگ سے لکھ کر ایک بیارتی پبلک کے ہاتھ میں دیدیا ہے - پستک سنگرہ یوگیہ ہے" ؛

("آریہ گزٹ" لاہور)

"ہندی میں اپنے ڈھنگ کا کرشن کا یہ پہلا چرتر گرنتھ ہے - اس میں اتہاس کی درشٹی سے کرشن کا سانگوپانگ چرتر منورم شیلی میں انکت کیا گیا ہے" ؛

("سرسوتی" الہ آباد)

اخبارات کیا کہتے ہیں!

"یہ پستک بہت سندر ہے - ایک بار پرارمبھ کر لینے پر ختم کئے بنا اٹھنے کو جی نہیں چاہتا - انیک پرسنگوں پر پاٹھک پھڑک اٹھتا ہے - یہ پستک ہر ایک کرشن پریمی کے ہاتھ میں ہونی چاہیئے" ؛

("آریہ" - لاہور)

"بھاشا اتنی مدھر اور گراہی ہے - کہ پستک چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا - یہ پستک ہر ایک آریہ پرش کو ضرور پڑھنی چاہیئے"

("آریہ مترا" آگرہ)

"بھاشا للت - مدھر - پرواہی اور سندر ہے - چرتر کا پلاٹ اُتم ہے - شیلی آکرشک ہے - اس کے پڑھنے سے کرشن جیونی کے ساتھ ساتھ تتکالک بھارت کی بھوگولک اور سماجک سھتی کا گیان بھی انیک انشوں میں ہو جاتا ہے" ؛

("ارجن" - دہلی)

سوامی جی مہاراج کی تصنیف

"چاند" الہ آباد کی رائے

"پستک بڑی اپیوگی ہے - واستو میں اب ہمیں گوپیوں کے ساتھ کلیل کرنے والے اور ان کا راستہ روک کر دہی کا دان مانگنے والے کرشن کی ضرورت نہیں - اب تو ہمیں شری کرشن کو اسی درشٹی سے دیکھنا ہوگا جس درشٹی سے شری چموپتی جی نے دیکھا ہے - پستک کی بھاشا سرل چھپائی وغیرہ اُتم ہے" ؛

پتہ :- **مینجر پستک پرچار وبھاگ - گوروکل کانگڑی - ضلع سہارنپور**

نوٹ - یہ پستک شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم انارکلی لاہور سے بھی مل سکتی ہے ؛

سنسار کی گتی!

فلپائن کی مکمل خودمختاری کا بل پاس

نیو یارک - ١٧ جنوری - ریاستہائے متحدہ امریکہ کی سینٹ میں جو فلپائن بل اس غرض سے پیش کیا گیا تھا کہ جزائر فلپائن کو مکمل آزادی دی جائے - اور جسے پردھان امریکہ نے سینٹ میں پیش ہونے کی اجازت نہ دی تھی - اب اس کے متعلق سینٹ نے یہ کارروائی کی ہے - کہ انہوں نے پردھان کے فیصلہ کو کثرت رائے سے منسوخ کر دیا ہے - ٦٦ رائیں بل کے حق میں تھیں - اور ٢٧ بل کے مخالف - سینٹ کے اس فیصلہ کا یہ نتیجہ نکلا ہے - کہ بل کو قانونی جامہ پہنا دیا گیا ہے - اور دس سال سے لے کر بارہ سال کے اندر جزائر فلپائن کو مکمل آزادی مل جائے گی - بشرطیکہ فلپائن کی آئین ساز کونسل ایک سال کے اندر اندر بل مذکور کو منظور کر لے - بل کی منظوری امریکن زراعت پیشہ اصحاب کی فتح کی مترادف ہے - خاص کر گنے کی کاشت کرنے والے تو اس بل کے منظور ہونے سے بڑے خوش ہیں - کیونکہ وہ اہل فلپائن کی گنے کی کاشت وغیرہ میں ان کے ساتھ مقابلہ کرنے پر بڑا رشک کھاتے تھے ‎:‎

کانگرس کا آئندہ اجلاس

دہلی - ١٨ - جنوری - افواہ پھیل رہی ہے - کہ کانگرس کا آئندہ اجلاس پوری میں منعقد کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں ‎:‎

قسمت لاہور کا نیا کمیشنر - لاہور - ١٨ جنوری - مسٹر لطیف آئی - سی - ایس نے آج لاہور کی کمیشنری کا چارج لے لیا ‎:‎

پردھان کانگرس کو سزا - پٹنہ - ١٨ جنوری - منزہی بابو راجیندر پرشاد پردھان انڈین نیشنل کانگرس کو زیر دفعہ ١٧ (ب) ١٥ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے - اور "اے" کلاس میں رکھا گیا ہے -

ایک مسلمان بڑھی کی شدھی - کلکتہ - ١٨ جنوری - اندھرا دیش میں حیدرآباد کی ایک مسلمان بڑھی کو جس کا نام مسماۃ روح النساء بنت مسٹر عبد الغفار ہے - شدھ کر کے ہندو دھرم میں شامل کیا گیا ہے ‎:‎

ودھوا وواہ کرنے والی لڑکی کا اغوا - بمبئی - ١٨ جنوری - ایک ہندو اپنی نوجوان ودھوا لڑکی کا برادری اور براہمنوں کی مخالفت کے باوجود پنرواہ کرانا چاہتا تھا - لیکن بیاہ کے دن مخالف پارٹی لڑکی کو اٹھا کر لے گئی ‎:‎

لکھنؤ میں جعلی سکے - لکھنؤ - ١٨ جنوری - پولیس نے عالم باغ پولیس سٹیشن کے علاقہ میں ایک مکان پر چھاپہ مار کر چند اشخاص کو جو جعلی سکے بنا رہے تھے - گرفتار کر لیا ‎:‎

ضلع جہلم میں جعلی سکے - جہلم - ١٨ جنوری - پولیس نے دینا میں چند مقامات پر چھاپے مارے - اور دو اشخاص کو گرفتار کر لیا - اور ساتھ ہی بہت سے جعلی سکے بھی برآمد کئے ‎:‎

دو روسیوں کو سخت سزا - بمبئی - ١٨ جنوری - ہائی کورٹ بمبئی کے چیف جسٹس نے دو روسیوں کو مرکنٹائل بینک کو دھوکہ دینے کے الزام میں پانچ پانچ سال قید با مشقت کی سزا دی ہے ‎:‎

مسلح ڈاکہ - رنگ پور - ١٨ جنوری - کل ست رنا پولیس تھانہ کے علاقہ میں بیس مسلح ڈاکوؤں نے چھاپہ مارا - اور وہ نقدی اور زیورات کی صورت میں ایک ہزار روپیہ لے کر فرار ہو گئے ‎:‎

دو نظر بندوں کا فرار - کلکتہ - ١٨ جنوری - اطلاع ملی ہے - کہ ١٥ جنوری کو برہام پور ڈسٹرکٹ جیل سے ضلع باریسال کے دو نظر بند مسمیان نرنجن مکرجی اور دھرین داس ساکنان ضلع باریسال نکل بھاگے ‎:‎

خودکشی کرنے کی ناکام کوشش - گجرات - ١٦ جنوری - مسٹر فیلبوس سیکشن ٣٠ مجسٹریٹ نے کل ایک شخص مسمی سردارا کو خودکشی کرنے کی کوشش کرنے کے جرم کے لئے چھ مہینے کی قید کی سزا دی ‎:‎

پردہ کے خلاف جہاد - مدراس - ١٧ جنوری - مسٹر عباس طیب جی کی صاحبزادی مسز حمید علی نے اپنے دورہ لنکا میں مسلم عورتوں کے مجمع میں پردہ کے خلاف لیکچر دیا - اور اس پر نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں نے پردہ کے خلاف جہاد شروع کر دیا ‎:‎

مقدمہ سازش میرٹھ کا فیصلہ - میرٹھ - ١٦ جنوری - مسٹر آر - ایم - یارک سیشن جج نے آج مقدمہ سازش میرٹھ کا فیصلہ سنا دیا - اس مقدمہ میں ٣٢ صاحب ملزم تھے - ٣ ملزم کو بری کیا گیا ہے - ایک کو عمر قید کالا پانی دیا گیا ہے - اور ٢٦ کو ١٢ سال کالا پانی سے لے کر مختلف میعاد کی قید کی سزائیں دی گئی ہیں - سزا یافتگان میں ذیل کے تین اصحاب پنجاب کے رہنے والے ہیں ‎:‎

١ - مسٹر عبد الحمید ٢ - سردار سوہن سنگھ جوشی ٣ - لالہ کدار ناتھ جی سہگل

نوٹ - مذکورہ اصحاب کو "سی" کلاس دی گئی ہے

سولہ لاکھ روپیہ کا اسراف - میرٹھ - ١٦ جنوری - مقدمہ سازش میرٹھ پر حکومت نے سولہ لاکھ روپیہ خرچ کر ڈالا ہے ‎:‎

ڈاکٹر امبید کر کی واپسی - بمبئی - ١٨ - جنوری - اطلاع ملی ہے - کہ ڈاکٹر امبید کر ٢٣ ماہ حال کو ہندوستان واپس آ رہے ہیں ‎:‎

نریندر منڈل کا اجلاس - نئی دہلی - ١٨ جنوری - نریندر منڈل کی سٹینڈنگ کمیٹی کا ایک انفارمل اجلاس ١٩ فروری کو منعقد ہو گا - اس کے بعد فارمل اجلاس ہوں گے - جو کہ ٢٠ فروری کو شروع ہوں گے ‎:‎

دو مسلم پارٹیوں میں لڑائی - جموں - ١٧ جنوری - سری نگر کے محلہ مہاراج گنج میں مسلمانوں کی دو پارٹیوں میں تصادم ہو گیا - پولیس نے موقعہ پر پہنچ کر حالات پر قابو پا لیا ‎:‎

برار کی علیحدگی کا سوال - ناگپور - ١٧ جنوری - سی - پی کونسل کے آئندہ اجلاس میں صوبجات متوسط سے برار کی علیحدگی کے سوال پر طویل بحث کی جائے گی ‎:‎

سات ہزار انتہا پسند گرفتار

لنڈن - ١٨ جنوری - اعلان کیا گیا ہے - کہ سنہ ١٩٣٢ء میں کل سات ہزار انتہا پسندوں کو جن میں سے زیادہ تر تعلیم یافتہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ہیں - گرفتار کیا گیا ہے ‎:‎

پولیٹیکل کانفرنس کا انعقاد - لکھنؤ - ١٨ جنوری - پرتاب گڑھ (یو - پی) میں ایک پولیٹیکل کانفرنس منعقد کرنے کے سلسلہ میں ٦ کانگرسی اصحاب گرفتار کئے گئے ہیں ‎:‎

ناجائز چرس کی برآمد - دہلی - ١٦ جنوری - ایکسائز پولیس نے سبزی منڈی ریلوے سٹیشن پر ایک مسافر کو اس الزام میں گرفتار کیا - کہ وہ ٣٤ سیر چرس فروخت کرنے کے لئے دہلی جا رہا تھا ‎:‎

لاش مل گئی - جموں - ١٦ جنوری - ماسٹر جیا رام جی سیکنڈ ماسٹر سری رنبیر ہائی سکول کی لاش ٢٨ روز کو ستواری ہیڈ کے نزدیک دستیاب ہوئی ہے ‎:‎

آل پارٹی کنونشن کا انعقاد - احمد آباد - ١٨ جنوری - مسٹر رام رائے منشی پردھان انڈین فارمرز فیڈریشن ایک نیشنل کنونشن کے انعقاد کے لئے کوشاں ہیں - تاکہ جو سیاسی پارٹیاں وائٹ پیپر پر اس کی اشاعت کے بعد غور و خوض کر سکیں ‎:‎

دوبارہ جیل میں - لاہور - ١٨ جنوری - سٹوڈنٹ یونین کے سردار سردول سنگھ کی دھرم پتنی شریمتی پرکاش کور جی جو کہ اپنے بیمار بچہ کے علاج کے لئے ضمانت پر رہا ہوئی تھیں اپنی ضمانت منسوخ کرا کے دوبارہ جیل میں چلی گئی ہیں ‎:‎

سرحد میں چیچک کا زور - پشاور - ١٨ جنوری - شمال مغربی سرحدی صوبہ میں چیچک کا بڑا زور ہے - ماہ جنوری کے ابتدائی دو ہفتوں میں ١١٣ نئے کیس ہوئے - اور ٢٧ اموات ہوئیں ‎:‎

مسٹر ڈوگلس کے قاتل کو پھانسی۔ کلکتہ۔ ۱۳ جنوری۔ مدناپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ڈوگلس کو قتل کرنے کے جرم میں پرودت بھٹاچاریہ کو پھانسی کی سزا ملی تھی۔ آج صبح مدناپور جیل کے اندر بھٹاچاریہ کو پھانسی کے تختہ پر لٹکا دیا گیا۔ پھول وغیرہ گنگا میں پرواہ دئے گئے ؛

مہاتما گاندھی کے سکرٹری کو سزا۔ بمبئی۔ ۱۳ جنوری۔ چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے مہاتما گاندھی کے سکرٹری مسٹر پیارے لال کو زیر دفعہ ۱۷ (۱) ترمیم ضابطہ فوجداری چھ ماہ قید اور ایک سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ؛

راج پیپلا میں راجیہ سبھا کی قائمی۔ ریاست راج پیپلا کے مہاراجہ نے لوگوں کے منتخب شدہ نمائندوں کی اسمبلی بنا کر انہیں راجیہ پربندھ میں حصہ لینے کے اختیارات دے دئے ہیں ؛

سکرٹری ہندو مہاسبھا کی رہائی۔ پونہ۔ ۱۵ جنوری۔ لالہ جگت نارائن لال جنرل سکرٹری آل انڈیا ہندو مہاسبھا رہا ہو کر آج یہاں پہنچے ہیں ؛

دو مسلم فریقوں میں فساد۔ گجرات۔ ۱۲ جنوری۔ موضع چوکور جروتن سے دو مسلم پارٹیوں میں شدید فساد کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ فریقین جن کی تعداد ۶۰ کے قریب تھی۔ لاٹھیوں کلہاڑیوں اور بلموں سے مسلح تھے ؛

پروفیسر کرپلانی کو سزا۔ پٹنہ۔ ۱۳ جنوری۔ پروفیسر کرپلانی کو زیر دفعہ ۱۷ (۱) ۵ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے ؛

ڈاکٹر انصاری کی واپسی۔ دہلی۔ ۱۳ جنوری۔ بوجہ علالت ڈاکٹر انصاری کی لندن سے روانگی ملتوی ہو گئی ہے۔ آپ براہ برلن ۲۲ فروری تک واپس آجائیں گے ؛

مسٹر بروک کی مہاتما جی سے ملاقات۔ پونہ۔ ۱۳ جنوری۔ آج مسٹر بروک نے یرودا جیل میں مہاتما گاندھی جی سے ملاقات کی۔ سپرنٹنڈنٹ جیل گفتگو کے وقت وہاں موجود تھا ؛

وکالت کی سندوں کی تجدید۔ مدراس۔ ۱۴ جنوری۔ چیف جسٹس مدراس ہائیکورٹ نے سول نافرمانی کی تحریک میں حصہ لینے والے وکلاء کو تحریری اقرار نامہ داخل کرنے کا حکم دیا ہے۔ کہ وہ آئندہ اس تحریک میں حصہ نہ لیں گے ؛

سابق شاہ سپین لنکا میں۔ پیرس۔ ۱۴ جنوری۔ سابق شاہ سپین اپنے لڑکے کو جو کہ ایک برطانوی جہاز میں کام سیکھ رہا ہے اس ماہ کے خاتمہ پر ملنے کے لئے لنکا آرہے ہیں ؛

چاندی کے سکوں کا اجراء۔ ۳ جنوری۔ ٹرکش گورنمنٹ نے نیکل کے موجودہ نوٹوں کی جگہ چاندی کے نئے سکے جاری کرنے کی سکیم تیار کی ہے ؛

"الور ڈے" ملتوی۔ ناگپور۔ ۱۳ جنوری۔ ڈاکٹر مونجے نے ڈاکٹر ضیاء الدین احمد کی اپیل پر "الور ڈے" کو جسے ۱۵ جنوری کو منانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ ملتوی کر دیا ہے ؛

مسٹر کرشن مورتی کی لاہور میں آمد۔ لاہور۔ ۱۴ جنوری۔ مسز اینی بیسنٹ کے مسٹر کرشن مورتی ۱۶ فروری کو لاہور آرہے ہیں۔ اور وہ یہاں ۲۵ فروری تک قیام کریں گے ؛

دو جرمن سیاحوں کی گرفتاری۔ پوری۔ ۱۵ جنوری۔ دو جرمن سیاحوں کو پولیس والوں نے سی۔ آئی۔ ڈی کے ایک آدمی سے جھگڑا کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ ملزمان نے پولیس کی بدسلوکی کی شکایت کی ؛

جیل میں نمونیا کی شکایت۔ پشاور۔ ۱۶ جنوری۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ ہری پور جیل میں نمونیا کے بہت سے کیس ہو رہے ہیں ؛

بھتیجا کا قتل۔ بھوپال۔ ۱۵ جنوری۔ ایک شخص مسمی آتما رام نے اپنے چھوٹے بھائی کے ۸ سال کے بچے کو جسے وہ بہت پیار کرتا تھا۔ استرے کر قتل کر ڈالا۔ پولیس میں جا کر قاتل نے اقبال جرم کر لیا ؛

شری بٹ جیاکر کو دعوت۔ بمبئی۔ ۱۶ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وائسرائے ہند نے دیگر گول میزیوں کے ساتھ شری بٹ جیاکر کو بھی دہلی بلایا ہے۔ تاکہ آئندہ کانسٹی ٹیوشن کے متعلق تبادلہ خیالات کیا جائے ؛

صرف ڈیڑھ آنہ روزانہ۔ میرٹھ۔ ۱۷ جنوری۔ مقدمہ سازش میرٹھ کے معینہ مجرموں کو اب جیل میں صرف ڈیڑھ آنہ روزانہ ملنا شروع ہو گیا ہے ؛

مزید ہوائی جہاز کی خرید۔ الور۔ ۱۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاراجہ الور بمبئی سے ایک اور ہوائی جہاز خرید کر رہے ہیں۔ فیصلہ تقریباً مکمل ہو چکا ہے ؛

بغاوت کا خاتمہ۔ الور۔ ۱۷ جنوری۔ بغاوت تقریباً ختم ہو گئی ہے۔ برطانوی افواج دیہات میں پھر کر امن قائم کر رہی ہیں ؛

انتر جاتیہ بواہ۔ احمد آباد۔ ۱۶ جنوری۔ گجرات سوشل ریفارم لیگ کے زیر اہتمام ایک ایک ۲۶ سالہ براہمن نوجوان کا ایک ۱۹ سالہ لوہانہ لڑکی سے (انتر جاتیہ) بواہ ہوا ہے ؛

گوروکل کانگڑی کا اکتیسواں سالانہ جلسہ۔ وشو ودیالیہ گوروکل کانگڑی کا اکتیسواں سالانہ جلسہ ایسٹر کی چھٹیوں میں ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ اور ۱۶ اپریل ۱۹۳۳ء مطابق یکم۔ ۲۔ ۳۔ اور ۴ بیساکھ سمت ۱۹۹۰ بکرمی بروز جمعرات۔ شکر۔ سنیچر اور اتوار ہونا قرار پایا ہے ؛

نئے بالکوں کا انتخاب ۱۳۔ اور ۱۴ اپریل ۱۹۳۳ء کو ہوگا۔ جو سجن اس سال اپنے بالکوں کو گوروکل میں داخل کرانے کے خواہشمند ہوں۔ ان کو بہت جلد درخواستیں بھیج کر اجازت حاصل کر لینی چاہئے۔ اس دفعہ سے شلک در ۱۵/- ۲۰/- اور ۲۵/- روپیہ کی بجائے ۱۴/- ۱۸/- اور ۲۲/- کر دی گئی ہے یعنی یکم سے پنجم تک ۱۴/- ششم سے دسویں تک ۱۸/- گیارھویں سے چودھویں تک ۲۲/- روپیہ

(مکھیہ ادھشٹاتا)

"آریہ" کا "رشی بودھ نمبر"

امسال "آریہ" کا "رشی بودھ نمبر" ۲۳ فروری ۱۹۳۳ء کو شیوراتری کے دن بڑی آب و تاب سے شائع ہوگا۔ "آریہ" کا یہ نمبر دھارمک اخباری دنیا میں ایک ممتاز درجہ رکھتا ہے۔ اور اسے آریہ پرش نہایت دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔ گزشتہ ۲ سال سے اس کی مانگ اس قدر ہوئی۔ کہ شیوراتری کے بعد بھی اس کے آرڈر ہمارے پاس آتے رہے۔ مگر ہم اپنے پریمیوں کی مانگ کو پورا نہ کر سکے۔ امسال بھی یہ نمبر بطور سابق ہر لحاظ سے قابل دید ہوگا۔ آریہ سماج کے چوٹی کے ودوانوں کے مضامین کا کافی ذخیرہ ہوگا۔ آریہ سماج۔ رشی دیانند اور دیگر انیک پہلوؤں پر سدھانتوں سے تعلق رکھنے والے مضامین کا کافی ذخیرہ ہوگا۔ آریہ پرشوں اور آریہ سماجوں کو ابھی سے اس انک کو پڑھنے اور دوستوں میں مفت تقسیم کرنے کے لئے آرڈر بھیجنے شروع کر دینے چاہئیں تاکہ انہیں اس بیش بہا تحفہ سے محروم نہ رہنا پڑے۔ ایک کاپی کی قیمت لاگت سے بھی کم صرف ۱/۲ ہوگی۔ اشتہار دینے والوں کے لئے بھی نادر موقعہ ہے۔ اس کثیر تعداد میں شائع ہونے والے نمبر میں اشتہار دیکر لابھ حاصل کریں ؛

{شندر داس مینجر "آریہ" (ہندی) گورودت بھون لاہور}

ریویو

مہاشہ جگن ناتھ جی دت کنجر ودی کی تصنیف "ویدک بھجناولی" ہمارے پیش نظر ہے۔ اس کے تمام بھجن ویدک سدھانتوں کے انکول ہیں۔ ان کے پڑھنے سے انسان کے دل و دماغ میں سوامی دیانند۔ آریہ سماج اور ویدک دھرم کی عظمت و اہمیت کا خاکہ کھنچ جاتا ہے۔ یہ پستک $\frac{20 \times 30}{16}$ سائز کی ۶۰ صفحات پر مشتمل ہے ایک کاپی چودھری دینا ناتھ دت۔ نمبر ۱۶۔ ہیڈن روڈ۔ لاہور سے ۴ میں دستیاب ہو سکتی ہے۔ ایک درجن کاپیاں منگانے والے کو ۲۵ فیصدی کمیشن ملے گی

پرکاش لاہور

۱۰ ماگھ سمت ۱۹۸۹

دیانند اردھ شتابدی کیسے منائی جائے؟

یہ امر طے ہو چکا ہے۔ کہ دیانند اردھ شتابدی مہوتسو ۱۶ لغایت ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء اجمیر میں منایا جائے گا۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ منایا کیسے جائے؟ خوش قسمتی سے ہمارے سامنے متھرا کا دیانند جنم شتابدی مہوتسو ہے۔ جس سے ہم بہت کچھ ہدایات حاصل کر سکتے ہیں۔ متھرا کے شتابدی اُتسو میں کونسا پروگرام کامیاب رہا۔ اور کونسا ناکام۔

میں سمجھتا ہوں۔ سارا آریہ جگت اس بات میں میرے ساتھ متفق ہوگا۔ کہ متھرا کے اُتسو میں سب سے زیادہ کامیاب جلوس یا نگر کیرتن رہا۔ وہ ایک چیز ہے۔ جس نے سارے اُتسو کی کامیابی کو چار چاند لگا دیئے تھے۔ مجھے اس بات کا فخر ہے۔ کہ جلوس کا خیال مجھے سب سے پہلے سوجھا۔ اور میں نے ہی زور دے کر اسے کامیابی تک پہنچایا۔ اس نے آریہ سماج کی شکتی کو جس طرح دوسروں کے ذہن نشین کرایا۔ شاید ہی کسی اور چیز نے کرایا ہو۔ جلوس میں بھی وہی لوگ تھے۔ جو شتابدی کے سلسلہ میں وہاں پہنچ چکے تھے۔ لیکن جہاں کیمپ میں وہ بکھرے ہوئے تھے۔ وہاں جلوس میں وہ اکٹھے تھے۔ اس اجتماع نے دوسرے لوگوں کے دل پر بھی اثر کیا۔ اور خود آریہ سماجیوں کے دل پر بھی۔ ایک لاکھ یا دو لاکھ آدمی اس وقت مستی کے مارے جھومتے چلے جا رہے تھے۔ ان کی حالت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ جوش کا یہ عالم تھا۔ کہ مُردہ سے مُردہ دل بھی پھڑک رہا تھا۔

اس لئے یہ تو نتیجہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ دیانند اردھ شتابدی کے اُتسو پر متھرا کی طرح ایک جلوس نکالا جائے۔ متھرا کے جلوس میں جو ترٹیاں رہ گئی تھیں۔ انہیں دور کر کے اجمیر کے جلوس کو اور بھی زیادہ شاندار بنایا جا سکتا ہے۔ اس سے اردھ شتابدی مہوتسو کی شان دوبالا ہو جائے گی۔ اور سارے راجستھان پر آریہ سماج کا وہ پربھاو پڑے گا۔ جو کسی اور طرح پڑ نہیں سکتا۔

دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ متھرا کے شتابدی اُتسو میں کون سی چیز سب سے زیادہ ناکام رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ بھی ظاہر ہو چکا ہے۔ کہ ودوت پریشد یا ودوت سمیلن کے سر پر ناکامی کا سہرا رہا۔ یہ پریشد سخت ناکام رہا۔ اس سے آریہ سماج کو لابھ تو کیا پہنچنا تھا۔ اُلٹی ہانی ہوئی۔ سمیلن کے پردھان نے جو بھاشن دیا۔ اس میں یہاں تک لکھ دیا۔ کہ "وید اپورشیہ ہے یا نہیں۔ یہ بھی وواد کا وشے ہے"۔ حالانکہ آریہ سماج اگر کسی ایک چیز کو وواد کا وشے نہیں مانتا۔ تو یہ ہے کہ وید اپورشیہ ہے۔ اور ایشور کا گیان ہے۔ سمیلن میں ہر ایک وشے اور پرستاو کے نتیجہ میں دھڑے بندی کو دخل رہا۔ آریہ سماج کے اندرونی جھگڑے وہاں بھی رونما ہوتے رہے۔ جو سمیلن سب سے زیادہ خواہش کے ساتھ کیا گیا تھا۔ اس کے متعلق سب سے زیادہ مایوسی ہوئی۔ اس لئے اجمیر کے اردھ شتابدی اُتسو میں ایسے ناکام سمیلن سے بچنے کی ضرورت ہے۔ ودوت پریشد ایک زبردست ہتھیار کی مانند ہے۔ جس کے صحیح استعمال سے بھاری لابھ ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر اس کا استعمال غلط ہو۔ تو سخت نقصان پہنچا سکتا ہے۔ متھرا میں اس پریشد نے آریہ سماج کو سخت ہانی پہنچائی۔ دیانند اردھ شتابدی اجمیر کے سنچالکوں نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ودوت پریشد کریں یا نہ کریں۔ میں نہیں کہتا۔ کہ وہ نہ کریں۔ لیکن یہ ضرور کہتا ہوں۔ کہ وہ کریں تو ایسے طریق سے کریں۔ کہ جس سے آریہ سماج کو لابھ ہو۔ ہانی نہ ہو۔ اس کے لئے کیا کچھ کرنا ہوگا۔ یہ وچار کا وشے ہے۔ تفصیل میں جانا میرا کام نہیں ہے۔ یہ سوال سنچالک سوچ لیں گے۔

باقی پروگرام کیا ہو۔ اس کے متعلق میں تب لکھوں گا۔ جب اردھ شتابدی کے سنچالک کوئی وسترت پروگرام آریہ جگت کے سامنے رکھیں گے۔ میں نے کیول ان دو باتوں کے متعلق انہیں اشارہ دیا ہے۔ مجھے ہاتھوں ایک اشارہ اور دینا چاہتا ہوں۔ وہ سوچ لیں۔ کہ اس پر عمل ہو سکتا ہے یا نہیں۔ کیا اردھ شتابدی اُتسو پر کسی بڑے سہ بھوج کا پربندھ ہو سکتا ہے؟ بظاہر مجھے یہ ناممکن نظر آتا ہے۔ کیونکہ وہاں تو لاکھوں استری اور پرش ہونگے۔

کرنے کا حوصلہ اس لئے ہوا۔ کہ میں نے کسی اخبار میں پڑھا ہے۔ کہ دیال باغ آگرہ کے اُتسو میں پینس ۲۰ ہزار رادھا سوامی ایک ہی وقت میں ایک ساتھ بھوجن کرتے رہے۔ وہاں بھوجن کے لئے ٹکٹ کی قیمت مقرر کر دی گئی تھی۔ جو بھی یاتری جاتا ٹکٹ خرید لیتا۔ اور اس کے آدھار پر اُتسو کے دنوں میں بھوجن کرتا رہتا۔ میں نے یہ جلسہ نہیں دیکھا۔ اس لئے کہہ نہیں سکتا۔ کہ کامیاب ہوا یا ناکام۔ اخباروں میں جو کچھ شائع ہوتا رہا۔ اس میں بعض اوقات تجربہ کے دونو پہلو آتے ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ دیال باغ میں بھی سہ بھوج کا تجربہ کامیاب نہ رہا ہو۔ لیکن اگر واقعی کامیاب رہا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ آریہ سماج اُسے کامیاب نہ بنا سکے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ دیال باغ میں بھوجن کے تیار کرنے میں آنریری سیوکوں اور سیوکاؤں نے بہت بھاگ لیا ہو۔ کوئی بھی بڑا سہ بھوج آنریری سیوا کے بنا سر انجام نہیں پا سکتا۔ آریہ سماج سوچ لے۔ کہ وہ اس کا پربندھ کر سکتا ہے۔ یا کہ نہیں!

"کرشن"

مجلسی بائیکاٹ

دہلی سے اطلاع آئی ہے۔ کہ وہاں کے دھوبیوں نے ایک جلسہ میں شراب کو ترک کرنے کا نشچے کیا ہے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی اس فیصلہ کی خلاف ورزی کرے گا۔ تو اسے مجلسی سزا دی جائے گی۔ ہم دھوبیوں کی ہمت اور سرگرمی کی داد دیتے ہیں اور یہ وشواس رکھتے ہیں۔ کہ اگر وہ اپنے اس فیصلہ پر ڈٹے رہے۔ تو شراب نوشی کی قبیح حالت بہت حد تک دور ہو جائے گی۔ لیکن اگر مجلسی بائیکاٹ کے ساتھ شراب سے نفرت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرنے کا بھی کوئی طریقہ سوچا جائے۔ تو نتائج زیادہ بہتر ہوں گے۔

بغاوت کا خاتمہ

فری پریس کا ۱۷ جنوری کا تار مظہر ہے۔ کہ ریاست الور میں بیرونی شورش پسندوں نے جس بغاوت کی داغ بیل ڈالی تھی۔ وہ ختم ہو گئی ہے۔ اور برطانوی افواج دیہات میں پھر کر امن قائم کر رہی ہیں۔ افواج کی اس نقل و حرکت کا یہ نتیجہ نکلا ہے۔ کہ فساد زدہ علاقہ سے کسی ناخوشگوار واقعہ کے رونما ہونے کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اگر فی الواقعی ریاست کے اندر بغاوت کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ تو ریاست کے سر سے ایک بلا ٹل گئی ہے لیکن دربار کو صرف اتنی بات سے ہی شانت نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس بغاوت کی تہ میں جو جراثیم پائے جاتے ہیں۔ ان کا قلع قمع بھی کرنا چاہیئے۔ تاکہ اُن کے دوبارہ رونما ہونے کا کوئی امکان نہ رہے۔

نریندر منڈل کا فرض

پہلے ریاست جموں و کشمیر میں بیرونی ایجی ٹیٹروں نے جو تباہی مچائی تھی۔ اس کا اعادہ ریاست

نہیں۔ جن کو جلدی سے نظرانداز کیا جا سکے۔ مناسب تو یہ تھا۔ کہ نریندر منڈل کے وہ نمائندے جو گول میز کانفرنس میں گئے تھے۔ وہ فیڈریشن کے اصول کو تسلیم کرنے سے پہلے اس بدعت کے متعلق بھی کانفرنس سے کوئی ناطق فیصلہ لیتے۔ لیکن اگر ریاستوں کے نمائندوں کو کانفرنس میں اس قسم کا کوئی سوال اٹھانے کی جرأت نہیں پڑی۔ تو اب بھی موقعہ ہے۔ کہ والیان نریندر منڈل کے کسی سپیشل اجلاس کو مدعو کر کے اس سوال کو اٹھائیں۔ اور برٹش انڈیا کے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کو بھی موقعہ دیں۔ کہ وہ اس اجلاس میں اپنا خاص نمائندہ بھیج کر اس بات کو واضح کرے۔ کہ حکومت ہند اس قسم کی شرارتوں کے اعادہ کو روکنے کے لئے کس سکیم پر عمل پیرا ہونے کے لئے تیار ہے؟

پاسپورٹ کے متعلق خاموشی

نوآبادی کینیا کے ہندی آبادکاروں نے اپنی ایک انڈین نیشنل کانگرس بنائی ہوئی ہے۔ اس دفعہ اس کانگرس کی پردھانی کے لئے ڈاکٹر محمد عالم بیرسٹر کا نام منتخب کیا گیا تھا۔ چونکہ ڈاکٹر صاحب اس قومی خدمت کو پورا کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ اس لئے انہوں نے حسب قاعدہ حکومت پنجاب کو ایک خط لکھا۔ کہ "مجھے کینیا جانے کے لئے پروانہ راہداری دیا جائے" لیکن حکومت کی شان بے اعتنائی دیکھئے۔ کہ اس نے خط کا جواب تک نہیں دیا۔ معلوم حکومت کی اس خاموشی میں کیا راز پنہاں ہے۔ جب ڈاکٹر صاحب نے صدارت کے فرائض ادا کر کے ہندوستان واپس آ جانا ہے اور وہاں مستقل رہائش اختیار نہیں کرنی۔ تو پھر پروانہ راہداری دینے کے لئے تساہل کے کیا معنی؟ پروانہ راہداری کا یہ مطلب تو نہیں لیا جانا چاہیئے۔ کہ اس سے کسی دیشبھگت کی جائز سرگرمیوں کو بھی روکا جائے۔

"سی" کلاس میں

مقدمہ سازش میرٹھ کے ملزموں کو ایک تو سیشن جج میرٹھ نے حد سے زیادہ سخت سزائیں دی ہیں دوسرے حکومت نے بھی خزانہ ہند سے سولہ ۱۶ لاکھ روپیہ خرچ کرنے وقت نرم گا دیکھا ہے اور نہ سمجھا۔ تیسرے فیصلہ کرنے والے کی ذہنیت دیکھئے۔ کہ اس نے سارے اسیران مقدمہ سازش کو "سی" کلاس میں رکھنے کی ہدایت کی ہے۔ اسے ہی کہتے ہیں "دو ڈنڈے مارے۔ اور رونے بھی نہ دے"۔ ہمارے خیال میں عدالت گستری کا مدعا ملزموں سے انتقام لینا نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ ان سے بہتر سلوک روا رکھ کر ان کے دل کو تسخیر کرنا چاہئے ؛۔

شاستراتھ پر فساد

بنارس کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں اچھوت اُدھار کے مضمون پر شاستراتھ کے دوران میں آریہ سماجیوں اور سناتن دھرمیوں میں چپقلش ہو گئی۔ پیشتر اس کے کہ ہم اس چپقلش پر کسی فریق کو مورد الزام ٹھہرائیں۔ ہم ہر دو فریقوں سے یہ کہتے ہیں۔ کہ وہ ایسے مضمون پر بحث کرنے سے پہلے سوچ لیا کریں۔ کہ کہیں وہ شنکر رنجی کا کوئی نیا سامان تو بہم نہیں پہنچا رہے؟ اب جب کہ ہندوستان کا ہر ایک سمجھدار ہندو بھائی خواہ وہ سناتنی ہو یا آریہ سماجی یہ تسلیم کرتا ہے کہ آریہ (ہندو) جاتی کے سنگھٹن کے لئے اچھوتوں یا دلتوں کا اُدھار کرنا ایک جاتیہ فرض ہے۔ تو پھر یہ مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ کہ ایسے مسایل معاملہ کے لئے مخالفت کی سرد جنگ شروع کی جائے۔ اور آخر ایسی حالت پیدا کی جائے جس سے باہمی تصادم کی نوبت آجائے۔ اور غیروں کے مذاق کا نشانہ بننا پڑے ؛۔

باطل بیان

پچھلے دنوں کسی شخص نے یہ افواہ اڑائی تھی کہ آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے راجہ نریندر ناتھ کو تار دیا ہے۔ کہ آپ اپنے پہلے ارادہ پر ڈٹے رہیں۔ اور اچھوتوں پر گورو دوارہ مندر کے دروازے ہرگز نہ کھولیں"۔

ہم یہ جاننے کے خواہاں تھے۔ کہ جب آنریبل رائے بہادر نے جو کہ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان ہیں یہ نا کس حیثیت سے دیا۔ حالانکہ سبھا نے کو مدت سے اچھوتوں کو دیو درشن کی اجازت دے چکی ہوئی ہے۔

آنریبل رائے بہادر نے اس تار کو بے بنیاد اور غلط بتلایا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ہمیں یہ بھی افسوس ہے۔ کہ ایک سناتن دھرمی اخبار نے اس تردیدی بیان کو "باطل" کا خطاب عنایت فرمایا ہے ؛۔

"فاروق" کو تنبیہ

قادیان کے عرش بریں سے ایک سہ ورقی اخبار گاہے گاہے اشاعت پذیر ہوتا ہے۔ اس اخبار کا نام "فاروق" ہے۔ اس میں بعض اوقات بہکی بہکی باتیں بھی درج کی جاتی ہیں۔ اور انہیں آریہ سماج کے ذمہ مڑھ دیا جاتا ہے۔ ہمارے سامنے اس اخبار کا ۱۴ جنوری کا پرچہ پڑا ہوا ہے۔ جس میں بہت سے بے سروپا اعتراضات آریہ سماج کے ذمہ مڑھے گئے ہیں۔ ایک اعتراض جو سب سے زیادہ مضحکہ خیز ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اتھروید آغاخانی ہے۔ ہم اس قادیانی نبی کے برخوردار سے پوچھتے ہیں۔ کہ اگر اس میں ذرا بھی عقل ہے۔ تو وہ اس اعتراض کو کسی مستند آریہ گرنتھ سے ثابت کرے۔ اتھروید کے متعلق آغاخانیوں کا دعویٰ ویسا ہی باطل ہے جیسا محمدی بیگم کے متعلق آنجہانی مرزا صاحب کا آسمانی الہام ؛۔

مہاتما گاندھی کی رہائی

الہ آباد کا معزز انگریزی اخبار "لیڈر" راوی ہے کہ مسٹر تیج بہادر سپرو کو توقع تھی۔ کہ انکے ہندوستان میں واپس آنے پر گاندھی جی کو رہا کر دیا جائیگا۔ مگر وہ گورنمنٹ کے رویہ سے ناراض ہیں۔ کہ وہ اس سلسلہ میں اب کوئی سرگرمی دکھلانے پر آمادہ نہیں۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے۔ کہ وائسرائے ہاں مہاتما جی کی رہائی پر اصرار کر رہا ہے"۔ یاد رہے کہ مہاتما جی کی رہائی کی اطلاعات کئی بار شائع ہوئیں۔ وائٹ ہال کے نرم رویہ کی بھی بارہا ڈھولکی پیٹی گئی۔ لیکن مہاتما جی کی رہائی کا معاملہ کھٹائی میں ہی پڑا رہا۔ . . . .

. . . ہمارے خیال میں سر تیج بہادر سپرو جیسے ماڈریٹ لیڈروں کی یہ سخت غلطی تھی۔ کہ وہ غیر مشروط طور پر گول میز کانفرنس کے گزشتہ اجلاس میں شامل ہو گئے۔ اور سئولیت کے لئے حکومت کے سامنے کوئی شرط پیش نہ کی۔ اگر ماڈریٹ لیڈر تعاون کے لئے مہاتما جی کی رہائی کو لازمی شرط کے طور پر پیش کر دیتے۔ تو ہمارا خیال ہے۔ کہ اس وقت تک حکومت کبھی کی راہ راست پر آجاتی ؛۔

روٹھ گئے

یرودا جیل میں سدھارکوں اور قدامت پسندوں کے درمیان جو شاستراتھ اس بارہ میں ہو رہا تھا کہ شاستروں میں جن جاتیوں یا اُپ جاتیوں کو اچھوت قرار دیا گیا ہے۔ کیا موجودہ زمانہ میں اچھوت کہلانے والی جاتیاں ان کی ضمن میں آتی ہیں۔ یا کہ نہیں۔ تازہ اطلاع آئی ہے۔ کہ "یہ شاستراتھ ایک طرح سے ختم ہو گیا ہے۔ اور قدامت پسند پنڈت جیل کے باہر ہی روٹھ کر واپس آگئے۔ کیونکہ مہاتما جی نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ کانفرنس میں اس بات پر بحث نہ کیجائے کہ آیا شاستروں نے اچھوت پن یا ہریجنوں کو مندر پرویش کی اجازت دی ہے یا نہیں۔ بلکہ اس پر کہ آیا شاستر اچھوت پن کے موجودہ رواج اور آج کل کے نام نہاد اچھوتوں کو مندر پرویش کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں۔ قدامت پسندوں نے اس تجویز کو منظور نہیں کیا۔ اور وہ جیل کے دروازہ سے ہی واپس آگئے"۔

جب مہاتما جی کی تجویز سولہ آنے درست ہے تو پھر پتہ نہیں لگتا۔ کہ ان پنڈتوں کا روٹھ آنا کس طرح حق بجانب قرار دیا جا سکتا ہے!

سمواد کالم

"پرکاش" آریہ سماج کا واحد اخبار ہے۔ اپنے جنم دن سے اس نے یتھا شکتی آریہ سماج کی بڑی دیانتداری سے سیوا کی ہے۔ اور آئندہ بھی ایسا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ آریہ سماج کے مخالف و موافق بعض اوقات اکثر اوقات سے آریہ سماج کی تعلیم پر اعتراض کرتے ہیں۔ "پرکاش" ان اعتراضات کو لغو سمجھتا رہا ہے لیکن چونکہ معترضین اپنے اعتراضات کی بار بار منادی کرنے سے باز نہیں آتے۔ اس لئے "پرکاش" نے آئندہ کے لئے یہ وچار کیا ہے۔ کہ جو اصحاب آریہ سماج کی تعلیم کے متعلق کوئی جائز اعتراض مہذب پیرایہ میں کریں۔ ان کو ان کے اعتراضات کا معقول جواب دیا جائے۔ تاکہ جہاں ان کے شکوک رفع ہو سکیں وہاں دور افتادہ علاقہ جات میں رہنے والے آریہ بھائیوں کو بھی اعتراضات کی حقیقت معلوم ہو سکے۔

ہمیں آشا رکھنی چاہیئے۔ کہ آریہ جگت اس سمواد کالم کو زیادہ مفید بنانے میں ہماری ہر پرکار کی سہایتا کرے گا۔ اور جن لوگوں کو آریہ سماج کے متعلق کوئی اعتراض ہو گا۔ وہ خوشی سے اسے پیش کر کے "پرکاش" کے باقاعدہ پاٹھکوں سے لابھ اٹھاتے رہیں گے ؛۔

اوسط عمر میں اضافہ

ہندوستانی تو آج تک توہم پرستی کا شکار ہو کر اور سواستھ رکھشا کے اصولوں کی عدم پیروی کی وجہ سے اپنے آپ کو دن بدن اکال مرتیو کا شکار ہی بنائے رہے ہیں۔ اگر ان کا دھیان زیادہ تر حفظان صحت کے اصولوں کی طرف ہوتا۔ تو ہندوستانیوں کی اوسط عمر کبھی ایسی افسوسناک نہ ہوتی۔ جیسی کہ آج کل ہے۔ لیکن بھلا ہو ترقی یافتہ ممالک کا۔ کہ وہ ہندوستان کو اپنے عمل سے بتلا رہے ہیں۔ کہ اکال مرتیو سے بچنے کی کوشش کرنا ممکنات سے ہے۔ انگلستان کے باشندوں کی صحت کے متعلق رجسٹرار جنرل نے جو تازہ ترین اعداد و شمار شائع کئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج کل جہاں ستر اور اسی سال کے بوڑھوں کی تعداد اتنی ہے جتنی کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ اور اس تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اس وقت مرد کی اوسط عمر ۵۸ سال اور عورت کی ۶۰ سال ہے کاش ہندوستانی انگلستان کی اوسط عمر میں اضافہ سے کوئی سبق سیکھ کر اپنے بزرگوں کے اس مقولہ کو صادق ثابت کر دکھائیں۔ کہ بھارت ورش کے لوگ اکال مرتیو کا نام تک نہیں جانتے۔ اور نہ ہی یہاں کوئی اکال مرتیو کا شکار ہوتا ہے ؛۔

سودا بازی کا چسکہ

مسٹر اللہ بخش یوسفی سکرٹری آل انڈیا خلافت کمیٹی نے ملاپ کانفرنس کے متعلق جو بیان شائع کیا تھا۔ اس میں آپ نے یہ لکھا ہے۔ کہ :۔

"مسلمانوں نے ملاپ کی گفت و شنید محض اس اقرار پر شروع کی تھی کہ انہیں بنگال اور پنجاب میں آئینی اکثریت دی جائیگی۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب ہمارے ہندو لیڈر اپنے اس وعدہ کو بھول گئے ہیں" ؛

مسٹر یوسفی کو ہندوؤں کے خلاف اس قسم کا الزام لگانے سے پہلے یہ بات صاف کرنی چاہیئے کہ وہ ملاپ کانفرنس میں بطور ایک ہندوستانی شامل ہوئے تھے یا ایک تاجر۔ اگر وہ ایک ہندوستانی کے طور پر شامل ہوئے تھے۔ تو انکو ہندوستان کی سود و بہبود کو پہلا درجہ دینا چاہیئے۔ اور تاجروں کی طرح محض سودا بازی کی تشہیر نہیں کرنی چاہیئے کہ کبھی تو حکومت سے ساز باز کر کے مطلب نکال لیا۔ اور کبھی اپنی غیر قدرتی اہمیت ثابت کرنے کے لئے ہندوؤں کے ساتھ ملاپ کانفرنس میں اپنی مضبوط شمولیت کی ڈونڈی

دھرم شالہ کے متعلق ارٹنگا

ہم قبل ازیں اس معاملہ پر پروٹسٹ کر چکے ہیں۔ کہ سٹری ڈاکٹر سکھدیو جی کی عارضی رہائش کی وجہ سے گوردوکل اندر پرستھ کی اس دھرم شالہ پر جو کہ ریلوے سٹیشن متعلق آمار کے پاس ہے۔ پولیس کا قبضہ جائز نہ تھا۔ کیونکہ یہ ایک دھارمک سمفان تھا۔ اس دھرم شالہ کو جلد از جلد گوردوکل کے سنچالکوں کے حوالہ کیا جانا ازحد مناسب تھا۔ سنچالکوں کی طرف سے حکومتِ دہلی کو جو چھٹی بھیجی گئی تھی۔ اس کا حکومت کی طرف سے بڑا نامعقول جواب آیا ہے کہ "یہ دھرم شالہ ضلع گوڑگانواں میں ہے۔ اس لئے آپ وہاں لکھیں"۔ . . . . . جواب نامعقول اس لئے ہے۔ کہ دھرم شالہ دہلی پرانت میں ہے اور ضلع گوڑگانواں کی حد اس سے پرے شروع ہوتی ہے۔ نیز اسے ضبط کرتے وقت چیف کمشنر دہلی کے حکم کو ہی سہائی وجی بنایا گیا تھا۔ نہ معلوم اس قسم کے مبہم جواب کا مقصد کیا ہے۔ ہمارا دعویٰ یہ ہے۔ کہ دھرم شالہ مذکور ایک دھارمک سمفان ہے۔ ضبطی کی وجہ غیر ضروری اور ناقص تھی۔ اس لئے اسے جلد از جلد جائز مالکان کے حوالے کیا جانا چاہئے۔ تاکہ اس کے جائز استعمال کے راستہ میں حکومت کی طرف سے کسی رکاوٹ کا اندیشہ نہ رہے۔ اور نہ ہی دھرم شالہ کس مپرسی کی حالت میں رہنے سے اپنی سابقہ شان کو کھو بیٹھے ؛

بہاولپوری ہندوؤں کی حالت زار

نہ معلوم ہندوستان کی اسلامی ریاستوں کے نظام حکومت کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ وہاں آئے دن سماجی ہندوؤں کے لئے رہنا محال ہو رہا ہے حیدرآباد کے متعلق تو قبل ازیں درشایا جا چکا ہے۔ کہ وہاں عموماً ہندوؤں کا کیا حال ہے۔ اور خصوصاً آریہ سماجیوں سے کیسا برتاؤ کیا جا رہا ہے۔ اب ریاست بہاولپور کے متعلق یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں کے ہندوؤں کی تقریر اور تحریر کی آزادی سلب کر لی گئی ہے اور مذہبی آزادی کو کچلنے کے لئے آرڈیننس جاری کر کے مذہبی جلسے۔ جلوس اور ہندو اخبارات بند کر دئے گئے ہیں۔ ہندوؤں کی نمائندہ جماعت ہندو سبھا کو بھی خلاف قانون قرار دے دیا گیا ہے۔ ہندوؤں کی تجارت کو تباہ کرنے کے لئے تیل مٹی اور روغن ناریل وغیرہ کو ٹھیکہ پر دے دیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی ہندوؤں پر انکم ٹیکس لگا کر انہیں تنگ کیا جا رہا ہے ؛ یہ مظالم ایسے ہیں۔ جن پر سارے ہندو جگت کو ماتم کرنا چاہئے۔ اور ایسی زبردست ایجی ٹیشن کرنی چاہئے۔ کہ بہاولپور کے "منتوںیوں" کو ہوش آ جائے۔ کہ وہ ریاستی ہندوؤں پر مظالم برپا کر کے خود بھی سکھ کی نیند سو نہیں سکتے ؛

ایران میں جاگرتی

اسلامی ممالک کے متعلق تازہ حالات موصول ہو رہے ہیں۔ کہ اب ان کے اندر بھی صحت بخش تبدیلی کی علامات پائی جاتی ہیں۔ ترکی نے زیادہ حد تک پرانے متعصبانہ چولا کو اتار دیا ہے۔ اب ایران کی باری آئی ہے وہاں شاہ رضا خان پہلوی کی جانفشانی سے حوصلہ افزا بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں طہران میں مشرقی خواتین کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی ہے۔ جس میں صدر نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ شادی کی عمر مقرر کر دی جائے۔ لڑکوں کے لئے شادی کی عمر کم از کم ۱۸ سال اور لڑکیوں کے لئے ۱۶ سال رکھی جائے۔ نکاح سے پہلے ضروری قرار دیا جائے کہ شادی کے خواہشمند مرد اور عورت دونو تعارف حاصل کرنے کے لئے ایک ایسی مجلس میں جمع کئے جائیں۔ جس میں عورت کا کوئی محرم بھی شامل ہو۔ طرفین کی تندرستی کا طبی معاینہ پہلے سے کر لیا جائے۔ مہر اور جہیز میں افراط کو منع کیا جائے۔ اور بغیر سخت امر ضروری و مجبوری کے تعدادِ زوجات کو روکا جائے۔ اگر عورت کا عذر صحیح ہو۔ تو اسے طلاق حاصل کرنے کا حق دیا جائے" ؛

اگر ایران میں یہ تبدیلیاں عمل میں آ گئیں تو سمجھ لو۔ کہ ایرانی دیویوں کی قسمت جاگ پڑی اور ملک کے کٹر ملاؤں کے چنگل سے نجات حاصل کرنے کے آثار ظاہر ہونے لگ پڑے ؛

مقدمہ سازش میرٹھ کا فیصلہ

مقدمہ سازش میرٹھ کا جو کہ ۲۰ مارچ ۱۹۲۹ء کو دائر ہوا تھا۔ ۱۶ جنوری ۱۹۳۳ء کو فیصلہ سنایا گیا ہے۔ اس مقدمہ میں ۳۲ اشخاص ملزم تھے سیشن جج نے صرف تین ملزموں کو بری قرار دیا ہے۔ ایک کو عمر بھر کے لئے کالا پانی کی سزا دی گئی ہے۔ اور ۲۷ ملزمان کو مختلف میعاد کی قید کی سزائیں دی گئی ہیں۔ ایک ملزم تو دورانِ سماعتِ مقدمہ میں ہی سرگباش ہو گیا تھا۔ ورنہ نہ معلوم اسے کس قسم کی سزا دی جاتی۔ جہاں تک ہم نے سیشن جج کے فیصلہ کو پڑھا ہے۔ اور ملزموں کے خلاف عائد کردہ الزامات کی نوعیت کو دیکھا ہے۔ وہاں تک ہمارا یہ خیال ہے۔ کہ سزائیں انتہائی سخت ہیں۔ اور اس امر کی متحق ہیں۔ کہ مقامی حکومت خود ہی ان سزاؤں میں جلد از جلد معتدبہ ترمیم کر کے اس سنسنی اور بے چینی کو مٹانے کی کوشش کرے۔ جو کہ سنگین اور شدید سزاؤں سے قدرتاً پیدا ہو گئی ہے ؛

سولہ لاکھ روپیہ

مقدمہ سازش میرٹھ کا جہاں ۲۰ مارچ ۱۹۲۹ء سے آغاز ہو کر ۱۶ جنوری ۱۹۳۳ء کو ڈراپ سین ہوا۔ وہاں اس پر حکومتِ ہند نے ہندوستان کے خزانہ سے ۱۶ لاکھ روپیہ بھی پونجی خرچ کر ڈالا۔ افسوس حکومت نے اتنی کثیر رقم خرچ کرتے وقت ان غریب ٹیکس دہندگان کا خیال تک بھی نہ کیا۔ جن کے گاڑھے پسینہ کی کمائی حکومت کے پاس بطور امانت جمع تھی۔ صد حیف! ایک طرف تو ہندوستان کے پولٹیکل ورکروں کو سزا دلانے کے لئے ٹیکنیکل جرائم کے مبینہ ارتکاب کے لئے ہندوستان کے خزانہ سے اس طرح سولہ لاکھ روپیہ پانی کی طرح بہا دیا جاتا ہے۔ وہاں دوسری طرف ملک کے تعمیری شعبہ جات کی ترقی کے لئے جب روپیہ مانگا جاتا ہے۔ تو حکومت کے منتولی یہ افسوسناک جواب دینے ذرا نہیں جھجکتے۔ کہ حکومت کے پاس روپیہ کی کمی ہے ؛

مہاتما جی کی اپیل

مہاتما گاندھی نے حال ہی میں جو اپیل شائع کی ہے۔ اس میں آپ فرماتے ہیں۔ کہ اچھوت ادھار کے لئے میری اپیل ہر اعلےٰ ذات کے ہندو سے ہے۔ خواہ وہ کانگرسی ہو۔ یا غیر کانگریسی۔ جب میں نے جیل سے اچھوت ادھار کی تحریک شروع کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ تو سول نافرمانی کرنیوالوں کا خیال میرے دل میں ہرگز نہیں تھا۔ بلکہ اس وقت میرا خیال ساری ہندو سوسائٹی کی طرف تھا"۔

مہاتما جی کی اپیل کے اندر درد و سوز ہے۔ آپ اعلےٰ ذات کے ہندوؤں کو اس بات کی پریرنا کر رہے ہیں۔ کہ وہ اپنے پس افتادہ بھائیوں کو جلد تر اٹھانے میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔ تاکہ غیر لوگ اعلےٰ ذات کے ہندوؤں کی اس بے اعتنائی سے جو کہ وہ اپنے دلت بھائیوں سے دکھلاتے رہے ہیں۔ آئندہ کے لئے ناجائز فائدہ نہ اٹھاتے رہیں ؛

کرویات اگنی!

مہرشی دیانند جی اور پنڈت ساتولیکر جی

(از شری پنڈت بھگت رام جی ڈِنگہ نوسی)

بھی دھرم شاستر کے آدھار پر پنڈت ساتولیکر جی اگنی کی کئی قسمیں بتاتے ہیں۔ مثلاً کرویات اگنی۔ دکشنا اگنی۔ جاٹھ ر اگنی وغیرہ۔ لیکن جن ودوانوں نے مہرشی کے گرنتھوں کا وچار سے مطالعہ کیا ہے ان کو اچھی پرکار گیات ہو جائے گا۔ کہ یہ لوگ باوجود سنسکرت کے پنڈت ہونے کے وید کو ہرگز ہرگز نہیں سمجھ سکے۔ یا یوں کہا جا سکتا ہے کہ پنڈت ساتولیکر وغیرہ کی طرح مہرشی کے گرنتھوں کے پڑھنے کے باوجود وید کے الٹے سیدھے ارتھ کرنے پر تیار رہتے ہیں۔ وہ بھی دھرم وغیرہ بھی اسی طرح اپنے خاص اُدیش کو مدِ نظر رکھتے ہوئے وید کے ارتھوں کے ارتھ کرنے پر مجبور ہوئے ہونگے پنڈت ساتولیکر جی اس پرکار کے ارتھ کیوں کرتے ہیں؟ اس کا جواب پنڈت جی سے پوچھا جا سکتا ہے۔ جب مہرشی صاف ارتھوں میں وید کے تتو کو پرگٹ کرتے ہوئے اُتم ارتھوں کا پرچار کرنیکی اچھا والے ایک مارگ بتلا چکے ہیں۔ تو پھر ان گپوں میں پڑنے اور ویدک آریوں میں وام مارگ کا پرچار کرنے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟ ودوان خود ہی انومان کریں۔

مہرشی سنسکار ودھی میں وید منتروں کے آدھار پر اہوینہ گارہپتیہ اور دکشنا اگنی دھرم کا ورنن کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ اگنی ہوتر آدی کرم ہی آشرموں میں کئے جانے لائق کرم ہیں۔ برہمچریہ آشرم۔ گرہست آشرم اور بان پرست آشرم میں برہمچاری گرہستی اور بان پرستی لوگ ان تین پرکار کی اگنیوں کو سدا جلایا کرتے ہیں۔ برہمچریہ آشرم کی اگنی کا نام اہوینیہ اگنی ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعے برہم کی ارتھات وید اور پرماتما کی پراپتی اور تیاگ کا اُپدیش ملتا ہے۔ اپنے شریر اور آتما کی بہاری یتن شیلتا اور دان کا گرتویہ پالن کرنے کی آگیا ملتی ہے۔ اسی واسطے برہمچریہ آشرم میں اگنی ہوتر میں جلائی ہوئی اگنی کا نام اہوینیہ اگنی رکھا گیا ہے۔ اور گرہست آشرم میں جلائی ہوئی اگنی کو گارہپتیہ اگنی نام دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس میں گرہستی دان آدی اُتم کرتویہ کا پالن کرنیکا اُپدیش ہے۔ جس سے اُتم سنتان اُتپن ہو۔ اور دھن چاروں ورنوں اور چاروں آشرموں کے نرانش کو ادا کرنے کے لائق بن سکے۔ اس واسطے جہاں گارہپتیہ اگنی سے برہمچریہ۔ وید اور پرماتما کی پراپتی کا مطلب ہے۔ وہاں اس سے بڑھ کر سنتان اُتپتی۔ دھن۔ دولت اور الیشوریہ کی پراپتی کا بھی مطلب ہے جہاں برہمچریہ آشرم میں تیاگ تھا۔ وہاں گرہست آشرم میں ہر ایک پدارتھ کی پراپتی اسکے ذریعہ اور ان میں سادھن شیل ہونے کا اُپدیش ہے۔ اس واسطے اس اگنی کو گارہپتیہ اگنی دیا گیا ہے۔ تب ... ہی پرکار بان پرست آشرم میں دکشنا اگنی ... ہے کیونکہ منتروں کا

جیون کیول دکشنا پر ہی نربھر ہے۔ انکو اپنی روزی کمانے کے لئے کوئی کام نہیں کرنا پڑتا۔ گرہستی اور راجا کے دان پر ہی ان کا سب کچھ انحصار ہے۔ جہاں دکشنا کے ارتھ دان کے ہیں۔ وہاں دکشنا کے ارتھ چاتریہ کے بھی ہیں۔ وہاں بان پرست آشرمی ودوانوں کو ہر ایک قسم کے پدارتھ ودیا کی پراپتی کرنا ہوتا ہے۔ راجہ کے سب اُتم اُتم صلاح اور مشورہ میں ان کا خاص حصہ ہوتا ہے برہمچریہ آشرم میں ودیارتھیوں کو ودیادان ... آچاریہ پد کو پراپت کرنا بھی ان کا ہی فرض ہوتا ہے۔ جہاں وہ لوگ راجہ کے منتری ہو سکتے ہیں وہاں ہر ایک ودیا کے جاننے والے ہوتے ہر ایک ودیا کے ادھیاپک بھی وہی لوگ ہوا کرتے تھے۔ اس واسطے ان کی اگنی ہوتر کی اگنی کو دکشنا اگنی کا نام دیا جاتا تھا۔ دیکھو سنسکار ودھی صفحہ ۲۷۸۔ سنیاس پرکرن۔ مہرشی لکھتے ہیں۔ "پرجاپتی پرماتما کی پراپتی کے نمت پراجاپتیشٹی (کہ جس میں یگیوپویت اور شکھا کا تیاگ کیا جاتا ہے) کر آہونیہ گارہپتیہ اور داکشنتیہ سنگیک (نام والی) اگنیوں کو آتما میں سماروپت (دھارن کر) کر کے براہمن وِدوان گرہ آشرم سے ہی سنیاس لیوے۔ پھر صفحہ ۲۹۳ سنیاس پرکرن میں مہرشی لکھتے ہیں۔

"وہ سنیاسی کے لئے اہونیہ اگنی ارتھات جس میں برہمچریہ آشرم میں برہمچاری ہوم کرتا ہے۔ اور جو سنیاسی کا گھر میں ارتھات ستھان میں تھا اس سے۔ وہ اس کے لئے (گارہپتیہ) گرہستھ سمبندھی اگنی ہے۔ اور سنیاسی جس جگہ ٹھہر کر اگنی میں ان آہی کو پکاتے ہیں۔ وہ دکشنا گنی بان پرست سمبندھی اگنی ہے۔ اس پرکار آتما میں سب اگنیوں کا آروپن کرے"۔

اسی پرکار مہرشی وید بھاشیہ میں کرویات شبد کا ارتھ بھی کر دیتے ہیں۔ یہ وہی منتر ہے جو پنڈت ساتولیکر جی اپنے "ویدک دھرم" کے صفحہ ۲۳۴ پر لکھتے ہوئے الٹے سیدھے ارتھ کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:-

"... کرویات اگنی کو پرے یا جیہ کے

دیش میں بھیجنے کا نردیش (حکم) ہے۔ اور ساتھ ہی کرویات اگنی دیوتوں کے ہونیہ کے واہن کرنے کے لئے اَیوگیت (استعمال کی جاتی) ہے۔" یہ بھی بتلایا گیا ہے۔ کہ اس کا ابھیپرائے (مطلب) یہ ہے۔ کہ کرویات اگنی کا سمبندھ یم لوک سے ہے۔ جہاں کہ پتر رہتے ہیں"۔ صفحہ ۲۳۵ "کرویات اگنی پتری یگیہ کے لئے کام آتی ہے"۔ کرویات اگنی کے رہنے کا ستھان خاص کر پتری لوک ہی ہے"۔ کرویات اگنی کا پتروں سے کوئی وشیش سمبندھ ہے۔ اتاوا اسے پتروں میں ہی رہنے کے لئے تتھا واپس نہ آنے کے لئے اُودیش اس منتر میں دیا گیا ہے"۔ "جس اگنی کا انتیشٹی سنسکار (مردہ جلانے کا) میں پریوگ کیا جاتا ہے۔ اس اگنی کا نام کرویات اگنی ہے"۔

"اس کے سوائے کیونکہ ایسا ہی لکھا ہے کہ انیتر دوسری جگہ پتری یگیہ آدی میں بھی مانس ہوما جاتا ہے۔ اتہ اس اگنی کا نام کرویات اگنی ہے"۔ "دو ایک منتر ہیں ایسے بھی ملے ہیں جن میں کہ پتروں کے لئے وپا (چربی) مانس آدی دینے کا نردیش (حکم) ملتا ہے"۔ دیکھو صفحہ ۲۲۷۔ ویدک دھرم۔

یہاں پر اگنی کو پتروں کے لئے چربی کی نہریں پہنچانے کے لئے کہا گیا ہے۔ لمن منتر میں پتروں کے لئے مانس والے چروں کے دینے کا ورنن ہے۔ یہ دونوں منتر یجروید ادھیائے ۳۵ کے ۱۹-۲۰ منتر ہیں۔ جن کا ارتھ مہرشی نے یجروید بھاشیہ میں کیسا اُتم کیا ہے۔ ودوان پاٹھک مہرشی اور پنڈت ساتولیکر جی کے ارتھوں کا مقابلہ کریں۔

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گرمیٹڈ۔ آمیبران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co Karachi

ایک قابل ودھوا کی جلد ضرورت

پنڈت منسا رام جی شاستری پوران آچاریہ سنرا شاکھ بہار لکھی۔ ہیڈ ماسٹر اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گوروُت بھون لاہور کے لئے ایک اچھی پڑھی لکھی نیک خصلت اور نیک چلن ودھوا کی ضرورت ہے۔ جس کی عمر ۳۰ سال سے کم نہ ہو۔ درڑھ آریہ سماجی ہو۔ قومی تحریک اور دھارمک پرچار میں بھی مددگار ہو۔ ذات پات کا کوئی بندھن نہیں ہے۔ درخواستیں بہت جلد پتہ ذیل پر آنی چاہئیں:-

موہن لال گپتا سکرٹری آریہ سماج منڈی کھل ہی (حصار)

کنیا کی ضرورت

مجھے اپنے چھوٹے بھائی کے لئے جو ۲۲ سال کا ہے اور انٹرینس پاس و اپدیشک مہاودیالیہ گوروُت بھون لاہور کا سناتک و سدھانت بھوشن ہو کر ۳ سال سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں مستقل اپدیشک ہے۔ اور تندرست۔ کنوارا۔ کرم کانڈی دپرچار کشی ہے۔ آریہ کنیا کی ضرورت ہے۔ جو سادھارن سوشیل وشکشت ہو۔ ذات پات کا بندھن نہیں ہے۔ ور کی جائداد و گزارہ معقول ہے۔

کوٹو رام گپتا۔ اے۔ بی۔ ٹی سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول لیہ۔ ضلع مظفر گڑھ

ور کی ضرورت

ایک پندرہ سالہ تعلیم یافتہ آریہ گھرانہ کی پودتی کے لئے ایک ایسے کنوارے ور کی ضرورت ہے جو کہ برسر روزگار ہو۔ اور جس کی عمر ۲۵-۲۶ سال کے قریب ہو۔ خواہشمند اصحاب پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں:-

"ڈی"

معرفت ایڈیٹر اخبار "پرکاش" لاہور

سفید کشٹ کی اوبھت جڑی

پر یہ بھائیو! اوروں کی طرح میں تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ بدی اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص۔ پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو پیسہ گنتا مل واپس دونگا۔ جو چاہیں۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت دو روپیہ آٹھ آنے۔

(دعا گو) بنارسی لال

سری کرشن چندر کنری شرما۔ ضلع گیا۔ پوسٹ ...

یجروید ادھیائے ۳۵ - منتر ۱۹

مہرشی کے ارتھ

ابھی پرکار جانتا ہوا میں "پچھے" مالنس کو کھانے والی اگنی کے تلیہ دوسروں کو دکھ سے بچانے والے جس دشٹ کو دور پہنچاتا اور جن پاپ اٹھانے والے دشٹوں کو دور پہنچاتا ہوں۔ جنا اور وہ سب پاپی نیائے ادھیش راجیہ کے نیائے آلیہ (کچہری) میں جائیں۔ اور اس جگت میں وہ دوسرا اپد دھرماتما وودوان جن دھارمک وودوانوں سے گرہن کرنے یوگیہ وگیان کو ہی پراپت ہوویں۔ اس وید منتر میں (کرویات) کے ارتھ کچے مالنس کے کھانے والے دشٹ ہیں۔ اور (جات ویداہ) کے ارتھ دھرماتما وودوان جن کئے گئے ہیں۔ اور اگنی کے معنی اگنی کے تلیہ دوسروں کو دکھ سے بچانے والے دشٹ کے ہیں ؛

پنڈت ساتولیکر جی کے ارتھ

مالنس بھکشک اگنی کو دور بھجواتا ہوں پاپ کا واہن کرنیوالی وہ اگنی جہاں کا یم راج ہے۔ ان پرولیتوں کو چلی جاوے۔ جہاں پر یہ دوسری کرویات اگنی سے بھن (علاوہ) جات ویدس اگنی جانتی ہوئی دیوتوں کے لئے ہوی کا واہن کریں۔ ارتھات انہیں پہنچائیں۔ اس منتر میں کرویات اگنی کو یم راج کے دیش میں بھیجنے کا ذکر ہے۔ اور ساتھ ہی کرویات اگنی دیووں کے ہوی کے واہن کرنے کے لئے اپ یکت (منظور) ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے۔ اس کا ابھیپرائے یہ ہے کہ کرویات اگنی کا سمبندھ یم لوک سے ہے۔ جہاں کہ پتر رہتے ہیں

یجروید۔ ادھیائے ۳۵۔ منتر ۲۰

مہرشی کے ارتھ

ہے اُتم گیان کو پراپت ہونے والے جن آپ صلحیان ان دور ہنت (دکھ سے ہونے والے) پتری جنوں کو جانتے ہو۔ وہاں جن کو (پیدا کرنے والے) وودیا شکشا دینے والے سجن پتروں سے کھیتی ہونے یوگیہ بھومی کو پراپت ہوجئے۔ جیسے اُتم جل کے پرواہ سے یکت ندی و نہریں ان سجنوں کو جھٹ پراپت ہوں۔ ویسے سینچن کیا سے ان لوگوں کی اچھا بیچار کرکے سمیک پراپت ہوں۔ یہاں پر (جات ویدس) کے ارتھ اُتم گیان کو پراپت ہونے والے جن اور وپا کے معنی کھیتی ہونے یوگیہ بھومی کے ہیں ؛

پنڈت ساتولیکر جی کے ارتھ

ہے اگنی پتروں کے لئے وپا کا واہن کر۔ جہاں دور پر سمجھنت ان پتروں کو تو جانتا ہے۔ چربی کی چھوٹی چھوٹی ندیاں ان کو پراپت ہوں۔ اور ان کے نیتہ آشیرباد ہمیں پراپت ہوں۔ اوپر لاکٹ کفن (کہا گیا) سنیہ ہے۔ یہاں پر اگنی کو پتروں کے لئے چربی کی نہریں پہنچانے کے لئے کہا گیا ہے۔ جات ویدس کے ارتھ اگنی کیا گیا ہے۔ اور وپا کے معنی چربی کیا گیا ہے ؛

مہرشی وید کے ارتھ کرتے ہوئے دھاتو کے ارتھوں کا گیان کراتے ہیں۔ وپا شبد وپ دھاتو سے بنا ہوا ہے جس کے ارتھ بیج بونا ہے۔ ارتھات وہ زمین جو کھیتی کرنے کے لائق ہو۔ اس کو ندیوں یا نہروں کے دوارا پانی پہنچانے کا کام وودوان سجن کریں۔

پنڈت ساتولیکر جی چربی کی نہریں پتروں کو پہنچاتے ہیں۔ کیا کبھی اس دنیا میں چربی کی نہریں کہیں پر ممکن ہو سکتی ہیں۔ جن کو اگنی نے یم راج میں رہنے والے پتروں کو پہنچایا۔ ایسی خیالی دیہی گپوں کو صرف پوران میں خاص کر گرڑ پوران میں ہی پا سکتے ہیں۔ یہ کرویات شبد کرو دھاتو سے بنتا ہے۔ جس کا ارتھ ہنسا کرنا ہے۔ اس واسطے کرویہ کے ارتھ ہنسا شیل یا دشٹ سوبھاؤ والا یا ہنسا سے پراپت پدارتھ جو اس کو کھانے والا ہو۔ اس کو کرویاد کہتے ہیں ؛

پنڈت ساتولیکر جی نے ایک اور منتر اتھروید کے بارھویں کانڈ کے دوسرے سوکت کا ۴۳ واں دیا ہے۔ جن لوگوں نے اریہ ٹیکا اسار ماس کے انک کو پڑھا ہے۔ ان کو گیات ہوگا کہ شری پنڈت بدھ دیو جی سورگ پر ایک لیکھ لکھ رہے ہیں۔ وہاں پر انھوں نے اس منتر سے پہلے کئی منتروں کو دیا ہے۔ جن کے ارتھ کرتے ہوئے سدھ کیا ہے۔ کہ یہ سب منتر بان پرست آشرم سمبندھ ہیں۔ چونکہ ۴۲ ویں منتر کو دیا گیا ہے۔ ہم لکھتے ہیں۔ یہ منتر اسکو دیتے ہیں ان کو ارتھات گریہستھ واسی دیشی کو بان پرستھ واسی دیتے ہوئی دوارا پرنام کرتا ہوں۔ وغیرہ۔ آخیر میں لکھتے ہیں۔ کہ یہاں کوئی سندیہہ (شنکا) کر سکتا ہے۔ کہ پتر لوگ بدھ جن (بوڑھے بزرگ) نہیں ہیں۔ جو یہاں ایسا بھی صاف کر دیا ہے۔ کہ سوما کو پتروں کا انگ کیوں کہتے ہیں۔ دیکھو "اریہ" اسار ماس انک صفحہ ۱۰۲۔

اس کے نیچے ایک منتر چھوڑ کر ۴۴ واں منتر ہے۔ جس کے ارتھ پنڈت ساتولیکر جی اپنے اتھروید بھرم ادا کے صفحہ ۲۳۶ پر کرتے ہیں۔

प्रियं पितृभ्यः आत्मने ब्रह्मभ्यः कृणुता प्रियम् ॥ अथ० १२.२.२८

ہنسا جس میں لازمی امر ہے۔ ایسے گرہستھ آشرم سے تیاگ بڑی کو کرتا ہوا منشیہ بان پرست آشرم کو پراپت کرے۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایسا کیوں کرے؟

اس کا جواب وید دیتا ہے۔ کہ اپنے آتما کے کلیان کے لئے۔ پتروں کے پریہ آچرن کے لئے۔ اور وید اور برہم البنور کی آگیا پالن کرنے کے لئے ایسا ضرور کرے۔ یہاں پر گاہرستھ کے ارتھ گرہستھ آشرم اور دکھشنا کے ارتھ بان پرست آشرم ہیں جیسا کہ مہرشی نے سنسکار ودھی میں درشایا ہے۔ پنڈت ساتولیکر جی گرڑ پوران کے آدھار پر لکھتے ہیں۔ کہ "اس کے سوائے یہ بھی ہمیں پتہ چلتا ہے کہ چونکہ پتروں کی دکھشن دشا ہے۔ اتہ پتری لوک دکھشن میں ہے"۔

پنڈت جی اس راز کو ہرگز نہیں سمجھ سکے۔ ہم آپ کو منت پتہ کے واکیوں سے درشانے کا یتن کریں گے۔ دکھشنا کو پتروں اور اترائن کو دیووں کیوں کہا گیا ہے۔ وغیرہ ؛

(باقی آئندہ)

پوران شری ویدویاس جی کی تصنیف نہیں ہیں

شہرۂ آفاق سناتن دھرمی پنڈتوں کی رائے

(از شری لالہ کندن لال جی گپتا منتری آریہ سماج بڈھلاڈہ منڈی ضلع حصار)

۱۔ پرانکوں کا یہ کتھن ہے۔ کہ اٹھارہ پوران مہرشی وید ویاس جی کرت تھا و یدا الکول ہیں چنانچہ اس بات کو ودیا وار دھی شری پنڈت جوالا پرشاد جی مصر مراد آبادی نے اسی نے اپنے اشٹادش پوران درپن میں سویکار کیا ہے۔

अष्टादश पुराणानां कर्ता सत्यवती सुतः ॥

ارتھات اشٹادش پورانوں کے کرتا مہرشی ویاس دیو جی تھے۔ مگر آریہ سماج کا یہ کتھن ہے۔ کہ پوران ویاس کرت نہیں ہیں۔ کیونکہ پورانوں میں بھگوان کرشن جی اور رشی منیوں کے جیون پر بے بنیاد الزامات لگائے گئے ہیں۔ شریمد بھاگوت آدی میں وہ کون سا الزام ہے جو بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج پر نہ لگایا گیا ہو۔

۲۔ شریمد بھاگوت میں راجہ پریکشت اور سکھدیو جی کے سمواد میں پریکشت نے پرشن کیا ہے۔ کہ ہے شکھدیو جی مہاراج! براہمن دھرم کی ستھاپنا اور ادھرم کو مٹانے کے لئے بھگوان کا پرتھوی پر اوتار ہوا۔ دھرم کی مریاداؤں کو بنانے والے رکھشک اور اپدیشک ہو کر انہوں نے ...... کیوں کیا؟ اسی بات کا شبو پوران رودر سنگھتا ۲ کھنڈ ۴ ادھیائے ۹ شلوک ۴۲ میں انومودن کیا گیا ہے:۔

कृष्णो भूत्वान्य नार्यास्व दूषित कुल धर्मता श्रुति मार्गं परित्यज्य स्व विवाह कृतास्तथा ॥

کرشن ہو کر انہوں نے کل دھرم سے ...... کو دوشت کیا۔ اور وید مارگ کو چھوڑ کر انیک براہ کئے۔ اور بھی لکھا ہے۔ کہ شری کرشن جی مہاراج مدن موہک دوائی کھا کر سینکڑوں ...... کرتے تھے۔ کام رتن اپدیش کے مدن موہک پرکرن پر پنڈت جوالا پرشاد جی مہوپدیشک سناتن دھرم سبھا فرخ آباد نے اس پرکار ٹیکا کی ہے۔

ارتھ: نر نتر اس کے سیون سے بڑھا بھی ترن (جوان) ہو جاتے ہیں۔ برہما کے مکھ سے شتروں (دشمن) واسدیو (کرشن) جگت پتی سے یہ ...... کی بڑھی کے ارتھ نارد جی نے کتھن کیا ہے۔ جس کارن یدونندن (شری کرشن جی) ...... کرتے تھے۔

بھوشیہ پوران براہم پرب ادھیائے ۷۳ شلوک ۲۱/۲۲ میں لکھا ہے۔ کہ شری کرشن جی مہاراج اپنی استری ...... کے ساتھ ہیں ...... ہو رہے تھے۔ شریمد بھاگوت بشنو پوران اتیادی پورانوں میں اس پرکار انیک باتیں بھری پڑی ہیں ...... دیکھنے کے لئے شریمان پنڈت ...... کی ...... آریہ اپدیشک کی تازہ تصنیف ...... ارتھات سناتن دھرم کی ...... جس میں بہت

جی نے پورانوں کی غلط تعلیم کا خاکہ اس پیرایہ میں کھینچا ہے۔ کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ کیا ایسی پستکیں جن میں کھلم کھلا ...... کی تعلیم ہو۔ اور جس میں رشی منیوں اور بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج جیسے یوگیراج کے پوتر جیون پر مہا بیہودہ اور بیہودہ الزامات لگائے گئے ہوں۔ کبھی دھرم پستکیں ہو سکتی ہیں:۔

यत्र पिता सहा मनु ॥

ہے منیشیو! جس مارگ پر تمہارے پتا پتا مہا اور رشی منی چلے ہیں۔ اسی مارگ پر تم بھی چلو۔ پھر بھلا خود بھگوان کے مکھار بند سے نکلے اپدیش کے برخلاف یہ ممکن نہیں ہو سکتا۔ کہ خود ہی بھگوان دھرم ورودھ آچرن کریں۔ ایسی اوستھا میں پوران ویاس کرت نہیں ہو سکتے۔

آریہ سماج کی نرالی شان

(از شری رام رکھامل جی برق۔ کراچی)

اے سماج اے مایۂ صد افتخار زندگی
اے سماج اے باعث عز و وقار زندگی

ہو رہے چرچے ہیں تیرے ہر گلی و شہر میں
جس کو دیکھو آج ہے تیرا ثنا خواں دہر میں

ہے بجا تجھ پر جو نازاں آج ہے ہندوستاں
تیرے ہی دم سے ہے قائم رونق بزم جہاں

راز سربستہ عدو کے کر دئے تو نے عیاں
کانپتا ہے نام سے تیرے ستمگر آسماں

اس گئے گزرے زمانے میں تو ہی دمساز ہے
ہندوؤں کو جس کی ہستی پر جہاں میں ناز ہے

۳۔ وہ بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج جن کے مکھار بند سے نکلی ہوئی گیتا آج تمام دنیا کو امرت پان کرا رہی ہے۔ جن کے سدا چار یوگ اور تپ کا ڈنکا چار دانگ عالم میں بج رہا ہے۔ کبھی دھرم ورودھ آچرن نہیں کر سکتے کیونکہ بھگوان نے خود ہی کہا ہے۔ کہ ہے ارجن! جب جب بھارت میں دھرم کی گلانی اور ادھرم کی بڑھی ہوتی ہے۔ تو میں جنم لیتا ہوں۔ اور پھر سادھو مہاتماؤں کی رکھشا کر کے دھرم کی ستھاپنا کرتا ہوں"۔ اور کہا ہے:۔

यद्यदा चरति श्रेष्ठ स्तत देवतरोजनः
नमे पार्थास्ति कर्तव्यम
"गीता"

"ہے ارجن! بڑے آدمیوں کو اپنا جیون دھرم کے مطابق بنانا چاہئے۔ کیونکہ بڑوں کو دیکھ کر چھوٹے منش ویسا ہی آچرن کریں گے۔" چنانچہ اسی بات کو منو جی ...... ہیں:۔

ایک کوی نے پرانوں کے سمبندھ میں حسب ذیل شلوک لکھا ہے۔ جس میں صاف ظاہر کیا ہے۔ کہ پورانوں میں ...... کی تعلیم دی گئی ہے:۔

पौराणिकानां व्यभिचार दोषो नाशंकनीयः कृति भिः कदाचित् पुराण कर्ता व्यभिचार जातस्तस्यापि पुत्रो व्यभिचार जात ॥

(سبھاشت رتن بھانڈاگارم)

آریہ سماج نے پورانوں کے گندے سچل بذریعہ تقریر اور تحریر پبلک کے سامنے پیش کئے۔ تو پرینام یہ ہوا۔ کہ سناتن دھرم کے بڑے بڑے ودوانوں نے یہ کہنا شروع کیا۔ کہ پورانوں میں ملاوٹ ہے۔ چنانچہ سنسکرت کے ...... کا نشخ ہیں ایک سبھا ...... ادھیائے شری پنڈت ...... شلوک کا ...... کی ...... کر پورانوں میں ...... ملاوٹ

کہنا سویکار کر لیا۔ کہ واقعی پورانوں میں گڑبڑ ہے۔ چنانچہ آج میں پورانک جگت کے تین پرسدھ پنڈتوں کی رائے درج کرتا ہوں۔ کہ کس طرح پورانک لوگ پورانوں کو چھوڑ رہے ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں جب سناتن دھرم کے پلیٹ فارم سے شدھی اور اچھوت ادھار کی طرح یہ آواز سنائی دے گی۔ کہ پوران دھرم گرنتھ تھا ویاس کرت نہیں ہیں:۔

۴۔ سناتن دھرم کے مہوپدیشک پنڈت کالو رام جی شاستری نے اپنے پوران ورم کے صفحہ ۹۲/۹۳ پر بھوشیہ کے سمبندھ میں لکھا ہے۔ کہ آج کل جو بھوشیہ پوران ملتا ہے۔ یہ ویاس کرت نہیں ہے۔ اس کے ویاس کرت نہ ہونے کے انیک پرمان ہیں۔ موجودہ بھوشیہ پوران متسیہ اور نارد پوران کی سوچی سے نہیں ملتا۔ اس میں خوشامد ہے۔ وہ ادھونک ہیں۔ جیسے

देहली प्रति गच्छति
वर्द्धरो नाम जायते अकबरख महाभाग

اتیادی۔ اس بھوشیہ پوران میں راجہ اور پرسدھ پرشوں کا نام چلتے چلتے وکٹوریہ پر رک جانے کا کوئی کارن نہ تھا۔ اس میں ایڈورڈ اور جارج پنجم کی کتھا بھی ہونی چاہئے تھی:۔

۵۔ مہرشی دیانند جی مہاراج نے بھاگوت پوران کے سمبندھ میں لکھا ہے۔ کہ بھاگوت بوپ دیو کرت ہے۔ چنانچہ اس بات کو سناتن دھرم کے مشہور پنڈت سورگباسی پنڈت نیل کنٹھ جی نے دیوی بھاگوت کی سنسکرت ٹیکا کی بھومکا میں مانا ہے:۔

भागवत वोपदेव कृत माति वदन्ति ॥

ارتھات بھاگوت بوپ دیو کرت ہے:۔

۶۔ پورانکوں کا یہ بھی سدھانت ہے۔ اور بھاگوت میں لکھا ہے۔ کہ شریمد بھاگوت سکھدیو جی نے راجہ پریکشت کو سنائی۔ مگر مہابھارت کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سکھدیو جی مہابھارت کے یدھ میں ہی مرتیو کو پراپت ہو چکے تھے۔ پھر ۹۶ سال کے بعد بھاگوت سنانا ناممکن ہے۔ مہابھارت کے شانتی پرب میں لکھا ہے۔ کہ جب لڑائی ختم ہو گئی۔ تو بان شیا پر لیٹے ہوئے بھیشم پتامہ کے پاس یدھشٹر جی اپدیش سننے کے لئے گئے۔ تو وہاں پر یدھشٹر نے بھیشم پتامہ سے دریافت کیا۔ کہ سکھدیو جی مہاراج آج کل کہاں ہیں؟ تو بھیشم پتامہ نے سب کتھا سنانے کے بعد انتم ایک شلوک میں کہا ہے:۔

इति जनम गतिश्चैव शुकस्य भरतर्षभ ॥

مہابھارت شانتی پرب ادھیائے ۳۳۲ شلوک ۳۹ ارتھات ہے یدھشٹر! سکھدیو جی کے جنم اور پرلوک کی کتھا میں نے وستار پوروک سنا دی ہے۔ جو تم نے پوچھی تھی:۔

ازمان ہوئے ہیں۔ انہوں نے گیتا۔ برہم سوتر اور اپنشدوں پر بھاشیہ کیا ہے۔ گیتا آدی کے بھاشیہ میں شنکر اچاریہ جی نے مہابھارت آدی کے حوالے ادویت واد کی شدھی میں جہاں سمرتان دیا ہے۔ مگر بھاگوت کا کہیں ذکر تک نہیں کیا۔ اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سوامی شنکر اچاریہ جی کے زمانہ میں بھاگوت۔ نے جنم نہیں لیا تھا۔

۵ مہامہو اپادھیائے پنڈت درگا پرشاد جی دِوِویدی سابق پرنسپل مہاراج سنسکرت کالج جے پور و فیلو بنارس ہندو یونیورسٹی نے ایک کتاب زبان سنسکرت "چاتر ورنیہ" نام کی لکھی ہے۔ جو کہ نولکشور پریس لکھنؤ میں پرکاشت ہوئی ہے۔ اس میں آپ نے آریہ سماج کے دو تین سدھانتوں سے اختلاف ظاہر کرتے ہوئے سناتن دھرم کے انیک سدھانتوں کا کھنڈن کیا ہے۔ اس میں آریہ سماج کے اس سدھانت کی کہ بھاگوت آدی ویاس کرت نہیں ہیں۔ پُشٹی مہامہو پادھیائے جی اس طرح کرتے ہیں۔ کہ میمانسا اور نیائے میں ملاوٹ نہیں۔ مگر دھرم شاستر یعنی سمرتی گرنتھ اور پُران بہت سی جگہ پر ملاوٹ کرکے بگاڑ دیئے ہیں۔ بلکہ رشیوں کے نام سے مشہور انیک گرنتھ اوّل سے لے کر آخر تک ملاوٹ پر صبر کرتے ہوئے انیک پنڈتوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ پورانوں کی شلوک سنکھیا کے سمبندھ میں مہامہوپادھیائے جی لکھتے ہیں۔ یہاں سب پورانوں کے شلوکوں کی گنتی میں فرق ہے۔ اس سے بھی پورانوں میں دمنتاً فرنتاً ملاوٹ کا ہوتے رہنا صاف ظاہر ہے۔

۹ مہامہو اپادھیائے شری پنڈت گردھر جی شرما چترویدی سابق آچاریہ رشی کل ہردوار و سابق پرنسپل سناتن دھرم کالج لاہور سنسکرت ڈیپارٹمنٹ کی سیوا میں ہندوستان مورخہ ۸ فروری ۱۹۳۶ء (جو دہلی سے شائع ہوتا تھا) کا نمائندہ شاستر ارتھ دہلی کے سمبندھ میں جو ماگھ سمت ۱۹۸۶ میں سناتن دھرم و آریہ سماج کے مابین تھا۔ حاضر ہوا۔ اور پرشن کیا۔ کہ یہ ہم دورت آدی پورانوں میں .... کے مارے جانے کا ذکر ہے۔ آریہ سماج کی طرف سے پنڈت رو بندر ناتھ جی شاستری ساہتیہ تیرتھ آچاریہ گوروکل سکندرآباد نے پیش کیا تھا۔ اس کا جواب سناتن دھرم کے پنڈت نے کیوں نہیں دیا۔ اس کا اُتر مہامہوپادھیائے جی نے جو دیا وہ اس پرکار ہے۔ کہ اس شاستر ارتھ میں اس بات کا جواب دینے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ کیونکہ شاستر ارتھ مانس ودھان پر تھا۔ اتہاس کوئی ودھان نہیں ہوتا۔ اتہاس ہی سب پرکار کے لوگوں کے چرتر ہوتے ہیں۔ دھرم کی ودھی اور [illegible]

کریں۔ کہ جبکہ سناتن دھرم اس بات کو تسلیم کرتا ہے

"इति हास पुराणं पंचम वेदा-नाम वेद"

یعنی اتہاس اور پُران پانچواں وید ہے۔ ساتھ ہی مہامہوپادھیائے جی کی سناتن دھرم جگت میں دھاک ہے۔ وہ بہت پرمانک ودوان مانے جاتے ہیں۔ وہ پورانوں کو "پانچواں وید" کے آسن سے گرا کر سامانیہ اتہاس کا ستھان دے کر پورانوں سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر پر چڑھ کر بولے

ایسی رائے سناتن دھرم کے ودوانوں و مہامہوپادھیائے پنڈتوں کی ہے۔ مگر پورانک ودوانوں کا "پُران کے فلسفہ کو آریہ سماج نہیں سمجھتا۔ وغیرہ" شبد بھولی بھالی جنتا کے سامنے کہنا۔ اک جال میں پھنسا کر اگیان کے گڑھے میں ڈالنے کے سوائے اور کوئی معنی نہیں رکھتا۔ بہت انیک سجن یہ پرشن کریں گے۔ کہ جبکہ وید میں پُران آدی شبد آتے ہیں۔ تو اس سے صاف پورانوں کی ویدوکتا ثابت ہوتی ہے۔ پھر آریہ سماج کا یہ کہنا۔ کہ پُران وید ورودھ ہیں۔ سراسر غلط ہے۔ اب میں پاٹھکوں کو یہ سمجھا دوں۔ کہ وید میں آئے ہوئے پُران آدی شبد کا درحقیقت کیا ارتھ ہے۔ سائن آچاریہ آدی پرانے اور سناتنی وید بھاشیہ کاروں نے اس کے ارتھ کیا کئے ہیں۔ موجودہ پنڈت کس طرح پورب کے آچاریوں کے خلاف وید ارتھ کرکے کس طرح سناتن دھرم کی لُٹیا ڈبو رہے ہیں۔ میں اپنی لیکھنی میں سائن آچاریہ کا پرمان دوں گا کہ کس طرح انہوں نے وید میں آئے ہوئے پُران شبد کا ارتھ کیا ہے۔

اتھرو وید کانڈ ۱۱۔ انواک ۷۔ شلوک ۲۴ میں

"ऋच सामानि छन्दांसि पुराणं इत्यादि"

پُران شبد آتا ہے۔ جس کا سیدھا اور سرل ارتھ یہ ہے۔ کہ اس پُران سروپ پرمیشور سے رگ۔ یجو۔ سام اور اتھرو وید پرکٹ ہوئے۔ اور اسی طرح اتھرو وید کانڈ ۱۵۔ انواک ۱۔ پریا ٹھک ۶۔ منترا اور ۱۲ میں اتہاس اور گاتھا اور نارا شنسی آدی آتے ہیں۔ جن کو دیکھ کر ہمارے پورانک بھائی جھٹ پٹ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ دیکھو وید میں پُران اتہاس کا ورنن ہے۔ اس سے بھاگوت آدی کی ویدوکتا سدھ ہے۔ مگر وہ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ پُران اتہاس آدی کے نام آنے سے ویدوکتا ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ وید میں بہت سے ایسے نام ہیں۔ جو کہ لوک میں مصنفوں اور لیکھکوں کے ہیں۔ اگر وید میں بھاگوت آدی اشٹادس پُران کا نام آتا۔ تو ہم مان لیتے۔ کہ واقعی پورانوں کا ذکر جن کو ہمارے بھائی وید انکول مانتے ہیں۔ ویدوں میں ہے۔ یوں تو وید میں "اندر" وغیرہ شبد آتے ہیں۔ اور لوک میں اندر آدی نام ملنے والوں کے ہیں۔ کیا اس سے یہ مان لیں۔ کہ چونکہ ان منشوں کا نام وید میں ہے۔ اس لئے ان ہی کی کتھا وید میں ہے۔ مگر یہ بات ہرگز نہیں۔ وید میں اتہاس۔ گاتھا آدی سے مطلب اُن ودیاؤں کا ہے۔ وید سے ہمیں شکشا ملتی ہے۔ اس قسم کی ودیاؤں کا پرچار کرو۔ یہ سب جانتے ہیں۔ کہ سنسار میں جتنی ودیا پھیلی ہوئی ہے۔ وہ سب ویدوں سے لی گئی ہے۔ انگریزی ودوان ڈاکٹر میکس مولر نے اپنی "سائنس آف لینگویج" نامی پستک میں اس بات کو مانا ہے۔ اور منو دھرم شاستر میں اس بات کا پرتی پادن کیا ہے :-

پہلے ویدوں سے سب ودیائیں اور نام لئے گئے ہیں۔ ہمارے رشی منیوں نے جس قدر گرنتھ لکھے ہیں۔ وہ سب ویدوں سے لے کر لکھے ہیں۔ اب میں سائن آچاریہ کا حوالہ دے کر یہ بتا دوں۔ کہ سائن آچاریہ نے وید میں آئے ہوئے اتہاس پُران کا ارتھ کیا کیا ہے؟ سائن آچاریہ اپنے براہمن کی بھومکا میں لکھتے ہیں۔ کہ برہم یگیہ پرکرن میں منتر اور براہمن بھاگ کو چھوڑ کر اتہاس آدی کا ورنن ہے۔ جیسے

"ब्राह्मणानि तिहास पुराणानि कल्पान गाथा नाराससी रति।"

اسی پرکرن میں وید اور براہمن سے پرتھک اتہاس پُران آدی کا گرہن ہے۔ تب وید اور براہمن سے یہ سب بھن شبد ہوئے۔ اس کا اُتر سائن نے یہ دیا ہے۔ کہ ایسا مت کہو۔ براہمن یہ پورا جک سے براہمن آدی کو ہی پرتھک پرتھک کہا ہے۔ دیو اسر سنگرام ہی اتہاس ہے۔ سرشٹی سادھن منتروں کا نام پُران ہے۔ گاتھا کھنڈ آدی [illegible]

(باقی [illegible] ۱۳ [illegible])

کیا پراچین آریہ لوگ علم اتہاس (تواریخ) سے ناواقف تھے؟

(از منشی بنواری لال جی اُپدیشک ادھشٹاتا گورُوکل کوروکشیتر)

دیش کی اُنتی کے لئے دیش کے اتہاس کا گیان لابھ دائک ہی نہیں - بلکہ اتی آوشیک ہے - مگر شوک ہے - کہ ہندوستان کے سکولوں میں جس قدر کتابیں ہندوستان کی تواریخ کے متعلق پڑھائی جاتی ہیں - وہ سراسر نامکمل اور فرضی ہی نہیں - بلکہ غلط اور گمراہ کن ہیں - اور یورپ کے عالموں - اور ہندوستان کے تعلیم یافتہ نوجوانوں نے بھی ان کی پیروی کر کے ہندوستان کے نوجوان بچوں کو غلط راستہ پر ڈال کے اور اپنے پراچین بزرگوں سے نفرت کرانے کا باعث بنایا ہے۔

چنانچہ موجودہ تواریخ ہند کی پستکوں میں لکھا ہے - کہ پراچین زمانہ میں ہندوستان میں اتہاس (Historical) لکھنے کا قطعی شوق نہیں تھا - اس لئے یہاں پراچین اتہاس کی کوئی پستک دستیاب نہیں ہوتی - پروفیسر میکس مولر صاحب نے بھی انگلینڈ میں بیٹھے ہوئے انہی کی بنا پر اپنی کتاب سنسکرت لٹریچر صفحہ ۱۹ پر لکھ دیا کہ :-

"The Indian never knew the feeling of nationality and his heart never trembled in the expectation of national applause. There were no heroes to inspire a poet — no history to call forth a historian"

دوسرے بھارت واسی قومی جذبہ سے قطعی ناواقف تھے - اور کبھی ان کے دل میں قومی محبت اور آشاؤں کی اُوچاہٹ پیدا ہوئی - اسی وجہ سے بھارت ورش میں نہ کوئی ویر پیدا ہوا - اور نہ کسی شاعر نے کوئی بہادرانہ نظم لکھی - اور نہ کوئی تاریخ لکھی گئی - اور نہ کوئی تاریخ دان پیدا ہوا"....

اگر وہ لوگ پراچین ویدک ساہتیہ کا غور سے مطالعہ کرتے - تو ان کو اس قسم کے غلط اور بے بنیاد رائے دینے کی جرأت نہ ہوتی - چونکہ انہوں نے ایسا نہیں کیا - اس لئے ہم ویدوں - شاستروں - سمرتیوں اور سوتروں وغیرہ کے حسب ذیل حوالجات پیش کر کے بھارت واسیوں اور غیر ممالک کے ودوانوں کو یہ دکھلانا چاہتے ہیں - کہ پراچین شاستروں وغیرہ میں علم اتہاس (History) کی تعلیم بہت عمدگی سے دی جاتی تھی - اور پراچین لوگ اس علم سے نہ صرف واقف ہی نہیں - بلکہ سنسار کو اس سے واقف کرنے کے لئے جو پروہان سادھن ہیں اس میں سے ایک اتہاس کے گیان کو بھی ضروری سمجھتے تھے :-

حوالجات

۱۔ اتھروید کانڈ ۱۵ سوکت ۶ منتر ۱۰ - میں لکھا ہے - کہ جو نر (اقبال) کی خواہش کرنے والا پرش جب اقبال کی طرف چلتا ہے - تب اتہاس پُران گاتھا اور ناراشنسی اس کے انوگامی بن جاتے ہیں - یہ منتر اتہاس ودیا کا بیج ہے - جس سے صاف ظاہر ہے - کہ اتہاس راجاؤں - راجکماروں بادشاہوں پرسدھ پُرشوں کے جیون چرتروں یا کہانیوں سے مختلف ہوتا ہے - ویدک خیال کے مطابق اتہاس شبد (History) عام لوگوں کے افعال (stories) سے کچھ تعلق نہیں رکھتا - بلکہ اس کا تعلق زیادہ تر قوموں کے ساماجک (سوشل) حالات - ترقی اور تنزل کے اسباب اور ان سے نکالے ہوئے درست اور عمدہ نتائج سے ہوتا ہے - جن سے پر بھارت جو کر عام لوگ ویدک زندگی کا راستہ اختیار کر کے دھرم - ارتھ - کام اور موکش حاصل کرنے کے بھاگی ہوویں - جس پستک میں پرتھوی کے مختلف حالات درج ہوں - اس کو پُران اور جس میں پُرشوں کے کارنامے درج ہوں - اس کو ناراشنسی کہتے ہیں :-

۲۔ گرہیہ سوتر میں لکھا ہے - کہ براہمن گرنتھوں کو اتہاس - پُران - کلپ - گاتھا اور ناراشنسی ہی کہتے ہیں :-

۳۔ چھاندوگیہ اپنشد کے ساتویں پرپاٹھک میں جہاں مہرشی سنت کمار اور نارد منی کا سمواد درج ہے - وہاں مہرشی کے پوچھنے پر نارد منی نے بتلایا ہے - کہ میں ۲۰ ودیاؤں کی تعلیم حاصل کر چکا ہوں - جن میں سے مختصر طور پر کئی ایک کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں - ان میں اتہاس پانچویں نمبر پر ہے :-

رگوید - یجروید - سام وید - اتھروید - اتہاس - ویاکرن - پتری ودیا - گنت - نکشتر ودیا - نروکت (نبات) - برہم ودیا وغیرہ۔

اس پرکرن میں مہرشی سنت کمار نے نارد کو اپدیش دیا ہے - کہ وگیان کے ذریعہ رگ - یجر - سام - اتھرو اتہاس اور پُران کا تو معلوم ہوتا ہے :-

۴۔ ویاکرن نے مہابھاشیہ میں لکھا ہے - کہ اتہاس وید کا ویہ - النکار - ناٹک وغیرہ ۴۶ کلائیں ہیں۔

۵۔ مہابھارت میں لکھا ہے - کہ اتہاس اور پُرانوں سے وید ارتھ ورِدھ کرنا چاہئے :-

۶۔ کوی بان اپنے گرنتھ کادمبری میں لکھتا ہے - کہ راجکمار مہابھارت - اتہاس - پُران اور رامائن میں پراکنشل ہو گیا تھا :-

۷۔ ایک کوی نے لکھا ہے - کہ اتہاس وہ دریا ہے جس سے پراچین باتوں کے ورنن کے ساتھ ساتھ دھرم - ارتھ - کام اور موکش کا اپدیش ہو :-

۸۔ براہمنوں اور سوتروں میں اتہاس کی موجودگی ثابت کرنے کے لئے بے شمار شہادتیں موجود ہیں - مثلاً اشومیدھ کی مشہور و معروف منترک رسومات کے وقت دس روز تک وگیان کی مختلف اقسام کی شاکھاؤں میں سے گاتھاؤں کا اچارن کیا جاتا تھا - اس کا ذکر شت پتھ براہمن ۱۳/۴-۳ سانکھ یان سوتر ۱۵/۱-۲ گوپتھ براہمن ۱/۱۰ اشولائن شروت سوتر ۱۰ میں مفصل درج ہے :-

۹۔ شت پتھ براہمن کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ اس میں اتہاس کا نام وگیان بھی بتایا گیا ہے - اور بہت سے دیگر مشہور وگیانوں کو بھی ویدکی اپادھی دیگئی ہے :-

۱۰۔ چانکیہ رشی نے بھی جو مہاراجہ چندر گپت کا مہامنتری اور ایک بڑا مدبر فلاسفر اور عالم تھا - اپنی نئی ایجاد کردہ ارتھ شاستر میں اتہاس کو پانچواں وید بتلایا ہے :-

۱۱۔ راجاؤں اور راجکماروں کو اتہاس کے پڑھنے کی تاکید صرف چانکیہ ہی نے نہیں کی ہے - بلکہ کاشمیری کے مشہور و معروف مصنف بان نے بھی لکھا ہے - کہ راجکمار چندر پیڑ اس علم میں بہت ہی اعلے درجہ کی لیاقت و انشخص تھا - اور اس کا پتا راجہ خود اتہاس - ناول - علم زبان - علم تعلیم فلاسوفی ممالک غیر مختلف ممالک کی رسومات و اطوار کے متعلق لٹریچر کے مطالعہ میں اپنا بہت سا وقت صرف کیا کرتا تھا

۱۲۔ شکر نیتی کی شہادت سے اس امر کا کافی ثبوت ملتا ہے - کہ پراچین آریہ لوگ ہر قسم کے سچائی اور صداقت کی تلاش کے لئے ایک عجیب و غریب جذبہ اور اشتیاق رکھتے تھے - وہ نہ صرف آتمک گیان کی اُنتی کرنے میں ہی اپنا بہت سا وقت اور توجہ صرف کرتے تھے بلکہ سانسارک ترقی کرنے میں بھی بہت کوشش کیا کرتے تھے - چنانچہ لکھا ہے - کہ :-

وگیان اور شلپ کاری ودیائیں لاانتہا ہیں جن کا شمار کرنا مشکل ہے - ابتدائی وگیان (Sciences) ...

شلپ کاریوں کی تعداد ۶۴ ہے - ان ودیاؤں کی شاکھاؤں کے نام یہ ہیں :-

۰ چار وید - چھ اُپ وید - چھ ویدانگ - چھ اپانگ پُران - اتہاس - نیتی شاستر - Theory of Sceptics (مسئلہ ناستک پن) - مسئلہ کفایت شعاری - یکش ودیا - علم الجنیرنگ - النکار یا ساہتیہ شاستر۔

اس کے علاوہ اس میں لکھا ہے - کہ راجاؤں کو روزانہ پُران - گاتھاؤں - سوتر - اخبارات - نیتی شاستر - ایکونومکس اور اتہاس دن کے آخری حصہ میں مطالعہ کرنے چاہئیں :-

۱۳۔ تقریباً تمام دھرم شاستروں اور سمرتیوں میں برہمچاریوں کی پاٹھ ودھیوں میں اتہاس کا مطالعہ کرنا ضروری طور پر درج کیا گیا ہے - مثال کے طور پر دیکھو اوسن (उशनस) سمرتی ادھیائے ۳ شلوک ۱۸ :-

۱۴۔ مہرشی یاگیہ ولک اور مہرشی کاتیاین نے اپنی تصانیف میں تمام گرہستی لوگوں کو روزمرہ اتہاس کا مطالعہ کرنے کی بڑی تاکید کی ہے - بلکہ وشنو رشی نے دوجنما لوگوں (براہمن کھشتری ویش) کے روزانہ فرائض بیان کرتے ہوئے یہ تاکید کی ہے - کہ ہر ایک گرہستی کو روزمرہ دن کے چھٹے یا ساتویں حصہ میں اتہاس اور پُرانوں کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے :-

۱۵۔ مہرشی ویاس جی نے بھی فرمایا ہے - کہ تمام گرہستی لوگوں کو ویدوں اور پُرانوں کے ساتھ اتہاس کا بھی روزمرہ مطالعہ کرنا چاہئے :-

۱۶۔ مہاتما ہرت نے بھی فرمایا ہے - کہ سنیاسیوں کو بھی روزمرہ کے تینوں فرائض یعنی ویدوں کا سوادھیائے - یوگ سمادھی اور اتہاس کے مطالعہ میں کبھی غفلت نہ کرنی چاہئے :-

۱۷۔ سب سے بزرگ منو مہاراج نے اپنے دھرم شاستر میں فرمایا ہے - کہ شرادھ یا انتیشٹی یگیہ کے وقت اپنے مہمانوں کو وید - دھرم شاستر کے قانون - رشی منیوں کی دھارمک گاتھا - اتہاس اور پُران ضرور سنانے چاہئیں :-

۱۸۔ اتہاس کی بڑی زبردست ضرورت مہابھارت کے ایک فقرہ میں نہایت صفائی کے ساتھ ظاہر کی گئی ہے - جس میں یہ درج ہے - کہ ویدوں کے ٹھیک اور درست مطالب اتہاس اور پُران کی امداد سے ہی ذہن نشین ہو سکتے ہیں :-

۱۹۔ بھارت ورش کے قدیم گوروکلوں میں سالانہ پاٹھ ودھی کی تعلیم کے آغاز اور اختتام پر ایک رسم ادا کی جاتی تھی - جس میں آچاریہ اور شش مختلف

رونیوں۔ رشیوں۔ پرانے اچاریوں۔ پتروں اور سب سے مشہور دیاؤں کی شاکھاؤں کے نام پر آہوتیاں اگنی میں ڈالا کرتے تھے۔ ہر یہ کیس کے گرہیہ سوتر جو بہت ہر دلعزیز اور مقبول عام ہے۔ صرف چاروں وید۔ اتہاس اور پورانوں کی اعلےٰ اور بزرگ حیثیت کو ہی محفوظ رکھا ہے۔ دیگر ساشتروں کو اس حیثیت سے الگ کر دیا ہے ؞

اتہاس کی بڑی عظیم الشان اور مقدس حیثیت کا سب سے بڑھی دلچسپ شہادت اشولائن گرہیہ سوتر میں درج ہے (ادھیائے سوم شلوک ۲۲) جس میں لکھا ہے۔ کہ رگ۔ یجر۔ سام اور اتھروید کی شکھشا کی پیروی کرنے سے وید پارکھی دیوتاؤں اور پتروں کو دودھ۔ گھی۔ شہد۔ اور سوم رس کی ندیاں دیکر ہی خوش کر سکتا ہے۔ پرنتو اتہاس اور پوران معہ اس کی شاکھاؤں کا حفظ۔ نارا شنسی یعنی ترکیب کے مطالعہ کرنے سے دیوتاؤں اور پتروں کو آہوتیوں کی بجائے دودھ۔ گھی وغیرہ کے دریا پیش کئے جا سکتے ہیں ؞

سوامی شنکر آچاریہ کی شکھشا کا یہ ایک گوڑھ اشنہ ہے جس میں انہوں نے فرمایا ہے۔ کہ پتا کو اپنے نوزائیدہ بچہ کے داہنے کان میں مندرجہ ذیل شبد ضرور بار بار دہرانے چاہئیں :۔

भू: رگ وید کو میں تیرے اندر ڈالتا ہوں۔

भुव: یجر وید کو میں تیرے اندر ڈالتا ہوں۔

स्व: سام وید کو میں تیرے اندر ڈالتا ہوں۔

भूर्भुव: स्व: = واکو واکیہ (ویاکرن)۔ اتہاس۔ پوران اوم۔ تمام وید میں تیرے اندر ڈالتا ہوں۔

گرہیہ سوتر ۲۴-۸)

اس طرح بچہ کی پیدائش کے دن سے ہی پراچین آریہ لوگ بچہ کی کومل آتما پر الہٰ‌وری گیان مندرجہ وید۔ سرشٹی اُپنیشد اور سماجک گیان مندرجہ اتہاس و پوران کی زبردست ضرورت کا پرچار وڈالنا شروع کر دیتے تھے۔ یہ کام اس وجہ سے کیا جاتا تھا کہ بچہ کی لامحدود کومل آتما میں اس گیان کی گہری جڑ پکڑ جائے۔ اور اس گیان کی مشعل ہمیشہ تک ہر ایک شخص کے دل میں روشن ہوتی رہے ......

صرف یہی مثالیں نہیں۔ جن میں ہمارے بزرگوں نے اتہاس کی ضرورت کو بڑے اشتیاق کے ساتھ بیان کیا ہے۔ بلکہ اس قسم کی صدہا مثالیں اور شلوک تقریباً تمام دھرم شاستروں سمرتیوں اور سوتروں وغیرہ میں مفصل طور پر پائی جاتی ہیں ؞

ایسی صریح اور صاف بیشمار شہادتوں کی موجودگی میں کیا کبھی کوئی یہ دعویٰ کر سکتا ہے۔ کہ آریہ ہندوؤں کے پراچین بزرگوں نے کوئی اتہاس کی ترکیب نہیں لکھی؟ جملہ سابقہ تفصیلی حوالجات سے کلی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ آریہ ہندوؤں نے اس ہر دلعزیز مفید اور نہایت اعلیٰ ودیا کی علمی شاخ میں بہت ہی اعلیٰ اور حیرت انگیز ترقی کی تھی ——

زمانہ حال میں اتہاسک پستکوں کی عدم موجودگی کا نقص گزشتہ زمانہ کے حالات پر عائد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس سے صرف یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ظالم فتحیاب حملہ آوروں کے بے رحم حملوں۔ زمانہ کی غارتگریوں اور مذہبی تعصبانہ خونخوار شعلوں سے یہ اتہاسک پستکیں نہ بچ سکیں۔ کیا میکس مولر صاحب ان واقعات سے ناواقف تھے؟ ہمارا خیال ہے۔ کہ وہ ناواقف نہیں تھے ایسا چشنیانہ اور دلیرانہ بیان جو کہ واقعات کے بالکل برعکس بلکہ غلط اور صریح جھوٹ معلوم ہوتا ہے کیسی گہرے تعصب کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے میکس مولر صاحب کا دل اس قسم کے ریمارک جو اتہاسک واقعات کے قطعی خلاف ہیں۔ لکھنے پر مائل ہو گیا ہے۔ ورنہ وہ ان بڑے بڑے حوالجات کو جو آریہ ہندوؤں کی علمی کتابوں میں درج ہیں۔ اور ویدوں۔ براہمنوں۔ آرنیک۔ شروت سوتر۔ گرہیہ سوتر۔ اپ نشد اور دھرم شاستروں سے لے کر پولیٹکس۔ رزمیہ اور اتہاسک کتابوں تک میں سے ناظرین کے سامنے اس مضمون کے متعلق پیش کئے گئے ہیں کس طرح سے نظر انداز کر سکتا تھا؟ ان میں جملہ حوالجات پراچین زمانہ میں اتہاس کی موجودگی کو واضح طور پر ثابت اور تصدیق کرتے ہیں۔ اور ہر زمانہ اور ہر انسانی ضرورت کے صیغہ میں اس کی عظمت اور شان کو بلاشک و شبہ روشن کرتے ہیں۔ جس سے یہ بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہمارے پراچین بزرگ اس مضمون (اتہاس) سے گہری اور لاانتہا محبت رکھتے تھے۔ اور اسی وجہ سے انہوں نے اس قسم کا ذہنی اور روحانی نسامہیہ (علم و ادب) تیار کیا تھا۔ جو کہ بے شمار انقلابوں اور پرپورتنوں کے بعد بھی دنیا کے فاضلوں کو چکا چوند کر کے حیرت میں ڈال رہا ہے ؞

بقیہ صفحہ ۱۱

منتر پرشیش کا نام ہے ؞

۱۳ اب پاٹھکوں کو اچھی طرح یہ معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ وید میں پوران شبد کا سائن نے ارتھ کیا کیا ہے۔ انہوں نے براہمن گرنتھوں کے پرمان سے بتلایا ہے۔ کہ وید میں پوران شبد کا ارتھ یہ ہے۔

इदं वा नैव किंचनसीत ॥

اتنا ہی سرگ کے پرتی پادک واک پران ہیں۔ وید میں ایسے انیک منتر ہیں۔ جیسے

नासदासीत नमृत्युरासीत ॥

انہیں منتروں کے آدھار پر براہمن اور اپنشدوں میں इदं वा آدی واک آئے ہیں جن کا اُلیکھ سائن نے کیا ہے۔ اس پرمان سے دو باتیں سدھ ہو گئیں۔ سوامی جی نے براہمن گرنتھوں کو پوران کہا ہے۔ دو باتیں یہاں سائن کے واک سے سدھ ہو گئیں۔ دوسرے وید میں آئے ہوئے پوران شبد کے ارتھ بھی ہو گئے ؞

۱۴ ایک سجن یہاں پر یہ اعتراض کریں گے۔ کہ سرشٹی اتپادک واک وید منتروں سے بھن ہیں۔ پھر پوران شبد رکھنے کی کیا آوشیکتا؟ کیونکہ وید میں سبھی پرکار کے منتر ہیں۔ اس کا اتر سائن آچاریہ نے خود ہی دیا ہے۔ کہ جس طرح براہمن اور پریوراجک ایک رہنے پر سنگھیا ماتر بھن بھن ہیں۔ اسی پرکار پوران سرشٹی سمبندھی منتروں کا نام ہوتے پر کیول سنگیا ماتر سے بھن کر دیا ہے۔

۱۵ اب میں اپنے مضمون کو سماپت کرتا ہوا پاٹھکوں کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں۔ کہ کس طرح آجکل کے ادھ منگ پنڈت وید میں آئے۔ پوران شبد سے بھاگوت آدی گرہن کر کے وید پر کٹھار آگھات کر رہے ہیں۔ میں آشا کرتا ہوں۔ کہ پورانوں کی ڈگڈگی بجانے والے سجن ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر ویدک دھرم کی شرن میں آ کر اپنے جیون کو سپھل بنا کر دیش کے بھاگی بنیں گے۔ اور میرے اس لیکھ پر وچار کر کے کچھ لابھ اٹھائیں گے ؞ (اوم شم)

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے ؞











(۵)

ہندوؤں کے لئے دسہرہ کا تہوار ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس روز بھگوان رام کے کارنامے نمایاں کو یاد کر کے ہر ہندو اور زندہ دل انسان خوشی سے رنگ رلیاں مناتا ہے۔ راجستھان کی متبرک زمین میں یہ تہوار کچھ اور رنگ لئے ہوئے ہوتا ہے۔ بہادر راجپوت شکار کھیل کر اپنی جوانمردی کے کرتب دکھا کر اور شکتی کی پوجا کر کے بھگوان کی سپرٹ کو تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حسب قاعدہ راجہ جگت سنگھ معہ اپنے سپاہیوں اجیت سنگھ و گلاب سنگھ کے شکار کھیلنے کے لئے روانہ ہوا۔ چلتے چلتے وہ ایک گھنے بن میں جا نکلے۔ جہاں دن میں بھی شام معلوم ہوتا تھا۔

پہلے زمانہ میں یہ دستور تھا۔ کہ بادشاہوں کے نوکر جنہیں شکار کے مقام و نقل و حرکت سے پوری واقفیت ہوتی تھی۔ شکار کھیلنے سے ایک دو روز پہلے روانہ کر دئے جاتے تھے۔ وہ جنگل میں گھوم پھر کر شکار تلاش کرتے تھے۔ اور جھوٹے کے پہنچنے پر بادشاہ کو مطلع کر دیا کرتے تھے۔ کہ اس وقت فلاں جگہ شکار ہے۔

ایک ہرکارہ آیا۔ اور راجہ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر عرض کرنے لگا۔ "راجن! اور کوئی جانور تو اس وقت نزدیک نہیں۔ ہاں ایک شیر ببر پاس کے جنگل میں موجود ہے"۔

ہرکارہ کے الفاظ سے راجہ کے چہرہ پر سرخی دوڑ گئی۔ اسکی نسوں میں راجپوتی خون کھولنے لگا۔ سپاہیوں کو للکار کر کہا "بہادرو! آج کا دن مبارک ہے۔ دسہرہ کے روز شیر کا شکار حضور اچھا سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے آگے بڑھو۔ اور جوانمردی کے جوہر دکھلاؤ"۔

سپاہی آگے بڑھے۔ اور شیر کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔

شیر ببر جنگل کا بادشاہ۔ خوفناک آزاد اور زندہ۔ معمولی سا ہراساں ہوا۔ غصے سے اسکی آنکھیں انگارے کی طرح سرخ ہو گئیں۔ رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ بپھر کر مہیب دہاڑ تا آواز میں ہوا راجہ کے ہاتھی پر۔ اور ہاتھی کے جسم او رشیر کا ...

ماتھے کے گوشت کا ٹکڑا لٹکا کر پیچھے ہٹا۔ راجہ نے ایسا خوفناک قد آور شیر عمر بھر نہ دیکھا تھا۔ اس کے اوسان خطا ہو گئے۔ کمان ہاتھ سے نکل کر زمین پر جا پڑی۔

گلاب سنگھ اس نظارہ کی تاب نہ لا سکا۔ ایک راجپوت کی کمزوری و کم حوصلگی نے اس کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے۔ اجیت سنگھ کے پاس جا کر کان میں کہا۔ "موقعہ سخت نازک ہے۔ اس وقت راجہ کی مدد نہ کرنا احسان فراموشی ہے۔ شیر کے دوسرے حملہ میں راجہ کی جان کا خطرہ ہے"۔

گلاب سنگھ کے جذبات اتنے بھڑک چکے تھے۔ کہ اس نے اجیت سنگھ کے جواب کا انتظار نہ کیا۔ اور گھوڑے کو ایڑی لگا کر بجلی کی طرح راجہ کے نزدیک جا پہنچا۔ اس سے پیشتر کہ شیر حملہ آور ہو۔ گلاب سنگھ نے تلوار کا ایک ایسا زبردست ہاتھ مارا۔ کہ شیر کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ شیر کے زمین پر گرتے ہی بہادر و جانباز راجپوت اس کے کان اور دم قلم کر کے اپنی جگہ پر واپس آ گیا۔ چاروں طرف سے خوشی کے نعرے بلند ہونے لگے۔ سپاہیوں نے آرام کا سانس لیا۔ اور راجہ کے پاس آ کر شیر کو دیکھنے لگے۔

راجہ کا ہاتھی بری طرح سے گھائل ہوا تھا۔ اس کے ماتھے سے خون کا فوارہ چھوٹ رہا تھا۔ راجہ نے دوسرے ہاتھی پر سوار ہو کر کہا۔ "اس شیر کو کس نے مارا ہے"۔ شیخی خورے درباری اپنے اپنے واقفوں کے نام لینے لگے۔ لیکن راجہ نے کہا۔ کہ میں نے اس بہادر انسان کو لوٹتے ہوئے دیکھا ہے۔ اگر وہ سامنے آئے۔ تو میں اسے پہچان ضرور سکتا ہوں"۔

راجہ نے حکم دیا۔ کہ تمام سپاہی یکے بعد دیگرے اس کے سامنے سے گزریں"۔

جب گلاب سنگھ کی باری آئی۔ تو راجہ نے فوراً کہا "بہادر راجپوت! سچ بتاؤ۔ کیا اس شیر کو تم نے ہی زمین پر سلایا ہے؟"

گلاب سنگھ نے سر جھکا کر کہا۔ "حضور! واقعی اس شیر کے مارنے والا یہی ناچیز بندہ ہے"۔ ثبوت کے لئے اس نے شیر کے کان اور دم راجہ کے روبرو پیش کئے۔

اس دن سے اجیت سنگھ اور گلاب سنگھ راجہ کی مونچھ کے بال بن گئے۔ راجہ نے انہیں اپنا محافظ مقرر کر کے ان کی تنخواہوں میں قابل قدر اضافہ کر دیا۔

(۶)

اجیت سنگھ اور گلاب سنگھ دن کے وقت اکٹھے ہی رہتے تھے۔ لیکن رات کے وقت انہیں مجبوراً علیحدہ ہونا پڑتا تھا کیونکہ اجیت سنگھ کا پہرہ مہاراج کے محل پر ہوتا تھا۔ اور گلاب سنگھ کا مہارانی کی اٹاری کے باہر۔

حسب معمول اجیت سنگھ جا رہا تھا۔ راجہ نے اجیت سنگھ سے کہا۔ "اجیت سنگھ! جاؤ۔ آج تم آرام کرو۔ پہرے پر دوسرا آدمی تعینات کر دیا گیا ہے"۔

راجہ مہارانی کے محل کے دروازے کے آگے پہنچا۔ گلاب سنگھ آداب بجا لایا۔ راجہ اندر داخل ہو گیا۔ برسات کی رات کا کیف آگیں و روح پرور منظر، آسمان ابر آلود۔ بادلوں کا کسی نوجوان کے دل کی امنگوں کی طرح بڑھنا اور دیکھتے دیکھتے پس پا فوج کی طرح تتر بتر ہو جانا۔ ہلکی ہلکی بوندا باندی۔ نسیم خوش گوار کے جھونکے ایک زندہ دل انسان کے دل میں کسک پیدا کرنے کے لئے کافی ہیں۔

گلاب سنگھ کے نیم خوابیدہ جذبات بیدار ہو گئے۔ اس کا دل پریم کی ترنگوں سے لہرانے لگا۔ وفور شوق بے خودی میں وہ ملہار کے سروں میں یوں گانے لگا:-

آئی رم جھم بادر برسے
بادر گرجے۔ دامن دمکے ۔ رہی رہی مبر اجیارے سے
مور پپیہا بولن لاگے ۔ برہن ہیا دکھ گرسے
آئی رم جھم بادر برسے

اجیت سنگھ مہاراج سے الوداع ہو کر اپنے مکان کی طرف جا رہا تھا۔ اس نے گلاب سنگھ کے دل سوز گانے کو سنا۔ اس میں کتنا درد، کتنی محبت اور کتنی کشش تھی۔ اس کے دل پر گویا بجلی گر گئی۔ جذبات کا طوفان اٹھا۔ اور اس نے عہد کی کمزور دیواروں کو ایک طرف کرنا چاہا۔ لیکن فوراً ہی راجپوتی خودداری مدد کے لئے آ پہنچی۔ اور اجیت سنگھ نے طبیعت پر جبر کر کے گلاب سنگھ کو جواب دینے پر ہی اکتفا کی۔ تاکہ گلاب سنگھ کو کم از کم یہ پتہ لگ جائے۔ کہ اس کے دل میں ویسے ہی جذبات ناچ رہے ہیں۔ لیکن مجبور ہے

برست دہرن اکھنڈت دھارا۔ بات چھپی نہیں ہر سے
کرم کی بات پر بل آلی ۔ جانی کیسے پیو بد پرسے
آئی رم جھم بادر برسے

گلاب سنگھ نے جب اجیت سنگھ کے جواب کو سنا۔ تو ٹھنڈا سانس لیکر رہ گیا۔

(۷)

گلاب سنگھ کی رانی نہایت ہی عقلمند اور بیدار مغز تھی۔ جس وقت اجیت سنگھ و گلاب سنگھ کے سوال و جواب کی بھنک اس کے کانوں میں پڑی۔ اس کا شک یقین میں بدل گیا۔ اس نے راجہ سے کہا۔ "پریتم! ہو نہ ہو۔ ان دو نو راجپوتوں میں سے ایک ضرور عورت ہے۔ کسی مصیبت کی وجہ سے انہوں نے ایسا روپ دھارن کیا ہے"۔

جگت سنگھ نے ہنستے ہنستے بولے کہا۔ "تم نے یہ کس طرح معلوم کر لیا۔ مجھے تو تمہاری بات پر یقین نہیں آتا"۔

رانی۔ اگر یقین نہیں تو پرکھ لیں۔ اگر جھوٹ نکلے۔ تو کہنا۔

جگت سنگھ کے دل کو رانی کی بات لگ گئی۔ اس نے فوراً اجیت سنگھ کو آواز دی۔ اور دونوں کو اپنے محل میں پہنچنے کا حکم دیا۔

اجیت سنگھ اور گلاب سنگھ حیران تھے۔ کہ آج کیا ماجرا ہے۔ راجہ کا بیوقت اپنے محل میں بلانا کیا معنی رکھتا ہے۔ لیکن وہ نوکر تھے۔ چون و چرا کرنے کا انہیں حق نہ تھا۔

جس وقت دونو محل میں پہنچے۔ تو راجہ نے اجیت سنگھ سے کہا۔ "بہادر راجپوت! مجھے سچ سچ بتلاؤ۔ کیا تم دونو مرد ہو؟"

اجیت سنگھ اور گلاب سنگھ کی نگاہیں شرم سے نیچی ہو گئیں۔

جگت سنگھ نے پھر کہا۔ "تم ہرگز شرم نہ کرو۔ جو بات ہے صاف صاف کہہ دو۔ میں حتے الوسع تمہاری تکلیف دور کر دوں گا"۔

اجیت سنگھ نے سوچا۔ کہ اگر بتلانے میں کیا ہرج ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہماری مصیبت کے دن اب ختم ہوا چاہتے ہیں۔ یہ راز اب پوشیدہ نہ رہ سکے گا۔ اس لئے اس نے تمام ماجرا کہہ سنایا۔

جگت سنگھ نے ایک لونڈی کو بلا کر حکم دیا۔ "یہ راجپوت جو مہارانی کے محل کے باہر پہرہ دیتا ہے۔ دراصل بہادر راجپوتنی راج بالا ہے۔ اس کو اندر محل میں لیجاؤ۔ اور ہر طرح سے اس کی خاطر تواضع کرو۔ اسے کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے پائے"۔

راج بالا مہارانی کے پاس پہنچا دی گئی۔ مہارانی یہ حال سنکر از حد خوش ہوئی۔ راج بالا کو قیمتی لباس اور جڑاؤ زیورات اس نے زیب تن کرنے کے لئے دئے۔ اور وہ اس سے اپنی لڑکی کی طرح محبت کرنے لگی۔

جگت سنگھ نے کہا۔ "بہادر راجپوت! میں تمہارے تمام خاندان کے لوگوں سے اچھی طرح واقف ہوں۔ تو انسان نہیں۔ بلکہ فرشتہ ہے۔ راجپوتی شان کا درخشندہ ستارہ ہے۔ کون ایسا جوانمرد ہے۔ جو ایسے کڑے "عہد" کو نبھا سکے"۔

اجیت سنگھ اور راج بالا کا دل خوشی سے بجو لانہ سماتا تھا۔

اگلے روز جگت سنگھ نے اجیت سنگھ کو بیس ہزار روپے دے دئے۔ اجیت سنگھ فوراً جیسلمیر کو روانہ ہو گیا۔ اور سیٹھ کا قرضہ ادا کر کے اودے پور واپس آ گیا۔

راجہ جگت سنگھ نے اجیت سنگھ کو ایک بڑی جاگیر عطا کر دی۔ اور وہ اپنے دن آرام و چین سے بسر کرنے لگے۔ (ختم شد)

یادِ رفتگان

رائے روشن لال جی بیرسٹر ایٹ لا سابق پردھان آریہ سماج وچھووالی لاہور

(از پنڈت وشنو دت بی اے ایل ایل بی ایڈوکیٹ فیروزپور)

(نمبر ۷۵)

رائے روشن لال آریہ سماج وچھووالی لاہور کے پُرانے کارکنوں میں سے تھے۔ عرصۂ دراز تک آریہ سماج وچھووالی لاہور کے پردھان رہے۔ اور ان کی تقریریں ابھی تک سب کے دلوں میں تازہ ہیں۔ اپنی زندگی کے آخری دنوں میں وہ علیحدگی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ مگر جب ضرورت پڑتی تھی۔ تو آریہ سماج کے لئے کام کرنے کے لئے تیار رہتے تھے ؛

رائے روشن لال بی۔ اے کسی زمانہ میں چیف کورٹ میں مترجم تھے۔ ولایت جاکر بیرسٹر ایٹ لا بنے تھے۔ اور ولایت سے واپس آکر الہ آباد میں پریکٹس کرنی شروع کی۔ عرصۂ دراز تک الہ آباد میں پریکٹس کرتے رہے۔ اور آریہ سماج الہ آباد سے ان کا تعلق پیدا ہو گیا۔ وہ آریہ سماج الہ آباد کے روحِ رواں شمار ہوتے تھے ؛

ان کی دھرم پتنی کی بڑی بھاری جائداد لاہور میں تھی۔ رائے صاحب کے خسر رائے بہادر کنہیا لال اگزیکٹو انجنیئر تھے۔ اور رائے بہادر کنہیا لال بڑی جائداد لاہور میں چھوڑ گئے تھے۔ یہ ساری جائداد اُن کی دھرم پتنی کو ملی۔ ان کی دھرم پتنی کو بھی آریہ سماج۔ ویدک اور دھرم سے ہِت تھا۔ اور وہ ایک ہندی کا ماہوار رسالہ "بھارت بھگنی" کے نام سے نکالا کرتی تھیں ؛

اغلباً سنہ ۱۸۹۹ء سے رائے روشن لال صاحب لاہور میں تشریف لائے۔ اور بھاٹی دروازہ کے باہر اپنی کوٹھی میں اُنہوں نے اپنا کاروبار وکالت شروع کیا۔ رائے صاحب کے لاہور میں پہنچنے سے پہلے انارکلی میں آریہ سماج کالج پارٹی کی بنیاد پڑ چکی تھی۔ اس لئے رائے صاحب دونو آریہ سماجوں میں تشریف لے گئے۔ انارکلی سماج میں بھی ویاکھیان دئے۔ اور آریہ سماج وچھووالی میں بھی ویاکھیان دئے۔ آخرکار وہ آریہ سماج وچھووالی کے ایک بڑے بھاری کارکن بن گئے ؛

اگرچہ رائے صاحب ذات کے کایستھ تھے۔ مگر ویجی ٹیرین تھے۔ اور شراب نہیں پیتے تھے۔ ولایت میں رہنے کے باوجود انہیں مغربی خو بو لیش ماتر کو نہیں تھی۔ مونچھیں داڑھی رکھتے تھے۔ اور اکثر پگڑی باندھا کرتے تھے۔ آریہ سماج کے اندرونی اور بیرونی کاموں میں ہمیشہ نمایاں دلچسپی لیتے رہتے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اپ پردھان رہے۔ اور عرصۂ دراز تک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا کے ممبر رہے ؛

سوامی دیانند کی قائم کردہ پروپکارنی سبھا میں عمر بھر کے لئے ممبر مقرر کئے جاتے ہیں۔ جب موت یا استعفےٰ کی وجہ سے کسی ممبر کی جگہ خالی ہوتی تھی۔ تو اس کی جگہ آریہ سماج کے کسی مشہور کارکن کو ممبر بنایا جاتا تھا۔ پروپکارنی سبھا میں ایک جگہ ممبر کی خالی ہوئی۔ تو رائے روشن لال صاحب کو ممبر بنایا گیا۔

آریہ سماج کے دائرہ میں خلقت ہر دلعزیز تھے ؛ لاہور میں کسی غریب سے غریب ممبر کے ہاں بھی کوئی سنسکار ہو۔ تو رائے روشن لال صاحب اُس کے ہاں شریک ہوا کرتے تھے۔ موت میں ارتھی کے ہمراہ ضرور جایا کرتے تھے۔ لاہور میں بڑے بڑے مباحثوں کا انتظام کرتے رہے۔ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ جس میں اُنہیں آریہ سماج کا فائدہ نظر آتا ہو ؛

گوردت بھون کے نزدیک کی کئی عالیشان عمارتیں اُنہوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا کے پاس رہن رکھوائی تھیں۔ گوردت بھون کی اراضی اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے لئے لاہور میں اور کئی دیگر اراضیات خرید کیں۔ جن کے بہت سے حصص فروخت کر دینے پر آریہ سماج کو بہت سا روپیہ ملا۔ اور اپنے کام کے لئے کافی زمین بچ گئی۔ اس وقت گوردت بھون۔ اپدیشک مہاودیالیہ۔ ودیارتھی آشرم اور ویدک لائبریری بننے کے باوجود کافی میدان آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کے لئے بچ رہا ہے۔ لاہور میں آریہ سماج کی بڑھتی ہوئی شکتی کے لئے اور کسی جگہ اس قدر زمین نہیں مل سکتی تھی ؛

آریہ سماج میں اچھوت اُدھار اور شُدھی کا سوال پیدا ہوا۔ رائے روشن لال نے اس میں کافی حصہ لیا۔ اچھوت اُدھار اور شدھی کے متعلق جس قدر کام ہوا ہے۔ اس میں رائے روشن لال کا بڑا بھاری حصہ ہے۔ رائے روشن لال آزاد خیال کے آدمی تھے۔ کبھی نیک کام کے راستہ میں کاوٹ نہ پیدا کرتے تھے ؛

پہلے پہل آریہ سماج وچھووالی لاہور کا سالانہ جلسہ آریہ سماج مندر وچھووالی میں ہوا کرتا تھا۔ اور سالانہ جلسہ آریہ مندر میں ہی ہو جاتا تھا۔ اور چندہ بھی ہزار دو ہزار روپیہ سے زیادہ نہ ہوتا تھا۔ مگر رائے روشن لال کی پردھانی میں آریہ سماج ترقی کرتا گیا۔ آخرکار مناسب یہ سمجھا گیا۔ کہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ننگے منڈی کے میدان واٹر ورکس میں کیا جائے۔ چنانچہ سالانہ جلسہ ننگے منڈی کے میدان واٹر ورکس میں ہونا شروع ہو گیا۔ اور عرصۂ دراز تک وہاں ہوتا رہا۔ رائے روشن لال آریہ سماج کی کارروائی کو دلچسپ بنانے کے لئے ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔

ان کا گھر اتھتی سیوا کے لئے ایک سرائے تھی۔ ہر ایک آریہ سماج کے پریمی سنیاسی اور کارکن کی آؤ بھگت میں وہ کبھی کسر نہیں رکھتے تھے۔ سوامی شردھانند ان کے مکان پر ٹھہرا کرتے تھے۔ سوامی اچیوتانند جی رائے صاحب کے بالعموم مہمان رہتے تھے۔ اور اگر کوئی مشہور آدمی لاہور میں آجاتا۔ تو اسے وہ ضرور اپنے گھر پر بھوجن کرانے کے لئے لے جاتے تھے ؛

ان کے ہم عصر بابو سچدانند سنہا ایڈیٹر "ہندوستان ریویو" الہ آباد تھے۔ وہ ایک دفعہ لاہور میں آئے۔ قدرتاً انہوں نے ان کے پاس ٹھہرنا تھا۔ مگر رائے صاحب کے اصرار پر ان کو آریہ سماج وچھووالی لاہور میں زیرِ صدارت پنڈت رام بھج دت بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل انگریزی میں "آریہ سماج کے سامنے کام" کے مضمون پر ویاکھیان دینا پڑا۔ ڈاکٹر گنگا دین ایچ۔ ڈی بھی ایک دفعہ لاہور میں آئے اور انہوں نے انگریزی میں "ذات پات" پر لیکچر دیا۔ اس وقت ابھی تک آریہ سماج میں ذات پات کے سوال نے شہرت حاصل نہیں کی تھی ؛

غرضیکہ رائے روشن لال مختلف پہلوؤں سے آریہ سماج میں اپنی شکتی کے مطابق کام کرتے رہے۔ پنڈت گوپی ناتھ اخبار عام والے نے مہاتما منشی رام پر ہتک عزت کا فوجداری مقدمہ کر دیا۔ بات یہ تھی کہ آریہ سماج کے ایک مشہور پنڈت بھیم سین سناتن دھرمی بن گئے۔ پنڈت گوپی ناتھ نے پنجاب میں اس موقعہ سے فائدہ اُٹھانا چاہا۔ اس نے ایک اشتہار اور ایک گشتی چٹھی سناتن دھرم سبھاؤں کے نام بھیجی ؛

اس چٹھی میں روپیہ حاصل کرنے کے لئے عجیب تجویز پیش کی تھی۔ اور وہ یہ تھی۔ کہ ہر ایک سناتن دھرم سبھا کچھ بھیج دے۔ اور پھر پنڈت بھیم سین اور پنڈت گوپی ناتھ لیکچروں کے دھواں دھار سلسلہ سے آریہ سماج کو اُکھاڑ پھینکیں گے۔ اس چٹھی کی ایک کاپی کسی طرح مہاتما منشی رام کے ہاتھ لگ گئی۔ ان کا ایک اُردو اخبار "سدھرم پرچارک" جالندھر شہر سے نکلتا تھا۔ اس میں لالہ وزیر چند ودیارتھی مرحوم نے ایک مضمون شائع کرایا۔ جس کا عنوان تھا "مذہب نداف چھوٹ گیا"۔ پنڈت گوپی ناتھ نے دو استغاثہ جات دائر کئے۔ ایک چوری کا اور دوسرا ہتک عزت کا۔ یہ دونو استغاثہ جات خارج ہو گئے۔ رائے روشن لال ان مقدمات میں پیش رو رہے۔ اور بڑی محنت کرتے رہے۔ کامیابی کے دن ان کی کوٹھی پر خاص رونق تھی۔ اور خوشی سے وہ پھولے نہیں سماتے تھے ؛

مہاراجہ بڑودہ کو ٹاؤن ہال میں آریہ سماج کی طرف سے ایک ایڈریس دیا گیا۔ رائے روشن لال اس کے انتظام کرنے والوں میں سے ایک خاص شخص تھے۔ مہاراجہ بڑودہ نے آریہ سماج کے سب کاموں سے ہمدردی ظاہر کی۔ اور اس وقت سے آریہ سماج کے ساتھ مہاراجہ بڑودہ کا خاص تعلق ہو گیا۔ چنانچہ اُس وقت وہ پروپکارنی سبھا کے پردھان ہیں ؛

ایک دفعہ جینیوں کی طرف سے ایک آریہ سماجی کی کتاب کے متعلق بہت شور مچا۔ رائے روشن لال صاحب اس وقت کے لاٹ صاحب کو ملے۔ اور انہوں نے آریہ سماج کی پوزیشن ان کے سامنے ظاہر کی۔ اور آریہ سماج کی انگریزی کی کچھ کتابیں بھی اُنہیں دیں ؛

سنہ ۱۹۰۷ء میں لالہ لاجپت رائے کی جلاوطنی کے ساتھ آریہ سماج پر گورنمنٹ کے شبہات ہونے لگے۔ رائے روشن لال چند اشخاص کو ساتھ لے کر انبالہ میں لاٹ صاحب کو ملے۔ مگر اس ڈیپوٹیشن کے ذریعے اُنہیں کامیابی نہیں ہوئی ؛

گورُوکل سے رائے روشن لال جی کو خاص پریم تھا۔ جب گورُوکل کی تجویز آریہ سماج میں پیش ہوئی۔ تو اس بات کی تلاش تھی۔ کہ کس موقعہ پر گورُوکل قائم کیا جائے۔ بہاولپور۔ سردوار وغیرہ کئی مقامات پر زمین دیکھنے کے لئے گئے۔ اور آخرکار چودھری امن سنگھ سے بھینٹ ہو گئی۔ جنہوں نے اپنا سالم گاؤں کانگڑی آریہ سماج کے سپرد کر دیا ؛

اُنہیں فیضی کی فارسی گیتا خوب یاد تھی۔ لیکچروں میں اکثر اس کے شعر سنایا کرتے تھے۔ فارسی شعرا کے بھی بہت شعر اُنہیں یاد تھے۔ لیکچر بڑے پریم سے دیا کرتے تھے۔ پہلے پنڈت گورُودت کے وقت سے آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر رواج چلا آتا تھا۔ کہ ایک لیکچر انگریزی میں ہوا کرتا تھا۔ رائے روشن لال جی نے بھی ایک لیکچر آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر انگریزی میں دیا تھا۔ اور وہ لیکچر اُنہوں نے کتاب کی شکل میں چھپوا دیا تھا ؛

ہم نے آخری دفعہ اُن کے درشن آریہ سماج کسولی کے سالانہ جلسہ پر کئے تھے۔ آریہ سماج کسولی کے اُدھیکاریوں نے اُنہیں سالانہ جلسہ کے لئے پردھان بنایا ہوا تھا۔ اُن کی اس موقعہ کی سادگی ابھی تک نہیں بھولتی۔ پدھکاروں کے ساتھ مل کر چشمہ پر نہانے جایا کرتے تھے۔ اور سندھیا کیا کرتے تھے۔ بات چیت میں حوصلہ افزائی کی باتیں کیا کرتے تھے۔ اور آریہ سماج کی ترقی کے لئے ہمہ تن کوشاں رہتے تھے۔ گرمیوں میں سولن میں رہا کرتے تھے۔ ہمیں سولن کا نمنترن دیا۔ مگر ہم بوجہ عدیم الفرصتی ابھی نہ جا سکے

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سماچار

آریہ ودیارتھی آشرم - آریہ ودیارتھی آشرم کو یونیورسٹی کمیٹی نے ملاحظہ کیا۔ رپورٹ تسلی بخش ہے۔ آریہ کمار سبھا کے اجلاس باقاعدہ ہوتے ہیں۔ آریہ یووک سنگھ کی طرف سے سالانہ ٹورنمنٹ منانے کے لئے زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ یہ ٹورنمنٹ ۱۱ جنوری سے شروع ہو کر ۳۰ جنوری ۱۹۳۳ء بسنت کے دن تک جاری رہیں گے۔ آنریبل رائے بہادر جسٹس جئے لال جی جج ہائیکورٹ تقسیم انعامات کے جلسہ کے صدر رہیں گے۔ ٹورنمنٹ کا پروگرام بڑا دلچسپ ہوگا۔

دیانند اپدیشک ودیالیہ - دیانند اپدیشک ودیالیہ کے رسوئی گھر کی تعمیر جاری ہے۔ چھت تک پہنچ چکی ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے ایک ہزار روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ دانی سجن اس طرف دھیان دینے کی کرپا کریں۔

۲ - پنڈت نردیو جی ادھیاپک نے انجمن اسلام بھٹنڈہ کے سالانہ جلسہ میں شامل ہو کر آریہ سماج کے پرتی ندھی کے طور پر ایک مضمون پڑھا۔

پنڈت النور چندر جی درشن ادھیاپک نے بٹالہ میں جینیوں کے سرو دھرم سمیلن میں آریہ سماج کی طرف سے شامل ہوئے۔ بزرگوں دت بھون میں شری پنڈت جی کا سنسکرت میں ایک عالمانہ ویاکھیان زیر صدارت شری پنڈت رحیم سین جی ودیا النکار ہوا۔ کئی سرکردہ سناتن دھرمی بھائی اور دیگر پنڈت اس جلسہ میں شامل تھے۔ سب نے پنڈت جی کی قابلیت کی داد دی۔ ویاکھیان کا مضمون "جیو کی ویاپکتا" تھا۔

۳ - علاوہ ازیں مندرجہ ذیل اصحاب کے ودیالیہ میں حسب ذیل مضامین پر ویاکھیان ہوئے:۔

(۱) شری پنڈت شیو دیال جی ایم - اے - "پرچارکوں کے فرائض" پر۔

(۲) شری پنڈت لوک ناتھ جی اپدیشک - "اچھوت ادھار" پر۔

(۳) شری پنڈت منسا رام جی اپدیشک - "ویدک دھرم" پر۔

(۴) شری سوامی کرشنا نند جی "[illegible] کے [illegible]" پر۔

۴ - شری منسا نند جی پر ایک خاص سبھا کی گئی جس میں ودیارتھیوں کے علاوہ شری پنڈت منسا رام جی کا بھی ویاکھیان ہوا۔

ودیالیہ میں ہر ہفتہ سنیچر کے دن بحث [illegible] اور سنسکرت کی سبھائیں بھی ہوتی ہیں۔ جن [illegible]

۵ - لاہور چھاؤنی - مغل پورہ - شرق پور - سرکاری کوارٹرز - سنت نگر اور گوردت بھون کی سماجوں کے سپتاہک ست سنگوں میں اپدیش کرنے کے لئے ودیارتھی اور ادھیاپک گئے۔

۶ - ودیالیہ کی وارشک پریکشائیں جن میں باہر کے اصحاب بھی شامل ہو سکتے ہیں ۱۳ - مارچ ۱۹۳۳ء سے شروع ہونگے۔ ان کے لئے خوب تیاریاں ہو رہی ہیں۔ جو باہر کے بھائی ان امتحانات میں شامل ہونا چاہیں۔ انہیں اپنی درخواستیں جلد بھیج دینی چاہئیں۔

ویدپرچار وبھاگ - ماہ دسمبر میں آریہ سماجوں کے ۱۹ سالانہ جلسے ہوئے۔

مباحثہ - ۱۰ دسمبر کو نواں شہر دوآبہ ضلع جالندھر کے اتسو پر مرزائیوں (قادیانی احمدیوں) کے ساتھ نیوگ کے مضمون پر بڑا کامیاب مباحثہ ہوا۔ آریہ سماج کی طرف سے مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر "آریہ مسافر" اور مرزائیوں کی طرف سے مہاشہ محمد عمر مولوی فاضل تھے۔ حاضرین پر بہت اچھا اثر پڑا۔

ویدک لائبریری - ویدک لائبریری اور ریڈنگ روم سے بدستور پبلک فائدہ اٹھا رہی ہے۔ ریڈنگ روم علی الصبح ۸ سے ۱۰ بجے تک اور پھر ۱۲ بجے سے لے کر شام کے سات بجے تک کھلا رہتا ہے۔ اس میں کئی انگریزی - گورمکھی - ہندی اور اردو کے روزانہ - ہفتہ وار اور دیگر اخبارات و ماہوار رسائل وغیرہ آتے ہیں۔

لائبریری ۱۲ بجے دوپہر سے سات بجے شام تک کھلی رہتی ہے۔ اور تمام لوگ بلا لحاظ مذہب اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

گزشتہ ۶ ماہ میں ریڈنگ روم سے ۳۷۰۰ اور لائبریری سے ۳۹۰ اصحاب نے لابھ اٹھایا ہے۔

پرکاشن وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - گوردت بھون - لاہور

باجلاس جناب ٹھاکر رندھیر سنگھ صاحب بہادر جج خفیفہ منصفی اول بلند شہر

نمبر مقدمہ ۲۱۳۶۷ سنہ ۱۹۳۲ء

سمن بنابر انفصال مقدمہ - آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵

محمد صدیق ولد محمد ابراہیم قوم شیخ ساکن بلند شہر مدعی بنام (۱) محمد حسین ملک ولد منجو ملک قوم مغل سکنہ مغلپورہ حال وارد دی ہندوستان لون کمپنی لدھیانہ (۲) شیر محمد خان ولد محمد اسمٰعیل خان قوم بلوچ ساکن موضع گورہ شیخ سرنگاگوڑ ضلع بلند شہر مدعا علیہم

مقدمہ مذا میں مدعا علیہم کو حکم ہوتا ہے۔ کہ آپ بتاریخ ۲ فروری سنہ ۱۹۳۳ء کو وقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو۔ جو ایسے سوالات کا جواب دے سکے۔ حاضر ہوں۔ اور جوابدہی دعوے کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے۔ واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے۔ کہ اسی روز اپنے کل گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ بھی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کریں۔ اگر آپ حاضر نہ ہونگے۔ تو مقدمہ بغیر آپ کی حاضری کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

۱۳ جنوری ۱۹۳۳ء (دستخط حاکم و مہر عدالت)

ساماجک جگت

آریہ سماج جالندھر شہر کا ۴۶ واں سالانہ جلسہ :- جلسہ کی کارروائی ۱۵ دسمبر کو ہون یگیہ سے شروع ہو کر ۲۵ دسمبر تک جاری رہی۔ ۱۵ سے ۱۷ دسمبر تک شری پنڈت جیمنی ویدک شری ویدک دھرم اور رودیلنس پر عالمانہ لیکچر ہوتے رہے۔ ۱۸ سے ۲۰ دسمبر تک شری دیسبندھو جی شاستری گیتا سے امرت اپدیش سناتے رہے۔ ۲۱ دسمبر کو سنکیرتن تھا۔ جو نہایت شاندار اور کامیاب رہا۔ ۲۲ دسمبر کو شردھانند بال ٹورنامنٹ تھا جس میں چھوٹے لڑکے لڑکیوں نے بڑے جوش پر دش کے ساتھ حصہ لیا۔ ۲۴ دسمبر کو ایک بجے دوپہر لبھو رام دو آبہ ہائی سکول کے بھون میں شری بھیت آنریبل لالہ جے لال جی کے کرکملوں سے "باکرام ہال" کی پرستھشٹھا ہوئی۔ ۲۵ دسمبر کو شری پنڈت بھگت رام جی آریہ ڈنکہ نواسی شری چندجی ایڈوکیٹ راول پنڈی۔ شری سوامی ستیانند جی۔ شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ شری پنڈت منسارام جی اور شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے گورنر گورو کل کانگڑی آدی مہانو بھاوں کے سارگربھت تتھا عالمانہ لیکچر اور اپدیش ہوتے رہے۔

(گنگدھر سین منتری آریہ سماج جالندھر شہر)

آریہ سماج بنروبی کے سماچار :- آریہ سماج بنروبی کو ایک ناگہانی مصیبت پڑی۔ شریمان مہاشہ ناہر سنگھ جی کی آریہ سماج کے اُپ پردھان اور کنیا پاٹھشالا کے مینجر ۲۳ دسمبر کے ۱½ بجے سورگباش ہو گئے۔ آپکی ارتھی بوقت ۴ بجے شام اٹھائی گئی۔ جس کے ساتھ بنروبی کے قریباً ۵۰۰ اشخاص ہر مذہب و ملت کے شامل ہوئے۔ آپ کنیا اور لوگ ٹرام ریلوے کے ہر دلعزیز افسر بھی تھے۔ آپ اپنے پیچھے چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گئے ہیں۔ ۲۴ دسمبر کو آریہ سماج کے آدھین اسی سمبندھ میں ایک شوک سبھا بلائی گئی۔ جس میں بنروبی کے سب خیالات کے معززین نے سورگیہ کے متعلق اپنے وچار پرگٹ کئے۔ تقریروں کے بعد ذیل ریزولیوشن سب نے کھڑے ہو کر پاس کیا :-

"آریہ سماج بنروبی کے آدھین بلائی گئی سب ہندی جنتا شریمان مہاشہ ناہر سنگھ جی اُپ پردھان آریہ سماج کی بیوقت مرتیو پر ہارت دکھ پرگٹ کرتی ہے۔ ان کے پس ماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتی ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ مرحوم کی آتما کو سدگتی اور انکے پریوار تتھا سمبندھیوں کو شانتی پردان کریں" ۔

۲۳/۱۲/۳۲ کو آریہ سماج مندر میں شردھانند دوس بڑی شان سے منایا گیا۔ ۲ سے ۵ بجے شام تک ہون یگیہ ہوا۔ پھر مہاشہ بندر لعل وکیل اور ماسٹر جونی رام جی کے بھجن ہوتے رہے۔ اس کے بعد مہاشہ تلسی رام جی کا سوامی شردھانند جی کی جیونی پر ایک پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ آپ نے بتلایا۔ کہ ہمیں اپنی کمزوریوں کو دور کر کے سچا آریہ بننا چاہیئے۔ اور اپنے جیون کو شدھ بنانا چاہیئے۔ جلسہ ½۷ بجے شام کو شانتی پاٹھ کے ساتھ سماپت ہوا۔ ۲۶/۱۲/۳۲ کو مہاشہ رام رکھا جی خزانچی آریہ سماج کے گھر پر نومولود کا جات کرم کرایا گیا۔ اس اوسر پر آریہ سماج کو پندرہ روپئے دان ملا۔

(منتری اچرج شرما ٹیمپل آریہ سماج بنروبی)

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے ۱۹۳۳ء

۱۔ آریہ سماج برنالہ ۲۷-۲۸-۲۹-۳۰ جنوری

۲۔ " " سہاجووالہ ۳-۴-۵ مارچ ۱۹۳۳ء

۳۔ " " انبالہ شہر گوروکل سیکشن ۲۹-۳۰ اپریل

۴۔ " " کرنال ۲۷-۲۸-۲۹-۳۰ جنوری "

مزید براں آریہ کمار سبھا لدھیانہ کا سالانہ جلسہ ۲۰-۲۱-۲۲ جنوری ۱۹۳۳ء کو ہوگا۔

آریہ سماج سنگرور کا سالانہ جلسہ:۔ آریہ سماج سنگرور ریاست جیند کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷ فروری ۱۹۳۳ء کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۲۵ فروری کو ہوگا۔ اچھے اچھے پرچارک اپدیشک تتھا سنیاسی مہاتماؤں کے پدھارنے کی آشا ہے۔ باہر سے آنے والے سجنوں کے بھوجن آدی کا پربندھ آریہ سماج کی طرف سے ہوگا۔

(دیو دت رگھبر دیال سہکاری منتری آریہ سماج سنگرور)

آریہ سماج رائیکوٹ کا جلسہ:۔ آریہ سماج کا جلسہ بڑے دھوم دھام سے ختم ہوا۔ مبلغ ۸۱/- روپے وید پرچار کو دان دئے گئے۔ شہر میں آریہ سماج کا خوب پرچار ہوا۔

(گوردت پرشاد پردھان آریہ سماج رائے کوٹ)

آریہ سماج بھٹنڈہ میں لوہڑی کا تیوہار:۔ راتری کو ۸ بجے لوہڑی کا تیوہار نہایت پریم پوروک منایا گیا۔ ریوڑیاں بانٹی گئیں۔ نیز سماج اُنتی کے لئے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

(ٹیل رام منتری آریہ سماج بھٹنڈہ)

"آریہ گزٹ" لاہور کا رشی بودھ نمبر:۔ بیسیوں سال سے "آریہ گزٹ" لاہور شیوراتری کے پوتر تیوہار پر اپنا رشی بودھ نمبر نکالتا ہے۔ اس سال بھی یہ نمبر حسب دستور نہایت آب و تاب سے نکلے گا جس میں ہندوستان کے مشہور اہل قلم صاحبان کے قیمتی مضامین، نظمیں اور سوشل افسانے ہوں گے۔ اور آریہ سماج کے چوٹی کے ودوانوں کے قیمتی لیکھ آریہ سدھانتوں پر ہونگے۔ نیز سہ رنگی تصاویر اور دلچسپ کارٹون ہونگے۔ قیمت فی پرچہ مع محصول ڈاک ۴ر

(مینجر آریہ گزٹ لاہور)

ایک مسلم کانسٹیبل کی شدھی:۔ جموں ۱۱ جنوری۔ گزشتہ دنوں آریہ سماج جموں میں عبدالرحمن کانسٹیبل ہندو دھرم میں داخل ہوا۔ اس سے قبل بھی یہ ہندو تھا۔ مگر کسی لالچ کے زیر اثر مسلمان ہو گیا تھا۔

صر

آریہ سماج جام نگر۔ جام نگر ۵ جنوری۔

گوروکل جگت

گوروکل سوسائٹی گوجرانوالہ کا سالانہ اجلاس:۔ ۸ جنوری کو گوروکل گوجرانوالہ کا سالانہ اجلاس گوروکل آشرم میں منعقد ہوا۔ سوسائٹی کے بہت سے ممبران راولپنڈی، کیمبلپور، جہلم، لاہور اور جموں وغیرہ سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اور گوجرانوالہ کے لالہ حاکم رائے ایڈووکیٹ ٹرسٹی گوروکل و آریہ اناتھ آلیہ اور آریہ سماج کے پردھان منتری معہ بہت سے سبھاسدوں اور پنڈت رلا رام جی کنیا مہاودیالیہ جالندھر والے جنہوں نے کہ یہ گوروکل بھومی دان دلوائی تھی۔ تشریف فرما تھے۔ حاضری تقریباً ایک سو بھدر پرشوں کی تھی۔ لاہور سے شری سوامی سوتنترانند جی اور پنڈت گیان چند جی آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے تشریف لائے تھے۔ لیکن بعض خاص حالات کی وجہ سے ان ہر دو بھدر پرشوں نے مداخلت نہ کی۔ اور میٹنگ میں کوئی حصہ نہ لیا۔ جب اجلاس شروع ہوا۔ تو لالہ وزیر چند اور لالہ گیان چند جی لیسران سرگباشی لالہ رلا رام بھی تشریف لے آئے۔ لیکن ممبران میں نام لکھوانے سے انکار کر دیا۔

اس کے بعد کارروائی شروع ہوئی۔ چیرمین بخشی دینا ناتھ جی وید ممبر راولپنڈی کالج کمیٹی منتخب ہوئے۔ سب سے پہلے سر بہان رائے بہادر ٹھاکر دت دھون کے سرگباش ہو جانے کا شوک پرگٹ کیا گیا۔ اور حاضرین نے کھڑے ہو کر انکی روح کی شانتی کے لئے پرارتھنا کی۔ اور انکے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا۔

لالہ گوبند رام آنریری مینجر نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ ان کی دو سال کی مینجری میں گوروکل نے شاندار ترقی کی۔ گوروکل کا پچھلا تین ہزار کا قرضہ اور تین ماہ کی بقایا سٹاف کی تنخواہ ادا کرنے کے باوجود تقریباً دس ہزار روپیہ کی نئی بلڈنگ و اشنان گھر و بھوجن خانہ کی بلڈنگ تعمیر کرائی۔ اور ان دو سال میں ۵۰ سے زائد برہمچاری داخل ہوئے۔ کھان پان اور ورزش و تعلیم میں کافی ترقی کی گئی۔ پچھلے ۲ سال کے میٹرک کے نتائج ۸۰ و ۸۴ فیصدی نکلے۔ حالانکہ اس سے پہلے یہاں کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ ریزرو فنڈ میں پانچ ہزار روپیہ جمع کیا گیا۔ پہلے یہ گوروکل ہمیشہ مقروض رہا کرتا تھا۔

ایک چٹھی رائے بہادر ٹھاکر دت دھون کی جو کہ انہوں نے مرنے سے پہلے لکھی تھی۔ اور جس میں موجودہ گوروکل کے مینجر صاحب کی خدمات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مخالف پارٹی کی بے بنیاد تہمتوں کا جواب دیا ہوا تھا۔ حاضرین کو سنائی گئی۔ چند ریزولیوشنز پاس ہونے کے بعد حسب ذیل انتخاب ہوا:۔

پردھان۔ لالہ جگل کشور ایڈووکیٹ کیمبل پور۔ اپ پردھان۔ لالہ حاکم رائے ایڈووکیٹ گوجرانوالہ و بخشی دینا ناتھ صاحب وید راولپنڈی۔ سیکرٹری لالہ گوبند رام جی آنریری مینجر گوروکل۔ آریہ یتیم خانہ کے آنریری مینجر۔ لالہ بھیم سین جی وکیل۔

حسب ذیل ممبران مینجنگ کمیٹی چنے گئے:۔

لالہ شنکر داس رئیس گوجرانوالہ۔ لالہ میگھراج ٹھیکیدار۔ لالہ گوکل چند پردھان آریہ سماج گوجرانوالہ مہاشے بلدیو راج پال وکیل راولپنڈی۔ بھگت آسانند حکیم راولپنڈی۔ بھگت دیوی داس ہوکار راولپنڈی۔ لالہ وزیر چند وکیل راولپنڈی۔ لالہ رام داس بینکر کیمبلپور۔ چوہدری ٹھنڈی شاہ راولپنڈی۔ لالہ چرنجیت لال پردھان آریہ سماج سری نگر۔ اور آڈیٹر لالہ شنو ناتھ جی مقرر ہوئے۔

گوروکل اور آریہ اناتھ آلیہ کے متعلق تحقیق انتظام کو دیکھ کر لالہ پربھ دیال جی نے مبلغ پانصد روپیہ آریہ اناتھ آلیہ میں ایک کنواں لگانے کے لئے دان دیا۔ آپ نے پہلے بھی ایک ہزار روپیہ آریہ سماج مندر گوجرانوالہ کے لئے دان دیا تھا۔

(گوبند رام مینجر)

---

۲ آریہ سماج جام نگر کا عام اجلاس دل کی گہرائی سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ ...سنگھ گوروکل کے طلاق بل کو پیش ہونے کی اجازت نہ دیں۔

گوروکل کورو کشیتر کے سماچار:۔ گوروکل کوروکشیتر کے سالانہ جلسہ کے موقع پر جو کہ ۲۲-۲۳-۲۴-۲۵ فروری ۱۹۳۳ء کو ہوگا۔ شردھانند ہاکی ٹورنامنٹ ہوگا۔ ٹورنامنٹ میں ضلع کرنال اور انبالہ کے سب سکول اور یونیورسٹی ٹیمیں شامل ہو سکتی ہیں۔ باہر سے آنے والی ٹیموں کو صرف سفر خرچ برداشت کرنا پڑے گا۔ بھوجن اور رہائش کا انتظام گوروکل کی طرف سے ہوگا۔

ٹورنامنٹ ۲۳-۲۴ فروری کو ہوگا۔ ۲۵-۲۶ کو گوروکل کے جلسہ کے موقع پر دو نودن قابل لیکچراروں کے لیکچر اور بھجنیک مہاشیوں کے بھجن ہونگے۔ کئی کانفرنسیں بھی ہونگی۔ ۲۳ تاریخ کو شیوراتری کی چھٹی ہے۔ ۲۵ کو آخری ہفتہ اور ۲۶ فروری کو اتوار ہے۔ جو ٹیمیں اس ٹورنامنٹ میں شامل ہونا چاہیں۔ ان کو ۱۰ فروری سے پہلے اپنی نیم گوروکل کاریالیہ میں بھیج دینا چاہیئے۔

(سومدت مکھیہ ادھیاپک گوروکل کوروکشیتر)

گوروکل رائیکوٹ کے سماچار:۔ موسم اچھا ہے۔ برہمچاریوں تتھا کرمچاریوں کی صحت بہت اچھی ہے۔ پڑھائی خوب زور شور سے ہو رہی ہے۔ سالانہ امتحان ماہ فروری کے وسط میں ہوگا۔ ص

دیال باغ آگرہ کا جشنِ جوبلی!

میں امرت سر سے ۲۴ دسمبر ۱۹۳۲ء کو جشنِ جوبلی دیکھنے کے لئے روانہ ہوا۔ ۲۵ دسمبر کی صبح کو دیال باغ پہنچا۔ وہاں منیجر کیمپ کو ڈیڑھ آنہ دیکر اندار اکمٹ (رہائشی ٹکٹ) حاصل کیا۔ ساتھ ہی بھنڈارہ ٹکٹ اور تین دن کے کھانے اور ست سنگ کے ٹکٹ بھی لئے ؞

پریم نگر

میں پریم نگر پہنچا۔ جہاں پریمی بھائیوں نے اپنے مکانات بنوائے ہوئے ہیں۔ یہ مکانات ایک ہی نمونہ کے ایک ہی طرز پر قطاروں میں نہایت سلیقہ سے بنے ہوئے ہیں۔ درمیان میں پختہ سڑکیں ہیں۔ جو کہ صفائی میں پنجاب کے بڑے بڑے شہروں سے بدرجہا بہتر ہیں۔ دراصل یہ ایک آزاد شہر ہے جس میں سب انتظام پولیس وپہرہ دیال باغ کا ہے اور سب لوگ آپس میں پریم سے رہتے ہیں۔ اور اپنی تمام ضروریات بھی اسی جگہ سے پورا کرتے ہیں مثلاً دودھ۔ گھی۔ آٹا۔ کپڑا۔ کھانڈ اور سامان زینت وخوراک۔ بوٹ وغیرہ دیال انڈسٹری ودیال ڈیری ودیگر کارخانجات سے سرانجام ہوتی ہیں ؞

صبح کا ست سنگ

ہر روز صبح پانچ سے سات بجے تک ست سنگ ہوتا ہے۔ پھر ایک کتاب سے اپدیش پڑھا جاتا ہے۔ پھر شبد پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد ست سنگ ختم ہوتا ہے ؞

شکا سماوہان یا چھٹیوں پر بیٹھنا

پھر نو بجے سے ساڑھے دس بجے تک حضور صاحب جلسۂ عام کرتے ہیں۔ جس میں تمام ست سنگی بھائیوں کو ایک اپدیش کرتے ہیں۔ جو ان کو راہِ ہدایت اپنا کام دیتا ہے۔ پھر سوالات کے جواب دئے جاتے ہیں۔ اسطرح شام کو پانچ سے سات بجے تک روزانہ ست سنگ ہوتا ہے۔ یہ روزانہ معمول ہے

جشنِ جوبلی کی کارروائی

۲۳ ۱۲/۳۲ سے ۲۴ ۱۲/۳۲ تک کے پروگرام کی کارروائی میں دیکھ نہ سکا۔ اس لئے ۲۵ ۱۲/۳۲ سے جو کچھ دیکھا تحریر کرتا ہوں:۔

۲۵ ۱۲/۳۲ کو صبح آٹھ بجے سکرٹریاں برانچ کے ست سنگ کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں حضور صاحب نے ست سنگ کی بہتری کی تدابیر پر ایک تقریر فرمائی۔ اور سکرٹریان کو تنبیہ کی۔ کہ کسی آدمی کے اپدیش دینے کی سفارش نہ کریں۔ تاوقتیکہ اس کی کما حقہٗ آزمائش نہ کرلیں۔ کیونکہ ہماری غرض صرف تعداد بڑھانے سے نہیں ہے۔ بلکہ باعمل اور نیک گروہ پیدا کرنے سے ہے۔ اگر آپ اپنے اصولوں پر کاربند ہوں گے۔ تو تمام دنیا آپکی تقلید کریگی ؞

بیاس وجمنا کا ملاپ

سردار ساون سنگھ جی بیاس والے بھی رونق افروز تھے ساڑھے تین بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک شام [illegible]

تشریف لائے۔ اور حضور صاحب نے فرمایا۔ کہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ ہمارے اور آپ کے اختلافات باہمی تبادلہ خیالات سے رفع ہوکر ایک عہد نامہ لکھا گیا ہے۔ جو کہ پڑھ کر سنایا گیا۔ اس میں تحریر تھا۔ کہ ہمارے اختلافات مٹ گئے ہیں۔ دونوں میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کے برخلاف کچھ نہ لکھے۔ اور نہ کہے۔ اور ست سنگی بھائیوں کو اختیار ہوگا۔ کہ دونوں میں سے جہاں سے چاہیں نام لیویں۔ اور آپس میں پیار سے رہیں۔ اور رادھا سوامی دیال باغ کے مشن کو دنیا میں پھیلائیں۔ پھر ۶ سے ۸½ بجے تک سنیما دکھایا گیا ؞

۲۶ ۱۲/۳۲ کو پھر سپیشل اجلاس ۵ سے ۶ بجے تک اور جنرل میٹنگ ۸½ سے ۱۱ بجے تک ہوئی۔ اس میں زیرِ غور بات یہ تھی۔ کہ ست سنگ کا کام بڑھایا جائے۔ یا یہیں ختم کردیا جائے۔ یعنی دیال باغ کی انڈسٹری وغیرہ کا کام اور بڑھایا جائے۔ یا کم کیا جائے۔ اور کس ذریعہ سے۔ اس پر تجاویز پیش ہوئیں۔ اور قرار پایا۔ کہ تمام پریمی دیال باغ کی ساختہ اشیاء استعمال کریں۔ اور پرن کریں۔ کہ خواہ کتنی ہی گراں چیزیں ہوں۔ وہ کسی دوسری جگہ کی ارزاں اشیاء نہ خریدیں گے۔ تب ہی وہ دنیا میں ترقی کر سکتے ہیں۔

پہلا مدعا معزز عابد پیدا کرنا ہے۔ اس لئے ہم کو نیک اور دیال باغ کے پریمی بننا چاہئے۔ سنا گیا۔ کہ آج کئی آدمیوں کو اپدیش دیا گیا جس کو سنکر مجھے حیرانی ہوئی۔ کیونکہ جب حضور صاحب نے فرمایا تھا۔ کہ خوب آزمائش کرکے اپدیش دلانے کی سفارش کریں۔ تو پھر یہاں پر اس قدر اشخاص کی کس طرح آزمائش کی گئی؟

۲۷ ۱۲/۳۲ کو ۵ سے ۷ بجے تک ست سنگ اور چھٹیوں کے بعد حضور صاحب کی طرف سے پرشاد تقسیم کیا گیا۔ یعنی لڈو تقسیم کئے گئے۔ اور حکم ہوا کہ بھینٹ بھی دیدی جائے۔ والنٹیرز بھینٹ جمع کرنے لگے۔ اور ساری سنگت کو لڈو تقسیم کئے گئے ؞

بھنڈارہ

پھر نو بجے بھنڈارہ ہوا۔ یہ ایک عجیب دلخوش کن نظارہ تھا۔ قریباً ۲۰ ہزار اشخاص نے ایک جگہ بلا امتیاز اعلےٰ وادنےٰ قطاروں میں بیٹھ کر پتلوں پر کھانا کھایا۔ ٹھیک پونے بارہ بجے حضور تشریف لائے۔ اور اپنی معززہ سیٹ پر جلوہ افروز ہوئے۔ اس وقت سب کافی لوٹے کر بارہ بجے کھانا کھانے کی اجازت ہوئی۔ یہ عجیب طرح کا حجہت [illegible]

تعبد ہے۔ اور اعلیٰ ڈسپلین اس کو کہتے ہیں۔ کہ بغیر کسی قسم کے شور وشر کے بیس ہزار نفوس بیک وقت کھانا کھائیں۔ اور پھر پانچ بجے شام کو حضور صاحب نے رادھا سوامی کے چرنوں میں شکریہ پیش کرتے ہوئے اپنی پرانی ہسٹری سنائی۔ کہ کن مشکلات سے دیال باغ موجودہ صورت میں ہوا ہے۔ اس سب ترقی کے لئے رادھا سوامی دیال کے چرنوں میں شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا۔ کہ شروع سے میرا کام تاریں پہنچانا رہا ہے اب بھی آپ کا شکریہ سوامی جی کی خدمت میں پہنچا کر انکا جواب ۲۹ ۱۲/۳۲ کو آپ کو سنا دوں گا۔ رات کو حسب معمول ست سنگ ہوا ؞

۲۸ ۱۲/۳۲ کو سپیشل اجلاس میں پھر معزز روحانی آدمی پیدا کرنے کا مطلب واضح کیا گیا۔ اور تلقین کی گئی۔ آپ کو سوپرمین Superman اور ست سنگی بننا چاہئے۔ آج پھر بدستور سہ بھوج ہوا۔ اور رات کو بدستور ست سنگ ہوا +

۲۹ ۱۲/۳۲ کو پونے نو بجے رادھا سوامی ست سنگ کی میٹنگ ہوئی۔ اس میں بھی ست سنگ کی بہتری اور ترقی کی تجاویز پر بحث ہوئی۔ اور سکرٹریان برانچہائے کو سروپا تقسیم کئے گئے۔ اور سنگت نے نشانے لگائے۔ اور آج تک کا حساب پیش کیا گیا۔ اور منیجنگ کمیٹی کے ممبران کا انتخاب ہوا۔ اور بدستور بھنڈارہ بارہ بجے تقسیم ہوا۔ اس کے بعد میں واپس آگیا۔ اور باقی کارروائی نہ دیکھ سکا ؞

خاص قابلِ ذکر باتیں

۱۔ دیال باغ کی انڈسٹری نہایت نفیس ہے۔ اور ولائتی اشیاء کا مقابلہ کررہی ہے ؞

۲۔ نمائش میں وہاں کی بنی ہوئی چیزیں دیکھ کر بمشکل یقین آتا ہے۔ کہ ہندوستان میں بھی ایسی اعلےٰ ونفیس چیزیں بن سکتی ہیں۔ فوٹوگراف انڈیپنڈنٹ فلم۔ دھرم کانٹا۔ بجلی سے پانی گرم کرنے کا آلہ اور بجلی سے کپڑوں پر پھیرنے کی استریاں قابلِ ذکر ہیں۔ ایک گھڑی بھی بنائی گئی ہے۔ جس کے تمام پرزے یہیں بنائے گئے ہیں۔ صرف فنر ولائتی خریدا گیا ہے ؞

۳۔ صفائی کا انتظام نہایت اعلےٰ تھا۔ کیا مجال۔ کہ کہیں کوڑا کرکٹ یا گندگی کا نشان تک بھی ہو۔ نہانے کے لئے گرم وسرد پانی کا علیحدہ علیحدہ انتظام تھا۔ اور جابجا نل لگے ہوئے تھے۔ ضروریات کے لئے دکانیں تھیں۔ جو نہایت عمدہ اشیاء واجبی نرخ پر فروخت کرتی تھیں ؞

۴۔ والنٹیرز نہایت مستعدی وایمانداری سے اپنا فرض سرانجام دیتے تھے ؞

۵۔ دیال باغ کی حدود میں تمباکو، سگرٹ وغیرہ بالکل نہ فروخت ہوتے تھے۔ اور نہ ہی کوئی پیتا دیکھا گیا ؞

۸۔ سوائے دیال باغ کی کتب کے اور کوئی دکان کسی قسم کی کسی کتب فروش کی نہ تھی۔ جو قابلِ تعجب بات ہے ؞

۹۔ شردھا اور پریم کا دریا امڈ رہا تھا۔ تمام بھائی پنڈال میں جاتے تھے۔ نہایت پریم سے ایک دوسرے کو رادھا سوامی کہتے تھے۔ اور ننگے پاؤں بیٹھے تھے۔ نہ کہ آریہ سماج کے جلسوں کی طرح بوٹ جوتی سمیت گورو جی کی آمد پر ہر ایک نہایت ادب سے سرِ تسلیم خم کرتا تھا۔ اور ان کے رخِ منور کی طرف ٹکٹکی لگاتا تھا۔ اور کیا مجال۔ کہ کوئی اونچا سانس لے۔ اور گورو صاحب کے حکم کی تعمیل نہایت خندہ پیشانی سے ہوتی تھی ؞

۱۰۔ ہر ادنےٰ واعلےٰ شخص ایک جگہ فرش پر بیٹھتا تھا۔ صرف گورو صاحب کے لئے سٹیج تھی۔ باقی سب فرش پر بیٹھتے تھے۔ ایسا ہی کھانے میں کسی قسم کی کوئی تمیز نہ تھی۔ مدراس۔ بنگال۔ پنجاب اور یوپی کے سب سجن ایک ہی جگہ کھانا کھاتے تھے۔

مجھ پر کیا اثر ہوا؟

۱۔ وہاں کے ڈسپلن۔ صفائی اور انڈسٹری وغیرہ کے دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ یہاں کے لوگ ضابطہ میں رہنا جانتے ہیں۔ اور اپنے صدر کے احکامات کی تعمیل میں ہر طرح بہتری سمجھتے ہیں۔ نہ کہ آریہ سماجیوں کی طرح بحث کرنا۔ اور عمل نہ کرنا۔

روحانیت کی ترقی کے لئے راستہ بتایا جاتا ہے۔ اور گورو کے لئے شردھا پیدا کی جاتی ہے۔ اور سوارتھ وپرمارتھ کے لئے ساتھ ساتھ ترقی کی جاتی ہے ؞

۲۔ انکے سیوکوں کی اٹل شردھا دوسری جماعتوں کے لئے قابلِ تقلید بتائی گئی ؞

۳۔ دوسری جماعتوں یا مخالفوں کی نسبت بڑے ریمارک پاس کئے گئے ؞

۴۔ میں تو یہ خیال لے کر آیا ہوں۔ کہ ساری سوسائٹیوں کی شروع میں یہی حالت ہوتی ہے۔ کہ پریم ویک جہتی ہوتی ہے۔ جوں جوں تعداد بڑھتی ہے۔ اختلاف اور نکتہ چینی شروع ہوجاتی ہے۔ حضور صاحب ایک برگزیدہ ہستی ہیں۔ وہ گرہستی ہوتے ہوئے اتنی بڑی تعداد کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اور انکو اپنے زیرِ سایہ رکھتے ہیں۔ یہ امر انکی زبردست شخصیت کا مظہر ہے۔ یہ سب کچھ ہوتے ہوئے میں نے دیکھا۔ کہ ان کی تعلیم ہندو شاستروں میں موجود ہے۔ صرف رہنمائی کرنے والوں کی کمی ہے۔ اگر رہنمائی نہ کی جاتی۔ تو یہ اڈنگ سوسائٹی نہ ہوتی۔ اور کوئی خاص خوبی نہیں ہے۔ شردھا پریم کی کمی آریہ سماج وسناتن سماج [illegible]

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

ایڈیٹر: کرشن بی۔اے

قیمت
سالانہ للعہ
ششماہی ۲/
ممالک غیر سے ۔/۴
فی پرچہ ایک آنہ

THE PRAKASH LAHORE

نمبر ۵ | SUNDAY 29th JAN 1933 | ۱۷۔ ماگھ سمت ۱۹۸۹ مطابق ۲۹۔ جنوری ۱۹۳۳ء دیانند آبد ۱۰۸ | جلد ۲۹

یجروید | رگوید

اوم

وید امرت

اوم کا سمرن کرو!

वायुरनिलम मृतम थेदं यस्मान्त ७ शरीरम।
ओ३म क्रतो स्मर क्लिबं स्मर कृत ७ स्मर॥

(یجروید۔ ادھیائے ۴۰۔ منتر ۱۵)

گمراہ ہے وہ انسان۔ جو اس پاک پرماتما سے منکر ہوتا ہے۔ اور دہریت کے اندھے کنوئیں میں گر جاتا ہے۔ اُسے یہ علم تک نہیں۔ کہ جس فانی شریر کی آرائش اور زیبائش میں وہ دن رات گنوا رہا ہے۔ وہ گربھ میں آنے سے پہلے (कृतम) پرکرتی کے نہ تقسیم ہونے والے اجزا کی حالت میں موجود تھا۔ اور جب وہی شریر ماتا کے گربھ میں آیا۔ تو..... اور آخر کار روزِ پیدائش سے لے کر انت کال تک اس شریر کا (वायु) آکسیجن وایو پر ہی سرتاپا (अनिलम) سوکھشم اور کارن روپ وایو پر ہی اُس کا دارومدار تھا۔ انحصار تھا۔ کسی شاعر نے شاید اسی لئے یہ کہا ہے ؎

جو نہ آیا دم تو پھر نہ آ۔دم ہے نہ "جا دم" ہے
جو آیا دم۔ تو آدم ہے۔ اسی آ۔دم کا آدم ہے

سُن۔ سُن اے بیہودہ ننگے فیشن کی کورانہ تقلید کے شیدائی! FOP اور DANDY بننا۔ پہلے سوچ لیتا۔ کہ جیسے تیرے شریر کی زیبائش حجام۔ درزی اور دھوبی کے رحم پر مبنی ہے (इदम) جسم کے بعد بڑھاپا گزار کر جب یم مہاراج جسم پر آکرمن کریں گے۔ اور کال بکرال تیرے ہڑپ کرنے کے درپے ہوگا۔ تو اس کا انجام کیا ہے۔ لے۔ ذرا غور سے سُن۔ (अथ) اب (शरीरम) جسم جس نے تیری زندگی کا بہت سا بیش قیمت حصہ اپنی سیوا میں ضائع کر دیا ہے (अन्तम) انجام کار (यस्म) راکھ کی ڈھیری کے سوائے اور کچھ نہیں۔ ہندو اسے مرگھٹ مسان میں نذرِ آتش کر آئے گا۔ مسلم اور نصاریٰ اسے سپردِ خاک کریں گے۔ شاید اسی شریر کے متعلق ایک انگریزی شاعر نے بجا فرمایا ہے:-

"Dust thou art and to dust returnest".

اے جدوجہد کے میدان میں گامزن ہونے والے شہسوار..... (क्रतो) تو اگر عافیت بخیر کے طالب ہو۔ تو ٹھہرو۔ ٹھہر جاؤ۔ جسم کی رام کہانی تم نے سُن لی۔ اب اگر بھی سمرن میں کوئی اور ہچکچاہٹ محسوس ہوتی ہے۔ تو (क्लिबे) اپنی طاقت (ओ३म) اوم کے پوتر نام کا (मर) صبح و شام سمرن کرو۔ موت نے کر دیا ناچار ورنہ انساں۔ ہے وہ خودبین کہ خدا کا بھی نہ قائل ہوتا۔ (स्मर) اس پوتر پرماتما کو سمرن کرو۔ (कृतम) نامۂ اعمال کو ملحوظ رکھ کر (स्मर) اس کا درست جائزہ لے کر۔ تو اپنے نیکی اگر پھر بھی تمہارے اندر نخوت اور انانیت کا بھوت سر نکال رہا ہے۔ اسی اوم نام کا سمرن کرو۔ دیکھو تو سہی۔ کہ تم نے زندگی بھر کتنے سیاہ اعمال کئے۔ کتنوں کو موقع شکایت دیا۔ کتنوں کی دل آزاری کا موجب بنے۔ اور کتنی ارواح کو راہِ ہدایت سے گمراہ کیا؟

(اوم شم)

اتھروید | سام وید

شری سوریہ کماری گرنتھاولی کا پرتھم پشپ

یوگیشور کرشن

(لیکھک شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے آریہ سیوک)

اس بات کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ کہ ایسا کوئی جیون چرتر لکھا جاوے جس سے شری کرشن کے آدرش جیون کا واستوک چترن ہو۔ پنڈت جی نے آریہ بھاشا میں یوگیشور کرشن کا جیون چرتر لکھ کر اس کمی کو پورا کر دیا ہے پنڈت جی ایک بڑے اچھے شاعر اور پرسدھ لیکھک ہیں۔ انکے قلم سے لکھا ہوا یہ جیون چرتر کیسا ہوگا؟ پاٹھک خود اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ یہ پستک ہر ایک آریہ نر ناری کو پڑھنی چاہیئے۔ اور آریہ سماجوں کی لائبریریوں میں اس کی ایک ایک کاپی ضرور رہنی چاہیئے:۔

سندر چھپائی بڑھیا اینٹک کاغذ ہمالین پریس میں چھپی ہوئی اُتم جلد قیمت عہ ۲/

اخبارات کیا کہتے ہیں؟

"لائق مصنف کے بھگوان کرشن کو انکے اصلی روپ میں سنسار کے سامنے رکھنے کا سپھل پریتن ہے۔ یہ پستک صرف شری کرشن کا جیون چرتر ہی ہے۔ بلکہ اس کے عہد کا پورا اتہاس ہے"

("پرکاش"۔ لاہور)

"کتاب کا اتی اُتم ہونا مصنف کے نام سے ہی جانا جاتا ہے۔ شری کرشن کا چرتر اس ڈھنگ سے لکھ کر ایک نیا رتن پبلک کے ہاتھ میں دیدیا ہے۔ پستک سنگرہ یوگیہ ہے":۔ ("آریہ گزٹ"۔ لاہور)

"ہندی میں اپنے ڈھنگ کا کرشن کا یہ پہلا چرت گرنتھ ہے۔ اس میں اتہاس کی درشٹی سے کرشن کا سانگوپانگ چرت منورم شیلی میں انکت کیا گیا ہے":۔ ("سرسوتی"۔ الہ آباد)

اخبارات کیا کہتے ہیں؟

"یہ پستک بہت سندر ہے۔ ایک بار پر آرمبھ کرنے پر ختم کیے بنا اٹھنے کو جی نہیں چاہتا۔ انیک پرسنگوں پر پاٹھک بھڑک اٹھتا ہے۔ یہ پستک ہر ایک کرشن پریمی کے ہاتھ میں ہونی چاہیئے"

("آریہ"۔ لاہور)

"بھاشا اتنی مدھر اور گراہی ہے۔ کہ پستک چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا یہ پستک ہر ایک آریہ پرش کو ضرور پڑھنی چاہیئے" ("آریہ مترا"۔ آگرہ)

"بھاشا للت۔ مدھر۔ پرواہی اور سندر ہے۔ چرت کا پلاٹ اُتم ہے شیلی آکرشک ہے۔ اس کے پڑھنے سے کرشن جیونی کے ساتھ ساتھ تتکالک بھارت کی بھوگولک اور سماجک سمفتی کا گیان بھی انیک انشوں میں ہو جاتا ہے" ("ارجن"۔ دہلی)

"چاند" الہ آباد کی رائے

"پستک چرچی اُپیوگی ہے۔ واستو میں اب ہمیں گوپیوں کے مشاگل بھیاں ضرورت نہیں۔ اب تو ہمیں شری کرشن کو اسی درشٹی سے دیکھنا ہوگا جس درشٹی سے شری چموپتی جی نے دیکھا ہے۔ پستک کی بھاشا سرل چھپائی وغیرہ اُتم ہے":۔ دیگر راس رچانے والے اور ان کا راستہ روک کر دہی کا دان مانگنے والے کرشن کی

پتہ:۔ مینیجر پستک رچنا وبھاگ۔ گوروکل کانگڑی۔ ضلع سہارن پور

نوٹ:۔ یہ پستک شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم۔ انار کلی لاہور سے بھی مل سکتی ہے

سنسار کی گتی

افغانستان میں سودیشی کا زور

پشاور - ۲۵ جنوری - افغانستان کی اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں سودیشی تحریک زوروں پر ہے - عوام میں بھی یہ تحریک پھیل رہی ہے - شاہی خاندان کے تمام ممبر اور خود گورنمنٹ اس کی پشت پر ہے ۔

مہاتما جی کے سر میں درد

سیوا گرام - ۲۳ جنوری - مہاتما گاندھی کو ۲ دن سے سر درد ہو رہا ہے - اس کے لئے انہوں نے ماتھے پر مٹی کی لیپائی کی ہوئی ہے

تیراہ میں ملیریا

کلکتہ - ۲۵ جنوری - تیراہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ اس علاقہ میں ملیریا کا بہت زور ہے - پچھلے ایک ہفتہ میں ایک ہزار آدمی مر چکے ہیں ۔

مہاراجہ شاہ پورہ الور میں

الور - ۲۵ جنوری - مہاراجہ صاحب ریاست شاہ پورہ کل یہاں تشریف فرما ہوئے ہیں - اور مہاراجہ الور کے ہاں بطور مہمان قیام پذیر ہیں ۔

تحقیقاتی افسر کا تقرر

لنڈن - ۲۴ جنوری - اینگلو پرشین آئل کمپنی کے متعلق برطانیہ اور ایران کے درمیان جھگڑے کا فیصلہ کرنے کے لئے آج جنیوا میں لیگ کونسل نے زیچو سلاویہ کے مسٹر بینز کو تحقیقاتی افسر مقرر کیا ہے ۔

سودیشی میوزیم کا افتتاح

دہلی - ۲۵ جنوری - آج سودیشی نمائش کی گراؤنڈ میں مسٹر آصف علی نے سودیشی میوزیم کا افتتاح کیا - اور افتتاح سے پیشتر انہوں نے مہاتما جی اور سورگیہ پنڈت موتی لال نہرو کی تصویروں کی نقاب کشائی کی ۔

زلنشتی بہنوں کی رہائی

لاہور - ۲۵ جنوری - مس شیاما زلنشی اور مس جینک کماری زلنشی اپنی پوری قید کاٹ کر ۲۸ جنوری کو زنانہ جیل لاہور سے رہا ہوں گی ۔

ریاست امب میں جعلی سکے

ایبٹ آباد - ۲۳ جنوری - ریاست امب کی پولیس نے جعلی سکے بنانے اور چلانے والوں کے ایک گروہ کو گرفتار کیا ہے - جعلی سکے بنانے کا کچھ سامان اور کچھ جعلی روپے بھی پکڑے گئے ہیں ۔

مہاتما گاندھی کا ہنگامہ خیز اعلان

حکومت ہند کے سامنے اچھوت پن کے ادھار کے متعلق دو بل تھے - ایک بل تو مدراس کونسل میں پیش ہونے والا تھا - جسے ڈاکٹر سبراین نے پیش کرنا تھا - اور اس کا تعلق صرف مندر پرویش تک ہی محدود تھا - لیکن گورنر جنرل بر اجلاس کونسل نے اسے مدراس کونسل میں پیش کرنے کی اجازت نہیں دی - دوسرا آل انڈیا بل تھا جو اسمبلی میں پیش ہونا تھا - یہ بل قانونی طور پر چھوت چھات کا خاتمہ کرتا ہے - مگر مجلسی اور مذہبی رواجات کو ان کی قسمت پر چھوڑ دیتا ہے - چونکہ بل کے متعلق گورنر جنرل کی منظوری ہندو دھرم کو ناوانستہ چیلنج ہے - اس لئے ہندو دھرم کے ہر ایک ریفارمر کو اس چیلنج کو صدق دل سے منظور کرنا چاہئے - اور حکومت ہند کے اس فیصلہ کو پرماتما کی طرف سے بھیجا ہوا خیال کیا جانا چاہئے - چونکہ میں عمر بھر بطور ریفارمر کام کرتا رہا ہوں - اس لئے میں اندریں حالات اس چیلنج کو نہایت عاجزی سے قبول کرتا ہوں - اور ہر ایک شدھ عار پسند ہندو کو ایسا کرنا چاہئے ۔

مسٹر پولک دورہ پر

۲۳ جنوری - مسٹر پولک کل کوچین سے یہاں پہنچے - آپ ۲ مارچ کو لنڈن کو روانہ ہونے سے پہلے شمالی ہند کا دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔

فریقین میں سمجھوتہ

دہلی - ۲۱ جنوری - مسٹر صفدر علی نے پنڈت دامودر لال اور ان کی بیوی رکھسا بائی پر جو مقدمہ دائر کیا تھا - اس میں فریقین میں باہمی سمجھوتہ ہو گیا ہے - اور مستغیث کو عدالت نے استغاثہ واپس لینے کی اجازت دے دی ہے ۔

تنیس ۳۰ ہر غنوں کی رہائی

الور - ۲۰ جنوری - مسٹر ایونز کی سفارش پر دربار نے تنیس ۳۰ بلوائیوں کو جنہیں شورش کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا رہا کر دیا ہے ۔

بے جوڑ شادی

امرتسر - ۲۱ جنوری - ترنتارن کے ستر سالہ سیٹھ نے ایک قریبی گاؤں میں ایک گیارہ سالہ لڑکی سے شادی کی ہے سیٹھ صاحب کی پہلی استری زندہ ہے - اور اس سے چار کنواری لڑکیاں موجود ہیں ۔

برات کی لاری کھڈ میں

امرتسر - ۲۱ جنوری - ایک موٹر لاری جو کہ ایک برات کے ۱۸ ممبران کو لئے جا رہی تھی - سڑک کے کنارے پر واقع ایک کھڈ میں گر پڑی - اور بہت سے مسافروں کو چوٹیں آئیں

الور سے برطانوی افواج کی واپسی

الور - ۲۰ جنوری - برطانوی فوجیں اب کشن گڑھ اور بیجاڑ جی جمع کی جا رہی ہیں - کشن گڑھ کو فوجی مرکز مقرر کیا گیا ہے - صورت حالات کے پر امن ہو جانے کی وجہ سے برطانوی فوجی دستوں کے جلد ہی دہلی واپس چلے جانے کی امید ہے ۔

چھ سال کی لڑکی کا اغوا

دہلی - ۲۰ جنوری - لیڈی ہارڈنگ میڈیکل کالج نئی دہلی سے ایک ۶ سالہ لڑکی کے اغوا کی خبر موصول ہوئی ہے - جب یہ واقعہ ظہور پذیر ہوا - اغوا شدہ کا باپ ڈیوٹی پر تھا - واقعہ کی رپورٹ پولیس کو دی گئی ہے ۔

گرانٹ نامنظور

مدراس - ۲۳ جنوری - حکومت مدراس نے ترچناپلی ڈسٹرکٹ بورڈ کے منظور کردہ دو ہزار روپیہ کو جو اس نے آل انڈیا سودیشی نمائش کے لئے دیا تھا - نامنظور کر دیا ہے ۔

علیحدگی کے متعلق اعلان

دہلی - ۳۰ جنوری - برہما کے ہندوستان سے علیحدہ کرنے کے متعلق وزیر اعظم کا اعلان عنقریب ہونے والا ہے ۔

سمجھوتہ ہو گیا

لاہور - ۲۳ جنوری - سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کے اپدیشکوں نے سبھا سے اختلاف کی بنا پر جو ہڑتال کر رکھی تھی - اس کا آج خاتمہ ہو گیا ہے ۔

سونے کی برآمد

بمبئی - ۱۱ جنوری - جب سے انگلستان نے طلائی سٹینڈرڈ ترک کیا ہے - تب سے ۱۷۸۸۸۸۰۸۲ روپیہ کے سونے کی برآمد ہو چکی ہے ۔

فیڈرل سکیم

[illegible]

نئی دہلی - ۲۵ جنوری - سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیاکر ڈیڑھ گھنٹہ تک ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند سے ملے - کل ہر دو اصحاب بمبئی کی طرف جائیں گے - سر سپرو الہ آباد واپس جانے سے پہلے جے پور تشریف لے جائیں گے - یقین کیا جاتا ہے - کہ ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند متعدد والیان ریاست کو جلد دہلی آنے کی دعوت دیں گے - تاکہ فیڈرل سکیم سے ان کو متفق کیا جا سکے ۔

مسوری میں جنگلی ریچھ

دہرہ دون - ۲۴ جنوری - مسوری ہلز میں شدید سردی کی وجہ سے جنگلی جانور پہاڑوں سے نیچے اتر آئے ہیں - چند دن ہوئے - ایک جنگلی ریچھ نے ایک گڈریئے کو بھی ہلاک کر دیا ۔

جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کا قیام

لنڈن - ۲۴ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کی نئی کانسٹی ٹیوشن کے متعلق جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی ایسٹر سے پہلے پہلے مرتب ہو جائے گی ۔

جینیو نہیں و دھوا ابواہ

دہلی - ۲۴ جنوری - کل شام کو جینی نوجوانوں کی ایک میٹنگ میں جینیوں میں ودھوا ابواہ کو رائج کرنے کا فیصلہ کیا گیا ۔

بیگم شاہ نواز کی ہند کو واپسی

لنڈن - ۲۴ جنوری - بیگم شاہ نواز اور مسٹر بی - داس ممبر اسمبلی ہندوستان واپس آتے ہوئے جنیوا کو روانہ ہو گئے ہیں ۔

چرخہ چلانا پھر شروع

پونہ - ۲۵ جنوری - کافی عرصہ کے التوا کے بعد مہاتما گاندھی نے چرخہ چلانا شروع کر دیا ہے - کیونکہ ان کی کہنی کا درد ختم ہو گیا ہے ۔

لڑکے کو ہلاک کر دیا

شیخو پورہ - ۲۴ جنوری - ضلع شیدو والا کی ایک نوجوان مسلمان عورت کو سیشن سپرد کر دیا گیا ہے - کہ اس نے اپنے لڑکے کا گلا گھونٹ کر مار دیا تھا ۔

پنجاب کونسل کا بجٹ سیشن

لاہور - جنوری - پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا بجٹ سیشن فروری کو ۲ بجے بعد دوپہر شروع ہوگا ۔

کلکتہ میں چیچک کا زور

کلکتہ - ۲۴ جنوری - بنگال پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے اعلان کیا ہے - کہ کلکتہ اور اس کے گرد و نواح میں ہفتہ مختتمہ ۲۱ جنوری کے دوران میں چیچک سے دو سو اموات ہوئیں ؛

مسٹر گرشن مورتی احمد آباد میں

احمد آباد - ۲۲ جنوری - مسٹر جے گرشن مورتی کل رات بڑودہ سے یہاں پہنچے - آپ کے بہت سے مداحوں نے آپ کا استقبال کیا ؛

پولیس کا دشمن سانڈ

الہ آباد - ۲۳ جنوری - الہ آباد میں بڑے سٹیشن کے پاس ایک سانڈ گھوما کرتا ہے - جب وہ کسی وردی پوش پولیس والے کو دیکھتا ہے تو اُسے مارنے کو دوڑتا ہے ؛

ڈاکٹر انصاری کی واپسی

پیرس - ۲۳ جنوری - ڈاکٹر ایم - اے انصاری جو انفلوئنزا سے بیمار ہو گئے تھے اب بالکل تندرست ہیں - آپ جہاز وکٹوریہ سے ۲۶ جنوری کو روانہ ہو کر آ ملیں گے ؛

وائسرائے سے ملاقات

دہلی - ۲۲ جنوری - آج صبح ای - سی کیبلکار اور راجہ سر پیلانے وائسرائے سے ملاقات کی - سر تیج بہادر سپرو کو کل مشرف ملاقات بخشا جائے گا ؛

۱۸ انچ برف باری

راولپنڈی - ۲۳ جنوری - پچھلے دو روز سے راولپنڈی اور کوہ مری میں سخت سردی پڑ رہی ہے - شہر مری میں ان دو دنوں میں ۱۸ انچ برف پڑی ہے ؛

ساری برات دریا میں غرق

لاہور - ۲۳ جنوری - ایک برات لاری پر جموں کی طرف جا رہی تھی - کہ دریا " اوج " میں پانی آ جانے سے لاری بھنور میں آ گئی - اور اس طرح ساری کی ساری برات غرق ہو گئی ؛

ایک فوجی کی پنشن ضبط

ہوشیار پور - ۲۳ جنوری - پنڈت خوشی نند پانسٹری کی جس نے جنگِ عظیم میں گورنمنٹ کی اہم خدمات سر انجام دی تھیں - ۔ ۔ روپیہ ماہوار کی پنشن گورنمنٹ نے ضبط کر لی ہے ؛

امریکن مزدوروں پر حملہ

ٹوکیو - ۱۹ جنوری - ۔ ۔ کی ایک مشین کمپنی نے جاپانی مزدوروں نے ۔ ۔ کر دی تھی - لیکن امریکن مزدور بدستور کام کر رہے ہیں - کل جاپانی مزدوروں نے ان پر حملہ کیا ۔ ۔ آدمی ہلاک اور ۲۰ کے قریب سخت زخمی ہوئے ؛

جیل میں سیاسی قیدی کی موت

پونہ - ۱۹ جنوری - پونہ سنٹرل جیل میں ایک سیاسی قیدی راستہ رام ڈبل نمونیہ سے مر گیا ؛

سکھدیو راج کو سزا

لاہور - ۲۰ جنوری - آج مسٹر ٹینس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سکھدیو راج سٹوڈنٹ ایم - اے کلاس کو تین سال قید بامشقت کی سزا دی ہے ؛

کوہ مری میں شدید برف باری

راولپنڈی ۱۸ جنوری - یہاں کل سے برابر بارش ہو رہی ہے - کوہ مری میں ۱۰ انچ برف پڑی ہے - راولپنڈی اور مری کے درمیان کی سڑک بند ہے - مری اور کوہالہ کے درمیان ایک فٹ برف پڑی ہے - کنن گنگا کے پل والی سڑک پر زیادہ برف جمی ہوئی ہے ؛

امرت سر میں اچھوت اُدھار کا پرچار

امرت سر - ۱۹ جنوری - سری چمن سیوا سنگھ کے زیرِ اہتمام ہر روز شام کو شہر کے مختلف محلوں میں اچھوت اُدھار کے متعلق پرچار کیا جاتا ہے - اور میجک لالٹین سے لیکچر ہوتے ہیں ؛

آل انڈیا اچھوت سُدھار کانفرنس

سیالکوٹ - ۱۸ جنوری - سیالکوٹ میں ۲۷ - ۲۸ - اور ۲۹ جنوری کو بابا کھڑک سنگھ کی زیرِ صدارت آل انڈیا اچھوت سُدھار کانفرنس منعقد ہوگی - اس موقعہ پر ایک عظیم الشان کوئی دربار بھی ہوگا ؛

پاسپورٹ دینے سے انکار

لاہور - ۱۹ جنوری - ڈاکٹر محمد عالم نے نو آبادی کینیا میں جانے کے لئے حکومت پنجاب سے جو پروانہ راہداری مانگا تھا - حکومت نے اُسے دینے سے انکار کر دیا ہے ؛

پشاور تک بائیسکل پر سفر

لاہور - ۱۹ جنوری - بمبئی کے ایک پارسی نوجوان مسٹر این - ڈی صوبیدار بمبئی سے یہاں کل بائیسکل پر پہنچے - آپ پشاور تک جانے کا ارادہ رکھتے ہیں ؛

اندور کی سودیشی نمائش

اندور - ۱۹ جنوری - آج مہارانی صاحبہ نے سودیشی نمائش کا معائنہ کیا - اور بہت سی اشیاء خریدیں ؛

دیوان ہربلاس شاردا کی علالت

اجمیر - ۱۹ - جنوری - دیوان ہربلاس شاردا ممبر اسمبلی گذشتہ تین دن سے بعارضہ انفلوئنزا بستر پر دراز ہیں - اُن کی طبیعت گذشتہ دو ہفتوں سے علیل ہے ؛

مہاراجہ الور دہلی میں

دہلی - ۱۹ جنوری - بیان کیا جاتا ہے - کہ مہاراجہ الور خود دہلی آ رہے ہیں - تاکہ اپنی ریاست کی آئندہ تبدیلیوں کے متعلق وائسرائے ہند سے تبادلہ خیالات کر سکیں - آپ کے ساتھ آپ کا وزیر اعظم اور پولیٹیکل ایجنٹ بھی آئیں گے ؛

ایک امریکن پادری بودھ دھرم میں

کولمبو - ۱۸ جنوری - ایک امریکن پادری مسٹر ہیبکارڈ نے بودھ دھرم اختیار کر لیا ہے - اور وہ بھکشو بن گیا ہے - وہ گذشتہ ۵ سال سے بودھ دھرم کا مطالعہ کر رہا تھا ؛

سبھاش بابو یورپ کو

پٹنہ - ۲۰ جنوری - سبھاش بابو کے بھائی نے کہا - کہ سبھاش بابو کو یورپ بھیجنے کا سوال ایک ہفتہ تک فیصل ہو جائے گا - بعد کی خبر ہے - کہ انہوں نے وہاں جانا منظور کر لیا ہے ؛

سر میلکم ہیلی لنڈن کو

دہلی - ۲۰ جنوری - افواہ پھیلی ہوئی ہے - کہ سر میلکم ہیلی کو عنقریب انگلستان بھیجا جائے گا - تاکہ ریفارمز بل کی ترتیب میں مدد دے سکیں ؛

تصویر کی نقاب کشائی

۱۸ جنوری - علیگڑھ یونیورسٹی کے طلباء اور پروفیسروں کی ایک بھاری تعداد کی موجودگی میں ڈاکٹر ضیاء مسعود وائس چانسلر نے یونیورسٹی ہال میں مولانا محمد علی کی تصویر کی نقاب کشائی کی ؛

اخبار " سنجے " کا اجراء - بھارت کی راجدھانی

دہلی سے ہفتہ وار ہندی اخبار " سنجے " کا اجراء ہونے والا ہے - جو اصحاب ۳۱ جنوری ۱۹۳۳ء تک صرف ایک روپیہ منی آرڈر بھیج دیں گے - ان کو اخبار مذکور مفت جاتا رہے گا ؛

(مینجر " سنجے " دہلی)

تحفہ ستیارتھ پرکاش

شری سناتن دھرم فری ٹریکٹ سوسائیٹی پنجاب امرت سر کی طرف سے ستیارتھ پرکاش کی خوشی میں ایک عالیشان باتصویر ٹریکٹ ۔ ۔ شائع ہوگا - جو مفت بانٹنے والے دانی سجنوں کو صرف تین روپے سینکڑہ علاوہ محصول ڈاک بطور دان دینے پر مل سکے گا ؛

وائٹ پیپر کی اشاعت

دہلی - ۲۱ جنوری - سرکاری پروگرام کے مطابق وائٹ پیپر ماہ مارچ کے آخری دنوں میں شائع ہوگا ؛

مندر پرویش بل

دہلی - ۲۱ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ مندر پرویش بلوں کے متعلق حکومت کے اجازت دینے کے معاملہ کے متعلق سوموار کو سرکاری اعلان شائع ہو جائیگا ؛

ہندی پرچار سبھا مدراس

ہمارا یہ دردِھ وِشواس ہے - کہ اگر بھارت ورش کی کوئی راشٹریہ بھاشا ہو سکتی ہے - تو وہ ہندی بھاشا ہی ہے - کیونکہ اس وقت بھی بھارت ورش کی کل آبادی کا ۳۵ فیصدی حصّہ ہندی بولتا ہے - اور پچاس فیصدی حصّہ سے زائد اسے اچھی طرح سمجھ سکتا ہے - یہ مقامِ طمانیت ہے - کہ مدراس پرانت میں تقریباً ۴ لاکھ اشخاص کو ہندی کی اچھی واقفیت ہے - اور اس سے زیادہ تعداد کو اس بھاشا کا ابتدائی گیان ہے - یہ ساری سپھلتا " بھارت ہندی پرچارک سبھا " کی طفیل پراپت ہوئی ہے - جس کو جنم لئے ابھی صرف دس سال ہی ہوئے ہیں - اور جس کے تقریباً تین سو کارکن پرانت بھر میں کام کر رہے ہیں سبھا مذکور نے ہندی جاننے والوں کا امتحان لینے کے لئے ۲۸۵ مرکز قائم کئے ہوئے ہیں - جہاں تقریباً ۵۰۰۰ اُمیدوار امتحان میں شامل ہوتے ہیں - اگر بنگال پرانت اور بمبئی پرانت میں بھی اسی طرح زور شور سے کام شروع کیا جائے - تو وہ دن دُور نہیں - کہ ہندی بھاشا سارے دیش کی قومی زبان بن سکے ؛

مدراس کی سُدھ لو

" پرکاش " کے اس پرچہ میں پاٹھک شری پنڈت کیشو دیو جی گیانی کا ایک لیکھ پڑھیں گے - لیکھ زبانِ حال سے بتلا رہا ہے - کہ آریہ ویروں کو جو کہ بھگوان دیانند کا ویدک سندیش سنسار بھر میں پھیلانے کا دعوےٰ کرتے ہیں - جلد مدراس پرانت کی سُدھ لینی چاہئے - تاکہ وہاں ودھرمیوں کو ہمارے اُن دھارمک بھائیوں کو بھرشٹ کرنے کا موقع نہ مل سکے - جو کہ پرانت کے کٹر خیال کے براہمنوں کے دُرویوہار سے تنگ آئے ہوئے ہیں - یہ ہمارے ویش کا دُربھاگیہ ہے - کہ وہاں بھی براہمن اور نان براہمن کا تنازعہ اسی طرح کھڑا ہو گیا ہے - جس طرح پنجاب میں ہندو مسلم قضیہ ہے - یہ انجمن اس بات کا زور سے تقاضا کرتی ہے - کہ وہ آریہ ویر جن کے اندر جوش اور سرگرمی پائی جاتی ہے - ایشور کا نام لے کر اور اپنے اندر مشنری سپرٹ دھارن کر کے مدراس پرانت کی سُدھ لینے کا بیڑا اُٹھائیں - اور جو اصحاب اس بارہ میں اس سپرٹ کو خود دھارن نہیں کر سکتے - وہ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا کو مالی امداد دے کر مجبور کریں - کہ وہ اس اہم کام کو اپنے ذمہ لینے کا پورا پورا یتن کرے ؛

انڈین میڈیکل بل کی تحریک

کلکتہ - ۲۳ - جنوری - حکومتِ ہند نے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں انڈین میڈیکل بل پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے ؛

پرکاش لاہور
۱۷- ماگھ سمت ۱۹۸۹

آریہ سماج کو چیتاونی

اگلے دن میں نے ایک اخبار میں پڑھا۔ کہ کاشی میں آریہ سماجیوں اور سناتن دھرمیوں میں اچھوت اُدھار کے وشے پر شاستر ارتھ ہوا۔ اور نوبت لاٹھیوں تک پہنچی۔ یہ سماچار پڑھ کر مجھے شوک بھی ہوا۔ اور آشچریہ بھی۔ شوک تو اس لئے کہ میرے آریہ بھائیوں نے لاٹھیوں تک نوبت پہنچنے ہی کیوں دی۔ ہمارا کام تو پریم سے دھرم کا پرچار کرنا ہے۔ کسی پر لاٹھی چلانا نہیں۔ ہمارا کوئی گمراہ بھائی ہم پر لاٹھی چلائے۔ تو ہمارا کام اُسے برداشت کرنا ہے۔ جواب دینا نہیں۔ دھرم کی سپرٹ یہی ہے۔ دھرم ہمیں نہ تشدد کو دخل ہے۔ نہ بدلہ کو۔ دھرم تو ہم سے یہ کہتا ہے۔ کہ دوسرے کے دماغ پر قبضہ کرو۔ اس کے من کو اپنے وش میں لاؤ۔ دوسرے کو اپنے پکش کی سچائی کا قائل بناؤ۔ اسے اپنی کوئی بات ماننے پر مجبور نہ کرو۔ اس لئے اگر شاستر ارتھ کرتے ہوئے میرے سناتن دھرمی بھائیوں کی طرف سے لاٹھی اُٹھی بھی تھی۔ تو آریہ سماجیوں نے جواب کیوں دیا؟ آریہ سماج کا پرانا اتہاس بتلاتا ہے۔ کہ اپنے پورانک بھائیوں کے ہاتھ سے لاٹھیاں کھا کر ہم نے وجے پراپت کی ہے۔ آریہ سماج نے اس قدر ترقی کی ہے۔ تو کشٹ سہن کر کے۔ نہ کہ کشٹ دے کر۔ سناتن دھرمی بھائیوں نے ہمارا بائیکاٹ کیا۔ ہمیں برادری سے خارج کیا۔ ہمارے کئی بھائیوں کو شہادت کا جام بھی پلایا۔ لیکن ہم نے اُن کا پلہ نہیں چھوڑا۔ لگاتار اُن کی سیوا اور نشکام سیوا کرتے گئے۔ اور اس کا پھل ہمیں ملا۔ آج سناتن دھرمی ہندوؤں کی طرف سے آریہ سماج کے کسی بھی کام کی مخالفت نہیں ہوتی۔ کونسا سماجک سدھار ہے۔ جو آریہ سماج نے ہندو سوسائٹی میں رائج نہیں کیا۔ لیکن کون سا سدھار ہے۔ جس کی آج ہندوؤں کی طرف سے مخالفت ہو؟ آریہ سماج نے ایسے سدھار بھی کئے۔ جن کے متعلق یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ ہندو کبھی انہیں سہن نہ کریں گے۔ لیکن ہندوؤں نے انہیں بھی قبول کر لیا۔ ذرا سوچو۔ کہ اگر جنم کے مسلمانوں اور عیسائیوں کی شدھی کو ہندو سماج برداشت کر سکتا ہے۔ جنم کے مسلمانوں اور عیسائیوں کو جذب کر سکتا ہے۔ تو اچھوتوں کے اُدھار میں کوئی عملی مشکل کیسے پیش آ سکتی ہے؟ سمجھا جاتا تھا۔ کہ ہندو ذات پات کا بھنگ کبھی برداشت نہ کریں گے۔ لیکن آج کھلے بندوں ورتمان ذات پات کو توڑ کر وواہ ہو رہے ہیں۔ اور کوئی ہندو چوں تک نہیں کرتا۔ چہ جائیکہ بیاہ کرنے والے کو کوئی ڈنڈ دیا جائے۔ کسی سمے کنیاؤں کو شکھشا دینا پاپ سمجھا جاتا تھا۔ آریہ سماج کے پرچار کا یہ اثر ہے۔ کہ آج کنیاؤں کو شکھشا نہ دینا پاپ میں داخل ہے۔ اور کوئی اچھا گھرانا ایسا ہوگا جس کی کنیائیں شکھشا پراپت نہ کر رہی ہوں۔ شکھشا بھی پرارمبھک نہیں۔ بلکہ اونچی کوٹی کی۔ جب ہمارا تجربہ ایسا حوصلہ افزا ہو۔ تو ہم کسی بھی سدھار کے متعلق اَدھیر کیوں ہوں۔ جب بڑے بڑے سدھانت بدل چکے ہیں۔ جب بڑے بڑے سدھار ہو چکے ہیں۔ تب اچھوت اُدھار کی کیا چنتا ہے؟ آریہ سماج اپنا کام کرتا جائے۔ اس کی وجے اوشیہ ہوگی۔ ایسی اوستھاؤں سے بچنا چاہئے۔ جبکہ کسی غیر کو یہ کہنے کا اوسر ملے۔ کہ آریہ سماجیوں اور سناتن دھرمیوں میں لاٹھی چل گئی۔

آشچریہ اس لئے ہوا۔ کہ اب آریہ سماج کو اچھوت اُدھار کے وشے میں سناتن دھرم سبھا سے شاستر ارتھ کرنے کی کیا آوشیکتا؟ خود سناتن دھرمیوں میں ایک ایسا گروہ پیدا ہو گیا ہے۔ جو ورتمان چھوا چھوت کو شاستر ورودھ مانتا ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ شاستروں میں اس کی آگیا نہیں۔ ابھی کل کی بات ہے۔ جب مہاتما گاندھی کے برت کے سمبندھ میں پنڈت مدن موہن مالوی جی بمبئی اور پونا گئے۔ تو وہاں کے کچھ سناتن دھرمی پنڈتوں نے انہیں سپرش اسپرش کے وشے پر شاستر ارتھ کرنے کا چیلنج دیا۔ مالوی جی نے اسے منظور کر لیا۔ چنانچہ بمبئی میں شاستر ارتھ ہوا۔ اور مالوی جی نے شاستروں کے پرمان دے کر سدھ کیا۔ کہ ان میں کہیں بھی ورتمان چھوا چھوت کا ودھان نہیں ملتا۔ پچھلے دنوں مہاتما جی کے نمنترن پر بہت سے شاستری یروڈا جیل میں اکٹھے ہوئے۔ اور کئی دن تک اس وشے پر وچار کرتے رہے۔ کہ شاستروں میں اسپرشتا ہے یا نہیں۔ نہیں ہے ثابت کرنے والے بھی سناتنی پنڈت ہی تھے۔ چنانچہ پونہ کے ایک پنڈت نے تو کھلا چیلنج دے دیا ہے۔ کہ جو کوئی چاہے میرے ساتھ اس وشے پر شاستر ارتھ کر لے۔ میں یہ سدھ کرنے کو تیار ہوں۔ کہ شاستروں میں اسپرشتا نہیں ملتی۔ اس قسم کے سناتن دھرمی پنڈتوں کی سنکھیا آج انگلیوں پر نہیں گنی جا سکتی۔ جو یہ مانتے ہیں۔ کہ ہمارے شاستروں میں چھوا چھوت نہیں۔ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اندر جو انقلاب عظیم آیا ہے۔ اس کے متعلق زیادہ وستار سے لکھنے کی آوشیکتا نہیں۔ صرف یہی کہنا کافی ہے۔ کہ اس سبھا نے پرستاو سویکار کر کے اُن تمام پابندیوں کو دور کر دیا ہے۔ جو اس وقت تک اچھوت ہندوؤں پر عائد ہیں۔ اس کے انوسار اچھوت ہندو دوسرے ہندوؤں کے ساتھ دریوں پر بیٹھ سکتے ہیں۔ سکولوں میں پڑھ سکتے ہیں۔ کنوؤں سے پانی بھر سکتے ہیں۔ اور مندروں میں دیو درشن کر سکتے ہیں۔ پنجاب میں کئی سناتن دھرمی ایسے ہیں۔ جو کھلے بندوں اس بات کا سمرتھن کر رہے ہیں۔ کہ اچھوت ہندوؤں کو اُن کے ادھیکار دئے جائیں۔ پچھلے دسمبر کے آخری ہفتہ میں لائلپور میں مہابیر دل کی کانفرنس ہوئی۔ سواگت ادھیکش لائلپور کے ایک سناتن دھرمی سجن تھے۔ اور سمیلن کے پردھان لالہ بھگت رام ایم۔ ایل۔ سی۔ دونوں نے اپنے بھاشنوں میں اچھوت اُدھار کا سمرتھن کیا۔ سمیلن نے پرستاو سویکار کیا۔ کہ اچھوت اُدھار کے راستہ میں جو رکاوٹیں ہیں۔ وہ دور کر دی جائیں۔ صرف یہی نہیں۔ بلکہ جب پچھلے دنوں امرتسر کے ایک سناتن دھرمی سجن نے مہاتما گاندھی کو تار دیا۔ کہ آپ کا اچھوت اُدھار کا اندولن ہندوؤں کے لئے ہانی کارک ہے۔ تو گوسوامی گنیش دت جی مہا منتری سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سماچار پتروں دوارا اس کا کھنڈن کیا۔ اور کہا۔ کہ پنجاب میں صرف ایک ہی سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا ہے۔ اور وہ اچھوتوں کو ان کے ادھیکار دئے جانے کا سمرتھن کر چکی ہے۔ اس پرانت میں اگر کوئی اور سبھا سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا ہونے کی دعویدار ہے۔ تو اسے جعلی سمجھنا چاہئے۔ سناتن دھرمی اس کے کسی فعل کے لئے ذمہ دار نہیں ٹھہرائے جا سکتے۔ وہ اچھوت اُدھار کے حق میں ہیں۔ اگر کوئی ان کا نام لے کر یہ کہتا ہے۔ کہ وہ اس کے ورودھ ہیں۔ تو وہ ان پر جھوٹا لانچھن لگاتا ہے۔ اب پنڈت مدن موہن مالویہ جی نے اس ماہ کے آخری ہفتہ میں ایک سناتن دھرم پریشد بلائی ہے۔ تاکہ سناتن دھرمی پنڈت چھوا چھوت کے وشے پر کسی سمجھوتہ پر پہنچ سکیں۔ اسی قسم کے بیسیوں پرمان اور پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ سناتنی جگت کی ذہنیت میں بھاری انقلاب آ چکا ہے۔ صرف ذہنیت ہی نہیں۔ بلکہ عمل میں بھی اور سینکڑوں مندروں کے دروازے اس وقت اچھوت ہندوؤں کے لئے کھولے جا چکے ہیں۔

جب اوستھا ایسی انکول ہوں۔ تو میں پوچھتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کو سناتن دھرم سبھا سے شاستر ارتھ کی کیا آوشیکتا ہے؟ سناتن دھرم سبھا کے دونوں پکش آپس میں شاستر ارتھ کر کے نپٹ لیں۔ اس کے بعد اگر ضرورت باقی رہے گی۔ تو آریہ سماج بھی میدان میں آ جائے گا۔ مجھے تو یہ پرتیت ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج کو شاستر ارتھ کرنا بھی ہو۔ تو وہ سناتن دھرمیوں کے سدھارک دل سے کرے۔ کیونکہ وہ لازمی طور پر اس سے بھی آگے گئے ہیں۔ جہاں تک سناتنی خود جانے کو تیار ہیں۔ اس کے لئے آریہ سماج کو کسی پرشرم کی آوشیکتا نہیں۔ لیکن جس حد سے آگے جانے کو وہ بھی تیار نہیں۔ وہاں جانا آریہ سماج کا کام ہے۔ پنڈت مالوی جی کی گنتا اس سمیہ اُدار سناتن دھرمیوں میں کی جا سکتی ہے۔ لیکن یہ کہنا ان کا اپمان کرنا نہیں۔ کہ وہ بھی کئی ادھیکار اچھوتوں کو دینے کو تیار نہیں۔ انہیں یہ ادھیکار ملنے چاہئیں یا نہیں۔ اور شاستر کے انوسار مل سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر اس وشے پر شاستر ارتھ کی آوشیکتا ہو۔ تو آریہ سماج کو میدان میں نکل آنا چاہئے۔ ورنہ یہ کام سناتن دھرمیوں پر چھوڑ دینا چاہئے۔

لیکن جہاں میں یہ کہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کو سناتن دھرم سبھا سے شاستر ارتھ کی آوشیکتا نہیں۔ وہاں یہ بھی میری پرارتھنا ہے۔ کہ اسے اچھوت اُدھار کے سمبندھ میں وشیش پرشرم سے کام لینا چاہئے۔ مہاتما گاندھی کی کرپا سے اس کے لئے بھومی تیار ہو گئی ہے۔ اب آریہ سماج کا کام ہے۔ اس میں بیج ڈالنا اور اس کی رکھشا کرنا۔ اس کے بعد فصل خود بخود پک جائے گی۔ وائسرائے نے مسٹر رنگا آئیر کو اجازت دے دی ہے۔ کہ وہ اچھوت ہندوؤں کی پابندیوں کو دور کرنے کے لئے لیجسلیٹو اسمبلی میں بل پیش کریں۔ یہ بل رائے عامہ حاصل کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے گا۔ اس لئے زبردست اندولن کا سمیہ آیا ہے۔ آریہ سماج کو اس سے بہتر اوسر نہ ملے گا۔ یدی اس نے اس سے پورا پورا لابھ نہ اٹھایا۔ تو اس کا دوش ہوگا۔ اسے چاہئے۔ کہ پرچار دوارا چاہے وہ لیکھ دوارا ہو چاہے موکھک۔ ایسا زبردست اندولن کرے۔ کہ گورنمنٹ کو یقین ہو جائے۔ کہ واقعی سارا آریہ ہندو جگت یہ چاہتا ہے۔ کہ چھوا چھوت کا کلنک آریہ جاتی کے ماتھے سے دور ہو جائے۔ اس اُدیش کی پورتی کے لئے کئی اور سادھن ہیں۔ جو اپیوگ میں لائے جا سکتے ہیں۔ آریہ سماج سمیہ سمیہ پر انکا نشچے کر سکتا ہے۔ مجھے تو اس سمیہ اسے چیتاونی دینا ہے۔ کہ اگر اس نے اس موقعہ کو ہاتھ سے کھو دیا۔ تو اسے بعد ازاں پچھتانا ہوگا۔ لوہا گرم ہے۔ اب وقت ہے۔ کہ اس پر ضرب لگائی جائے۔ ایک ایک آریہ سماجی کو اس سمیہ اچھوت اُدھار کا پرچارک بن جانا چاہئے۔ اور جہاں کہیں وہ ہو۔ اور جو دائرہ اس کا ہو۔ وہاں اسے اپنے خیالات کا پرچار کرتے رہنا چاہئے۔ صرف زبانی نہیں۔ بلکہ عمل سے اُسے ثابت کرنا چاہئے۔ کہ اسے اچھوت ہندوؤں سے کوئی نفرت نہیں ہے۔ یدی آریہ سماج نے اس سمیہ اپنے کرتویہ کا پالن کیا۔ تو وہ دیکھے گا۔ کہ سمیہ کتنا بلوان ہوتا ہے۔ کام تو یہ ہوگا۔ رک نہیں سکتا۔ چھوا چھوت زندہ نہیں رہ سکتی۔ صرف یہ دیکھنا ہے۔ کہ اس کاریہ کا سہرا کس کے سر بندھتا ہے۔ پرماتما کرے۔ کہ آریہ سماج اس کا ادھیکاری ثابت ہو۔ (کرشن)

گوروکل کوروکشیتر کی مدد کرو!

گوروکل کوروکشیتر کا سالانہ جلسہ امسال ۲۴-۲۵-اور ۲۶ فروری کو ہوگا۔ یہ گوروکل پرانتک حیثیت سے ترقی کرکے اب آل انڈیا پوزیشن اختیار کر چکا ہے کیونکہ اس میں سب پرانتوں کے بالک شکھشا پا رہے ہیں۔ سٹاف بڑا ہی اعلیٰ اور قابل ہے۔ اس کے علاوہ پہلی شرینیوں میں فیس کی شرح میں ۳۳⅓ فیصدی کی رعایت کی گئی ہے۔ لیکن بھوجن اور کپڑے وغیرہ اتنی مقدار میں ہی دئے جاتے ہیں۔ جتنے میں گوروکل کانگڑی اور گوروکل اندرپرستھ میں دئے جاتے ہیں۔

گوروکل شکھشا پریمی بھائیوں کو اس موقع پر نہ صرف اپنے بالک یہاں داخل کرانے چاہئیں بلکہ یتھا شکتی گوروکل کی دھن سے بھی مدد کرنی چاہیئے۔ اور خاص کر سنرکھشک صاحبان کو تو غیر معمولی ہمت دکھلانی چاہیئے۔ کیونکہ ماہانہ فیس سے گوروکل کو جو آمدنی ہوتی ہے۔ اُس کے علاوہ تقریباً آٹھ ہزار روپیہ اور بھی ہر سال خرچ ہوتا ہے۔ اس لئے جب تک سب گوروکل پریمی مل کر خاص کوشش نہ کریں گے تب تک کام چلنا مشکل ہے ؀

ہوش کی دوا کرو

قادیاں کے مجازی نبی کا لاڈلا سپوت "الفضل" اپنی ۲۲ر جنوری کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ :-

"قرآن کریم میں ید اللہ یعنی اللہ تعالےٰ کا ہاتھ کے جو الفاظ آئے ہیں۔ اُن پر آریہ صاحبان بارہا نہایت لغو اور مضحکہ خیز اعتراض کر چکے ہیں۔ اور اس سے یہ استدلال کیا کرتے ہیں کہ گویا اسلام جو خدا پیش کرتا ہے۔ وہ مجسم ہے۔ اور جب مجسم ہوا۔ تو فانی ہے۔ لیکن ۹ر جنوری کے روزانہ آریہ اخبار "پرتاپ" نے ایک ہاتھ کی تصویر بنا کر۔ اور اس پر گاندھی لکھ کر اسے "الیشوری ہاتھ" کا خطاب دیا ہے۔ قطع نظر اس سے کہ گاندھی جی اس استعارہ کے قابل بھی ہیں۔ یا نہیں سوال یہ ہے۔ کہ "الیشوری ہاتھ" قرار دینے سے آریوں کا پرمیشور بھی مجسم ٹھہرا یا نہیں۔ اگر نہیں۔ تو کیوں؟"

نہیں۔ نہیں صاحب۔ قرآن شریف کا اللہ تعالےٰ تو اپنے ہاتھ سے متنبی غلام احمد آنجہانی کی سلوار پر سرخ سیاہی کی چھینٹیں چھینکتا ہے۔ اور ویدک ایشور ایسے گناہ کا مرتکب نہیں ہوتا۔ بانی اگر "پرتاپ" میں کسی نے ایشوری ہاتھ کی اصطلاح درج کر دی۔ تو اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ اُس نے اسی طرح کا شرتی واکیہ درج کر دیا۔ جیسا کہ قرآن کریم کا ید اللہ والا ٹکڑا ہے ؀

پنجاب کا نیا کیسری

پنجاب کی سرزمین بھی عجب واقع ہوئی ہے۔ یہاں جب پروفیسر رام مورتی تشریف لائے۔ تو اُن کی تقلید کرتے ہوئے کئی گمنام اشخاص نے بھی اپنے نام کے ساتھ پروفیسر کا دُم چھلا لگا دیا۔ اسی طرح سورگیہ شری لالہ لاجپت رائے جی کے سورگباش ہونے سے "پنجاب کیسری" کا جو خطاب خالی پڑا تھا۔ اس پر بھی اب چھاپہ مارنے والے لنگر لنگوٹے کس کر میدان میں نکل آئے ہیں۔ سب سے بڑے شہسوار جنہوں نے چھاپہ لگانے میں پیش قدمی کی ہے۔ وہ سناتن دھرم پرچارک امرتسر کے ایڈیٹر پنڈت ریلیارام شرما ہیں جو کہ بقول گوسوامی گنیش دت جی مہاراج "امرتسر کی ایک نوزائیدہ بناوٹی اور جعلی سوسائٹی" کے مشہور و معروف ورکر ہیں۔ پرکاش ایڈیٹر جی نیا خطاب مشتہر کرنے سے پہلے یہ تو سوچ لیتے۔ کہ وہ کہیں مذاق کا نیا سامان تو پیدا نہیں کر رہے؟

ناستکتا کا پرچار

براعظم ایشیا کو شروع سے یہ شرف حاصل رہا ہے۔ کہ یہاں جتنے مذاہب نے جنم لیا۔ انہوں نے توحید کا وعظ کیا۔ اور کھلے بندوں کیا۔ لیکن مغرب چونکہ زیادہ تر مادہ پرستی کا شیدائی رہے۔ اور وہاں مذہب کا ماننا بھی ایک فیشن بن گیا ہے اس لئے ہمیں یہ سنکر چنداں تعجب نہیں ہوا۔ کہ اس صدی میں بقول اخبار "سٹار" خدا سے منکر ہونے کی تحریک کا آغاز ہو گیا ہے۔ اور جینوا اور بلجیم میں ناستکوں کے ہیڈ آفس کھل گئے ہیں۔ ناستکتا کی وبا کوئی نئی وبا نہیں۔ جبار در حقیقت اس سے دیرینہ آشنا ہے۔ اس لئے اسے تو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ہاں خطرہ ہے۔ تو اُن مذاہب کو جن کی بنیاد ہی مردم پرستی پر ہے۔ اور جن کی ساری پونجی ہی توہم پرستی ہے ؀

گول میزی پروپیگنڈا

افواہ گرم ہے۔ کہ لنڈن سے جتنے گول میزئے واپس آئے ہیں۔ وہ وزیر ہند سے یہ عہد کر آئے ہیں کہ وہ عوام میں گول میز کانفرنس کے متعلق پروپیگنڈا کریں گے۔ چنانچہ سر تیج بہادر سپرو۔ شری بیت جیاکر۔ پنڈت کیلکار۔ دیوان بہادر رام سوامی مدالیار اور ڈاکٹر شفاعت احمد خاں نے تو اس پہلو میں پیش قدمی کر دی ہے۔ یہ علیحدہ امر ہے۔ کہ اُن کی پیش قدمی اُن کے لئے مفید ثابت ہوتی ہے یا نہیں۔ بہر حال وہ اپنا حق نمک ادا کر رہے ہیں

باوا بلونت سنگھ جی

آج مجھے "پرکاش" دوارا آریہ جگت کو ایک آریہ سجن کا پریچے دینا ہے۔ وہ باوا بلونت سنگھ جی ایم۔ اے ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز جموں و کشمیر ہیں۔ باوا جی شری سورگباشی باوا چھجو سنگھ جی ایڈیٹر "آریہ مسینجر" کے سپوگیہ پتر ہیں۔ آریہ سماج سے پریم اور ویدک دھرم میں شردھا انہوں نے وراثت میں پائی ہے۔ وہ درڑھ آریہ سماجی ہیں۔ اور جب تک وہ ریاست جموں و کشمیر میں سکولوں کے انسپکٹر رہے۔ اپنے سرکاری فرائض کو سرانجام دیتے ہوئے جہاں تک اُن سے بن سکا۔ آریہ سماج کی سیوا کرتے رہے۔ ناظرین "پرکاش" جانتے ہیں۔ کہ ان دنوں ریاست میں بھاری تخفیف ہو رہی ہے۔ اور تخفیف کا کلہاڑا زیادہ تر غیر ریاستی عہدیداروں پر پڑ رہا ہے۔ باوا جی بھی اس کی لپیٹ میں آ گئے ہیں۔ ابھی ان کی عمر بہت زیادہ نہیں۔ اگر ریاست چاہتی۔ تو کم از کم آٹھ دس سال اور ان کے وسیع تجربہ اور اعلیٰ قابلیت سے فائدہ اٹھا سکتی تھی۔ لیکن اُسے یہ نہیں سوجھا ؀

باوا جی کو بھی ریٹائر ہونے میں کوئی رنج نہیں ہوا۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اب انہیں دن اور رات کے چوبیس گھنٹے آتم اُنتی اور آریہ سماج کی سیوا کے لئے ملیں گے۔ کئی لوگ ریٹائر ہونے پر بھی کسی اور ملازمت کی تلاش میں رہتے ہیں۔ ملازمت نہ ملے۔ تو کوئی بیوپار شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن باوا جی کا اس قسم کا کوئی ارادہ نہیں۔ وہ صرف آریہ سماج کی سیوا کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کا وہ اظہار بھی کر چکے ہیں۔ اب آریہ سماج کا کام ہے۔ کہ اُن سے سیوا لے ؀

آریہ سماج کی تعلیمی سرگرمیاں وسیع ہیں۔ اس کے ماتحت بیسیوں انسٹی ٹیوشن ہیں۔ اس سلسلہ میں باوا جی آریہ سماج کے لئے نہایت مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ خوش قسمتی سے ان میں قابلیت بھی ہے۔ اور ان کے پاس وقت بھی ہے۔ چونکہ عمر زیادہ نہیں۔ اس لئے شکتی بھی ہے۔ اس لئے وہ نہ صرف آریہ سماج کے شکھشالیوں کی ترٹیوں کو ہی دور کر سکتے ہیں۔ بلکہ انہیں اُنتی کے مارگ پر بھی ڈال سکتے ہیں۔ آریہ سماج کی تعلیمی درسگاہوں کے سنچالک جو بھی سیوا اس سمبندھ میں ان سے لینا چاہیں۔ لے سکتے ہیں۔ باوا جی کا دھرم گرنتھوں کا سوادھیائے بھی وسیع ہے۔ وہ اپدیش بھی کرتے رہے ہیں۔ گت سپتاہ آریہ سماج وچھوالی لاہور کے سپتاہک ست سنگ میں ان کا اپدیش ہوا تھا۔ آریہ سماج کو یوگیہ اپدیشکوں کی آوشیکتا رہتی ہے۔ مجھے آشا ہے۔ کہ باوا جی کم از کم ایک اپدیشک کی کمی پوری کر دیں گے ؀

میں باوا جی کا ہردیہ سے سواگت کرتا ہوں۔ میں ان کی شبھ اچھاؤں کو جانتا ہوں۔ اس لئے آریہ سماج کو بدھائی دیتا ہوں۔ کہ اُسے سیوا کے لئے ایک سرگرم کارکن ملا ہے۔ باوا جی ان دنوں مکلیگن روڈ۔ لاہور پر رہتے ہیں۔ وہ مارچ تک یہیں رہیں گے۔ پھر کشمیر چلے جائیں گے۔ اس ورش ان کا نشچے ادھورا ہے۔ اس لئے وہ زیادہ پنجاب میں نہ ٹھہر سکیں گے۔ لیکن اگلے ورش سے وہ پنجاب کے آریہ سماج کو زیادہ سمے دے سکیں گے۔ بہرحال فروری اور مارچ کے مہینوں میں تو اُن سے کام لیا جا سکتا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین کئی قسم کی سرگرمیاں ہیں۔ میں سبھا کے منتری مہودے سے کہونگا۔ کہ وہ باوا جی کی موجودگی سے پورا پورا لابھ اٹھائیں ؀

(کرشن)

خریدار صاحبان سے عرض

سجنو! "پرکاش" آپ کا اپنا اخبار ہے۔ وہ جنم دن سے آپ کو آتمک بھوجن مہیا کر رہا ہے۔ اس لئے اُس کا اپنے پڑھنے والوں پر ویشش حق ہے۔ اور وہ یہ آشا رکھتا ہے۔ کہ جن گراہک سجنوں کا چندہ ختم ہو جاتا ہے۔ وہ خود ہی اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیا کریں۔ تاکہ "پرکاش" کو وی۔ پی بھیجنے کی آوشیکتا نہ پڑے۔ اور اس طرح خریدار صاحبان کو وی۔ پی کا مزید خرچ برداشت نہ کرنا پڑے۔ لیکن یہ کھید کا مقام ہے۔ کہ بعض بھائی تو خود بخود چندہ بھیجنا تو ایک طرف رہا۔ اپنے پیارے "پرکاش" کو زیربار کرنے کے لئے ہی۔ پی۔ پی واپس کر دیتے ہیں ایسے بھائیوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ وی۔ پی۔ پی واپس کر کے مفت میں دفتر کو زیربار نہ کریں۔ بلکہ بر موقعہ بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر "پرکاش" میں وی۔ پی۔ پی نہ بھیجنے کے متعلق اطلاع دیدیا کریں ؀

منیجر "پرکاش"۔ لاہور

ضلع حصار میں اکال

ضلع حصار میں کمی وزن سے بارش کی کمی اور پچھلی دو فصلوں کے خالی جانے کی وجہ سے سخت اکال پڑا ہوا ہے۔ ہر چند ضلع میں اناج کا بالکل ابھاؤ نہیں۔ پھر بھی ضلع کی نو لاکھ آبادی میں سے دو لاکھ انسان قحط کا شکار ہیں۔ اکال پیڑتوں میں آریہ سماجیوں کی بھی خاصی تعداد ہے۔ یہ خوشی کا مقام ہے۔ کہ شرلیتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے اکال پیڑت علاقجات میں امدادی مرکز کھولنے کا وچار کیا گیا ہے۔ لیکن امداد کا کام تب ہی سپھل ہو سکتا ہے۔ اگر آریہ بھائی اس وقت اپنی امداد کا ہاتھ بڑھائیں۔ اور جہاں جہاں سہایتا کی ضرورت ہو۔ وہاں شرلیتی سبھا کی وساطت سے اپنی سہایتا بھیج دیں۔ تاکہ سبھا پوری سرگرمی سے ریلیف کے کام کو جاری کر سکے۔ اور اس آڑے وقت میں اپنے پیڑت بھائیوں کی مصیبت کو ہلکا کر سکے ❊

اہم پولیٹیکل ملاقات

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مہاراجہ الور اپنے وزیر اعظم اور پولیٹیکل ایجنٹ کے ساتھ اس لئے دہلی آ رہے ہیں۔ تاکہ اپنی ریاست کی آئندہ تبدیلیوں کے متعلق والسرائے سے تبادلۂ خیالات کر سکیں۔ والسرائے ہند سے ملاقات تو ضروری ہے۔ کیونکہ برطانوی افواج نے ہی ریاست میں بغاوت کا قلع قمع کیا ہے۔ لیکن یہ ملاقات تب ہی کوئی قدر و قیمت رکھ سکتی ہے۔ اگر اس سے پہلے نریندر منڈل کو بغاوت کے متعلق اپنی رائے کے اظہار کرنے کا پورا پورا موقعہ مل جاتا۔ اگر اس ملاقات کے بعد ریاست میں غیر ہندوستانی افسروں کی بھرتی شروع ہو گئی۔ تو پھر ہمیں لامحالہ یہ کہنا پڑے گا۔ کہ حکومت نے اپنے تعاون کی حد سے زیادہ قیمت وصول کی ہے ❊

مولانا بخاری کا اُبال

مولانا عطا اللہ شاہ بخاری نے اپنی رہائی کے بعد امرتسر میں جو پہلی تقریر کی ہے۔ اُس میں آپ نے فرمایا ہے۔ کہ:-

"برادرانِ وطن سے ہم کسی بات میں پیچھے نہیں رہے۔ مگر اُن کا رویہ ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف رہا ہے" ❊

معلوم ہوتا ہے۔ کہ بخاری جی کو غلطی لگی ہے۔ برادرانِ وطن سے کسی بات میں پیچھے رہنے کا کیا ذکر۔ تحریک خلافت کی تواریخ شاہد ہے۔ کہ اس سے سابقہ خلافتی کارکن جیسا کہ مولانا شوکت علی اور مولانا بخاری ہیں۔ ہندوؤں کے خلاف آجکل اتہام تراشنے میں غیر خلافتیوں کو بھی مات کر گئے ہیں۔ مولانا بخاری کا اگر یہ خیال ہے۔ کہ ہندوؤں کا رویہ ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف رہا ہے۔ تو وہ تحریک خلافت کے زمانہ کی اپنی ان تقاریر کو دوبارہ پڑھنے کی کوشش کریں۔ جو کہ انہوں نے ہندوؤں کو چیلنج دینے کے لئے اُن ایام میں مختلف مقامات پر کی تھیں ❊

دورنگی چھوڑ دو

ہمارا عیسائی ہمعصر "نورافشاں" اپنے ۲۰ جنوری ۱۹۳۳ء کے پرچہ میں لکھتا ہے۔ کہ:-

"ہم تو خود مانتے ہیں۔ کہ مسیح پورا انسان ہے۔ اور بہ حیثیت انسان وہ مخلوق ہے لیکن اُس کی الٰہی ذات مخلوق نہیں"

عجیب حیرانگی کا معاملہ ہے۔ کہ ہمارا عیسائی ہمعصر دیدہ و دانستہ "آدھا تیتر آدھا بٹیر" والی کہاوت پر عمل کر رہا ہے۔ سوال تو یہ ہے۔ کہ کیا ابن مریم مخلوق تھا۔ یا غیر مخلوق۔ اگر مخلوق تھا۔ تو پھر اُسے غیر مخلوق کہنا کونسی منطق ہے؟ کیا حضرت مسیح کی انسانی ذات اور الٰہی ذات یکجا تھیں۔ یا جدا جدا۔ اگر وہ یکجا تھیں تو دوسرے انسانوں کی نسبت اس میں کون سی ایسی خصوصیت تھی جس کی بناء پر اُسے غیر مخلوق کا خطاب دیا جا رہا ہے ❊

تحقیقاتی کمیشن

ریاست الور میں جو واقعات رونما ہوئے۔ بیرونی ایجی ٹیٹروں نے جس طرح وہاں اودھم مچایا۔ وہ ایسی باتیں ہیں۔ جن کا تعلق براہ راست مہاراجہ صاحب الور سے ہے۔ اس کے بعد نریندر منڈل سے ہے۔ کیونکہ یہی ایک ایسا منڈل ہے۔ جو کہ ہندوستان کی جملہ ریاستوں کی ترجمانی کا حق ادا کرنے کا دعوےٰ کر سکتا ہے۔ ریاستوں میں جو فسادات نمودار ہوں۔ اُن کی تحقیقات کے متعلق جب تک نریندر منڈل حکومت ہند کے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ سے مل کر کوئی خاص سکیم منظور نہ کرا لے۔ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کو خود ہی پیش قدمی کر کے کوئی تحقیقاتی کمیشن مقرر نہیں کرنا چاہیئے۔ ورنہ ڈر ہے۔ کہ اس طرح سے والیانِ ریاست کا وقار خاک میں مل جائے گا۔ اور ان کو ریاست کے اندرونی معاملات کے سنبھالنے میں ناکارہ عضو قرار دیا جائے گا ❊

غیر مساوی سلوک کی ممانعت

بمبئی سے یہ شبھ سماچار آیا ہے۔ کہ حکومت بمبئی نے تمام میونسپلٹیوں۔ سرکاری سکولوں۔ ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں احکام بھیج دیئے ہیں۔ کہ آئندہ اچھوت جاتیوں سے غیر مساوی سلوک نہ کیا جائے۔ اگر کیا گیا۔ تو حکومت مزید کارروائی کرے گی" ❊

حکومت بمبئی نے تو اپنا فرض ادا کر کے نیک نظیر قائم کر دی۔ دیکھئے۔ اب حکومت مدراس مندر پرولیش بل کے متعلق بھی ایسا ہی کرتی ہے یا کہ نہیں۔ اگر حکومت مدراس نے اس بارہ میں حکومت بمبئی کی تقلید کی۔ تو سمجھو۔ کہ اُس نے نہ صرف صوبہ کے ترقی یافتہ طبقہ کو ہی خوش کیا۔ بلکہ آئندہ مجلسی سدھار کے لئے راستہ صاف کر دیا ❊

وقار کا ہوّا

یہ وقار ہی ہے۔ جو کہ بہت سی غلط فہمیوں کا موجب بن رہا ہے۔ مہاتما گاندھی جی فرماتے ہیں۔ کہ اُونچی ذات والوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اچھوتوں کو اپنا بھائی سمجھ کر ان سے رواداری کا برتاؤ کریں۔ اُونچی ذات والوں کے اندر جو تنگ دل طبقہ ہے۔ وہ یہ اعتراض کرتا ہے۔ کہ اس طرح اچھوتوں کی نظر میں ہمارا وقار کم ہو جائے گا۔ صرف ذات پات کا کیا ذکر۔ سیاسیات میں بھی یہی بات بہت سی غلط فہمیوں کا موجب ثابت ہو رہی ہے۔ مثال کے طور پر ایک مندر پرویش بل کو لیجئے۔ جو کہ مدراس کونسل میں پیش ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ مندروں میں داخلہ کے متعلق اچھوت بھائیوں پر جو پابندیاں عائد ہیں۔ وہ آئینی طور پر اڑا دی جائیں۔ لیکن رجعت پسند طبقہ کی مخالفت کا ہم کس طرح ماتم کریں۔ کہ اسے اس بل میں بھی وقار کا ہوّا نظر آ رہا ہے۔ چنانچہ دہلی کا ۲۱ جنوری ۱۹۳۳ء کا تار مظہر ہے۔ کہ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنر مدراس نے وزیر ہند پر زور ڈالا ہے۔ کہ مدراس کونسل والے مندر پرویش بل کو پیش کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ کیونکہ اگر یہ پاس ہو گیا۔ تو کانگرس کے وقار میں اضافہ ہو جائے گا" ❊

سمجھوتہ ہو گیا

ہمیں یہ سنکر خوشی ہوئی ہے۔ کہ کچھ عرصہ سے غرض دوست اصحاب کی انگیخت پر سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا اور اس کے اُپدیشکوں کے درمیان جو تنازعہ کھڑا ہو گیا تھا۔ وہ آنریبل رائے بہادر لالہ رام سرن داس۔ گوسوامی گنیش دت اور سوامی پرکاشانند جی کی مساعیٔ جمیلہ سے خوش اسلوبی سے طے ہو گیا ❊

آریوں کا وشال کاریہ کھشیتر

مدراس پرانت کی ساماجک و دھارمک اوستھا پر ایک سرسری نظر

(از شری پنڈت گیتو دیو گیانی - مدراس)

کھشتری ہمیشہ یدھ میں پرستی رہتا ہے۔ وُہ اپنی تلوار کو زنگ لگنے نہیں دینا چاہتا۔ اُسے ایک اگر بڑ کوتی کے سنبدوں میں سدا نئے میدان اور نئے دشمن ملنے چاہئیں۔ ان کے بغیر اُس کے ہاتھوں کی کھجلی نہیں مٹتی۔ کسی زندہ جماعت کا بھی یہی حال ہے۔ اس کے سامنے بھی جب تک نیا پروگرام اور نیا کاریہ کھشیتر موجود رہتا ہے۔ تب تک وُہ اُنتی کے راستہ پر قدم اُٹھائے چلی جاتی ہے۔ مگر جونہی جنگ ختم ہوا۔ اور دشمن کو شکست دی۔ اس جماعت میں آلسیہ اور تنزل شروع ہو جاتا ہے۔ اور وقتاً فوقتاً لڑائی کی قدرتی خواہشات کو مٹانے کے لئے وہ خانہ جنگی کے میدان میں آ اُترتی ہے۔

آریہ سماج کی موجودہ حالت اس سے کسی قدر بہتر نہیں۔ اس کا سماج سدھار کا سارا پروگرام ہندو سبھا اور کانگرس نے اپنا لیا ہے۔ اور دھارمک رُوڑھیوں کے ورودھ موجودہ تعلیم خود بخود بغاوت کر رہی ہے۔ ان حالات میں آریہ سماج کے سامنے کوئی خاص کام نہیں دکھلائی دیتا۔ اور شاید یہی وجہ ہے۔ کہ اپنے ہی کیمپ کی ذرا ذرا سی باتیں اتنی بڑی شکل اختیار کرتی ہیں۔ جیسا کہ سوامی ستیانند جی کا پستک "بھگتی پرکاش" گزشتہ سال سے جھگڑا چل رہا ہے۔

پراچین کال میں راجہ لوگ اپنے ہی پڑوسی کو جیت کر سنتشٹ نہیں ہو جاتے تھے۔ وُہ اشومیدھ یگیہ کرتے تھے۔ جس میں ایک گھوڑے کو ایک آزمودہ یودھا کے ساتھ دُور دراز ممالک کے جیتنے کے لئے بھیجا جاتا تھا۔ ہماری سمجھ میں اگر اس وقت پنجاب اور سنیکت پرانت میں آریہ سماج کے سامنے کوئی نئے میدان اور نئے دشمن موجود نہیں۔ تو اپنے پرانتوں سے باہر ایسی اچھی جگہیں ہیں۔ جہاں اپنی طاقت کو مفید طور پر کام میں لایا جا سکتا ہے۔ ہم اس چھوٹے سے لیکھ میں پاٹھکوں کا دھیان بھارت کے دکھشنی حصہ یعنی مدراس پریذیڈنسی کی اور کھینچنا چاہتے ہیں۔

مدراس کا وستار

دیسی ریاستوں کو ملا کر مدراس کا رقبہ تین لاکھ مربع میل ہے۔ اور سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے مطابق اس کی آبادی پانچ کروڑ تک پہنچ گئی ہے۔ اودھر کلکتہ پرام پورتے مدراس تک اور ادھر راس چیری سے دھنش کوٹی و راس کماری تک سب مدراس کا ہی پھیلاؤ ہے۔ اس پریذیڈنسی کی راجدھانی مدراس شہر بہت وسیع اور مشہور جگہ ہے۔ اس کی موجودہ آبادی آٹھ لاکھ کے قریب ہے۔ یہاں کی سبھیتا۔ سنسکرت آدی انیہ پرانتوں سے کئی درجہ زیادہ اونچی ہے۔ مدراسیوں کی عقل اور علمیت ہندوستان کے تمام صوبوں سے اوّل درجہ کی ہے۔ یہاں کی لاکھوں استریاں پڑھنا لکھنا بخوبی جانتی ہیں۔ گریجویٹ استریاں بھی ہمارے خیال میں ۲۵ ہزار سے کم نہ ہوں گی۔ اتنی تعلیم کے باوجود بھی یہاں کی دھارمک و ساماجک اوستھا سنتوش جنک نہیں۔ دھرم کے نام پر انیاچار ہوتے ہیں۔ شاستروں کے نام پر دُراچار کیا جاتا ہے۔ مٹھوں اور مندروں کی آڑ میں شیطنت کے شکار کھیلے جاتے ہیں۔ یہاں دیوتاؤں کے لئے ہزاروں لاکھوں استریوں کا جیون بھرشٹ کیا جاتا ہے۔ اونچی جاتی کے ہندو اپنے انیاچاروں کی وجہ سے جان بوجھ کر ہر سال لاکھوں اچھوتوں کو عیسائیت اور اسلام کے گڑھے میں دھکیل رہے ہیں۔ اسی واسطے ہم کہتے ہیں۔ کہ مدراس آریوں کا کاریہ کھشیتر ہے۔ جہاں نئے میدان اور نئے دشمن مقابلہ کے لئے موجود ملیں گے۔

براہمن و نان براہمن

بمبئی کے کچھ حصوں اور سارے مدراس پریذیڈنسی میں براہمن و نان براہمن کا سوال زوروں پر ہے۔ جیسے پنجاب و بنگال میں ہندو مسلمان ہیں۔ ویسے ہی جنوبی ہندوستان میں براہمن و نان براہمن ہیں۔ مدراس میں براہمنوں کی کل تعداد پینتیس لاکھ سے زیادہ نہ ہو گی۔ مگر پھر بھی ان کا دبدبہ اتنا زیادہ ہے۔ کہ نان براہمن ان سے خم کھاتے ہیں۔ براہمن شریر کا دُبلا پتلا۔ سوبھاؤ میں نہایت ڈرپوک مگر کام کاج میں بڑا ہوشیار ہے۔ آج صدیوں سے شکھشا کا ایک ماتر ادھیکاری ہونے کی وجہ سے اس کی بدھی بہت تیز ہے۔ دھارمک درشٹی سے بھی سماج میں گورو یا پروہت ہونے کی وجہ سے اس کا بہت مان ہے۔ راجیہ میں کاریہ کرنے کے کارن اس کے ہاتھوں میں شکتی ہے۔ آج سے قریباً ۲۵ سال پہلے کرم یا پٹواری سے لے کر ہائی کورٹ کے جج تک سب نوکریاں اس کے ہاتھ میں تھیں۔ مگر گزشتہ کچھ سالوں سے مہربان سرکار نے نان براہمنوں کو جگا کر براہمنوں کے خلاف کھڑا کر دیا ہے۔ اب حالت یہ ہے۔ کہ پورانوں کے پرشو رام کی طرح نان براہمن دنیا سے براہمنوں کو چُن چُن کر تلوار کے گھاٹ اُتارنا چاہتے ہیں۔

نوکریوں کی بابت اتنا لکھنا کافی ہے۔ کہ جب سے نان براہمن پارٹی کو ادھیکار ملا ہے سب سرکاری و نیم سرکاری محکمہ جات میں یہ حکم ہو گیا ہے۔ کہ کسی بھی جگہ پر براہمن کو نوکری نہ دی جائے۔ یہاں تک کہ دفتروں کی چپڑاس گری بھی اُن کے لئے خالی نہیں۔

مدراس کے نان براہمن سنگھ میں صرف شودر ہی شامل ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ کھشتری اور ویش تو اس صوبہ میں پایا ہی نہیں جاتا۔ ہاں جو کچھ تھوڑے سے راڑو کہلانے والے آندھرا دیش کے پربوار ہیں۔ اُن کی کوئی راج نیتک ستّا نہیں۔ باقی رہے وَیش لوگ۔ کیونکہ ان کا کھان پان اور کٹّر پن براہمنوں سے زیادہ ملتا جلتا ہے۔ اس لئے ان کی ہمدردی قدرتاً براہمنوں کے ساتھ ہے۔ اور کیونکہ سب وَیش سبزی خور ہیں۔ اور سب شودر مانس خور ہیں۔ اس لئے ان دونوں کی آپس میں نہیں پٹ سکتی۔

اب حالت یہ ہے۔ کہ نان براہمنوں کی براہمنوں سے دشمنی اس قدر بڑھ گئی ہے۔ کہ وُہ کسی بھی پرانی ماتر کو جس میں براہمنوں کا تعلق دکھلائی دیتا ہو۔ ورودھ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اس امر کو ثابت کرنے کے لئے اتنا لکھنا کافی ہے۔ کہ مدراس کے کئی استھانوں پر نان براہمنوں نے براہمنوں سے دشمنی کے خیال کی وجہ سے بے شمار مندر توڑ دئے ہیں۔ مورتیاں سمندر میں بہا دی ہیں۔ اور وید شاستر منوسمرتی آدی گرنتھوں کو کھلے بازار اگنی دیوتا کے ارپن کیا ہے۔ ان دونو (براہمنوں و نان براہمنوں) کے ورودھ میں آریہ سماج کے کاریہ کرتاؤں کی حالت بہت نازک ہو گئی ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے مورتی پوجا۔ شرادھ اور جات پات کے خلاف لگاتار پرچار کرنا ہے۔ اس لئے قدرتی طور پر براہمن اُنہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور کیونکہ آریہ سماج کا آدھار وید آدی شاستر ہے۔ اور انہی کے آدھار پر آریہ سماج کے پرچارک و یاکھیان دیتے ہیں۔ اس لئے ودھ کے چلے نان براہمنوں کو اس میں بھی براہمنزم کی بو آتی ہے۔ اور دیپر سوامی جی کیونکہ جاگیسے آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند بھی جنم سے براہمن تھے۔

اچھوت جاتی

مدراس پرانت اچھوتوں کے لئے بدنام ہے۔ یہاں پر صرف ایسے ہی لوگ ہیں۔ کہ جن کے چھونے سے پاپ لگتا ہے۔ بلکہ ایسے بھی ہیں۔ کہ جن کے نزدیک آنے اور دیکھنے ماتر سے براہمن کا پوتر شریر بھرشٹ ہو جاتا ہے۔ اور اس کو کپڑوں سمیت اشنان کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ ٹراونکور ریاست کے کچھ حصے اور تامل ناڈو کے کچھ حصے ایسے ہیں۔ جن کے جنگلوں میں وُہ اچھوت جاتیاں بستی ہیں۔ جو کہ ڈارون کے بن مانسوں کی طرح درختوں پر ہی بسیرا کرتی ہیں۔ جنگل کے پتے جن کا بستر اور جانوروں کا کچا گوشت جن کی خوراک ہے۔ مندروں کی نزدیک کی سڑک پر چلنا تو درکنار۔ کہیں کسی بھی گاؤں یا شہر کی کسی بھی پکی سڑک پر آنا جانا جن کے لئے منع ہے۔

اگرچہ گزشتہ چند سالوں سے لیبر ڈیپارٹمنٹ ان اچھوت جاتیوں کی حالت کو سدھارنے کا پریتن کر رہا ہے۔ مگر عیسائی اور مسلمان ہندوؤں کی اس بے رحمی اور تنگ دلی کا پورا فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ گزشتہ مردم شماری کے مطابق سارے ہندوستان کے عیسائیوں کی تعداد کا ۶۰ فیصدی مدراس کے صوبہ میں ہی پایا جاتا ہے۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ پاٹھک یہ پڑھ کر حیران ہوں گے۔ کہ کوچین اور ٹراونکور کی ہندو ریاستوں میں ۲۹ اور ۲۷ فیصدی عیسائیوں کی آبادی ہے۔ مسلمانوں کی محنت کا نتیجہ ہمیں اگلی مردم شماری تک پتہ لگے گا۔ یہاں ہم صرف اتنا ہی لکھ دینا کافی سمجھتے ہیں۔ کہ نظام حیدر آباد کی ریاست کے درجنوں مُلّاں اور پنجاب کے کئی احمدی پرچارک اس وقت بڑے زور شور سے مدراس کے اچھوتوں میں تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔

ولائیت کی گول میز کانفرنس میں مسلمان اور انگریز جماعتوں سے مل کر اچھوتوں کے پرتی ندھی ڈاکٹر امبیدکر نے جس ذہنیت کا اظہار کیا۔ اس سے صاف اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ہوا کا رُخ کس طرف ہے۔ ہم اپنے ذاتی تجربہ سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ جہاں کچھ سال پہلے مدراس میں نان براہمنوں کو براہمنوں کے خلاف کھڑا کیا گیا تھا۔ وہاں پر آج اچھوتوں کو ان دونو کے خلاف کھڑا کیا جا رہا ہے۔ اس حکمت عملی کا صرف ایک ہی مدعا ہو سکتا ہے۔ کہ ہندوستان کو ایسی چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ کہ جس سے ملک کا سنگھٹن بالکل ٹوٹ جائے۔ اس سے جہاں راج نیتک نقطۂ خیال سے دیش کو بھاری دھکا لگ رہا ہے۔ وہاں دھارمک درشٹی سے بھی کروڑوں اچھوتوں کو پراچین ہندو دھرم سے علیحدہ کر کے انکے اسلام و عیسائیت کے دریا میں بہہ جانے کا از حد خطرہ ہے۔ ایسے وقت میں اگر کوئی شکتی ہندو دھرم و ہندو سماج کی رکھشا کر سکتی ہے۔ تو وُہ شکتی کیول آریہ سماج ہی ہے۔ اس لئے ہم بہت دیر سے آریہ سماج کے نیتاؤں کا خیال اس طرف کھینچنا چاہتے ہیں۔

دیوداسیاں

یوں تو جنوبی ہند میں استریوں کی دشا شکشا کی

درشتی سے بہت تنگی مختل ہے۔ مگر شادی وغیرہ کی رسومات میں مدراس کا صوبہ بہت پچھڑا ہوا ہے۔ اخبار بین لوگ جانتے ہیں۔ کہ شاردا ایکٹ کے سب سے بڑے ورودھی مدراس کے آچاریہ آئنگر اور آئنگر لوگ ہی تھے۔ وہاں اب تک بھی براہمن دینے سات آٹھ ورش کی عمر میں اپنے معصوم بچوں کی شادیاں کر دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ چھوٹے بچوں کی اموات اور ودھواؤں کی تعداد ترقی کرتی جاتی ہے۔

پرنتو اس سے بھی بڑھکر افسوسناک و دردناک حالات ان غریب عورتوں کے ہیں جن کو دیوداسیاں کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ دیوداسیاں کون ہیں؟ اگر ہمیں اس کا صاف جواب دینا ہو۔ تو ہم کہیں گے۔ کہ وہ ابھاگی (بدقسمت) ہندو استریاں ہیں۔ جنہیں اپنی عزت بیچ کر اپنا پیٹ پالنا پڑتا ہے۔ مگر ہندو سماج نے اپنی سیاہ دلی کو چھپانے کے لئے انہیں دیوداسی کا نام دے دیا ہے۔ دیوداسی پرتھا کے اتہاس میں نہ جاکر ہم صرف اتنا لکھ دیتے ہیں۔ کہ دکشنی بھارت کے ہر ایک بڑے مندر کے ساتھ سینکڑوں دیوداسیاں لگی ہوئی ہیں۔ جن کا پیشہ دیوی دیوتاؤں کے سامنے گانا بجانا اور ناچنا ہے۔ کہنے کو تو دیوداسیوں کو مندروں کی طرف سے انعامات دئے جاتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ بیچ کے دلالوں سے بچ کر بہت کم ان بدقسمت عورتوں کے ہاتھوں میں پہنچتا ہے۔ پیٹ پالنا ضروری ہے۔ اس واسطے یہ عورتیں سربازار اپنے دھرم کو بیچنے پر مجبور ہوتی ہیں۔ اس گراوٹ کی ایک وجہ اور بھی ہے۔ لاکھوں دیوداسی کہلانے والی استریوں کو پراچین پرتھا کے انوسار فقط مندر کے دیوتا سے وواہ کرنے کا ادھیکار ہے۔ سادھارن گرہستیوں کے سمان وواہ کر کے پتی پتنی کے سمبندھ سے یہ نہیں رہ سکتیں۔ اس کا نتیجہ جو لازمی ہے۔ وہی ہو رہا ہے +

اگرچہ گزشتہ کئی سالوں سے ڈاکٹر متھو لکشمی ریڈی وغیرہ اس کے خلاف جہاد کر رہے ہیں۔ مگر میری ادنیٰ رائے میں آریہ سماج جیسی طاقتور جماعت کے لئے ہی یوگیہ ہے۔ کہ وہ اپنے مشنری سپرٹ والے زبردست پرچارکوں سے اس نہایت بری رسم کے خلاف آواز بلند کرا سکتی ہے

مٹھ اور مٹھادھیش

مدراس میں جتنے کافی ہوٹل ہیں۔ ان سے کہیں زیادہ مٹھ اور مندر پائے جاتے ہیں۔ مندر بھی کوئی معمولی نہیں۔ مدراس کا ایک پارتھ سارتھی مندر اتنا امیر ہے۔ کہ اس کی آمدنی سے لاہور کے ڈی۔ اے۔ وی کالج کا سارا خرچ باآسانی نکالا جا سکتا ہے۔ ترو پتی کے مشہور مندر کی آمدنی اس قدر ہے۔ کہ بنارس ہندو یونیورسٹی جیسی کئی تعلیم گاہیں بخوبی چلائی جا سکتی ہیں۔ اور شری رنگم مدورا اور رامیشورم کے مندر اتنے وشال ہیں کہ ان میں سے ایک ایک کی آمدنی سے بیسیوں ہردوار کے گورو کل چلائے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح اتنی بڑی آمدنی والے مندر الگ الگ مہنتوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ جنہیں ہر قسم کے عیش و عشرت کے سامان۔ بڑھیا کھانے۔ بیش قیمت پوشاکیں اور نہایت خوبصورت دیوداسیاں لونڈیاں ہر وقت دروازوں پر ہاتھ باندھے کھڑی رہنے والی مہیا ہیں۔ ان کے آچار وہار کی حالت کیا ہوگی؟ یہ آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ ہندو دھرم کی رکشا کا بوجھ جن شخصوں کے کندھوں پر پڑا ہوا ہے۔ وہ کیسی خوبی سے نبھا رہے ہیں۔ اسے بیان کرنے کی یہاں ضرورت نہیں۔ ہم لیکھ کو زیادہ لمبا نہ کرتے ہوئے صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں۔ کہ جنوبی ہندوستان میں ہندو دھرم و ہندو سماج کی جڑیں کھوکھلی ہو چکی ہیں۔ جات پات کے جھگڑوں اور مہنتوں کے دُراچاروں نے اس کی کشتی کو بالکل جرجر بنا دیا ہے۔ دن بدن ہندو دھرم کی کشتی اپنے پاپ کے وزن سے بھاری ہو رہی ہے۔ دھار تیز ہے۔ کشتی کے اندر پانی بھر رہا ہے۔ ملاح بےخبر سو رہے ہیں۔ پال آندھی کے جھونکوں سے پھٹ چکے ہیں۔ ایسے وقت میں اگر ہندو دھرم کو کسی سے امید ہو سکتی ہے۔ تو کیول آریہ سماج سے ہے۔ کیا آریہ نوجوان اس موقع پر مدراس پرانت میں ویدک دھرم کی سیوا کے لئے اپنے جیون کو ارپن کرنا اپنا لکشیہ بنائیں گے؟

آریہ پاٹھ شالہ دھامڑ کی نازک حالت

موضع دھامڑ ضلع روہتک میں عرصہ دس گیارہ سال سے آریہ پاٹھ شالہ گورو کل وبھاگ کی طرف سے چل رہی ہے۔ مگر اب اس کی حالت بالکل خراب ہو رہی ہے۔ اور چند دنوں میں یہ پاٹھ شالہ ٹوٹنے والی ہے۔ اس کے کارن دو ہیں۔ ایک یہ کہ اس کی مالی حالت بالکل کمزور ہے۔ اور دوسرے ماسٹروں کو تنخواہ بھی وقت پر نہیں ملتی +

اب آریہ سماج مندر بنایا گیا۔ جس میں پاٹھ شالہ لگتی ہے۔ اس پر بہت سا روپیہ خرچ ہوا۔ اس خرچ کو پورا کرنے کے لئے دیہاتی رسم ادا کی گئی یعنی چادر بچھائی گئی۔ جس میں آس پاس کے گاؤں اکثر روپے پیسے سے پنچایتی کام کی مدد کیا کرتے ہیں۔ اور چادر (جلسہ) بالکل ناکام رہی ہے (نامہ نگار)

اچھوت

(از شری لکشمی چندجی نسیم۔ نور محلوی)

یہ وہ گلشن ہے اجاڑا باغبانوں نے جسے — یہ خزانہ وہ ہے لوٹا پاسبانوں نے جسے
یہ وہ ہے مظلوم مارا مہربانوں نے جسے — یہ وہ نقشہ ہے بدل ڈالا زمانوں نے جسے
وہ بہار گل ہے یہ لوٹا خزانوں نے جسے
راز وہ رسوا کیا ہے رازدانوں نے جسے

یہ وہ لاشہ ہے کہ جس پر نوحہ خواں کوئی نہیں — یہ وہ بیکس ہے کہ جس پر مہرباں کوئی نہیں
وہ خزانہ ہے کہ جس کا پاسباں کوئی نہیں — وہ زمیں ہے جس کے سر پر آسماں کوئی نہیں
وہ گلستاں ہے کہ جس کا باغباں کوئی نہیں
یہ وہ بلبل ہے کہ جس کا آشیاں کوئی نہیں

راہزن ملتے ہیں کوئی پاسباں ملتا نہیں — گمرہوں کو کچھ نشانِ کارواں ملتا نہیں!
بلبل بے بال و پر کو آشیاں ملتا نہیں — غمرساں ملتے ہیں اور راحت رساں ملتا نہیں
بستیٔ دل میں خوشی کا کچھ نشاں ملتا نہیں
آسماں پر ہے مزاج آسماں ملتا نہیں

چرخ بھی ہستی بیکس کو مٹانے لگ گیا — بیکس و مظلوم کو ہر اک ستانے لگ گیا
صبر کس و ناکس سے آنکھیں دکھانے لگ گیا — رہنمائی سے خضر بھی دم چرانے لگ گیا
درد دل بھی اس کی ہمت آزمانے لگ گیا
الغرض سارا وقار اس کا ٹھکانے لگ گیا

رہتے ہیں دنیا میں پر دنیا کا نشاں ملتا نہیں — آستاں ملتا ہے سنگ آستاں ملتا نہیں!
لا سکے جو تاب غم وہ رازداں ملتا نہیں — کس گھڑی کس وقت رنج دو جہاں ملتا نہیں
ہائے اس کی جستجو ہے جو یہاں ملتا نہیں
ملتے ہیں آلام جاں۔ آرام جاں ملتا نہیں

بھولے بھٹکے کو رہِ حق پر لگانا چاہئے — بے ٹھکانے کے لئے کوئی ٹھکانا چاہئے
آج کل دشمن کو بھی اپنا بنانا چاہئے — یہ تو اپنا ہے اسے تو منہ لگانا چاہئے
یہ گماں یہ نقش یہ وہم اب اٹھانا چاہئے
رحمت حق کے لئے کوئی بہانا چاہئے

اور سکھانے ہیں اپنا ہے تو اپنا ہے یہی — اس کو تم اپنا بنا لو تم کو اچھا ہے یہی
بس تمہاری شان کے شایاں ہے زیبا ہے یہی — حاصل دنیا و دیں کا اک طریقہ ہے یہی
ہندوؤ! ہندو دھرم کا بھی تقاضا ہے یہی
وید اور پراچین سمیتا کا بھی کہنا ہے یہی

ہم لوک اور پنڈت ساتولیکر جی کا ویدک دھرم

(از شری پنڈت بھگت رام جی ٹوکھ نواہی)

"پرکاش کے پاٹھک اچھی پرکار سے جان چکے ہیں کہ پرتھما وڈوانوں۔ سداچاری کرم نشٹھ - جیتندری۔ آچاریوں کا نام ہے - جو بان پرست آشرم میں پرویش کر چکے ہیں۔ یا گورو کلوں میں آچاریہ کا کام کرتے ہیں یا راجیہ سبھا میں وششٹھ پدوں پر نیکت ہو کر راجہ کو صلاح مشورہ دینے کا کام کرتے ہیں۔ یا گرہستی پرشوں کو موقعہ بموقعہ اپدیش دیتے اور ان کو ویدک دھرم میں آرُوڑھ کرانے کے لئے بھرمن کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اب ہم یم اور یم لوک کا ورنن کر کے ورشا لنے کا یتن کریں گے۔ پہلے نیکھوں میں اتھرو وید کانڈ ۱۸ سوکت ۳ منتر ۱۳ کے آدھار پر بیان کیا جا چکا ہے۔ کہ بان پرست آشرم میں جو کوئی وید وگیتا سب ودوانوں میں سب سے بڑا ودوان ہو۔ جس کی بدھی سب سے ادھک پرکاش والی ہو۔ جو سب پتروں کا پربندھ کرتا ہو۔ اسی کو یم کہتے ہیں۔ وہی ودّوان پتروں کا راجہ کہلاتا ہے۔ اس واسطے بان پرست آشرم کا نام یم لوک ہے۔ اس واسطے گرہستی لوگ جن کو وید منتر نے وشوامتر کا نام دیا ہے۔ جس کا مطلب صاف ہے۔ جو سب کا مترہے۔ سب کا دوست ہے۔ سُکھ کے سمے ہر ایک کا سہارا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ گرہستھ آشرم ہی باقی تین آشرموں کا آدھار ہے۔ اُسی کی امداد سے پالن اور پوشن کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ محنت کر کے ان آشرموں کے سب پدارتھوں کو پیدا کرنے والا۔ روزی رزق وغیرہ گرہستی پُرش استری ہی ہے۔ اور دوسری طرف سب ودوانوں کو پیدا کرنے والا بھی گرہستی ہی ہے۔ اس واسطے اس کو وشوامتر کے نام سے پکارا گیا ہے۔ جس کا جینے فرض بتلایا ہے۔ کہ وہ ایسے ودوان کو تی کی جس کو یم کہا گیا ہے۔ اَن دھن وغیرہ سے سدا امداد دیتا رہے۔ تاکہ بان پرست آشرم کا انتظام بھلی پرکار کیا جاسکے۔ جس کے مطلب کو نظر انداز کرتے ہوئے پنڈت ساتولیکر جی اپنی کتاب ویدک دھرم کے صفحہ ۲۷۵ پر لکھتے ہیں۔ کہ اس منتر میں یم لوک بن گئے ہوئے منتے لئے ارتھات موت کے لئے تل مترت دھان دینے کا اُپدیش ہے۔

پنڈت جی کو خود بخود خیال آگیا۔ کہ اس لوک میں دئے گئے تل اور دھان مرت کے پاس کیسے جاتے ہیں۔ اس واسطے کوئی اور صورت نکالنی چاہئے۔ اس واسطے لکھتے ہیں۔ کہ یہ تل مترت دھان یم راجیہ میں جا کر کس روپ میں پرینت (تبدیل) ہو جاتے ہیں یہ منترمیں بتلایا ہے صفحہ ۲۷۶ پر لکھتے ہیں۔ اور یہاں پر دھان تل یم راجیہ میں جا کر کس روپ میں پرینت (تبدیل) ہو جاتے ہیں۔ یہ درشایا گیا ہے۔ ان دونو منتروں کے انوسار دھان و تل یم لوک میں رہتے ہوئے کے لئے دینے چاہئیں۔ کیونکہ اس کی زندگی کا ایک ماتر آدھار ہے۔ ان منتروں میں بھی دیکھئے کہ یم لوک میں یم کا ... کا ہی گرہن ہے۔ ... جا کر رکھتا ہے۔ ... بھی کیا ہو سکے گی؟

اب ہم ان دونو منتروں کے ارتھ کر کے پرکاش کرنا چاہتے ہیں۔ کہ سائن آچاریہ جی اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے ودّوان کہاں کہاں پر غلطی کر کے وید کا یتھارتھ ارتھ نہیں سمجھ سکتے۔ وید منتر اس پرکار ہے:۔

यास्ते धानाः अनु किरामि
तिल मिश्रा स्वधावतीः ।
तास्ते सन्तु विभ्वीः प्रभ्वी तास्ते
यमो राजानु मन्य ताम् ॥
अथर्व १८।४।४३. १८।३।६९.

(پرکھو اپدیش دیتے ہیں) جوامرت سے بھری ہوئی تشنہ پرتی سے بھگت دھارن اور پوشن کرنے والے (جو) ہیں۔ ان کو تیرے لئے سنسار میں یا گرہ آشرم میں یا ہر ایک گھر میں بھیجتا ہوں۔ وہ سب تیرے لئے (اے گرہستی پرش) انیک ہونیوالے گنوں سے یکت ارتھات سنتانوں کو اُوتپن کر کے ایک سے انیک ہونیوالے اور ترپتی اور اُوتپتی وغیرہ گنوں سے سمرکشت والے ہوں۔ وہ تیرے لئے سب کو نیم میں رکھنے والا یم بھو پانیاں نے کاری راجہ بھوگنے کی شکتی پردان کرے۔

اس وید منتر میں پرماتما گرہست آشرمی کو اپدیش دیتے ہیں۔ کہ سنسار میں آنے والے جیو ایک سے انیک ہو کر پوری عمر کو پراپت کرتے ہوئے گرہ آشرمی پرشوں کے لئے آنند پراپتی کا سادھن بنیں۔ دکھ دینے والے ہوں۔ اور ہر ایک پرکار سے سمپورن سکھوں کو بھوگنے والے ہوں۔ جلدی مرنے والے نہ ہوں۔ اگر پنڈت ساتولیکر جی کے ارتھ لئے جائیں۔ تو وہ وید منتر کے ارتھ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ دھان ارتھات جو کے بھنے ہوئے دانے۔ لوز (विभ्वी) وبھوی اور (प्रभ्वी) پربھوی شبد لے معنی ہیں جاتے ہیں۔ کیونکہ اس کے ارتھ ایک سے انیک ہونے والے کی طاقت رکھنے والے ہیں بھنے ہوئے دانے نہ اُوتپتی ہو سکتے ہیں۔ اور نہ انیک ہو سکتے ہیں۔ اس واسطے دھانا شبد کے ارتھ دھارن اور پوشن کرنے والے ہی ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے اناہی کوش میں درشایا ہے۔

پنڈت ساتولیکر جی اس کا ارتھ اس پرکار کرتے ہیں۔ صفحہ ۲۷۵ "تیرے لئے جن تلوں سے مترت ارتھات ملے ہوئے سودھا والے دھانوں کو انو کرتا سے پھینکتا ہوں۔ وہ دھان تیرے لئے آ دیکھنے والے و پربھوت ماترا میں یعنی بہت ماترا میں ہوں۔ انہیں تجھے دینے کے لئے یم راجہ انومتی دے۔ یم کے راجیہ میں یم کی انومتی کے کسی کو کچھ نہیں دیا جا سکتا۔ اتہ اس کی انومتی مانگی گئی ہے"۔

پنڈت جی بتلاتے ہیں۔ کہ اس میں کس شبد سے مُردوں کو تل اور دھان دینے کا ارتھ ہے۔ سوائے گرڑ پوران کے کہیں اس مطلب کا ذکر نہیں آتا۔ اب ذرا دوسرا منتر بھی سن لیجئے گا۔ جس میں پنڈت جی لکھتے ہیں۔ کہ وہ تل اور دھان کس پرکار روپ کو تبدیل کر کے مُردوں کو پہنچتے ہیں۔

धाना धेनुरभवद् वत्सो अस्या
स्तिलो ऽभवत् । तां वै यमस्य
राज्ये अक्षितामुपजीवति ॥
अ। १८।४।३२.

پنڈت ساتولیکر جی سائن آچاریہ جی کی نقل کرتے ہوئے یہ نہیں وچار کرتے۔ کہ پہلا دیا ہوا منتر اتھرو وید میں مختلف جگہوں پر دیا گیا ہے۔ اگر اس منتر کا تعلق اس منتر سے ہوتا۔ تو وہ اس کے آگے یا پیچھے دیا جاتا۔ اس منتر کا تعلق اسی سوکت کے اکتیسویں منتر سے ہے۔ جس میں بان پرست آشرمی لوگوں کے وستروں کا ورنن کیا گیا ہے۔ کہ بان پرست آشرم میں رہنے والے لوگ کس کس چیز کو اپنے لئے وستر بنائیں۔ اور اس منتر میں ان کی خوراک کا اپدیش دیا گیا ہے۔ اور اس سے آگے ۳۳ ویں منتر میں بھی خوراک کا اپدیش کرتے ہوئے ورنن کیا گیا ہے۔ وید ارتھ اس پرکار ہے:۔

تازہ بیاہی ہوئی گو (تیرے لئے) ہے بان پرست آشرمی ودوان (پُرش) دھارن اور پوشن کرنے والی ہو۔ اور اس گئو کا بچھڑا تیرے لئے پیار کرنے کے لئے ہو۔ ارتھات گئووں کے دودھ۔ دہی اور مکھن سے اپنا جیون نرواہ کر۔ اور اس کے بچوں کو پیار کا سادھن بنا۔ تل کے معنی تلوں کے دانے نہیں۔ بلکہ سنیہہ (پیار) کرنے کی وستو کا نام تل ہے اس نہ مارنے یوگیہ گئو کو ہی نشچے کر کے یم کے راجیہ میں ارتھات بان پرست آشرم میں اپنے جیون کا سادھن بنا۔ اس سے پہلا منتر اس بات کو صاف کرتا ہے۔

एततत्ते देवः सविता वासो ददाति
भर्तवे तत्त्वं यमस्य राज्ये वस-
नस्तार्प्यं चर ॥ अथर्व. १८।४।३१

سورج دیو سب کو پرکاش دینے والا تیرے لئے یہ پرکاش مان دھوپ دھارن کرنے کے لئے وستر دیتا ہے۔ وہ وکل کا کام دیتا ہے۔ اس وکل کے بنے وستروں کو دھارن کر۔ ہے بان پرست آشرم میں رہنے والے پرش یم کے راجیہ میں جہاں پر سب ودّوان لوگ نواس کرتے ہیں

سار ارتھات بان پرست آشرم میں رہے گا۔ تو اس کو پیے گا۔ اس وید منتر میں (तार्प्य) تارپیم شبد ہے۔ کیونکہ (तृपा) ترپا نام وکل کا ہے۔ جس کو برکھش درخت کی چھال کہتے ہیں۔ اس سے تیار کیا ہوا یا بنا ہوا کپڑا (तार्प्य) تارپیم کہلاتا ہے۔ یہ دونو منتر اس بات کا اپدیش دے رہے ہیں۔ کہ بان پرست آشرم میں وستروں کے لئے وکل اور دھوپ اور کھانے پینے کے لئے گئووں کا دودھ آدی پدارتھ اور پیار کرنے کے لئے ان گئووں کے بچوں کا ورنن کیا گیا ہے۔ نہ معلوم پنڈت ساتولیکر جی کیوں سائن آچاریہ کے ارتھوں پر اتنے لٹو ہو رہے ہیں۔ کہ اُن کو ہر ایک منتر میں گرڑ پوران کے جو کے بھنے ہوئے دانے اور تل ہی سب جگہ دکھائی دیتے ہیں۔ جو یم لوک میں جا کر گئو بن جاتے ہیں۔ کیا پنڈت جی کے پاس اس بات کا جواب ہے۔ کہ جہاں پر گئوئیں اور بچھڑے رہ سکتے ہیں۔ وہاں کیا دوسرے پدارتھ نہیں رہ سکتے ہیں؟ خیر پنڈت جی کو وچار ضرور کرنا چاہئے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ بان پرست آشرم کو اس واسطے بھی یم کا راجیہ کہا گیا ہے۔ کہ وہاں پر ودّوان لوگ موت کو ہر وقت اپنے سامنے خیال کرتے ہیں۔ اور ہر وقت اپنے آپ کو موت کا گراس جانتے ہوئے اس کے گھر میں نواس کرتے ہیں۔ اور اسی واسطے ان کا ہر ایک کام پروپکار اور مکتی کے سادھن بھوت ہی ہوتا ہے۔ اور یہی وید کی آگیا ہے۔ کہ بان پرست آشرم کو مرتیو (موت) کا گھر جاننا چاہئے۔ ایسا اپدیش دیا جانا اشٹ ہے۔

اب ذرا پنڈت ساتولیکر جی کا ارتھ بھی سن لیجئے گا۔ ویدک دھرم صفحہ ۲۷۵۔

"یم لوک میں جا کر اپروکت (اوپر لکھے) منترانوسار دئے گئے دھان ترپت کرنیوالی گئو بنتی ہے۔ اور اس دھان روپی گئو کا بچھڑا تل بنتا ہے۔ نشچے سے یم کے راجیہ میں وہ اس دھانوں کی بنی ہوئی گئیا پر ہی اکشت ہوا ہوا جیتا ہے"۔

یہاں پر دھان تھا تل یم راجیہ میں جا کر کس روپ میں پرینت (تبدیل) ہو جاتے ہیں۔ یہ درشایا گیا ہے۔ ان دونو منتروں کے انوسار دھان و تل یم لوک میں رہتے ہوئے کے لئے دینے چاہئیں۔ کیونکہ جینے کے لئے یہ ایک ماتر آدھار ہیں۔

ودّوان پاٹھک خود ہی اندازہ لگالیں۔ کہ پنڈت جی کس طرح وید سے گرڑ پوران کی گپوں کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور صاف اور سندر ارتھوں کو جاننے کی کوشش نہیں کرتے۔ پنڈت جی کو چاہئے۔ کہ وید کے الوکرم کو بدل کر اپنے ڈھنگ کا نہ بنائیں۔ خیر۔ اتھرو وید کا ایک اور منتر پیش کرتے ہیں جس کا مطلب پنڈت جی بتلاتے ہوئے لکھتے ہیں صفحہ ۲۷۶۔ "من لکھت منتر میں یم کا آئے ہوئے مرت پرش کو اپنے راجیہ میں سنمان دینے کا اُدیکھ ہے۔ وید منتر اس پرکار ہے"۔ (بقیہ صفحہ ۱۴۳ پر)

اشکِ ندامت

(۱)

"کیا ان کے صحتیاب ہونے کی کوئی امید ہے؟" سرلیش نے لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مرض نے خوفناک صورت اختیار کرلی ہے۔ پرماتما پر بھروسہ رکھتے ہوئے دوا جاری رکھو" ڈاکٹر شرما نے یہ الفاظ کہتے ہوئے دہلیز سے باہر قدم رکھا۔ تو سرلیش نے آہستہ سے مہیش کے پاس جاکر اُسے بلانے کی کوشش کی لیکن ضعف و ناطاقتی کی وجہ سے مہیش کسی بات کا صحیح طور پر جواب نہ دے سکا۔

مہیش کو بیمار ہوئے ۱۲ ماہ گزر چکے تھے۔ "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" والا معاملہ تھا۔ کلکتہ کے بہترین و شہرۂ آفاق اطبا کی میڈیکل ایڈ کے باوجود بھی مہیش کی حالت روبہ صحت نہ ہوئی۔

شام ہوتے ہوتے مہیش کی حالت میں غیر معمولی تبدیلی واقع ہوئی۔ اس نے ستیش کو آواز دی۔ بھولا بھالا ستیش بھاگا اور مہیش کے پلنگ پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے سے معصومیت و بھولے پن کے آثار ہویدا ہو رہے تھے۔

ایک دلچسپ و سبق آموز سوشل افسانہ

مہیش نے کھانستے ہوئے کہا۔ "بیٹا! بھائی سرلیش کو تو بلاؤ"۔

ستیش نے توتلی آواز میں سرلیش کو بلایا۔ ... "چچا جی ... باپو جی بلاتے ہیں"۔

سرلیش بابو اور ان کی دھرم پتنی پریم لتا کا رنگ فق ہو گیا۔ پاؤں کے تلے سے زمین نکل گئی۔ محلے کی چند عورتیں اور مرد بھی مزاج پرسی کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اس لئے وہ بھی سرلیش بابو اور پریم لتا کے ساتھ مہیش کے کمرے میں چلے گئے۔

مہیش نے کمزور اور پتھرائی ہوئی آنکھیں اٹھاکر سرلیش کی طرف دیکھا۔ اور دھیمی آواز میں کہا۔ "اور سب لوگ باہر جانے کی تکلیف گوارا فرمائیں۔ کیونکہ مجھے بھائی صاحب سے ایک پرائیویٹ بات کرنا ہے"۔ یہ سن کر سرلیش بابو کے علاوہ تمام لوگ کمرے سے باہر آ گئے۔

کمرے کے [illegible] تصویریں [illegible] رنگین زندہ [illegible]

از: لالہ روشن لال جی گپتا
بی اے۔ جرنلسٹ
پٹیالہ

مہیش نے سرلیش کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ "بھائی جی! میرا آخری وقت آپہنچا ہے۔ صبح ہوتے ہوتے آپ مجھے اس دارِ فانی میں نہ پائیں گے۔ میری آمدنی قلیل تھی۔ لیکن صرف ستیش کے مستقبل کو مدِ نظر رکھتے ہوئے میں نے تکلیفیں اٹھا کر، مصیبتیں سہہ کر، بھوکا رہ کر ایک ہزار روپیہ جمع کیا ہے۔ ستیش کی ماتا پہلے ہی مرچکی ہے۔ اب یہ اناتھ ہوگا ... یتیم ...... یہ روپیہ آپ کو دیتا ہوں۔ اور اپنے لختِ جگر ستیش کو بھی آپ کے حوالے کرتا ہوں۔ آپ اس کی رکھشا کریں۔ پرورش کرکے اسے لائق بنادیں۔ بس یہی ...... آ ...... خر ...... ی ......" یہ الفاظ کہتے کہتے مہیش کا گلا خشک ہو گیا۔ ...... سانس رُک رُک کر چلنے لگا۔

سرلیش نے چند قطرے گرم دودھ کے اس کے گلے میں ٹپکائے۔ جس سے اس کو بے حد تسکین ہوئی۔ اور وہ پھر کہنے لگا۔ "پیارے بھائی! آپ ستیش کے سر پر ہاتھ رکھ کر قسم کھائیں کہ آپ میری آخری تمنا کو ضرور پورا کریں گے"۔

سرلیش نے دھڑکتے ہوئے دل سے ستیش کے سر پر ہاتھ رکھا۔

مہیش نے کہا۔ "وہ سامنے والی صندوقچی میں ایک ہزار روپیہ کے نوٹ پڑے ہیں۔ آپ لے لیں"۔ لیکن سرلیش نے سُنی اَن سُنی کر دی۔ اور وہ اپنی جگہ کھڑے کا کھڑا رہ گیا۔ ساکن و بے حس۔ بُت کی مانند۔ نقشِ دیوار کی طرح۔ اب تک اُس نے جذبۂ محبت کو دبا رکھا تھا۔ تاکہ مہیش پر کوئی برا اثر نہ پڑے۔ لیکن اب بند ٹوٹ گیا۔ اور ایک آنکھ ساون اور دوسری بھادوں بن گئی۔

مہیش نے کہا۔ "بیٹا ستیش! ادھر تو آؤ"۔

بھولا بھالا ستیش جو اپنے چچا و والد کی پریشانی کو دیکھ کر مضمحل سا ہو گیا تھا۔ مہیش کے پلنگ پر جا بیٹھا۔

مہیش نے ستیش کو سینے سے لگایا۔ پیشانی و رخساروں پر بوسہ دیا۔ اور اس کی روح قیودِ عناصر سے آزاد ہو گئی۔

ستیش معصومانہ انداز سے اس کی چھاتی پر کھیل رہا تھا۔ وہ آوازیں دیتا تھا۔ مگر کوئی جواب نہ ملتا تھا۔

سرلیش نے نبض کو دیکھا۔ وہ بند تھی۔ دل کی دھڑکن کو محسوس کیا۔ تو وہ بھی غائب پائی۔ آخر دل پر قابو پاکر ستیش کو گود میں اٹھا کر کہا۔ "بیٹا! تیرے باپو جی سو گئے ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر میں اٹھیں گے۔ پھر تجھ سے باتیں کریں گے"۔

(۲)

آہ! دولت کا نشہ کتنا تیز ہوتا ہے۔ انسان اس کے زیرِ اثر کتنا مغرور، کمینہ، خود غرض اور [illegible] جاتا ہے۔ کس قدر بے رحم [illegible] ہوں [illegible] [illegible] جلاتا ہے۔ ان کے جائز [illegible]

حقوق کو غصب کرتا ہے۔ کس طرح ان کے ارمانوں کا، تمناؤں کا خون کرتا ہے۔ کس طرح اپنی جھوٹی شان و کرّوفر کے لئے دوسروں کے خون سے ہاتھ رنگتا ہے۔ اور کس طرح عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے کے لئے اپنے ضمیر کا خون کرتا ہے!

سرلیش اب پہلا سرلیش نہ تھا۔ پہلے وہ "نرم دل" تھا۔ مگر اب "سنگدل"۔ پہلے وہ مجسم ہمدردی و اخلاص تھا۔ لیکن اب پرلے درجے کا ظالم و خود غرض۔ پہلے وہ الفت و محبت کا سرچشمہ تھا۔ لیکن اب نفرت، کدورت اور دشمنی کا قابلِ نفرین دیوتا ...... قصاب ...... موذی۔

ستیش کی، معصوم و بے گناہ ستیش کی، کچھ نہ پوچھئے۔ پہلے اس کا لاڈ چاؤ ہوتا تھا۔ لیکن اب بات بات پر گالیوں کی بوچھاڑ۔ پہلے اس کے آرام و آسائش کا خاص خیال رکھا جاتا تھا۔ مگر اب اُسے بلاوجہ تکلیف دی جاتی تھی۔ مصائب کا نشانہ بنایا جاتا تھا۔ معمولی سے قصور پر اُسے سخت سے سخت سزا دی جاتی تھی۔ پیٹا جاتا تھا اور ستایا جاتا تھا۔

آہ! وہ ستیش جس کی آنکھیں موہنی تھیں۔ چہرہ کنول کے پھول کی طرح تھا۔ ہونٹ گلاب کی پنکھڑی تھے۔ جس کے بشرہ سے ہر وقت ہنسی کے آثار جھلکتے تھے۔ جس کے رخساروں پر خوشی رقص کیا کرتی تھی۔ اب حسرت و یاس کا مجسمہ بن گیا تھا۔ وہ ہر وقت غمگین و اداس رہتا۔ اس کی شکل ڈراؤنی معلوم دیتی۔ — کربہ منظر پیش نظر کرتی۔

صبح اٹھتے ہی ستیش باہر گلیوں میں آوارہ پھرنے لگتا۔ کوئی اس کی خبر گیری نہ کرتا۔ بوسیدہ کپڑے پہنے پیٹ سے فاقے ...... کون اس کو نہلائے؟ کون کپڑے تبدیل کرے؟ —

سرلیش بابو صبح تیار ہو کر دفتر چلے جاتے۔ شام کو واپس لوٹتے۔ تمام دن بیچارے ستیش کو کوئی روٹی کے لئے بھی نہ پوچھتا۔ ادھر اُدھر سے تھوڑا بہت جو کچھ مل جاتا۔ اسی پر صبر کرتا۔ شام کو جب سرلیش بابو گھر پہنچتے۔ تو طرح طرح کی باتیں بنا کر ان کے کان بھرے جاتے۔ "ستیش بڑا شریر ہے۔ از حد ضدی ہے۔ کہنا نہیں مانتا۔ مجھے تو اس نے تنگ کر دیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ"۔

سرلیش کا لڑکا بنواری چھ سات سال کا ہو گیا۔ ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا۔ خوب ناز و نخرے سے پرورش ہوتی تھی۔ نقصور وار ہونے پر بھی نہ جھڑکا جاتا تھا۔ [illegible] محبت ملنے بنواری [illegible] [illegible] وہ از حد منہ پھٹ لڑکا بن گیا۔

بیچارے ستیش کو [illegible] تکلیف دیتا۔ بنواری کی والدہ [illegible] [illegible] اس کی بلیّہ [illegible]
[illegible] انکا سر [illegible] تھا۔
[illegible] نہیں۔ اس کی خوب خبر لیتا۔
[illegible]

ایک دن بنواری نے خواہ مخواہ ستیش کو پیٹ ڈالا۔ اور اپنی والدہ سے جاکر کہنے لگا۔ "دیکھو ستیش مجھے روز گالیاں دیتا ہے۔ آج اگر میں نے ذرا ہاتھ لگا دیا تو آسمان سر پر اٹھا لیا"۔

پریم لتا نے بجائے ستیش کو ڈھارس بندھانے کے اس کے ایک دو تھپڑ اور رسید کئے۔ اور کہا۔ "مُوا مرتا بھی تو نہیں۔ ماں باپ مر گئے۔ اور اسے ہماری جان کھانے کے لئے چھوڑ گئے۔ تمہارے فریب اچھی طرح جانتی ہوں۔ آنسو تو گویا آنکھوں سے باہر ہی دھرے رہتے ہیں"۔

ستیش کچھ بولنا ہی چاہتا تھا۔ کہ پریم لتا نے ہاتھ سے اُس کا منہ بند کر دیا۔ اور کہا۔ "حرامزادے! اگر بولا۔ تو زبان باہر نکال لوں گی — سر توڑ دوں گی"۔

سرلیش کھانا کھا رہا تھا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے یہ ظلم ہو رہا تھا۔ مگر وہ آنکھیں رکھتا ہوا بھی اندھا تھا۔ کان رکھتا تھا۔ مگر بہرہ۔ ضمیر بھی تھا۔ مگر مردہ۔ زبان تھی مگر گونگی۔ اُسے اپنے فرض کا احساس نہ ہوا۔ ستیش کو کہا۔ "بیٹا! آپس میں لڑا نہیں کرتے"۔

پریم لتا۔ "نہ تنگ کر۔ کبھی لاتوں کے بھوت باتوں سے بھی مانتے ہیں۔ اس کا منہ سر کالا کرکے گھر سے باہر نکالو۔ تب اسے ہوش آئے۔ کام کرے۔ نہ دھندا۔ مفت میں روٹیاں توڑنے پر کمر کس رکھی ہے"۔

اس دن ستیش دن بھر گلی میں روتا پھرتا رہا۔ کس سے شکایت کرے۔ کس کو اپنا دکھڑا سنائے۔ کس سے اپنے مصائب کی سرگزشت بیان کرے؟

(۳)

لالہ پریم ناتھ شہر کے مشہور وکیلوں میں سے ایک تھے۔ ان کی لیاقت کی دھاک بندھی ہوئی تھی۔ لوگ انہیں سحر البیان کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ ہائیکورٹ کے جج تو گویا ان پر فدا تھے۔ ان کی پریکٹس گویا پر لگا کر اڑ رہی تھی۔ سوشل سدھار کے معاملات میں وہ پیش پیش رہا کرتے تھے۔ تقریباً ہر ایک سبھا اور سوشل کلب کے وہ ممبر یا ادھیکاری تھے۔ آریہ سماج کے پرنسپل سبھا سد اور اناتھ رکشا سبھا کے پردھان تھے۔ لالہ پریم ناتھ نہایت رحمدل، خلیق و ملنسار تھے۔ اناتھوں سے انہیں خاص لگاؤ تھا۔ فرصت کے وقت اناتھ آشرم میں آتے۔ گھنٹوں یتیموں سے انہیں اپنا سمجھ کر محبت بھری باتیں کرتے۔ ان کی ڈھارس بندھاتے۔ دلاسا دیتے۔ ان کے سر پر دستِ شفقت پھیرتے۔ اور کبھی کبھی گرم آنسو بھی ان کے رخساروں پر ڈھلک پڑتے۔ ایسا معلوم ہوتا۔ گویا وہ جگر آنکھوں کے ذریعہ بہہ کر نکل رہا ہے۔ ان کے سینہ میں درد تھا ...... کسک ...... چبھن ...... خیال ...... جو انہیں ہر وقت بے چین بنائے رکھتا تھا۔ اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے۔

انہیں قوم کی ناگفتہ بہ حالت کا خیال رہتا۔ وہ گھنٹوں مختلف مسائل پر غور کرتے لیکن کوئی [illegible]

نہ سوجھتا۔ اس کے باوجود بھی نا اُمیدی کبھی اُن کے پاس تک نہ پھٹکتی تھی۔

جس وقت وہ دورانِ لیکچر میں انا تھوں کی حالت کا نقشہ کھینچتے۔ یا ودھوا دواہ کے حق میں دلائل پیش کرتے۔ تو سامعین پر سکتہ کا عالم طاری ہو جاتا۔ وہ فصاحت، بلاغت اور معقولیت کا گویا دریا بہا دیتے۔ سینکڑوں تاریخی تمثیلیں اور چٹکلے ان کے نوکِ زبان تھے۔ جس وقت حسب موقع اُنہیں استعمال کرتے۔ تو حاضرین عش عش کرنے لگ جاتے۔

بدقسمتی سے اُس فرشتہ سیرت انسان کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کی دھرم پتنی پریم رانی نہایت ہی سوشیل۔ خوبصورت۔ تعلیم یافتہ اور آزاد خیال تھی۔ اُس نے پریم ناتھ کو دوسری شادی کر لینے کے لئے کئی دفعہ کہا۔ مگر پریم ناتھ نے ہنسی ہنسی میں یہ کہہ کر ٹال دیا۔ "اگر بھگوان کو منظور نہیں۔ تو دوسری شادی سے کون سا اولاد کا ہونا ضروری ہے۔ یہ تو کرموں کی گتی ہے۔ آپ صبر و اطمینان سے کام لیں"۔

(۴)

آفتابِ عالمتاب کی زرنگار شعاعوں نے نیم خوابیدہ عالم کو بیدار کرنا شروع کیا۔ ساقیٔ قدرت نے گویا مئے نشاط انڈیل دی۔ فضا روح پرور غنچوں سے بوئے عنبریں اُڑا کر مستانہ وار بہنے لگی۔ طائرانِ خوش گلو زمزمہ ریز تانیں توڑنے لگے۔ سحر انگیز نغمے گانے لگے۔

لالہ پریم ناتھ حسب معمول گاڑی میں سیر کے لئے نکلے۔ شہر سے ابھی تھوڑی دور ہی گئے ہوں گے کہ ایک روح فرسا منظر پیشِ نظر ہوا — ایک معصوم بچہ زمین پر پڑا دم توڑ رہا تھا۔

اُنہوں نے فوراً کوچوان کو گاڑی روکنے کا حکم دیا۔ اور نیچے اُتر کر اُس کے پاس گئے۔ نبض پر ہاتھ رکھا۔ یہ نہایت آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ بچہ کی آنکھیں پتھرائی ہوئی تھیں۔ بدن سردی کی وجہ سے اینٹھ گیا تھا۔ لالہ پریم ناتھ کو یقین ہو گیا۔ کہ خدمت کرنے سے بچہ چند روز ہی میں بھلا چنگا ہو جائے گا۔ کوئی خطرناک بات نہیں۔ اُنہوں نے فوراً اُس کو اُٹھا کر اپنی گاڑی کی سیٹ پر لٹا دیا۔ اور اپنا قیمتی کمبل اُس کے اوپر ڈال دیا۔ اور کوچوان کو فوراً گھر لوٹنے کا حکم دیا۔

گھر پہنچ کر لالہ پریم ناتھ نے اُس بچہ کو ایک پلنگ پر لٹا دیا۔ پاس انگیٹھی روشن کر دی۔ اور گرم دودھ کے چند قطرے اُس کے حلق میں ٹپکائے۔ کچھ عرصہ کے بعد بچہ کو ہوش آیا۔ اور اُس نے آنکھیں کھول دیں۔

بچہ حیرانگی و استعجاب سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ کبھی سامنے لٹکے ...

خوبصورتی ہم کو پرکھنے لگتا۔ وہ سوچ رہا تھا۔ کہ وہ کہاں آ پہنچا ہے۔ "بہشت میں"......۔ عالمِ خواب ہے یا عالمِ بیداری۔ اُسے اپنی آنکھوں پر اعتبار نہ ہوتا تھا۔

لالہ پریم ناتھ سمجھدار و موقعہ شناس تھے۔ فوراً بھانپ گئے۔ کہ کیا ماجرا ہے۔ بچہ کے پاس جا کر ہنستے ہوئے بولے۔ "بیٹا! تم گھبراؤ نہیں۔ تمہیں کسی طرح کی تکلیف نہ ہو گی۔ آرام سے لیٹے رہو"۔

بچہ کچھ بولنا چاہتا تھا۔ مگر کمزوری کی وجہ سے الفاظ گلے میں رُک گئے۔

لالہ پریم ناتھ نے اُس کو پھر گرم دودھ پلایا۔ اور وہ آرام سے سو گیا۔

کلاک نے دس بجائے۔ پریم رانی نے پتی دیو کو کہا۔ "کیا آج دفتر نہ جاؤ گے؟"

پریم ناتھ۔ مجھے اس بچہ سے کچھ خاص محبت سی ہو گئی ہے۔ میں اسے اکیلا چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتا۔

پریم رانی۔ تو کیا میری دیکھ بھال کے باوجود بھی آپ کی ضرورت ہے؟ آپ بے فکر ہو کر دفتر جائیں۔ میں ہر طرح سے خیال رکھوں گی۔

پریم ناتھ۔ آج کوئی خاص مقدمہ بھی نہیں ہے۔ اور مجسٹریٹ صاحب رخصت پر ہیں۔ اس لئے منشی کو ہی بھیج دیتا ہوں۔

پریم رانی نے اُنہیں مُصر دیکھ کر زیادہ زور دینا مناسب خیال نہ کیا۔ اور اپنا کام کرنے لگ گئی۔

پریم ناتھ نے بچہ کی خدمت میں دن اور رات ایک کر دیا۔ کبھی سرہانے کے پاس بیٹھ اُس کا سر دبانے لگتا۔ کبھی سینک دیتا۔ کبھی دوائی کی خوراک پلاتا۔ تین دن کی سر توڑ کوشش کے بعد بچہ اس قابل ہو گیا۔ کہ اُٹھ بیٹھ سکے۔ پریم ناتھ کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ کون ہے جو اپنی محنت کو سپھل ہوتے دیکھ کر خوش نہ ہو۔ اب لالہ پریم ناتھ گھنٹوں اُس کا دل بہلانے کے لئے اُسے قصے کہانیاں سناتے۔ کبھی تاش کھیلتے۔ اور کبھی کھلونے دیتے۔

اس دوران میں پریم ناتھ نے کئی دفعہ اس سے اس کی گزشتہ زندگی کے حالات دریافت کرنے کی کوشش کی۔ مگر بچہ خاموش رہا۔

(۵)

لالہ پریم ناتھ اور پریم رانی کا دل چاندنی راتوں کی طرح روشن ہوا تھا۔ پہلے وہ غم و افسوس کی آماجگاہ تھا۔ مگر اب راحت و مسرت کا مسکن۔ پہلے اس پر نا اُمیدی کے تاریک بادل گھرے ہوئے تھے۔ لیکن اب شعاعِ اُمید نے اُسے نو ربیز کر دیا تھا۔ پہلے وہ یاس و حسرت کا مرکز ...

پریم ناتھ اور پریم رانی کو بچہ سے از حد اُنس ہو گیا۔ وہ اسے اپنا لڑکا تصور کرنے لگے۔ پریم رانی ہر وقت اس کے لاڈ چاؤ میں مصروف رہتی۔ جس وقت وہ ہنستا۔ تو پریم رانی کا پژمردہ غنچۂ دل گویا کھل اُٹھتا۔ اور وہ خوشی سے پھولی نہ سماتی۔

پریم رانی نے اس بچہ کا نام "پرکاش" رکھا۔ واقعی وہ "پرکاش" تھا — اُجالا — مجسم نور — پریم رانی کے اندھیرے گھر کا چراغ۔

جس طرح موافق آب و ہوا پا کر ایک درخت نہایت تیزی سے نشوونما پاتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح "پرکاش" ناز و نعمت میں پرورش پانے کی وجہ سے حیرت انگیز سرعت سے شباب کی منزل کی طرف گامزن ہونے لگا۔

دیکھتے دیکھتے پرکاش کی عمر ۱۴ سال کی ہو گئی۔ عمر کے لحاظ سے اُس نے تعلیمی میدان میں بھی قابلِ رشک ترقی کی۔ اس کے استاد اس کی قابلیت و حافظے کے مداح تھے — ۲۰ سال کی عمر میں اُس نے امتحان بی۔ اے فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ نیز آنرز میں تمام صوبہ میں اوّل رہنے کی وجہ سے ایک طلائی تمغہ بصورت انعام حاصل کیا۔

اپنے قابل والد کے نقشِ قدم پر چلنا وہ اپنا فرضِ اوّلین سمجھتا تھا۔ وہ بھی دھارمک سوسائٹیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگا۔ وہ تعلیم یافتہ و ذہین تھا۔ اور اس کے دل میں لگن تھی۔ جس وقت لیکچر دینے کھڑا ہوتا۔ سامعین بہت حیرت میں جاتے۔ اُس کی بانی میں غضب کا رس تھا۔ خود سرسوتی دیوی کا اُس کی بانی پر نواس تھا۔ تھوڑے عرصہ ہی میں بطور واعظ اُس کا شہرہ دور و نزدیک پھیل گیا۔ لوگ اُس کے لیکچروں کو خاص توجہ و غور سے سنا کرتے تھے۔ اُس کے خیال و دلائل حاضرین کے دلوں کی عمیق ترین گہرائیوں میں اُتر جاتے۔ گویا تیر ہوتے۔ جو چشم زدن میں ان کے سینوں کو چیر کر پیوست ہو جاتے۔

اناتھ ہتکارنی سبھا کا سالانہ جلسہ تھا۔ پرکاش کی قوتِ گویائی و لیاقت کا سکہ عوام کے دلوں پر بیٹھ چکا تھا۔ اُس کے لیکچر کا اعلان کرنا لوگوں کی کشش کا ایک بہترین ذریعہ تھا۔ کاریہ کرتاؤں نے اُس کے لیکچر کا اشتہار دیا — پرکاش نے اس لیکچر کے لئے خاص تیاری کی — وقت سے پہلے ہی منڈپ حاضرین سے پُر ہو گیا۔ پرکاش سٹیج پر آیا۔ حاضرین نہایت غور سے لیکچر سننے لگے۔ جب اُس نے اناتھوں کی دردناک حالت کا خاکہ کھینچا۔ تو سب کی آنکھیں پُرنم ہو گئیں۔ لیکچر ختم ہوا۔ پرکاش سٹیج سے نیچے اُتر کر اپنی جگہ پر بیٹھنا ہی چاہتا تھا۔ کہ حاضرین میں سے ایک معزز شخص نے اُٹھ کر اُسے چھاتی سے لگا لیا۔ پرکاش ......"چاچا جی ...... چاچا جی" کہہ کر اُس سے چمٹ گیا — دونوں کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ ایک کے فراوانیٔ انبساط سے ...

(ختم شد)

یادِ رفتگان

(نمبر ۷۶)

"لالہ امراؤ سنگھ جی سابق پردھان آریہ سماج لدھیانہ"

(از شری پنڈت وشنو دت جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایڈووکیٹ فیروزپور شہر)

لالہ امراؤ سنگھ آریہ سماج کے ابتدائی زمانہ کی یادگار تھے۔ وہ ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا ایک بڑا عالی شان مکان لدھیانہ میں تھا۔ ان کے مکان پر اکثر آریہ سماجیوں کا جمگھٹا رہتا تھا۔ رات کو تھوڑے عرصہ کے لئے آریہ سماجیوں کا جمع ہونا ایک ضروری فرض تھا۔ کوئی وقت تھا جبکہ لدھیانہ میں آریہ سماج مندر موجود نہ تھا۔ آریہ سماج کی تاریخ میں لدھیانہ ایک بڑی بھاری اہمیت رکھتا ہے۔ مشہور کنہیا لعل الکھ دھاری کی جائے سکونت تھا۔ سوامی دیانند کی زندگی میں کنہیا لال الکھ دھاری کی کتابیں اردو میں بڑے شوق سے پڑھی جاتی تھیں۔ پنجاب میں سوامی دیانند کے متعلق اعلان کرنے والے کنہیا لال الکھ دھاری تھے۔

لدھیانہ میں سوامی دیانند کے زمانہ میں جو اشخاص موجود تھے۔ اور جنہوں نے آریہ سماج کے پودا کو لدھیانہ میں لگایا۔ ان کا نیاز لیکھک کو حاصل نہیں ہے۔ مگر آریہ سماج لدھیانہ کے ابتدائی کارکنوں کی صحبت سے مستفیض ہونے کا موقع حاصل ہوتا رہا ہے۔

لدھیانہ میں لالہ امراؤ سنگھ ہر ایک کام کے پیش رو تھے۔ کسی زمانہ میں پنجاب میں ٹمپرینس سوسائیٹی بھی ایک شمار میں آنے والی تحریک تھی۔ لالہ امراؤ سنگھ نے بھی لدھیانہ میں ٹمپرینس سوسائیٹی قائم کی۔ آپ اس کے پریذیڈنٹ یا سکریٹری تھے۔ امرتسر کے باوا شیام سندر ٹمپرینس پرچارک کے پاس لدھیانہ میں کام کرنے کا ان کا دستخطی سرٹیفکیٹ ہم نے دیکھا ہے۔

لالہ امراؤ سنگھ جس کوچہ میں رہتے تھے۔ اس کے کونہ پر ایک چوبارہ میں جو کرایہ پر لیا ہوا تھا۔ آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسے ہوا کرتے تھے۔ ان کے اپنے مکان پر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ وسیع صحن میں ہوا کرتا تھا۔

آریہ سماج لدھیانہ کے سب ابتدائی کام ان کے ہاتھوں سے شروع ہوئے۔ لدھیانہ میں ایک بابو جمنا پرشاد تھے۔ جنہوں نے ایک سکول کھولا ہوا تھا۔ لالہ امراؤ سنگھ نے یہ سکول بابو جمنا پرشاد سے اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ ابتدائی زمانہ میں اس سکول کو چلانے میں بڑی مشکلات پیش آتی رہیں۔ لڑکے تھوڑے تھے۔ خرچ زیادہ تھا۔ خسارہ کی بڑی رقوم چندہ سے ادا کی جاتی تھیں۔

لالہ راجپت داس۔ لالہ اندر سین اور مالیر کوٹلہ نواسی چند سین رائے کدار ناتھ ڈسٹرکٹ جج وغیرہ لالہ امراؤ سنگھ کے مکان پر روزانہ اکٹھے ہوا کرتے تھے۔ اور آریہ سماج کی بڑھتی ہوئی مشکلات کا حل وہاں ہو جاتا تھا۔

بابو جمنا پرشاد کا سکول ہاتھ میں لیتے ہی اس کا نام جمنا پرشاد آریہ ہائی سکول رکھا گیا۔ پہلے ایک انگریز پرنو صاحب ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ اور پھر لالہ رام لال بی۔ اے۔ بی۔ ٹی لاہور ٹریننگ کالج سے امتحان پاس کر کے آ گئے۔ اور سکول کے ہیڈ ماسٹر بنائے گئے۔ سکول دن بدن ترقی کرتا گیا۔ اور اب اس کی عالیشان عمارت۔ ہزاروں لڑکوں کی تعداد اور امتحان میں شاندار کامیابی لالہ امراؤ سنگھ اور ان کے ساتھیوں کی ابتدائی جدوجہد کے خوشنما پھل ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں۔ جبکہ یہ ہائی سکول بہت جلد آسانی سے کالج بن جائے گا۔

ماسٹری شکشا کے ساتھ بھی لالہ امراؤ سنگھ کو خاص پریم تھا۔ لدھیانہ میں لالہ گنینتی لال پان فروش تھے۔ انہوں نے کنیا پاٹھشالا کھولنے کے لئے اپنا کل اثاثہ دیدیا۔ اس غریب کے پاس کوئی بڑی بھاری جائداد نہیں تھی۔ مگر اس کی قربانی کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ لالہ گنینتی لال کی یادگار کے طور پر گنینتی لال آریہ کنیا پاٹھشالہ کھولی گئی۔ لالہ لچھمنداس کچہری میں ملازم تھے۔ انہوں نے کچہری کی ملازمت چھوڑ دی۔ اور آریہ کنیا پاٹھشالہ میں کام کرنا شروع کر دیا۔ پنڈت دھنی رام شاستری اپنی عمر کے بہترین حصہ میں گنینتی لالہ آریہ کنیا پاٹھشالہ میں کام کرتے رہے۔

لالہ گنینتی لال کی بیوہ کی زیر حفاظت یا رشتہ دار ایک لڑکی تھی۔ جو زنانہ مشن ہسپتال میں بیماری کے ایام میں زیر علاج تھی۔ لالہ گنینتی لال کی بیوہ ہی اس کی تیمارداری کیا کرتی تھی۔ لڑکی زنانہ ہسپتال میں مر گئی۔ لالہ گنینتی لال کی بیوہ پر زہر خورانی کا الزام لگا۔ باقاعدہ مقدمہ چلا۔ اور وہ سیشن سپرد کی گئی۔ لالہ امراؤ سنگھ نے اس مقدمہ کی پیروی کا پورا انتظام کیا۔ جالندھر سے رائزادہ بھگت رام بیرسٹر پیروی کے لئے آیا کرتے تھے۔ ڈاکٹر ... جار دولج لاہور سے شہادت دینے کے لئے آئے تھے۔ اس موقعہ پر لالہ امراؤ سنگھ نے ہمدردی کا دریا بہا دیا۔ اور ان کی اس نیک مثال کا بڑا اثر ہوا۔ لالہ گنینتی لال کی بیوہ کی باعزت بریت ہوئی۔ اور لدھیانہ میں آریہ سماج کی ہمت، جرأت اور انسانی ہمدردی کا سکہ ہر ایک کے دل پر بیٹھ گیا۔

لدھیانہ کی آریہ کنیا پاٹھشالہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتی گئی۔ اور آٹھویں جماعت تک بڑی کامیابی سے چلتی رہی۔ تیوہاروں کے موقعہ پر لڑکیاں پاٹھشالہ میں جمع ہو کر کھیلتی۔ اور کھانا پکا کر پریتی بھوجن کرتی تھیں۔ اور استری سماج باقاعدہ لگتا تھا۔ لالہ امراؤ سنگھ جی کنیا پاٹھشالا میں حسب ضرورت خود بھی پڑھایا کرتے تھے۔ غرضیکہ جالندھر کنیا مہاودیالیہ کے لالہ دیو راج جی کی طرح لالہ امراؤ سنگھ جی گنینتی لال آریہ کنیا پاٹھشالہ کے پران تھے۔

رائے کدار ناتھ ایم۔ اے ڈسٹرکٹ جج تبدیل ہو کر لدھیانہ آ گئے۔ اگرچہ ڈسٹرکٹ جج تھے۔ مگر لالہ امراؤ سنگھ کی منڈلی میں شام کو ضرور پہنچ جاتے تھے۔ انہیں کنیا پاٹھشالہ سے خاص پریم ہو گیا۔ نگرانی کے علاوہ فرصت کے وقت پڑھانے میں بھی دریغ نہیں کرتے تھے۔ ان کی اپنی ایک کنیا لجاوتی تھی۔ جو دائم المریض رہا کرتی تھی۔ انہوں نے اپنے خرچ پر کنیا پاٹھشالہ کے لئے ایک آشرم بنوا دیا۔ اور اس کا نام لجاوتی آشرم رکھا گیا۔

رائے کدار ناتھ صاحب نے پنشن لے کر آریہ تہذیب کی بہترین روایت کو تازہ کر دیا ہے۔ دہلی جا کر انہوں نے اپنا سارا اندوختہ رفاہ عام کے کاموں میں لگا دیا ہے۔ انکے اپنے خرچ سے دو رامجس کالج اور کئی رامجس ہائی سکول دہلی میں چل رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے سکولوں اور کالجوں کا نام اپنے پتا لالہ رامجس کی یاد میں رامجس کالج اور رامجس ہائی سکول رکھا ہے۔

اتتھی ستکار کے لئے تو لالہ امراؤ سنگھ مشہور تھے۔ لدھیانہ بڑی لائن پر واقعہ ہے۔ اور ہر ایک آریہ سماج کا پرمی ان کے اتتھی ستکار سے فائدہ اٹھاتا تھا۔ جو شخص ایک دن بھی انکے پاس رہ جاتا تھا۔ وہ ہمیشہ کے لئے ان کا ممنون ہو جاتا تھا۔ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر اتتھی لوگوں کے رہنے اور کھانے کا انتظام ان کے مکان میں ہوتا تھا۔ سنیاسی اور اپدیشک اکثر ان کے مکان پر دیکھے جاتے تھے۔

سوامی ستیانند جی کو ان سے خاص پریم تھا۔ آریہ مندر کے چوبارہ میں سوامی جی رہا کرتے تھے۔ مگر بھوجن کا ستکار ان کے مکان پر ہوتا تھا۔ انگریزی کا سوداگر ... اس جگہ عرصہ دراز تک سوامی ستیانند جی نے ان کی صحبت میں کیا۔

لالہ امراؤ سنگھ ہون اور سندھیا باقاعدہ کیا کرتے تھے۔ ان کے مکان میں ایک خاص کمرہ اسی مطلب کے لئے تھا۔ اور اس کمرہ میں بیٹھ کر وہ صبح اور شام سندھیا اور ہون کیا کرتے تھے۔ اور ہا مہرتے ... ہونے اتتھی بھی اسی کمرہ میں سندھیا اور ہون کیا کرتے تھے۔

لالہ امراؤ سنگھ کا اپنا بجاج کا کاروبار بھی اچھا چلتا تھا۔ دھاریوال کے اونی کپڑے کے وہ لدھیانہ میں بڑے بھاری دکاندار تھے۔ ان کی دکان پر ان کے اپنے تعلقات والے آریہ سماجی ہی کام کیا کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ کاروبار کے مختلف سلسلے شروع ہو گئے۔ اور دن بدن ان کا کام وسیع ہوتا گیا۔ ایک زمانہ پنجاب میں ایسا آیا۔ کہ بڑے بڑے کاروبار والوں کی ہوا نکل گئی۔ چنانچہ لالہ امراؤ سنگھ کو بھی لدھیانہ چھوڑنا پڑا۔ بڑے عرصہ تک لالہ امراؤ سنگھ کا کچھ پتہ نہیں لگا۔ کہ کہاں ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے جلسوں جالندھر آریہ سماج اور کنیا مہاودیالیہ کے جلسوں۔ لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسوں۔ کانگڑی گورو کل کے سالانہ جلسوں پر انہیں آنکھیں دیکھنے کی عادی تھیں۔ لالہ امراؤ سنگھ کی تمام پرانی باتیں یاد آیا کرتی تھیں۔ مگر لالہ امراؤ سنگھ نظر نہیں آتے تھے۔

چند سال ہوئے۔ کہ ان کے درشن از سر نو گورو کل کانگڑی کے سالانہ جلسہ پر ہوئے۔ آپ بڑے پریم سے ملے۔ پتہ لگا۔ کہ وہ ڈیرہ دون کی مہادیوی آریہ کنیا پاٹھشالا میں جو ہائی سکول ہے۔ پڑھاتے ہیں۔ لالہ امراؤ سنگھ نے اپنے کاروبار سے چھٹی پا کر آریہ کنیا پاٹھشالہ ڈیرہ دون کی سیوا کو اپنے لئے باعث فخر سمجھا۔ ہمیں ڈیرہ دون میں فیروزپور سے ایک ودھوا کو پڑھائی کے لئے بھیجنے کا موقع ملا۔ اور لالہ امراؤ سنگھ ہمارے پرانے پریم کے ناطے سے اس ودھوا کے خاص طور پر سرپرست بنے۔ ہم ایک دفعہ مسوری جا رہے تھے۔ وہ اچانک ڈیرہ دون کے ریلوے سٹیشن پر مل گئے۔ کیونکہ وہ سوامی ستیانند جی کو ان کی تپسیا کی سماپتی کے بعد ریلوے سٹیشن پر چھوڑنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے بڑے پریم سے ملنے کے بعد ڈیرہ دون میں ٹھہرنے کا مشورہ دیا۔ ہمیں فیروزپور واپس آنے کی جلدی تھی۔ ورنہ ان کے پریم بھرے اتتھی ستکار کا پہلے دنوں کی طرح آنند اٹھاتے۔

لالہ امراؤ سنگھ کے جیون میں نشیب و فراز آئے تھے۔ کوئی وقت تھا۔ جبکہ وہ ہزاروں میں کھیلتے تھے۔ کاروبار بہت اچھا تھا۔ آریہ سماج میں دل کھول کر چندہ دیتے تھے۔ چھوٹے بچوں۔ استریوں۔ بڑوں اور بزرگ

(باقی دیکھو صفحہ ۱۲ کالم ۳ و ۲ میں)

گورُوکل کورُوکشیتر کی امداد کرو

گورُوکل کورُوکشیتر کا زیادہ پرچار کرانے کی اب ضرورت نہیں ہے۔ اس گورُوکل کو ستھاپت ہوئے تقریباً ۲۰ برس ہو چکے ہیں۔ اپنی سب سے عمدہ آب و ہوا کی وجہ سے یہ گورُوکل صرف کرنال کا ہی نہ ہو کر تمام ہندوستان کی انسٹیٹیوشن بن چکا ہے۔ پنجاب میں واقعہ ہونے پر بھی اس میں یُو۔ پی۔ مدراس۔ گجرات۔ بمبئی۔ افریقہ اور برہما میں گئے ہوئے آریہ بھائیوں تک کے بالک تعلیم پا رہے ہیں۔ بہت سے مشہور اور قابل عزت لیڈر اس گورُوکل کا ملاحظہ فرما کر بہت زیادہ تعریف کر چکے ہیں۔

آج کل اس گورُوکل میں آٹھ شرینیاں ہیں۔ اور برہمچاریوں کی تعداد گورُوکل کانگڑی کی سب شاخوں سے زیادہ ہے۔ اس وقت نو قابل ادھیاپک پڑھانے کا کام کر رہے ہیں۔ جن میں سے پانچ گورُوکلوں کے سناتک ہیں۔ باقی ٹرینڈ اور قابل ہیں۔ انگریزی پڑھانے کے لئے ایک قابل ایم۔ اے ہیں۔ جو پہلے کئی سال سے پڑھانے کا کام کرتے رہے ہیں۔ ہیڈ ماسٹر کا کام پنڈت سومدت جی ودیا النکار کر رہے ہیں۔ یہاں کے ادھیاپک زیادہ تر سناتک ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ یہاں کے برہمچاری خاص طور پر سداچاری۔ آگیا پالک اور نمر ہیں۔

گورُوکل کورُوکشیتر کا سالانہ جلسہ ۲۴۔ ۲۵۔ اور ۲۶ فروری کو ہوگا۔ بہت سے قابل اُپدیشکوں کے پدھارنے کے لئے نمنترن دئے گئے ہیں چنانچہ شریمان مہاتما ہنس سوامی جی۔ شری پنڈت چمُوپتی جی۔ پروفیسر دھرمیندر ناتھ جی۔ حرکت شرومنی۔ لالہ دیش بندھو جی گپتا ڈائرکٹر "تیج"۔ اور ٹھاکر امر سورما جی نے جلسہ میں آنا منظور کر لیا ہے۔ دلت اُدھار کانفرنس کے سبھاپتی ہونے کے لئے شریمان بھائی پرمانند جی سے پرارتھنا کی گئی ہے۔ اور کمیٹی ایک دلچسپ پروگرام رکھنے کا وچار رہی ہے۔ اس طرح سے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے پورا پورا یتن کیا جا رہا ہے۔

اس موقع پر ۲۰ نئے بالک داخل کئے جائیں گے۔ جنتا کی مانگ کے مطابق فیس کی شرح پہلی شرینیوں میں پندرہ روپے ماہوار کی بجائے ۱۰ روپے ماہوار کر دی گئی ہے۔ اتنا ہونے پر بھی بھوجن اور کپڑے وغیرہ اسی مقدار میں دئے جاتے ہیں جو شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے گورُوکل کانگڑی اور گورُوکل اندر پرستھ کے لئے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ سب پاٹھ ودھی اور قواعد وغیرہ بھی وہی ہیں۔ جو گورُوکل کانگڑی کے ہیں۔ اس گورُوکل کا انتظام بھی شری مکھیہ ادھشٹاتا جی اور شری آچاریہ جی گورُوکل کانگڑی کی زیر نگرانی ہے۔ اور آدھین ہے۔ گورُوکل [illegible] آریہ بھائیوں کو اپنے بالکوں کو گورُوکل میں داخل کرانا چاہئے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین ہونے پر بھی اس گورُوکل کے [illegible] مالی ذمہ واری یہاں کے کاریہ کرتاؤں پر [illegible] ہے۔ [illegible] کی آمدنی کے علاوہ تقریباً ۸ ہزار روپیہ اور بھی ہر سال خرچ ہوتا ہے۔

سنرکھشکوں کا فرض

جلسہ میں اب صرف تقریباً ایک ماہ رہ گیا ہے۔ گورُوکل کے برہمچاریوں کے ۱۰۰ کے قریب سنرکھشک ہیں اگر ہر ایک پچاس روپے بھی اپنے ستھان سے اپنے دوستوں سے جمع کر کے بھیج سکے تو آسانی سے پانچ ہزار روپے ہو سکتے ہیں۔ کئی سنرکھشک مہاشیوں نے کوشش شروع کر دی ہے۔ امید ہے۔ کہ دیگر سنرکھشک مہاشے بھی اپنے فرض کا خیال کر کے اس کے متعلق کوشش شروع کر دیں گے۔

گورُوکل پریمیوں کا فرض

ضلع کرنال اور انبالہ کی آریہ سماجوں کو اپنے علاقہ کے ایک مات گورُوکل کی امداد کے لئے ابھی سے کوشش کرنی چاہئے۔ اور جلسہ تک کافی دھن جمع کر کے لانا چاہئے۔ موجودہ حالت میں جب تک سب گورُوکل پریمی مل کر خاص کوشش نہ کریں گے۔ تب تک کام چلنا مشکل ہے۔ زمانہ کی حالت کا خیال کر کے سب گورُوکل پریمیوں کو اپنے فرض کا احساس کر کے اپنی پوری طاقت اس کام کے لئے لگا دینی چاہئے۔

{نوٹ:۔ آریہ دھرم کا سیوک منیجر گورُوکل کورُوکشیتر (کرنال)}

بقیہ صفحہ ۱۰

ददाम्यस्मा अवसानमेतद य एषआगान मम वेद भूदिह।
समाप्ति कित्वान प्रत्येतदाह ममैष रायेउपतिष्ठतमिह॥ अथर्व

اس منتر میں نوکر ڈولے یم کا ورنن ہے۔ اور نہ مردوں کا کچھ ذکر ہے۔ اس منتر میں اور پہلے منتر میں (वनेषु) والے شبد موجود ہے جس کے صاف معنی بنوں میں ارتھات بان پرست آشرم میں یا بان پرست آشرمی پرشوں میں ہی ہو سکتا اور کوئی ارتھ نہیں ہو سکتا۔ پنڈت جی جوان کی اچھیا ہو ارتھ کریں۔ اس منتر میں یہ اُپدیش دیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی پرش گرہست آشرم کو چھوڑ کر بان پرست لینا چاہے تو اس کے لئے سب پرکار کا انتظام ہو۔ اور وہاں کے نواسی اور منتظم لوگ اس کو ہر طرح سے سنکار پُوروک دھارن کریں۔ اور اس نئے پرش کو اپنے برابر مان عزت پرستھ جانے رکھیں تاکہ وہ نیا بان پرست آشرم میں پرویش کرنیوالا پرش وہاں پر دکھ یا کشٹ محسوس نہ کرے۔ وغیرہ وغیرہ

بان پرست آشرم کا آچاریہ نئے آنیوالے پرش کو اُپدیش کرتا ہے۔ اور دیتا ہے۔ کہ (یم) بان پرست آشرم کا آچاریہ یا مکھیہ پرکار جا کر یہ وچن کہتا ہے (یا یہ وچن کہے) کہ اس نئے آنیوالے بان پرست آشرمی پرش کے رہنے کے لئے یہ ستھان (انگلی سے اشارہ کر کے) دیتا ہوں۔ یہ جو یہاں آیا ہے (ارتھات بان پرست آشرم میں آیا ہے)۔ وہ یہاں پر سب کے برابر ہے۔ اور انیہ ساتھ آئے ہوئے کٹمبیوں کو اسکے رہنے سہنے کا وشواس دلاتا ہوا اُپدیش دیتا ہے۔ کہ اس آشرم میں یہ سب لوگ سوادھن ہیں۔ ارتھات یہ سب میری پرجا ہیں۔ آنند پُوروک یہاں نواس کریں۔ کسی پرکار [illegible]

بقیہ صفحہ ۱۳

والوں سے بڑے پریم سے بات چیت کرتے تھے۔ ان کے ہاتھ جوڑنے اور پریم بھری باتوں میں خاص کشش تھی۔ اور لالہ امراؤ سنگھ کی منموہنی صورت لدھیانہ والوں کو خصوصاً اور آریہ سماج کے وسیع دائرہ کو عموماً کبھی نہ بھولے گی۔ آریہ سماج کے سکول اور کنیا پاٹھ شالہ کی وہ جان تھے۔ شہر کے ہر ایک کام کے وہ روح رواں تھے۔ پنجاب میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے ستون تھے۔ اور آریہ سماج کے کارکنوں میں سے ایک مشہور تجربہ کار منتظم تھے۔ خوشی میں اور کاروبار کی کامیابی میں اُنہوں نے آریہ سماج کے لئے جی بھر کر کام کیا۔ لدھیانہ جہاں اُنہوں نے اپنی زندگی کا بہترین حصہ گزارا۔ ان کی کارگزاری کا خاص مرکز رہا ہے۔

اُنہوں نے مصیبت میں بھی آریہ سماج کو نہیں چھوڑا جب دہرہ دون کی کنیا پاٹھ شالہ میں اُنہوں نے کام کرنا شروع کیا۔ تو وہ گورُوکل کانگڑی کے سالانہ جلسہ پر ضرور آیا کرتے تھے۔ اور تلاش کر کے اپنے پرانے مِتروں کو بلا کرتے تھے۔ طبیعت میں کمال کی سادگی تھی۔ غرور اور اکڑفوں نام کو نہیں تھے۔ چھوٹے بڑوں سے اس طرح ملتے تھے۔ کہ گویا ان کے برسوں کے پریمی تھے۔

دیانند مرتیو نجے اردھ شتابدی مہوتسو

دیانند مرتیو نجے اردھ شتابدی کا سلسلہ جنبانی اس وقت سے ہی چل رہا ہے۔ جبکہ متھرا میں جنم شتابدی ہوئی تھی۔ اس آنے والی اردھ شتابدی کے منانے کا اُلسّاہ شری مان سر ناہر سنگھ جی ورما شاہپورہ نرلیش کے ہردے میں لہریں مارتا تھا گویا وہ اس کے روح رواں تھے۔ مگر پرماتما کی مرضی منتریان کا سورگباش ہو گیا۔ جنم شتابدی کے موقعہ پر پانچ ہزار روپیہ کی کثیر رقم بھی آپ مہانی نے عطا فرمائی تھی۔ اور باوجود ضعیفی کے وہ خود تشریف فرما ہوئے تھے۔

اس تہذیب کے زمانہ میں روئے زمین کے ملکوں میں جابجا مختلف طریقوں سے سالانہ جلسے۔ مذہبی میلے۔ ڈنرز۔ اینی ورسریز وغیرہ ہوا کرتے ہیں۔ جن پر لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ اور جہاں اپنے خیالات کے مطابق قوم کی ترقی کے ذرائع سوچے جاتے ہیں۔ وہاں ہیرو ورشپ ہوتی ہے۔ جنت کے راستے تلاش کئے جاتے ہیں۔ حرفت و تجارت کے وسائل پر غور کیا جاتا ہے۔ اور کہیں کہیں عیاری اور خود غرضی کے جال بچھائے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر امریکہ میں ڈیوک آف واشنگٹن کی اینی ورسری انگلینڈ میں ملک الشعراء شیکسپیئر اور امیر البحر نیلسن فرانس میں شہنشاہ نپولین۔ جرمنی میں فریڈرک دی گریٹ۔ اٹلی میں مہاتما میزینی کی اور ہندوستان میں کنبھ کے میلے وپنجاب میں قادیانی جلسے ہوتے ہیں۔ جاپان میں ہیرو ورشپ بڑے زوروں سے منائی جاتی ہے۔ بھارت میں رشی اُتسو منائے جاتے ہیں۔ سادھو رشیوں کی جینتیاں ہوتی ہیں۔ ان سب کی غرض یہ ہوتی ہے کہ ہر ایک قوم اپنی اپنی موجودہ نسلوں میں اُن کے بزرگوں کی روح پھونکے۔ ان کے کارناموں کا تتبع کرے۔ اور اپنے ملک کو انتہائی عروج پر دیکھے۔

اسی طرح اس اردھ شتابدی پر جو اُتسو ہوگا۔ وہ صرف آدرش ہی نہیں ہوگا۔ بلکہ اس موقعہ پر سوامی جی مہاراج کے پرم اُدیش کی پورتی کے سادھنوں پر وِدوان لوگ جمع ہو کر وچار کریں گے۔ اور پار مارتھک اور دھارمک بنانے کا یتن کریں گے۔ گیان مے تیرتھ بنانے کی کوشش کریں گے۔ اور اپور یگیہ رچکر پراچین یگیوں کا نمونہ بنائیں گے۔ اور ایک دھوت یگیہ شالا بنا کر سوامی جی کے نام کی کیرتی وِتّنش قائم کریں گے۔

(نیاز مند ماسٹر رادھے لال گورنمنٹ پنشنر و سابق حاکم صدر عدالت فوجداری شاہپورہ (راجپوتانہ) ورمان سینو جک یگیہ سمتی مرتیو نجے اردھ شتابدی اجمیر)

سوچنائیں

(۱)

شریمد دیانند مرتیو نجے اردھ شتابدی اجمیر کے مہا یگیہ کے سمبندھ میں ایسے دس سیوا پریمی پرتر دان نو یووکوں کی آوشیکتا ہے۔ جو پریم کے ساتھ نیچے لکھے کاریہ کرنے کو اُدّت پر ہوں:-

۱۔ بھوجن بنانا ۲۔ جل بھرنا ۳۔ جھاڑو لگانا ۴۔ صفائی کرنا ۵۔ گو سیوا کرنا تھکا ہوں میں بھاگ لینا۔

ایسے کاریہ کرتاؤں کا بھوجن آدی کا پربندھ یگیہ شالا سمتی دوارا ہوگا۔ خواہشمند اصحاب اپنے نگر کے کسی پرتشٹھت مہانو بھاو کے دوارا پتر ویوہار کریں۔

(بھودیو کنہیا لال بی۔ اے۔ ایل۔ ٹی سنیو جک یگیہ وبھاگ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر نارمل سکول شرینگر روڈ۔ اجمیر)

(۲) سویم سیوکوں کی آوشیکتا

۱۴ اکتوبر سے ۲۰ اکتوبر تک منائی جانے والی شریمد دیانند اردھ شتابدی کی تیاریاں بڑے زور سے ہو رہی ہیں۔ دانی مہاشے ہزار ہا روپے دان دے رہے ہیں۔ اکھنڈ برہمچریہ کا آدرش جنتا کے سامنے پورن روپ سے رکھنے کے لئے کرم کانڈی وِدوانوں کی سمیتیاں برابر آ رہی ہیں۔ اور نہایت ہی آکرشک سنگ مرمر کی ویدی بنائی جانے کی آیوجنا ہو رہی ہے۔ لگ بھگ ایک لاکھ کی آبادی کا ایک سندر آریہ نگر بسانے کے لئے وسترت میدان نشچت ہو گیا ہے۔ جو چاروں اطراف سے منوہر پہاڑی نظاروں سے وبھوشت ہے۔ نگر کو اُتساہ سے بسانے کے لئے بھن بھن سنستھاؤں سے نقشے آ رہے ہیں۔

اتنے مہان کاریہ کا اُتم پربندھ کرنے کے لئے کم از کم دو ہزار سویم سیوکوں کی آوشیکتا ہے۔ ہمیں پورن وشواس ہے۔ کہ سویم سیوک گن اس نایاب موقع پر پدھار کر اپنی سیواؤں دوارا مہرشی کے چرن کملوں پر اپنی شردھانجلی اوشیہ ارپن کریں گے۔

ڈی۔ اے۔ وی سکولوں۔ کالجوں۔ کنیا مہاودیالیوں گوروکلوں۔ پرتی ندھی سبھاؤں۔ آریہ سماجوں تتھا سنستھاؤں کے ادھشٹاتاؤں۔ سنرکشکوں تتھا سنچالکوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ابھی سے سویم سیوک سنگٹھن کا کاریہ شروع کر دیں۔ اور ادھک سے ادھک سنکھیا میں سویم سیوک بھیجنے کا پربندھ کریں۔

(ونیت۔ لکھشمی نارائن موٹہ انجینیئر سنچالک سویم سیوک سمتی۔ اجمیر)

۳- مشیورا ازمی پر آریہ پُرشوں کا کرتویہ

اس ورش ۲۲ر فروری کو شیورا تری کا پوتر پرو ہے۔ پرتیک آریہ بھائی بہن کا کرتویہ ہے۔ کہ اس پوتر دوس کو منانے کے لئے آریہ سماج مندر میں پہنچ کر ہون کی کارروائی میں حصہ لے۔ پرتیک آریہ سماج کے منتری جہور دے سے سوادر پرارتھنا ہے۔ کہ وہ سار وجنک سبھاؤں میں تتھا آریہ سماج کے ست سنگوں میں گھوشنا کریں۔ کہ آگامی ورش کی دیپاولی کے شبھ اوسر پر ۱۴ر سے ۲۰ر اکتوبر تک اجمیر نگر میں مہرشی دیانند کی نِربان سمرتی میں اردھ شتابدی مہوتسو منایا جائے گا۔ تن من دھن سے پرتیک آریہ نر ناری برت لے۔ کہ وہ اردھ شتابدی مہوتسو میں یتھا شکتی سمّت ہو کر آریہ سنگٹھن کا سورگیہ درشیہ سمسار کو بتلائے گا۔ اردھ شتابدی مہوتسو کو سپھل بنانے کے لئے تن من دھن سے سہایتا کرے۔ تت پشچات شانتی پاٹھ پڑھ کر مہرشی دیانند کی جے کا نعرہ لگا کر سبھا وسرجن کی جائے:

(نویدک۔ چاندکرن شاردا پرچار منتری)

۴- پرگتی

اردھ شتابدی کے کاریہ میں سارے بھارت ورش کے آریہ پُرش دلچسپی لے رہے ہیں۔ شریمان سوامی کیولانند جی رتلام میں اچھی سپھلتا پراپت کر کے آگے بڑھ گئے ہیں۔ پنجاب اور دہلی میں دن پرتی دن آگیا ور دھک سماچار مل رہے ہیں۔ منتری شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اردھ شتابدی کا پرچار کاریہ کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں۔ مہاشہ کرشن جی پرایر اس کاریہ میں پہلے سے ہی لیکھنی دوارا یوگ دے رہے ہیں۔ اور بھوشیہ میں اس طرح سے یوگ دینے کے لئے تیار ہیں۔ پروفیسر رام دیو جی جیل کے اندر رہتے ہوئے بھی اردھ شتابدی کے لئے بہت دلچسپی ظاہر کر رہے ہیں۔

سندور سیما پرانت میں پروفیسر سُدھارک جی نے اردھ شتابدی کے لئے کاریہ آرمبھ کر دیا ہے۔

شریمان سوامی نتیانند جی مہاراج ادھشٹاتا گورو کل چتوڑ جہاں جہاں پدھارے۔ وہاں وہاں شتابدی کا سندیش جنتا کو دیتے رہے۔

شریمان پنڈت رام سہائے جی شواری اردھ شتابدی کا پرچار کر رہے ہیں۔

آپ لوگ مربتو بخشے اردھ شتابدی مہوتسو پر تاریخ ۱۴ر سے ۲۰ر اکتوبر تک اجمیر ضرور پدھاریے۔ اور اس کے لئے تن من اور دھن سے سہایتا کیجئے۔

اجمیر میں شریمان پنڈت پرمانند جی بی۔ اے جھوپدیشک نے محلوں میں شریمان سوامی لکھمنانند جی تتھا چودھری ٹھاکر داس جی کے ساتھ کاریہ کرتا آرمبھ کر دیا ہے۔ آپ ابھی مالوہ کے دورہ میں شتابدی کا پرچار کر کے آئے ہیں:

۵- آریہ دھوج جا تتھا دھوج گیت

آریہ جگت کو یہ جان کر ہرش ہوگا۔ کہ دیانند اردھ شتابدی سمتی نے یہ نشچے کیا ہے۔ کہ آریہ دھوج کی سُوروپ دیا لکھیا تتھا اس کے آروہن۔ اوترن۔ بندھن آدی کی پدھتی نرمان کرائی جائے۔ تتھا ایک سرو انگ سُندر دھوج گیت بھی کوّی مہانو بھاؤں سے تیار کرایا جائے۔ جن مہانو بھاؤں کا دھوج گیت سرو شریشٹھ تم ہوگا۔ اُن کو شتابدی سبھا کی اور سے ایک سورن پدک پردان کیا جائے گا۔ تتھا سرو شریشٹھ تم لیکھک کو بھی ایک رجت پدک بھینٹ کیا جائے گا:

شتابدی سمیلنے پنڈال کے ادھیویشن میں دھوج سمبندھی سب کاریوں کا سمپادن کرنے کے لئے ایک آریہ دھوج اُپ سبھا بنا دی ہے۔ اُپ سبھا دوارا دھوج آروہن آدی کی پدھتی نیار کی جا رہی ہے۔ جو شیگھر ہی آریہ جگت کا پرامرش پراپت کرنے کے وچار سے پرکاشت کی جائے گی:

دھوج گیت کے لیکھکوں سے ہمارا نویدن ہے۔ کہ آریہ دھوج میں سنیہ پوجن۔ وشنو بندھوتو تتھا سمتا کے بھینٹ بھاؤں کا سُندر سماویش کیا جائے۔ دین دُکھیوں کی سیوا۔ دلت تتھا انا تھوں کی رکھشا کرنے کی پوتر بھاؤناؤں سے آریہ دھوج کا گیت پری پورن ہو۔ دھوج گیت کے چھند۔ ورن الکھوا مارتا ہیں۔ دچو وشنو تر لگا پیارا۔ اس راشٹر گیت کے ڈگ بھگ سم تلیہ ہونی چاہئیں۔ وستار میں بھی دھوج گیت اس سے بڑا نہ ہونا چاہئے۔ دھوج گیت کی بھاشا ہندی اور وہ بھی سرل ہونی چاہئے:

دھوج گیت کے لیکھک۔ کوی مہودیوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی کرتی فروری ۱۹۳۳ء کی سماپتی تک نمن پتہ پر بھیجنے کی کرپا کریں:-

شیو دیال سینبو جک آریہ دھوج اُپ سبھا۔ تلک پارک۔ میرٹھ (یو۔ پی)

۶- سنگیت کا اُدھار

اجمیری رشی نروان اردھ شتابدی کے یگ پر ورتک اوسر پر بڑی نمن باتیں بھی ہو سکیں۔ تو ہندو و آریہ جاتی میں آریہ سنگیت کا پُنر اُدھار ہو سکتا ہے:

۱- بھارت ورش میں سام وید کے گانے والے براہمن جہاں پر مل سکتے ہوں۔ اُن کو بلا کر بڑے ہون یگیہ کے سمیہ اُن سے وام دیو سام گان کرایا جائے۔ اور بھوشیہ میں آریہ سماج کی کسی بھی سنستھا و سماج میں ایک ورگ ان کو شکشک رکھ کر کھلا جائے:

۲- ہندو گھٹے جو نارد وینا دینی بجا کر گا سکتے ہوں۔ اور کیول بجا سکتے ہوں۔ اُن کو ضرور بھاری انعام دے کر۔ ولا کر وینا کے سنگیت کا لابھ جنتا کو دلایا جائے۔ اور بہتر یہ ہے اُن سے کسی گورو کل یا آریہ سماج میں ایک ورگ وینا سیکھنے والے آریہ چھاتروں کا کھولا جائے:

تنبورا۔ جل ترنگ۔ ستار۔ سارنگی۔ بنسری۔ مجیرے وغیرہ وغیرہ کے پرویں ہندو گانے تتھا بجانے والے آدرشیہ بلائے جائیں۔ ہارمونیم بجانا بند رہے:

(نویدک۔ آتمارام امرتسری)

سماچار جگت

سالانہ جلسے :- گورو کل کانگڑی کا سالانہ جلسہ ١٣ سے ١٦ اپریل ١٩٣٣ء تک ہوگا۔
گورو کل کورو کشیتر کا سالانہ جلسہ ٢٤ سے ٢٦ فروری ١٩٣٣ء تک ہوگا :-
آریہ سماج ساہووالہ ٣-٤-٥ مارچ ١٩٣٣ء
" انبالہ شہر (گورو کل سیکشن) ٢٩-٣٠ اپریل ١٩٣٣ء :-
آریہ سماج سالون ضلع کرنال ٨-٩-١٠ فروری ١٩٣٣ء :-

سماج میاسی کی سپتاہک ڈائری

١٢ کو آریہ سماج مندر میں لوہڑی کے اتسو میں ایک بڑا بھاری یگیہ کیا گیا۔ ہون منتروں کے پاٹھ بار بار گائیتری منتر سے آہوتیاں دی گئیں۔ مندر عورتوں مردوں اور بچوں سے بھرا ہوا تھا۔ حاضرین کا ریوڑیوں سے ستکار کیا گیا۔

١٣ کو ماگھی کے دن موضع فدہ میں ایک بڑی یگیہ کیا گیا۔ بستی کے مرد و عورتوں پر بڑا اثر ہوا۔ مستورات شردھا سے اپنے اپنے گھروں سے گھی، تل، بادام اور اخروٹ وغیرہ لا کر یگیہ میں آہوتیاں ڈالنے لگیں۔ سماپتی پر ایک ویاکھیان ہوا جس میں یگیہ کے لابھ بتلائے گئے۔ ویاکھیان کا بہت اچھا اثر پڑا۔ نیز قرار پایا کہ سنکرانتی کو یہاں یگیہ ہوا کرے گی۔ کئی دیویوں نے یگیہ کے لئے اپنی امداد پیش کی :-
امید ہے۔ کہ جلدی ہی یہاں ایک یگیہ سماج قائم ہو جائے گی۔ دیہات میں یگیوں سے کافی پرچار ہو سکتا ہے :-
(اندر جیت بی۔ اے۔ پردھان)

١٠ جنوری ١٩٣٣ء کو آریہ سماج ... میں شریمتی پریتم دیوی کا شبھ وواہ ... رام جی اوورسیر کے ساتھ پنڈت ... نے پورن ویدک ریتی سے کرایا :-
(منتری آریہ سماج جھنڈیالہ گورو)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار :-

١٨ دسمبر کو مندر میں اچھوت ادھار کا دوس منایا ... اچھوتوں میں عملی کام کرنے پر وچار اور ... ہوئے :-

... بابو رام جی ادھیایک آریہ ہائی سکول ... کا نام کرن ... ہوا۔ سنسکار پنڈت ... نے کرایا :-

... دسمبر کو شری شردھانند بلیدان دوس منایا گیا۔ سوامی جی کے جیون پر ویاکھیان ادمی کے ویاکھیان اور بابو جے ولو جی ورما افریقہ نواسی کے منوہر بھجن ہوئے :-

٢٧ دسمبر کو ایک جنم کی پوتر یووتی کو جو تعلیم یافتہ ہے۔ شدھ کر کے ویدک دھرم میں شامل کیا گیا۔ پنڈت وشنودت جی نے شدھی کرائی۔ منتری جی نے اس دیوی کو دھرم پر درڑھ رہنے کے لئے اُپدیش دیا :-
(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

آریہ سماج مورنڈہ کے سماچار :-

٢٧/١١/٣٢ کو آریہ سماج مندر میں رات کے ٨ بجے ایک پُتر وواہ ویدک ریتی سے ہوا۔ حاضری بہت زیادہ تھی۔ ویدی خوب سجائی گئی تھی۔ ورکھشا کی اور سے مبلغ ١١/ روپیہ آریہ کنیا پاٹھ شالا مورنڈہ کو دان ملا۔ اور حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا :-

١٢/١/٣٣ کو بازار چوک میں لوہڑی کا تہوار بڑے اُتساہ سے منایا گیا۔ ہون یگیہ کیا گیا۔ اور بھجن گائن کئے گئے :-
(ودیا دھر منتری آریہ سماج مورنڈہ)

آریہ سماج شرقپور :-

٢٥ دسمبر کو شری شردھانند دوس منایا گیا :-
آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ٢٢ لغایت ٢٦ فروری ١٩٣٣ء ہوگا۔ ٢٢-٢٣-اور ٢٤ کی صبح کو کتھا اور وید اُپدیش ہوا کرے گا۔ اور رات کو لیکچر و ویدک دھرم پر مضامین پڑھے جائیں گے۔ ٢٤ فروری کی شام کو نگر کیرتن ہوگا۔ ٢٥ و ٢٦ فروری کو دو دن جلسہ مندر میں ہوگا :-
(لال چند منتری)

آریہ سماج ساہووالہ :-

١٢ جنوری ١٩٣٣ء کو شری مول راج جی منتری کے گھر میں لوہڑی کا پوتر تہوار منایا گیا۔ اور آریہ سماج کی اُنتی پر وچار ہوتا رہا۔ ہون کے پشچات سب سجنوں کا چڑوے ریوڑیوں سے ستکار کیا گیا :-
(مول راج منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کیمبلپور کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ مورخہ ٢٤-٢٥ اور ٢٦ مارچ ١٩٣٣ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں بڑے بڑے ودوان اُپدیشک و بھجنیک تشریف لائیں گے۔ اُمید ہے۔ کہ اضلاع اٹک، پشاور اور راولپنڈی کی آریہ سماجوں کے ممبران اور دیگر معززین جلسہ کی رونق کو بڑھائیں گے۔ ٢٤ کو نگر کیرتن اور ٢٥ و ٢٦ مارچ کو کارروائی جلسہ ہوگی :-
(منتری آریہ سماج کیمبل پور)

سنام میں پرچار :-

شریمان پنڈت رام سروپ جی معہ مہاشہ نفر چند جی بھجنیک یہاں پدھارے۔ ٢٢-٢٣-٢٤ پوہ و یکم ماگھ کو یہاں پر آپ کے منوہر اُپدیش و ویاکھیان ہوئے۔ حاضری اچھی ہوتی رہی۔ شہر باسیوں نے بڑے پریم و شردھا سے آپ کا اُپدیش سرون کیا۔ اچھا اثر پڑا۔ یہاں پر پرچار کی سخت ضرورت ہے۔ کسی مہاتما سنیاسی کو ایک ہفتہ کے واسطے یہاں پرچار کرنا چاہیئے۔ آشا ہے۔ کہ کوئی پربندھ کیا جائے گا۔ سماج مندر کے واسطے کوشش ہو رہی ہے :-
(منتری آریہ سماج ہذا)

مانڈلے میں پرچار :-

کاشی کے مشہور ودوان اور یوگی پنڈت مدھوسودن شاستری جی رنگون سے یہاں پدھارے ہیں۔ آپ نے کئی ایک ویاکھیان آریہ سماج مندر میں دئے۔ آپ کی ویاکھیان شیلی منوہر ہے۔ آپ منڈن میں ہی کھنڈن کا کام بنا جاتے ہیں۔ ویدک دھرم کا سچا رہسیہ ایسے پرشوں سے ہی سننا چاہیئے۔ برہما کی چاروں اطراف سے بلاوا آ رہا ہے۔ آشا ہے۔ کہ پنڈت جی ویدک دھرم کا سندیش سنانے کے لئے دورہ لگا ناسوی کیا کریں گے۔ جو ویدک دھرم کے سخت مخالف رہے۔ وہ بھی پنڈت جی کے ویاکھیان سن کر ویدک دھرم کے پریمی بن گئے :-
(منتری دھرم سینور ودیا انکال)

آریہ سماج خانکی :-

خانکی میں ویدک دھرم کا پرچار کرنے کے لئے منتری پنڈت ہر بھجن لال جی آریہ اُپدیشک پدھارے۔ جنہوں نے یہاں ١٨ دن رہ کر وِدوھ وشیوں پر مستقبلہ سماج تھا انتری سماج میں ویاکھیان دئے۔ آپ ایک یوگیہ اُپدیشک ہیں۔ آپ کے اُپدیش کا پربھاو بہت اچھا رہا :-
(جیوا رام شرما۔ آریہ سماج خانکی)

گوروکل اندر پرستھ کے سماچار

۱ گوروکل اندر پرستھ کا ۱۷واں سالانہ جلسہ ۲۴-۲۳-۲۵-

۲۶ فروری کو ہونا قرار پایا ہے۔ اس کی تیاریاں ابھی سے شروع کر دی گئی ہیں۔ شری سوامی سروانند جی مہاراج نے بھی ایک دن کے لئے پدھارنا منظور کر لیا ہے۔ گوروکل کے انیک ہتیالو بدھاریں گے ہی۔ اس موقع پر بڑے بھاری پیمانے پر ایک اچھوت ادھار سمیلن کرنے کا وچار ہے جس کے لئے ابھی سے دیش کے بڑے بڑے لیڈروں کے ساتھ پتر ویوہار ہو رہا ہے ؛

۲ ہسپتال کی نئی چھت بننی شروع ہو گئی ہے۔ آشا ہے کہ جلسہ سے پہلے وہ چھت ختم ہو جائے گی اور ہسپتال کی بلڈنگ اپنے نئے روپ میں پرگٹ ہوگی۔ باوا ملکھا سنگھ جی کی مہربانی سے سڑک بہت اچھی تیار ہو گئی ہے۔ اب گوروکل تک اوپر پہنچنے میں کوئی دقت نہیں رہی۔ موٹریں بجّی اوپر پہنچ جاتی ہیں۔ سو پکّی سڑک پر بھی تار کول پڑ گیا ہے۔ اور دہلی تک آمد و رفت کا ذریعہ عمدہ بن گیا ہے ؛

۳ سب برہمچاری تندرست ہیں۔ لوہڑی کا تیوہار بڑی شان سے منایا گیا۔ اس موقعہ پر گوروکل کی پرانی پرتھا کے انوسار گنّے۔ ریوڑی اور گجک کی خوب بہار رہی۔ باوجود لوہڑی کے تین دن گزر جانے کے بھی آگنی مکمل طور پر نہیں بجھی ؛

۴ مسٹر سادھو سنگھ ایم۔ ایل۔ سی۔ آج کل یہاں پدھارے ہوئے ہیں۔ ان کا پتر یہاں تعلیم حاصل کرتا ہے۔ ان کے خیال بڑے وسیع اور نیشنل ہیں۔ آپ کے ساتھ وارتالاپ سے سٹاف کے کئی ممبروں نے نقاب ہی اردو کوڑا لاہ پہنچ رہا ہے ؛

۵ پڑھائی نیم پُرورک ہوتی ہے۔ اور سب کام ٹھیک چل رہا ہے۔ جب سے نیا کنواں تیار ہوا ہے۔ تب سے یہاں سے بیماریاں کافور ہو گئی ہیں۔ کئی مہینوں سے لگاتار ہسپتال بالکل خالی رہتا ہے۔ ڈاکٹر تلسی رام جی نے پانی کی آزمائش کی۔ ان کی رائے میں پانی دہلی کے کنوؤں سے بہت اچھا ہے۔ اگر کوئی مہاشے مہربانی کرکے نلکہ لگوا دیں۔ تو گوروکل کا کشٹ ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے ؛

(گوپال مکھیہ ادھشٹاتا)

بجنور میں سودیشی نمائش

۲۲ جنوری سے ۲۸ جنوری ۱۹۳۳ء تک بجنور میں ضلع سودیشی نمائش بہت بڑے پیمانہ پر ہوگی۔ جس میں کئی اہم کانفرنسیں مثلاً روہیل کھنڈ دلت ادھار کانفرنس کوی سمیلن اور اردو مشاعرہ وغیرہ ہوں گی۔ نیز ٹورنمنٹ بھی ہوگا۔ سودیشی مسلمان کے سوداگران کی دکانیں سج رہی ہیں۔ اور نمائش کی تیاریاں زور شور سے شروع ہیں۔ سودیشی کے پریمیوں سے التماس ہے کہ وہ سودیشی سامان برائے فروخت و نمائش کار کنان نمائش کے پاس بھیجنے کی کرپا کریں۔ تاکہ ملک اور قوم کا بھلا ہو اور ہماری حوصلہ افزائی ہو ؛

(کیدار ناتھ جنرل سکرٹری)

سواستھ رکھشا

"لاہور سور (جڑھ دار پھوڑا) اور اس کا آسان علاج"

(از ویدراج پنڈت ہری رام شرما۔ لاہور سور سپیشلسٹ مٹرک قلعہ لاہور)

لاہور سور یعنی لاہوری پھوڑا نہایت خراب قسم کا جراثیمی پھوڑا ہے۔ اور اس کو موگی یا مغلئی پھوڑا بھی کہتے ہیں۔ یہ پھوڑا جس شہر یا جس علاقہ میں کثرت سے ہوتا ہے۔ اُسی جگہ کے نام پر اُس کا نام مشہور ہو جاتا ہے۔ مثلاً جو پھوڑا لاہور کی آب و ہوا کے خاص اثر سے لاہور کے لوگوں میں عام پایا جاتا ہے۔ اس کو لاہوری پھوڑا کہتے ہیں۔ اسی طرح اس کو سندھ میں سندھی پھوڑا۔ دہلی میں دہلی پھوڑا۔ ملتان میں ملتانی پھوڑا۔ اور بغداد میں بغدادی پھوڑا کہتے ہیں۔ مغربی ڈاکٹر اس پھوڑا کو Oriental Sore کہتے ہیں۔

لاہوری پھوڑے کا سبب کیا ہے؟

اس پھوڑے کا اصلی سبب چند جراثیم ہیں۔ جو مریض کے پھوڑے میں پائے جاتے ہیں۔ یہ پھوڑا دیہات کی نسبت شہروں میں زیادہ ہوتا ہے۔ اور عام طور پر گرم ملکوں میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ یہ پھوڑا سرد موسم کے شروع میں پیدا ہوتا ہے۔ جبکہ سڑی ہوئی کف (بلغم) اور صفرا (پت) کو قدرت دوران خون سے خارج کر کے جلد میں پھینک دیتی ہے۔ جو لوگ اپنی خوراک کو اعتدال پر رکھ کر جسم کی صفائی کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ وہ اس منحوس پھوڑے سے بچے رہتے ہیں۔

علامات لاہوری پھوڑا۔ پہلے ایک چھوٹی سی سرخ پھنسی ہوتی ہے۔ جس کے اوپر باریک باریک سرخ اور خاکی رنگ کے چھلکے ہوتے ہیں۔ اور بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی زہریلے مچھر نے کاٹا ہے۔ اور اس کا نشان رہ گیا ہے۔ مچھر کے کاٹنے سے جو خارش ہوتی ہے۔ اس کی نسبت اس میں کم ہوتی ہے۔ کوئی خاص تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ پہلے یہ چھلکے پتلے پتلے ہوتے ہیں۔ بعد میں موٹے اور ایک دوسرے پر چسپاں ہوتے جاتے ہیں۔ جن سے ایک قسم کی سخت سطح بن جاتی ہے۔ اس پھوڑے کے اردگرد ایک قسم کی سوجن رہتی ہے۔ اور اندر پھوڑا آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا ہے۔ اور اس میں سے ایک قسم کا پیلا پانی باہر نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ جو کہ بعد میں خشک ہو کر ایک قسم کا کھرنڈ پھوڑے کے اوپر بن جاتا ہے۔ جوں جوں یہ پھوڑا پرانا ہوتا جاتا ہے۔ اسی قدر یہ زیادہ گہرا ہو کر زیادہ جگہ پر پھیلتا جاتا ہے۔

لاہوری پھوڑے کا علاج۔ اگر لاہوری پھوڑا معمولی ہو۔ تو مندرجہ ذیل دو مرہم سے علاج کریں۔ جو میرے علاج کے دوران میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔

۱۔ زنگار۔ اور نیلا تھوتھا میں سے ہر ایک ایک تولہ سے کر باریک کر کے رکھ لو۔ صبح کے وقت تھوڑا سا یہ سفوف دال ماش کی پیٹھی میں رگڑ کر پھاہا بنا کر لاہوری پھوڑے پر لگاؤ۔ ایسا ہی نیا پھاہا بنا کر لگاؤ۔ دو تین پھاہوں سے لاہوری پھوڑا صاف ہو جائے گا۔

۲۔ زنگار اور موم دیسی برابر برابر لے کر سرکہ انگوری دیسی میں خوب کھرل کریں۔ جب لیپ بن جائے۔ تو پھاہے پر لگا کر پھوڑے پر لگا دو۔ دو تین دن میں لاہوری پھوڑا صاف ہو جائے گا۔ اگر کوئی لاہوری پھوڑا زیادہ خراب یا بہت پرانا ہو۔ تو میرے جیون داتا دواخانہ (رجسٹرڈ) مٹرک قلعہ۔ لاہور سے مرہم لاہور سور مفت لگوائیں۔ جس سے سات دن کے اندر ہر ایک لاہوری پھوڑا کسی تکلیف یا درد کے بغیر بالکل صاف ہو جاتا ہے۔

بعض آدمی لاہوری پھوڑے کو ایک ہی دفعہ دوا لگا کر صاف کر دیتے ہیں۔ ان کا علاج نہایت تکلیف دہ ہے۔ کیونکہ ان کی دوا میں سنکھیا ملا ہوتا ہے۔ اسی لئے ان کی دوا کے لاہور سور پر لگنے کے ایک گھنٹہ بعد ہی پھوڑے میں سخت درد۔ جلن اور سوجن پیدا ہو جاتی ہے جو ۲۴ گھنٹے سے زیادہ دیر تک رہتی ہے۔ ان کی دوا کا نسخہ حسب ذیل ہے :-

آپ ایک تولہ سنکھیا اور دو تولہ پیلی ویزلین (Vaseline) لیں۔ اس ایک تولہ سنکھیا کو باریک کر کے دو تولہ پیلی ویزلین میں گھنٹہ بھر خوب رگڑ دیں۔ یہ مرہم تیار ہو جائے گی۔ اس مرہم کو ایک شیشی میں ڈال رکھیں۔ لاہور سور کے اوپر تھوڑی سی اس مرہم کا لیپ کر دیں۔ لیپ کے اوپر کپڑے کا ایک ٹکڑا کا ایک پھاہا رکھ کر اور اس کے اوپر روئی رکھ کر پٹی باندھ دیں۔ سات دن تک پٹی نہ کھولیں۔ سات دن میں اس مرہم سے لاہور سور مع اس جگہ کے گوشت کے گل کر بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ اور نیچے سے لال لال گوشت نکل آتا ہے۔ لاہور سور صاف ہو جانے پر۔ تو بورک (Boracic Ointment) آئینمنٹ یا کوئی اور زخم کو ملانے والی مرہم استعمال کر کے زخم کو ملا لیں۔ جس کسی کو اس میں شک ہو۔ وہ میرے پاس آ لے۔ ایک ہی دفعہ یہ مرہم لگا کر اس کے لاہور سور کو بالکل صاف کر دوں گا۔ یہ میرا علاج بالکل مفت ہے۔ اگر اس سنکھیا والی مرہم کی جلن اور سوجن

(باقی دیکھو صفحہ ۔۔ پر)

ضلع حصار میں خوفناک قحط

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے عملی امداد

حصار پرانت کے قحط زدہ لوگوں کی امداد کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ایک ہزار روپیہ خرچ کرنے کی منظوری دی۔ اور پنڈت گیان چند جی بی۔ اے اور پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک کو علاقہ میں بھیجا گیا۔ انہوں نے دورہ کر کے مفصلہ ذیل رپورٹ دی ہے :-

۱۰ جنوری کو آریہ سماج مندر سرسہ میں آریہ بھائیوں کی ایک میٹنگ کی گئی جس میں نشچہ کیا گیا۔ کہ پیڑتوں کی سہائتا کا کام سبھا کو سنگھ اپنے ہاتھ میں لینا چاہئے۔ اور حصار قحط کمیٹی کیسا تھ مل کر کام کرنا چاہئے۔ سہائتا کے سمبندھ میں یہ نشچہ ہوا۔ کہ پیڑتوں کو کوئی مزدوری یا ایسی دستکاری دی جائے جس سے ان کو پیٹ پالنے کا آسرا مل جائے۔ پھر حصار قحط کمیٹی کے سکریٹری کار یہ کرتا ؤں پنڈت ٹھاکر داس جی بیرسٹر ایٹ لاء۔ لالہ جیوتی پرشاد جی ایڈووکیٹ۔ لالہ ہردیو سہائے جی رئیس ۱۱/۱/۳۳ کو حصار میں جا کر ملے۔ تینوں سجن بڑی لگن سے قحط کے دکھ کو دور کرنے کا اپائے کر رہے ہیں۔ یہاں بھی یہ نشچہ ہوا۔ کہ حصار قحط کمیٹی اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب مل کر سہائتا کا کام کریں۔

۱۲/۱/۳۳ کو وہ بیانی پہنچے اور اکال پیڑت گرام دیکھنے کے لئے گئے۔ وہی نوودہ گرام میں پہنچ کر مہاشہ پھول چند اور دوسرے سجنوں سے مل کر انہوں نے نشچہ کیا۔ کہ اس گرام میں سہائتا کا ایک مرکز جاری کیا جائے۔ یہاں سے اردگرد ۱۰۔۱۲ گراموں کو سہائتا پہنچ سکے گی۔ مہاشہ پھول چند جی ایک پکے آریہ سماجی ہیں۔ انہوں نے اس کیندر کو چلانے کا وچن دیا۔

۱۳/۱/۳۳ کو جڑودہ۔ پال۔ راوت کھیڑہ وغیرہ گراموں سے ہوتے ہوئے ملو ٹمنڈی پہنچے۔ وہاں حصار قحط کمیٹی کا ایک مرکز ہے۔ اور وہاں سے مرد عورتوں کو مدد دی جا رہی ہے۔ وہاں سے ملو منڈی بادشاہ پور کو بھی گئے۔

۱۴/۱/۳۳ کو لالہ ہردیو سہائے جی کے ساتھ دہانگڑ گرام میں پہنچے۔ یہ گرام فتح آباد تحصیل میں ہے۔ یہاں مستحق لوگوں کو کپڑے دئے گئے۔ اور نشچہ ہوا۔ کہ اس گاؤں میں بھی سبھا کی طرف سے ایک مرکز بنایا جائے۔ یہاں سے آدم پور منڈی پہنچے۔ اور وہاں سے رات کو سرسہ پہنچے۔

۱۵/۱/۳۳ کو گودہ گرام تحصیل سرسہ میں پہنچے۔ یہاں بھی پکڑا دیا گیا۔ لوگ گاؤں چھوڑ کر مزدوری کی تلاش میں چلے گئے ہیں۔ پانی کی بڑی کمی ہے۔ یہاں بھی سبھا کی طرف سے ایک مرکز کھولا جائے گا۔

اس سارے علاقے کے دورہ سے جو حالات معلوم ہوئے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ کہ لوگوں کا گزارہ کھیتی پر ہے۔ کچھ حصہ میں نہر اور گھگھر نالہ کی مدد سے کھیتی ہو جاتی ہے۔ کئی سالوں سے بارش کی کمی ہے پچھلی دو فصلیں بالکل خالی گئی ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ ضلع کی ۹ لاکھ کی آبادی میں سے ۲ لاکھ انسان قحط کا شکار ہو رہے ہیں۔ یہاں اناج کا بالکل اکال تو نہیں ہے۔ لیکن اناج خریدنے کے لئے پیسہ بالکل نہیں ہے۔ سرکار کی طرف سے جوہڑ کھودنے اور سڑک مرمت کرنے کے کام جاری ہوئے ہیں۔ وہاں آدمی کو پانچ پیسے۔ عورت کو چار پیسے اور بچے کو تین پیسے روزانہ مزدوری ملتی ہے۔ اور اس پر بھی سینکڑوں لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ قحط کمیٹی کی طرف سے جو سوت کتائی کے مرکز کھولے گئے ہیں۔ وہاں بھی چار پیسے روزانہ دئے جاتے ہیں۔ دھن کی کمی کی وجہ سے سینکڑوں لوگوں کو نراش جانا پڑتا ہے۔ سوت کی کتائی کا کام عورتیں کر سکتی ہیں۔ مردوں کو کپاس بیلنے۔ کپڑا بننے۔ اور بان بنانے کے لئے کام جاری کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر اس وقت امداد نہ دی گئی۔ تو دن بدن قحط کی پیڑا بڑھتی جائے گی۔ اور پھر بہت دھن خرچ کرنے سے بھی نہ سنبھلے گی۔

آریہ پرشوں سے خاص نویدن:- ہم سب کو قحط زدہ لوگوں کی امداد کے لئے روپیہ کپڑا اسے امداد کرنی چاہئے۔ حصار ہریانہ پرانت کا ایک ضلع ہے۔ ہریانہ پرانت آریہ سماج کا ایک گڑھ ہے۔ جہاں گاؤں گاؤں میں آریہ سماج کے پرچار کا کام ہے۔ اور لاکھوں کی تعداد میں آریہ سماجی رہتے ہیں۔ مصیبت زدہ لوگوں میں آریہ بھائیوں کی بڑی بھاری تعداد ہے۔

آریہ سماجوں سے نویدن:- اس موقع پر آریہ سماجوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے ممبروں سے ... دھن جمع کریں اور کافی دھن جمع کر کے آریہ پرتی ندھی سبھا کے دفتر میں بھیجیں۔ دھن کے علاوہ اناج اور کپاس بھی اکٹھی کی جائے۔ اور نئے اور پرانے کپڑے جو پہننے کے یوگیہ ہوں۔ جمع کئے جائیں۔ اور اس کی سوچنا سبھا کو دی جائے۔ اور جہاں سبھا اُس کو بھیجنے کے لئے لکھے وہاں بھیج دئے جائیں۔ اس امدادی کام کے لئے ہزار ہا روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور اس کی فوراً ضرورت ہے۔ اس لئے دانی سجنوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ بہت جلد اپنا دان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون لاہور کے پتہ پر بھیج دینا چاہئے۔ (نویدک بھیم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

ओ३म्
प्रकाश

कृण्वन्तो-विश्व-मार्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور
ہفتہ وار

ایڈیٹر:- کرشن بی-اے

قیمت
سالانہ [illegible]
ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے [illegible]
فی پرچہ ایک آنہ

THE PRAKASH LAHORE

نمبر ۶ | SUNDAY 5th FEB 1933 | ۲۴-۲-ماگھ سمت ۱۹۸۹ مطابق ۵-فروری ۱۹۳۳ء دیانند آبد ۱۰۸ | جلد ۲۹

یجروید — رگوید

اوم
وید امرت

ओ३म् आत्वेता नि षीदतेन्द्रमभि प्रगायत।
सखायः स्तोम वाहसः॥ ऋ.

ارتھ- (स्तोम वाहसः) ستتی منتروں کے دھارن کرنے والے (सखायः) مترو! (आ एत) آؤ- اور (निषीदत) بیٹھو (इन्द्रमभि) اُس ایشور کو لکشیہ کرکے (प्रगायत) اسکی ستتی کرو۔

ویاکھیا- اس وید منتر کے آدیش کے سامنے آج کل کی مصنوعی زندگی کا مقابلہ کرو۔ آج کل روزی کمانے کے لئے ہی اس قدر سخت جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ کہ دوسرے کسی کام کے لئے فرصت نہیں ملتی۔ جو تھوڑا بہت وقت ملتا ہے۔ وہ کھیل تماشا کی بھینٹ کیا جاتا ہے۔ جو لوگ اس قیمتی زندگی کے محدود ایام تھیٹر سنیما۔ ہنسی مخول۔ فضول کے جھگڑوں اور دن رات کی بکواس میں ضائع کر دیتے ہیں۔ وہ کان کھول کر غور سے وید کے پوتر آدیش کو سن لیں۔ وید کہتا ہے۔ تم خوش آمدید کرو۔ کن کا؟ اُن متروں کا جو وید منتروں کے دھارن کرنے والے ہیں۔ جو وید گان کرنے والے ہیں۔ جو پرم پتا پرماتما کی ستتی کرنے والے ہیں۔ کیونکہ؟ کیونکہ وید ہی سب بانیوں میں پوتر بانی ہے۔ وید کا گان ہی سب پرکار کے پوتر بھاؤں کا سروت ہے۔ وید منتروں کے [illegible] کہا بھی ہے۔ کہ صحبت کا اثر ہوتا ہے۔ اس لئے اگر ہم وید کے ودوانوں کا ستسنگ کریں گے۔ اُن کے ساتھ پریم بڑھے گا۔ [illegible] جب تک پوتر بھاؤں کے گرہن کرنے کا سامان پیدا نہ ہوگا۔ [illegible] وید کے آدیش کے [illegible] کہ وید کی کلیانی بانی سے ہمارے اندر [illegible] دنیاوی خواہشات اور بے جا لالچ کا ناش نہیں کیا جا سکتا۔ [illegible] کے ساتھ متر بھاؤ [illegible] تب تک من کے اندر سے حسد و بغض [illegible] نہیں کیا جاتا۔ جب تک اونچے آدرش کے [illegible] حالات پیدا نہیں [illegible] مگر وید نے نہایت سیدھے اور صاف الفاظ میں [illegible] لوگ منتروں کے انتخاب کے لئے کئی قسم کی کسوٹیاں پیش کیا کرتے ہیں۔ [illegible] لوگوں سے متر تار کھیں [illegible] اس پوتر آدیش کی موجودگی میں کسی منتیہ کو پوچھ دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ [illegible] الفاظ میں بتا دیا ہے کہ ہم لوگ کن لوگوں سے [illegible] اس ایشور کو لکشیہ کرکے اس کی ستتی کرو۔ [illegible] کہو کہ آؤ اور وراجو۔ [illegible] کے دھارن کرنے والے ودوانوں کی تلاش کریں۔ ان کے ساتھ متر تا پیدا کریں۔ [illegible] ہمارے سامنے ایک کسوٹی رکھ دی ہے کہ ستتی منتروں کے [illegible] اور جان بوجھ کر گمراہ ہوتا ہے۔ آؤ ہم لوگ مل کر وید منتروں کے [illegible] اپنے پریواروں میں اس قسم کے پروگرام کا انتظام کرکے گرہستی کسی پرکار [illegible] پرماتما کی ستتی کو شروع کریں۔ [illegible] ماننا۔ دنیاوی لوگوں کے پیچھے پیچھے [illegible] اپنی زندگی کو برباد کرنا [illegible] اور پرماتما [illegible] وید کے اُپدیش سنیں۔ اور گمراہ ہونے سے بچتے ہیں۔ [illegible] کریں۔ اُن کو آدر اور ستکار کے ساتھ اپنے گھروں میں بٹھائیں۔ ان سے وید کے [illegible] اس قسم کے ست سنگ سے لابھ اُٹھائے۔ [illegible] کیونکہ ان کے بال بچے اس [illegible] پرماتما کی ستتی گان کرکے اس کے اُتم گنوں کو ہم دھارن [illegible] کے تفکرات سے مکت ہو جاتا ہے۔ [illegible] تفکرات کی گنجائش رہ جائے؟ جس پرم پتا پرماتما کی [illegible] یہ کبھی ہو نہیں سکتا۔ [illegible] ستتی منتروں کے دھارن کرنے والے متروں کا ساتھی بنا دے گا۔ [illegible] کریں گے۔ وہ [illegible] دور کرے گا۔ وہی ہم کو اونچا اُٹھا کر [illegible]

"زیجن ناتھ"

(اوم شم)

اتھروید — سام وید

شری سوریہ کماری گرنتھاولی کا پرتھم پُشپ

یوگیشور کرشن

(لیکھک شری پنڈت چموپتی جی ایم - اے - آریہ سیوک)

اس بات کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی - کہ ایسا کوئی جیون چرتر لکھا جائے جس سے شری کرشن کے آدرش جیون کا واستوک چترن ہو - پنڈت جی نے آریہ بھاشا میں یوگیشور کرشن کا جیون چرتر لکھکر اس کمی کو پورا کر دیا ہے۔ پنڈت جی ایک بڑے اچھے شاعر اور پرسدھ لیکھک ہیں۔ انکے قلم سے لکھا ہوا یہ جیون چرتر کیسا ہوگا - پاٹھک خود اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں - یہ پُستک ہر ایک آریہ نرناری کو پڑھنی چاہئے - اور آریہ سماجوں کی لائبریریوں میں اس کی ایک ایک کاپی ضرور رہنی چاہئے ؞

سُندر چھپائی بڑھیا اینٹیک کاغذ پر انڈین پریس میں چھپی ہوئی اُتم جلد قیمت ۲/۸ ؞

اخبارات کیا کہتے ہیں؟

"یہ پُستک بہت سُندر ہے - ایک بار پڑھنا آرمبھ کرنے پر ختم کئے بنا اُٹھنے کو جی نہیں چاہتا - انیک پرسنگوں پر پاٹھک بھڑک اُٹھتا ہے - یہ پُستک ہر ایک کرشن پریمی کے ہاتھ میں ہونی چاہئے" ؞

("آریہ" - لاہور)

"وہ جاننا اتیئے مدھر اور گراہی ہے - کہ پُستک چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا یہ پُستک ہر ایک آریہ پُرش کو ضرور پڑھنی چاہئے"

("آریہ مِتر" - آگرہ)

"بھاشا اللت - مدھر - پروا ہی اور سُندر ہے - چرت کا پلاٹ اُتم ہے - شیلی آکرشک ہے - اس کے پڑھنے سے کرشن جیونی کے ساتھ ساتھ تتکالک بھارت کی بھوگولک اور ساماجک ستھتی کا گیان بھی انیک انشوں میں ہو جاتا ہے" ؞

("ارجن" - دہلی)

اخبارات کیا کہتے ہیں؟

"لائق مصنف کے بھگوان کرشن کو انکے اصلی روپ میں سنسار کے سامنے رکھنے کا سپھل پریتن ہے - یہ پُستک صرف شری کرشن کا جیون چرتر ہی ہے - بلکہ ان کے عہد کا پورا اتہاس ہے" ؞

("پرکاش" - لاہور)

"کتاب کا اتی اُتم ہونا مصنف کے نام سے ہی جانا جاتا ہے شری کرشن کا چرتر اس ڈھنگ سے لکھکر ایک نیا رتن پبلک کے ہاتھ میں دے دیا ہے - پُستک سنگرہ ہو گیا ہے" ؞

("آریہ گزٹ" - لاہور)

"ہندی میں اپنے ڈھنگ کا کرشن کا یہ پہلا چرت گرنتھ ہے - اس میں اتہاس کی درشٹی سے کرشن کا سانگوپانگ چرت منورم شیلی میں انکت کیا گیا ہے" ؞

("سرسوتی" - الہ آباد)

"چاند" - الہ آباد کی رائے

"پُستک بڑی اپیوگی ہے سواستو میں اب ہمیں گوپیوں کے ساتھ گل بہیاں دیکر راس رچانے والے اور ان کا راستہ روک کر دہی کا دان مانگنے والے کرشن کی ضرورت نہیں - اب تو ہمیں شری کرشن کو اسی درشٹی سے دیکھنا ہوگا جس درشٹی سے شری چموپتی جی نے دیکھا ہے - پُستک کی بھاشا سرل چھپائی وغیرہ اُتم ہے" ؞

پتا :- مینجر پُستک رچنا وبھاگ - گورو کل کانگڑی - ضلع سہارن پور

نوٹ :- یہ پُستک شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پُستکالیہ سرسوتی آشرم انار کلی لاہور سے بھی مل سکتی ہے ؞

سنسار کی گتی

مہاتما گاندھی کو اغلباً ماہ جولائی میں رہا کیا جائیگا

لنڈن - ۳۱ر جنوری - بیان کیا جاتا ہے - کہ ہندوستان کے متعلق وزیر ہند اور وائسرائے کے درمیان معمولی سے اختلافات واقعہ ہوگئے ہیں - چونکہ لارڈ ولنگڈن سخت حکومت کر چکے ہیں - اس لئے وہ مہاتما جی کو رہا کرنے یا کانگرس سے گفتگوئے مصالحت کرنے سے شرماتے ہیں - اس لئے ہندوستان میں نئی نرم پالیسی شروع کرنے کے لئے یا تو لارڈ ولنگڈن کو جلد لنڈن جانا پڑے گا - یا وہ جلد ہی ریٹائر ہو جائیں گے - یا رخصت پر چلے جائیں گے - عام خیال یہ ہے - کہ یوم آزادی پر جو ادھر ادھر گرفتاریاں ہوئی ہیں - ان کو ملحوظ رکھتے ہوئے شاید اب مہاتما گاندھی اور دوسرے سیاسی قیدیوں کو ماہ جولائی تک رہا نہ کیا جائے ؛

جرمنی میں نئی گورنمنٹ

برلن - ۳۰ر جنوری - عام رائے یہ ہے - کہ جرمن نیشنل پارٹی اور مرکزی پارٹی ہٹلر کیبنٹ کی حمایت کرے گی - بویرین پیپلز پارٹی بھی اس کے خلاف آواز نہیں اٹھائے گی - ساتھ ہی پردھان ہینڈن برگ بھی اسے منظور کر لیں گے - تازہ خبر آئی ہے - کہ مسٹر ہٹلر چانسلر مقرر ہو گئے ہیں ؛

سندھ کا نیا گورنر

دہلی - یکم فروری - یہ افواہ اڑ رہی ہے - کہ حکومت ہند نے یہ سفارش کی ہے کہ سر فضل حسین کو اس وقت سندھ کا گورنر بنایا جائے جبکہ اسے الگ صوبہ بنایا جائے گا ؛

دو مزید جیلوں کی ضرورت

سوموار رپہ سہزی کریک فنانس ممبر نے پنجاب کے جیلوں کے غیر سرکاری وزیٹروں کی پہلی کانفرنس کا افتتاح کیا - پروفیسر برکت رام نے بتلایا - کہ لاہور میں علیحدہ ڈسٹرکٹ جیل اور ایڈیشنل ریفارمیٹری سکول کی ضرورت ہے ؛

میونسپل ہسپتال کی بندش

امرتسر - ۳۰ر جنوری - سمال ٹاؤن کمیٹی ترنتارن نے میونسپل ہسپتال کو بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے - کیونکہ ممبروں کے خیال میں یہ کمیٹی پر ایک غیر ضروری بوجھ ہے ؛

تمباکو نوشی ترک

استنبول (بذریعہ ڈاک) اناتولیہ کے ایک گاؤں نے نئے سال پر ایک قابل تعریف عزم کیا ہے - گاؤں کے ہر ایک باشندے نے قسم کھائی ہے - کہ وہ سگریٹ نوشی اور تمباکو نوشی ختم کر دیگا ؛

ٹکٹوں کی فروخت کی ممانعت

طہران (بذریعہ ڈاک) حکومت ایران نے حال ہی میں ایک قانون پاس کیا ہے - جس کی رو سے تمام قسم کی لاٹری کی ٹکٹوں کی فروخت کی ممانعت کر دی گئی ہے ؛

موٹر ڈرائیوروں کی ہڑتال

جالندھر - ۳۰ر جنوری - یہاں ۲۶ر جنوری کو تمام موٹر ڈرائیوروں نے بیگار کے خلاف بطور پروٹسٹ ہڑتال کر دی - کپتان پولیس نے یقین دلانے پر دوبارہ لاریاں چلنی شروع ہو گئیں ؛

شادی کی ممانعت

احمد آباد - ۲۶ر جنوری - ڈسٹرکٹ جج نے کل ایک حکم جاری کیا - جس کی رو سے ... ایک ۴۰ سالہ جین لڑکے کی شادی کی ممانعت کر دی ؛

حصار ریلیف فنڈ میں امداد

حصار - ۲۸ر جنوری - رامیشور دیال موتی لال ٹرسٹ کھوالی نے ضلع حصار کے قحط زدگان کی امداد کے لئے پانچ ہزار روپیہ دان دیا ہے ؛

میل سروس کے تھیلے کی چوری

سیالکوٹ - ۲۶ر جنوری - اکاؤنٹ بیگ کی جس میں ۳۰۰ روپے کے ٹکٹ تھے - چوری ہو گئی - ریلوے میل سروس کے ملازمین میں بڑی سنسنی پھیل گئی ہے ؛

ہندو سکول کے وظائف بند

کلکتہ - ۲۶ر جنوری - ہندو سکول مدناپور ٹاؤن میں انضباط کی غیر تسلی بخش حالت کی وجہ سے حکومت بنگال نے تاحکم ثانی سکول کے وظائف بند کر دینے کا فیصلہ کیا ہے ؛

انضباطی کارروائی

بمبئی - ۲۶ر جنوری - بمبئی سٹاک ایکسچینج کے بورڈ نے ان بیکسیر ممبران کے خلاف سخت انضباطی کارروائی کرنے کی دھمکی دی ہے - جنہوں نے ناغہ کے دن ایکسچینج ہال کے باہر سودے کئے ؛

"ارجن" دہلی کے دفتر کی تلاشی

دہلی - ۲۶ر جنوری - پولیس نے ہندی روزانہ اخبار "ارجن" کے دفتر پر چھاپہ مارا - اور کسی بلاک کے سلسلہ میں تلاشی لی ؛

کانگرس کا سالانہ اجلاس

الہ آباد - ۲۶ر جنوری - معلوم ہوا ہے - کہ پنڈت مدن موہن مالویہ مارچ کے دوسرے ہفتہ میں کانگرس کی سالانہ ...

... جلاس منعقد کرنے کے لئے انتظامات کر رہے ہیں - آپ کے دوبارہ اعتبار کی اس بارہ میں دہلی کے لیڈروں سے تبادلہ خیالات کر رہے ہیں ؛

شمالی ایران میں ریلوے کی توسیع

لنڈن - ۲۶ر جنوری - شمالی ایران سے خلیج فارس تک ریلوے لائن کی تکمیل ہو گئی ہے ؛

مزدوروں کے لئے نئی بستی

حیدرآباد (دکن) ۲۵ر جنوری - راجا بہادر سیٹھی لال موتی لال ۳ لاکھ روپیہ کی لاگت سے سکندر آباد کے نزدیک مزدوروں کے لئے ایک بستی بنانے لگے ہیں ؛

سر اقبال ہسپانیہ میں

میڈرڈ - ۲۴ر جنوری - سر اقبال نے اپنے ایک لیکچر میں ہندوستان کے مغل راج اور ہسپانیہ میں مسلم راج کا مقابلہ کیا - آپ ہسپانیہ کی مساجد کو دیکھنے کے بعد وینس سے ۱۰ر فروری کو بمبئی روانہ ہو جائینگے ؛

نواب بہاولپور کی جوبلی

ملتان - ۲۵ر جنوری - جوبلی منانے کے لئے جو ۳ر فروری کو شروع ہوگی - بہاولپور میں وسیع پیمانہ پر تیاریاں شروع ہو گئی ہیں ؛

۲۲ ڈکٹیٹر گرفتار

الہ آباد - ۲۹ر جنوری - آج ۲۳ اشخاص جو یو - پی کے مختلف اضلاع کے ڈکٹیٹر بیان کئے جاتے ہیں - گرفتار کر لئے گئے ؛

ایک انگریز لڑکی سکھ دھرم میں

امرتسر - یکم فروری - ایک انگریز لڑکی مس وائٹ کو گذشتہ کل سکھ دھرم میں شامل کیا گیا - اور اس کی شادی سردار ہربنس سنگھ کے ساتھ جو کہ حال ہی میں انگلستان سے واپس آئے ہیں - کی گئی - مس وائٹ کا سکھ نام سریندر کور رکھا گیا ؛

سکھ ممبران کے استعفے

امرتسر - ۲۹ر جنوری - سردار ہربنس سنگھ جج پٹیالہ ہائیکورٹ اور سردار سنت سنگھ ممبران اسمبلی نے اپنے استعفے سکریٹری خالصہ دربار کو بھیج دئے ہیں - تاکہ وہ حسب ضرورت انہیں کمیونل ایوارڈ کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر وائسرائے کے پاس بھیج دیں ؛

یوروپ کو روانگی

کلکتہ - ۲۹ر جنوری - ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے - کہ مسٹر سبھاش چندر بوس ۲۳ر جنوری کو بمبئی سے یوروپ کو روانہ ہو جائیں گے ؛

جانگلیوں کا اخراج

لائلپور - ۲۷ر جنوری - علاقہ مجسٹریٹ کلیان وال نے اپنے دورہ کے دوران میں سات بدمعاش جانگلیوں کو جن کے علاقہ کے سب انسپکٹروں نے چالان پیش کئے - زیر دفعہ ۱۷ ایکٹ ۵ ۱۹۱۸ء دو دو سال کے لئے گاؤں سے باہر نکلنے کی ممانعت کر دی ؛

مہاراجہ الور کی وائسرائے سے ملاقات

الور - ۲۷ر جنوری - آج مہاراجہ الور اغلباً وائسرائے سے ملاقات کرنے کے لئے دہلی گئے ہیں ؛

سیٹھ گووند داس کی گرفتاری

جبلپور - ۲۸ر جنوری - پرسوں یوم آزادی کے سلسلہ میں جلوس نکالنے پر سیٹھ گووند داس اور سات والنٹیروں کو گرفتار کر لیا گیا ؛

کانگرس کا آئندہ اجلاس

دہلی - ۲۸ر جنوری - پچھلے سال کانگرس کا اجلاس دہلی میں منعقد ہوا تھا - امسال بنارس کا نام زیر غور ہے ؛

آہ! رائے بہادر موہن لال

وید وار کی صبح کو جب میں نے اخبار کھولا۔ تو رائے بہادر موہن لال کی موت کی خبر پڑھ کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ پہلے تو میں اسے باور کرنے کو تیار نہ ہوا۔ کیونکہ ان کی علالت کی کوئی خبر موصول نہ ہوئی تھی۔ لیکن جب سردو "پرتاپ" اور "جیون" میں یہ خبر پڑھی۔ تو پھر اسے صحیح تسلیم کرنے کے سوائے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ رائے بہادر کی موت کی خبر آریہ جگت میں خصوصاً اور ہندو جگت میں عموماً بڑے رنج سے سنی جائے گی۔ کیونکہ وہ ان چند آریہ ہندوؤں میں سے تھے۔ جو دنیاوی کاروبار کرتے ہوئے بھی اپنا سمیہ اور اپنا دھن دھرم اور جاتی کی سیوا کے ارپن کیا کرتے تھے۔ وہ آریہ سماج شملہ کے پردھان تھے۔ آج سے نہیں۔ بلکہ ۲۰ سال سے۔ اور ان کی بالعموم ایسی مرنجاں مرنج تھی۔ کہ کبھی انہیں بدلنے کا خیال تک نہیں آیا۔ سالہا سال تک وہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے اپ پردھان رہے۔ اور ان دنوں بھی اس کی انترنگ سبھا کے ممبر تھے۔

آریہ کنیا پاٹھ شالہ شملہ اپنی کامیابی کے لئے ان کی کوششوں کی رہین منت ہے۔ لالہ مُکند لال ایڈووکیٹ کی موت کے بعد لالہ موہن لال کی موت نے ایک ایسی جگہ خالی کی ہے۔ جو آریہ سماج شملہ میں کسی طرح پوری نہیں ہو سکتی۔

وہ پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے ممبر تھے۔ اور کئی سال سے لگاتار ممبر چلے آ رہے تھے۔ ان کا حلقہ ان کے کام سے نہایت مطمئن تھا۔ انہیں دوسروں کی سیوا کرنے میں حقیقی خوشی محسوس ہوتی تھی۔ وہ بڑے مہمان نواز تھے۔ ان کے مکان پر بڑے بڑے نیتا ٹھہرا کرتے تھے۔ جب مہاتما گاندھی لارڈ ولنگڈن سے بات چیت کرنے کے لئے شملہ گئے تھے۔ تو آپ کے ہی مکان پر ٹھہرے تھے۔ لیجسلیٹو اسمبلی اور پنجاب کونسل کے کئی ممبران بھی ان کے مہمان ہوا کرتے تھے۔ آپ میونسپل کمیٹی شملہ کے اپ پردھان تھے۔ آپ کی موت نے صوبہ کے سارو جنک جیون میں ایک ایسا خلا پیدا کیا ہے۔ جو آسانی سے پُر نہ ہو گا۔

میرے ذاتی تعلقات ان سے بہت گہرے تھے۔ جب کبھی وہ لاہور آتے۔ یہ ناممکن تھا۔ کہ مجھے ملنے نہ آتے۔ اس لئے ان کی موت میرے لئے ایک ذاتی صدمہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ان کی موت سے آریہ سماج کو اور آریہ جاتی کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔ ان کے دوست بھی ان کی موت سے ایک بڑا بھاری خلا محسوس کریں گے۔ لیکن سب سے بڑا صدمہ ان کے پریوار کو پہنچا ہے۔ اور ہر ایک شخص اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ ان کی دھرم پتنی اور ان کے پریوار کے من کی حالت

کیا ہوگی؟ اس صدمہ میں مجھے ان سے گہری ہمدردی ہے۔ لیکن میں اس کے سوائے ان کو اور کیا پیش کر سکتا ہوں۔ کہ ان سے صبر کرنے کے لئے کہوں۔ ہمارے پاس سوائے اس کے چارہ ہی کیا ہے۔

(کرشن)

بقیہ کالم ۳ صفحہ ۹

کبھی کبھی میں دہلی جاتا ہوں۔ آریہ سماج کے کام کے متعلق ایک وششٹ پربھاؤ لے کر آتا ہوں۔ سمجھا یہ جاتا ہے۔ کہ لاہور کا آریہ سماج سب سے بڑا ہے۔ اور اس میں شک نہیں۔ کہ جس رونق سے اس سماج کا سالانہ جلسہ ہوتا ہے اس کو آریہ سماج دہلی کا سالانہ جلسہ نہیں پہنچتا۔ لیکن اگر کام کو دیکھا جائے۔ تو آریہ سماج لاہور آریہ سماج دہلی کا پاسنگ بھی نہیں۔ لاہور میں بھی کچھ آریہ سماجیں ہیں۔ لیکن آریہ سماج گوال منڈی اس وقت تک اپنا سماج مندر نہیں بنا سکی۔ اس کے مقابلے پر دہلی میں آریہ سماج دیوان ہال کا مندر کئی ہزار کی لاگت سے مکمل ہو چکا ہے۔ اب آریہ سماج نئی دہلی کا مندر بن رہا ہے۔ اس پر چالیس ہزار روپے اوپر لاگت آئے گی۔ نہایت وسیع اور شاندار بن رہا ہے۔ اس سماج کے اگلے سالانہ جلسہ پر جو اپریل میں ہو گا۔ اس کا پرویش سنسکار ہو گا۔ اس مندر میں ایک شاندار ہال بنایا گیا ہے۔ جس کا سارا خرچ سورگباشی لالہ دیوان چند جی کی دھرم پتنی شریمتی بھرا نو اڑاولی نے دیا ہے۔ اس کے علاوہ وہ دن بہت دور نہیں جب کہ سورگباشی لالہ دیوان چند کی وصیت پوری ہو گی۔ اور ان کے دان کئے ہوئے ڈیڑھ لاکھ روپے سے چاندنی چوک دہلی میں ایک شاندار سماج مندر تعمیر ہو گا۔

یہ ساری باتیں میں اس لئے لکھ رہا ہوں۔ کہ لاہور کے آریہ پرشوں کو بھی اپنے کرتویہ کا دھیان ہو۔ اور وہ اپنے آریہ سماج کو آریہ سماج دہلی کا ہم پایہ بنانے کا یتن کریں۔

میں آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کے پردھان لالہ بلاقی داس اور اس کے منتری لالہ امولک رام کو جلسہ کی کامیابی پر بدھائی دیتا ہوں۔ جب سے جلسہ شروع ہوا۔ منتری جی نے سماج کے منڈپ میں ہی اپنا ڈیرہ لگا لیا۔ اور دن رات اسی کی سیوا میں لگے رہے۔ (کرشن)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔

(منیجر)

آریہ سماج دہلی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج چاوڑی بازار۔ دہلی کا سالانہ جلسہ حسب معمول جنوری کے آخری ہفتہ وار انوار کو منایا گیا۔ میں اس جلسہ میں دو سال کے بعد شامل ہوا۔ پچھلے سال خاص حالات کی وجہ سے نہ جا سکا تھا۔ پچھلے دو سال اس آریہ سماج کی زندگی میں نہایت نازک گزرے ہیں۔ کچھ ایسی بے ڈھب خانہ جنگی شروع ہو گئی تھی۔ جس کا نہ سر تھا۔ نہ پیر۔ اس کی تہ میں کوئی اصولی اختلاف نہ تھا۔ بلکہ محض ذاتیات کا جھگڑا تھا۔ لیکن اس جھگڑے کو اس حد تک بڑھا دیا گیا۔ کہ آریہ سماج کی بدنامی کا باعث بن گیا۔ اب یہ جھگڑا شانت ہو رہا ہے۔ یا میں یوں کہہ دوں۔ کہ شانت ہو گیا ہے۔ گو من شانت نہیں ہوئے۔ لیکن آریہ سماج کا کام خوش اسلوبی سے چل رہا ہے۔ اور اس کے پچھلے سالانہ جلسے کو دیکھ کر کوئی بھی شخص یہ نہ کہہ سکتا تھا۔ کہ یہ وہ آریہ سماج ہے۔ جس کے سبھاسد پچھلے دو سالوں میں ایک دوسرے کو بدنام کرنے میں مصروف رہے۔ پچھلے دنوں اس سماج کا وارشک نرواچن شانتی اور پریم کے ساتھ ہوا تھا۔ سبھاسدوں کی تعداد پہلے سے زیادہ ہے۔ کم نہیں۔ یہ کتنی ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اس سماج نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں اپنے سولہ (۱۶) پرتی ندھی بھیجے ہیں۔ آریہ سماج لاہور پنجاب کیا سارے بھارت ورش کا سب سے بڑا آریہ سماج سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس کے کیول آٹھ پرتی ندھی ہیں۔ کہنے کا مطلب یہ۔ کہ بظاہر پچھلے جھگڑے کا کوئی اثر آریہ سماج دہلی پر نہیں۔ اور اتنی زیادہ سنکھیا میں آریہ سماج کے سبھاسد بنے ہیں۔ کہ عملی طور پر جھگڑے کا خاتمہ سمجھ لینا چاہیے۔

شکروار۔ ۲۷ جنوری کو آریہ سماج کا نگر کیرتن نکلا۔ نگر کیرتن نہیں۔ بلکہ سنکیرتن۔ آریہ پرش اور دیویاں خود ہی بھجن گاتی ہوئی بازاروں میں سے گزریں۔ آریہ سماج کے ہنام الشچی ٹھیو سنتوں کے بالک اور بالکائیں بھی ساتھ تھیں۔ دہلی کے لحاظ سے دیویوں کی تعداد غیر معمولی تھی۔ سنکیرتن ۸ بجے شام سے ۱۱ بجے رات تک رہا۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ سنکیرتن ویسا ہی کامیاب تھا۔ جیسا کہ میں چاہتا تھا۔ لیکن یہ ضرور کہہ سکتا ہوں۔ کہ چونکہ یہ اپنی قسم کا پہلا تھا۔ اس لحاظ سے کامیاب تھا۔ اور اگر آریہ سماج کے ادھیکاریوں نے اس سے فائدہ اٹھا کر اگلے سال کے سنکیرتن کو کامیاب بنانا چاہا۔ تو بلاشبہ وہ دہلی واسیوں کے سامنے ایک اپورو درشیہ پیش کر سکیں گے۔ ۲۸ اور ۲۹ جنوری کو اپدیش اور ویاکھیان ہوتے رہے۔ شری نارائن سوامی جی۔ شری سوامی سوتنترانند جی۔ شری سوامی برہمانند جی۔ پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ پنڈت پریہ ورت جی۔ پروفیسر گوپال جی۔ سوامی کرپانند جی۔ پنڈت گنگا سرن جی اور شریمتی سرسوتی دیوی جی کے ویاکھیان ہوئے۔ حاضرین کی تعداد پچھلے سالوں کی طرح تھی۔ اپدیشکوں کے لحاظ سے پربندھ کافی نہ تھا۔ اس لئے سوامی سوتنترانند جی اور مجھے دو دو ویاکھیان دینے پڑے۔ میں نے ہی دھن کے لئے اپیل کی۔ جس پر دس ہزار روپیہ کا اعلان کیا گیا۔ پانچ ہزار روپیہ کا ایک مکان آریہ ستری پاٹھ شالہ کو دان میں ملا ہے۔ تین ہزار روپیہ نقد آریہ اناتھ آلیہ۔ اور دو ہزار روپیہ وید پرچار آدی فنڈوں کے لئے جمع کیا گیا۔

۳۰ جنوری کو بسنت کی وجہ سے تعطیل تھی۔ اس لئے اس دن بھی جلسہ منایا گیا۔ بارہ سے چار پانچ بجے تک اچھوت اور دوسرے بالکوں کے کھیل کرائے گئے۔ اور مہاشہ دلیپ ہند ھو جی ڈائرکٹر اخبار "تیج" دہلی نے اپنے دست مبارک سے انہیں انعامات تقسیم کئے۔ ۶ بجے سے سہ بھوج شروع ہوا۔ جو رات کے دس بجے تک ختم نہ ہو سکا۔ اس میں سینکڑوں اچھوت بھائی اور آریہ ہندوؤں نے ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ اس دوران میں دلت ادھار کانفرنس بھی ہوئی۔ جس کے پردھان مسٹر سی۔ ایس۔ رنگا ائر۔ ایم۔ ایل۔ اے تھے۔ سب سے پہلے مجھے نصف گھنٹہ تک یہ بتلانے کا موقعہ دیا گیا۔ کہ آریہ سماج نے دلت ادھار کے سمبندھ میں کیا کیا؟ اس کے بعد مسٹر رنگا ائر کا ایک گھنٹہ تک ایک پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ اس کا جنتا پر بڑا اچھا اثر پڑا۔ اس سارے ویاکھیان کو اگر میں نے ایک فقرے میں بند کرنا ہو۔ تو مسٹر رنگا ائر کا سندیش آریہ جاتی کے نام یہ تھا۔ کہ اگر وہ زندہ رہنا چاہتی ہے۔ تو اس کا ایک ہی طریق ہے۔ کہ وہ وید اور ستیارتھ پرکاش کی سپرٹ کو گرہن کرے۔ انہوں نے آریہ سماج کی دل کھول کر تعریف کی۔ چونکہ ان کا ویاکھیان انگریزی بھاشا میں تھا۔ اس لئے مجھے اس کا ترجمہ جنتا کو سنانا پڑا۔ اس کا پرنام یہ ہوا۔ کہ جتنا عرصہ وہ بولے اتنا ہی عرصہ مجھے بھی بولنا پڑا۔ اس کے بعد کچھ پرستاؤ سویکار کئے گئے۔ رات کے دس بجے کانفرنس سماپت ہوئی۔ جو ہر لحاظ سے کامیاب تھی۔

آریہ سماج کا جلسہ ابھی دو تین دن اور رہے گا۔ لیکن میں ۳۱ جنوری کی رات کو چلا آیا۔ جب

(باقی دیکھو صفحہ ہذا کے کالم ۲ میں)

پرکاش لاہور
۲۴ ماگھ سمت ۱۹۸۹

ہمارا آئندہ سماجک کرتویہ

ہر ایک زندہ سوسائٹی جب اپنے پچھلے سال کے کام کا جائزہ لیتی ہے۔ تو وہ ساتھ ہی یہ بھی دیکھتی ہے۔ کہ آئندہ سال میں اس کو کیسے برتاؤ کرنا چاہیے۔ جس سے اس کی سرگرمیوں کا میدان وسعت پذیر ہو سکے۔ آریہ سماج نے اپنے جنم دن سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ نہ صرف خود زندہ سوسائٹی ہے۔ بلکہ دوسری سوسائٹیوں کے لئے بھی زندگی بخش ثابت ہو رہی ہے۔ آریہ سماج نے آج تک کسی ایسی ڈیوٹی کو اپنے ذمہ نہیں لیا۔ جس کا دوسروں نے اتو کرن نہ کیا ہو۔ اس نے انسٹی ٹیوشن کھولے۔ اس کی دیکھا دیکھی مسلمانوں، سکھوں اور سناتن دھرمی بھائیوں نے اپنے جداگانہ انسٹی ٹیوشن کھول دئے۔ دوسروں کو کامیابی ہوئی یا ناکامی۔ اس سوال کا فیصلہ کرنا جنتا کا کام ہے۔ اگر جنتا کا یہ خیال ہو۔ کہ آریہ سماج کے انسٹی ٹیوشن دوسروں (والوں) پر گوئے سبقت لے گئے ہیں۔ تو سمجھ لو کہ آریہ سماج کو اپنے کام میں سپھلتا پراپت ہوئی ہے +

آریہ سماج کی سابقہ سرگرمیوں کے ساتھ ہی ہمیں یہ بھی دیکھنا پڑتا ہے۔ کہ موجودہ سمجھدار بھارت ورش کس سمت میں جا رہا ہے۔ اور وہ کس ادیش کی پورتی کے درپے ہے۔ راج نیتک بھارت کے سامنے تو اس وقت اگر کوئی اہم سوال درپیش ہے تو وہ صرف سوراجیہ پراپتی کا ہی ہے۔ اس ادیش کی پورتی کے لئے راج نیتک بھارت کو جو یتن کرنا پڑتا ہے۔ وہ کر رہا ہے۔ اگر ہم آریہ سماجی یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہم بھی اس پہلو میں اپنے آپ کو کچھ مفید بنا سکیں۔ تو اس کے لئے ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا۔ کہ آیا ہماری سرگرمیاں ایسی ہیں۔ جن سے ہم بھارت ورش کے سمجھدار طبقہ کی ہمدردی حاصل کر سکیں اور اُسے یہ یقین دلا سکیں۔ کہ ہم نے آج تک جو کچھ کیا ہے۔ وہ زیادہ حد تک اسی ادیش کی پورتی کا ہی پہلو لئے ہوئے ہے :

آریہ سماج کا تعلیمی پہلو۔ یا تنظیمی۔ دونو پہلو ہمارے مذکورہ دعوے کو ثابت کرتے ہیں۔ کانگرس نے تو ابھی تھوڑا عرصہ ہوا۔ سرکاری درسگاہوں کے بائیکاٹ کی تلقین کی۔ لیکن آریہ سماج نے سنہ ۱۹۰۰ء سے ہی تعلیمی آزادی کا پیغام بھارت ورش کے کونہ کونہ میں پہنچا دیا۔ ہمارے جن بھائیوں نے سب سے پہلے کالج اور سکول [illegible] ہیں۔ کہ ان کو کالجوں اور سکولوں سے جو توقعات تھیں۔ وہ پوری نہیں ہو سکیں۔ یہ انسٹی ٹیوشن آریہ سماج کے لئے لابھ کاری ثابت ہونے کی بجائے بارِ گراں ثابت ہو رہے ہیں۔ اگر ہم اس بات کو بھی نظر انداز کر دیں۔ تو یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ محکمۂ تعلیم کی طرف سے آئے دن گرانٹ بند کرنے اور الحاق توڑنے کی جو دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ وہ ان انسٹی ٹیوشنوں کو اس قابل ہی نہیں چھوڑتیں۔ کہ وہ تعلیمی آزادی کے میدان میں ذرا بھی ممد و معاون ثابت ہو سکیں :

آریہ سماج کا زیادہ دور اندیش طبقہ پہلے ہی اس بات سے آگاہ تھا۔ کہ جن انسٹی ٹیوشنوں کو آریہ سماج کی کامیابی کی علامت بتلایا جا رہا ہے۔ وہی کبھی جا کر آریہ سماج کے لئے وبال ثابت ہوں گے۔ جب ملک میں سرکاری درسگاہوں کے بائیکاٹ کی تحریک شروع ہوئی۔ تو وہ بڑے بڑے نیتا جنہوں نے انسٹی ٹیوشنوں کی خاطر اپنا جیون سواہا کر دیا تھا۔ خود اپنی زبان سے اس امر کی تلقین کرتے سنائی دئے۔ کہ آریہ سماج کے جملہ انسٹی ٹیوشنوں کا محکمۂ تعلیم یا یونیورسٹی سے الحاق توڑ دیا جائے۔ سنہ ۱۸۸۶ء میں جو آواز آریہ سماج کے حلقہ میں گونجا کرتی تھی۔ وہ سنہ ۱۹۲۲ء میں بالکل مخالف سمت میں گونجنے لگی۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ جیسے سمندر میں جوار بھاٹا آیا کرتا ہے۔ ویسے ہی اقوام کی زندگیوں میں کئی نئے نئے حالات پیدا ہو کر پرانے زاویہ نگاہ کو بدلانے کا موجب ثابت ہوتے ہیں :

میں نے عرض کیا کہ سنہ ۱۹۰۰ء میں ہی آریہ سماج کے دور اندیش طبقہ نے مہاتما منشی رام جی کی رہنمائی میں تعلیمی آزادی کا ناد بڑے زور سے بلند کیا۔ اس ناد کی برکت سمجھئے۔ کہ ملک میں بدیشی یونیورسٹیوں کے بندھن سے آزاد متعدد گوروکل کھل گئے۔ وہ زمانہ مبارک ہوگا جب بھارت ورش کے کونہ کونہ میں گوروکلوں کا ایک جال بچھ جائے گا۔ آج اگر ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ بھارت ورش میں تعلیمی آزادی کا چرچا چاروں اطراف میں سنائی دے۔ تو اس کا درست علاج یہ ہے۔ کہ آج تک ہم نے سنگٹھت ہو کر جتنے گوروکل کھولے ہیں۔ ان کو تن من اور دھن سے پوری پوری سہایتا دیں۔ تاکہ دنیا کی کسی بادِ مخالف کا جھونکا بھارت ورش کے اندر تعلیمی آزادی کی آواز کو دبانے میں کامیاب نہ ہو سکے :

جس جس علاقہ میں جو جو گوروکل موجود ہے۔ اس علاقہ والوں کا بالخصوص اور باقی جنتا کا بالعموم یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس اپنے گوروکل کو سرسبز اور فارغ البال بنانے میں پورا یوگ دے۔

گوروکل اندرپرستھ اور گوروکل کورو کھشیتر کے سالانہ جلسے ماہ فروری میں منائے جانے والے ہیں۔ یہ جلسے ایک طرح سے ان گوروکلوں کے ساتھ تعلق رکھنے والے پرانتوں کا امتحان ہیں۔ اگر متعلقہ پرانتوں نے ان گوروکلوں کو جملہ مالی تفکرات سے آزاد کر دیا۔ تو سمجھ لو کہ وہاں کے رہنے والوں نے اپنے آچرن سے یہ ثابت کر دیا۔ کہ ملک میں تعلیمی سوتنترتا کے شیدائیوں کی کمی نہیں ہے۔ ان شاکھا گوروکلوں کے جلسوں کے بعد ایسٹر کی تعطیلات میں گوروکل کانگڑی کا سالانہ جلسہ ہوتا ہے۔ چونکہ گوروکل کانگڑی اب آل انڈیا حیثیت حاصل کر چکا ہے۔ اس لئے یہ آشا رکھنی چاہئے۔ کہ بھارت ورش کا وہ طبقہ جو کہ دیش میں تعلیمی سوتنترتا کا کٹر حامی ہے۔ اپنے فرض کو پورا کرنے کے لئے کمربستہ ہو جائے گا۔ اور اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرے گا :

تعلیمی سوتنترتا کے بعد اب تنظیمی سوتنترتا کو لیا جاتا ہے۔ جہاں تک کانگرس کا تعلق ہے۔ اس نے اپنی تنظیمی سوتنترتا کا مظاہرہ یا تو دہلی میں کرنا ہے یا بنارس یا پوری میں۔ بہر حال راج نیتک جگت کا اکھٹ کہیں نہ کہیں ہوگا۔ ہم چونکہ کانگرس کے اجلاس کو بارور اور کامیاب دیکھنے کے تمنائی ہیں۔ اس لئے ہم اس موقع کے منتظر ہیں۔ جب ہمارے دیش کے راج نیتک لیڈر اکھٹے مل کر وچار کریں گے۔ اور ملک کی سیاسی ناؤ کو کسی کنارے پر لگائیں گے +

جہاں راج نیتک جگت کے سنگٹھن یا تنظیمی مظاہرہ سے ہماری دلی ہمدردی ہے۔ وہاں بحیثیت آریہ سماجی ہمارا ابھی کوئی وشیش فرض ہے۔ اس فرض کی ادائیگی کا پرچہ ہم پہلے متھرا میں جنم شتابدی کے موقع پر بخوبی دے چکے ہیں۔ اب آئندہ دیپ مالا کے پوتر دوس پر اجمیر میں جہاں بھگوان دیانند نے سورگ دھام کی سنہ ۱۸۸۳ء میں تیاری کی تھی۔ وہاں دیانند نروان اردھ شتابدی مہوتسو کے موقعہ پر ہم نے اپنی سنگٹھن شکتی کا پربل ثبوت دینا ہے۔ اور دنیا پر یہ ثابت کرنا ہے۔ کہ آریہ سماج زندہ ہے۔ اور ہمیشہ تک زندہ رہے گا۔ ہمارے مخالف خواہ مخواہ سو طرح سے یہ منادی کرتے پھرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج سو گیا ہے۔ مگر ہمیں اس مہوتسو کے موقعہ پر ان لوگوں کو یہ بتلا دینا چاہئے۔ کہ آریہ سماج ایک جیتی جاگتی شکتی ہے۔ اور جسے وہ لوگ مُردہ سمجھتے تھے۔ وہ ایک عارضی انگڑائی تھی۔ اور اُس کے طفیل میں اتنی دیر [illegible]۔ کہ ہم بہتر سنگٹھن شکتی کا ثبوت دینے کے لئے کسی [illegible] ہیں۔ عیسائی ہوں یا مسلمان۔ سناتنی ہوں یا سکھ۔ اس وقت آریہ سماج کی طرف نگاہیں لگائے بیٹھے ہیں۔ کہ آیا اس کے اندر کوئی جان باقی ہے۔ یا عالمگیر اقتصادی کساد بازاری نے آریہ سماج کا کچومر نکال دیا ہے۔ یہ ایک عالمگیر چیلنج ہے۔ جو کہ چاروں اطراف سے ہم کو مل رہا ہے۔ اور جس کو ہم نے منظور کرتے ہوئے آئندہ دیپ مالا کے موقع پر عملی جواب دینا ہے۔ یہ جواب کسی وشیش سمپردائے کے واسیوں نے ہی نہیں دینا ہے۔ بلکہ جملہ آریہ سماجیوں نے بلا امتیاز دینا ہے۔ قیاسات شاہد ہیں۔ کہ آریہ سماجی اس جواب کے دینے کے لئے کمربستہ ہیں۔ اور انہوں نے ابھی سے اس چیلنج کا جواب دینے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ اخبارات میں نروان اردھ شتابدی کے متعلق ہر ہفتہ جو جو حالات شائع ہوتے ہیں۔ وہ ہمیں آشا دلاتے ہیں۔ کہ آریہ سماجی اس موقعہ پر اپنی ویسی ہی شان دکھلانے کے درپے ہیں۔ جو کہ انہوں نے متھرا میں جنم شتابدی کے موقعہ پر دکھلائی تھی :

شاباش بڑودہ راجیہ!

فری پریس کا احمد آباد کا ۲۸ جنوری کا تار مظہر ہے کہ دربار بڑودہ کی ملکیت میں جتنے ہندو مندر ہیں۔ ان میں ہر ہندو چاہے وہ اچھوت ہو۔ چاہے کوئی اور۔ بلا لحاظ درجہ داخل ہو سکتا ہے۔ بڑودہ راجیہ کا یہ فیصلہ قابلِ ستائش ہے۔ لیکن ہمارا یہ پختہ خیال ہے۔ کہ صرف سرکاری مندر کھولنے سے ہی کام نہیں چلے گا۔ بلکہ دربار کی طرف سے غیر سرکاری مندروں کے منتظمین کو بھی پریرنا ہونی چاہئے۔ کہ وہ اپنے مندروں میں داخلہ کے متعلق اچھوتوں پر سے غیر قدرتی امتیاز ہٹا دیں۔ تاکہ ریاست کے اندر کہیں بھی امتیازی سلوک کا نشان نہ رہے :

راج نیتک قیدیوں کی رہائی

جیسے جیسے سمیہ گزرتا جاتا ہے۔ راج نیتک قیدیوں کی رہائی کا سوال کٹھن ہی ہوتا جاتا ہے۔ پہلے تو یہ خیال تھا۔ کہ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس حکومت ہند پر دباؤ ڈال رہی ہے۔ کہ وہ سیاسی قیدیوں کو غیر مشروط طور پر رہا کر دے۔ ساتھ ہی [illegible]

جیل کی سلاخوں میں بند نہیں دیکھوں گا۔ لطف یہ ہے۔ کہ سرکردہ نیتا تو ابھی جیل خانجات میں بند ہیں۔ اور مسٹر سپرو وغیرہ گول میز کانفرنس کے نتائج کی مرثیہ خوانی کر رہے ہیں۔ اور یہ نہیں سوچتے۔ کہ لوگ ان کی مرثیہ خوانی سے یہ نتیجہ نکال رہے ہیں۔ کہ وہ وائیٹ ہال والوں سے اس قسم کا کوئی خفیہ معاہدہ کر آئے ہیں۔ کہ وہ ہندوستان میں واپس جا کر صرف راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کی مدح خوانی ہی کرتے رہیں گے مفاد نہیں خواہ کوئی سنے یا نہ سنے ؛

پردے کی لعنت

اناؤ ڈسٹرکٹ بورڈ کے اجلاس میں بورڈ کی پہلی لیڈی ممبر سجیدہ بیگم نے فرمایا۔ کہ :-

"اگر آپ تپ دق سے مرنے والوں کے اعداد و شمار کا مطالعہ کریں۔ تو آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ مردوں کی نسبت عورتیں اس مرض کا زیادہ شکار ہوتی ہیں۔ اس کی بڑی وجہ پردہ کی مضرت رساں رسم ہے۔ کیونکہ عورتوں کو پرماتما کی دی ہوئی کھلی ہوا بھی استعمال کرنے کی اجازت نہیں" ؛

مسز سجیدہ بیگم کا ایک ایک لفظ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ اس وقت مسلمانوں کی کثیر تعداد ایسے کٹر ملاؤں کے پنجہ میں گرفتار ہے۔ جو کہ شریعت اور سنت کے اندھے پجاری بننا ہی اپنے لئے موجب فخر سمجھتے ہیں۔ اور اصلاح کے راستہ میں روڑا اٹکاتے ہیں ؛

مسٹر ڈی ولیرا کی کامیابی

ڈبلن کا ۲۸ جنوری کا تازہ تار مظہر ہے۔ کہ انتخابات کے تازہ ترین نتائج سے اس امر کا یقین ہو گیا ہے۔ کہ آئرش پارلیمنٹ میں مسٹر ڈی ولیرا کو اتنی اکثریت حاصل ہو گی۔ کہ وہ آزادانہ طور پر گورنمنٹ کو چلا سکیں گے۔ اگر ڈی ولیرا کی پارٹی کو فی الواقعی انتخابات میں معتد بہ اکثریت حاصل ہو گئی۔ تو یقین جانئے۔ کہ نہ صرف آئرلینڈ میں جمہوریت کے جذبہ کو غلبہ حاصل ہو جائے گا۔ بلکہ آئرلینڈ کی سرزمین میں السٹر کے جھگڑے کی کوئی گنجائش ہی نہ رہے گی۔ اور اس طرح آئرلینڈ کو زیادہ حد تک انگلستان کا ہم پایہ بننے کا موقع مل سکے گا ؛

قادیانی "الفضل" کے ۳۱ جنوری ۱۹۳۳ء کے

پرچہ میں لکھا ہوا ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب کی ایک حدیث ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر ایمان کبھی ثریا میں چلا جائے گا۔ تو فارس النسل انسان اسے واپس لائے گا۔ عجیب حیرانگی کا معاملہ ہے۔ کہ یہ مرزائی حضرات کیسے دیدہ دلیر واقع ہوئے ہیں۔ مرزا غلام احمد متوفی کو جو کہ ان کے نئے بدعتی فرقہ کا بانی ہے۔ مغل کہنے کی بجائے فارس النسل بتلا رہے ہیں۔ اور اتنا نہیں سوچتے۔ کہ مغل لوگ ایران کی بجائے وسط ہند یا ترکستان سے ہند میں وارد ہوئے تھے۔ اگر حضرت محمد صاحب کی حدیث میں مغل النسل کا لفظ ہوتا۔ تب تو اس کو مرزا متوفی پر چسپاں کرنا کچھ معنی رکھتا تھا۔ ورنہ دوسری حالت میں ہرگز نہیں ؛

۱۰ ہزار روپیہ روزانہ

ریاست الور میں جو بغاوت رونما ہوئی تھی۔ اس کو دبانے کے لئے حکومت ہند نے مہاراجہ کو جو فوجی مدد دی تھی۔ اس کے سلسلہ میں یہ بات دیکھ کر ہمیں سخت حیرانگی ہوئی ہے۔ کہ ریاست کو سرکاری افواج کے اخراجات کے طور پر دس ہزار روپیہ روزانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ جب یہ امر ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ ریاست میں فساد کی آگ مشتعل کرنے والے خارجی ایجی ٹیٹر تھے۔ اور انہوں نے میو کسانوں کو اپنا آلۂ کار بنایا تھا۔ تو حکومت ہند کے لئے یہ مناسب نہیں تھا۔ کہ وہ اپنی فوجی مدد کا سارا خرچ ہی ریاست پر ڈالتی۔ اگر حکومت اس طرح اپنی مدد کے لئے ریاستوں کو زیر بار کرنا ہی جائز سمجھتی ہے۔ تو پھر وہ کیوں ریاستوں کو کھلی چھٹی نہیں دیدیتی۔ کہ وہ اپنے اندرونی و بیرونی ڈیفنس کے لئے جتنی فوج رکھنا چاہیں۔ رکھ لیا کریں ؛

عیسوئیت کا پرچار

لنڈن کی ایک تازہ تار مظہر ہے۔ کہ بھارت ورش میں عیسائی مذہب کا پرچار کرنے کے لئے سن ۱۹۳۳ء میں ۳۲ لاکھ روپیہ خرچ کیا جائے گا۔ اور ہندوستان میں رہنے والے عیسائی منشریوں کو نو لاکھ تیس ہزار روپیہ اس مطلب کے لئے دیا جائے گا۔ یہ کس قدر کھید کا مقام ہے۔ کہ ادھر تو بھارت باسیوں کو عیسائی دھرم میں لانے کے لئے لنڈن والے اتنا روپیہ خرچ کریں۔ اور ادھر غریب آریہ سماجیوں کی یہ حالت ہو۔ کہ ان کا ویدک پرچار فنڈ کس مپرسی کی حالت میں پڑا رہے۔ اور تنگی کی وجہ سے سرو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کو ہر سال اپنا بجٹ متوازن کرنے میں دقت محسوس ہو۔ کیا ہمارے

آریہ بھائی عیسائیوں کی مذکورہ سرگرمیوں سے کوئی پائیدار سبق نہ سیکھیں گے ؟

آریہ سماج انارکلی لاہور کا سالانہ انتخاب

آریہ سماج انارکلی لاہور کا سالانہ انتخاب پچھلے سنیچروار کو ہوا۔ انتخاب تو ہر سال ہی ہوتا رہتا ہے۔ لیکن یہ انتخاب اس لئے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کہ دو پارٹیوں کی طرف سے آریہ سماج کے ادھیکاروں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ یہ دو پارٹیاں کون سی ہیں؟ ایک پنڈت وشو بندھو ایم۔ اے آچاریہ دیانند براہم مہاودیالیہ لاہور کی۔ اور دوسری آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ان اپدیشکوں کی۔ جو یہ سمجھتے ہیں کہ پنڈت وشو بندھو ویدکو نہیں مانتے۔ اس لئے انہیں آریہ سماج میں نہیں رہنا چاہیئے۔ ان اپدیشکوں کے ساتھ آریہ سماج انارکلی کے وہ سبھاسد بھی تھے۔ جو پنڈت وشو بندھو کے خلاف ہیں۔ اس پارٹی کی طرف سے لالہ خوشحال چند مالک اخبار "ملاپ" کا نام پردھان پد کے لئے پیش کیا گیا۔ سرو دو پارٹیوں کی طرف سے کنویسنگ کیا گیا تھا۔ جب ووٹ لئے گئے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ۳۰ سبھاسد پنڈت وشو بندھو کو سماج کا پردھان بنانا چاہتے ہیں۔ اور ۲۵ لالہ خوشحال چند کو ؛

یہ انتخاب بلاشبہ آریہ سماج میں ایک انقلاب کی ابتدا ہے۔ دو سال سے لگاتار پنڈت وشو بندھو کے خلاف جہاد ہو رہا ہے۔ اور ان پر کھلے بندوں یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ وہ وید کو نہیں مانتے۔ آریہ سماج انارکلی کے پچھلے دو سالانہ جلسوں پر ان کے اپدیش کے خلاف ستیاگرہ بھی کیا گیا۔ پچھلے سالانہ جلسے پر لٹھم لٹھا تک نوبت بھی پہنچی۔ اور پنڈت مہر چند ایڈیٹر "آریہ ویر" کی گت بنائی گئی۔ انہیں خفیف سی چوٹیں بھی آئی تھیں۔ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کے اپدیشکوں اور بھجنیکوں نے بطور پروٹسٹ جلسے میں حصہ لینے سے انکار کر دیا تھا۔ باوجود اس کے پنڈت وشو بندھو کا بہو کثرت سے سب سے بڑی آریہ سماج کا پردھان بنایا جانا ایسا واقعہ نہیں جسے نظر انداز کیا جا سکے ؛

بعض لوگوں کی نظروں میں پنڈت وشو بندھو کی کامیابی آریہ سماج کی موت کے مترادف ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ان کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ پنڈت جی رشی دیانند کے سدھانتوں کو نہیں مانتے۔ میں ذاتی طور پر اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ مجھے نہ تو کبھی ان سے پوچھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ کہ ان کا مت کیا ہے نہ ہی میں نے ان کا کوئی لیکھ پڑھا ہے۔ جس کی بناء پر میں ان کے وشواس کے متعلق اپنی سمتی سفر کر سکوں اس وقت تو میں کیول یہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر واقعی اگنت پنڈت جی کو ویدوں پر وشواس نہیں۔ یا وہ رشی دیانند کے سدھانتوں کو نہیں مانتے۔ تو انکا انتخاب آریہ سماج کی موت کا پیش خیمہ ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ کوئی بھی شخص آریہ سماج کے کانسٹی ٹیوشن سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اس پر قابض ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر جو کچھ ان کے وشواس کے متعلق کہا جا رہا ہے۔ غلط ہے۔ تو مجھے ان کے انتخاب پر کوئی آپتی نہیں۔ کیونکہ بلاشبہ وہ ایک ودوان سجن ہیں۔ اور ہر لحاظ سے سماج کے پردھان ہونے کے یوگیہ ہیں۔ ان کا تیاگ مسلمہ ہے۔ اگر وہ دنیا کی طرف جانا چاہتے۔ تو اچھے سے اچھے پد پراپت کر سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے تیاگ کا راستہ اختیار کیا۔ اور ان کا سارا جیون آریہ سماج کی سیوا میں گزر رہا ہے۔ اگر ان کی پوزیشن یہ ہو۔ کہ وہ بعض وید منتروں کے ارتھ رشی دیانند کے سدھانتوں کے انوسار نہیں لگا سکتے۔ تو یہ بات اور ہے ؛

بہرحال اب کہ انہوں نے کانسٹی ٹیوشن کے جھگڑوں میں پڑنا پسند کیا ہے۔ اور اس وقت وہ ایک آریہ سماج کے پردھان ہیں۔ میں ان سے نویدن کروں گا۔ کہ وہ اپنا ایک بیان شائع کریں جس میں وہ اپنے سدھانتوں کو سپشٹ کر دیں۔ اگر وہ غلط فہمیوں اور غلط بیانیوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ تو میں نہ صرف انہیں بلکہ آریہ سماج انارکلی کو بھی ان کے انتخاب پر مبارکباد دوں گا۔ لیکن اگر واقعی وہ رشی دیانند پرنی پادت ویدک دھرم کو نہیں مانتے۔ تو صرف آریہ سماج انارکلی ہی نہیں بلکہ سارے آریہ سماج کے لئے یہ پرشن وچارنیہ ہو جاتا ہے۔ کہ اب وہ کیا کرے۔ میں سمجھتا ہوں۔ یہ پنڈت جی کے ہاتھ میں ہے۔ کہ ان کا انتخاب آریہ سماج میں شانتی پیدا کرنیوالا ہے یا جنگ کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ اس لئے اس لیکھ کو سماپت کرنے سے پورو ایک بار پھر میں ان سے نویدن کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنا مت سپشٹ روپ سے پرکاشت کر دیں ؛

(کرشن)

بڑودہ سب سے بڑھی ہوئی اور ترقی یافتہ ہے۔ اس نے بسا اوقات بہت سے مجلسی سدھار کے نیک کام کئے ہیں۔ ۲۶ جنوری کو ریاست کی آئین ساز اسمبلی نے یہ اہم بل پاس کیا۔ کہ اٹھارہ سال یا کم عمر کی لڑکیوں کی شادی پینتالیس سال سے اوپر کے مردوں کے ساتھ ممنوع قرار دی جائے

انمل شادی کی ممانعت

ہندوستان کی دیسی ریاستوں میں سے ریاست

ایڈیٹر پرچارک امرتسر ہوش کرے

امرتسر کا سناتن دھرمی اخبار "پرچارک" بری بری طرح سے اپنے شردھالیہ سناتن دھرمی بھائیوں کے پیچھے پڑا ہوا ہے کوئی ایسی سی نکتہ گالی نہیں جس کے استعمال سے وہ دریغ کر رہا ہو۔ بہتیر اس کے "پرچارک" کے ایڈیٹر مہاشہ مہاتما جی کے نیرے سامان ہم پہنچا چکے۔ ان کو ایڈیٹر دھرا سمہا تک کا چیلنج منظور کرنا چاہیئے۔ چونکہ ایڈیٹر مہودے نے ان الفاظ میں کل سناتن دھرم او تمھی بھائیوں کو دیا ہے۔ کہ اچھوت اُدّھار سناتن دھرم ہوا کا ہرم دھرم ہے۔ دیکھیں ایڈیٹر "پرچارک" امرتسر اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔ یا اسے شیر مادر کی طرح ہضم کر جاتے ہیں ؛

تلملائے کیوں ہو؟

ہم نے اس بات پر بڑا اظہار طمانیت کیا تھا۔ کہ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا اور اس کے اُپدیشکوں کے درمیان جو کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ اس کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ لیکن "پرچارک" امرتسر کو یہ سمجھوتہ ایک آنکھ نہیں بھایا۔ اس لیئے وہ اپنے غصہ کے اظہار کے لیئے لکھتا ہے:۔

"چالبازی یا عیاری سے اُپدیشکوں کو دم دلاسا دے کر سناتن دھرمی مریادا کو توڑنے کے لیئے جو جد وجہد کی جا رہی ہے۔ وہ اسے نوراً گھٹ کر ان پیارے سناتن دھرم کا پرچار ہونا چاہیئے۔ اور اُپدیشکوں کا بھی فرض ہے کہ وہ جلد اچھوت اُدّھار تحریک میں پرتی ندھی کی بھول جو سبھا کے پرنچے اڑا کر سناتن دھرم کا صحیح سوروپ لوگوں کو دکھلا دیں" ؛

معلوم نہیں ہوتا۔ کہ بھائی ربیارام جی سمجھوتہ پر تلملائے کیوں ہیں؟ کیا ان کے تلملانے میں کوئی دال میں کالا تو نہیں؟

شُدھ گوربانی

لاہور کا سکھ اخبار "شیر پنجاب" اس بات پر بڑا خوش ہے۔ کہ گورو خالصہ پریس امرتسر کے منتظمین نے بڑی محنت اور خرچ سے انتظام کر کے سری گرنتھ صاحب والی اصلی بیڑ سابقہ چھاپہ والی بیڑ کو مکمل طور پر شُدھ کیا ہے۔ جہاں ہم اپنے خالصہ بھائیوں کو ان کی اس کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں۔ وہاں اپنے آریہ سماجی بھائیوں سے بر پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ نروان اردھ شتابدی کے موقع پر مہرشی دیانند کی تصانیف کو اغلاط سے پاک کر کے چھپوا دیں تاکہ مخالفین چھاپہ خانہ کی غلطیوں کی وجہ سے آریہ سماج

امکان نہ ہے ؛

دیوسماجی زٹل

"ستیہ دیو سماج" کے ۲۴ جنوری ۱۹۳۳ء کے پرچہ میں صفحہ ۲ پر کسی مہاشہ دھرم پال کے لیکچر کے جو نوٹ دیئے گئے ہیں۔ ان میں ذیل کی عقیدہ آتی ہیں:۔

"جو اسوقت نیچر سے باہر کہا جاتا ہو۔ وہ کبھی ستیہ نہیں ہو سکتا۔ اس لیئے اس کسوٹی کی بنا پر ایشور یا پرماتما یا گاڈ یا اللہ یا خدا یا گاڈ پورنہ جھوٹا پرمانت ہوتا ہے کیونکہ ایک طرف نیچر سے باہر کوئی ہستی ہے ہی نہیں۔ دوسری طرف دلیل کے لیئے اگر کوئی ہستی مان بھی لی جاوے تو اس کا کبھی انسان کو کوئی علم حاصل ہونا ہی ناممکن ہے"؛

کوئی اس دیوسماجی تقار سے پوچھے۔ کہ پہلے براہ مہربانی اپنی مفروضہ دیمنیہ نیچر کی شکل تو دکھلا دو۔ پھر ایشور یا پرماتما پر اعتراض جمائیند باقی رہا انسان کو علم ہونا۔ اس کے لیئے خاص یتن کی ضرورت ہے۔ رگیگوروکی جھپی کا دھیان کرنے سے یہ عقدہ حل نہیں ہو سکا ؛

الور کے بعد کپورتھلہ

ریاست کشمیر میں مسلم ایجی ٹیشن کے بعد ریاست الور میں بھی اسی قسم کی شر انگیز ایجی ٹیشن مسلمانوں کے احراری طبقہ نے کرادی۔ ہر دو ریاستوں میں جو ایجی ٹیشن ہوئی۔ اس کے نتائج ظہور میں آ چکے ہیں۔ اب سُنا ہے۔ کہ ریاست کپورتھلہ میں بھی یہ بلا سر اٹھانے والی ہے سو ہاں جن دیہات میں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے سو ہاں انکو اشتعال دلانے کے لیئے جلسے کرانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ یہ بڑی حیرت کا معاملہ ہے۔ کہ جن ہندو ریاستوں میں مسلمانوں کو حد سے زیادہ مراعات حاصل ہیں۔ لیکن بد قسمتی سے وہاں اعلےٰ عہدوں پر مسلمان افسران متعین ہیں۔ وہاں ہی شرارت کا کوئی نیا سامان پیدا ہو جاتا ہے۔ کیا باقی ہندو والیان ریاست اس سے کوئی پائدار سبق نہ سیکھیں گے؟ دیدہ باید ؛

مُردہ کا حشر

اخبار "نور افشاں" کے ۲۷ جنوری ۱۹۳۳ء کے پرچہ میں ایک شخص پادری بوٹا مل صاحب چکوال سے سوال کرتے ہیں کہ:۔

ہے۔ یا سوختن۔ . . . . . . ابراہیم کی نسل کی تمام شاخوں میں مردہ کو دفن کرنے کا رواج ہوا۔ اور آج تک یہی رواج چلا آتا ہے . . . . . مردہ جلانیوالے لوگ ہر زمانہ میں مُردوں کی قیامت سے منکر رہے ہیں۔ اور تناسخ اور جون دھارن کے مسئلہ کے معتقد اور اسیر بنے رہے ہیں" ؛

کاش! پادری صاحب مُردہ کے حشر کو پیشتر سے پہلے یہ سوچتے۔ کہ زندہ دنیا کے لئے مردہ کا جلانا اچھا ہے یا دفن کرنا۔ کیونکہ جو اقوام جس کی حامی ہیں۔ وہ تو یہ دعویٰ کرتی ہیں۔ کہ اس سے لاش کے اجزا کا سائینٹفک طور پر ہوا میں انتشار ہوتا ہے۔ اور جو لوگ دفن کرنے کے عادی ہیں۔ وہ یہی دلیل دے سکتے ہیں۔ کہ ان کے کسی ابتدائی بزرگ نے کوّے اور کوّی کو ابتدا میں اپنے مردہ کو دفناتے دیکھا تھا۔ اور اسی دن سے وہ دفنانے کے قائل ہو گئے ؛

پنجاب یونیورسٹی پر عتاب

قادیان کے پروفیسر یا خلیفہ جی کے صاحبزادہ کا سرکاری

گرنٹ "الفضل" ایڈیشن ۲۷ جنوری ۱۹۳۳ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ:-

"پنجاب یونیورسٹی اگرچہ سرکاری یونیورسٹی کہلاتی ہے۔ لیکن چونکہ اس کے تمام انتظامی اور تعلیمی شعبوں پر ہندوؤں اور متعصب آریہ سماجیوں کا قبضہ ہے۔ اس لئے ایک عرصہ سے واقعات اور شہادات کی بنا پر مسلمانان پنجاب اسے آریہ یونیورسٹی ثابت کر رہے ہیں"۔

کاش "الفضل" والوں میں ذرا بھی راستی کا مادہ ہوتا۔ اور وہ سوچتے۔ کہ اس قسم کے سیاہ اور سفید جھوٹ کبھی فروغ پذیر نہیں ہو سکتے۔ جو لوگ جو کہ سینٹ اور سنڈیکیٹ کے ممبران اور فیلو صاحبان کے اسمائے گرامی سے واقف ہیں انہیں معلوم تھا۔ کہ ان میں مسلمان ہندوؤں کا تناسب ہندوؤں کے تناسب سے زیادہ ہے۔ اگر اس رعایت کے باوجود بھی "الفضل" جیسے متعصب اخبار پنجاب یونیورسٹی کو آریہ یونیورسٹی کا نام دیتے جائیں تو سمجھ لو۔ کہ ع

"خلاف زنگی نہند نام کافور"

میونسپل کمیٹی لائلپور کی گراوٹ

میونسپل کمیٹیاں اس غرض سے بنائی گئی ہیں کہ وہ عوام کے حقوق کی محافظ بنیں۔ اور سچے معنوں میں لوگوں کی نمائندگی کریں۔ لیکن ہم اخبار "جاگرت" سے یہ خبر پڑھ کر حیران ہو گئے ہیں۔ کہ میونسپل کمیٹی لائلپور نے چوک گھنٹہ گھر لائلپور میں پبلک جلسہ کرنے کی ممانعت کا حکم دے کر ایک قابل مذمت حرکت کی ہے۔ جب اس جگہ دیر سے لیکچر ہوتے رہے ہیں۔ تو یہ کہاں کی دھینگا مشتی اور رجعت پسندی ہے۔ کہ صرف چند جی حضوریوں کی خاطر پبلک کو اس حق سے محروم کیا جائے۔ جو اسے میونسپل کمیٹی کی اراضی پر بحیثیت شہری ہونے کے حاصل ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ لائلپور کے جملہ ریٹ پیرز مقامی میونسپل کمیٹی کی اس دھینگا مشتی کے خلاف زبردست الفاظ میں پروٹسٹ کریں۔ اور اس وقت تک اس معاملہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں جب تک میونسپلٹی اپنے امتناعی حکم کو منسوخ نہ کر دے۔

ستیہ کا پرکاش

ہمارے بعض رجعت پسند سناتن دھرمی بھائی اکثر بار یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ استریوں اور شودروں کو وید پڑھنے کا حق حاصل نہیں ہے لیکن آریہ سماج اپنے جنم دن سے ایسے لوگوں کو سمجھا رہا ہے۔ کہ ان کا دعویٰ اصلیت اور اشاستر وکت

ہے۔ بھلا ہو شری سوامی پرکاشانند جی مہاراج کا۔ جنہوں نے اصل حقیقت کا انکشاف کر کے اپنے قدامت پسند بھائیوں کو سناتن دھرم کے پلیٹ فارم سے ہی بتلا دیا ہے۔ کہ استریوں کو بھی وید پڑھنے کا حق حاصل ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہوں آپ کے الفاظ:-

"اس طرح جو دیویاں اکھنڈ برہمچریہ کا برت دھارن کرتی ہیں۔ انہیں برہم ودھو کہا جاتا تھا جنہوں نے برہمچریہ کے ساتھ بیاہ کر لیا۔ ویدوں میں جہاں بڑے بڑے وشِشٹ وشوامتر۔ پرجاپتی آدی رشیوں کے نام آئے ہیں۔ وہاں بہت سی ایسی دیویوں کے نام بھی آئے ہیں۔ جنہوں نے برہمچریہ کے ساتھ بیاہ دھارن کیا تھا"

مہاتما شری نارائن سوامی جی کا سندیش

شریمد دیانند نروان اردھ شتابدی مہوتسو

دیوان بہادر ہربلاس شاردا نے جو اس انیک پرتشٹھت آریہ بھائیوں کے آگرہ سے سواستھ خراب ہوتے ہوئے بھی اس دیانند کے نروان مہوتسو کے کاریہ سے مجھے اپنا سمبندھ جوڑنا پڑا۔ گزشتہ ماہ دسمبر کے تیسرے ہفتہ میں اسی مقصد سے میں اجمیر گیا۔ اور وہاں جا کر اس استھان کو دیکھا۔ جہاں اُتسو منانا نشچے ہوا ہے۔ استھان وشال اور رمنیک ہے۔ پشکر کی سڑک اسی استھان کے کنارے ہو گئی ہے۔ وہاں انیک دھرم شالائیں بھی ہیں۔ مجھے انیت پرسنتا ہوئی جب کاریالیہ کی فائلوں کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوا۔ کہ اجمیر کے آریہ بھائی اس اُتسو کے اپلکھش میں بڑے اُتساہ اور پرشرم سے کاریہ کر رہے ہیں۔ میرے کاریہ کا کرم یہ ہوگا۔ کہ لگ بھگ اگست تک یہ کام دہلی رہتے ہوئے کیا جائے گا۔ اور اگست کے انت یا ستمبر کے شروع سے اجمیر ہیڈ کوارٹر رہے گا۔ اور دیوالی تک میں وہیں رہوں گا۔ مہوتسو ۱۶ سے ۲۰ اکتوبر تک ہوگا۔ اُتسو کے سنچالن کے لئے یہ سمجھا گیا ہے۔ وہ ایک پرکار سے سمست آریوں کی پرتی ندھی سبھا ہے۔ سارودیشک پرچارک تھی تھا لاہور کی پرادیشک سبھائیں تو پہلے ہی سے اس میں شامل تھیں۔ اب گوروکل برنداون کے مہوتسو کے موقعہ پر جو دھیوتنن اپروکت سبھا کا ہوا تھا۔ اس میں انیک سنیاسی مہلاؤں تھا انیہ پرتشٹھت آریہ پرشوں کو جن کا اپروکت سبھاؤں سے سمبندھ نہیں تھا۔ سملت کر کے سبھا کا روپ اور بھی برہت کر دیا گیا ہے۔ نشچے ہے۔ کہ آگامی دیوالی پر یہ مہوتسو اردھ شتابدی سے اردھک سپھل اور اپیوگی بنانے کا...

سمواد ــــــــ کالم

پرشن ← → اُتر

ہم نے پچھلے ہفتہ "سمواد کالم" کے اخبار "پرکاش" میں کھولنے کا اعلان کیا تھا۔ اس سلسلہ میں شری رام سرن جی گپتا ہیچر پور ٹل سکول منجھاولی تحصیل بلب گڑھ ضلع گوڑ گانواں نے تین پرشن بھیجے ہیں۔ ان کے اُتر جو کہ ہماری پرارتھنا پر پوجنیہ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ شریمد دیانند اپدیشک مہاودیالیہ نے دئے ہیں وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

"میں آریہ سماج کا ایک ناچیز سیوک ہوں۔ آج صبح مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۳۳ء کو حسب معمول ستیارتھ پرکاش کا سوادھیائے کر رہا تھا۔ کہ مندرجہ ذیل سوالات میرے دل میں پیدا ہوئے۔ کوئی دھرم پریمی مہاشے جوابات سے سیوک کو مشکور اور کرتارتھ فرمائیں"۔

پرشن نمبر ۱ بموجب ستیارتھ پرکاش اردو صفحہ ۱۰۶۔ براہمن کھشتری اور ویش ورنوں میں کشت یونی عورت اور کشت ویریہ مرد کا دوسرا بیاہ نہ ہونا چاہئے۔ کیا ودھوا ودھوا اور مندرجہ بالا شرط کو مدنظر رکھ کر ہو رہے ہیں؟ کیا ودھوا آشرم سے تمام ودھوا اکشت یونی عورت اور اکشت ویریہ سے ہوئے ہیں؟ اگر نہیں۔ تو کیوں آریہ پرتی ندھی سبھائیں یا دیگر پرتی ندھی سبھائیں ایسے ودھوا ویواہ کے خلاف آواز نہیں اٹھاتیں؟ بہت سی تعداد آریہ سماجیوں کی ایسی ہے۔ جو کہ شرط کو توڑتی ہوئی ہر قسم کا ودھوا ویواہ جائز بتلاتی ہے۔ اور یہ آریہ سماج کے لئے ایک گناہ عظیم ہے۔

اُتر نمبر ۱ براہمن۔ کھشتری اور ویش۔ کشت ویریہ کا دوسرا بیاہ نہ ہو۔ اس سے اول تو یہ مدعا ہے۔ کہ ستو درکا ہو سکتا ہے۔ دوسرے دھن وغیرہ لے جانے کی جو شرط ہے۔ وہ آجکل کئی حالتوں میں نہیں ہے۔ کیونکہ بیوہ کو اپنا پیٹ پالنا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ تیسرے نیوگ کی ایک شکل دوسرا بیاہ بھی ہے۔ نیوگ اول نمبر پر ہے۔ اور بیاہ دوسرا ہے۔ اس حالت میں اور شتابدی سبھا میں بیوہ کی شادی منظور ہو چکی ہے۔ جس میں آریہ ودوان شامل تھے۔ اس لئے بیوہ کی شادی جائز ہے۔ سبھا کو ورودھ کرنے کی ضرورت نہیں۔

پرشن نمبر ۲ ستیارتھ پرکاش اردو۔ صفحہ ۱۳۳۔ بھوت یگیہ کے بارے میں درج ہے۔ کہ "جو بے خبری سے بے دیکھے جانوروں کا خون ہوتا ہے۔ اس کا کفارہ ہو جائے"۔ کیا کرموں کا پھل بغیر بھوگے بھی ٹل جاتا ہے۔ یعنی گناہ نیک کرم کرنے سے دور ہو سکتے ہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہو۔ کہ گناہوں کا کفارہ بغیر بھوگے ہو سکتا ہے؟ اگر نہیں۔ تو بھوت یگیہ کا مقصد اور فوائد ظاہر کریں۔

اُتر نمبر ۲ کرموں کا پھل ضرور ملتا ہے۔ اچھے کرم کرنے سے اچھا۔ اور برے کرموں سے برا۔ یعنی جزا اور سزا کرموں کے مطابق ہی ہوگی۔

بھوت یگیہ کا پھل پروپکار کی بھاونا اور پرانی ماتر سے ہمدردی کرنے سے اچھا ہی ہوتا ہے۔

پرشن نمبر ۳ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۵۵۔ بابت نیوگ درج ہے۔ کہ "بیاہتا عورت کا خاوند دھرم کی خاطر پردیس گیا ہوا ہو۔ تو آٹھ سال تک۔ علم اور شہرت کے لئے گیا ہو۔ تو چھ سال تک۔ دولت وغیرہ کمانے کی خواہش سے گیا ہو۔ تو وہ عورت تین برس تک راستہ دیکھ کر بعد ازاں نیوگ کر کے اولاد پیدا کرے"۔

(ا) ہر سہ حالتوں میں ۸۔ ۶ و ۳ سال کی مدت کیوں دی گئی ہے۔ اگر ہر حالت میں ایک ہی مدت ہوتی تو کیا حرج تھا؟

(ب) کیا ان ہی تین حالتوں میں نیوگ کر سکتے ہیں؟ اگر کوئی دیگر وجہ سے پردیس جائے۔ تو کیا کرے؟ مثلاً شاہی حکم کی خاطر کسی کا خاوند پردیس گیا ہو۔ اور وہاں پر بہت عرصہ لگ جائے۔ تو وہ عورت کیا کرے؟

اُتر نمبر ۳ (ا) دھرم۔ علم اور دولت بتدریج اہم ہیں۔ اس لئے وقت میں فرق ہے۔

(ب) ان تین حالات کے علاوہ اور بھی ہو سکتی ہیں۔ اس حالت میں ان کو ان میں شامل کر لینا ہوگا۔

دنیائے اسلام سے ایک سوال

جب مذہب اسلام کی رو سے روحوں نے پیدا ہونے سے پیشتر کوئی فعل نہیں کیا۔ اور نہ ہی روحوں میں کسی طرح کی کمی و بیشی ہے۔ اللہ عادل و منصف ہے۔ پھر یہ جو تفرقہ و تفاوت پیدا ہوا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ مثلاً ایک روح کے لئے تو تمام ضروریات زندگی موجود اور ہر طرح سے مکمل۔ اور دوسری روح کے لئے یہاں تک کہ بوقت پیدائش گھونٹی تک بھی موجود نہیں۔ اور آنکھوں سے بھی محروم ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جن روحوں کے لئے سب سامان زندگی موجود ہے۔ وہ اللہ میاں کا کیا سنوار کر آئی ہیں؟ اور جن روحوں کے لئے سامان زندگی کچھ بھی نہیں وہ کیا بگاڑ کر آئی ہیں؟ اگر کچھ بگاڑ اور سنوار کر نہیں آئیں۔ تو سبب بتلائیں۔ کیونکہ بلاوجہ کوئی نتیجہ نہیں نکلا کرتا۔ امید ہے۔ کہ کوئی مہربان سنجیدگی سے جواب دینے کی کوشش کریگا۔ جس پرچہ میں جواب شائع ہو۔ وہ پرچہ براہ مہربانی ... [illegible]

پتری لوک اور یم

مہرشی دیانند جی اور پنڈت ساتولیکر جی

(از شری پنڈت بھگت رام جی ڈنگہ نواسی)

یم اور یم لوک پر لکھتے ہوئے پنڈت ساتولیکر جی ویدک منتروں کے ارتھ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ سب سے پہلا منشیہ جو یہاں آ کر مرا۔ وہ یم تھا۔ اور سب سے پہلے پتری لوک میں مر کر گیا۔ اس واسطے اس کا نام یم لوک ہوا۔ وغیرہ وغیرہ"

ان گیتوں کا سمعنان پوران ہی ہو سکتا ہے۔ یا پنڈت جی کا یا شری سائن آچاریہ جی کا۔ وید مہرشی دیانند جی کا وید اس دو سوان کے پتر یم سے پہلے ہی نہیں۔ بلکہ پربھو کا منشیہ گیان ہونے سے ہمیشہ ایک رس رہنے والا پورن و گیان روپ ہے۔ کیا پنڈت جی کبھی اس برتنے پر ایکانت میں بیٹھ کر بھی وچار رہے ہیں۔ کہ جب توشٹا اور دو سوان تو موجود تھے۔ اور توشٹا کی پتری سرنیو پیدا ہی نہیں ہوئی تھی۔ تو کیا اس وقت یہ منتر وید میں موجود نہیں تھا؟ اس وقت تو یم پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ مرنا اور مر کر ایک لوک میں جانا تو درکنار رہا۔ کیا اس وقت وہ لوک جس کا یم کے اُتپن ہو کر اور مرنے کے بعد وہاں پر جانے سے پہلے کوئی نام نہ تھا جس سے وہ پکارا جاتا تھا۔ کیا وہ منتر جو یم لوک کو ورنن کرتے ہیں موجود نہیں تھے؟ وہ منتر کب بنائے گئے کس نے بنائے اور کب وید میں شامل کئے گئے؟ وغیرہ وغیرہ ؞

اس گاتھا سے تعلق رکھنے والا دو مرا ویدک شبد اشونی کمار ہے۔ جو بھی اس دو سوان کی اولاد اتہاس کے ماننے والے بیان کرتے ہیں۔ کیا پنڈت ساتولیکر جی بھی اشونی کماروں کو اسی کی اولاد مانتے ہیں۔ جس کی یم ہے؟ یم کے مرنے کے بعد تو ایک خاص لوک کا نام یم لوک ہوا۔ کیا پنڈت جی بتلائیں گے کہ اشونی کماروں کے مرنے کے بعد ہی کیا اشونی بھرنی آدی نکشتروں کے نام اس نام کی وجہ سے رکھے گئے۔ اور کیا وید میں جو نکشتروں کا ورنن ہے۔ وہ بھی دو سوان کے پتروں کے بعد ورنن کیا گیا؟ اشونی کمار چاروں ویدوں میں ورنن کئے گئے ہیں۔ اور مختلف ارتھوں میں انکا پرد ویوگ کیا ہے۔ مہرشی نے اپنے وید بھاشیہ میں انیک ستھانوں پر ان کا ورنن کیا ہے۔ اتہاسک ہونے سے تو وہ وید منتر ان کے بعد کے بنے ہوئے ماننے پڑیں گے۔ پنڈت جی ہی اس کا اُتر دیں۔ مہرشی تو اشونی کمار کے ارتھ استری اور پُرش کا جوڑا بھی کرتے ہیں۔ دیکھو سنسکار ودھی صفحہ ۱۰۸ پر کرن گرہ آشرم۔ اشونی نام ودھو ور کی کامنا کرنے ہارا انیچ شبد و دھو پتی کی کامنا کرنے ہاری دونو پرم جو یہ ہے دنیا کو پرا اپنا ہوں۔"

پھر صفحہ ۱۴۱۔ وید ۱۵ پر کرن میں اشونیا کے ارتھ منہ اور مستیہ آپدیشک کئے ہیں۔ دیکھو سنسکار ودھی۔ مہرشی نے اتنو کے ارتھ گرہ آشرم کے کئے ہیں۔ دیکھو سنسکار ودھی صفحہ ۱۳۸۔ وواہ پر کرن ....

(अपवस्य) یہاں گرہ آشرم کے مدھیہ میں ۔۔۔ وغیرہ۔ اب میں یہ درشانے کی یتن کروں گا۔ کہ ہونی یہ کا کیا ارتھ ہے۔ جس کا پنڈت ساتولیکر جی ارتھ کا ارتھ ۔۔۔ کر ۔۔۔ کا ۔۔۔ لگا رہے ہیں ؞

योमसार प्रथमो मत्यानां यः प्रेय
य प्रथमो लोकमेताम्।
वैवस्वतं संगमनं जनानां यमं रा-
जानं हविषा सपर्यत॥अथर्व.१८
३.१३.

اس منتر سے پُور و دو منتروں میں پرمیشور سے بل پراکرم اور دھن دھانیہ کے لئے پرارتھنا کی گئی ہے۔ اور اس منتر میں اس دی ہوئی سامگری کو کس پرکار دینا چاہئے۔ اور کس کو دینا چاہئے؟ ورنن کیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی یم شبد کے ارتھوں پر روشنی ڈالی گئی ہے (وید ارتھ) جو وِدوان سدا چاری مرن دھرم والی منشیہ جاتی میں سے پہلے ہی مر جاتا ہے۔ ارتھات جو بھی پُرش مرنے سے پہلے اپنے آپ کو مرا ہوا جان لیتا ہے۔ جس کو پُورن ویراگ ہو جاتا ہے۔ اور جو اُتم گتی ارتھات موکھش پدکی پراپتی کے لئے پہلے ہی اُتم لوک ارتھات آشرم سنیاس آشرم یا بان پرست آشرم کو پراپت کر لیتا ہے۔ اس سادھارن منشیہ کو اور انیک پرکار سے اپنے جیون و بیتت کرنے والے اُتم۔ مدھم اور نیچ استری پُرش۔ بال اور برِدھ منشیوں کو ایک نیم میں باندھنے والے نیتا یم کو اور راجہ کو دان وغیرہ آدی۔ وستر اُتم پدارتھوں سے پُوجن کرنا چاہئے۔ یہ سادھارن گرہستی پُرشوں کا فرض ہے۔

یہاں پر وید منتر نے دو اُپدیش دئے ہیں۔ ایک تو وِدوان۔ جتی۔ سدا چاری۔ برہمچاری۔ سنیاسی۔ تیاگی کی سیوا کرنا۔ اور دوسرے راجہ کی ہر طرح سے دھن دھانیہ سے امداد کرنا۔ تاکہ وہ سب کو نیم میں باندھ سکے۔ اور تیسرے سدا چاری۔ بان پرستی یا سنیاسی اُپدیش دوارا سب کو نیک مارگ پر چلا سکے ہر ایک گرہستی کا فرض ہے۔ کہ وہ ایسے پُرشوں کی سدا دان وغیرہ سے سہائتا کرتا رہے۔ اس وید منتر کے ارتھ کرتے ہوئے سائناچاریہ جی (यमं राजानम्) کے ارتھ کرتے ہوئے انت میں ایک نوٹ دیتے ہیں۔ جو اس منتر کے اصلی راز کو صاف کر دیتا ہے۔

ईश्वरं प्राणि कृत सुकृत दुष्कृत
स्येग शीलाकरम ॥

جو منشیوں کا نیک اور بد کاموں کا اچھی طرح سے اُپدیشٹا یا آچاریہ یا ایشور ہے۔ اس کو یم راجہ کہا گیا ہے ؞

پنڈت ساتولیکر جی ویدک دھرم کے صفحہ ۲۱۵ پر

سُورج کے جلنے والا کہا گیا ہے۔ لیکن جب مہرشی دیانند جی اور دیگر سب پراچین آچاریہ اگنی وغیرہ سب وِدیاؤں کے جاننے والے پتر اگنی شواتا نام سے وید میں پرسدھ ہیں۔ تو پھر جہاں پر سُورج کے جلنے والے پتر ہوں۔ وہ بھی وِدوان پتر ہونا کیا ناممکن ہے۔ کیا آج کل کوئی وِدوان سُورج کے متعلق پُوری پُوری واقفیت نہیں رکھتا؟ موجودہ زمانے میں بھی ایسے ایسے وِدوان یورپ میں موجود ہیں۔ جو اپنے جیون کو صرف اسی کام میں لگائے ہوئے ہیں۔ اور کئی ہزار اقسام کی پستکیں سُورج کے متعلق لکھ چکے ہیں۔ اور مکھیہ راج میں کیا پہلے زمانے میں سُورج سدھانت وغیرہ پستکوں کے رچنے والے وِدوان پتر نہیں تھے؟

پنڈت جی کو نامعلوم مردہ پن سے کیوں اتنا پریم ہو گیا ہے۔ کہ جہاں پر سُورج کے ماننے والے پتروں کا ورنن آئے۔ بجائے اس کے۔ کہ پنڈت جی وِدوان پتروں کے ارتھ کریں۔ جھٹ کوئی اور ارتھ لینے کا الزام کرنے کا یتن کرتے ہیں۔ چنانچہ صفحہ ۲۱۶ پر لکھتے ہیں۔ کہ

"اس منتر میں پتروں کو سُورج کا جلنے والا کہا گیا ہے۔ اتہ اس سے یہ الزمان نکالا جا سکتا ہے۔ کہ سمبھو (ناممکن) ہے۔ پتر سُورج لوک میں بھی وچرن کرتے ہیں۔ پتروں کی سُورج سے گھنشٹا بہت ہوتی ہے .... اتہ ان دونو باتوں کو لکشیہ میں رکھ کر وچار نے سے ایسا پرتیت ہوتا ہے۔ کہ پتر پرتھوی لوک سے سُورج کرنوں کے ساتھ سُورج لوک میں جاتے ہیں۔ اور وہاں سے پھر دیو لوک میں سمبھنت پتر لوک میں جاتے ہیں۔ اتہ سمبھو ہے۔ یہی پتری یان مارگ ہو" پہ اس قسم کے الٹ پلٹ نتائج نکال کر ارتھ کے انرتھ کر دینے سے کیا فائدہ ہے کیا سُورج لوک میں جانے کے بنا کوئی وِدوان سُورج کو نہیں جان سکتا؟ وِدوان اسی پرتھوی لوک میں رہ کر پر ایک لوک کی جتیا دوارا واقفیت حاصل کرتے ہیں۔ ایسے ایسے یتنر تیار ہو رہے ہیں۔ مہرشی دیانند جی سے ... ارتھ پرکاش میں یان ... وہ ...

جن کے ذریعہ نکشتروں کے علم کو جانتے تھے۔ وغیرہ مفصل وہاں سے دیکھ لینا چاہئے۔ سورج کرنوں کے دوارا وہاں جانا کچھ عقل کی بات ہے۔ کہ پہلے پتروں کو مردہ مانیں۔ پھر ان کی آتماؤں کو سُورج کرنوں کے ذریعہ سُورج لوک میں پہنچائیں۔ اور وہاں جا کر وہ بچریں۔ اور حالات دریافت کریں۔ اور پھر پنڈت جی کے پاس آ کر ان کو سب حالات سے واقفیت دلائیں۔ اور پھر پنڈت جی کو بتلنے کا موقع ملے۔

یہ ایسے خیال ہیں۔ جن کو موجودہ زمانے میں لکھنا اور بیان کرنا دھرشٹتا کے سوا اسکے کچھ معنی نہیں دے سکتے۔ جب جیوت پتر وِدوان بان پرست آشرم میں ہر ایک وِدیا کو جاننے اور سادھن سنپل ہونے کے لئے گورو کلوں میں ہر ایک پتروں کے ذریعہ بچوں کو ہر ایک علم کی واقفیت دیتا وِدوان پتروں۔ آچاریہ پُرشوں کا نام تھا۔ اس واسطے وید بھگوان کی آگیا انوسار سب لوگ پرتیشار کتھ دوارا سُورج کو جانتے اور اس کی وِدیا کو پرکاش کرتے ہیں۔ یہ سیدھے ارتھ ہیں۔ پنڈت جی پھر دھیان دیں ؞

بقیہ صفحہ ۱۱

اور اس وقت وہی سمپُورن سنگھ آریہ سماج بھینی میں کام کرنے والے ہیں ؞

اپنی پچھلی عمر میں وہ اپنے گاؤں میں لڑکیوں کو پڑھایا کرتے تھے۔ اور گاؤں میں آریہ سماجیوں کے سنسکار وغیرہ کرایا کرتے تھے۔ ایشور نے اُن کو کچھ دھن بھی دیا تھا۔ وہ اپنی زمین اور دھن سے نرواہ کرتے تھے۔ زیادہ تر ایکانت میں دن گزارتے تھے۔ جس دن پرچار کرنے کی اچھا ہو۔ اس دن لوگوں میں جاتے تھے۔ ان کا جیون اُتم تھا۔ اس طرح اس علاقہ میں اُنہوں نے آریہ سماج کا کام کیا۔ ان کے بنائے ہوئے آریہ سماجی اب تک تین چار گاؤں میں موجود ہیں۔ اُنہوں نے کئی سادھوؤں کو بھی آریہ سماجی بنایا تھا۔ اور ہری سنگھ جی نے اسی سال کی عمر میں ۱۹۱۹ء میں اپنے گاؤں میں شریر چھوڑا۔ وہ آریہ سماج کے رتن تھے۔ اور آریہ سماج کی دھن میں مگن تھے۔ اُٹھتے بیٹھتے جاگتے ان کو آریہ سماج کا دھیان تھا۔ وہ اپنے واکیہ کے دھنی تھے۔ جہاں سکھوں کی پردھانتا ہے وہاں وہ اکیلے ہی آریہ سماجی تھے۔ انہوں نے آریہ سماج کے لئے سنسکرت پڑھی۔ اور وہ سوچ سمجھ کر آریہ سماجی بنے تھے۔ اس لئے آریہ سماج کے لئے سب کشٹ سہنے کے لئے وہ تیار رہتے تھے ؞

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف و خوشخط لکھنا ...

پشچمی دیشوں کو وجے کرو!

امنقات

سوامی دیانند کارن اُترن کو

شری ایت تھمبی - ویدک مشنری از افریقہ

بھارت کے لوگ اپنے دیش سے باہر کے دیشوں کی اور درشٹی دوڑا رہے ہیں - وہ اس کامنا سے پریرت ہیں - کہ دیشوں سے کچھ نہ کچھ شکشا گرہن کر کے اس کی سہایتا سے اپنے دیش کو اُنت کریں - تھا اپنی اوستھا کو اُتم بنائیں - اس لئے بھارت اب سمپورن سنسار کے سب دیشوں پر اپنی درشٹی ڈال رہا ہے - وشیش کر امریکہ اور یوروپ کے دیش جرمنی - فرانس - روس - انگلینڈ - ہالینڈ سوٹزرلینڈ اور اٹلی - ایشیا کے دیش جاپان تھا چین پر لگا رہے ہیں - ان دیشوں میں بھارتیوں کے لئے کوئی ایسی وششٹ بات درشٹی گوچر ہوتی ہے جو انہیں آکرشت کر رہی ہے - اس لئے بھارتی لوگ یہ بھی لگاتے ہیں - کہ ان کو ارجن ٹائن برازیل اور برٹش گائنا میں مزدوری کا کام ملے گا - اور تتپشچات وہ اپنے پرشرم کا بدلہ پا سکیں گے - انہیں اب دھیان آیا ہے - کہ جاپان میں ویوسائے کے کاریہ سیکھنے سے کوجن مل سکے گا - فرانس میں کچھ جاوٹی موتیوں کے کام سیکھنے سے اننت لابھ ہوگا - ساتھ ہی کئی ودیارتھیوں کو خیال آیا ہے کہ لنڈن میں جاکر بیرسٹری یا ڈاکٹری پڑھنے سے اپنے دیش میں اگر دھن کما سکیں گے - سول سروس کی پریکشا میں اُترن ہو کر بڑے پد ادھیکار اور لیڈر کو پراپت ہوں گے۔

ایسا ہی نیپال - انجیریا جبرالٹر - جاوا اور ملایا میں بھارت کی جھیر کاری اور ادھیت دستوؤں کی ایک ایجنسی پر درشٹی رکھنا پڑتی ہے - غرضیکہ بھارتی جہاں کہیں جاتے ہیں - انہیں وہاں ہی بھارتی سبھیتا پراچین گورو اور دستوؤں کے چنہ رکھنا ہی پڑتے ہیں - یہ بھارت کے لئے ایک اُتم شگن ہے - ہے بھارتیو! ذرا گھر سے باہر نکل کر دیکھو - کہ سنسار میں کیسے اُنتی ہو رہی ہے - اور آپ لوگ ۲۰-۲۰ روپیہ ماہوار کی نوکریوں کے پیچھے آپ اپنے جیون نشٹ کر رہے ہیں - یہ اُچت ہے - کہ بھارتی نوجوانوں کی ٹولیاں جہازوں میں سوار ہو کر اچھے دیشوں میں پرستھان کریں - جہاں بیوپار کا مال اور ماہیہ لنشو فار کر جیسے ملتے ہیں - وہ سمندر کی سوتنترتا کی وائیو سیون اور اوگیتا کی واد بھکشن کریں - انہیں سمندر اپنی طرف پکار رہا ہے - جب وہ اپنے واسیوں کو مجبور کر کے ما گھروں سے بھاگ کر ہم اولمپن کرکے اُتم پیوکھیہ نشود یروپنیہ میں ایک دیشوں میں رہیں - پرچار کریں - تھا انہیں کرنے کا سنکلپ کریں گے - تب ہی بھارت میں پرورتن کا آرمبھ ہوگا - پرنتو پورا اس کے کہ وہ دیشوں میں پرویش - بیوپار کریں - کیونکہ دیشوں کے جیسوی اور لیشی - سوی منشیوں کی درشٹی میں کس پرکار سے سنمان پراپت کر سکتے ہیں - ہم جانتے ہیں کہ دیشوں کے لوگ ہمیں داس درشٹی سے دیکھتے ہیں - پرنتو ہونے کے کارن ہماری قدر ان لوگوں میں نہیں۔

کوئی دیش ہمیں اپنے سامانک منڈل میں ہمارا کے ساتھ لینے کو تیار نہیں - سمجھتے ہیں کہ انیہ دیش کے لوگ ہم پر دیا درشٹی کریں مگر وہ ہمارا سنمان نہیں کرتے۔

سنمان کیول یوگیتا کے دوارا پراپت ہو سکتا ہے - سب سے آوشیک ورن (رنگت) کا پرشن ہے - جو بھارتیوں اور پشچمی لوگوں میں میل نہیں ہونے دیتا - امریکہ - فرانس - اور جرمنی میں سنجیدہ اور یوگیہ ودوانوں کو اس بات کی پرارتھنا کرنی چاہیئے - کہ وہ بھارتیوں کے ساتھ سہانوبھوتی پرگٹ کریں - اور بھارت کی پراچین سبھیتا - گیتاؤں اور اتہاس کو ان لوگوں تک پہنچائیں - یدی ہم سبھیہ کہلانا چاہتے ہیں - تو کیول اپنی جیتو پورن گاتھاؤں کے دوارا جس طرح ہو سکے - ہم اپنے لئے وچاروں اور گیان کے کوشوں کو کھول دیں۔

اب ہمیں اپنی اُتم سبھیتا تھا ادھیاتمک ودیا اور تتو گیان کو چھپا کر رکھنا نہیں چاہیئے کیونکہ ورتمان سنسار جو بھوجن کی کشمکش میں لت پت ہو رہا ہے سانتا و کانتی نہیں رکھتا - ہمارے سوکشم سدھانتوں اور وچاروں کو پرشرم کر کے اور یوگیتا سے سویم پرگٹ کرے - کنتو ودیشی لوگ نیار شدہ تکمیلی اور بھرٹکیلی دستوؤں کے لئے آوشیک ہیں - اور ان سے مجھ پر دتو کو پرکھشا کر کے گرہن کرتے ہیں - پس جو ہماری پراچین کال کی دستوئیں تھا گیان کی باتیں جو انمول ہیں - انہیں جنتا کے سمکھ بھارت کے پاس سب سے ادھک انمول رتن تتو گیان ہے - ویاکرن بھی ادھیہ کوٹی کے وچاروں کا بھنڈار ہے - پرنتو پشچم میں ایسے ویاکرن کی آوشیکتا نہیں - کیونکہ ان کے پاس شبدوں کی بناوٹ سرل ہے - اس لئے پانینی کے مستشک کا پریام پشچمی دیشوں کی منڈی میں بڑا مول نہیں پا سکتا - پراچین بھارتی ریکھا گنت - بیج گنت اور جیوتش ودیا میں ور آیوروید میں ہم تھے پرنتو اب پشچم ان ودیاؤں میں ہم سے آگے بڑھ گیا ہے - اب انہیں آریہ بھٹ کے گرنتھ اور چرک کے رچت گرنتھوں سے وشیشوں کا سبق سیکھنا پسند نہیں - اور نہ آکرشت کر سکتے ہیں۔

مگر پھر بھی سنسکرت ساہتیہ ایک ایسی وستو ہے - جو ہم دوسری جاتیوں میں پرچارت کر سکتے ہیں - کیونکہ کالیداس کے گرنتھ - بالمیک کی رامائن - اننت اُتم کوٹی کے وچاروں کی گرنتھ ہیں - وہ اب بھی گیتا کو بڑے اُتساہ سے پڑھتے ہیں - اور بڑے سنمان سے دیکھتے ہیں۔

اگر ان کے بھاشیہ اور ویاکھیا ورتمان سبھیتا کی اوستھا کے انکول ہوں - تو وہ ودیشی جنتا کو آکرشت کر سکتے ہیں - اور وہ لوگ ان اُتم وچاروں سے لابھ اٹھا سکتے ہیں - اس کے اتیرکت بھارتی تتو گیان اور درشن گرنتھ ایک انمول رتن کا بھنڈار ہیں - شوپن ہار - کانٹ اور برگسن جیسے فلاسفروں نے بھارتی تتو گیان کے سامنے سر جھکا دیا ہے - اور انہیں شانتی کا سروت سویکار کیا ہے۔

پشچم میں جنتا سنمان رادھا کمار مکرجی - سر برجیندر ناتھ گپتا - رابندر ناتھ ٹیگور اور سوامی وویکانند کو پراپت ہوا ہے - وہ اپنشدوں اور درشن گرنتھوں دوارا ہی ہوا ہے - پشچمی جنتا نے ایسے دارشنکوں کے پگ چومنے کا یتن کیا ہے - اور ان کا سنمان کرنے میں اپنا دھن اور من نیوچھاور کر دیا ہے - اس لئے یدی ہم اپنے گیان کے بھنڈار کو ساتھ لیجائیں اور وہاں ہمارے نویوک آرتھک ودیا کرشی دھندوں کی ودیا - ویوسائے اور وگیان ودیا میں گیان حاصل کریں - ہمارے پاس جو بھی تھوڑی سی مستشک کی پونجی ہے - اسے ہم ان سمسیاؤں کے حل کرنے میں لگائیں جو ہمارے لئے اپیوگی ہوں - اور ہماری آرتھک جاتی اور دیش کی اوستھا کو اُتم بنا سکیں۔

یوروپ اور امریکہ کے لوگوں کی آرتھک اور گیان کی پرنالی ہم سے بھن ہے - وہ اپنے مستشک کی شکتی کو ان کاریوں میں لگاتے ہیں - جن سے ان کی جاتی کی اُنتی میں سہایتا پہنچے - ہم جیو - اور پرکرتی کے بھیدوں کے حل کرنے میں اپنا جیون ویتیت کر دیتے ہیں - یوروپ کے لوگ اپنے تھوڑے سے ودوانوں کو روما اور مصر کے پراچین اتہاس کی کھوج میں لگا سکتے ہیں - تھوڑے سے ودوانوں کو پراچین بھاشاؤں کی ماہیت کا پتہ لگانے میں بھی لگا سکتے ہیں مگر اس کا اُدیش ودیاؤں اور دھندوں کی اُنتی ہوتا ہے - اس لئے پشچم کے لوگ اپنی مستشک کی شکتیوں کو ہانی پہنچائے کے بنا تھوڑے سے نویوکوں کو ان کاموں میں قربان کر دیتے ہیں - اس لئے ان کے پاس مستشک اور ودیا کا اس قدر بھنڈار ہے - جو جیون کے سادھارن کھینچ تان میں خرچ نہیں ہو جاتا - اس لئے وہ اتیہ دھرم اور کھٹن دھرم میں لپٹے بیر اور مزے کے منتیوں کو بھیج کر نئی گھٹنائیں کھوج نے کے لئے ان کے جیون سماپت کر دیتے ہیں - استو وہ ہر ایسے کاریہ کا جس کے دوارا ان کے گیان میں اُنتی ہو - ہاردک سواگت کرتے ہیں - خواہ وہ گیان کسی دیش سے کسی روپ میں پراپت ہو - اس لئے اگر ہم بھارت کے فلسفہ کو ودیشی عہاودیالاؤں تک پہنچا سکیں تو وہ لوگ اسے سواگت کرنے کو تیار ہیں - پشچم میں ورتمان سمے کے لوگ مذہب کے نام سے گھرنا کر رہے ہیں - پرنتو بھارت کا دھرم یدی دارشنک روپ میں ان کے سامنے پرگٹ کیا جائے - تو وہ اسے سویکار کرنے تھا سنمان کرنے کو تیار ہیں - اور ایسی اوستھا میں بھارت کے ساتھ ان کی آرتھک سہانوبھوتی اُتپن ہو سکتی ہے - اور بھارتی نویوکوں کے لئے دھندوں - ویوسائے - شلپ کاری اور چلہ آدی آرتھک کاریوں کے سیکھنے میں سگمتا پیدا ہو سکتی ہے - اس لئے آریہ سماجیوں کا کرتویہ ہے - کہ سوامی دیانند کے سویکار پر سے لابھ اٹھائیں۔

سوامی جی نے جو پتر ویوہار سنہ ۱۸۸۰ء میں جرمنی کے ودوان ڈاکٹر وائز کے ساتھ کیا تھا - اس کے انتر میں میری پستک "دیانند کا سنسار پر جادو" میں ملدرست کئے گئے ہیں - ان کے اولوکن کرنے سے ہم اس پرنام کو پہنچتے ہیں - کہ سوامی جی کے ہردے میں پربل اچھا تھی - کہ بھارت کے نوجوان جرمنی میں جاکر وگیان اور ویوسائے کے کام سیکھیں - اور بھارت کا گیان ان لوگوں تک پہنچائیں۔

شوک! کہ سوامی جی کی کلپنا ان کے جیون میں پوری نہ ہوئی - اس وقت جاپان اتنا اُنت نہ تھا - اب آریہ سماج کا فرض ہے - کہ چند نویوک جو سدا چاری اور سیوگیہ ہوں - تیار کرے - جو انیہ دیشوں میں وشیش کر جاپان میں جاکر سوامی دیانند کے مشن کو پورا کریں - جس سے ان کا اپنا - دیش کا اور سماج کا بھلا ہو سکے - اور بھارت ودیشیوں کی درشٹی میں سنمان اور گورو پراپت کر سکے - اور چند نویوکوں کو مستشک دیگر ودیشیوں میں شکشا پراپت کرنے کے لئے بھیجے جو پورٹ کر بھارت میں وگیان - اور ویوسائے آدی کے دوارا اپنے دھندے جاری کریں - تاکہ بھوجن ادیدواہ کا کٹھن پرشن بھی حل ہو جائے۔

یادِ رفتگان نمبر ۲۷

سردار ہری سنگھ جی آریہ

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ)

ہری سنگھ جی موضع بھینی روڑہ ضلع لدھیانہ کے باشندہ تھے۔ یہ آریہ سماج میں بالکل ہی اگیات ہیں۔ لیکن اُنہوں نے آریہ سماج کا کام بڑی محنت اور جانفشانی سے کیا ہے۔ اس لئے میں نے بھی مناسب سمجھا۔ کہ یادِ رفتگان میں مختصر طور پر اُن کا ذکر کروں۔

ضلع لدھیانہ میں جاٹوں میں سے یہی پہلے آریہ سماجی تھے۔ اس سے اُن کو جو کشٹ ہوئے ہونگے پاٹھک خود ان کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ بھینی روڑہ لدھیانہ سے ۱۶ کوس۔ راجکوٹ سے پانچ کوس۔ پرکھووال سے ایک میل ہے۔ پرکھووال کسی وقت ریاست نابھہ کی تحصیل تھی۔ لیکن سکھوں کی لڑائی میں مہاراجہ نابھہ پر یہ دوش لگا۔ کہ انکی ہمدردی سکھوں سے ہے۔ اس لئے یہ تحصیل ضبط ہو کر انگریزی علاقہ میں شامل کر لی گئی۔

ہری سنگھ جی گاؤں میں ایک سادھارن زمیندار تھے۔ اُنہوں نے پہلے پہل گورمکھی پڑھی اور گورو گرنتھ صاحب کا پاٹھ بھی کیا۔ جب جوان تھے اس وقت ان کے گاؤں میں موضع بڑمل کے پنڈت نارائن نے بھاگوت کی کتھا شروع کی۔ آپ کتھا بڑی شردھا سے سنتے تھے۔ ساتھ ہی اُنہوں نے پنڈت جی سے ہندی پڑھنی شروع کر دی جب ان کو ہندی پڑھنی آ گئی۔ تو اُنہوں نے ایک دن پنڈت جی سے عرض کی۔ کہ مہاراج! آپ مجھے گائیتری اور سندھیا سکھلائیں۔ اُنہوں نے اُن کو جواب دیا۔ کہ آپ کو گائیتری اور سندھیا کا ادھیکار نہیں ہے۔ کیونکہ آپ شودر ہیں۔

اس سے ان کو بڑا دکھ ہوا۔ مگر مہر دیو جی برجاں درویش کے انوسار یہ کر کچھ نہ سکے تھے۔ اس کے بعد یہ کچھ خرید و فروخت کے لئے راجکوٹ گئے۔ وہاں اتفاقیہ بازار میں آریہ سماج کا لیکچر ہو رہا تھا۔ یہ بھی کھڑے ہو گئے۔ اور لیکچر سن کر جب یہ چلنے لگے۔ تو اُنہوں نے کسی سے پوچھا یہ کون ہیں۔ تو جواب ملا۔ کہ یہ آریہ ہیں۔ اور ہندوؤں کے دھرم کو بھرشٹ کرتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا۔ اس وقت جو باتیں کرتے ہیں۔ وہ تو اچھی ہی کرتے ہیں۔ اُس نے یہ کہا۔ کہ آپ بھولے ہیں یہ تو ناستک ہیں۔ یہ ایسی باتیں سن کر گھر چلے آئے۔ پھر کبھی اتفاق سے یہ آریوں کے ست سنگ میں پہنچ گئے۔ جب ست سنگ ختم ہوا۔ تو اُنہوں نے پنڈت رام رتن جی (پنڈت جی اُس وقت راجکوٹ کی کنیا پاٹھ شالہ میں ادھیاپک تھے) سے ملاقات کی۔ اور کہا کہ میں گائیتری سیکھنا چاہتا ہوں۔ پنڈت جی نے کہا سیکھ لیں۔ اُس وقت اُنہوں نے گائیتری لکھ لی۔ تب پنڈت جی نے انکو چھپی ہوئی سندھیا دے دی۔ وہ بڑے خوش ہوئے۔ اور یاد کرنے لگے۔ سندھیا یاد کرنے میں اُنہوں نے محسوس کیا۔ کہ سنسکرت پڑھنی چاہئے۔

تب ہری سنگھ جی سنسکرت پڑھنے کے لئے اپنے گاؤں سے پانچ کوس چل کر راجکوٹ جایا کرتے تھے۔ پڑھنے کے بعد اُنہوں نے یگیوپویت پہنا۔ ان کے یگیوپویت دھارن کرنے سے اُن کے گاؤں کے براہمن وغیرہ بھی دشمن ہو گئے۔ پہلے تو وہ

ہری سنگھ جی جالندھر۔ لدھیانہ۔ مالیر کوٹلہ اور راجکوٹ کے اُتسو ہر سال نیم پورک دیکھتے تھے۔ اور آریہ سماج کی جو پستکیں چھپتی تھیں۔ انہیں منگواتے تھے۔ میں ایک بار اُن کے گاؤں میں گیا۔ تو آریہ سد معالنہ جس کے ایڈیٹر مہاشہ بھیم سین جی

اک دم ہی نکلا دہنِ زخمِ جگر سے

(از لالہ روشن لال جی گپتا بی۔ اے جرنلسٹ پٹیالہ)

ڈرتے نہیں ہم خنجر و پستول و تبر سے
رُک جائیگی شدھی کبھی کیا موت کے ڈر سے؟

اے اہلِ وطن وقت تھا وہ کیا ہی غضب کا
جب بہتے تھے آپس میں سبھی شیر و شکر سے

بھارت ہے گرفتار تیرا دامِ بلا میں
دلوائے رہائی ہمیں صیاد کے گھر سے

ہے آتما لافانی۔ کبھی مر نہیں سکتا
پانی کی روانی سے نہ آتش کے شرر سے

ہم پنجۂ دشمن میں بُری طرح پھنسے تھے
سوامی نے بچایا ہمیں ہر آفت و شر سے

اب ظلم و ستم سہہ نہ سکیں گے کبھی ہندو
گونجے گا فلک اشتنیں نالوں کے اثر سے

اُسکے تحمل کا تھا اوتار بہادر
اِک دم ہی نکلا دہنِ زخمِ جگر سے

گر میٹے سخن سے ہے میرا نام بھی روشن

افلاک کو کہہ دو کہ بچے میرے شرر سے

لے بند براگی

راجکوٹ سماج کے سبھاسد تھے۔ پھر اُنہوں نے اپنے گاؤں میں سماج بنائی۔ اور ایکادشی کو سماج لگایا کرتے تھے۔ جب گاؤں میں پرچار شروع ہوا۔ تو گاؤں والے جاٹ بھی مخالف ہو گئے۔ اب رشتے ناطے چھوڑنے کے معاملات آ گئے۔ ان سب کششوں کو ہری سنگھ جی نے بڑی بہادری سے جھیلا۔ اور بالآخر وہ اپنے رشتہ داروں اور گاؤں کے لوگوں کو آریہ سماجی بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ اُنہوں نے اپنے گھر والوں کو یگیوپویت پہنائے۔

تھے کی فائل اُن کے [illegible] الیہ میں دیکھی تھی۔ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر جی کی سب پستکوں کے علاوہ پنڈت لیکھرام جی کی تصانیف بھی وہاں ہیں۔ آریہ سماجی ہو کر اُنہوں نے اردو بھی پڑھی تھی۔

اُتسو

جن کے دل میں بھی اُتسو کی اچھا ہوئی۔ سو اُنہوں نے اُتسو رکھ دیا۔ اُن کے اُتسو پر اہل لوگ جب جاپ کیسے دیکھ سکتے تھے۔ چنانچہ اُنہوں نے بھی اپنا اُتسو ساتھ ہی رکھ دیا۔ سدھوں کے اُپدیشک کرنے والے پہنچ گئے۔ اس حالت میں شاستراتھ

ہونا لازمی تھا۔ اور شاستر ارتھ بھی ہو گیا۔ لیکن سُننے والے بتلاتے ہیں۔ کہ نہیں کوئی پتہ نہیں لگا۔ کہ پنڈت کیا کہتے ہیں۔ جلسے ختم ہو گئے۔ اور شروتاؤں نے کچھ دھن بھی دیا۔ آریہ سماج کو جو دھن ملا تھا۔ وہ تو آریہ پرتی ندھی سبھا کو بھیج دیا گیا۔ لیکن جو سناتن دھرم سبھا کو ملا تھا۔ اُس کے بٹوارے میں جھگڑا ہو گیا۔ ہر ایک پنڈت جو کچھ مانگتا تھا۔ اُس کا ملنا ناممکن تھا۔ اس لئے پنڈتوں کا یہ جھگڑا سناتن دھرم کو کم از کم اس گاؤں سے ختم کر گیا۔ صرف براہمن سناتنی رہ گئے۔ باقی کسان سب سکھ یا آریہ سماجی ہو گئے۔

پرچار

اس گاؤں میں پنڈت رام رتن جی۔ پنڈت سمبھو داس جی راجکوٹی اور پنڈت ہرنام سنگھ جی وغیرہ اکثر جایا کرتے تھے۔ اور ہری سنگھ جی خود بھی اردگرد کے دیہات میں یتھا شکتی پرچار بھی کرتے تھے۔ اُن کے پرچار کا طریقہ اُن کا اپنا ہی تھا۔ وہ جن کو مناسب سمجھتے تھے۔ اُن کو پڑھنے کے لئے کتابیں دیا کرتے تھے۔ اور کسی کے ساتھ بات چیت بھی کیا کرتے تھے۔ بات چیت سننے والے بتلاتے ہیں۔ کہ وہ دھیرج سے بات چیت کرتے تھے۔ دوسرے لوگوں کی بات کا جواب بڑی متانت سے دیتے تھے۔ اُنہوں نے اپنے گاؤں میں سکھوں کے ساتھ خود شاستر ارتھ بھی کئے تھے۔ اور اُن ہی دنوں میں ایک مسلمان کی شدھی بھی ہوئی جس میں اُنہوں نے پورا سہیوگ دیا تھا۔ کیونکہ وہ جالندھر میں ہر سال آیا کرتے تھے۔ اور وہاں پر ہی رہتیوں کو شدھ کیا گیا تھا۔ اس لئے وہ اپنے گاؤں میں اچھوتوں کا بہت ساتھ دیتے رہے۔

آچار کے لحاظ سے اُن کا اپنے گاؤں میں سکہ بیٹھا ہوا تھا۔ ایک بار گاؤں میں کوئی گھٹنا ہو گئی۔ تھانہ والوں نے تحقیقات شروع کی۔ وہ کسی طرف بھی شامل نہ تھے۔ لیکن تھانیدار نے کہا۔ کہ ہری سنگھ جی کو بلاؤ۔ جب وہ آئے تو کہنے لگے۔ مجھے کس لئے بلایا گیا ہے۔ تھانیدار نے کہا۔ میں صرف آپ سے یہ حالات دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ اُنہوں نے کہا جب آپ گواہ لے رہے ہیں۔ آپ مناسب سمجھ کر جو کچھ کرنا ہو۔ کر دیں۔ تھانیدار نے کہا۔ میں اس گاؤں میں صرف آپ پر یقین رکھتا ہوں۔ اور کسی پر نہیں۔ اس لئے آپ گواہ نہ بنیں۔ میں پرائیویٹ طور پر آپ سے کچھ باتیں دریافت کرتا ہوں۔ اس طرح اُن کا اپنے گاؤں میں سکہ تھا۔ اور لوگ اکثر اپنے جھگڑوں کے لئے اُن کو مدھیست مانا کرتے تھے۔

اُن کا لڑکا کوئی نہ تھا۔ ان کا ایک بھتیجا تھا جس کو اُنہوں نے سنسکرت پڑھنے کے لئے ایک گاؤں میں جو اُن کے گاؤں سے ۳ میل کے فاصلہ پر ہے۔ بھیج دیا تھا۔

(باقی دیکھو صفحہ ۹ کالم ۲ کے نیچے)

رشی دیانند اور شتابدی اجمیر یہاں یگیہ کی مہما

یگیہ ہی سکل منورتھوں کی سدھی کرتا ہے۔

شتابدی مہا یگیہ کا ایسٹیمیٹ پانچ ہزار کی بجائے خاص خاص یگیہ پریمیوں کی شردھا پردا آتماؤں کے کارن اب دگنا یعنی دس ہزار تک پہنچ گیا ہے۔ یگیہ پریمی اُدار سجنوں نے اس میں پورن اُدارتا دکھلائی ہے۔ ایک سجن نے ایک ہزار روپیہ کا پچیس من یگیہ کھسرت ارپن کیا ہی تھا۔ کہ ایک اور سجن نے اس کا انوکرن کرتے ہوئے ایک ہزار روپے کا چندن دینا سویکار کر لیا ہے۔ کسی سجن نے گھی اور کسی نے کوئی سامگری دینے کا وعدہ کر کے اس بھنڈار کی مد کو بہت حد تک پورا کر دیا ہے۔ یگیہ کو سروانگ پورن بنانے کے سمبندھ میں جو سنتوش جنک پتر آریہ وِدوانوں کے آ رہے ہیں۔ وہ بڑے گورو جنک ہیں۔ شتابدی کے ادھیکاری گن بھی ہر طرح سے اس مہان یگیہ کو سروانگ پورن بنانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

یگیہ کے کئی انگ ہوں گے۔ اور اس میں ایک یگیہ وستو پر دوشنی بڑے پیمانہ پر کی جانے لگی۔ اس کے لئے بھومی بھی پرایت چاہئے۔ چنانچہ سوامی جی کے اپنے باغ ہی میں جو انا ساگر کی سُندر وشال جھیل پر واقع ہے۔ اور جس کا رقبہ دس گیارہ بیگھے سے کم نہیں۔ یہ مہان کاریہ ہونا تجویز ہوا ہے۔ اور یہیں ایک پختہ یگیہ شالا بھی بنائی جانے لگی۔ جس کا ایسٹیمیٹ یگیہ سے علیحدہ ہے۔ اس پر بھی ہزارہا روپیہ کا ویہ ہو گا۔ اس کے نقشے بھی تیار ہو چکے ہیں۔ یہ کم اور کاریہ مہان سامنے ہے۔ اس لئے آریہ سجن اپنی اُدارتا کے پٹوں کو کھول کر رشی دیانند کی سمرتی کو سروانگ پورن بنانے کے لئے یتھا شکتی دھن بھیج کر شتابدی کمیٹی کا حوصلہ بڑھانے میں سہائی ہوں۔ باغ کی بھومی کی درستی کا کام جاری ہے۔ [illegible] اس باغ کو اب واستوک باغ بنانے کا [illegible] سُندر منوہر اور اپنا [illegible] ہو گا۔ [illegible] شالا اس کی سُندرتا کو چار چاند لگا دینے کا کام دے گی۔ یہاں پر [illegible] نہیں ہو گی۔ بلکہ [illegible] کے پراپت کرانے کا بھی یتن کیا جائے گا۔

اس [illegible] کی بہت کمی ہے۔ یہ آریہ [illegible] سوبھاگیہ ہے۔ کہ یہ باغ عین وشال جھیل [illegible] پر واقع ہے۔ اور اس کے دونوں کناروں [illegible] میں چشمے موجود ہیں۔ جن سے [illegible] اور تازہ رکھا جا سکتا ہے۔ [illegible] کا کام پکنے سے ضرورت پڑنے پر بنائی جا سکتی ہیں۔ سو یا نند سادھو آشرم بھی اسی باغ میں موجود ہے۔ اس وزر سامگری کی موجودگی میں مہر انوان سادھو مہاتماؤں کی سیوا میں لمز نویدن یہ ہے۔ کہ وہ علیحدہ علیحدہ سادھو آشرم کی ستھاپنا کو چھوڑ کر یدی اسی سادھو آشرم کو اپنا لیں۔ تو ایک پنتھ دو کاج ہو جائیں گے۔ اور اسی آشرم کو آدرش روپ دیا جا سکتا ہے۔ ایسی صورت میں نئے نئے آشرموں کی بنیاد قائم کرنے سے کیا لابھ؟ جن پر ہزارہا روپیہ خرچ کرنے کو چاہئے۔ بھومی کی خرید پر بھی پرایت دھن کی ضرورت پڑے گی۔ اور یہ تو بنا بنایا کھیتر ہے۔ یدی یوگیہ وِدوان تیاگی سادھو سنت مہاتما یہیں اپنا آسن جما لیں۔ اور اپنے ست سنگ سے دُکھت جنتا کے کلیان و آتمک شانتی کا پرواہ جاری کر کے اگیان آرورتھ گمراہ دنیا دار لوگوں کو ایشور بھگتی۔ اور پربھو کا سمرن۔ جپ تپ۔ اور ندھی دھیاس۔ یوگ۔ سمادھی۔ پرانایام۔ ویدک کرم کانڈ روپی بھگوان ویدکی پتت پاونی گنگا میں اشنان کرانا آرمبھ کر دیں۔ تو اس سے اُتم دوسرا اور کون سا کام باقی رہ جاتا ہے۔ جو علیحدہ سادھو آشرموں کی قائمی کی ضرورت کو سدھ کرنے میں کامیاب بن سکتا ہے۔ سچے تیاگی سنت جنوں اور ایشور بھگتوں کے لئے کسی وشیش بھومی سے وشیش پریم رکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

یہ ایک ایسا سُندر اور منوہر اوسر رشی کی نروان شتابدی پر آنے والا ہے۔ کہ جو جیون میں بہت کم لوگوں کو پراپت ہو گا۔ اس کو ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہئے۔ رشی نے تو اس وید بھومی کے اُدھار کے لئے اپنے پرانوں کی آہوتی بھی اسی مہان یگیہ میں ڈالی تھی۔ اس لئے رشی کے انویائی سمست سنت جنوں۔ سادھو سنیاسی پرچارکوں اچاریہ مہان آتماؤں کو دیانند نروان جیرتھ بنانے میں اپنی سروکامناؤں کی آہوتی ڈال دینی چاہئے۔ رشی کا ویدک نیز البہ۔ ویدک آشرم ویدک لائبریری اور پرچار کی سبھا غرضیکہ سبھی کچھ یہاں پر موجود ہے۔ یدی سادھو جن چاہیں تو ایک وشال لائبریری بھی اسی سادھو آشرم میں ان کے سادھارن پریتن سے کھل سکتی ہے۔ اور ایسا سوبھاگیہ کسی دوسرے ستھان پر نہیں مل سکتا۔ پھر اسے ہی کیوں نہ اپنا لیا جائے؟ آشا ہے۔ کہ ہمارے پوجیہ وِدوان سنیاسی

۴ کریں گے۔ تاکہ یہی آشرم سچے معنوں میں آریہ ماتر کا ایک سچا تیرتھ بن جائے۔ رشی دیانند جی مہاراج نے سورگ پدھارتے سمیہ جو ذمہ داری آریہ ماتر کے لئے چھوڑی تھی۔ آریہ جاتی کیا وہ کچھ کم ذمہ داری ہے۔ اور رشی کی وصیت کو آپ نے کیسے نبھایا؟ یہ سمجھنا نہ سمجھنا اور کرنا تو پراپتی ہونا کیا کسی اور کا کام ہے؟ اس کو تنک بھی سوچ لیں رشی کی آتما سورگ سے تمہارے کرتویہ پالن کی اور ٹکٹکی لگائے دیکھ رہی ہے۔ کہ تم اس کی نروان اردھ شتابدی کو سچے معنوں میں کیسے سپھل [illegible]

ورتمان جگت اور آریہ سماج

(از منشی بیت چمن لال جی ایم۔ اے۔ گوروکل اندرپرستھ۔ دہلی)

مغرب سے جو چمک بھارت ورش میں آئی ہے اُس نے ہمارے دیش میں جاگرتی تو پیدا کر دی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی کئی بُرائیاں بھی ہمارے دیش تتھا سماج میں گھس گئی ہیں۔ اس لہر نے فیشن تتھا آڈمبر کو سب سے ادھک بڑھا دیا ہے۔

ہمارے جیونوں کے اندر بناوٹ گھر کر گئی ہے۔ ہم کسی کام کو اس درشٹی سے نہیں کرتے کہ ہماری سنسار میں پرتشٹھا ہو گی۔ مان ہو گا۔ اور یش ہو گا۔ بلکہ ہم اپنے تن من اور ساری شکتی کو اس بہت کم عرصہ تک رہنے والی خواہش پر قربان کر دیتے ہیں۔ ہم یش کے لئے اور مان کے لئے نہ جانے کیا کچھ کر بیٹھتے ہیں۔ جس سے نیک نامی کے ستھان پر اُلٹی بدنامی ہی ملتی ہے۔ کلنک کا ٹیکہ ہی ہمارے ماتھے پر لگتا ہے۔ اس کلول کارن سے ہماری یش کی لالسا جس کے لئے ہم اُچت انوچت سب کچھ کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔ اور یہ کمزوری ملتیتہ سماج میں سب ستھانوں پر پائی جاتی ہے۔ لیکن وشیش روپ سے اس بُرائی کا ظہور پشچم کی لہر سے ہوا ہے۔

دوسری بھاری بُرائی جو ہمارے سماج میں پرویش کر چکی ہے۔ وہ ہے آڈمبر یعنی اس سے ہم جو کچھ کرتے ہیں۔ دوسروں کے لئے کرتے ہیں۔ ہم یدی کوئی دھرم کا کام کریں گے۔ یا سماج سُدھار میں بھاگ لیں گے۔ تو اس لئے نہیں۔ کہ ہم کچھ سیکھیں گے یا ہمارا شُدھار ہو گا۔ بلکہ اس لئے کریں گے۔ کہ لوگ اسے اچھا سمجھیں گے۔ اس سے بڑی بھاری کمزوری سماج میں آ جاتی ہے۔

اور سچے سُدھار کے جیون سے گھرنا اُتپن ہو جاتی ہے۔

لوگ جب دیکھتے ہیں۔ کہ سماج میں اُن لوگوں کی قدر ہوتی ہے۔ جو اپنے آپ کو کسی نہ کسی طریقہ سے دھرماتما کہلانے میں سپھل ہوتے ہیں۔ اور واستوک آچرن اُنکا اس یوگیہ نہیں ہوتا۔ کہ وہ دھرم کی ویدی پر یا دھرم مندر میں گورو پراپت کر سکیں۔ تو جو آڈمبر پرست نہیں ہیں۔ انہیں سماج سے گھرنا ہو جاتی ہے۔ جب لوگ دیکھتے ہیں۔ کہ اُن کی بانی اور آچرن میں سمانتا نہیں ہے۔ تو سچائی کے متلاشی اس سماج کو تلانجلی دے دیتے ہیں۔ پرماتما کو آڈمبر پسند نہیں۔ اس لئے اُس کے بندوں کو۔ اس کے جگیاسوؤں کو جو مارگ یا سماج اس کی راہ سے پرے لیجاتا ہے۔ اُس کے ساتھ گھرنا ہو جاتی سوبھاوک ہے۔ جو سماج دھارمک ویکتیوں کی قدر نہیں کرتا ہے۔ اُس کے اندر واستوک سُدھار کی سپرٹ نہیں رہتی ہے۔ یا تو وہ سماج نشٹ ہو جاتا ہے۔ بہت سمبھو تو یہی ہے۔ کہ وہ سماج نشٹ ہو جاتا ہے۔ یدی نشٹ نہیں ہوتا۔ تو پرابہ مرت ہو جاتا ہے۔ اور دیش یا جاتی کو ایسے سماج سے کوئی لابھ نہیں ہوتا۔ پرماتما کے دربار میں سدیو نیائے ہی ہوتا ہے۔ وہ سب سے بڑا نیائے کاری ہے۔ اس کے راجیہ میں بُرائی کبھی سپھل نہیں ہو سکتی۔ جھوٹ، پاکھنڈ اور آڈمبر کا قلعہ چاہے کتنا مضبوط کیوں نہ ہو۔ سچائی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور ستیہ کی سدیو وجے ہوتی ہے۔ اس لئے ہمیں دیکھنا چاہئے۔ کہ ہمارے سماج میں تو یہ بُرائیاں نہیں آ رہی ہیں۔ یدی آ رہی ہیں تو اُن کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ ورنہ یہ گھاتک سِدھ ہوں گی۔ سماج کے سدھانت چاہے کتنے بھی اُتم کیوں نہ ہوں۔ یدی اُس کے ویکتی شُدھ آچرن بھگتی بھاو اور پوترتا نہیں رکھتے۔ تو ہانی ہونے کی سنبھاونا ادھک ہے۔

اس لئے آؤ ہم آڈمبر اور یش کو چھوڑ کر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ اور سماج کی حالت کی طرف دھیان دیں۔ اور جو بُرائیاں سماج میں گھس گئی ہیں۔ یا جن کے سماج میں پرویش کرنے کی سنبھاونا ہے۔ اُن کو دور بھگا دیں۔ اور سماج کی ویکتیوں کے جیون میں سچائی۔ پوترتا اور دھرم بھاو لائیں۔ تاکہ ہمارا سماج دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرے ٭

چاہ کن را چاہ درپیش

از:- شری ڈاکٹر گردھاری لال صاحب ساہو والہ

تواریخی افسانہ

ابھی کوئی سات سو برس ہی گزرے ہوں گے کہ ہندوستان کا شمار دُنیا کے دولت مند ملکوں میں ہوتا تھا۔ اور تمام دُنیا کی آنکھیں اس سونے کی چڑیا کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ اس کے عالی شان مندر تمام دُنیا میں شہرۂ آفاق تھے۔ کاشی اور سومناتھ کے مندر سونے چاندی اور لعل و جواہرات سے بھرپور تھے۔ اسی اندازِ دولت نے غیر ملک والوں کو ہندوستان کی سرزمین پر آکر من کرنے کی ترغیب دی۔ ان میں سے ایک حملہ آور محمود غزنوی تھا جس نے ایک نہیں۔ تیرہ دفعہ اس ملک پر حملے کئے۔ اور اس سے مال و متاع سے خوب لے گئے۔ اور اسی مال کی بدولت اُس نے غزنی کے شہر کو ایک خوبصورت اور عالیشان شہر بنا دیا۔

سنہ ۱۰۲۵ء کے حملہ میں وہ سندھ میں سے ہوتا ہوا گجرات تک پہنچ گیا۔ گجرات ان دنوں دولت کا گھر تھا۔ اور سومناتھ کا مندر عجائباتِ دنیا میں شمار ہوتا تھا۔ محمود اس علاقہ کی دولت اور جاہ و جلال کو دیکھ کر اس قدر خوش ہوا۔ کہ اُس نے گجرات کو اپنا دارالخلافہ بنا کر ہندوستان میں ہمیشہ رہنے کی ٹھان لی۔ لیکن اس کے سردار اس بات پر رضامند نہ ہوئے۔ انہوں نے رائے دی۔ کہ اپنے پیارے وطن غزنی کو چھوڑ کر اور خویش و اقارب سے منہ موڑ کر ہندوستان میں رہائش اختیار کرنا مناسب نہیں ہے۔ چنانچہ اس نے ارادہ کیا۔ کہ کسی ایسے ہندوستانی راجہ کو گدی پر بٹھا دیا جائے۔ جو اس کو ہر سال غزنی میں خراج بھیج دیا کرے اور اُس کے نام پر حکومت کرے۔ چنانچہ اس کے سرداروں نے کسی ایسے راجہ کی تلاش شروع کر دی۔ جو اس قابل ہو۔ کہ مفتوحہ علاقہ کا انتظام قائم رکھ سکے۔ بہت تحقیقات کے بعد انہیں ایک شاہزادہ کا پتہ ملا جس کا نام دابشلیم تھا۔ وہ اگرچہ شاہی خاندان سے تھا۔ لیکن دنیا کو چھوڑ کر بطور سنیاسی زندگی بسر کر رہا تھا۔ اور جنگل میں بود و باش رکھتا تھا۔ وہ نہایت عقلمند اور مدبر تھا۔ بادشاہ نے اُسے طلب کیا۔ اور گدی پیش کی۔ جو کہ اُس نے منظور کر لی۔ لیکن اُس نے ساتھ ہی یہ کہہ دیا۔ کہ اس علاقہ میں ایک اور طاقتور راجہ ہے۔ جو کہ میرا ہمنام ہے۔ اور میرا ہی بھتیجا ہے۔ لیکن وہ میرا جانی دشمن ہے۔ اُس کے پاس بہت سا لشکر ہے۔ اس لئے میں اس سے خائف رہتا ہوں۔ جب تک میں سنیاسی ہوں۔ تب تک وہ مجھے ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ لیکن جب میں بادشاہ بن گیا۔ تو وہ میرا خاتمہ کئے بنا نہیں چھوڑے گا۔ اگر آپ اپنے مفتوحہ علاقہ کو اپنے قبضہ میں رکھنا چاہتے ہیں۔ تو اُسے قید کر کے غزنی لے جائیں۔

یہ بات سنکر محمود نے راجہ دابشلیم کے برخلاف ... کا علاقہ

فتح کر کے اپنے علاقہ میں شامل کر لیا۔ اور سنیاسی راجہ کو سومناتھ کے تخت پر بٹھا کر قیدی راجہ کو اپنے ساتھ غزنی لے گیا۔ تاکہ اس سے سنیاسی راجہ کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔

ایک دو سال گزر گئے۔ راجہ دابشلیم اپنا خراج باقاعدہ غزنی بھیجتا رہا۔ اُس نے محمود سے درخواست کی۔ کہ قیدی راجہ کو میرے پاس بھیج دیا جائے کیونکہ اب مجھے اُس سے کسی قسم کا خطرہ نہیں رہا ہے۔ ہمارے ملک کی رسم ہے۔ کہ ایسے قیدی کو ایک چھوٹے صندوق میں بند کر کے شاہی تخت کے نیچے رکھتے ہیں۔ اور صندوق میں ایک چھوٹا سا سوراخ ہوتا ہے۔ جس کے ذریعہ قیدی کو کھانا اور پانی پہنچاتے ہیں۔ میں اپنے دشمن کو اس طرح سے قید رکھوں گا۔ چنانچہ محمود نے قیدی راجہ کو راجہ دابشلیم کے بھیجے ہوئے آدمیوں کے حوالے کر دیا۔ اس وقت ملک کی رسم یہ تھی۔ کہ جب کوئی قیدی راجہ سومناتھ کے شہر میں آئے۔ تو سومناتھ کا راجہ ایک منزل آگے اپنے درباریوں کو ساتھ لے کر اُس کے استقبال کو جایا کرتا تھا۔ اور قیدی کے سر پر ایک ہاتھ منہ دھونے کا برتن رکھا جاتا تھا۔ یہ قیدی شہر میں راجہ کے گھوڑے کے آگے محل تک جاتا تھا جس سے

یہ ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ اب بادشاہ کا غلام ہے۔ چنانچہ اس رسم کے مطابق راجہ دابشلیم ایک منزل آگے قیدی راجہ دابشلیم کی طرف روانہ ہوا۔ لیکن قیدی آہستہ آہستہ آتا تھا۔ تاکہ وقت گزر جائے۔ اس لئے اُکتا کر راجہ اور اُس کے درباری شکار کھیلنے چلے گئے۔ یہاں تک کہ دن زیادہ ہو گیا۔ اور سخت دھوپ پڑنے لگی۔ چنانچہ سب آرام کرنے کے لئے جنگل میں بیٹھ گئے۔ راجہ درباریوں سے الگ ہو کر ایک بڑے درخت کے نیچے لیٹ گیا۔ اور وہ ایک سُرخ رنگ کا ریشمی رومال اپنے چہرہ پر بدیں خیال ڈال کر کہ مکھیاں نہ ستائیں سو گیا۔

ایک باز جو کہ شکار کے لئے آسمان پر اُڑ رہا تھا۔ نے سُرخ کپڑا دیکھ کر یہ خیال کیا کہ کوئی گوشت کا ٹکڑا پڑا ہے۔ چنانچہ وہ نیچے اُترا۔ اور رومال کو ایک بڑے زور سے جھپٹا مار کر اُٹھانا چاہا۔ لیکن اُس کا پنجہ راجہ کی آنکھ پر پڑا۔ اور راجہ کی ایک آنکھ جاتی رہی۔ راجہ مارے درد کے چلانے لگا۔ اُس کے درباری جو نزدیک ہی بیٹھے۔ دوڑے ہوئے آئے۔ اور بہت افسوس کرنے لگے۔ انہوں نے چہرہ پر سے خون پونچھا۔ اور زخم کو ٹھنڈے پانی سے دھویا۔ اُس کا خون تو بند ہو گیا لیکن اُس کی ایک آنکھ جا چکی تھی۔

اُس وقت ملک کی یہ رسم تھی۔ کہ کوئی ایسا شخص بادشاہ نہیں بن سکتا تھا۔ جس کے جسم میں کوئی نقص ہو۔ اور ایک آنکھ والا آدمی خاص طور پر معیوب خیال کیا جاتا تھا۔ اس لئے بادشاہ اب حکومت کرنے کے ناقابل ہو گیا۔ سب درباری جمع ہو کر کوئی تجویز سوچنے لگے۔ کہ اب کیا کیا جائے۔ یہ راجہ تو حکومت نہیں کر سکتا۔ ٹھیک اُسی وقت درباری قیدی راجہ دابشلیم کو ساتھ لے کر غزنی سے واپس آگئے۔ یہ دابشلیم بھی شاہی خاندان کا شاہزادہ تھا۔ یہ بہت خوبصورت تھا۔ اور جسمانی نقائص سے بری تھا۔ اور اس کے علاوہ خود ملک پر حکومت بھی کر چکا تھا۔ اور کوئی شخص تخت کا حقدار موجود نہ تھا اس لئے تمام درباری افسر اور سپاہی اس بات پر متفق الرائے ہوئے۔ کہ قیدی راجہ کو جو غزنی سے آیا ہے۔ تخت پر بٹھا دیا جائے کیونکہ وہ ہر لحاظ سے حکومت کرنے کے قابل ہے۔

جب یہ فیصلہ ہو چکا۔ تو قیدی راجہ کو شاہی لباس پہنایا گیا۔ اور شاہی تاج اُس کے سر پر رکھا گیا۔ وہ گھوڑے پر سوار ہوا۔ اور دوسرے دابشلیم کو جو پہلے سنیاسی تھا۔ اپنے سر پر برتن رکھ کر محل تک اُس کے آگے آگے چلنا پڑا۔ چنانچہ سنیاسی دابشلیم کو تخت کے نیچے اُس صندوق میں قید کیا گیا۔ جو کہ اُس نے اپنے دشمن کے لئے تیار کرایا تھا۔ اور وہ تازیست اُسی صندوق میں قید رہا۔ سچ ہے جب

رشی دیانند اردھ شتابدی مہوتسو اجمیر

دھارمک اُتسووں کی ضرورت

جس پرکار بدھیمان پُرش کسی آدمی کی باہری چال ڈھال کو دیکھ کر اُس کے دلی خیالات کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔ مثلاً ایک آدمی مسکرا رہا ہے۔ تو فوراً اندازہ لگا لیا جاتا ہے۔ کہ یہ آدمی خوش ہے۔ اور اگر کسی آدمی کی آنکھیں لال ہوں۔ تیوری چڑھی ہوئی ہوں۔ تو ہر ایک کو بغیر کسی سوچنے کے یہ پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ اس وقت یہ آدمی غصہ میں ہے۔ اسی پرکار اور بہت سی چیزوں کے دیکھنے سے ہی دوسری باتوں کا پتہ چل جاتا ہے۔ اور ٹھیک اسی طرح سے کسی دیش یا جاتی کے جلسوں۔ جلوسوں۔ اُتسووں۔ میلوں اور دوسری سنستھاؤں کے دیکھنے سے عقلمند آدمی اُس دیش یا جاتی کا اُس کے دھرم کے ساتھ پریم شردھا انوراگ اور اُس جاتی یا دیش کا سنگٹھن اور اس کی مالی حالت کا پتہ لگا لیتے ہیں۔

جس دیش یا جاتی میں سنگٹھن ہوتا ہے۔ اور اپنے دھرم میں پریتی ہوتی ہے۔ وہ اپنے قومی میلوں اور تہواروں کو بڑے سماروہ کے ساتھ مناتے ہیں۔ اور ان کے اندر ایک نئی شکتی کام کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ہر ایک آدمی اُس میں بڑی دلچسپی سے حصہ بنتا ہے۔ اور اس کے کامیاب بنانے میں پورا پریتن کرتا ہے۔ جو جاتی اپنے قومی تہواروں اور میلوں کو نہیں مناسکتی۔ وہ جاتی مُردہ گنی جاتی ہے۔ اور ایک دن دُنیا کے تختہ سے مٹ جاتی ہے۔ جس قوم میں اپنے بزرگوں کے لئے پریم ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی قوم میں سنگٹھن و ہمدردی ہوتی ہے۔ وہ اپنے میلوں و تہواروں کو کڑے سے کڑے وقت میں بھی منائے بغیر نہیں رہ سکتی۔

اب سوال یہ اُٹھتا ہے۔ کہ ان اُتسووں کے منانے کی کیوں ضرورت ہے؟ آدمی کی سادھارن زندگی اس قسم کی ہے۔ کہ وہ روز بروز دھارمک نقطہ نگاہ سے گرتا ہی جاتا ہے۔ اُس کو کمانے کھانے کی ہی فکر رہتی ہے۔ اور وہ دھرم سے بالکل بے بہرہ ہوتا جاتا ہے۔ یعنی اُس کے اندر تامسک خیالات زور پکڑتے جاتے ہیں۔ جس سے وہ دن بدن گرتا ہی جاتا ہے۔ وہ اپنے فرض کو بھولتا جاتا ہے۔ اور اس کا دائرہ دن بدن کم ہوتا جاتا ہے۔ ان تموگنی خیالات کو مٹانے اور ان کی جگہ اُتم خیالات بھرنے کے لئے یہ اُتسو منانے ضروری ہیں۔ اگر یہ نہ منائے جائیں۔ تو آدمی یہ خیال کرنے لگ جاتا ہے۔ کہ اُس کا دیش یا جاتی کے لئے کوئی کرتویہ ہی نہیں ہے۔ دوسرے ذاتی جھگڑوں کی وجہ سے دھارمک پرچار میں کمی پڑ جاتی ہے کئی سماجیں

جھگڑوں کی وجہ سے سماج کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان کو سنگٹھن میں لانے کے لئے اور اس پرچار کی کمی کو پورا کرنے کے لئے بھی ایسے میلوں کا ہونا ضروری ہے۔ تیسرے دھارمک پرچار کے لئے نئے نئے ڈھنگ نکلتے ہیں۔ جن کے دوارہ لوگوں میں دھرم کا خاص سنچار ہوتا ہے۔ دیش کے بڑے بڑے ودوان اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور وہ دیش کی جاگرتی کے لئے انیک سکیمیں نکالتے ہیں اور ان کو کام میں لانے کا یتن کرتے ہیں۔ اور اس طرح سے دھرم کا مارگ سروسادھارن کے لئے سہل ہو جاتا ہے۔ ہزاروں آدمی دھرم پر قربان ہونے کی پرتگیا کرتے ہیں۔ بہت سے آدمی جو دنیاوی جھمیلوں میں پڑے رہتے ہیں۔ ان کے جیون میں خاص تبدیلیاں آجاتی ہیں۔ اور انکی زندگیاں سُدھر جاتی ہیں۔ انیک بھولے بھٹکے راہ راست پر آجاتے ہیں۔ اور پاپ مے زندگی کو چھوڑ کر ستیہ مارگ پر چلنے لگ جاتے ہیں۔ انکو اپنے فرائض کا پتہ لگ جاتا ہے۔ پھر ایسے اُتسووں پر دیش بھگتوں۔ دھرم ویروں۔ قومی سیوکوں۔ ودوانوں اور دھارمک سجنوں کا بھی پتہ لگ جاتا ہے۔ ہر ایک کو اپنے دیش یا جاتی کی سیوا کا موقعہ مل جاتا ہے۔ دانیوں کو دان دینے کا خاص اوسر مل جاتا ہے۔ اور دوسرے کویوں اور کاریگروں کو گُن بتا اور کاریگری دکھلانے کا اچھا موقعہ پراپت ہو جاتا ہے۔ بڑے بڑے کرم ویر مہاتماؤں کے درشن ہوتے ہیں۔ جس سے ایک ویشیش اثر پڑتا ہے۔ پھر دوسرے پرانتوں میں سیر کرنے کا بھی اچھا اوسر مل جاتا ہے۔ دوسرے پرانتوں کے رواجوں۔ بھاشاؤں اور لوگوں کے رہن سہن کے دیکھنے اور سُننے کا ایک دوسرے پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ غرضیکہ ہر طرح سے منشیہ کے اوپر اچھے اچھے سنسکار پڑتے ہیں۔

ان سب باتوں کے سوچنے اور بہت سی دوسری باتوں کے وچارنے سے یہ سوال مٹ جاتا ہے۔ کہ قومی میلے منانے چاہئیں یا نہیں۔ اب ہر ایک آدمی کو اپنے فرائض کی طرف دھیان دینا چاہئیے۔ اور یہ سوچنا چاہئیے۔ کہ میں اپنی قوم یا دیش کی کس طرح زیادہ سے زیادہ سیوا کر سکتا ہوں۔

دیانند اردھ شتابدی کو کامیاب بنانا ہر ایک آریہ کا مکھیہ کرتویہ ہے۔ دانی مہاشے دان سے۔ اور دوسرے اپنے تن اور من سے اس میں سہایتا دیں۔ یہ ایک خاص میلہ ہے۔ دوسرے دیوالی کا

۴- سارودیشک اُتسو ہے پھر اس کے لئے سُرجا ہی کیا ہے۔ اچھی طرح سے مدد دیجئے اور اپنے فرائض سے سبکدوش ہو کر نام پایئے۔ اور دھرم پھیلایئے۔ ایسے مواقع بار بار نہیں آیا کرتے ہیں۔ اس لئے آپ اپنے دیش۔ دھرم۔ جاتی۔ ایشور اور پیارے رشی دیانند کے لئے زیادہ سے زیادہ پریم دکھائیں۔ اور دوسروں کو بھی ایسا کرنے کے لئے مجبور کریں۔ جس سے یہ مہان اُتسو پوری شان کے ساتھ منایا جائے۔ اور اپنی طرز کا ایک ہی ہو۔ امید ہے کہ سب سجن وشیش پریم دکھلائیں گے۔

گوروکل اندرپرستھ کے انوبھو

(نمبر ۱)

(از شری پنڈت چمن لال جی ایم۔ اے۔ گوروکل اندرپرستھ۔ دہلی)

مجھے گوروکل آئے ہوئے ۶ ماہ کے قریب ہو گئے ہیں۔ ۶ ماہ کے عرصہ میں مجھے جو تجربات گوروکل میں ہوئے ہیں۔ وہ آریہ جنتا کے سامنے رکھتا ہوں۔

یہ گوروکل دہلی سے ۱۲ میل کی دوری پر دہلی متھرا سڑک پر واقع ہے۔ سڑک سے تقریباً آدھ میل کی دوری پر ایک کم بلند پہاڑی پر سڑک سے نظر آتا ہے۔ دہلی بھارت کی راجدھانی ہے۔ دہلی کے پاس ہونے کی وجہ سے اس کا ویشیش مہتو ہے۔ دہلی شہر آریہ سماج کا مرکز ہے۔ لاہور سے کم ہی کسی شہر میں آریہ سماج کا ادھک پربھاو ہے۔ تو وہ شہر دہلی کیا ہے۔ دہلی وہ شہر ہے۔ جس کو آریہ سماج کے مایہ ناز بیٹا اور مہرشی دیانند کے سب سے بڑے بھگت امر شہید سوامی شردھانند جی نے اپنے انتم جیون میں اپنی (activities) کا کیندر بنایا تھا جہاں سورگیہ ڈاکٹر کیشو دیو شاستری ایسے تیاگی مہانو بھاووں نے کام کیا۔ اور آج بھی دہلی آریہ سماج کے بزرگ آریہ سماج کے نیتاؤں میں سمجھے جاتے ہیں۔ ایسے شہر کے جہاں کے ہر ایک مشہور کوچہ میں آریہ سماج ہے۔ نزدیک گوروکل کا ہونا جہاں آریہ سماج کی مہما کو بڑھاتا ہے۔ وہاں گوروکل کی بڑائی کو بھی چار چاند لگاتا ہے

نہ تو یہ گوروکل دہلی کے بہت پاس ہی ہے۔ جس سے شہر کے خراب واتو منڈل کا پربھاو اس پر پڑ سکے۔ اور دہلی کے سارے فوائد سے یہ لابھ اُٹھا سکتا ہے۔ دہلی کی جنتا کے سامنے آریہ سماج اپنی بیش قیمت سنستھا گوروکل کو پیش کر سکتا ہے۔ دہلی کے لوگ پراچین آدرش پر قائم ہوئے گوروکل کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آریہ سماج کے بارے میں اپنا نکتہ نگاہ بنا سکتے ہیں۔ آریہ سماج نے جن کھیتروں میں پھیلنا پراپت کی ہے۔ اُن میں سے گوروکل کی شکشا پرنالی ایک ہے۔ راشٹریہ سنستھاؤں میں سے گوروکل ہی نہ کیول اپنی ہستی کو قائم رکھ سکا ہے۔ بلکہ اپنی اپیوگتا بھی سدھ کر چکا ہے۔

راشٹریہ جگت میں آندھیاں آئیں۔ طوفان آئے۔ لیکن گوروکل اپنی مضبوط چٹان پر کھڑا ہے۔ اور دن پرتی دن اُنتی کر رہا ہے۔ ایسے گوروکل کی ایک پرکھ شاکھا گوروکل اندرپرستھ ہے۔ اندرپرستھ گوروکل میں وہ تمام خوبیاں ہیں۔ جو گوروکل میں ہونی سمجھی ہیں۔ ان خوبیوں کے لئے ہی دہلی کی آریہ جنتا نے اسے اپنا تیرتھ ستھان سمجھا ہوا ہے دہلی سے پرایہ بہت لوگ گوروکل کے درشنوں کے لئے آتے ہیں۔ آریہ جنتا تو ویشیش کر بہو سنکھیا میں آتی ہے۔ اس کا کارن آمدورفت کے ذرائع کی آسانی ہے۔ دہلی سے موٹر لاری میں درشک آدھ گھنٹہ میں گوروکل کی بھومی میں پہنچ سکتا ہے۔ موٹر لاری ہر سمیہ ملتی ہے۔

نہ کیول سادھارن درشک بہو سنکھیا میں گوروکل کے اُتسو تتھا انیہ تقریبوں میں سملت ہوتے ہیں۔ بلکہ گورنمنٹ آف انڈیا کے ملازم اور شہر کے بڑے بڑے رؤسا بھی تفریح طبع کے لئے اور گوروکل کے سادہ جیون کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ جہاں دہلی شہر کی آریہ سماجوں کے اُتسو ہوتے ہیں۔ وہاں گوروکل کا وارشک اُتسو بھی دہلی کی جنتا پر ویشیش پربھاو ڈالتا ہے۔ دہلی کے علاوہ گراموں سے بہت لوگ گوروکل کا دھارمک میلہ دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔

غرضیکہ گوروکل دہلی کی آریہ جنتا کی نظروں میں ہے۔ اور دہلی کی آریہ جنتا اس کی سہایتا کے لئے ہر سمیہ تیار رہتی ہے۔ لیکن گوروکل کیا کشش رکھتا ہے۔ دہلی کی آریہ جنتا کے لئے۔ اور کونسی خوبیاں ہیں۔ جو گوروکل دہلی کی عام جنتا کے سامنے پیش کر سکتا ہے۔ میں یہ اگلے مضمون میں واضح کرونگا۔

سماچار جگت

آریہ سماج کراچی کا چناؤ :- آریہ
سماج کراچی کی سالانہ چناؤ ۲۱ جنوری کو
... نکھت ادھیکاری منت ہوئے :-
... سیٹھ چمن لال۔ اپ پردھان پنڈت ... منتری ...
... منتری مسٹر ویرنگھبات ادبرائے۔
... مسٹر امرنا تھ۔ منتری آریہ ویر دل ... یاپام
... مہاشہ چرنجیو لال :-

... کانگڑی کا ۳۱ واں سالانہ جلسہ

... گورو کل کانگڑی کا اکتیسواں سالانہ جلسہ
... چھٹیوں میں ۱۳-۱۴-۱۵- اور ۱۶ اپریل
... کو ہونا مقرر ہوا ہے۔ امسال جلسہ
... کے موقع پر پڑا ہے۔ اس لئے جلسہ پر
... والے دکاندار ... درخواستیں بھیج کرابھی
... ریزرو کرالینی چاہئیں۔ ورنہ دیر ہو جانے
... کے لئے جگہ کا ملنا مشکل ہو گا :-

(مکھیہ ادھشٹاتا)

... سماج کلاچی کا چناؤ :-

۳۳/۲۲ کو آریہ
... کلاچی کے جنرل اجلاس میں آریہ سماج ہذا
... انتخاب حسب ذیل ہوا :-
... پردھان۔ سیٹھ ... لال جی مہتہ۔ اپ
... پردھان۔ لالہ ... رام جی اور لالہ ... داس جی۔
... چوہدری سندر ... جی کھفوریہ۔ اپ منتری
... لعل ... خزانچی۔ لالہ ٹکایا رام جی اور
... ڈاکٹر ... رام جی ... :-
... انترنگ سبھا :- لالہ ... چند۔ لالہ
... رام۔ لالہ سوکھا رام۔ لالہ نانک چند۔ لالہ
... چند۔ لالہ پوکھر داس۔ لالہ ٹاکو رام :-
... کا تہوار خوب دھوم دھام سے
... گیا :-

(... لال ... اپ منتری آریہ سماج ہذا)

... آریہ سماج کی قائمی :-

۵ و ۶ ماگھ
... کو شری پنڈت منبنورد یو جی ... ت
... اپدیشک و مہاشہ ... دیال جی ...
... گڑھ ... روماں ... علی پور میں زبردست
... سے آکر منت ہو کر آریہ سماج کی ستھاپنا ہوئی ...
... پنڈت جی کے پریم بھرے بھجنوں اور مہاشہ
... کے بھجنوں کا حاضرین پر کافی اثر ہوا۔ ۶ ماگھ
... شام کو پوتر کرم یگیہ کے بعد ... کا ... شری
... جی کی پریرنا سے آرمبھ ہوا۔ ۱۲ سبھاسد
... عہدیداران کا چناؤ حسب ذیل ہوا :-
... پردھان۔ مہاشہ ... داس جی۔ اپ پردھان

مہاشہ رودی رام جی۔ منتری کھیم چند جی آریہ۔ اپ منتری کنور بھان جی۔ خزانچی مہاشہ روشن داس جی۔ پستکادھیکش مہاشہ وساکھو رام جی۔ انکے علاوہ ۶ سبھاسد بنے :-

(کھیم چند آریہ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج سنگاپور کے سماچار :-

آریہ سماج ہذا کا وارشک اتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ بڑے دن کی چھٹیاں ہونے کی وجہ سے اچھی جنتا اکٹھی ہوئی۔ کہ آریہ سماج کا مکان جس میں تین چار سو آدمی آنند سے بیٹھ سکتے ہیں۔ کھچا کھچ بھر گیا۔ اور بہت سی جنتا باہر سے گھوم گھام کر چلی گئی۔ سبھا پتی کا آسن شری ڈاکٹر این۔ کے سین نے پہلے دن اور شری ڈی۔ این بینرجی بیرسٹر ایٹ لا نے دوسرے دن گرہن کیا۔ جس میں شری سوامی آدیا نند جی تتھا سوامی بھو سورانند جی مہاراج (رام کرشن مشن) اور شری شبری مینم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی اور شری کے۔ آر۔ کے ایئر بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کے انگریزی اور شری سارنگاپانی ایڈیٹر فارورڈ کا تامل بھاشا میں اور شری رام چندر جی دوساج و باسدیو شرما جی (پردھان آریہ سماج) و سکل دیو دنسنگا پرشاد جی و ڈاکٹر چھوٹا سنگھ جی کے ہندی بھاشا میں ویاکھیان تتھا اپدیش ہوئے۔ جس کا جنتا پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا۔ شری ہنومان شرما (منتری آریہ سماج) و شری ہر شرما اور انیہ کئی نو یووکوں کے انگریزی میں لیکھ پڑھے گئے۔ شری کانتی دیوی جس کی عمر لگ بھگ ۸ سال کے ہے نے کے بڑے پربھاوشالی بھجن ہوئے۔ اور کئی ایک سجنوں نے خود ساختہ کویتائیں پڑھیں۔ سب سے اُتم کویتا شری پنڈت جگت سنگھ دیو اکر جی کی پنجابی بھاشا میں تھی۔ ہندی اور تامل بھاشا کے ٹریکٹ مفت تقسیم کیے گئے :-

ایک نو مسلم کی شدھی :-

کچھ عرصہ ہوا۔ کہ پنڈت ... کرداس سیٹھ ماسٹر ... کا ملازم کسی شدا س مسلمان ہو گیا تھا۔ اسے کچھ عرصہ کے بعد آریہ سماج و چھو والی لاہور میں پھر شدھ کیا گیا۔ اور اس کا پرانا نام ہی رکھا گیا :-

رحیم آباد (ریاست بہاولپور) میں وید پرچار :- عرصہ تقریباً ۲ سال سے آریہ پاٹھشالہ بنام ہندو پبلک پرائمری سکول برانچ پبلک مڈل سکول خانپور کھلی

ہوئی ہے۔ جس میں ۱۸ کے لگ بھگ ودیارتھی تعلیم پاتے ہیں۔ گزشتہ سال دو ودیارتھی پانچویں شرینی پاس کر کے دوسرے سکولوں پر تعلیم پا رہے ہیں۔ اس ورش بھی چار ودیارتھی پانچویں جماعت کا امتحان دیں گے :-

لڑکے صبح و شام سندھیا ہون کرتے ہیں۔ سندھیا کے ارتھ جانتے ہیں۔ سوستی واچن وغیرہ منتر پڑھنے کا ابھیاس رکھتے ہیں۔ اگرچہ بستی بہت چھوٹی ہے۔ پرنتو اپنی ہستی سے بڑھ کر کام کر رہی ہے۔ ارد گرد کی بستیوں کے لڑکے بھی تعلیم پاتے ہیں یہ سب شری ماں مکھی منیم راج جی و پوچیہ پنچائت رحیم آباد کی کوششوں کا پھل ہے۔ ایشور کرے یہ پاٹھشالہ اسی طرح چلتی رہے۔ رات کو روزانہ ستیارتھ پرکاش وغیرہ کی کتھا ہوتی ہے جس میں لوگ بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ چھوت چھات وغیرہ کا کوئی خیال نہیں :-

۱۳/۳۳ ۱۳ کو ماگھی کا بڑا یگیہ کرایا گیا۔ مبلغ چھ روپے دان موصول ہوا۔ تین روپیہ کا یگیہ کا سامان لیا گیا۔ اور باقی تین روپیہ کے لئے تجویز ہوا کہ معو سمرتی یا وید امرت لینگ لینگا کے لئے

منگائی جائے۔ یگیہ کا جنتا پر بڑا پربھاؤ پڑا۔ اور حاضری کافی سے زیادہ تھی۔ آرتی اور شانتی پاٹھ کے بعد یگیہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ جنتا میں حلوہ تقسیم کیا گیا :-

ویسے بھی دیوالی۔ ماگھی۔ ہولی اور بیساکھی وغیرہ پر بڑی دھوم دھام سے یگیہ کیے جاتے ہیں۔ دیوالی کے موقعہ پر چار آنے فنڈ کے لئے للعہ موصول ہوئے :-

۱/۳۳ ۱۶ کو بھٹے واہن میں مہاشہ منگھراج آریہ کے لڑکے کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ سنسکار نہایت وضاحت سے اور ودھی پوروک کرایا گیا۔ حاضرین پر بڑا اچھا پربھاؤ پڑا۔ لڑکے کا نام رام چندر رکھا گیا :-

اس عرصہ میں ۲ نام کرن سنسکار۔ دو وداہ سنسکار تین پراویشٹ سنسکار اور ایک گربھادھان سنسکار کرایا جا چکا ہے :-

۱۲/۳۲ ۲۴ کو شریمان خوشحال چند جی ہیڈ ماسٹر آریہ مڈل سکول جتوئی کو فراہمی چندہ کے لئے پدھارے۔ تقریباً ۱۵۰ روپیہ سکول کے لئے کرا دیا گیا :-
پھنگ اور بھٹے واہن میں بھی آریہ پاٹھشالہ

شوچنا :- آریہ اناتھ آلیہ لائل پور کا شہر کے باہر ایک بڑی کھلی اور پرفضا جگہ میں اب اپنا سُندر بھون تیار ہو گیا ہے۔ جس میں اب ۱۰۔۱۲۔ اناتھ لڑکوں کے لئے ستھان پرپاپت ہو سکتا ہے۔ کہ ضلع حصار کے مختار زدہ علاقوں کے بچے نیز فروکا لونی کے علاقہ بار کے بچے نزدیک کی آریہ سماجیں تصدیق کر کے اس اناتھ آلیہ میں بھیج سکتی ہیں۔ ان کے پالن پوشن اور ہر پرکار سے اُن کی حفاظت و پرورش ابتدائی کا اُچت پربندھ کر دیا جائے گا ؛

(نیہ بدک۔ نرائن داس منتری آریہ اناتھ آلیہ پربندھ کرتری سبھا)

آریہ سماج کی دو نوجوان پارٹیوں میں جھگڑا :-

امرتسر۔ ۲۳ جنوری۔ گزشتہ رات جبکہ آریہ سماج مندر لوہگڑھ میں جلسہ ہو رہا تھا۔ اور چمٹا بھجن منڈلی کے بھجن ہو رہے تھے۔ تو آریہ سماج کی دو یوک پارٹیوں میں انتخاب کے سلسلہ میں جھگڑا ہو گیا۔ اور تُو تُو میں میں تک نوبت پہنچ گئی ؛

آریہ مہاودیالیہ کرتھل ضلع میرٹھ میں نئے ودیارتھیوں کا داخلہ :-

نئے ودیارتھیوں کا داخلہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر یعنی ۲۔ اور ۳ مارچ ۱۹۳۳ء کو ہو گا۔ یہاں پنجاب کی شاستری وغیرہ سنسکرت پریکشاؤں کی پڑھائی ہوتی ہے۔ جو بھائی اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہیں۔ وہ دفتر سے نیم اور پراسپکٹس فارم منگوا لیں ؛

(سکھدیو ادھشٹاتا آریہ مہاودیالیہ کرتھل ضلع میرٹھ)

آریہ سماج میرپور کے سماچار :-

گزشتہ سنوارش میں مسمی بھگوانداس زرگر کو جامع مسجد میرپور میں بہکا کر مسلمان بنا لیا گیا تھا۔ اب جبکہ اس کو اپنی غلطی کا علم ہوا ہے۔ وہ پھر اپنے دھرم میں واپس آ گیا ہے چنانچہ اس کو آریہ سماج مندر میں شدھ کر کے اس کا سابقہ نام بھگوانداس رکھا گیا۔ اور اس کو دھرم پر دڑھ رہنے کا اُپدیش دلایا گیا ؛

آریہ سماج میرپور میں روزانہ ہون اور ست سنگ کا سلسلہ ہمیشہ سے برابر جاری ہے ؛

آریہ سماج میرپور نے ۔ ۱۰ ماگھ سمت ۱۹۸۹ کے ہفتہ وار ست سنگ میں بڑے عقلمندی سے منتری مہاشے دیو بدت امل جی نے وید منتروں کی دیاکھیا کی۔ اور راقم نے ست سنگ نیز سوادھیائے کے متعلق آریہ پُرشوں کی توجہ دلائی۔ اثر اچھا رہا ؛

بسنت پنچمی کا تیوہار منانے کے لئے تیاریاں ہو رہی ہیں ؛

(کرم چند وکیل منتری آریہ سماج میرپور)

نام کرن سنسکار :-

لالہ بیلی رام مرغائی کے پتر لالہ شانتی سروپ کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ۲۱ کو ویدک ریتی سے ہوا۔ سنسکار کرانے والے پنڈت لچھمن دت جی ادھیاپک آریہ سکول تھے۔ اس تقریب پر ۲۵ آریہ سماج نواں شہر۔ ایک روپیہ وید پرچار فنڈ اور ایک روپیہ دھرمارتھ فنڈ کو ملا ؛

(لچھمن دت پروہت آریہ سماج نواں شہر)

ویواہ سنسکار پر دان :- ساہو گوکل پرشاد مہندرو کے سپتر ساہو ... مہندرو سوداگر نجیب آباد نے اپنے پتر برجو سکھ دیو پرشاد ...

کی شادی کی خوشی میں مبلغ پانصد روپیہ مندرجہ ذیل مدات کو دان دیا :-

سیوا سمتی کٹڑہ نوہریاں لدھیانہ ۱۵۵/۔ ہندو بیواؤں کے لئے ۱۵۵/۔ گورو کل کانگڑی ہردوار ۵۰/۔ دیانند دلت ادھار سبھا لاہور ۲۵/۔ گینتی لال آریہ کنیا پاٹھ شالہ لدھیانہ ۲۵/۔ متفرق دان رائے نجیب آباد ۲۵/۔ ہندو کنیا پاٹھ شالہ نجیب آباد ۲۰/۔ آریہ کنیا پاٹھ شالہ نجیب آباد ۲۰/۔ آریہ سماج نجیب آباد ۱۵/۔ سیوا سمتی نجیب آباد ۱۰/۔ لائبریری نجیب آباد ۱۰/۔ اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور ۱۰/۔ آریہ سماج مندر لدھیانہ ۱۰/۔ آریہ ہائی سکول لدھیانہ ۱۰/۔ بدھواؤں کی سہائتا آریہ سماج لدھیانہ ۱۰/۔ گئوشالہ لدھیانہ ۱۰/۔ جہاپیر دل لدھیانہ ۱۰/۔ جین کنیا پاٹھ شالہ لدھیانہ ۵/۔ سناتن پرچارک ہائی سکول لدھیانہ ۱۰/۔ مختلف لدھیانہ کے مندروں کے لئے ۲۵/۔ ؛

(لبھو رام منیجر خزانچی آریہ سماج لدھیانہ)

دیانند اپدیشک ودیالیہ گورودت بھون۔ لاہور کا نیا داخلہ

دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور کا نیا سال کا داخلہ شروع ہے۔ ویدک دھرم کے پرچار کے خواہشمند نوجوانوں کو جلد اپنی درخواستیں بھیج دینی چاہئیں۔ ودیالیہ میں سنسکرت اور عربی پڑھانے کا انتظام ہے۔ مستحق اور قابل اُمیدواروں کے اخراجات کا کفیل ودیالیہ ہے۔ اُمیدوار کم از کم پراگیہ یا انٹرنس پاس ہو۔ لکھنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ تندرست ہو۔ اور اٹھارہ برس سے کم عمر کا نہ ہو۔ باقی حالات ودیالیہ کی نیماولی سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ جو منتری آچاریہ جی کی سیوا میں پوسٹ کارڈ بھیجنے پر مفت بھیجی جاتی ہے۔ درخواستیں ایک چھپے ہوئے فارم پر ہونی چاہئیں۔ جو درخواست کرنے پر ودیالیہ سے مل سکتا ہے ؛

سنہ ۱۹۳۳ء کے امتحانات ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء سے شروع ہوں گے ؛

(سری گت رام منتری آریہ سماج رنگون)

شری مد دیانند براہم مہا ودیالیہ۔ لاہور

اس ودیالیہ کی ودیارتھی اور ودیا ادھی کلاسوں کا سالانہ امتحان ۱۲ فروری ۱۹۳۳ء سے شروع ہونے والا ہے جن کا نتیجہ بھی اسی مہینہ کے آخیر تک مکمل ہو جاوے گا۔ اس کے بعد مارچ ۱۹۳۳ء سے نئی کلاسیں بنیں گی۔

نئے ودیالیہ ہذا کا داخلہ بھی اسی تاریخ سے شروع ہوگا۔ اور اس مہینہ کے آخیر تک جاری رہے گا جو ودیارتھی ہندی میں خاصی لیاقت رکھتے ہوں۔ سنسکرت کی لوگ... وشارد تک رکھتے ہوں۔ انہیں چاہئے کہ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر جلدی ہی اپنی درخواستیں اپنی تعلیمی لیاقت اور دیگر ضروری امورات کو بیان کرتے ہوئے بنام آچاریہ دیانند براہم مہا ودیالیہ بھیج دیں۔

(رامانند ادھشٹاتا)

بواہ سنسکار۔ ... کو شلپا دیوی کا دواہ ... ڈیرہ نانک میں پورن ویدک ریتی سے لالہ سندر داس کے بھتیجے ہری رام سے کر دیا گیا۔ مورخہ ۱۷ ماگھ کو برات شاہدرہ سے آئی تھی۔ ... روپیہ ودیکھو کی طرف سے اور ... روپیہ کنیا پکش کی طرف سے دان ہوا جو مختلف سنستھاؤں کو دیا گیا۔ (پر ...)

سالانہ جلسے:-

۱۔ آریہ سماج رنگون ۲۳ فروری سے ۲۶ فروری ۱۹۳۳ء تک

۲۔ گوروکل کانگڑی ۱۳ اپریل سے ۱۶ اپریل

۳۔ منڈی بوڑے والا ۱۰ سے ۱۲ مارچ

۴۔ گوروکل کورو کھشیتر ۲۴ سے ۲۶ فروری

۵۔ آریہ سماج ساہووالہ ۳ سے ۵ مارچ

۶۔ انبالہ شہر گوروکل ... ۲۹۔ ۳۰ اپریل ۱۹۳۳ء

۷۔ آریہ سماج سالون ضلع کرنال ۸۔ ۹۔ ۱۰ فروری

۸۔ ,, ,, سنگرور ریاست جیند۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷ فروری ۱۹۳۳ء

آریہ سماج رنگون کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ... ۲۳ فروری سے لے کر ۲۶ فروری تک ہونا قرار پایا ہے۔ اس سمیہ پر ایک سنگیت سمیلن بھی ہوگا اور ویدک سنگیت میں ... رکھنے والوں کا مقابلہ کرایا جائے گا۔ اور سونے چاندی کے تمغہ جات بھی دئے جائیں گے۔ آریہ سماجی ودیارتھیوں کے ویایام کے کھیل ہونگے۔ اور انعام دئے جائیں گے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا برہما کی ... بھی اس موقع پر ہونے کی امید ہے۔ اس لئے برہما کی آریہ سماجوں سے نویدن ہے کہ وہ اس اتسو پر اپنے سبھاسدوں کو بھیج کر کرتارتھ کریں۔

آریہ سماج کوٹلہ ہہنگ کے سماچار

ہفتہ وار ست سنگ باقاعدہ ہوتے ہیں جن میں استری پُرش بھاگ لیتے ہیں۔

(۱) ۲۷ دسمبر کے ست سنگ میں شردھانند دوس منایا گیا۔ جس میں شری شہید دھرم سوامی شردھانند جی کے جیون چرتر میں سے اچھوت اُدھار۔ شُدھی اور پولیٹیکل کاموں پر روشنی ڈالی گئی۔

(۲) ۳ جنوری ۱۹۳۳ء کے ست سنگ میں گورو گوبند سنگھ جی کے جیون پر لیکچر ہوئے۔ اور خالصہ دیوان میں بھی پرچار کیا گیا۔

(۳) ۱۸،۱۷ دسمبر کو خالصہ دیوان کوٹلہ ہہنگ میں ایک پرسدھ گیانی جی کے سامنے "وید البشوری گیان ہیں۔ اور مکمل ہیں۔ انیہ پُستک نہیں" پر وارتالاپ کیا گیا۔ جنتا پر اچھا پربھاؤ پڑا۔

(۵) ۱۰ جنوری تا ۱۳ جنوری ۱۹۳۳ء آریہ سماج ہذا میں پنڈت ہردیو جی شاستری آریہ اپدیشک پدھارے۔ راتری کے سمیہ چار روز مختلف وشئوں ارتھات استری شکھشا۔ اچھوت اُدھار۔ ایشور براہمنی۔ کوریتی نشیدھن۔ موتی فلاسفی پر بہت ہی منوہر ویاکھیان ہوئے۔ جن میں اردگرد کے دیہات کے اسنتری و پُرش سمِلت ہوئے۔ جنتا پر آریہ سماج کا نہایت ہی اچھا پربھاؤ پڑا۔ ۱۳ جنوری کو مہاشہ مکھن لال نے بھی بھجن اور اُپدیش کیا۔

(۶) لوہڑی کو ہون یگیہ کیا گیا اور جنتا کا ریوڑیوں سے ستکار کیا گیا۔

منتری آریہ سماج کوٹلہ ہہنگ ضلع انبالہ

"سواستھ رکھشا"

"دانت کی حفاظت کرو" (نمبر ۱)

(از خریبان ڈاکٹر بھیندن لال جی ایم۔ڈبی۔ڈبی۔ایس۔ایل۔ایم۔آر۔اے۔ایس (لنڈن) ماہر علاج مرض بوسیر وبیتیا)

دانت تندرستی کے لئے ایک نہایت ضروری چیز ہیں۔جس کے دانت خراب ہیں۔اُس کا ہاضمہ درست نہیں رہ سکتا۔اور بہت سی چیزوں کے کھانے سے بھی محروم رہتا ہے۔نیز اُس کا اچار بھی اشدھ ہوگا۔لیکن دانت تندرست صرف اُسی صورت میں رہ سکتے ہیں۔جب ابتدا سے ہی ان کی رکھشا کی جائے۔اگر جوانی کے جوش میں ایسا نہ کیا گیا۔تو بعد آف افسوس ملنے کے سوائے کوئی چارہ نہ ہوگا۔

بچہ جب ۶ ماہ کا ہوتا ہے۔تب سے دانت نکلنے کا آغاز ہوتا ہے۔دانت نکلنا ایک قدرتی امر ہے۔اس لئے اس میں کوئی بھی تکلیف نہ ہونی چاہئے۔لیکن چونکہ آجکل ہم لوگوں کا رہن سہن زیادہ تر غیر قدرتی ہے۔اور بچوں کی بھی غیر قدرتی طریقوں سے گندی آب و ہوا میں رکھ کر پرورش کی جاتی ہے۔اس لئے بچوں کو دانت نکالتے وقت عموماً تکالیف شروع ہو جاتی ہیں۔مسوڑھے سوج جاتے ہیں۔ان کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔درد بہت زیادہ محسوس ہوتا ہے۔جس سے بچہ روتا ہے۔بعض اوقات زخم ہو جاتے ہیں۔اور پیپ پڑ جاتی ہے۔بچہ کے منہ سے رال ٹپکتی ہے۔بخار۔سردرد۔دست۔کان کا بہنا وغیرہ امراض ہو جاتے ہیں۔اور بعض اوقات سوکھا تک ہو جاتا ہے۔جو اکثر بچوں کی موت کا باعث ہو جاتا ہے۔

ان جملہ تکالیف سے بچانے کے لئے سب سے عمدہ طریقہ تو یہ ہے۔کہ تندرست اولاد پیدا کی جائے۔دودھ پلانے والی ماتا یا دایہ قدرتی زندگی بسر کرے۔اور بچہ کو عمدہ آب و ہوا میں کھا جائے۔اور اس کی تمام صحت کی بحال رکھنے کی کافی نگرانی کی جائے۔لیکن جب پیشتر سے ایسی احتیاطیں نہ برتی گئی ہوں۔اور بچہ کا دانت نکلنے کی تکلیف سے مقابلہ ہو ہی جائے۔تو ان تکالیف کو دور کرنے کے لئے حسب ذیل تدابیر عمل میں لانی چاہئیں:-

۱۔ ایک اونس پانی میں ۵ گرین کھانے کا نمک یا سوڈا بائی کارب گھول کر ایک شیشی میں رکھیں۔اور اس لوشن سے دن میں چند بار بچہ کے مسوڑھے دھو کر صاف کریں۔

۲۔ سرس کے بیج پانی میں بھگو کر ایک دھاگہ میں پرو لیں۔اور بچہ کے گلے میں پہنا دیں۔

۳۔ سہاگہ بریاں ایک حصہ اور شہد چار حصے کو ملا کر چند بار مسوڑھوں پر ملیں۔یا ایک کپڑا اس میں بھگو کر بچہ کو چوسنے دیں۔

۴۔ اگر پھر بھی تکلیف کم نہ ہو۔تو ٹنکچر آیوڈین (ریکٹی) بہت ہوشیاری سے ایک پھریری مسوڑھوں پر لگا دیں۔اور اوپر بتلائے ہوئے سالٹ لوشن (نمک کے پانی) سے فوراً دھو دیں۔تاکہ زہریلا مادہ بچہ کے حلق کے اندر نہ جانے پائے۔

۵۔ روزانہ بچہ کو کھلے میدان یا باغات میں ہوا خوری کرائیں۔اور اس کے ہاضمہ کا خاص دھیان رکھیں۔

جب بچہ کے دانت نکل آئیں تب بھی سالٹ لوشن سے اکثر مسوڑھوں کو صاف کرتے رہنا چاہئے۔اور جب بچہ بڑا ہو جائے۔تو اسے نمک وغیرہ سے دانتوں کو صاف رکھنے کی ہدایت کرنا چاہئے۔

جب بچہ کچھ بڑا ہو جائے۔تو داتن کا استعمال کرانا چاہئے۔تندرست دانتوں کی صحت برقرار رکھنے کے لئے نیم کی داتن سب سے عمدہ ہے۔داتن کرتے وقت اس بات کا خاص لحاظ رکھنا چاہئے۔کہ داتن تازہ اور ملائم ہو۔اور وہ صرف دانتوں پر آہستہ آہستہ ملی جائے۔تاکہ مسوڑھے نہ چھیلے جائیں۔

بعض لوگ داتن کو بہت زور سے مسوڑھوں پر ملتے ہیں۔اور پھر یہ شکایت کرتے ہیں۔کہ ان کو داتن سے نقصان ہوا۔حالانکہ یہ اُن کے غلط استعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ورنہ داتن نہایت ہی مفید چیز ہے۔اس سے نہ صرف دانتوں کو زیادہ تر فائدہ پہنچتا ہے۔بلکہ جو خراب رطوبت مسوڑھوں۔آنکھ اور ناک میں جمع ہوتی ہے۔وہ سب خارج ہو جاتی ہے۔زبان کی سب میل صاف ہو کر منہ کا ذائقہ نہایت ہی عمدہ ہو جاتا ہے۔علاوہ داتن کے مفصلہ ذیل تدابیر سے دانتوں کی حفاظت کرنی چاہئے:-

۱۔ روزانہ صبح طلوع آفتاب سے قبل بیدار ہو کر اسی وقت ضروریات سے فارغ ہو لو۔اور دانت بھی صاف کر لو۔کیونکہ آفتاب نکلنے تک سوتے رہنے سے مل مُوتر میں سڑاند پیدا ہو کر ایک گیس اوپر کو اٹھتی ہے۔جو دانتوں پر جم جاتی ہے۔اور بعد ٹارٹر کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔جو دانتوں کا دشمن ہے۔کیونکہ اسی ٹارٹر میں بیکٹیریا کے جرم اپنا گھر بنا کر دانتوں کو کھا جاتے ہیں۔

۲۔ زیادہ سخت چیز دانتوں سے نہ توڑنی چاہئے۔کیونکہ مسوڑھے کمزور ہو جاتے ہیں۔

۳۔ بہت گرم کھانا کھا کر اوپر سے زیادہ سرد پانی پینا منع ہے۔کیونکہ اس سے دانتوں کا روغن جسے اینمل کہتے ہیں۔خراب ہو جاتا ہے۔اور دانت جھنجھنے لگتے ہیں۔

۴۔ برف اور سگریٹ دانتوں کو سخت نقصان پہنچاتے ہیں۔خاص ضرورت کے بغیر برف کو استعمال نہیں کرنا چاہئے۔اور سگریٹ کو کبھی بھول کر بھی منہ نہ لگانا چاہئے۔

۵۔ داتن تو روزانہ کرنی ہی چاہئے۔اس کے علاوہ کبھی کبھی خالی نمک اور کبھی نمک و کڑوا تیل دانتوں پر ملنا چاہئے۔کیونکہ اس طرح سے دانت مضبوط ہوتے ہیں۔

۶۔ ہر چیز کھانے پینے کے بعد کلہ کر کے منہ کو خوب صاف کرو۔دانتوں کے اندر اگر کھانے کے ریزے پھنس جائیں۔تو ان کو سینک وغیرہ سے نکال دو۔ورنہ کھانا وہاں سڑ کر بیکٹیریا کے جرم پیدا کر دے گا۔جو دانتوں کو کھوکھلا کر دیتے ہیں۔لوگ اسی کو کیڑا لگنا کہتے ہیں۔

۷۔ غذا ایسی کھانی چاہئے۔جو قدرتی ہو۔اور اچھی طرح ہضم ہو جائے۔کیونکہ ہاضمہ کا دانتوں سے خاص تعلق ہے۔نیز غذا خوب چبا چبا کر کھانی چاہئے۔کیونکہ اس سے جہاں دانتوں کی ورزش ہوتی ہے۔وہاں ہاضمہ بھی درست رہتا ہے۔

۸۔ کھٹائی اور مٹھائی کا زیادہ استعمال دانتوں کو خراب کرتا ہے۔

۹۔ اگر کوئی ایسی دوائی کھانی پڑے۔جو زیادہ ترش ہو۔اور دانتوں کو کھٹا کر دے۔تو دوا کھا کر فوراً نمک کے پانی سے خوب کلہ کر کے منہ صاف کر لو۔

۱۰۔ اگر دانت میں کیڑا لگ جائے۔تو قبل اس کے کہ وہ اور دانتوں کو خراب کرے۔کسی دندان ساز سے ان میں چاندی وغیرہ بھروا لینا چاہئے۔اور اگر دانتوں پر ٹارٹر میل جمع ہو گیا ہو۔تو اس کو جلد سے جلد کسی ہوشیار ڈاکٹر سے صاف کرا لینا چاہئے۔

اگر ان تدابیر پر عمل کیا جائے گا۔تو بڑھاپے تک دانت صحیح و سالم رہیں گے۔اور پائیوریا وغیرہ کوئی بھی بیماری پیدا نہ ہوگی۔اگلے مضمون میں پائیوریا اور اس کے مجرب علاج پر روشنی ڈالی جائے گی۔ناظرین انتظار فرمائیں۔

پرکاش کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے

بعدالت جناب سردار گلاب سنگھ صاحب تحصیلدار و منصف و مجسٹریٹ درجہ دوم ریاست بگھاٹ

نرم گنگا رام منشی رام قوم بیا طفیہ بذریعہ منشی رام مالک نرم مدعی

بنام

برجلال قوم براہمن حلوائی سکنہ سولن مدعا علیہ

دعوے دیوانی دلا پانے مبلغ للعہ بابت قیمت گھی و کوئلہ

اشتہار بموجب آرڈر ۵۔ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء

اندریں مقدمہ مدعا علیہ دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر کے روپوش ہو گیا ہے جس کا اب تک کوئی پتہ نہیں ملتا۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہ ۲۴ یوم جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ واقعہ

۱۴ ۲ / ۳۲

تک عدالت ہذا میں حاضر ہو کر جوابدہی و پیروی مقدمہ نہ کرے گا۔ تو زیر آرڈر ۹ قاعدہ ۶۔ ضابطہ دیوانی کارروائی یکطرفہ برخلاف مدعا علیہ عمل میں لائی جائے گی۔

تحریر ۲۳

(دستخط حاکم و مہر عدالت)

ओ३म्

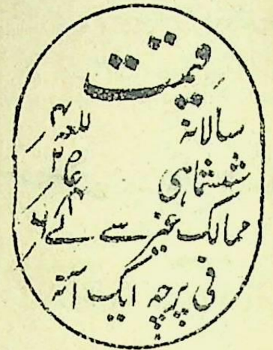
प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

कृण्वन्तो-विश्व मार्य्यम







THE PRAKASH LAHORE

نمبر ۷	SUNDAY 12th FEB 1933	۱۴ پھاگن سمت ۱۹۸۹ مطابق ۱۲ فروری ۱۹۳۳ء دیانند آبد ۱۰۸	جلد ۲۹



اوم
وید امرت



وحدت ← باری

विश्वतश्चक्षुरुत विश्वतोमुखो विश्वतोबाहुरुत विश्वतस्पात्।
सं बाहुभ्यां धमति सं पतत्रैर्द्यावाभूमी जनयन्देव एकः ॥

رگ - منڈل ۱۰ سوکت ۸۱ منتر ۳

بھولے دنیادارو! اِدھر اُدھر کیا بھٹکتے ہو۔ اگر ازلی اور ابدی سکھ کے متلاشی ہو۔ اور اپنی عاقبت بخیر کرنا چاہتے ہو۔ تو آؤ۔ اُس ذاتِ حقیقی کی محبت کے نشہ میں سرشار ہو جاؤ۔ جس کے (विश्वत) جملہ اطراف وجوانب میں (चक्षुः) آنکھیں ہیں۔ (उत) اور نیز (विश्वतः) جملہ اطراف وجوانب میں (मुखः) مکھ ہے۔ اے دلِ نادان! سمجھ۔ ہوش کر۔ ایسے شاہدِ حقیقی سے فرار ممکن نہیں۔ یاد رکھ۔ اُس پاک پرماتما کے (वाहुः) بازو (विश्वतः) تیرے چاروں طرف اپنی شکتی کا اظہار کر رہے ہیں۔ جھجک۔ جھجک۔ انانیت کو دور کر۔ جس ازلی ذات نے اس سارے سنسار کو اپنے آشرے میں لیا ہوا ہے۔ اس کے (यात) مبارک چرن (विश्वतः) سرور تراپنا ظہور دکھلا رہے ہیں:

اے دہریہ! اکڑ طفلی کو خیرباد کہہ۔ اپنے انجام کا خیال رکھ۔ بتلا۔ تو جھوٹ کا پتلا کہاں کہاں رزم آزمائی کرے گا۔ اگر حقیقی بزم کی طلب اور ابھلاشا تیرے اندر پائی جاتی ہے۔ تو اس بات کو اپنے ذہن اور دماغ میں نقش کر لے۔ کہ وہ پالک اور مالک (बाहुभ्यां) اپنے بازوؤں سے (उत) اور (पतत्रैः) پاؤں سے (संधमति) سب جگت کو گتی مان کر رہا ہے۔ سورج میں یہ تاب کہاں۔ کہ وہ خود اپنے محور کے گرد حرکت کرے۔ زمین کی یہ بساط کہاں۔ کہ وہ اس کی شکتی اور سہائتا کے بغیر اپنے مرکز اور (Orbit) پر گردش کرے + اگر تیرے اندر ذرا بھی بصیرت اور بصارت کا مادہ موجود ہے۔ تو اس حقیقت کا اعتراف کرنے میں ذرا بھی پس وپیش نہ کر۔

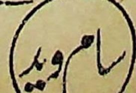
اے ملحد۔ ذرا تو شداد اور ہرناکشش کی قبروں کو کھود۔ فرعون کے انجام کو غور سے سن۔ (Planetory System) کو اور سارے Starry System سارے (द्यावाभूमी) کو (जनयन्) ظہور پذیر کرنے والا (देवः) جملہ دیو شکتیوں کا بھنڈار پرماتما (एकः) کیول واحد ہی ہے:

مجھے ان تثلیث اور اقانیم ثلاثہ کے جھگڑوں سے کام کیا؟ ناصرت کے تنازعات کو بحرِ مردار میں غرق ہونے دو۔ مجھے وہ اپنا معبودِ حقیقی ہی درکار ہے۔ جس کی واحد ذات ہی سارے جگت کو ایک نظام میں قائم رکھ رہی ہے۔ دوستو! چھوڑو۔ مجھے اُس واحد ذاتِ باری کی گود میں جانے دو۔ میں تو اس سروشکتیمان پرماتما کا اپاسک ہوں۔ جس کی دوربین نگاہ سے دنیا کا نا ایک سے تاریک گوشہ بھی چھپ نہیں سکتا۔

ملائک پرستی کے شیدائیو! جاؤ۔ اپنے ہاروت ماروت کے دامن کو پکڑو۔ تمہیں تمہارا جبرائیل۔ میکائیل مبارک رہیں۔ مجھے تینتیس کروڑ دیوتاؤں سے کام کیا۔ جبکہ میرا معبود ازلی ہی ان سب دیوتاؤں کی گردن پر سوار ہے: مبتلا تو سہی۔

(اوم شم)





براہمن ور کی ضرورت

میری لڑکی عمر ۱۳ سال روپ وتی جو کہ ہندی پڑھ لکھ جانتی ہے۔ کے واسطے براہمن ور آریہ گھرانہ کی ضرورت ہے جو کہ باروزگار یا پڑھتا ہو۔ اور صاحب جائداد ہو۔ میرا گھر تو ضلع امرتسر کے ایک گاؤں میں ہے مگر زیادہ تر یہاں اپنے مربعوں کی زمین میں رہتا ہوں لہذا پتہ ذیل پر خط و کتابت کی جائے:۔

پنڈت لعل چند سابق انسپکٹر پولیس افریقہ
چک ⅟ ۳۱ B ۔ ڈاکخانہ سر مجکر ضلع صوبہ گڑھ
بیکانیر سٹیٹ

اگروال کنیا کی ضرورت

ہمارے بڑے لالہ کاشی ناتھ میتل کے لڑکے لالہ بن بہاری لال کی استری کا دیہانت ہو گیا ہے۔ گوت میتل ہے جنم اسوج سمت ۱۹۶۲ اور عمر ۲۴ سال کی ہے پڑھا لکھا ہوشیار لائق میں ہوشیار ہے۔ تندرستی بہت اچھی ہے فیملی اور اچھا گھر ہے۔ انکے واسطے ایک کنیا کی ضرورت ہے جس کی عمر ۱۴ سال سے کم نہ ہو۔ لڑکی امیر یا غریب کی ہو۔ پڑھی یا غیر پڑھی ہو۔ مگر سوشیل ہو۔ با اعلٰے درجہ کا متھرا کا سمبندھ جہاں لڑکی ہر ایک کام سے سکھ پا سکے گی۔ کرنا منظور ہو تو اس پتہ پر خط و کتابت کریں:۔

لالہ چتر بھج گنجانند۔ آڑھتی متھرا

ودھوا کی ضرورت

میرے ایک متر جن کی دھرم پتنی عرصہ ۴ ماہ کا ہوا گزر گئی ہے۔ اور جو تجارت پیشہ ہے اور اچھی آمدنی رکھتا ہے کے لئے ایک ایسی ودھوا کی ضرورت ہے جس کی آیو ۲۵ سال کے لگ بھگ ہو خط و کتابت کا پتہ:۔

آر۔ کے۔ آریہ۔ سامانہ۔ ریاست پٹیالہ

سفید کشٹ کی دھت جڑی

پربھو جانتے! میں اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ بوٹی اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص۔ پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو میں دگنا دام واپس دوں گا۔ جو چاہیں ایک آنے کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے (۲؍۸)

پتہ:۔

سری کرشن چند کنڑمی سرائے۔ ضلع گیا۔ پوسٹ ۱۵

یوگیہ اپدیشک کی ضرورت

آریہ سماج نیروبی کے لئے ایک ایسے یوگیہ۔ پرشارتھی اور ودوان اپدیشک کی ضرورت ہے۔ جو آریہ سماج کے پوتر سندیش کو سرو سادھارن تک پہنچانے کے لئے سرودا اُدت ہے (اُردو فارسی پورا پربیگنڈسٹ ہو) ویدک سنسکار کرا سکتا ہو۔ اور سچے معنوں میں ویدک مشنری ہو۔ ویتن یوگیتا اور کام انوسار دیا جائے گا۔ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء کے بعد آئی ہوئی درخواستوں پر دھیان نہیں دیا جائیگا۔ تمام درخواستیں بنام سکرٹری آریہ سماج نیروبی پوسٹ بکس ۲۳۳ کینیا کالونی ایسٹ افریقہ آنی چاہئیں

ایک قابل ودھوا کی جلد ضرورت

پنڈت منسا رام جی شاستری پوران اپچار یہ شاستر ارتھ مہارتھی۔ ہیڈ اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورو دت بھون لاہور کے لئے ایک ایسی پڑھی لکھی نیک خصلت اور نیک چلن ودھوا کی ضرورت ہے۔ جس کی آیو ۲۴ سال سے کم نہ ہو۔ درڑھ آریہ سماجی ہو۔ قومی تحریک اور دھارمک پرچار میں بھی مددگار ہو۔ ذات پات کا کوئی بندھن نہیں ہے۔ درخواستیں بہت جلد پتہ ذیل پر آنی چاہئیں:۔

موہن لال گپتا سکرٹری آریہ سماج چاکھل منڈی ضلع جھنگ

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سُگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پوران ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں:۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے۔

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا پتہ دیکھ لیا کریں:۔

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی۔ سوتر منڈی۔ لاہور

شری سوریہ کماری گرنتھاولی کا پرتھم پُستک

یوگیشور کرشن

(لیکھک شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے آریہ سیوک)

اس بات کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ کہ ایسا کوئی جیون چرتر لکھا جائے۔ جس سے شری کرشن کے آدرش جیون کا واستوک چترن ہو۔ پنڈت جی نے آریہ بھاشا میں یوگیشور کرشن کا جیون چرتر لکھ کر اس کمی کو پورا کر دیا ہے۔ پنڈت جی ایک بڑے اچھے شاعر اور پرستدھ لیکھک ہیں۔ انکے قلم سے لکھا ہوا یہ جیون چرتر کیسا ہوگا۔ پاٹھک خود اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ یہ پستک ہر ایک آریہ نر ناری کو پڑھنی چاہئے۔ اور آریہ سماجوں کی لائبریریوں میں اس کی ایک ایک کاپی ضرور رہنی چاہئے:۔

سُندر چھپائی۔ بڑھیا اینٹک کاغذ انڈین پریس میں چھپی ہوئی اُتم جلد قیمت ۴؍۲:۔

اخبارات کیا کہتے ہیں؟

"اس میں مصنف نے بھگوان کرشن کو انکے اصلی روپ میں سنسار کے سامنے رکھنے کا سپھل یتن کیا ہے۔ یہ پُستک نہ صرف شری کرشن کا جیون چرتر ہی ہے۔ بلکہ ان کے عہد کا پورا اتہاس ہے":۔

("پرکاش"۔ لاہور)

"کتاب کا اتی اُتم ہونا مصنف کے نام سے ہی جانا جاتا ہے۔ شری کرشن کا چرتر اس ڈھنگ سے لکھ کر ایک نیا تحفہ پبلک کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ پُستک سنگرہ یوگیہ ہے"۔

("آریہ گزٹ"۔ لاہور)

"ہندی میں اپنے ڈھنگ کا کرشن کا یہ پہلا چرتر گرنتھ ہے۔ اس میں اتہاس کی درشٹی سے کرشن کا سانگوپانگ چرتر منورم شیلی میں انکت کیا گیا ہے":۔

("سرسوتی"۔ الہ آباد)

اخبارات کیا کہتے ہیں؟

"یہ پُستک بہت سندر ہے۔ ایک بار پڑھنا آرمبھ کر لینے پر ختم کئے بنا اٹھنے کو جی نہیں چاہتا۔ انیک پرسنگوں پر پاٹھک پھڑک اٹھتا ہے۔ یہ پُستک ہر ایک کرشن پریمی کے ہاتھ میں ہونی چاہئے":۔

("آریہ"۔ لاہور)

"بھاشا اتنا بھرپور گراہی ہے۔ کہ پُستک چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ یہ پُستک ہر ایک آریہ پرش کو ضرور پڑھنی چاہئے"۔

("آریہ مترا"۔ آگرہ)

"بھاشا للت۔ مدھر۔ بھاوپورن اور سندر ہے۔ چرتر کا پلاٹ اُتم ہے۔ شیلی آکرشک ہے۔ اس کے پڑھنے سے کرشن جیونی کے ساتھ ساتھ اس سمے کی بھارتی بھوگولک اور سماجک ستھتی کا گیان بھی لیکھک انتوں میں ہو جاتا ہے":۔

("ارجن"۔ دہلی)

"چاند"۔ الہ آباد کی رائے

"پُستک بڑی اُپیوگی ہے۔ داستو میں اب ہمیں گوپیوں کے ساتھ گل چھرے اڑانے والے کرشن کی ضرورت نہیں۔ اب تو ہمیں شری کرشن کو اسی درشٹی سے دیکھنا ہوگا۔ جس درشٹی سے شری چموپتی جی نے دیکھا ہے۔ پُستک کی بھاشا سرل چھپائی وغیرہ اُتم ہے":۔

پتہ:۔ مینیجر پُستک بھنڈار، گوروکل کانگڑی۔ ضلع سہارنپور

سنسار کی گتی



مسٹر ڈی ویلرا صدارت کی کرسی پر

ڈبلن۔ ۸ فروری۔ جب آج آئرش پارلیمنٹ کا اجلاس منعقد ہوا تو مسٹر ڈی۔ ویلرا کثرت رائے سے پردھان منتخب ہوئے۔ ۸۲ ووٹ آپ کے حق میں تھے۔ اور صرف ۵۴ خلاف ؛؛

سول نافرمانی کو ملتوی کرنیکا فیصلہ

دہلی۔ ۸ فروری۔ کل یہ اطلاع ملی تھی۔ کہ سر ہنری ہیگ ہوم ممبر نے مہاتما گاندھی اور دوسرے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق سوالات کے جواب میں فرمایا تھا۔ کہ سارے معاملہ کی چابی کانگرس کے ہاتھ میں ہے۔ جس نے سول نافرمانی شروع کی تھی۔ اگر وہ اسے آج ملتوی کر دے۔ تو تمام لیڈر جیلوں سے باہر آسکتے ہیں۔ آگے چل کر مسٹر ایس۔ سی مترا کے سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے صاف طور پر فرما دیا۔ کہ جیلوں سے باہر بھی ایسے کانگرسی لیڈر ہیں جو یہ کام کر سکتے ہیں۔ اب اسی سلسلہ میں ذیل کے اور نئے سنسنی خیز حالات موصول ہوئے ہیں ؛

بنارس۔ ۸ فروری۔ مسٹر اینے پردھان انڈین نیشنل کانگرس آئندہ پالیسی کے متعلق پنڈت مالویہ جی سے مشورہ کرنے آئے ہیں۔ اس سلسلہ میں پولیٹیکل حلقوں میں یہ زبردست افواہیں پھیل رہی ہیں۔ کہ پردھان کانگرس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سول نافرمانی کی تحریک کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کر دی جائے۔ تاکہ آئندہ کانسٹی ٹیوشن کے متعلق کانگرس کے لیڈر اچھی طرح غور کر سکیں۔ اور اپنی پالیسی وضع کر سکیں۔ اسی غرض سے مولانا آزاد۔ مسٹر شیروانی۔ اور دیگر کانگرسی لیڈروں کو فیصلہ پر مزید غور کرنے کے لئے بنارس بلایا جا رہا ہے۔ "الجمعیتہ" دہلی لکھتا ہے۔ کہ ناگپور میں حال ہی میں کانگرسی لیڈروں کی جو کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اس کے متعلق معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کانفرنس نے بحالات موجودہ سول نافرمانی کو واپس لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ عنقریب کانگرسی لیڈروں کی جانب سے اس بارہ میں کوئی مفصل بیان شائع ہوگا ؛؛

جیل میں ۹۰۰ میل سفر۔ ڈیرہ دون۔ ۸ فروری۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ڈیرہ دون جیل کے احاطہ میں گذشتہ ۸ ماہ میں ۱۰۰ گز لمبی جگہ کے ۱۲ ہزار چکر کاٹے ہیں۔ گویا آپ تقریباً ۹۰۰ میل کا سفر طے کر چکے ہیں ؛؛

ایک نوجوان براہمن کا قتل۔ لاہور۔ ۷ فروری۔ کوٹلہ جام تحصیل بھکر سے ایک نوجوان براہمن کے تین مسلمانوں کے ہاتھ قتل کئے جانے کی اطلاع موصول ہے۔ پولیس نے قاتلوں کو معہ مسروقہ مال کے گرفتار کر لیا ہے ؛؛

تھانیدار پر حملہ۔ فیض آباد۔ ۷ فروری۔ مقامی کوتوالی کے افسر انچارج مسٹر ستنو سرن سنگھ پر جبکہ وہ کل رات کے وقت سینما سے واپس آرہا تھا۔ چند آدمیوں نے اندھیرے میں حملہ کر دیا ؛؛

سائیکل چور ملانے کی گرفتاری۔ لاہور۔ ۷ فروری۔ پولیس نے ایک ملا کو گرفتار کیا ہے۔ کیونکہ اسے پتہ لگا کہ اس نے چوہدری ملنفطوی باتو میں کسی شخص کی معقدس بائیسکل چرائی۔ اور چرا کر اسے فروخت کرنے کی کوشش کی ہے ؛؛

کمانڈر پر حملہ۔ پونہ ۷ فروری۔ ایک سابق فوجی سپاہی نے مرہٹہ رجمنٹ کے کمانڈر جی۔ این فورڈ پر جبکہ وہ موٹر کار میں جا رہا تھا پتھر پھینکا۔ پتھر سے موٹر کا اگلا شیشہ چور چور ہو گیا ؛؛

سوبھاش بابو کا پاسپورٹ۔ دہلی۔ ۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر سوبھاش کو فی الحال صرف اٹلی۔ آسٹریا۔ سوئٹزرلینڈ اور فرانس جانے کے لئے پاسپورٹ ملا ہے ؛؛

مولانا شوکت علی کی واپسی۔ بمبئی۔ ۷ فروری۔ مولانا شوکت علی نے خلافت کمیٹی بمبئی کو تار دیا ہے۔ کہ وہ ماہ اپریل کے آغاز میں ہندوستان واپس آجائیں گے ؛؛

مہاراجہ کشمیر کا دہلی میں قیام۔ جموں۔ ۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ کشمیر جو بمبئی گئے ہوئے تھے اب دہلی آگئے ہیں۔ آپ ایک ماہ تک واپس آجائیں گے ؛؛

مجلس خلافت پنجاب کا خاتمہ۔ لاہور ۷ فروری۔ مولانا سید حبیب۔ مالک اخبار "سیاست" نے اعلان کیا ہے۔ کہ پنجاب میں اس وقت کوئی مجلس خلافت صوبہ۔ قریہ۔ پرگنہ اور تحصیل موجود نہیں ہے ؛؛

نئے ایرانی شہر کی تعمیر۔ طہران (بذریعہ ڈاک) رضا شاہ۔ پہلوی شاہ۔ ایران خانہ بدوش قبائل کے لئے ایک نیا شہر بسانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تعمیر کا کام جلد ہی شروع ہونے والا ہے ؛؛

بجٹ میں نو لاکھ کا گھاٹا۔ کلکتہ۔ ۸ فروری۔ آج شام کو کلکتہ کارپوریشن کا بجٹ سیشن شروع ہوا۔ چیف ایگزیکٹو افسر نے بجٹ پیش کیا۔ بجٹ میں نو لاکھ روپیہ کا گھاٹا ہے ؛؛

گورے سارجنٹ کا قتل۔ کراچی۔ ۷ فروری۔ کل شام جب ووکو شیڈ سکھر کے سارجنٹ سمتھ اپنی ڈیوٹی سے واپس آرہے تھے۔ تو ایک پٹھان نے اُن کو کسی تیز ہتھیار سے قتل کر دیا ؛؛

سندھ کا پہلا گورنر۔ کراچی۔ ۸ فروری۔ صوبہ سندھ کا پہلا گورنر کسی سندھی کو بنایا جائے گا۔ سر فضل حسین کے تقرر کی افواہیں غلط ہیں ؛؛

پنڈت جواہر لال نہرو کا برت۔ الہ آباد۔ ۷ فروری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو جیل میں ہر اتوار کو برت رکھتے ہیں۔ تاکہ صحت درست رہے ؛؛

پانچ اسیر انڈیمان کو۔ دہلی ۸ فروری۔ سر ہنری ہیگ نے اسمبلی میں اعلان کیا۔ کہ مقدمہ سازش لاہور کے پانچ اسیران کو انڈیمان میں بھیج دیا گیا ہے ؛؛

شادی کے لئے جبریہ ٹیکس۔ اجمیر۔ ۸ فروری۔ مہاراجہ کشن گڑھ نے اپنی لڑکی کی شادی کے سلسلہ میں یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہر امیر غریب سے تین تین روپے وصول کئے جائیں۔ نیز گائے بھینسوں کے مالکوں کو ۵ سیر گھی بھی دینا پڑیگا۔ اس کے علاوہ علاقہ جاتی کچھ مزید مالیہ دینا پڑے گا ؛؛

مسٹر سیر لڈاسکی پروفیسر پولیٹیکل سائنس لنڈن یونیورسٹی نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا۔ کہ منچوریا کے متعلق روس اور جاپان میں جنگ ہوگی۔ فرانس جرمنی کے خلاف جنگ کا اعلان کرے گا۔ اس جنگ میں اٹلی جرمنی کی امداد کرے گا۔ امریکہ غیر جانبدار رہے گا ؛؛

شریمتی گاندھی کو سزا۔ احمد آباد۔ ۸ فروری۔ مجسٹریٹ بورسد نے شریمتی کستورا بائی گاندھی کو زیر دفعہ ۱۷ (ا) چھ ماہ کی قید سخت اور پانصد روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے ؛؛

مولانا محمد علی کے نام پر پارک۔ کلکتہ ۷ فروری۔ کلکتہ کارپوریشن نے چترنجن ایونیو کے ہالیڈے پارک کے نام کو مولانا محمد علی کے نام میں تبدیل کر دیا ہے ؛؛

پارلیمنٹری کمیٹی کے نئے ممبر۔ دہلی۔ ۸ فروری۔ نواب چھتاری اور سر محمد یعقوب دو مسلم لیڈروں کے نام جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی میں شمولیت کے سلسلہ میں لئے جا رہے ہیں ؛؛

لفظ "اللہ" ممنوع۔ استنبول۔ ۷ فروری۔ ترکی میں عربی زبان کے استعمال کو قانوناً ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اب نیشنل اسمبلی نے ایک اور قانون کے ذریعہ عربی کے لفظ "اللہ" کو ممنوع قرار دیا ہے۔ آئندہ "اللہ" کی بجائے ترکی کا لفظ "طنری" استعمال کیا جائے گا ؛؛

ممبران اسمبلی سے کانفرنس۔ نئی دہلی۔ ۸ فروری۔ آج شام کو سر ہری سنگھ گوڑ کی جائے رہائش پر مسٹر راجگوپال آچاریہ اور دیوداس گاندھی ممبران اسمبلی کے ساتھ ایک کانفرنس کرنے والے ہیں ؛؛

لازمی پرائمری تعلیم کی ترویج۔ نئی دہلی۔ ۸ فروری۔ چیف کمشنر دہلی اعلان کرتے ہیں۔ کہ دہلی ڈسٹرکٹ بورڈ کے رقبہ میں مفت لازمی پرائمری تعلیم رائج کر دی گئی ہے ؛؛

بیگم شاہ نواز کی واپسی۔ نئی دہلی۔ ۸ فروری۔ بیگم شاہنواز کل شام کو فرانٹیر میل میں بمبئی سے دہلی پہنچیں گی ؛؛

بھنگن لڑکی سے شادی۔ سرینگر ۶ فروری۔ لالہ بنور چند سیھروال نے جو کہ اعلیٰ ذات کا ہندو ہے۔ ایک بھنگن لڑکی سے شادی کر لی ہے۔ اس بیواہ پر روپے خرچ آئے ہیں۔ بیاہ کے انتظامات ہندو سبھا نے سنبھالے تھے ؛

احاطہ پر مسلمانوں کا قبضہ۔ سرینگر ۶ فروری۔ مسلمانوں کے ایک ہجوم نے مہاراجہ کشمیر کے سورگباش پتا راجہ سر امر سنگھ کے محل کے صحن پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور پہرہ دار کو وہاں سے ہٹا دیا ہے ؛

برسی منانے کی ممانعت۔ الہ آباد ۷ فروری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پنڈت موتی لال نہرو کی برسی کے سلسلہ میں جلسوں اور جلوسوں وغیرہ کی ممانعت کر دی ہے ؛

بھوک ہڑتال شروع۔ رتناگری ۷ فروری۔ مسٹر اپا صاحب پٹوردھن نے اس وجہ سے بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔ کہ انہیں جیل میں بھنگی کا کام کرنے کی اجازت نہیں ملی ؛

برت ترک کر دیا۔ پونہ ۷ فروری۔ دھولیہ کے مسٹر آر۔ بی۔ کاملنکر نے اچھوتوں کے مندر پرویش کے لئے بھوک ہڑتال شروع کر رکھی تھی۔ لیکن مہاتما جی سے مشورہ کے بعد آپ نے برت ترک کر دیا ہے ؛

اچھوت لڑکوں کے لئے وظائف۔ لاہور ۷ فروری۔ اچھوت سیوا منڈل پنجاب نے ۳۰ اچھوت طلبا کو دو دو آٹھ آٹھ روپے ماہوار کے وظائف دیئے منظور کئے ہیں ؛

کانگرس کا اجلاس بنارس میں۔ بنارس ۶ فروری۔ یہ طے ہو چکا ہے۔ کہ کانگرس کا اجلاس سالانہ بنارس میں ہوگا۔ کیونکہ مقامی کانگرس کمیٹی کی طرف سے دعوت دے دی گئی ہے ؛

اچھوت ادھار کے خلاف سادھوؤں کا جتھہ۔ احمد آباد ۷ فروری۔ مسٹر ایم۔ کے آچاریہ سادھوؤں کا ایک جتھہ تیار کر رہے ہیں۔ جو اچھوتوں کو مندروں میں جانے سے روکے گا ؛

بھائی کا قتل۔ بمبئی ۶ فروری۔ پنچ محل کے سیشن جج نے ایک شخص کو جس نے رات کی تاریکی میں اپنے بھائی کو غلطی سے چور سمجھ کر ہلاک کر دیا تھا۔ سزائے موت دی۔ اپیل پر ہائی کورٹ نے سزائے موت کو ۱۸ ماہ قید کی سزا میں تبدیل کر دیا ؛

کمیٹی کے تقرر سے انکار۔ نئی دہلی ۶ فروری۔ سر فرینک نائس نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا۔ کہ چونکہ سب مقامی گورنمنٹیں بیکاری کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے اپنی سب کمیٹیاں مقرر کر رہی ہیں۔ اس لئے حکومت ہند کو کوئی کمیٹی مقرر کرنا نہیں چاہئے ؛

یو۔ پی کا نیا گورنر۔ دہلی ۶ فروری۔ سر میلکم ہیلی کے بعد یو۔ پی کا گورنر موجودہ ہوم ممبر سر ہنری ہیگ مقرر کیا جائے گا۔

۵۱ اچھوت عیسائی دھرم میں۔ ناگپور ۲ فروری۔ ضلع باندہ میں ۵۱ اچھوت اس لئے عیسائی بن گئے ہیں۔ کہ ایک ہندو دکاندار نے ان کے لیڈر سے ذلت آمیز سلوک کیا ؛

کھرڑ میں پرائمری تعلیم لازمی۔ انبالہ یکم فروری۔ کھرڑ ضلع انبالہ کی میونسپل کمیٹی نے اپنی حدود میں پرائمری تعلیم لازمی کر دی ہے چھ سے گیارہ سال تک کی عمر کے لڑکوں کو لازماً کسی نہ کسی سکول میں جانا پڑے گا ؛

بھکاریوں کا اخراج۔ دہلی یکم فروری۔ پولیس شہر کو بھکاریوں سے خالی کرنے کے لئے سرگرم کوشش کر رہی ہے ؛

نئے بوچڑ خانہ کی تجویز۔ ڈیرہ دون یکم فروری۔ ڈیرہ دون میونسپل کمیٹی کے ایگزیکٹو آفیسر نے نوٹس شائع کیا ہے۔ کہ شہر کے نزدیک ایک نیا بوچڑ خانہ تعمیر کیا جائے گا ؛

یو۔ پی کا نیا ہوم ممبر۔ لکھنؤ یکم فروری۔ نواب چھتاری ہوم ممبر کی میعاد کا عہدہ ماہ مئی میں ختم ہو جائے گا۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر شفاعت احمد اور سر محمد یوسف کے نام لئے جا رہے ہیں ؛

ایسٹ اینڈ ویسٹ کی قرقی۔ دہلی ۳۱ جنوری۔ لاہور کی ایک دیوانی عدالت سے جاری شدہ وارنٹوں کی بنا پر آج ایسٹ اینڈ ویسٹ کارپوریشن لمیٹڈ کا سامان قرق کر لیا گیا ؛

الور میں اسمبلی کا قیام۔ الور یکم فروری۔ دربار کے موقعہ پر مہاراجہ الور نئی اصلاح کا اعلان کریں گے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ الور میں بھی کشمیر کی طرز کا نمائندگان کا چیمبر بنایا جائے گا ؛

پدمنی ... ممبریت سے انکار۔ پشاور ۴ فروری

برائے میں ۵۲۴ دیسی بحری فوج کے ملازموں کو گرفتار کر لیا گیا۔ کیونکہ انہوں نے ... کی پریڈ میں شامل ہونے سے انکار کر دیا تھا ؛

مغلیہ خاندان کا شجرہ نسب۔ نئی دہلی ۳ فروری۔ مسٹر میٹکاف فارن سکرٹری نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا۔ کہ دہلی کے شاہی خاندان کے ممبران کا شجرہ نسب تیار کرنے کے متعلق اطلاعات اکٹھی کی جا رہی ہیں ؛

جھاڑو لگانے کی سزا۔ طہران ۳۱ جنوری۔ شاہ ایران نے اخبار "کشتی" کے ایڈیٹر کو تھانہ کی سیڑھیوں میں جھاڑو دینے کی سزا دی ہے ؛

ڈپٹی کمشنر لائل پور کا کلرک گرفتار۔ لائل پور۔ پولیس نے ایک قتل کے سلسلہ میں دو تعلیم یافتہ مسلمانوں کو گرفتار کیا ہے۔ ایک ملزم ڈپٹی کمشنر لائل پور کے دفتر کا کلرک ہے۔ اور دوسرا ایک بینکنگ کلرک ؛

ڈپٹی کمشنر کا اردلی گرفتار۔ گورداسپور ۳ فروری۔ ڈسٹرکٹ ناظر کے دفتر سے بدھ وار کی رات کو دو کیش بکس جن میں ۱۶۰۰ روپے تھے۔ چرانے کے الزام میں اردلی کو گرفتار کیا ہے ؛

شراب خانوں کی کثرت۔ لنڈن۔ (بذریعہ ڈاک)۔ یروشلم میں جنگ عظیم سے پہلے شراب کی کل ۲۵ دکانیں تھیں۔ اب تعداد بڑھتے بڑھتے ... تک پہنچ گئی ہے فلسطین کے مختلف مقامات میں اس وقت شراب کی ۹۷۰ دکانیں ہیں ؛

رامپور میں ہندو قانون۔ رامپور ۲ فروری۔ پہلے ریاست رامپور میں ہندو مسلمان رعایا کے لئے بس ایک ہی مشترکہ قانون تھا۔ مگر اب ہز ہائینس نے ہندوؤں کے لئے دھرم شاستر کے موافق ہندو اور مسلمانوں کے لئے فقہ حنفی کے موجب مسلم لا جاری کر دیا ہے ؛

ماتا کستورا بائی گاندھی کی گرفتاری۔ بورسد ۴ فروری۔ ماتا کستورا بائی گاندھی کو سپیشل پولیس نے موضع راس تعلقہ بورسد میں گرفتار کر لیا۔ آپ کے خلاف مقدمہ کی سماعت بورسد میں ہوگی ؛

ماتا کستورا بائی پر فرد جرم۔ بورسد ۷ فروری۔ بورسد کے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ نے ماتا کستورا بائی اور ۶ دیگر دیویوں پر فرد جرم عائد کر دی ؛

نیشنلسٹ پارٹی کا خاتمہ۔ نئی دہلی ۳ فروری۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسمبلی کی نیشنلسٹ پارٹی ٹوٹنے والی ہے۔ کیونکہ پانچ سرکردہ ممبروں نے استعفے داخل کر دئیے ہیں ؛

ایرانی فوج میں اضافہ۔ بمبئی ۴ فروری۔ جب رضا خان پہلوی نے حکومت ایران کی باگ ڈور سنبھالی۔ تو اس وقت ایرانی فوج ۳۵ ہزار تھی۔ لیکن اب وہ ساٹھ ہزار کر دی گئی ہے ؛

تین بم باز ڈاکوؤں کا انجام۔ لاہور ۵ فروری۔ یکم فروری کو گیارہ بجے صبح مہاراجہ رنجیت سنگھ کی سمادھ میں ایک بم پھٹ جانے کی وجہ سے ایک سکھ ڈاکو مسمی جگت سنگھ ہلاک ہو گیا۔ اس کا دوسرا ساتھی مسمی پریتم سنگھ زخمی ہو گیا۔ اور تیسرا ساتھی مسمی ہرنام سنگھ پولیس کے سخت تعاقب کے باوجود بھاگ نکلا۔ لیکن آخرکار موضع لکھی ضلع شیخوپورہ میں گرفتار کر لیا گیا۔ بتلایا جاتا ہے۔ کہ یہ لوگ ننکانہ کے مہنت نرائن داس اور اس کے ساتھیوں کو ختم کرنا چاہتے تھے ؛

پردھان پٹیل پھر وی آنا میں۔ دہلی ۷ فروری۔ شری مان پٹیل سابق پردھان اسمبلی امریکہ کا دورہ کر کے علاج کے لئے وی آنا جا رہے ہیں ؛

ریویو

ہمارے سامنے سنہ ۱۹۳۳ء کی آریہ ڈائری ہے جسے میسرز راجپال اینڈ سنز لاہور نے شائع کیا ہے۔ یہ جیسی ہے سٹائل کی ہر خاص و عام کے لئے خواہ وہ کسی پیشہ میں کام کرتا ہو۔ ہر جیسی ہی لا بھدایک ہے۔ اس میں پہلے ۴۸ صفحات کے اندر آریہ سماجیوں کے لئے بہت سی شکھشا دائک باتیں دیکھی ہیں۔ آگے چل کر اصل ڈائری میں نہ صرف انگریزی سمت کی تاریخیں ہیں۔ بلکہ بکرمی سمت کی تاریخیں اور تختیاں بھی دی گئی ہیں۔ الغرض ڈائری ہر ہندو نانر کے لئے ازبس مفید ہے۔ جلد بھی بڑی سندر ہے۔ مول صرف ۸ آنے ؛

تصحیح

پرکاش مطبوعہ ۵ فروری صفحہ ۱۶ کالم ۲ میں جو گوکل پرشاد جہندرو کے بیٹے سا ہو ہرلش چندر جہندرو رئیس نجیب آباد کے دان کی تفصیل میں "سیوا سمتی کرتپور" "نو ہریاں لدھیانہ اور ہندو بیوگان لدھیانہ" میں ہر ایک کے لئے بجائے ۱۵ کے ۱۰۰/ روپیہ درج ...

پرکاش لاہور
۲- پھاگن سمت ۱۹۸۹

"دھرم کے نام پر اتیاچار"

آریہ سماج میں کچھ سجن ایسے پیدا ہو گئے ہیں۔ جنہوں نے اپنے لئے "سدھانت پریمی" کا نام منتخب کیا ہے۔ سدھانت پریمی ہونا اچھا ہے۔ لیکن سدھانت پریم کا واحد اجارہ دار ہونا بُرا ہے۔ سدھانت کا پریم مبارک ہے۔ اگر وہ منش کو اُدار چت اور اپنے بھائیوں سے پریم کرنے والا بنائے۔ لیکن اگر وہ اسے تنگدل بنا دے۔ تو سمجھو۔ وہ سدھانت کا پریم نہیں۔ بلکہ پریم کا ڈھونگ ہے۔

یہ سدھانت پریمی منڈلی کسی وقت تو ہمیں یہ بتلاتی ہے۔ کہ سارا آریہ سماج اس کے ساتھ ہے۔ اور کسی وقت یہ۔ کہ آریہ سماج غرق ہو رہا ہے۔ اس میں سدھانت کا کوئی اَور نہیں۔ اس کی رکھشا کے لئے پرماتما نے اسے بھیجا ہے۔ جس طرح اس کا مطلب سِدّھ ہو۔ ویسے وہ کر لیتی ہے۔

لیکن یہ اُسے سمجھنا چاہیئے۔ کہ دو تو باتیں ایک ہی وقت میں درست نہیں ہو سکتیں۔ یا تو آریہ سماج اس کے ساتھ ہے۔ یا اس کے ساتھ نہیں۔ اگر ہے۔ تو کسی سدھانت پریمی منڈل کی سپھلتا کی آوشیکتا نہیں۔ اگر نہیں۔ تو اس منڈلی کو یہ سِدّھ کرنا ہوگا۔ کہ سارا آریہ سماج تو غلطی پر ہے۔ اور یہ درستی پر ॥

اس منڈلی کو اپنی آوشیکتا سِدّھ کرنے کے لئے دو شکار ملے ہوئے ہیں۔ ایک پنڈت وشوبندھو ایم۔ اے آچاریہ دیانند براہم مہا ودیالیہ اور دوسرے منتری سوامی ستیانند جی۔ آئینی طور پر یہ اس وقت تک اکثریت کو اپنے ساتھ کرنے میں کامیاب نہیں ہوئی۔ پنڈت وشوبندھو اس وقت تک ڈٹے رہے ہیں۔ کسی کو جرأت نہیں ہوئی۔ کہ انہیں براہم مہا ودیالیہ کے آچاریہ پد سے علیحدہ کرے۔ آریہ سماج انارکلی کو یہ جرأت بھی نہیں ہوئی۔ کہ انہیں سبھاسد بنانے سے انکار کرے۔ یہی نہیں۔ بلکہ اس بار اس آریہ سماج کے سبھاسدوں نے بہو پکھش سے پنڈت وشوبندھو کو اپنا پردھان بنا لیا ہے۔ اس کے معنی میں یہ نہیں لیتا۔ کہ اگر پنڈت جی کے سدھانتوں میں کوئی اشُدھتا ہے۔ تو وہ سبھاسد جنہوں نے انہیں اپنا ووٹ دیا ہے۔ اُن کے ساتھ سہمت ہیں۔ بلکہ یہ اس اتیاچار کے خلاف پروٹسٹ ہے۔ جو یہ منڈلی آریہ سماج پر کر رہی ہے۔ اس نے سب سے پہلے آریہ سماج وچھو والی لاہور کے منڈپ میں کولاہل مچایا۔ سنیاسی نے یہ برداشت کیا۔ کہ اس کی وجہ سے آریہ سماج میں کوئی جھگڑا ہو۔ وہ ہٹ گیا۔ لیکن جب اس منڈلی نے آریہ سماج انارکلی کے منڈپ میں پنڈت وشوبندھو کے اپدیش میں گڑبڑ ڈالنی چاہی۔ تو وہاں پہلے سے تشدد کا جواب تشدد میں دینے والے موجود تھے۔ چنانچہ انہوں نے شور مچانے والوں کی گت بنائی۔ اور انہیں اُٹھا کر منڈپ سے باہر رکھ دیا۔ اس کے بعد پنڈت جی کا اپدیش ہوا۔ اور کسی کو اس کے خلاف آواز اٹھانے کی جرأت نہ ہوئی۔ تب سے لگاتار وقتاً فوقتاً انکے اپدیش آریہ سماج انارکلی میں ہو رہے ہیں۔ اس واقعہ نے ثابت کر دیا۔ کہ آریہ سماج میں بھی لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔

میں نے جو کچھ اوپر لکھا ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ میں پنڈت وشوبندھو کو درستی پر سمجھتا ہوں۔ بلکہ یہ۔ کہ جو کچھ اس سدھانت پریمی منڈلی نے کیا ہے۔ یہ آریہ سماج کے کانسٹی ٹیوشن کی بدترین توہین ہے۔ آریہ سماج میں سبھاسدوں کو مکمل سوراج یا حکومت خود مختاری حاصل ہے۔ سبھاسدوں کی اکثریت جس طرف ہوگی۔ وہی بات چلے گی۔ آریہ سماج برٹش گورنمنٹ نہیں جس کا ایگزیکٹو پبلک کے سامنے جوابدہ نہیں۔ برٹش ایگزیکٹو کے کسی فعل کے خلاف ستیاگرہ کرنا میری سمجھ میں آ سکتا ہے۔ لیکن آریہ سماج کے کسی فیصلہ کے خلاف ستیاگرہ کرنا میری سمجھ سے باہر ہے۔ تشدد سے آریہ سماج کی اکثریت کے فیصلہ کو روکنا اکثریت پر اقلیت کے اتیاچار کا مترادف ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ آریہ سماج میں اکثریت کا نہیں۔ بلکہ اقلیت کا راج ہے۔ اور جو لوگ سبھاسدوں کی اکثریت کو اپنے ساتھ کرنے کی بجائے کسی ویاکھیان کو شور مچا کر روکنا چاہتے ہیں۔ میں اُن کے اس فعل کی کافی مذمت نہیں کر سکتا۔ یہ آریہ سماج میں ابتری پیدا کرنے کا پہلا قدم ہے۔ یہ آریہ سماج کے کانسٹی ٹیوشن کو تباہ کرنے کا سہل ترین طریق ہے۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جو ہتھوڑا وہ اس وقت دوسروں کے سر پر مار رہے ہیں۔ وہ ان کے سر پر بھی پڑ سکتا ہے۔ ہر ایک سماج میں کچھ غیر ذمہ دار عنصر رہا کرتا ہے۔ اگر اُسے ایک بار شہہ مل جائے۔ تو کوئی بھی اُسے اپنی مطلب براری کے لئے آلۂ کار بنا سکتا ہے۔ وقت ہے۔ کہ اس ناواجب سپرٹ کو کچل دیا جائے۔ ورنہ آریہ سماج کو یہ ناقابلِ تلافی نقصان پہنچائے گی ॥

لیکن کرنا کیا چاہیئے؟ یہ سوال ہے۔ جو مجھ سے کیا جا سکتا ہے۔ میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ کہ مجھے معلوم نہیں کہ پنڈت وشوبندھو کے سدھانت کیا ہیں۔ اور جب تک میں اُن سے پوچھ نہ لوں۔ یا اُن کے کسی گرنتھ کا مطالعہ نہ کروں۔ تب تک میرے لئے کچھ کہنا مشکل ہے۔ ہاں یہ میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ جو کچھ ان کے مخالف ان کے متعلق کہہ رہے ہیں۔ اگر وہ درست ہے۔ تو انہیں بطور ایک با اصول سجن آریہ سماج سے الگ ہو جانا چاہیئے۔ اس کے سدھانت نِشچت ہیں۔ اور اسی شخص کو اس میں رہنا چاہیئے۔ جس کا دل اور دماغ انہیں صحیح تسلیم کرتا ہو۔ لیکن جیسا کہ میں پچھلے ہفتہ لکھ چکا ہوں۔ کسی سدھانت کو غلط ماننا ایک بات ہے۔ اور اس کو سمجھنے کی ناقابلیت کا اعتراف کرنا دوسری۔ پنڈت جی سے میں ایک بار پھر نویدن کروں گا۔ کہ وہ اپنے مت کو سپشٹ کر دیں۔ تاکہ نہ اُن کے دوستوں اور نہ اُن کے دشمنوں کو کوئی بھرم رہے ॥

لیکن سوامی ستیانند جی کی اوستھا بالکل مختلف ہے۔ پنڈت وشوبندھو کے مخالف اُن پر یہ دوش لگاتے ہیں۔ کہ وہ وید میں اتہاس مانتے ہیں۔ رشی کے ویدارتھ کو غلط مانتے ہیں۔ اور اُن کے کئی سدھانتوں کو درست تسلیم نہیں کرتے۔ لیکن سوامی ستیانند جی کے بدترین مخالف کو بھی ان پر یہ الزام لگانے کا حوصلہ نہیں ہوا۔ صرف یہی نہیں۔ سوامی جی خود بارہا کہہ چکے ہیں۔ کہ وہ رشی دیانند کی بھانتی ویدک دھرم کو مانتے ہیں۔ اُس کے سدھانتوں پر انہیں وشواس ہے۔ اور وہ ویسے ہی آریہ سماجی ہیں۔ جیسے کہ کوئی اور۔ اُنہوں نے کبھی اپنے ویاکھیانوں میں کوئی ایسی بات نہیں کہی۔ جس سے یہ معلوم ہو۔ کہ وہ کسی ویدک سدھانت کو نہیں مانتے۔ اپنے ویاکھیانوں میں وہ رام نام کا پرچار بھی نہیں کرتے۔ ان کے خلاف جو دو الزامات لگائے جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ کہ اُنہوں نے "بھگتی پرکاش" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں کئی ویدک سدھانتوں کا خون کیا گیا ہے۔ اور کہ وہ رام نام کی دیکھشا دیتے ہیں۔ جہاں تک گرنتھ کا تعلق ہے۔ اس میں کچھ استھلوں کو تو سوامی جی نے بھی بھرم اُتپادک مان لیا ہے۔ اور دوسرے سنسکرن میں اس کے سنشودھن کا وچن دیدیا ہے۔ کچھ استھل ایسے ہیں۔ جنہیں اُنہوں نے اس وقت تک بھرم اُتپادک نہیں مانا۔ آریہ سماج میں کئی وِدوان ایسے ہیں۔ جو ان استھلوں کے وہ معنی نہیں لیتے۔ جو دوسرے لیتے ہیں۔ بہرحال مان لو۔ کہ یہ ایک Foolish کتاب ہے۔ اور اس سے آریہ سماج کا گورو نہیں بڑھتا۔ لیکن کیا اس کا ڈنڈ یہ ہے۔ کہ سوامی جی کو آریہ سماج سے نکال دیا جائے؟ میں خود اس کتاب کو اچھا نہیں سمجھتا۔ اس کی سپرٹ سے مجھے اتفاق نہیں۔ لیکن زیادہ سے زیادہ یہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ سوامی جی نے آریہ سماج میں بھگتی بھاؤ کا پرچار کرنے کے لئے غلط سادھنوں سے کام لیا ہے۔ اُنہوں نے وہ کہانیاں بھی درج کر دیں۔ جنہیں آریہ سماج کا دماغ صحیح تسلیم نہیں کر سکتا۔ اس کی بدولت اندھ وشواس کی پُرانی پرورتی کے پرچلت ہونے کا اندیشہ ہے۔ بھارت ورش کے آریہ سماجوں کی سرومنی سبھا نے اس پستک کی پرورتی کو اویدک بتلایا ہے۔ اور سوامی جی سے استدعا کی ہے۔ کہ وہ دوسرے سنسکرن میں اس کا یتھوچت سنشودھن کر دیں۔ آریہ سماج کی پرمانک سمتی پرکاشت ہو گئی۔ اس کے بعد کوئی اسے نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ اس کے وچاروں کے ساتھ سہمت ہے ॥

میں رام نام کی دیکھشا کو نہیں مانتا۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ ایسے بھی آریہ سماجی سجن ہیں۔ جنہوں نے سوامی ستیانند سے رام نام کی دیکھشا لی۔ لیکن یہ مانتے ہوئے بھی میں اس بات کو کیسے بھلا دوں۔ کہ سوامی جی نے کبھی یہ نہیں کہا۔ کہ اوم کا جاپ سروُتم نہیں۔ اُن کی پوزیشن تو یہ ہے۔ کہ رام بھی ایشور کا نام ہے۔ اور اس کے ذریعے بھی جاپ ہو سکتا ہے۔ یہی نہیں۔ بلکہ اُن کا یہ کہنا ہے۔ کہ میں نے جتنا بھی یوگ سیکھا ہے۔ رام کو لکھش بنا کر۔ اس لئے کسی کو سکھلا سکتا ہوں۔ تو اسی وِدھی سے۔ مان لو۔ کہ رام نام کی دیکھشا سدھانت ورودھ ہے۔ اور جب سارودیشک سبھا نے اسے اویدک بتلا دیا۔ تو جھگڑا ختم ہو گیا۔

سارا الزام یہ۔ کہ سدھانت پریمی منڈلی کا سوامی ستیانند کو پنڈت وشوبندھو کے ساتھ جوڑنا ایک سخت اتیاچار ہے۔ اگر وہ سمجھتی ہے۔ کہ آریہ سماج کی ویدی اُن کے لئے بند ہونی چاہیئے۔ تو اس کے لئے سیدھی راہ یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے سبھاسدوں کا بہو پکھش اپنے ساتھ لے۔ لیکن جب تک بہو پکھش ان کے ساتھ نہیں ہوتا۔ کسی کا اُن کے ویاکھیان پر شور مچانا نہ صرف سنگھٹن کے اصول کے خلاف ہے۔ بلکہ اخلاق کے بھی ورودھ ہے۔ میں جو کچھ لکھ رہا ہوں۔ اس لئے نہیں۔ کہ میرا سوامی جی سے کوئی ویکتیگت سمبندھ ہے۔ بلکہ اس لئے۔ کہ میں آریہ سماج سے اپنا ویکتیگت سمبندھ مانتا ہوں۔ اور یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ کوئی اس کے متعلق یہ کہے۔ کہ اس نے کسی پر اتیاچار کیا ہے۔ نہ سوامی جی نے مجھے دیکھشا لینے کو کہا۔ اور نہ ہی میں لیتا۔ اگر وہ کہتے۔ لیکن اس کے باوجود میں ان کے ورودھ کی اُچت سیما کا اُلّنگھن کرنا نہیں چاہتا۔ میں یہ نہیں چاہتا۔ کہ آریہ سماج ظالم بن جائے۔ سارودیشک سبھا نے مناسب فیصلہ دے دیا ہے۔ جب اس نے اُن کی کتاب "بھگتی پرکاش" کی پرورتی

کو اویدک اور اُن کے رام نام کی دیکھشا کو وید دروہ قرار دے دیا۔ تو اس سے زیادہ ان کے ساتھ سیچ کرنا انکو دُنیا کی نظروں میں مظلوم ٹھہرانا ہے۔ سوامی جی کا اس سمیہ تک کا ویوہار اتی سراہنیہ ہے۔ اور اُنہوں نے سدھانت پر یمی منڈلی کی کاروائیوں کو اپیکھشا کی درشٹی سے دیکھ کر میری ہی نہیں۔ بلکہ دُوسرے لوگوں کی نظروں میں بھی اپنے تئیں اس منڈلی سے بہت اُچیہ ثابت کیا ہے۔ لیکن مجھے اندیشہ ہے۔ کہ کہیں دنیا اس منڈلی کو ہی آریہ سماج نہ سمجھ لے۔ اور اس کی نظر میں سوامی جی آریہ سماج سے بھی اُونچے نہ ہو جائیں۔

میں عام طور پر اس دشئہ پر خاموش رہا ہوں۔ اس وقت بھی میں نے بولنا مناسب سمجھا ہے۔ تو اس لئے کہ میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ انیاچار بڑھ رہا ہے۔ دُنیا میں ادھرم کے نام پر اتنے انیاچار نہیں ہوئے۔ جتنے دھرم کے نام پر ہو چکے ہیں۔ میں یہ نہیں دیکھ سکتا کہ آریہ سماج میں دھرم کے نام پر انیاچار ہو۔ یاد رکھو۔ جن لوگوں نے Inquisition کے نام سے عیسائی جگت میں مذہبی عدالتیں قائم کیں۔ اور اپنے سے اختلاف رکھنے والوں کو آروں سے چروا ڈالا تھا۔ انہوں نے بھی دھرم کا نام لے کر ہی ایسا کیا تھا۔ آریہ سماج نے اس مذہبی آزار کے خلاف ہمیشہ پروٹسٹ کیا ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ زمانہ مستقبل کا مؤرخ اس پر یہ الزام لگائے۔ کہ اس نے دوسرے مذہبوں کے انیاچاروں کی مذمت کرتے ہوئے خود خفیف سے اختلافات پر دوسروں کو اپنے انیاچار کا نشانہ بنایا۔ میں تو آریہ سماج کے گورو کی رکھشا چاہتا ہوں۔ اور اسی بھاؤ سے پریرت ہو کر یہ لیکھ آریہ جگت کے سمرپت کرتا ہوں۔

کرشن

چار آنہ فنڈ کا روپیہ بھیجو

دیپ مالا کو گزرے تقریباً چار مہینے گزرنے والے ہیں۔ لیکن یہ افسوس کا مقام ہے۔ کہ بہت سے آریہ سماجوں نے ابھی تک چار آنہ فنڈ کا وہ روپیہ جو اُنہوں نے دیپ مالا کے موقعہ پر جمع کیا تھا سبھا کو نہیں بھیجا۔ حالانکہ اس بات کی اشد ضرورت تھی۔ کہ یہ روپیہ دیوالی کے بعد جلد از جلد سبھا کو بھیج دیا جاتا۔

اب چونکہ سبھا کا مالی سال ختم ہونے والا ہے۔ اور جمع شدہ روپیہ کے حساب پر ہی آئندہ سال کا بجٹ تیار کیا جاتا ہے۔ اس لئے آریہ سماجوں کو چار آنہ فنڈ کا جمع شدہ روپیہ جلد ارسال کر دینا چاہئے۔ تاکہ سبھا اُسے جائز استعمال میں لا سکے۔

سنکیرتن کی ممانعت

ویسے تو عام طور پر حکومت کے متولی یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ حکومت ہند مذہبی معاملات میں غیر جانب داری کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ اور وہ دل و جان سے اقلیتوں کے حقوق کی محافظ ہے۔ لیکن جب ہم عمل کو دیکھتے ہیں۔ تو اوقات بعض اوقات اس دعوے کے خلاف پاتے ہیں۔

محرم کے موقعہ پر شیعہ حضرات کے دُلدل اور تعزیے نکلتے ہیں۔ اور حکومت کی طرف سے اُن کے منانے اور جانے کے وقت باقاعدہ مدد ملتی ہے۔ لیکن ایک غریب آریہ سماج ہے۔ کہ اس کی جائز اور معصوم سرگرمیوں پر بھی بسا اوقات پابندی لگا دی جاتی ہے۔ لکھنؤ آریہ سماج نے اپنے سالانہ جلسہ پر اپنا سنکیرتن نکالنا تھا۔ بدقسمتی سے سنکیرتن کے دن عید تھی۔ کلکٹر بہادر کو بس ایک عذر مل گیا۔ آپ نے آریہ سماجیوں کے دھارمک جذبات سے ہمدردی کا سلوک روا رکھتے ہوئے سنکیرتن کی ممانعت کر دی۔ اور یہ نہ دیکھا۔ کہ اس طرح وہ اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے دعوے کا صریح طور پر بطلان کر رہے ہیں۔

سیتا اشٹمی مناؤ!

ہر ایک جاتی کا جیون ہی اس کے تہواروں میں پایا جاتا ہے۔ جو جاتی اپنے تہواروں کو منانا بھول جاتی ہے۔ وہ اپنے جیون پر ضرب کاری لگاتی ہے۔ چونکہ آریہ سماج میں ویدک تہواروں کے منانے کی آوشیکتا دیر سے پرتیت ہو رہی تھی۔ اور اس بارہ میں کوئی پدھتی موجود نہ تھی۔ اس لئے سنسکار ودھی سمیتی کو دو ودوانوں کی سب کمیٹی مقرر کر کے "آریہ پرب پدھتی" نامی گرنتھ رچا۔ اور استری جاتی کے لئے مہارانی سیتا کو آدرش چُنا۔۔۔ اب آریہ سماجیوں کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ وہ ماتری شکتی کے سمان کا عملی ثبوت دے کر "سیتا اشٹمی" کو پورے ویدک طریق سے جیسا کہ پدھتی میں درج ہے منائیں۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ اس دفعہ سیتا اشٹمی ۱۷ فروری کو آ رہی ہے۔ ہمیں وشواس ہے کہ ہر ایک آریہ سماج اس پوتر تہوار کو منا کر استری جاتی کے گورو کو بڑھانے میں بھاگ لے گا۔

ناستک منڈلی سے خطاب

دیو سماج ایک ناستک منڈلی ہے۔ اس کے بانی پنڈت ستیانند جی متوفی نے اس منڈلی کی گھٹی میں ناستکتا کے ایسے زہریلے بیج بو رکھے ہیں۔

کہ اس کے بڑے بڑے چیلے جانثار جن سے بہتر باتوں کی توقع کرنی چاہئے۔ بہکی بہکی باتیں کرنے سے باز نہیں آتے۔ مسٹر پرسرام جی کنٹل پرنسپل راجمحل کالج فیروزپور نے ۱۲ دسمبر کو اپنے ایک لیکچر میں فرمایا۔ کہ:-

"ایشور یا خدا کا جھوٹا یقین انسان کی سچی ترقی کا سخت دشمن ہے"

معلوم نہیں۔ کہ ایک پڑھا لکھا پرنسپل کیسے اس قسم کی بے تکی ہانک سکتا ہے۔ ایشور کے جھوٹے یقین کے تو ہم بھی دشمن ہیں۔ لیکن اگر یقین ہی سچا ہو۔ تو پھر وہ سچی ترقی کا کیسے دشمن ہو سکتا ہے۔ بعینہ جیسے کہ راجمحل کالج کا ایک طالب علم یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ ہمارے کالج کا پرنسپل سدا چاری ہے۔ تو وہ لڑکا اپنی سعادتمندی کا ثبوت دیتا ہے۔ ایسے ہی اگر کوئی ایشور بھگت برملا کہہ دے۔ کہ اس کائنات کا مالک پرماتما ہے۔ اور ہر شے کا خالق مالک ہے۔ تو وہ بھی اپنی انسانیت و شرافت کا ثبوت دیتا ہے۔ مسٹر مذکور کو پہلے یہ ثابت کرنا چاہئے۔ کہ سچا وشواس کہیں بھی ترقی کا دشمن ثابت ہوا ہے۔ ورنہ فتوے دینے سے کام نہیں چلا کرتا۔

مرزائیوں کی چار مائیں

مرزائیوں کے موجودہ قادیانی امیر نے ۲۶ جنوری کو تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ:-

"میری چار مائیں ہیں۔ ایک ماں نباتات ہے۔ ایک ماں جمادات۔ ایک ماں حیوانات اور ایک ماں انسانوں میں سے ہے۔ ان تمام جگہوں سے مجھے غذا مل رہی ہے۔ اگر میں ایک کی بھی حفاظت نہ کرونگا۔ تو میری ترقی میں روک واقعہ ہو جائیگی"

ہم امام صاحب کے مشکور ہیں۔ کہ اُنہوں نے اپنی چار ماؤں کا پتہ دے کر مرزائی حضرات کو آئندہ کے لئے متنبہ کر دیا۔ کہ حیوانات بھی انکی تیسری ماں ہیں۔ لہٰذا وہ آئندہ ہندوؤں سے اس وجہ سے برسرِ پیکار نہ ہونگے۔ کہ ہندو گئو ماتا کی رکھشا کے کٹر حامی ہیں۔ کاش چار ماؤں والے جملہ مرزائی اصحاب آئندہ کے لئے گئو رکھشا میں اپنے امام کے فرمان پر ہندوؤں سے تعاون کر کے اپنے آپ کو راستباز ثابت کریں۔

فجی میں پابندیاں

غلامی بھی سب سے بڑا پاپ ہے۔ محکوموں کی عزت نہ اپنے دیس میں ہوتی ہے۔ نہ ودیش میں غریب ہندوستانی محکوم ہیں۔ اس پرانے دیش میں جہاں ہزاروں پابندیاں ہیں۔ وہاں بدیش میں بھی یہی حال ہے۔ ہندوستانیوں کی بدقسمتی سمجھئے۔ کہ انہوں نے افریقہ کو پورپین آباد کاروں کے رہنے کے قابل بنایا۔ لیکن جب افریقہ مزید بیکار سے رہنے کے قابل ہو گیا۔ تو کینیا کیا کیپ کالونی کیا ناٹال وہاں ہی ہندوستانیوں کو رونڈا اور دھتکارا گیا۔ اب تازہ اطلاع آئی ہے۔ کہ فجی میں کئی ایک رسوخ صرف کاشتکاروں کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔ اگر کاشتکاروں میں ہندی ایگریکلچرسٹ شامل نہیں۔ تو سمجھ لو کہ فجی میں بھی ہندوستانیوں کی محنتوں پر پانی پھیر دیا گیا ہے۔

بغاوت کا اتہام

اخبار "آئندہ" لاہور میں لالہ لال چند صدر سیکرٹری شری سناتن دھرم سوسائٹی کا ایک مراسلہ شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں:-

"آریہ سماجیوں کا طرز عمل شیو بھگتی کھنڈن کی من گھڑت دلیل اور سناتن دھرم سند ہاتھوں سے کھلی بغاوت ہے"

لالہ لال چند کو آریہ سماجیوں کے خلاف بغاوت کا اتہام تراشنے سے پہلے یہ ثابت کرنا چاہئے تھا۔ کہ کیا امر واقعہ کا اظہار بھی شیو بھگتی کا کھنڈن کہلا سکتا ہے؟ شیو بھگتی کا کھنڈن آریہ سماجی نہیں کرتے۔ بلکہ وہ کرتے ہیں۔ جو شیو کی مادی مورتیاں بنا کر ان پر بھوگ چڑھاتے ہیں۔ اور اس طرح جانوروں کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ وہ ان مادی مورتیوں پر دوڑ کر انکی بے احترامی کریں۔

لنگڑا ڈیفنس

۱۵ جنوری کے "پرکاش" میں رائے بہادر ماسٹر آتمارام نے رادھا سوامیوں کے متعلق لکھا تھا۔ کہ وہ پورن آستک نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے انسانی گورو کی سہائتا مانگتے ہیں۔ اور سرشٹی کرتا ایشور کو دوسرا درجہ دیتے ہیں۔ اس کے جواب میں "پریم پرچارک" دیال باغ آگرہ لکھتا ہے۔ کہ "رادھا سوامی مت میں "رادھا سوامی" نام سچے مالک اور کل کرتار کا نام مانا جاتا ہے"

ہمارے خیال میں پریم پرچارک کا جواب تب ہی کچھ معقولیت رکھ سکتا تھا۔ اگر ڈیفنس دینے والے صاحب یہ ثابت کرتے۔ کہ ہم کسی رادھا سوامی نامی انسانی گورو کو نہیں مانتے۔ جب اس سمپردائے میں رادھا سوامی کا لفظ ایک انسان کی زندگی کے بعد یا ساتھ ہی شروع ہوا ہے۔

ہندو طلاق بل

سرہری سنگھ گوڑ نے لیجسلیٹو اسمبلی میں اپنا ایک ہندو طلاق بل پیش کیا ہے۔ اور اسمبلی نے اس بل کو سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے۔ محرک اور تائید کنندہ صاحبان نے ہندو سوسائٹی میں طلاق کی رسم کو جاری کرنے کے حق میں جو دلائل دی ہیں۔ ان سے طلاق کی چنداں ضرورت ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ ہندوؤں کی موجودہ خانگی زندگی کے تاریک پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔ اگر سر گوڑ اور ان کے دیگر شد ھارک بھائی ہندوؤں کی موجودہ خانگی زندگی کے تاریک پہلوؤں کو دل سے روشن بنانے کے متمنی ہیں۔ تو ان کو اسمبلی میں کسی قسم کا طلاق بل پیش کرنے سے پہلے ہندو پبلک کو اس امر کی ترغیب دینی چاہئے تھی۔ کہ وہ ہندو دیویوں کی زندگیوں کو ایسا خوشگوار بنانے کی کوشش کریں جس سے دیویوں کو طلاق لینے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو۔ ورنہ ڈر ہے کہ کہیں طلاق بل کے پاس ہو جانے سے ہندو قوم کی رہی سہی خانگی سکھ خاک میں نہ مل جائے۔ اور گرہست آشرم سکھ دھام بننے کی بجائے نرک دھام نہ بن جائے :۔

مسز کملا گاندھی کی گرفتاری

بمبئی سے یہ افسوسناک اطلاع آئی ہے۔ کہ سپیشل پولیس نے مسز کملا کستورا بائی گاندھی کو چھ اور دیویوں کے ہمراہ موضع راس تعلقہ بورسد میں گرفتار کر لیا ہے۔ اور گرفتار شدہ دیویوں کو مقدمہ کی سماعت کے لئے بورسد لے جایا گیا ہے۔ ایک طرف تو یہ آواز سنائی دے رہی ہے۔ کہ ویسٹ ہال حکومت ہند پر زور ڈال رہا ہے۔ کہ وہ مہاتما گاندھی اور دوسرے سیاسی قیدیوں کو رہا کر دے اور وائٹ پیپر کے لئے موافق فضا پیدا کرے۔ اور دوسری طرف یہ کوشش جاری ہے۔ کہ فضا کو بگاڑنے کے لئے مہاتما گاندھی کی بردھ دھرم پتنی کی گرفتاری عمل میں لائی جا رہی ہے۔ کاش حکومت بمبئی کے ذمہ دار افسر کاری گرفتاری سے پہلے اتنا تو سوچ لیتے کہ وہ کہیں فضا کو زیادہ بگاڑ کر جمہور کی رائے کو کچل تو نہیں رہے؟

اسلام مرزائیوں کی نظر میں

مرزا غلام احمد متوفی کے چیلے چانٹے خواہ مذہب اسلام کے متعلق کیسے ہی چوڑے اعلان کرتے پھریں۔ لیکن ان کے دل میں اسلام کی جو عزت ہے۔ اس کا ایک احمدی نے "دی لائیٹ" لاہور کی انگریزی اخبار کے یکم دسمبر ۱۹۳۳ء کے پرچہ میں یوں

اظہار کیا ہے :۔

" اگر عوام الناس کے احساس کا اتنا ہی احترام منظور ہو۔ تو کیا مسلمان پسند کریں گے۔ کہ وہ اہل مغرب کو خوش کرنے کے لئے اسلام اور مسلم لفظوں کو ترک کر دیں۔ جن کے نزدیک ان کا مفہوم وحشت اور بربریت ہے۔ ایک آزاد خیال آدمی کہتا ہے۔ کہ اسلام بنی نوع انسان کے اتحاد کو تباہ کر رہا ہے۔ تو کیا اس لئے لفظ اسلام ترک کر دیا جائے؟ "

اگر ایک احمدی کا اسلام کے متعلق یہی تصور ہے۔ جس کا اس نے اخبار "لائیٹ" میں اظہار کیا ہے۔ تو ہم بلا شبہ اس کو یہی ہدایت کریں گے۔ کہ وہ اس قسم کا انکشاف احمدی اخبارات میں کرنے کی بجائے پبلک میں آ کر کھلے بندوں کرے تاکہ دھوکا لے دھوکے مسلمان یونہی غلط فہمی میں مبتلا نہ رہیں :۔

مرزائیوں کی بوکھلاہٹ

قادیانی "ریویو آف ریلیجنز" کے ماہ فروری کے پرچہ میں ایک حضرت جن کا نام نامی شیخ محمد صاحب احمدی سرنا ہے۔ فرماتے ہیں کہ :۔

" کسی کتاب کا آدمی سر شی سے ہونا کوئی قابل فخر بات نہیں ہے۔ چہ جائیکہ اس کو الہامی کلام بنا دیا جائے "

اس احمدی ملا سے کوئی پوچھے۔ کہ اگر کسی سر شٹی سے کسی کتاب کا ہونا کوئی قابل فخر بات نہیں ہے۔ تو پھر کیا تیرہ چودہ سو سال پہلے کی تصنیف پر کوئی انسانی جماعت اس حال میں فخر کر سکتی ہے۔ جبکہ تصنیف مذکورہ محض اساطیر الاولین ہی ہو۔ اور پرانے زمانے کی شامی یا رومی روایات کا مجموعہ ہو۔ یا اسرائیلیوں کی خانہ زاد داستانوں کا اعادہ ہو :۔

پردہ غائب

لنڈن سے اطلاع آئی ہے کہ بیگم صاحبہ نواب جنیر پور نے جن کی عمر ۱۸ سال کے قریب ہے۔ لنڈن میں جا کر پردہ اٹھا دیا ہے۔ اب آپ لنڈن میں کھلے منہ پھرتی ہیں۔ اور فرماتی ہیں۔ کہ "مجھے انگریز عورتوں کے اطوار و عادات بہت پسند ہیں۔ مگر میں زیادہ آزادی پسند نہیں کرتی"

اگر بیگم صاحبہ کی طرح دیگر طبقہ کی مسلم بیگمات ایک دفعہ یورپ کی سیر کر آئیں۔ اور وہاں کے حالات سے کوئی سبق سیکھنے کی کوشش کریں۔ تو ہمارا یقین واثق ہے۔ کہ وہ اپنی منتخبہ کے لئے بھی پردہ کو پسند نہ کریں :۔

ذلت آمیز سلوک

ہم اپنے ان ہندو بھائیوں کی عقل کا کن الفاظ میں ماتم کریں۔ جن کے ذلت آمیز سلوک سے تنگ آ کر ہمارے بعض پس افتادہ بھائی غیروں کی شرن لینے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ سخت افسوس کا مقام ہے۔ کہ ضلع چاندہ میں ہمارے ۵۱ ذلت بھائی اس وجہ سے عیسائی بن گئے ہیں۔ کہ ایک ریلوے سٹیشن پر ایک ہندو دکاندار نے ان ذلت بھائیوں کے لیڈر کو جو چائے کا پیالہ دیا تھا۔ وہ اس وجہ سے توڑ ڈالا۔ کہ بعد ازاں اس کی نسبت یہ معلوم ہوا۔ کہ وہ اچھوت ہے۔ ایک عیسائی مشنری نے جو کہ اس اچھوت کے ساتھ ہی تھا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھانے ہوئے اس اچھوت کو اس کی ذلت کا احساس کرایا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ اس ذلت آمیز سلوک کی بدولت نہ صرف وہ خود بلکہ اس کے ساتھ دیگر ۵۰ اچھوت بھی عیسائی ہو گئے۔ کاش ہمارے کٹر ہندو بھائی اس واقعہ سے کوئی سبق سیکھیں۔ اور آئندہ کے لئے اپنے اچھوت بھائیوں سے رواداری سے پیش آئیں :۔

عزت افزائی

ہمیں یہ بات سن کر بڑا ہرش ہوا ہے کہ سنسکرت کے کیندر کاشی نگر میں جہاں رشی دیانند کے ساتھ کاشی راج کی موجودگی میں سخت بے انصافی کرنے کی ناکام کوشش کی گئی تھی۔ آج رشی دیانند کے ایک سدا چاری الوبانی کو جن کا نام نامی شری پنڈت لوکناتھ جی ہے۔ اور جو شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مہوپدیشک ہیں۔ کاشی نگر کے پرسدھ ودوان گوسوامی دامودر لال جی شاستری نے جو کہ مادھو سمپردائے کے آچاریہ ہیں۔ ترک واچسپتی کی اپادھی دی ہے۔ کاشی نگر میں ایک آریہ سماجی کی یہ عزت افزائی آریہ سماج کی تاریخ میں پہلا ہی واقعہ ہے۔ اس کے لئے ہم نہ صرف شری پنڈت لوکناتھ جی اور شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو جس کے پنڈت جی مہوپدیشک ہیں۔ ودھائی دیتے ہیں۔ بلکہ گوسوامی مہودے جی کو بھی ودھائی دیتے ہیں جنہوں نے اپادھی دیتے وقت ایک سرگرم آریہ اپدیشک کو عزت افزائی کا مستحق قرار دینے میں اپنی یوگیتا کا ثبوت دیا ہے ❊

ہالیوں کی بھی سدھ لو!

ریاست چمبہ کے متعلق ہمارے پاس یہ شکایت پہنچی ہے۔ کہ وہاں ہالی جاتی سے بہت برا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ ایک تو ان کو زمینداروں کے لئے بلا معاوضہ مزدوری مہیا کرنا پڑتا ہے۔ دوسرے زمینداروں کی شادی و غمی کے مواقع پر بیٹھ کر نقارہ اٹھانا پڑتا ہے۔ اور تیسرے مرے ہوئے مویشی کو اٹھانا اور اس کی کھال کھینچنی پڑتی ہے۔ اور یہ ذلیل ترین سلوک اس حالت میں روا رکھا جا رہا ہے جبکہ ریاست کا ہندو راجہ عدل پسند بیان کیا جاتا ہے۔ اور اس کا وزیر اعظم بیدار مغز اور معاملہ فہم بتلایا جاتا ہے۔

ہمیں آشا رکھنی چاہئے۔ کہ ریاست کے ذمہ دار ادھیکاری ان پرانے مکروہ رواجوں کو جلد از جلد اٹھا دیں گے۔ اور آئندہ ایک دن کے لئے بھی ایسے بعید از انصاف سلوک کو روا نہیں رکھیں گے۔ کیونکہ اس قسم کے رواج کے مزید قیام سے ریاست کی سارے بھارت ورش میں جہاں آج کل چھوت اچھوت کے خلاف جہاد برپا ہے۔ سخت بدنامی ہوگی ❊

انتہائی اوچھاپن

حال ہی میں احمد آباد (گجرات کاٹھیاواڑ) کے شاستریوں نے اپنے اجلاس میں یہ ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ ہندو بھائیوں سے یہ درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ان ہندوؤں کے گھروں میں شادیوں اور دیگر ایسے مواقع پر کسی قسم کی رسوم ادا نہ کریں۔ جو کہ ان کے خیال کے

نہیں ملنے ❊

ہمارا سناتن دھرمی معاصر "جاگرت" لائل پور اس ریزولیوشن کا ذکر کرتے ہوئے اسے شرمناک کرتوت قرار دیتا ہے۔ اور لکھتا ہے۔ کہ اختلاف رائے کی بنا پر اس قسم کے فیصلے کرنا اپنے آپ کو مذاق کا مضمون بنانا نہیں۔ تو اور کیا ہے؟ لیکن ہم سخت کلامی سے احتراز کرتے ہوئے اپنے ان گمراہ بھائیوں کو جنہوں نے مذکورہ ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ یہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ موقعہ کی نزاکت کو محسوس کریں۔ اور ہندو قوم میں مزید نفرت پیدا کرنے سے پرہیز کریں۔ کیونکہ اس قسم کے ریزولیوشنوں سے کسی قسم کا فائدہ کبھی بھی متصور نہیں ہو سکتا ❊

تین دن تک حفاظت

عیسائی اخبار "نور افشاں" میں حضرت عیسےٰ کی موت کے بعد ذیل کے حالات درج کرتے ہوئے ڈاکٹر سپیر فقیر اللہ صاحب لکھتے ہیں:-

"دوسرے دن جو تیاری کے بعد کا دن تھا۔ سردار کاہنوں اور فریسیوں نے پلاطوس کے پاس جمع ہو کر کہا۔ خداوند ہمیں یاد ہے کہ اس دھوکے باز نے جیتے جی کہا تھا۔ کہ میں تین دن کے بعد جی اٹھوں گا۔ پس حکم دے۔ کہ تیسرے دن تک قبر کی حفاظت کی جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ اس کے شاگرد اسے چرا لے جائیں۔ اور لوگوں سے کہہ دیں۔ کہ وہ مردوں میں سے جی اٹھا ہے۔ تو یہ پچھلا دھوکا پہلے سے بھی برا ہوگا۔ پلاطوس نے ان سے کہا۔ کہ تمہارے پاس پہرے والے ہیں۔ جاؤ۔ جہاں تک تم سے ہو سکے۔ اس کی حفاظت کرو۔ پس وہ پہرہ والوں کو ساتھ لے کر گئے۔ اور پتھر پر مہر کر کے قبر کی حفاظت کی"۔ متی ۲۷: ۶۲-۶۶ ❊

ڈاکٹر صاحب نے حفاظت کی بھی ایک ہی کہی جب دنیا پولیس کے پہرہ سے نکل جاتی ہے تو پھر ایک اپنے بزرگ کا جس کے بارہ بیزہ شاگرد اور درجنوں مداح ہوں۔ ایک اجاڑ جگہ سے نکل جانا آسان ہے ❊

دیو سماجیو! سنبھلو

دیو سماجی آرگن "ستیہ دیو سمباد" اپنے ۷ر فروری ۱۹۳۳ء کے پرچہ میں لکھتا ہے:-

"یہ شخصی خود غرضی کا بھیانک روگ ہمارے کثرت سے بدیش باسیوں کو خصوصیت سے لگا ہوا ہے۔ اس نے ہمارا دیش کیا جسمانی کیا مالی۔ کیا ذہنی۔ کیا سوشل اور کیا پولیٹکل مختلف پہلوؤں میں خصوصیت سے نہایت

دیو سماجی آرگن کے مذکورہ فتوے سے ہمارا سولہ آنے اتفاق ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ جن لوگوں نے شخصی مذاہب چلائے ہیں۔ وہ اس فتوے کے اطلاق سے بچنا چاہتے ہیں۔ کاش آنجہانی شری ستیانند اگنی ہوتری اور مرزا غلام احمد متوفی اپنی زندگی میں اس روگ سے بچتے۔ اور پنجاب میں شخصی خود غرضی کے ماتحت ہو کر تفرقہ نہ پھیلاتے ❊

شورش کی دوبارہ دھمکی

معلوم ہوتا ہے۔ کہ احمدی حضرات دوبارہ ریاست کشمیر میں شورش برپا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اغلب ہے۔ کہ مسٹر عبداللہ پچھلے دنوں اسی غرض سے پنجاب میں آیا تھا۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے جس کے صدر اور دیگر معتمد کارکن احمدی ہیں۔ اپنے حال کے ایک اجلاس میں یہ پاس کیا ہے:-

"کمیٹی سکرٹری کو ہدایت کرتی ہے۔ کہ وہ ۲ ماہ بعد (یعنی شروع اپریل میں) ایک اجلاس کشمیر کمیٹی کا اس امر پر غور کرنے کے لئے طلب کرے۔ کہ اس دوران میں ریاست کے حکام نے کیا کچھ کام کیا ہے۔ اور اگر کوئی تبدیلی نظر نہ آئے۔ تو ایک آل انڈیا کشمیر ڈے کے ذریعے تمام ہندوستان کے سامنے کشمیر کے حالات رکھ کر مسلمانوں سے استدعا کی جائے۔ کہ وہ اپنے مظلوم بھائیوں کی امداد کے لئے ایک دفعہ پھر متفقہ آواز اٹھائیں۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں۔ جب تک کہ اس ظلم کا خاتمہ نہ ہو جائے"۔

اس قرارداد کا ایک ایک نقطہ شاہد ہے۔ کہ احمدی حضرات ریاست کشمیر میں دوبارہ شورش برپا کرنا چاہتے ہیں . . . .

. . . امید رکھنی چاہئے کہ دربار کشمیر دوبارہ دھمکی سے مرعوب ہونے کی بجائے ابھی سے شورش کے اعادہ کو روکنے کی جملہ احتیاطی تدابیر اختیار کرنے سے دریغ نہ کرے گا ❊

رہائی کھٹائی میں

۶ر فروری کو اسمبلی کے اجلاس میں مہاتما گاندھی کی رہائی کا معاملہ چھیڑا گیا۔ متعدد ممبران نے اس بارہ میں کئی سوالات کئے۔ لیکن جملہ سوالات کے جواب میں ہوم ممبر نے اعلان کیا۔ کہ سارے معاملہ کی چابی کانگرس کے ہاتھ میں ہے۔ اگر

مسٹر گاندھی اور دوسرے پولیٹیکل قیدیوں کو رہا کر دے گی۔ مسٹر ہیگ کے جوابات سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حکومت رہائی کے معاملہ کو اس وقت تک کھٹائی میں ڈالنے کے حق میں ہے۔ جب تک وہ کانگرس سے ناک رگڑوا نہیں لیتی۔ حالانکہ مہاتما جی کی رہائی ہی ایک ایسی چابی ہے۔ جو ملک کے آئندہ کانسٹی ٹیوشن پر بحث کرنے کے لئے پُرامن فضا کا دروازہ کھول سکتی ہے۔ اور ملک میں بہتر حالات پیدا کر سکتی ہے ❊

مقدمہ سازش دہلی واپس

حکومت کے متولی جب کسی پولیٹیکل کارکن کے درپے آزار ہو جاتے ہیں۔ تو نہ آگا دیکھتے ہیں نہ پیچھا۔ پولیس کی دھکڑ شاہی سے اسے کسی نہ کسی لپیٹ میں . . . پھنسا ہی لیا جاتا ہے۔ یہی حال مقدمہ سازش دہلی کا ہے۔ اس مقدمہ کو چلاتے وقت کسی نے دور اندیشی سے کام نہ لیا۔ اور ہندوستان کے مالیات سے روپیہ پانی کی طرح بہا دیا۔ آخر ۲ سال کے تلخ تجربہ کے بعد مقدمہ چلانیوالوں کو سمجھ آئی۔ کہ اس مقدمہ کا واپس لیا جانا ہی ضروری اور ناگزیر ہے۔ اب سنتے ہیں۔ کہ چار ملزم تو رہا کئے جاتے ہیں۔ اور باقی ۸ کے خلاف خاص جرائم کے سلسلہ میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ کہ پہلے ہی مقدمہ مذکور کو چلایا نہ جاتا۔ اور ہندوستانیوں کے گاڑھے پسینہ کی کمائی کو یونہی بیدریغانہ ضائع نہ کیا جاتا۔ اور ساتھ ہی بے گناہ ملزموں کو بلاوجہ دو سال تک عذاب میں نہ ڈالا جاتا ❊

برار پرانت کا مستقبل

نئی دہلی سے تار آیا ہے۔ کہ "برار کی واپسی کا مسئلہ طے ہو چکا ہے۔ آئندہ برار نظام شاہی کا ایک جزو اور ماتحت صوبہ رہے گا۔ صوبہ کو مختار آزاد حکومت عطا کر دی جائے گی۔ گورنر کا تقرر نظام دکن کے ہاتھ میں ہوگا۔ ولیعہد کو شاہزادہ برار کا لقب عطا کر دیا جائیگا"۔

برار کو برار نواسیوں کی رضامندی لئے بغیر نظام کے سپرد کرنا ایسٹ انڈیا کمپنی کی پرانی روایات کو تازہ کرنا ہے۔ اگر واپسی کے تحت میں کوئی ایسا اصول کام کر رہا ہے۔ تو پھر کیوں اس پر عمل درآمد کرتے ہوئے مہاراجہ گائیکواڑ کو کاٹھیاواڑ کا حصہ نہیں دیا گیا۔ جو کہ مہاراجہ صاحب سے کسی زمانہ ماسبق میں فوجی وجوہ کی بنا پر لیا گیا تھا۔ ہاں اگر واپسی کے اندر حکومت کی مسلم نواز پالیسی کام کر رہی ہے۔ اور اس طرح حکومت مسلمانوں کا . . .

اچھوت سمسیا

(از شری پنڈت کیشو دیو جی گیانی - مدراس)

کبھی مینا کے کاریہ کی پرشنسا پراپر اُس کی مرتیو کے بعد ہوتی ہے۔ کارن یہ کہ اُس کے وچار اور اس کا کاریہ کرم انیہ سم کالین ویکتیوں کی اپیکھشا نیتے اتی ادھک آگے ہوتا ہے۔ مینا کو اگنی کہا گیا ہے۔ اگنی کا ارتھ اگرنی ارتھات آگے جانے والا۔ ویدک رشی شبد بھی اسی بھاؤ کا دیوتک ہے۔ رشی کا شبد ارتھ ہے پرسنشٹا ارتھات دیکھنے والا۔ معمولی لوگ کیول اپنی اپنی ناک کے نیچے یا سامنے ہی دیکھتے ہیں۔ پرنتو رشی اگنی یا مینا اپنی دویہ درشٹی سے بہت دور دیش تک دیکھ سکتا ہے۔ اور یہ اُس کی دویہ درشٹی کا ہی پرینام ہے۔ کہ اُس کے وچار تتھا سدھانت سامانیہ جنتا سے میلوں آگے اور پرپورن ہوتے ہیں۔

آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند نے جو باتیں اپنی پستک "ستیارتھ پرکاش" میں لکھی ہیں۔ ان کی سچائی آج سارا بھارت ورش انوبھو کر رہا ہے۔ کانگرس اور مہاتما گاندھی دونو کے پیدا ہونے سے بھی پہلے شری سوامی دیانند نے سوراجیہ۔ سودیشی۔ سنگٹھن تتھا ورن آشرم سدھار پر زور دیا تھا۔ سو تو آریہ سماج کا اُدیش بھی اپروکت ہی ہے۔ اور آج آریوں کے لئے وچے اوسر ہے۔ جب ان کے کاریہ کرم کو سمست ہندو جنتا اپنا رہے ہیں۔ اس لیکھ میں ہم صرف اچھوت سمسیا کو لیں گے۔ ہندوؤں کا ایک نہایت بھاگ اچھوت ہے۔ ان کی سنکھیا لگ بھگ آٹھ کروڑ کے ہے۔ ان اچھوتوں کی دردشا کے وشے میں انیک بھارتیہ سدھارکوں تتھا سماچار پتروں نے اپنے وچار پرگٹ کئے ہیں۔ دکھشنی بھارت اس وشے میں سب سے ادھک گنہگار ہے۔ یہاں کے اچھوتوں کی اوستھا سچ مچ بھینکر ہے۔ یہاں نہ کیول اچھوت ہی ہیں۔ بلکہ اپرابیہ اور ادرشیہ بھی ہیں۔ پاٹھک یہ جانتے ہیں۔ کہ مالابار کے انیک گراموں میں آج تک بھی سینکڑوں کی سنکھیا میں ایسے ویکتی ہیں۔ جن کا درشن مانتر بھی جاتیہ ہندوؤں کو اپوتر بناتا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ لوگ کچا مانس کھاتے ہیں۔ برسوں سنان نہیں کرتے۔ پشوؤں کے سمان ننگن اوستھا میں رہتے ہیں۔ کیول خاص اعضاء کو چھپانے کے لئے گھاس یا پتوں کی لنگوٹیاں پہنتے ہیں۔ شکشا تو نام ماتر کو بھی نہیں۔

بھلا کوئی بھی بدھیمان سمجھ سکتا ہے۔ کہ بنا اُچت سادھنوں کے شکشا اتھوا سبھیتا سکھی جا سکتی ہے؟ منشیہ کا بچہ یدی پشوؤں کی سنگتی میں چھوڑ دیا جائے۔ تو وہ اُنہیں کے سمان نہیں بنے گا۔ تو اور کیا ہوگا؟ اتہاس میں کئی اداہرن ملتے ہیں۔ جن میں منشیہ سنتان کو بھیڑیا اُٹھا لے گیا۔ اور برسوں بعد جب اُسے بچایا گیا۔ تو نہ صرف وہ کچا مانس ہی کھاتا تھا۔ بلکہ بھیڑیئے کے سمان غراتا اور ناخنوں سے شکار بھی کرتا تھا۔

اچھوتوں کی واستوک اوستھا کیا ہے؟ ان کی شکشا کے لئے سکولوں کا ابھاؤ ہے۔ نہانے دھونے کے لئے پکے کنوؤں یا تالابوں کی کمی ہے سبھیتا کے لئے سبھیہ سماج کا سمپرک نہیں۔ اور بیوپار آدمی کے لئے دریدر اور پورن برکھش آکاش کے برابر ہے۔ نردھنتا کی یہ دشا ہے۔ کہ برس میں صرف تین چار مہینے کام ملتا ہے۔ اور اس سمے بھی اُجرت چار چھ آنے روزانہ سے ادھک نہیں ہے۔ اس پر بھی تاڑی یا شراب کی دکانیں ٹھیک دروازے کے اوپر ہیں۔ وہاں سے جو کچھ بچتا ہے۔ وہ لے کر گھر پہنچتا ہے۔ پرنتو گھر کے ویکتیوں کی سنکھیا ہر سال زیادہ ہی ہوتی ہے۔ اس اوستھا میں ان بچے کچوں کی کیسی گزرتی ہوگی۔ بس ایشور ہی جانتا ہے۔

ایسی حالت میں اچھوتوں کے گنے چنے نیتاؤں کا اُچیہ جاتی ہندوؤں پر ادھواس تتھا سکولوں کی خوشامد کرنا آسانی سے سمجھ میں آ سکتا ہے۔ ہندو ایکتا کی سوارتھ نیتی تتھا دورِ درشتا پسند ہے۔ اس لئے اگر اچھوتوں کو کہیں سے کچھ آشا ہے تو وہ سرکار سے۔ اور سرکار نے بھی اپنے اگست اعلانوں میں اچھوتوں کو ابھارنے کی آشا دلائی ہے۔ اگرچہ اس پرکار کا دھوکا پہلے بھی گہری راج نیتک چال بھلے ہی کیوں نہ ہو۔

ہم نے برسوں اچھوتوں میں کام کیا ہے۔ ان کے ساتھ رہ کر ان کی اوستھا کا ادھین کیا ہے۔ ہم اپنے انوبھو سے کہتے ہیں کہ چاہے مہاتما گاندھی جی کتنے ہی اپواس کیوں نہ کریں۔ اگرچہ ہندو راس درمیان بھید بھاؤ کو بھول نہیں سکتے۔ آوشکتا ہے۔ کہ شری ہربلاس شاردا جیسے ستی بھگو کی۔ جو اسمبلی میں ایک اچھوت ادھار بل پیش کرے جس کی قانونی دفعات کے مطابق ہندو مانے جانے والوں کو سمان ادھیکار دلائے جائیں۔ چھوت اچھوت کا ترنی بھید دور ہو جائے۔ اچھوتوں سے گھرنت بیوہار کا خاتمہ ہو جائے۔ ان میں شکشا کا ادھک پرچار ہو۔ کلا کوشل کی اُنتی کا پرتن ہو۔ سو اسمرت دشا کی طرف دھیان ہو۔ مندروں، مٹھوں، کنوؤں اور تالابوں میں ممنوع ابادھ سنچار کا سمادیوگ کیا جائے۔ اسپرشیتا کے پرچار کو راج درد کے سمان دنڈ دیا جائے۔ اچھیپرائے یہ ہے کہ اچھوت نہ یا ولت ...

رشی دیانند اور مانس بھکشن

(از شری سوامی ویدانند جی تیرتھ)

آریہ سماج میں پھوٹ کا ایک کارن مانس آہار بھی بتلایا جاتا ہے۔ مانس آہار کے پکشپاتی مانس آہار کو وید انکول اور رشیوں کا انو مودت مانتے ہیں لیکن مانس آہار کے پرم پرچارک شری مینت سوامی .... جی مہاراج بھی اس وشے میں آج تک ایک وید منتر پیش نہیں کر سکے۔ رشی دیانند نے تقریباً بیس سھتانوں پر مانس آہار کا کھنڈن ستیارتھ پرکاش میں کیا ہے۔ گو کرونا ندھی میں بہت ہی پربل کھنڈن کیا ہے۔ کنتو کئی سجن ایک اور بات کہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ سوامی جی مانس آہار کے کوئی دم بہت خلاف نہ تھے۔ کیونکہ رائے بہادر مول راج جی ایم۔ اے کو مانس آہاری جانتے ہوئے بھی اُنہوں نے رائے بہادر کو سماج میں اُوچیہ پد دلایا۔ ایسے سجنوں کے سنتوش کے لئے سوامی جی کا ایک پتر جو انہوں نے رائے بہادر کو بمبئی سے بھیجا لکھا شدی ۱۱ سمت ۱۸۳۸ کے روز بمبئی سے بھیجا۔ شائع کیا جاتا ہے:۔

اوم

لالہ مول راج جی ایم - اے - آنندت رہو۔ آپ کے دو پتر آئے۔ اُتر اس لئے نہیں بھیجا۔ کہ اس بات کا پتر کوئی مسودہ والوں نے ہمارے پاس نہیں بھیجا۔ اب ان کا پتر آئے گا تو اس بات کا جواب آپ کو لکھیں گے۔ اور آپ کو اس بابو .... کو رکھنا چاہیے ہے۔ سو پریکشا کرنی ہوگی۔ کہ کیسا بھکشا سوبھاؤ ہے۔ کیونکہ پرایو .... لوگوں کا سوبھاؤ تیز اور کٹھور بھکشیہ اور ابھکشیہ میں اناچاری اور لوبھی بھی ہوتے ہیں۔ اور راجواڑوں میں ان باتوں کا بڑا اورودھ ہے۔ اب ہم ابھی وشے کا پتر مسودہ کو بھیجیں گے۔ جو ہمارے پتر کا اُتر نہ آیا۔ تو آپ کے پاس کچھ اُتر نہ بھیجیں گے۔ پشچات جب کبھی ہم مسودہ کو جائیں گے۔ تب اس کا پرچار ہوگا۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ راجواڑوں کا کتھو تیا گیان ہے۔ ارتھات جب تک اگنی کے سامنے رہیں۔ تب تک چمکیلے رہتے ہیں۔ تتھاپی ہم پتر بھیج کر پتر منگوائیں گے۔ بڑے لچاری شوک کی بات ہے کہ آپ نے اب تک گو کرونا ندھی کی انگریزی نہیں کی۔ ہمارا آشے ہو کر یہاں اور لوگوں سے انگریزی تیار کروانی پڑی۔ اب آپ اس میں کچھ مت بنانا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ سادو بہت پرتھ گیلا اس کارن ڈھیلے ہو گئے۔ آپ کے پاس تکمور کھنڈ اور کھنبیہ سافسٹوں کے پورو اپر ورودھ آچرن کرنے کے وشے کا بھی پتر پہنچا ہوگا۔ اب ان سے سمبندھ توڑ دیا ہے۔ سب سے ہماری نمستے کہہ دیجئے گا۔

متی بیسا کھ شدی ۱۱ سمت ۱۸۳۸

بمبئی بالکیشور۔ دیانند سرسوتی

رشی کے اس پتر میں کئی باتیں ہیں۔ لیکن دھیان کی بات یہ ہے۔ کہ شری لالہ مول راج جی ایم۔ اے کو پتر میں لکھ رہے ہیں۔ "پرایو لوگوں کا سوبھاؤ تیز اور کٹھور۔ بھکشیہ ابھکشیہ میں اناچاری اور لوبھی بھی ہوتے ہیں"۔ یدی رشی کو گیات ہوتا۔ کہ رائے مول راج جی مانس آہاری ہیں۔ اور کہ یدی رشی مانس آہار کو اپکرم سمجھتے۔ تو رائے مول راج کو اپروکت واکیہ کبھی بھی نہ لکھتے۔ اس سے سپشٹ سدھ ہے۔ کہ رشی کو یہ کدا پی گیات نہ تھا۔ کہ رائے صاحب مانس آہار کے حامی ہیں۔

رائے صاحب نے رشی کرت گو کرونا ندھی سی لگھو پستک چرکال تک اپنے پاس رکھ کر رشی کی لگاتار پریرنا کرنے پر انوواد نہیں کیا۔ کنتو انارمتا رشی اس میں ہمیں رائے صاحب کے پاس او کاش بھاؤ مانتے ہیں۔

آشا ہے۔ کہ اس پتر کی موجودگی میں کوئی سجن رشی کے سمبندھ میں مانس آہار کی انوگیا یا اپیکھشا کی بات کہنے کا ساہس نہ کریں گے۔

(نوٹ) رشی کا یہ پتر چھپ چکا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔

ضروری گزارش ... ہندو راشٹر ... سے دور بھگا دیا جائے۔

ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ ضرور

سفوبات	سرتاج	عالم	آہنگ	نگر کو تسبو کا	استعمال کریں
بے پوان	برس	سے	قبض	بد ہضمی	خون و منی
کی خرابی	جریان	احتلام	سرعت	انزال	رقت منی
کی بیخ	کنی کرتا	ہے بوری	فتح	حاصل کر	چکی ہیں
قیمت	۳۲ گولیوں	کی ڈبیہ	عطر	پانچ روپیہ	چار روپیہ

نہایت عمدہ مضامین سے مزین ۹۲ صفحات کی کتاب "ورکا مرت اسنر" بالکل مفت طلب فرمائیں۔

وید شاستری جامنگر کاٹھیاواڑ

سپھلتا کی کنجی

اچھیا شکتی

(از سریمان ڈاکٹر بھگوان لال جی ایم - ڈی - ایس - ایل - ایم - آر - اے - ایس (لنڈن) پردھان آریہ سماج دہلی)

پربھو کی کرپا اور پورو کرموں کے پھل کے علاوہ ہر ایک کام میں کامیابی کا سب سے بڑا سادھن منشیہ کی اچھیا شکتی ہے۔ جن لوگوں کی اچھیا شکتی بلوان ہے۔ وہ جس کام کو شروع کرتے ہیں بڑی سے بڑی مصیبت آنے پر بھی اُسے نہیں چھوڑتے۔ اور بالآخر کامیابی ان کے قدم چومتی ہے۔ اور جن کی اچھیا شکتی کمزور ہے۔ وہ ہمیشہ ڈانواں ڈول اور غیر مستقل رہ کر بس و پیش میں پڑے رہتے ہیں۔ اور کامیابی اُن سے کوسوں دور رہتی ہے۔ لہٰذا اس مضمون میں ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں۔ کہ کامیابی کی کنجی وہ "اچھیا شکتی" کیا ہے؟ وچار کا اس پر کیسے پربھاو ہوتا ہے۔ اور وہ کونسے سادھن ہیں۔ جن سے اچھیا شکتی کو مضبوط بنایا جا سکتا ہے۔

۱۔ اچھیا شکتی کیا ہے؟

منشیہ کے من میں ہر سمے کوئی نہ کوئی وچار پیدا ہوتا رہتا ہے۔ لیکن کوئی بھی وچار من میں ٹھہرنے نہیں پاتا۔ من ایک لمحہ میں یہاں ہوتا ہے۔ تو دوسرے میں وہاں۔ اس طرح من وچار کو اُتپن تو ضرور کرتا ہے۔ لیکن اُس کو قیام نہیں دے سکتا۔ لہٰذا وچار کی اوستھا کا نام ہی من ہے۔ پر جب وہی وچار بار بار من میں پیدا ہوتا ہے تو چت اُسے گرہن کرتا ہے۔ اور وہ اسے ترک کی کسوٹی پر پرکھتا ہے۔ اُس کے حسن و قبح پر غور کرتا ہے۔ کبھی اُسے اس کے اندر خوبیوں کا خزانہ نظر آتا ہے۔ تو کبھی اُسے اس میں برائیوں کا انبار دیکھ پڑتا ہے۔ جب تک وہ وچار اس حالت میں رہتا ہے۔ وہ چت کی ملکیت ہے۔ اور وچار کی اسی اوستھا کا نام چت ہے۔

یہ بحث مباحثہ سماپت ہونے پر جب وچار کسی ایک نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے۔ تو وہ بدھی یا عقل کی ملکیت بن جاتا ہے۔ اور بدھی اُسے گرہن کر لیتی ہے۔ اسی لئے شاستر کاروں نے بدھی کو " निश्चयात्मिका " مانا ہے۔

اب جب وہ اس کام کو شروع کرتا ہے۔ اور وگھن بادھاؤں کے آنے پر اندر سے ایک طاقت اُتساہ کو بڑھاتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ کہ کامیابی ضرور ہوگی۔ اسی شکتی کا نام "اچھیا شکتی" ہے۔

ایک مثال

رشی دیانند کے پاس پنڈت لوگ مورتی لے کر اس ارادہ سے آتے ہیں۔ کہ آج سوامی جی سے پوجا کرا کے چھوڑیں گے۔ لیکن نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ خود پنڈت ہی مورتی کو گنگا میں بہا دیتے ہیں۔ یہ زبردست فوری تبدیلی کیسے ہوئی؟ کیا کوری دلیلوں سے پنڈت مورتی بہانے کو تیار ہو گئے؟ اگر ایسا ہوتا۔ تو دلیل باز تو ہم بھی کافی ہیں۔ لیکن ایسا فوری اثر نہیں ہوتا۔ فرق یہی ہے۔ کہ رشی کی "اچھیا شکتی" زبردست تھی۔ وہ جو بات کہتے تھے۔ پہلے اُسے سویم نشچیہ آتمک کر چکتے تھے۔ ہم خود اس پر پورا وشواس نہ رکھ کر محض دلیل بازی کے لئے لیکچر یا بحث کو کھڑے ہو جاتے ہیں۔

دوسری مثال

برٹش گورنمنٹ مہاتما گاندھی کے خط کو ایک معمولی قیدی کا خط سمجھ کر اپنی طاقت کے زعم میں ٹھکرا دیتی ہے۔ مہاتما جی کے پاس نہ فوج۔ نہ خزانہ۔ جیل میں بند ہیں۔ پر اپنی مضبوط اچھیا شکتی کے بھروسہ پر اتنی بڑی طاقت سے بھڑ کر اپنے پرانوں کی بازی لگا دیتے ہیں۔ نتیجہ جو کچھ ہوا۔ دنیا نے دیکھ لیا۔ یہ اچھیا شکتی کا ہی کرشمہ تھا۔

۲۔ وچار کا اچھیا شکتی پر پربھاؤ کیسے ہوتا ہے

کیا آپ نے کبھی غور کیا ہے۔ کہ دوسروں کے منہ سے نکلی ہوئی آواز ہمیں کیوں سنائی پڑتی ہے؟ اس وشے پر ودوانوں نے تحقیقات کر کے یہ نشچیہ کیا ہے۔ کہ جس پرکار تالاب میں کنکر ڈالنے سے پانی میں لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ اسی پرکار وایو میں بھی ایک پرکار کا کمپن...... (Vibration) پیدا ہوتا ہے۔ جب کوئی منشیہ بولتا ہے۔ تو اس کے منہ سے نکلی ہوئی وایو باہر کی ہوا میں ایک دھکا لگا کر باہر کی وایو میں گتی پیدا کرتی ہے۔ اور اس گتی کے کارن وہ ہمارے کان کے پردہ سے ٹکراتی ہے۔ وہاں ٹکرانے سے وہاں بھی اسی پرکار کے کمپن ہوتے ہیں۔ اور ہمارے گیانی شنتو اُسے محسوس کر کے وہ ہی چیز دماغ تک پہنچاتے ہیں۔ اس طریقہ سے ہمیں شبد سنائی پڑتا ہے۔

یہ ہوئی شبد اور کان کی موٹی سی بات۔ جسے ہم آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ اب ذرا اس سے اور گہرائی میں چلئے۔ جب ہم کوئی بات من میں وچارتے ہیں۔ تو اس سے بھی وایو کے سوکشم بھاگ ایتھر میں کمپن پیدا ہوتے۔ اور وہ کمپن باہر کی وایو میں گتی پیدا کرتے ہیں۔ موٹی عقل کے انسان شاید اس پر ہنسنے لگیں۔ لیکن یہ ہنسی کی بات نہیں بلکہ ذرا غور سے سوچنے کی بات ہے۔ آپ جب کسی رنج کی بات کو سوچتے ہیں۔ یا غصہ کرتے ہیں۔ تو فوراً آپ کے چہرہ میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیا یہ تبدیلی بلا گتی کے ہی ہو گئی؟ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ محض وچار سے ہی گتی ہوتی ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ وچار سے جو کمپن پیدا ہوتے ہیں۔ وہ سوکشم ہوتے ہیں لیکن جوں جوں وچار بلشٹ ہوتے جاتے ہیں۔ وہ کمپن بھی استھول ہوتے جاتے ہیں۔ اسی پرکار استھول ہوتے ہوتے اتنے استھول ہو جاتے ہیں۔ کہ باہر کی استھول وایو میں کمپن پیدا کر دیتے ہیں۔

اب یہ بات کچھ زیادہ محتاج ثبوت نہیں رہی ہے کیونکہ جرمنی کے ودوان ڈاکٹر ریڈرک نے اس وشے پر کافی تجربات کر کے یہاں تک کمال کر دکھایا ہے۔ کہ وچاروں کی مختلف اوستھاؤں کے چتر تک لئے ہیں۔ ایک بار ایک استری اپنے مرے ہوئے بچے کا دھیان کر رہی تھی۔ جس سمے اُس کے وچار کا چتر لیا گیا۔ تو اُسی بچہ کا چتر آیا۔ لوگ اعتراض کر سکتے ہیں۔ کہ اگر واستو میں وچاروں سے کمپن یعنی حرکت پیدا ہوتی ہے۔ تو وہ سنائی کیوں نہیں پڑتی؟ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ کان کا پردہ ایک حد درجہ تک آواز کو سن سکتا ہے۔ کان ایک سیکنڈ میں ۳۲ سے لے کر ۳۸۰۰۰ تک کمپن کو سن سکتا ہے۔ اس سے کم و بیش کو نہیں۔ اور وچار سے جو کمپن پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد ایک سیکنڈ میں ۹ یا ۱۰ لاکھ سے ۲۳ لاکھ تک ہوتی ہے۔ لہٰذا کان ان کے سننے میں اسمرتھ ہے۔ اس لئے کان سے سنائی نہیں دیتے۔ یہ وچار کا پربھاو براہ راست اچھیا شکتی پر پڑتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ ان کمپنوں میں ایک صفت یہ بھی ہے۔ کہ یہ جہاں اپنے سمان کمپن پاتے ہیں۔ اُسی کی طرف آکرشت ہو جاتے ہیں۔ اُن کی اس صفت کا پربھاو یہ پڑتا ہے۔ کہ وچارک جوں جوں کسی وچار کے بارہ میں بار بار وچار کرتا ہے۔ اسی پرکار کے دوسرے لوگوں کے کمپن اُس کے وچار میں شامل ہو کر اس کو تقویت پہنچاتے ہیں۔

اب اگر ہم ویدک دھرم پرچار کا وچار کریں گے۔ تو پرچار کے شیدا رشی دیانند اور پنڈت لیکھرام جی وغیرہ کے پیدا کئے ہوئے کمپن ہمارے کمپنوں میں شامل ہو کر اس کو مضبوط بنا دیں گے۔ اور اگر چوری یا وبھچار کرنے یا الیکشن کی ہستی نہ ملنے وغیرہ باتوں پر وچار کریں گے۔ تو اسی پرکار کے لوگوں کے پیدا کئے ہوئے کمپن ہمارے کمپنوں میں مل کر ہمارے وچاروں کو ویسا ہی بنا دیں گے۔ یہی کارن ہے۔ کہ جو لوگ رشنی کرت ...

میں جلتے رہتے ہیں۔ وہ ایک دن مہاتما اور سماج کے لیڈر بن جاتے۔ اور جو آریہ سماج سماج کے جلسوں میں نہ جا کر تاش کھیلنے والوں اور ناستکوں کی صحبت میں بیٹھتے ہیں۔ وہ ایک دن آریہ سماج سے گر کر اپنے کو بھی پتت کر لیتے ہیں۔ خیر! تو اب آپ کو معلوم ہو گیا۔ کہ وچار کس پرکار اچھیا شکتی پر پربھاو ڈالتے ہیں۔ اس وشے پر بھی بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ لیکن مضمون لمبا ہو گیا ہے۔ لہٰذا ہم اچھیا شکتی کو مضبوط بنانے کے چند نیم لکھ کر مضمون سماپت کریں گے۔

اچھیا شکتی کو مضبوط بنانے کے نیم

۱۔ ایک کام کو شروع کرنے سے پہلے اس کے ہر ایک پہلو پر خوب وچار کیا جائے۔ اور جب تک بدھی قبول نہ کرے۔ شروع نہ کیا جائے۔ اسی طرح جب تک کوئی سدھانت اچھی طرح سے ذہن نشین نہ ہو جائے۔ محض جوش میں آ کر اُسے تسلیم نہ کر لینا چاہئے۔

۲۔ وچار ایکاگر چت ہو کر ایکانت میں کیا جائے۔

۳۔ جب تک ایک بات کو وچار کر اس کا فیصلہ نہ کر لیا جائے۔ دوسری بات من میں نہ ڈالی جائے۔ ورنہ من کی چنچلتا بدستور قائم رہے گی۔

۴۔ ہر ایک کام پورے وشواس، شردھا اور پوری طاقت سے کرو۔

۵۔ کسی ڈر، وہم یا کسی کے ناخوش ہونے کے خیال سے کبھی اپنے وچار کو دبانا نہ چاہئے۔ بلکہ بلا خوف اپنے وچار کو پرگٹ کرنا چاہئے۔

۶۔ اپنے اوپر پورن وشواس رکھو۔ یہ خیال نہ کرو کہ مجھ میں شروع کئے ہوئے کام کو اختتام تک پہنچانے کی پوری شکتی ہے۔ کیونکہ پرماتما میرے ساتھ ہے۔ اور اس کی شکتی بھی میرے کاریہ میں نیم اور سہایک ہو سکتی ہے۔

۷۔ ہمیشہ ایسے کاموں سے گریز کیا جائے۔ جن کو آتما برا سمجھتا ہے۔ کیونکہ ایسے کاموں کے کرنے سے اچھیا شکتی کی بڑی ہانی ہوتی ہے۔

۸۔ جب کبھی خاص کام کے لئے اچھیا شکتی کو مضبوط بنانا ہو۔ تو روزانہ کسی ایکانت ستھان پر ایکاگر چت ہو کر اس کام کے وشے میں گھنٹہ دو گھنٹہ سوچنا چاہئے۔ اور وشواس رکھنا چاہئے۔ کہ ضرور یہ کام میری مرضی کے مطابق ہوگا۔ اس طریقہ سے ایتھر میں جو گتی پیدا ہوگی۔ وہ سارے کام کو سہل بنانے میں بڑی سہایک ہوگی۔ لیکن اس ابھیاس کے وقت من میں کوئی دوسرا وچار نہ پیدا ہونا چاہئے۔

۹۔ بہتر ہے۔ کہ پہلے چھوٹے کاموں سے ابھیاس شروع کیا جائے۔ جن میں کامیابی یقینی ہو۔ پھر رفتہ رفتہ مشکل کاموں کے لئے ابھیاس کیا جائے۔

انتم نویدن

اوپر کا مضمون سرسری طور پر پڑھ کر پھینک دینے کا نہیں ہے۔ بلکہ دوستو! اگر آپ اپنی زندگی کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں۔ دنیا میں نڈر اور شکتی شالی ہو کر رہنا ...

یاد رفتگان

(نمبر ۷۸)

لالہ نوبت رائے جی سابق مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل کورو کشیتر

از شری میان بنواری لال جی مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل کورو کشیتر

لالہ نوبت رائے جی تعلیم یافتہ یا دھنی نہ ہونے کی وجہ سے ایسے پرشوں میں سے نہیں تھے۔ کہ ان کا شمار مہا پرشوں میں ہو سکے۔ پرنتو ویدک دھرم کا پریم۔ ستیہ پرایتا سور بیرتا منشیہ ماتر کی ہمدردی اور سداچار پرشنسنیہ اور انو کرنیہ رکھتے تھے۔

آپ کیتھل ضلع کرنال میں ایک معزز خاندان قانونگویاں میں پیدا ہوئے تھے۔ اوائل عمر میں انہیں آوارہ گردی کی بہت عادت تھی۔ اس لئے تعلیم کا بھی کچھ شوق نہیں تھا۔ صرف پانچ جماعت تک اردو پڑھنے کے بعد مدرسہ کو خیر باد کہہ کر گلی کوچوں میں پھرنا۔ اور محلہ کے بچوں کو مار پیٹ کرانے کے لئے ایک اکھنٹ بستے رہنا ان کا کام تھا۔

جب کیتھل میں آریہ سماج قائم ہوا۔ لالہ نوبت رائے جی اس کے ست سنگوں میں شامل ہونے لگے۔ جس کی وجہ سے ان کی آتما پر سے اندھکار کا آوان دور ہو کر وہ جوہر نمودار ہونے لگے۔ جو اس کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے تھے۔ جن کو مختصر طور پر ذیل میں درج کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے:-

۱۔ کچھ عرصہ ہوا۔ کیتھل ہسپتال میں بھاگ مل جی سب اسسٹنٹ سرجن آئے ہوئے تھے۔ آریہ سماجک خیالات ہونے کی وجہ سے لالہ نوبت رائے جی اکثر ان کے پاس جا کر بیٹھا کرتے تھے۔ وہاں ایک براہمن کا بیمار لڑکا آیا ہوا تھا جس کے منہ پر مدت سے پھوڑا نکلا ہوا تھا۔ اور ڈاکٹر صاحب بہت دنوں تک خود مرہم پٹی کرتے رہے۔ مگر کچھ آرام نہ ہوا۔

ایک روز لالہ نوبت رائے جی نے پوچھا۔ ڈاکٹر صاحب! میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ یہ لڑکا عرصہ سے بیمار ہے۔ اور آپ خود ڈریس بھی کرتے ہیں مگر کیا وجہ ہے کہ اس کو آرام نہیں ہوتا؟

ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ کہ یہ پھوڑا اس قسم کا ہے کہ جس کا درست ہونا مشکل ہے۔ کیونکہ اس کے لئے ایسی چیز درکار ہے۔ جس کا دستیاب ہونا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ لالہ جی کے دریافت کرنے پر ڈاکٹر صاحب نے بتلایا۔ کہ اس کے لئے انسان کا گوشت درکار ہے۔ جس کا ملنا دشوار ہے۔ اس لئے اس کا اچھا ہونا بھی ناممکن ہے۔

اس پر لالہ نوبت رائے جی نے لڑکے کے پتا کو بلا کر ڈاکٹر صاحب کا خیال بتایا۔ اور کہا کہ پتا کی محبت بڑی ہوتی ہے۔ اگر تم اپنے جسم سے ذرا سا گوشت دے دو تو تمہارا لڑکا بھی اچھا ہو سکتا ہے۔ اور تمہارا زخم بھی اچھا ہو جائے گا۔

پتا نے گوشت دینے سے قطعی انکار کیا۔ پھر اس کی ماتا سے دریافت کیا گیا۔ اس نے بھی انکار کر دیا۔ بلکہ دونوں نے یہ کہا۔ کہ دنیا میں ایسا کون شخص ہے۔ جو زندگی میں اپنا گوشت کٹوا کر دے سکے۔

جب دونوں کی طرف سے مایوسی ہوئی۔ تو لالہ نوبت رائے جی نے اپنی داہنی ٹانگ ڈاکٹر صاحب کے آگے پھیلا کر کہا۔ کہ جس قدر ماس کی ضرورت ہو۔ اس میں سے نکال لو۔ کلوروفارم سونگھانے کی بھی قطعی ضرورت نہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے حسب ضرورت ماس نکال کر ٹانکے بھر دئے۔ اور ماس پھوڑے کے اوپر لگا دیا۔ چند دنوں میں لڑکے کا پھوڑا بھی اچھا ہو گیا۔ اور لالہ نوبت رائے کی ٹانگ کا زخم بھی مل گیا۔ اس معاملہ کا اکثر مرتبہ ذکر ہونے پر لالہ نوبت رائے جی نے اپنی ٹانگ کا نشان ہم کو کئی پرشوں کے سامنے دکھلایا تھا۔ یہ واقعہ لالہ جی کی انسانی ہمدردی کا ایک ایسا نمونہ ہے۔ جس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔

۲۔ اگرچہ ان کا قد میانہ تھا۔ مگر تنگڈل اور جسم مضبوط تھا۔ داڑھی بہت لمبی اور بالکل سفید تھی۔ چہرہ پر بڑا تیج برستا تھا۔ جسے دیکھ کر ہر شخص مرعوب ہو جاتا تھا۔ اور بڑی عزت کرتا تھا۔ خندہ پیشانی اور شیریں کلام ہونے کی وجہ سے بہت ہر دلعزیز تھے۔ اور کیا چھوٹا اور کیا بڑا سب ان کو باباجی کہہ کر پکارتے تھے۔ اور بڑی عزت اور ستکار سے پیش آتے تھے۔ خوش خلق اس قدر تھے کہ جس وقت کسی حاکم یا افسر بالا دست سے ملتے تھے۔ خواہ وہ کیسے ہی ناراض ہوں۔ فوراً ان کا دوست بن کر تعریف کرتے تک جاتا تھا۔

۳۔ لالہ نوبت رائے جی نے عمر بھر پولیس یا کسی محکمہ میں ملازمت نہیں کی۔ مگر ان کو پولیس کے کام میں چوری وغیرہ کی تفتیش میں اس قدر تجربہ تھا کہ جب افسران پولیس یا حکام ضلع کسی تفتیش میں ناکام رہ جاتے تھے۔ تو لالہ نوبت رائے جی کو بلا کر ان سے امداد لیا کرتے تھے۔ اور ان کا قیاس اور تفتیش کا مادہ ایسا زبردست تھا۔ کہ وہ صدہا معاملات میں کامیاب ہوئے۔ اور اصلی مال برآمد کر کے واپس دستیاب ہوا۔ کرنال میں ان کے ایک مہتر کا آٹھ نو ہزار روپیہ کا مال چوری ہو گیا۔ پولیس کو کچھ سراغ نہ لگا۔ لالہ نوبت رائے جی کی کوشش سے پندرہ روز کے اندر چوروں نے کل مال زمین میں دفنایا ہوا نکال کر واپس دے دیا۔

۴۔ ایک مرتبہ کچھ قیمتی اور ضروری اسلحہ جات سربستہ دفتر ضلع کرنال سے گم ہو گئیں۔ پولیس کی معرفت تفتیش ہوئی۔ کچھ سراغ نہ لگا۔ آخر ورسیہ ڈپٹی افسر صاحب کیتھل نے لالہ نوبت رائے جی کو بلا کر اسلحہ جات کی تلاش کرنے کی درخواست کی۔ لالہ جی فوراً اس کام میں مشغول ہو گئے۔ اور پندرہ روز کے بعد آدھی رات کے وقت سراغ لگا کر صاحب موصوف کی کوٹھی پر پہنچ کر ان کو جگایا۔ اور کل حال بتلایا اور اسی وقت مخبر کا بیان تحریر کرا کر صبح ہوتے ہی مجرم کے مکان کی تلاشی لے کر کل اسلحہ جات دستیاب کر لیں جس سے صاحب موصوف بہت خوش ہوئے۔

۵۔ لالہ نوبت رائے جی اول درجہ کے نڈر، بے خوف اور دلیر تھے۔ ان کے متعلق بہت سے واقعات ہیں۔ جو ان کے دوستوں کو معلوم ہیں۔ ان میں سے صرف ایک واقعہ کا ذکر کرنا کافی ہے۔ ایک مرتبہ ریل کے ایک ڈبہ میں کچھ پولیس والے بیٹھے ہوئے تھے۔ جو اپنے ڈبہ میں کسی اور کو بیٹھنے نہ دیتے تھے۔ لالہ نوبت رائے جی معہ اپنے ایک متر کے اس ڈبہ میں داخل ہو گئے۔ ان کے چہرہ اور سفید ریش کے رعب میں آ کر پولیس والے خاموش ہو گئے۔ اور ان کو بیٹھنے کی اجازت دے دی۔

جب ریل گاڑی روانہ ہوئی۔ تو پولیس والوں کی تلواریں جو ڈبہ میں لٹک رہی تھیں۔ لالہ جی کے سر میں لگتی تھیں۔ لالہ جی نے پولیس کے سپاہیوں سے کہا۔ کہ ان تلواروں کو اتار کر اپنے پاس رکھ لو۔ کیونکہ ان سے جسم کو تکلیف ہوتی ہے۔

سپاہیوں نے کہا کہ یہ سرکاری چیزیں ہیں۔ ان کو اتارنے کی ضرورت نہیں۔ لالہ جی نے دو تین مرتبہ زور دیا۔ کہ سرکاری چیزیں تو ہیں۔ مگر اتارنے سے اتر سکتی ہیں۔ سپاہیوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ لالہ نوبت رائے جی نے تمام تلواروں کو اتار کر فوراً ریل گاڑی کی کھڑکی میں سے باہر پھینک دیا۔ پولیس والوں نے شور مچایا۔ اور زنجیر کھینچ کر گاڑی کو کھڑا کرا لیا۔ گارڈ نے آ کر وجہ دریافت کی۔ تو لالہ نوبت رائے جی نے سب حال صاف صاف بیان کر دیا۔ گارڈ کو پولیس والوں کی غلطی اور زبردستی معلوم ہو گئی۔ اس نے تمام پولیس والوں کو ٹرین سے نیچے اتار لیا۔ اور تلواروں کو اٹھا لینے کی ہدایت کی۔ پھر ان کو دوسری گاڑی میں بٹھلا دیا۔

۶۔ سنہ ۱۹۰۷ء میں جس سمیہ بھارت سرکار کے بھرم وش آریہ سماج کے آکاش پر راج نیتک سندیہ کے کالے بادل منڈلا رہے تھے۔ اس سمیہ آریہ پرشوں اور وشیش کر سرکاری ملازموں کی اوستھا بڑی ہی چنتنیہ ہو گئی تھی۔ ہر جگہ آریہ سماج مندروں کے چاروں اطراف خفیہ پولیس نظر آیا کرتی تھی۔ اس وقت کیتھل میں سب ڈویژنل افسر ایک انگریز تھا۔ اس نے کیتھل کے چند معزز آدمیوں کو بلا کر پوچھا۔ کہ یہاں کتنے آریہ سماجی ہیں؟ جواب دیا گیا۔ کہ یہاں صرف ۱۵ آریہ پرش ہیں۔ صاحب موصوف نے کہا۔ کہ یہ آریہ لوگ بڑے خطرناک ہیں۔ ان سے ہمیشہ ہوشیار رہنا چاہیئے۔ معزز آدمیوں نے کہا۔ کہ یہاں کیتھل میں پندرہ ہزار آدمیوں کی آبادی ہے۔ اور یہ آریہ لوگ صرف پندرہ ہیں۔ پندرہ آدمی پندرہ ہزار آدمیوں کے مقابلہ میں کیا کر سکتے ہیں؟ صاحب بہادر نے فرمایا۔ کہ "جو پندرہ ہزار آدمی ہیں۔ وہ سوتے ہیں اور یہ پندرہ آدمی جاگتے ہیں۔ اس لئے ان سے ہوشیار رہنا ہی اچھا ہے"۔

پھر صاحب بہادر نے پوچھا کہ "ان پندرہ آدمیوں میں سب سے بڑا اور مشہور شخص کون ہے؟" سب نے لالہ نوبت رائے جی کا نام لیا۔ اور ان کا حلیہ سفید ریش والا ہی بتلایا۔

کچھ دنوں کے بعد لالہ نوبت رائے جی کیتھل والی سڑک کے پاس کھڑے تھے۔ کہ اتنے میں صاحب بہادر گھوڑے پر سوار ہوئے ہوئے آ پہنچے۔ اور لالہ جی کو دیکھ کر دور سے ان کی طرف جھک جھک کر دیکھنے لگے۔ لالہ جی یہ بات دیکھ کر ان کے پاس گئے۔ اور پوچھنے لگے۔ کہ "آپ کا اس طرح سے میری طرف دیکھنے کا کیا مطلب ہے؟ اگر مجھ سے کچھ دریافت کرنا ہو۔ تو میں حاضر ہوں"۔

صاحب بہادر نے نام اور آریہ سماجی ہونے کا حال دریافت کر کے کہا۔ کہ ہم آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ کل ہماری کوٹھی پر کیتھل آنا۔ اگلے روز لالہ جی صاحب بہادر کی کوٹھی پر گئے۔ صاحب موصوف نے بہت سی باتیں دریافت کیں۔ اور اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا۔

اس پر لالہ جی نے کہا۔ کہ آجکل بہت سے لوگ غلط افواہ پھیلا کر آریہ سماج کو بدنام کر کے گورنمنٹ کو بدظن کر رہے ہیں۔ اس لئے اگر کوئی شخص آریہ سماج کے برخلاف شکایت کرے۔ تو بہتر ہے۔ کہ آپ پہلے مجھ سے دریافت کر لیا کریں۔ اس کے بعد کئی دفعہ لالہ جی صاحب بہادر سے ملے۔ اور ان کے جملہ شکوک رفع کر دئے۔ جس کے باعث صاحب بہادر ان پر بہت خوش ہو گئے۔ اور ان کے دوست بن گئے۔ اور بوقت ضرورت ان سے صلاح و مشورہ بھی کیا کرتے تھے۔

(باقی دیکھو صفحہ ۱۲ کالم نمبر ۳ میں)

پنّائے کی مورتی

(مہاشہ "ناخدا" جلالپوری کے قلم سے)

اس وقت ہمارے سامنے پونہ کا شاہی محل ہے یہاں آج اور ہی بہار نظر آ رہی ہے - اندرونی حصہ نغمۂ نور بنا ہوا ہے - باہر بھی جگمگ ہو رہی ہے - رانی جیجا بائی جامہ میں پھولی نہیں سماتی - معلوم ہوتا ہے - کہ آج محل میں جشن شادمانی منایا جا رہا ہے - ہفتہ عشرہ جہاں پہلے وحشت کا نقشہ تھا - وہاں آج بہجت اور آنند کے سامان آراستہ ہیں - اتنے میں پونہ کا ایک باسی محل کی طرف آتا ہوا دکھلائی دیتا ہے - پھاٹک پر دربان سے اس کی ذیل کی بات چیت ہوتی ہے :-

دربان - کیوں بھئی! کدھر جا رہے ہو؟

نو وارد - آچاریہ داداجی کونڈیو سے ملنے جا رہا ہوں :-

دربان - داداجی آج سخت مصروف ہیں - وہ شاید آپ کو مل نہ سکیں :-

نو وارد - کارن کیا ہے؟

دربان - ہمارے سروں کے تاج راجہ شاہ جی کل ہی بیجاپور سے تشریف لائے ہیں - اور داداجی سے ریاست کے حالات کے متعلق استفسار کر رہے ہیں :-

راجہ شاہ جی - آچاریہ جی! راجکمار کا کیا حال ہے؟

داداجی کونڈیو - مہاراج! "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" کے مصداق راجکمار اپنی عمر کے لحاظ سے کافی سے زیادہ ترقی کر رہا ہے :-

راجہ شاہ جی - رانی جیجا بائی تو آپ کی راجیہ پربندھ میں سہایتا کرتی ہوں گی؟

داداجی - نہ صرف راجیہ پربندھ میں بلکہ راجکمار کی شکشا میں بھی حد سے بڑھ کر سہایتا دیتی ہیں :-

راجہ شاہ جی - کیا رانی اور راجکمار کو بیجاپور ساتھ لے جانا مناسب نہ ہوگا؟

داداجی - مہاراج! ابھی انہیں بیجاپور لے جانا چنداں مفید نہیں ہے - کیونکہ راجکمار پونوں کے مذہب میں رہنا پسند نہیں کرتا - وہ ہر سمے ماولے ہیروں کے ہتھیاروں کی جھنکار سننے میں ہی مست رہتا ہے :-

---

راجہ شاہ جی - آچاریہ جی! شاہی باغات کا کیا حال ہے؟

داداجی - مہاراج! آم پک چکے ہیں - ان کو جلد از جلد توڑنے کی تیاری کی جا رہی ہے :-

راجہ شاہ جی - باقی ریاست کا کیا حال ہے؟

داداجی - مہاراج! ہر پرکار سے شانتی ہے - پرجا پرسن ہے - اور دل و جان سے آپ کے لئے ایشور سے پرارتھنا کرتی ہے :-

---

راجہ شاہ جی کی تشریف آوری کے بعد دوسرے دن داداجی کونڈیو شاہی باغات میں تشریف لے گئے - وہاں انہوں نے ہر ایک آم کے درخت کا اچھی طرح سے معائنہ کیا - جب داداجی ایک باغ میں سیر گشت کر رہے تھے - تو ان کو سامنے ایک پکا ہوا بڑا آم نظر آیا - آنکھوں اور دل پر لوبھ نے غلبہ پایا - ہاتھ نے بے ساختہ حرکت کی - اور آم کو شاخ سے توڑ لیا - آم کا توڑنا تھا - کہ اتنے میں دور سے مالی کی آواز آئی :-

مالی - آپ نے آم توڑ کر اپنے نیم کا خود بھنگ کیا :-

داداجی - مالی! بھول ہو گئی - اس بھول کے لئے میں پورا پورا پرائشچت کروں گا :-

مالی - داداجی! باغ کے آپ ہی مالک ہیں - اس لئے پرائشچت کرنے کی کیا آوشیکتا؟

داداجی - نہیں بھائی مالی! جب میں خود ہی راجیہ کے نیم کا بھنگ کروں گا - تو پھر اس کا کیسے دوسرے اشخاص پالن کریں گے؟

مالی - داداجی! جب مہاراج سویم پونہ میں براجمان ہیں - تو آپ کیوں ان سے ہی اس بارہ میں فیصلہ نہ لے لیں؟

پونہ کے شاہی محل کے عین عقب میں راجہ شاہ جی کا دربار لگا ہوا ہے - جملہ وزراء امراء اور سردار قرینہ سے بیٹھے ہوئے ہیں - اتنے میں سامنے سے داداجی کونڈیو دربار میں داخل ہوتے ہیں - چہرہ پر اداسی چھائی ہوئی ہے - ہاتھوں پر لرزہ طاری ہے - درباری حیران ہیں - کہ آج داداجی کا حال کیسا ہے - دشمنوں کے مزاج کیسے ہیں - آخرکار خود مہاراج سلسلۂ کلام شروع کرتے ہیں -

راجہ شاہ جی - آچاریہ جی! آج آپ اداس کیوں ہیں؟ کیا کسی جگہ کسی باغی نے سر اٹھایا ہے - یا کسی مخالف نے ریاست کے خلاف یورش کی ہے؟

داداجی کونڈیو - مہاراج! ان میں سے کوئی بھی بات نہیں ہے - مجھ سے خود نادانستہ اپرادھ ہو گیا ہے - آج میں نے شاہی باغ سے ایک آم توڑ لیا -

وفا - تو سہو سے آپ آم میں نے توڑ لیا - ضمیر نے لعن طعن کی - کہ اگر رکھوالا ہی ریاست کو اجاڑنے لگ گیا - تو پھر دوسروں کا کیا کہنا؟

راجہ شاہ جی - بس اتنی بات کے لئے چہرہ پر اتنی اداسی؟ ایک آم کیا - اگر آپ سارے آم توڑ دیتے - تو میں آپ سے ذرا بھی باز پرس نہ کرتا :-

داداجی - مہاراج! جب میں آپ کا ناظم بن کر خود غلطی کروں گا - تو ادھیشیہ ہی مجھے اس کے لئے ڈنڈ بھوگنا پڑے گا :-

راجہ شاہ جی - آچاریہ جی! اس معاملہ کو جانے دیجئے - زیادہ طوالت دینے سے کیا لابھ ہوگا؟

داداجی - مہاراج! جب راجیہ ڈنڈ ودھی کے انوسار پھل توڑنے والے کا وہ ہاتھ کاٹ دینا چاہئے - جس سے اس نے آم توڑا ہو - تو پھر میرا ہاتھ کیوں نہ کاٹ دیا جائے؟ نیائے یہی چاہتا ہے - کہ میرے ساتھ دوسروں کی نسبت زیادہ سخت سلوک کیا جائے :-

راجہ شاہ جی - جب میں نے آپ کا اپرادھ معاف کر دیا - تو پھر آپ کو خود سزا لینے کی کیا ضرورت؟ کیونکہ جیسے آم میرے تھے - ویسے ہی آپ کے تھے - اس لئے اپرادھ کا شبد ہی غلط ہے :-

داداجی - مہاراج! میرا ضمیر خود مجھے لعن طعن کر رہا ہے - اسے کیسے مناؤں - آپ تو دیا اور کرپا کا بھنڈار ہیں - آپ کو تو دیا کرنا ہی شوبھا دیتا ہے - لیکن جب میرا اپنا آتما سا کھشی بنا ہے - کہ میں نے خود اپرادھ کیا ہے - تو پھر مجھے اس کا پرائشچت کرنا پڑے گا :-

راجہ شاہ جی - آپ کا ہاتھ میرا اپنا ہاتھ ہے - میں اس کے کاٹنے کی ہرگز اجازت نہیں دے سکتا - اس کے سوائے جو دوسرا طریقہ پرائشچت کا ہے - اسے ورنن کیجئے - تاکہ میں اس پر وچار کروں :-

داداجی - مہاراج! مجھے سزا اوشیہ ملنی چاہئے - تاکہ سارے راجیہ کے اندر جہاں مجھے عبرت حاصل ہو - وہاں دوسروں کے لئے بھی نظیر قائم ہو جائے - اگر آپ مجھے ہاتھ کاٹنے کی اجازت نہیں دیتے - تو پھر میری پرارتھنا یہ ہے - کہ مجھے اس امر کی اجازت دیجئے - کہ میں باقی پرجا کے ہت کے لئے اپنے دوشی دار ہاتھ کو یہ ڈنڈ دوں - کہ اس پر آہنی دستانہ باندھے رکھوں - تاکہ دوبارہ اس ہاتھ سے ایسی حرکت کا اعادہ نہ ہو :-

راجہ شاہ جی - آچاریہ جی! اس سے بھی راجیہ کا ہی نقصان ہوگا - آپ کا ہاتھ میری نظر میں بڑا قیمتی ہے - میں اسے کیسے ناکارہ بنوا سکتا ہوں - بہتر ہو آپ سزا وغیرہ کا خیال ہی جانے دیں - اور پورے وقت راجیہ پربندھ کرتے جائیں :-

سمواد کالم

ہم نے اخبار "پرکاش" میں جو سموا(د) کالم کھولا ہے اُسے آریہ سماجی حلقہ میں بڑی معقولیت حاصل ہو رہی ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں شری بیت گینشدت جی آریہ سیوک جام پور سے لکھتے ہیں :-

"گت "پرکاش" میں یہ پڑھ کر آنند ہوا۔ کہ آپ نے سمواد کالم کے لئے جگہ نکالی ہے۔ ذرا وچار درشٹی سے دیکھا جائے۔ تو یہ کام بہت ضروری تھا۔ سوا(د) ھیائے کرتے ہوئے کئی شنکائیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ آپ اس کالم کو ضرور جاری رکھیں" :-

چونکہ ہمارا اپنا وچار اس سلسلہ کو باقاعدہ جاری رکھنے کا ہے۔ اس لئے "پرکاش" کے پریمیوں کو یہ لنشچے رکھنا چاہیئے۔ کہ اُن کے ارشاد کی ہر حال میں تعمیل ہوگی۔ قبل ازیں ہمیں شری بیت ہوسلو کی جی نے حیدرآباد سے جو پرشن بھیجا تھا۔ اُن کو ہم درج کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی وہ اُتر بھی عرض کرتے ہیں۔ جو کہ پوجنیہ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ اُپدیشک ودیالیہ نے دیا ہے (ایڈیٹر)

پرشن اوّل۔ مجھے اور میرے متروں کو جو کہ ایک ہی سماج کے ممبر ہیں یہ شنکا بہت دن سے ہے۔ کہ ہم شکھا (शिखा) اور سوتر (सूत्र) کیوں رکھیں؟ اور اس کے رکھنے کی وجہ کیا ہے؟ ہم کو وجہ معقول معلوم نہیں ہے۔ اس لئے آپ اخبار میں اس شکھا کو پرمان اور یکتیوں سے نوارن کریں۔ تو کرپا ہوگی :-

اُتر ۱ گوبھل گرھیہ سنگرہ ۲۷۔ اور پارسکر گرھیہ سوتر کے منڈن پرکرن میں ٹیکاکار پرمان دے کر لکھتے ہیں۔ ان پرمانوں کا مطلب یہ ہے۔ "وشسٹ دائیں طرف شکھا رکھتے تھے۔ اَترے تین شکھا رکھتے تھے۔ انگرس پانچ۔ بھلگو پنڈت اور باقی سب ایک شکھا سر کے مدھیہ میں رکھتے تھے"۔

سنیاس لیتے وقت شکھا کے منڈ لانے کا حکم ہے۔ اس لئے دُوسرے آشرموں میں شکھا ہونی چاہیئے :-

پرشن دوئم۔ ہون سامگری بنانے میں کون کون سی اشیاء استعمال کریں۔ وہ بھی معلوم کرائیں۔ یعنی ہم ہون سامگری تیار کرنا چاہتے ہیں :-

اُتر ۲ سامگری کے لئے آپ آریہ پرب پدھتی میں دیکھ لیں۔ اس میں ساری تفصیل دی گئی ہے :-

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پُرش کا دھارمک کرتویہ ہے :-

کاشی نگری میں چھوت چھوت پر "لاٹھی شاستر ارتھ"

اصل حقیقت کا انکشاف

اخبار "آج" کی زبانی

بنارس کی گھٹنا کے متعلق ۲۹ جنوری کے "پرکاش" میں جو ایڈیٹوریل نکلا تھا۔ اس کے متعلق منتری جی کی جو چٹھی دفتر "پرکاش" میں انکشافِ حقیقت کے طور پر موصول ہوئی ہے۔ اُسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی بنارس کے ذمہ دار اخبار "آج" کے بیان کو بھی پرکاشت کیا جاتا ہے۔

"ایڈیٹر"

آپ نے ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۳۳ء کے "پرکاش" کے ایڈیٹوریل نوٹ میں بنارس کی گھٹنا کا الیکھ کرتے ہوئے سماج کو چیتاونی دی ہے۔ لیکن آپ نے ایسا کسی نراآدھار سماچار کے آدھار سے ہی لکھا۔ گھٹنا کا واستوک روپ یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کی طرف سے کسی پرکار کا اتپات نہیں ہوا۔ ورن آشرم سوراج سنگھ نامی ایک سنستھا کچھ جھگڑالو لوگوں نے بنا رکھی ہے۔ اس بات کے ثبوت میں سناتن دھرم آدھار سبھا کی طرف سے اس سنستھا کے لوگوں کے خلاف نکالے گئے نوٹس ہالے دئے جا سکتے ہیں۔ ورن آشرم سوراج سنگھ ناکچ سنستھا کا ادیش شری پنڈت مدن موہن مالویہ آدی نیتاؤں کو اور آریہ سماج کو گالی دینا ہی ہے۔ آریہ سماج کی طرف سے جنم سے ورن ہو سکتا اور سپرشیہ اسپرشیہ وشیہ پر شاستر کی ریتی سے وچار کرنے کے لئے پتر بھیجا گیا۔ وہ بھی تب جبکہ اُنہوں نے کئی بار چیلنج دیا۔ دونو اطراف سے پتر ویوہار دوارا ابھی یہ نشچے بھی نہ ہونے پایا تھا کہ اُنہوں نے نوٹس نکال کر جنتا کو سوچنا دی کہ کل پراتہ کال آریہ سماج کے ساتھ شاستر ارتھ ہوگا۔ پنڈت اکھلانند ۲ دن سے لگاتار آریہ سماج اور اس کے بانی رشی دیانند۔ اور مالویہ جی آدی کو گالیاں دیتے رہے۔ کچھ سجنوں نے شخصی طور پر یہ نشچے کیا۔ کہ شاستر ارتھ ہونا چاہیئے۔ جبکہ اُکت پنڈت جہوٹے دے لئے کسی کے نہ آنے کی بات کہی۔ سماج کے ساتھ کھاستا میں موکھک شاستر ارتھ اور بندھ آدی کا نشچے نہیں ہونے پایا تھا۔ اس لئے وکتی گت ہی کچھ سجن پراتہ کال سنسکرت میں لیکھ بدھ شاستر ارتھ کرنے اور نیم نشچے کرنے کی دھارنا کر کے پہنچے۔ اُنہوں نے پہلے آریہ سماج کی پوزیشن کو صاف کرنے کے لئے یہ کہا۔ کہ سنگھٹت روپ سے نیم نشچے کر کے شاستر ارتھ ہو۔ تو اچھا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ آریہ سماج موکھک شاستر ارتھ کے لئے اس لئے زور دیتا ہے۔ کہ دونو پکش کے بھاونت کال جنتا کو سپشٹ روپ سے ودت ہونگے۔ اور سچائی کدھر ہے۔ اس کا نشچے جنتا بھلی بھانتی سنبھر کرے گی۔ جنتا بھی اُس کی اس بات کے ساتھ ہے۔ لیکھ بدھ شاستر ارتھ میں جنتا کے پلے بہت کم پڑے گا۔ کیونکہ آپ نے تین ہی گھنٹے رکھے ہیں۔ اُن میں آپ کے پرستاو کے انوسار جنتا کو دونو پکش کی بات سُننے کے لئے پندرہ پندرہ منٹ ہی ملتے ہیں۔ باقی سارا وقت لکھنے لکھانے میں ہی جائے گا۔ یہ برداشت کرنے کو جنتا تیار نہیں۔ ہم وکتی گت روپ سے لیکھ بدھ شاستر ارتھ کے لئے بھی تیار ہیں۔ کیونکہ تمہارا چیلنج آریہ سماج کو ہے۔ بات چیت ڈیڑھ گھنٹہ تک ہوتی رہی۔ پیچھے سے ورن آشرمی سنگھ کے نامدھاری پنڈتوں نے لاٹھی برسانی شروع کی۔ آریہ سماجیوں کے لئے اُنہوں نے الگ دری بچھائی تھی۔ اُن لوگوں نے اشارے سے پہچان کرا کے لاٹھی دوارا پرہار آرمبھ کیا۔ بہتے آریہ لوگ تتر بتر ہو کر بھاگ نکلے۔

اُس دن کے مقامی روزانہ اخبار "آج" میں تلیکھش درشی دوارا جو گھٹنا نکلی ہے۔ اُس کو پرتیلپی بھیجتا ہوں۔ جس سے آپ کو نشچے ہو سکے۔ اس میں یہ شبد ہیں۔ کہ آریہ سماجی لاٹھی شاستر ارتھ میں ہار کر چل دئے۔ آشا ہے۔ کہ آپ یتھارتھ سماچار چھاپ کر کپول کا سنشودھن کریں گے :-

(منتری آریہ سماج کاشی)

اخبار "آج" بنارس کا بیان :-

کاشی۔ گوروار - ادھر چار پانچ دنوں سے کاشی میں آریہ سماج اور سناتنی پنڈتوں میں شاستر ارتھ سمبندھی نوٹس بازی ہو رہی تھی۔ دونو پکشوں میں پتر ویوہار ہو کر گوروار ۵ جنوری کو صبح ۹ بجے سے ٹاؤن ہال میں سناتنی پنڈتوں کی سبھا میں شاستر ارتھ کرنا نشچت ہوا۔ سبھا میں تین چار پولیس کانسٹیبل بھی وردی میں دکھلائی پڑ رہے تھے۔

درشکوں سے کہا گیا۔ کہ ایک اور سناتنی جنتا بیٹھے۔ دُوسری اور آریہ سماجی مت کے لوگ بیٹھیں۔ پورب اور پشچم دونو اطراف میں منتر وناگن الگ الگ بیٹھ گئے۔ سناتنی پنڈتوں کی طرف سے کہا گیا۔ کہ شاستر ارتھ سنسکرت میں ہوگا۔ اس کے بعد جنتا کو ہندی میں ارتھ سمجھا دئے جائیں گے۔ آریہ سماج کی طرف سے کہا گیا۔ کہ ایسا کرنے سے ویرتھ سمے نشٹ ہوگا۔ شاستر پرمان دے کر اس کا ارتھ جنتا کو ہندی میں سمجھایا جائے۔ اسی بیچ آریہ سماج دل پر ڈنڈے پڑنے لگے۔ منتروناگنوں میں بھگ دوڑ مچ گئی۔ تالیاں بجنے لگیں۔ یہ ہار گئے "ہار گئے" کا شور مچا۔ پیچھے پولیس والوں نے شانتی کی۔ آریہ سماج کے ودوان لاٹھی شاستر ارتھ میں ہار کر چل دئے :-

(لیڈ کی اطلاع) کاشی۔ گوروار۔ ہری جنوں کے مندر پرویش کے پرشن پر آج سویرے ۹ بجے سے سناتنیوں اور آریہ سماجیوں میں ٹاؤن ہال کے میدان میں شاستر ارتھ ہو رہا تھا۔ شاستر ارتھ سُننے کو بہت سے لوگ اکٹھے ہو گئے تھے۔ شاستر ارتھ شامیانے کے نیچے ہو رہا تھا۔ ½ ۱۰ بجے کے قریب کئی سناتنی پنڈتوں نے لاٹھیاں چلائیں۔ جس سے کتنے ہی لوگوں کو چوٹیں آئیں۔ اور وہ بھاگنے لگے۔ پولیس کے پہنچنے پر شانتی ہوئی :-

دارانگر کے شری رادھا کرشن جی دوبے بھی درشکوں میں تھے۔ اُنہیں تین لاٹھیاں لگیں۔ ایک بائیں ہاتھ پر۔ دُوسری پاؤں میں۔ اور تیسری لاٹھی بازو پر۔ دوبے جی ½ ۱۱ بجے ہمارے دفتر میں آئے۔ اور اپنی چوٹیں دکھلائیں :-

اخبار مذکور کا اظہارِ خیالات

کاشی کے لاٹھی شاستر ارتھ کا حال سُن کر یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ کٹر پنتھی پنڈتوں نے شاستر ودیا میں اُنتی کی ہو چاہے نہیں شستر ودیا میں اوسشیہ کی ہے۔ پہلے پنڈتوں کے شاستر ارتھ میں کھڑاؤں چلنے کی بات سُننے میں آتی تھی۔ اب لاٹھی چلنے لگی ہے۔ شاید پولیس کے لاٹھی چارج سے یہ بڑھا گیا ہو۔ سو کون کہہ سکتا ہے۔ کہ کٹر پنتھی پریورتن وادی نہیں ہیں۔ یا زمانہ کو دیکھ کر نہیں چلتے۔ ان میں بھی پریورتن ہو سکتا ہے۔ اور اگر سر پھوٹنے کی رُچی ہے۔ تبھی تو اپنا بُرا سمجھنا "کھڑاؤں" چھوڑ کر "لاٹھی" دھارن کر رہے ہیں اور کسی کے اس وینگو کتی کو سار رکھتے کر رہے ہیں کہ شاستر کا سنگھٹت روپ ہی تو شستر ہے۔ شاستر میں نہ سہی شستر میں ہی سہی۔ کسی نہ کسی اُنتی ہونی چاہیئے :-

کیسی قابلِ رحم حالت ہے۔ کہاں شاستر گیان اور برہم گیان اور کہاں لاٹھی۔ پوران ورنت اُن رشیوں منیوں کی کلپنا کیجئے۔ جو چریا کے سمے کی تو بات ہی کیا سنائے جانے پر بھی سویم شستر دھارن نہیں کرتے تھے۔ اس لئے کہ وہ جسمانی طاقت میں ہین تھے۔ بلکہ اس کو براہمن کا کرم نہیں سمجھتے تھے۔ اور اُن رشی منیوں کی سنتان کہلانے والوں کے شاستر ارتھ کے سمے پر شانتی نہ رکھنے والے لوگ

(باقی دیکھو صفحہ ۱۵ پر)

سیتا اشٹمی

یہ مانی ہوئی بات ہے کہ جو قوم اپنے تہواروں کو جتنی لگن سے مناتی ہے۔ وہ اسی قدر سنگھٹت اور مضبوط ہوتی ہے۔ اور زندگی کا ثبوت دیتی ہے۔ آریہ سماج نے اس نکتہ کو بخوبی سمجھا۔ اور اسپر کچھ عمل بھی کیا۔ اگرچہ یہ کہنا۔ کہ اس نے کوئی غفلت نہیں کی۔ سچائی کا خون کرنا ہوگا۔ بہیئت مجموعی پھر بھی آریہ سماج نے کافی کام کیا۔ غلط طور پر رائج وچاروں کا سنشودھن کرنا تو اس کا خاص کام رہا ہے۔ اس بات کا سرٹیفکیٹ اس کے سخت مخالف بھی دینے سے انکار نہیں کر سکتے۔ مگر مجھے آریہ جنتا سے ایک شکایت ضرور ہے۔ اور وہ یہ۔ کہ دیانند شتابدی کے موقع پر شرومنی سبھا رودینگ سنبھالنے جہاں کئی نہایت اہم کاموں کی طرف توجہ دی۔ وہاں تہواروں کی طرف بھی دھیان دیا۔ کئی ودوانوں کی سب کمیٹی دوارا یہ کام کرایا گیا۔ کہ وہ پراچین تہواروں کے متعلق پوری کھوج کے بعد ایک گرنتھ لکھیں۔ تاکہ آریہ جنتا کو اپنے پرب اُتسو منانے کا صحیح طریقہ معلوم ہو۔ انکا فلسفہ اور ودھی ایک ہو۔ اسی مدعا کو مدنظر رکھتے ہوئے ان سجنوں نے وچاری کھوج کے بعد نہایت عرقریزی کرکے از بمر گرنتھ "آریہ پرب پدھتی" نامی رچا۔ یہ گرنتھ واقعی وانفیت کا بھنڈار ہے۔ اس میں جہاں مردوں اور بچوں کے لئے آدرش چنے گئے۔ وہاں استری جاتی کے لئے بھی ایک آدرش چنا۔ اور ایسا عمدہ منتخب کیا۔ کہ اس سے اچھا اور ممکن بھی نہ تھا۔

مہارانی سیتا دیوی کے جنم دن کا پرب مقرر کیا۔ اس کا نام "سیتا اشٹمی" رکھا۔ اس ضروری کمی کو پورا کرنے کی وجہ سے وہ سب کمیٹی ہمارے دلی شکریہ کی پوری طرح حقدار ہے۔ مہارانی سیتا جی کے کشٹ سہنے کی داستان لمبی ہے۔ وہ چھیڑنا نہیں چاہتا۔ مگر اس دیوی کے وہ آدرش ذریں الفاظ ضرور درج کئے دیتا ہوں جو اپنا جیون ... سہتے۔ اور کسی قسم کا خاص ... ملنے کی صورت میں بھی اپنے ... ہیں ...

... تب گزرتی۔ کہ پرلوک میں بھی ... ہوں۔ اور ہمارا ... نہ ہو۔ ... کتنی بے کلی اور ... ہیں۔ ... محسوس کرنے کے لئے ... آجکل کے ... وار کے ... گرہستی ... دھارم ...

رُندھارنے کے لئے ایسی ہی پوتر تعلیم کی ضرورت ہے +

اتنا سب کچھ ہوتے ہوئے ابھی آریہ سماج نے اس تہوار کو وہ اہمیت نہیں دی۔ کہ جتنی توجہ کا یہ مستحق تھا۔ ورنہ آریہ سماجیں اسے یونہی نظرانداز نہ کر دیتیں۔ آریہ سماجوں کا سابقہ عمل میرے دعوی کی ناقابل تردید تائید کرتا ہے۔ جہاں اور تہوار پوری کوشش سے منائے جاتے ہیں۔ وہاں سیتا اشٹمی کے ساتھ اور بھی کئی تہواروں سے بے رُخی کی جاتی ہے +

پچھلے سال بھی سیوک نے ایک مختصر سا نوٹ لکھا تھا۔ اب وقت سے کافی پہلے سیتا اشٹمی کے منانے کی تاریخ ۱۷ فروری ۱۹۳۳ء ہے) مز تو بدن کرنے لگا ہوں۔ کیا آریہ جنتا اور آریہ سماج کے ادھیکاری تھوڑے اس طرف خاص دھیان دیں گے۔ اور "سیتا اشٹمی" پرب کو پورے زور سے منانے کا کشٹ برداشت کریں گے۔

اس سلسلہ میں میں آریہ اخبارات سے کیا یہ امید رکھنے میں حق بجانب خیال کیا جاؤں گا۔ کہ وہ اسے جاری کرانے میں اپنے قلم کو جنبش دیں۔ اور آریہ جنتا کو پوری طاقت کے ساتھ احساس کرا کر ہی دم لیں :-

گنیشدت آریہ سیوک۔ جامپور

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں :- (مینجر)

بقیہ "یادِ رفتگان" صفحہ ۱۱

سے لالہ جوتی پرشاد جی اگروال تھانیسر نے ۱۹۱۳ء میں گورو کل کوروکشیتر اپنے دان سے قائم کیا۔ اس کے ۲ سال بعد وہ سٹور گیاش ہو گئے۔ سخت بیماری کی حالت میں لالہ نوبت رائے جی کو بلا کر ادا اپنا بوم اہتر سمجھ کر گورو کل کا کام انکے سپرد کردیا۔ اس وقت سے مرحوم برینت لالہ نوبت رائے جی نہایت دیانتداری اور پورشارتھ سے گورو کل کی بہبودی اور ترقی کے لئے کام کرتے رہے۔ اس وقت گورو کل بہت مختصر اور ابتدائی حالت میں تھا۔ اس کے بعد ایک لاکھ روپیہ کی شاندار بلڈنگ۔ یگیہ شالہ بھوجن شالہ گئو شالہ۔ دھرم شالہ۔ اور باغیچہ وغیرہ جو کچھ اس وقت نظر آتا ہے۔ وہ سب انہیں کے پورشارتھ اور جانفشانی کا نتیجہ ہے۔ ہر سال پندرہ بیس ہزار روپیہ گورو کل کے لئے جمع کر لینا اُن کا معمولی کام تھا۔ وہ گورو کل کے ہت کے لئے دن رات ایک کر دیتے تھے جلسہ کے دنوں میں ۲۴ گھنٹے کام کرتے تھے۔ اور کئی کئی راتیں نہ سوتے تھے۔ دیانتداری کا یہ حال تھا۔ کہ ایک پیسہ کی بے ایمانی پر فوراً کان سے پکڑ کر باہر نکال دیتے تھے۔ خواہ وہ اپنا کیسا ہی عزیز اور رشتہ دار کیوں نہ ہو۔

اکثر مرتبہ رات کو بندوق لے کر خود پہرہ دیا کرتے تھے۔ اگرچہ تھانیسر چوریوں کی وجہ سے سخت بدنام ہے۔ مگر گورو کل میں چور آتے ہوئے تھر تھر کانپتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک قریب کے گاؤں والے نے گورو کل کا ایک تختہ چرا لیا۔ پتہ لگنے پر اس سے شیشم کے ۳ سبز درخت لے کر پیچھا چھوڑا۔ ایک مرتبہ گورو کل کی پانچ بھینسیں جنگل سے چوری ہو گئیں۔ چور کا پتہ لگنے پر ۱۰۔۵ روز کے بعد پالی کی معرفت اس کی سات بھینسیں پکڑ لیں۔ جب وہ پانچوں بھینسیں واپس دے گیا۔ تو اس کو چھ بھینسیں واپس دیدیں اور ایک بھینس جرمانہ میں رکھ لی۔ گرد و نواح کے دیہات میں انکا وہ رعب اتنک قائم ہے جس کی وجہ سے گورو کل میں چوری کا بہت کم اندیشہ ہے

لالہ نوبت رائے جی گورو کل کانگڑی کے سالانہ جلسہ پر ہر سال جایا کرتے تھے۔ اور وہاں بطور والنٹیر کام کیا کرتے تھے۔ اور اپنے فرائض کو پریم و خوش اسلوبی سے ادا کیا کرتے تھے۔ مارچ ۱۹۲۷ء میں بدستور سابق کانگڑی کے جلسہ میں شریک ہوئے۔ جب ورزش کے کھیل ہو رہے تھے۔ اس وقت ایک بڑا بھاری کئی من کا پتھر آپکی چھاتی پر رکھدیا گیا۔ چونکہ آپکی طبیعت بوجہ بیماری کمزور تھی۔ اس لئے انتڑیاں پھٹ گئیں۔ اور منہ سے خون بہنے لگا۔ ہر چند علاج کیا۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اگلے روز ۲۴ مارچ کو انکا سٹور گباش ہو گیا۔ سب برہمچاریوں ادھیاپکوں اور پنڈتوں نے وید منتروں کے ساتھ وید رِیتی سے گنگا کے کنارے انتیشٹی سنسکار کیا۔ گورو کل کوروکشیتر میں انکی یاد میں ایک شاندار ہسپتال پانچ ہزار روپیہ کی لاگت سے تعمیر کرایا گیا۔ آپکی عمر اس وقت ۵۶ سال کی تھی۔ مگر جسم اور دل کے لحاظ سے وہ ایک جوان تھے :-

بقیہ صفحہ ۱۳

ہیں - اتنا ہی نہیں - اگر کل کے "آج" میں سمواد دانا کا دیا ہوا سماچار سچا ہے - تو پنڈتوں نے لاٹھیاں چلائیں - جن سے کتنے ہی لوگوں کو چوٹیں آئیں کیسی وچتر بات ہے - کہ ونکم سنتان گاندھی بھارت کو ہی نہیں - بلکہ سنسار کو اہنسا کا آدرش دکھلا رہے ہیں - اور براہمن سنتان پنڈت سناتن دھرم کے نام پر لاٹھی کا پردرشن کرتے ہیں - اہنسا اور ستیہ اپنے آچرن میں دکھلانے سے ہی مہاتما گاندھی جی کو سارا دیش مہاتما کہہ کر پوج رہا ہے - اور سارا سنسار ان کا سمان کر رہا ہے - گاندھی جی کو وہ سمان پراپت ہے - جو رشی منیوں کو پراپت تھا -

یہ اس بات کا پرمان ہے - کہ براہمنتو کا پورا مان آج بھی یہ دیش ہردیہ سے کرتا ہے - بشرطیکہ وہ شاستر انوسار ہو - اہنسا اور ستیہ براہمنتو کے مول منتر ہیں - اس بات کو شائد کوئی بھی شاستری یا پنڈت اسویکار نہ کرے گا - سناتن دھرم کے ماننے والے پنڈتوں کو گاندھی جی سے سبق سیکھ کر سناتن دھرم انوموت اپنے بھولے ہوئے مول منتروں کو ہردیہ سے اپنانا چاہیے تھا - نہ کہ وہ درشیہ دکھلانا چاہیے تھا - جو اس سپتاہ کاشی میں دیکھا سنا جا رہا ہے ۔

شاستر ارتھ کے سماچار میں پرتیکش درشی نے بتلایا ہے - کہ سناتنی پنڈتوں کی اور سے کہا گیا کہ شاستر ارتھ سنسکرت میں ہوگا - اس کے بعد جنتا کو ہندی میں ارتھ سمجھائے جائیں گے - دوسرے پکش کی طرف سے کہا گیا - کہ ایسا کرنے سے دیرتھ سمے نشٹ ہوگا - شاستر پرمان دے کر اس کا ارتھ جنتا کو ہندی میں سمجھایا جائے - اس کہا سنی میں ڈنڈے بازی ہونے لگی - اس میں بھی سناتنی پکش کی کمزوری دکھلائی دیتی ہے - جب شاستر ارتھ سننے والی ادھک جنتا سنسکرت نہیں جانتی - یہاں تک کہ سناتن دھرم انویائیوں میں بھی ادھک انش سنسکرت سے ناواقف ہے - تب شاستر ارتھ سنسکرت میں کرنے سے کیا مطلب ؟ جس جنتا کے سامنے شاستر ارتھ کرنا ہے - جب وہ فریقین شاستر ارتھ کی بھاشا کو سمجھیں گے ہی نہیں - تب شاستر ارتھ کا ادیش سدھ کیسے ہوگا ؟ جب اسی کے نرنے کرنے میں لاٹھی چلنے لگی - تب پہلے سنسکرت میں شاستر ارتھ کرکے پیچھے ہندی میں سمجھاتے سمجھاتے نہ جانے کیا نوبت آ جاتی - ایسے شاستر ارتھ سے تو باز رہنا ہی اچھا ہے - لوگ مار کھانے اور ہاتھ پیر تڑوانے سے تو بچیں گے ۔

شاستر ارتھ ہری جنوں کے مندر پرویش کے پرشن پر ہے - اس پرشن نے شاستر وچار میں جان ڈال دی ہے - بڑے بڑے ودوان اور شاستری شاستروں کا منتھن کر کے ہندی میں اپنا اپنا ابھیپرائے پرگٹ کر رہے ہیں - اس وشیہ کا جو ... [illegible]

دیکھنے اور سننے میں آ رہا ہے - اس سے یہ تو لنشچیہ ثابت ہوتا ہے - کہ سمرتیوں میں جن ناموں کی جاتیاں اسپرشیہ یا اچھوت کہی گئی ہیں - ان ناموں کی جاتیاں اب شائد ہندو سماج میں کہیں نہیں ملتیں -

اداہرن سوروپ - چنڈال کو ہی لیجیے - جو پردھان روپ سے اسپرشیہ بتائے گئے ہیں - آج دن کہاں کون سی جاتیاں چانڈال کہی جاتی ہیں - گالی دینے میں چانڈال شبد کا پریوگ بھلے ہی کیا جاتا ہے - کنتو جاتی وششٹ کا نام چانڈال تو کہیں سننے میں نہیں آتا -

اب رہی یہ بات - کہ پہلے زمانے میں چانڈال کے جو کرم ہوں - وہ کرم کرنے والی جاتی چانڈال مانی جا سکتی ہے - اس دشا میں کرم پردھان ہو جاتا ہے - اور جنم کی پردھانتا غائب ہو جاتی ہے - جو کہ کٹر پنتھیوں کے سدھانت کی جڑ ہے - کیا وہ لوگ جڑ کھود کر اپنے مٹھ کی رکھشا کریں گے - کرم کے انوسار جاتی کا نرنے کرنے سے ان کا سناتن پن کیسے ٹک سکیگا ؟ تب لوگ ان سے کہیں گے کہ آپ چانڈال کا پتہ کرم دیکھ کر لگاتے ہیں - تو براہمن آدی دوسری جاتیوں کا پتہ بھی کرم دیکھ کر لگائیے - اور یہ کہیے - کہ جو لوگ چانڈال کا کرم نہ کریں گے وہ جنم سے چاہے جو ہوں - چانڈال یا اسپرشیہ نہیں مانے جائیں گے ۔

آریہ سماج بیروبی کے سماچار

ہفتہ وار ست سنگ رونق سے ہوتے ہیں جن میں پردھان بی - آر - سنر ماجی - مہاشہ بابو رام جی بھلہ تھا ماسٹر پورن چند رائے جی کے ویاکھیان ہو چکے ہیں - پردھان جی کے دو لیکچر گیتا اور اپنشدوں کے آدھار پر ہوئے - مہاشہ پورن چند رائے جی کا اچھوت ادھار اور آریہ سماج کے فرض " پر ویاکھیان بہت پربھاوشالی ہوا ۔

۱ - مورخہ ۱/۳۳ ء کو مہاشہ جید یو سنر ماجی کے گھر پتر اتپن ہوا - جات کرم کرایا گیا - آریہ سماج کو دس شلنگ کا دان پراپت ہوا ۔

۲ - ۱۱/۳۳ ء کو مہاشہ بال کرشن جی سٹیشن ماسٹر کی دھرم پتنی سے گربھادھان ہو گئی - مہاشہ بدری ناتھ جی آریہ نے انتیشٹی سنسکار کرایا ۔

۳ - ۱۵/۳۳ ء کو مہاشہ دھرم دیو جی سٹیشن ماسٹر کے گھر مہاشہ تلسی رام جی نے سیمنتونین سنسکار کرایا - آریہ سماج کو ۵ شلنگ دان پراپت ہوا ۔

۴ - ۱۵/۳۳ ء کو مہاشہ جے دیو شرما کے گھر ان کے پتر کا نام کرن تھا پتری کا چوڑا کرم سنسکار کرائے گئے - پتر کا نام وید بھوشن رکھا گیا - شام کو سارا آریہ پریوار تھا اس کے منتران کے گھر جمع ہوئے - اور بھیج وغیرہ ہوئے - مہاشہ جی نے آریہ سماج بیروبی کو ۲۰ شلنگ دان دیا ۔

آریہ دھوج سمتی دیانند اردھ شتابدی اجمیر

بھرمن پتر کا سنکھیا ۱

(آریہ جگت کے مانیہ ودوانوں تتھا نیتاؤں کی سیوا میں)

آگامی دیپ مالکا کے شبھ اوسر پر بھارت کے پرمکھ اتہاسک استھان اجمیر نگر میں منائی جانے والی بھگوان دیانند کے نروان کی اردھ شتابدی سمتی نے جس میں سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا - پروپکارنی سبھا - پرادیشک پرتی ندھی سبھا - آریہ سنیاسی منڈل تتھا انیہ دیش ویشانتروں کی آریہ سماجوں کی پرتی ندھیاں سملت ہیں -

برنداون گوکل مہوتسو کے موقعہ پر ۲۸ دسمبر ۱۹۳۲ء کے اپنے ادھیویشن میں سروسمتی سے نشچے کیا ہے کہ سنسار کے سمست آریہ سبھیتا ابھیمانیوں کا ایک سروانگ پورن دھوج کلپت کیا جاوے۔

دھوج کے ورن تتھا علامات کی کلپنا تو بہت انش میں گزشتہ دیانند جنم شتابدی کے موقع پر کر دی گئی تھی۔ لیکن دھوج کی کلپنا وستوت سروانش میں پورن نہ ہونے پائی تھی۔ دھوج کے ورن تتھا علامات کے سانکیتک (Significance) بھاؤ کا نرنے ابھی نہیں ہونے پایا تھا۔ تتھا دھوج آروہن اوترن وندن آدی کی پدھتی بھی ابھی تک انشچت ہی تھی۔ بھو تو

دیانند اردھ شتابدی سبھا نے آریہ دھوج سمبندھی سمست آوشیک ودھی آدی کے نرمان کرنے کے لئے ایک اپ سمتی بنا دی ہے۔ اپ سمتی دوارا دھوجا آروہن - اوترن بندھن آدی کی پدھتی آریہ آدرش تتھا بھاؤوں کے انوروپ نرمان کی جا رہی ہے۔ جو یتھا سمیہ پرکاشت ہو کر آریہ جگت کے سامنے آ جائے گی۔ آریہ دھوج گیت کے سمبندھ میں بھی کویوں کی سیوا میں نویدن کیا گیا ہے۔ کہ وہ آریہ آدرش تتھا بھاؤوں کے انوروپ گیت نرمان کرنے کی کرپا کریں۔ دھوج گیت کا نرنے ہو جانے پر پدھتی میں اس کا سماویش ہو جاوے گا۔ کنتو دھوج کے سوروپ اور ویش کر اس کی ویاکھیا پر آوشیک پرکاش کا ڈالا جانا بہت ہی ضروری ہے۔

آریہ سبھیتا ابھیمانی ودھان ودوانوں تتھا نیتاؤں کا پرامرش اس سمبندھ میں پراپت کرنا ہمارے لئے الواریہ تھا۔ اتہ اپنی طرف سے آریہ دھوج کے سوروپ تتھا ویاکھیا کو تیار کر اُچت پرامرش کے نمت آپ کی سیوا میں سادر پرشت کر رہے ہیں۔ آشا ہے کہ آپ اس سمبندھ میں آوشیک پرکاش ڈالیں گے۔ اور اپنے بہومولیہ وچاروں سے ہمیں اوشیہ ہی کرتارتھ کرنے کی کرپا کریں گے۔

آریہ دھوج کا سوروپ تتھا ویاکھیا

دھوج کی کلپنا میں ہم دیشک بھید بھاؤوں کو کوئی استھان نہیں پردان کیا جا سکتا - آریہ دھوج کسی دیش و دیش کی سیماؤں سے بھی اسمبت تتھا ورتمان یگ کے وشو بندھوتو ورودھ مکت راشٹرواد (nationalism) کے بندھن سے بھی مکت ہے۔ پونجی واد (capitalism) تتھا سامراجیہ واد (Imperialism) کی انانیہ سنستھاؤں (Institutions) سے آریہ دھوج کا کوئی سمپرک نہ ہوگا۔

آریہ دھوج کی بھیتکا (Surface) سروانگ گیروا ورن کی ہوگی۔ گیروا ورن سدا سے تپ تیاگ اور ویراگ کا سوچک رہا ہے۔ تپ تیاگ بنا دھرم کا انوشٹھان اسمبھو ہے۔ ویراگ ارتھات نشکام کرم یوگ کی سادھنا کے بنا آتم وکاش ایک پرکار پرایاس ہے۔ آریہ دھوج کا گیروا ورن مانو جاتی کو تپ تیاگ اور ویراگ کا پاٹھ پڑھاتا ہے۔

آریہ دھوج کے مدھیہ میں اشٹومالی سوریہ دیو کا منڈل شوبھا پاتا ہے۔ سوریہ منڈل کا چینہ نیل ورن میں چنبت ہونا چاہئے۔ آورت کے باہر کرنوں کا پرسرن بھی آوشیک ہے۔ سوریہ اندھکار وناشک تتھا پرکاش کا پرتی ندھی ہے۔ سنسار سے اگیان اندھکار مٹانے تتھا ویدک گیان پربھا چمکانے کا شبھ سنکیت دھوجا گت سوریہ دیو پردان کرتا ہے۔ سوریہ کا نیل ورن وشدھ تتھا نرمل گیان کا جس کا انوپم بکھان وید بھگوان میں ورمان ہے۔ جگ بھر میں پرسار کرنے کا سنکیت کرتا ہے۔

سوریہ منڈل کے اندر سویت ورن میں اونکار کا اوم کا یہ چینہ چنبت ہونا چاہئے۔ اوم پرماتما کا سروشریشٹھ تتھا اس کا نج نام ہے۔ سنسار کے ساہتیہ میں اوم کی مہما کا انوپم ادھک بکھان ہے۔ سنسار کا ایک ایک انو اس مہا پربھو کی مہما کا ہر پل گان کرتا ہے۔ سنسار کے سارے سادھو سنت اور سادھک اسی اودتیہ اپاسیہ دیو کی الوکک و انوکھی چھبا کی کے لئے دھرت رہتے ہیں۔ اس سوکشم سے سوکشم اور مہان سے بھی مہان سچدانند برہم کی پراپتی مانو جیون کا پرم لکشیہ ہے۔ یہی سنسار کے سارے سریشٹھ کرموں کا مرم ہے۔ آریہ دھوج کا اوم چینہ تپ تیاگ اور ویراگ کے آدھار پر وشدھ گیان کے الوک میں اس پران آدھار پربھو کو پراپت کرنے کا سندر سندیش مانو جاتی کو پردان کرتا ہے۔ اوم چینہ کا سویت ورن پرماتما کے نرمل نرلیپ نروکار وشدھ سوروپ کا نردیشن کرتا ہے۔ سنکشیپ میں آریہ دھوج کا سمست سوروپ منن کا ہے:-

۱- بھیتکا - گیروا ورن کی -

۲- سوریہ منڈل - مدھیہ میں نیل ورن کی -

۳- اونکار - سوریہ منڈل کے بیچ میں سویت ورن میں چنبت اوم یہ چینہ

۴- لمبائی چوڑائی - دھوج کی لمبائی دھرتی کی سمانتر باہو تتھا چوڑائی دھوج ستمبھ کا سمانتر باہو کا انوپات (نسبت) ۳:۲ ہونا چاہئے۔

۵- دھوج دستر - دھوج کا کپڑا اشدھ تتھا سودیشی نرمت ہونا چاہئے۔

کرپیہ اس سمبندھ میں اپنے سدپرامرش تتھا بہومولیہ وچاروں سے یتھا سمبھو فروری ماس کے انت تک سوچت کریں - تو بڑی کرپا ہوگی۔

ونیت سیوک، شوردیالو سنیوجک آریہ دھوج سمتی تلک پارک برٹھ

سماچار جگت

سالانہ جلسے

۱ گوروکل کانگڑی ہردوار ۱۳ سے ۱۶ اپریل تک
۲ آریہ سماج میلسی ضلع ملتان ۵-۶-۷ مارچ
۳ آریہ سماج لال کرتی بازار راولپنڈی } ۲۴-۲۵-۲۶ " "
۴ آریہ سماج رنگون ۲۳ سے ۲۶ فروری تک
۵ " منڈی بوڑیوالا ۱۰-۱۱-۱۲ مارچ "
۶ گوروکل کوروکھشیتر ۲۴ " ۲۶ فروری "
۷ آریہ سماج ساہیوالہ ۳ " ۵ مارچ "
۸ " انبالہ شہر (گوروکل وبھاگ) } ۲۹-۳۰ اپریل
۹ آریہ سماج سنگرور ۲۵-۲۶-۲۷ فروری
۱۰ " کیمبلپور ۲۴-۲۵-۲۶ مارچ
۱۱ " شرق پور ۲۴-۲۵-۲۶ فروری
۱۲ " فیروزپور شہر (چوک سماج) } ۲۳ سے ۲۶ فروری تک

پرتی ندھی سبھا کے دفاتر بند۔ رائے بہادر موہن لال جی سنگھ نواسی سابق اُپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دیہانت پر سبھا کے دفاتر ۳ فروری کو بند رہے۔ اور سبھا کی طرف سے رائے بہادر کی دھرم پتنی کو ہمدردی کا تار بھیجا گیا ۔

آریہ سماج میلسی کی سپتاہک ڈائری۔ ۱ ۳۰-۱-۳۳ کو کوٹ مظفر کے میلہ بسنت پر آریہ سماج کی طرف سے ایک بڑا بھاری ہون یگیہ کیا گیا۔ بھجنوں کے بعد بسنت کے مضمون پر پربھو شالی لیکچر ہوئے ۔

۲ مہاشہ دھرم دیو جی اُپدیشک آریہ یتیم خانہ فیروزپور نے چار پانچ روز آریہ سماج مندر میں بھجن اُپدیش دوارا پرچار کیا۔ اور یتیم خانہ کے لئے کچھ چندہ اکٹھا کیا ۔

۳ آریہ سماج میلسی کا سالانہ جلسہ ۵ تا ۷ بمقام مارچ مقرر ہوا ہے جس کے لئے تیاریاں ہو رہی ہیں ۔

آریہ سماج کا سالانہ انتخاب عہدیداران جلسے کے بعد ۲۶-۳-۳۳ کو ہوگا ۔

۴ آریہ کنیا پاٹھشالہ کا وارشک امتحان شیوراتری کے بعد ۲۴ فروری سے شروع ہوگا ۔

(اندر جیت بی۔ اے۔ پردھان)

ایک آریہ اُپدیشک کی عزت افزائی کاشی

درشن میں سنسکرت کے مرکز کاشی نگر میں مشہور وِدوان مادھو سمپردائے کے آچاریہ اور دوارشک سار وکھوم سماہتیہ درشنا چاریہ وغیرہ ڈگری رکھنے والے شری گوسوامی دامودر لال جی شاستری نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مہو پدیشک شری پنڈت لوکناتھ جی کی براہین قاطع و دلائل ساطع سے محظوظ ہو کر ان کو "ترک واچسپتی" کی اُپادھی سے سرفراز کیا ہے۔ کاشی کے مہان پنڈتوں کی طرف سے ایک آریہ اُپدیشک کو اس طرح کے خطاب سے سرفراز کرنا آریہ سماج کی تاریخ میں ایک لاثانی بات ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کو مبارک باد ہو جس کے اُپدیشک کی اس طرح عزت افزائی ہوئی ہے ۔

(دھرم دیو شاستری، درشن بھوشن کاشی)

سنکیرتن کی ممانعت۔ لکھنؤ ۲۲ جنوری۔ لکھنؤ آریہ سماج اپنے سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں نگر کیرتن کرنیوالی تھی۔ کلکٹر صاحب نے نقضِ امن کے احتمال سے نگر کیرتن کی ممانعت کردی ۔

ایک مسلمان کنبہ کی شاندار شدھی۔ مورخہ ۳۰-۱-۳۳ کو ملک محمد اشرف ولد ملک نبی بخش سکنہ زیدی ریٹائرڈ پی۔ ڈبلیو۔ آئی ساکن لالہ موسیٰ ضلع گجرات بعمر ۶۰ سال معہ اپنی دو لڑکیوں (بعمر ۱۳ و ۶ سال) کے آریہ سماج آگرہ کی میں شدھ ہوا۔ جس کا نام رام کرشن رکھا گیا ہے۔ صاحب مذکور ایران۔ بصرہ وغیرہ وغیرہ ممالک میں رہ کر ہر قسم کی واقفیت سے مستفید ہو چکا ہے۔ آریہ جاتی کو ایسے منتخبہ ملنا بڑی شاندار کامیابی ہے ۔

(راجہ رام سکرٹری آریہ سماج آگرہ)

آریہ سماج لال کرتی بازار راولپنڈی کا سالانہ جلسہ۔ آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵-۲۶ مارچ ۱۹۳۳ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ شری سوامی وگیانا نند جی مہاراج کی سیوائیں پراپت ہیں۔ کہ جلسہ سے پہلے پدھار کر اپنے امرت وچنوں سے ہمیں کرتارتھ کریں ۔

(رام لال آریہ)

شریمتی منسا دیوی کنیا پاٹھشالہ کنڑ۔ ضلع کانگڑہ کا تیسرا سالانہ جلسہ ۱۷-۱۸ جنوری کو بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ لڑکیوں کو

العامات شری پوجیہ پاد سوامی سنیاسی نند جی مہاراج نے اپنے کر کملوں سے تقسیم کئے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کے اُپدیشک و بھجنیک صاحبان کے اتی اُتم بھجن و اُپدیش ہوئے۔ اور سودامنگلو سنسکرت مڈل سکول گرلی کے ادھیاپک پنڈت کھڑک رام جی کا منوہر ویاکھیان ہوا۔ اور شری لالہ کشور لال سودرشن سنگلہ و دہرہ گوپی پور نواسی کا سکھ گرہستی دھرم پر اتی اُتم ویاکھیان ہوا ۔

{کشن چند منیجر شریمتی منسا دیوی کنیا پاٹھشالہ کنڑ۔ ضلع کانگڑہ}

آریہ سماج کلاسوالہ کا سالانہ چناؤ۔ آریہ سماج ہذا کا جنرل اجلاس ۳۱ جنوری کو بصدارت ڈاکٹر بیلی رام جی ایم۔ بی۔ بی ایس آریہ سماج مندر میں منعقد ہوا۔ جس میں نکھت ادھیکاری متفق سمتی سے چنے گئے ۔

لالہ موتی مل پوری پردھان ۔ لالہ بہاری لال اور حکیم ہیرا رام اُپ پردھان۔ لالہ جگت رام سیکنڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول کلاسوالہ منتری۔ ہنسراج جی مرداد اُپ منتری ۔ لالہ کدار ناتھ جی خزانچی ۔ لالہ دیوا چند جی لبتکا دھیکش۔ ڈاکٹر مست رام جی آڈیٹر۔ لالہ دولت رام جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی جنرل ممبر وانرز ۔

(جگت رام منتری آریہ سماج ہذا)

پریوارک سمیلن۔ آریہ سماج گوردوت بھون کے زیر اہتمام ہفتہ میں ۳ بار صبح کے وقت ایک گھنٹہ کے لئے محلہ میں پریوارک سمیلن ہوا کرتے ہیں جن میں پرارتھنا۔ سوستی پاٹھ۔ ہون اور بھجن ہوا کرتے ہیں پریواروں کے سب بھائی بہن اور بچے شامل ہوا کرتے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ منگل۔ وید اور سنیچروار کو رائے صاحب راماداس جی۔ شریمان نانک چند جی ایڈیٹر شریمان گوردتا مل جی کے گرہ میں ہون ہوئے ۔

(نرنجن ناتھ پردھان)

منڈی پھول میں بسنت اُتسو۔ ۳۰ جنوری کو بوقت ۴ بجے شام نئی سرائے میں بڑی دھوم دھام سے بسنت اُتسو منایا گیا۔ حاضری کافی تھی۔ شری سوامی رودرا نند جی و پنڈت سنیہ دیو جی نے اپنے منوہر ویاکھیانوں سے پبلک کو کرتارتھ کیا۔ اور چند اصحاب نے اپنی نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ اور بعدہٗ ۶ بجے سائیکل کے کھیل ہوئے۔ جن کا فیصلہ ڈاکٹر بہاری لال صاحب نے کیا۔ اور انعامات لالہ ولایتی رام جی کپور رئیس منڈی پھول نے اپنے دست مبارک سے تقسیم کئے۔ منڈی پھول میں یہ پہلا بسنت اُتسو ہے ۔

(شانتی ناتھ منتری آریہ سماج منڈی پھول)

پنجاب پرانت کے آریہ سماجوں سے وشیش نویدن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا مالی سال ختم ہونیکے قریب ہے۔ دس ماہ ختم ہو چکے ہیں۔ لیکن اس وقت تک ویدپرچار آنشہ دشانش وغیرہ ندھی کا دھن بہت ہی کم آیا ہے۔ حالانکہ بجٹ کے مطابق بہت زیادہ دھن کی ضرورت ہے۔ ایک طرف اس صوبہ کی پرچار کی مانگ اسقدر بڑھ رہی ہے کہ بجٹ اُپدیشکوں اور بھجنیکوں کا اسٹاف ناکافی ثابت ہو رہا ہے۔ اور کئی مرتبہ آریہ سماجوں کو حسب دلخواہ پربندھ نہ ہونے کے کارن کشٹ بھی اٹھانا پڑتا ہے۔ کئی مقامات سے شکایت آتی ہے۔ کہ ہمارے ہاں سال میں ایک ہی بار اپدیشک گیا ہے۔ مگر دوسری جانب دھن بھیجنے کا یہ حال ہے۔ کہ بجٹ کا پورا کرنا بہت کٹھن نظر آ رہا ہے۔ جب تک بجٹ کے مطابق دھن نہ آوے۔ موجودہ اپدیشکوں کا اسٹاف بھی کس طرح رکھا جا سکتا ہے۔ چہ جائیکہ مانگ کے مطابق اپدیشک اور بھجنیک رکھنا۔ ان سب ضرورتوں کو انوبھو کرتے ہوئے آریہ سماجوں کا کیا کرتویہ ہے یہ وہ خود وچار لیں۔ آریہ سماج ایک جاگرت سوسائٹی ہے۔ اور وہ ضرورتوں کا اندازہ بخوبی لگا سکتی ہے اس لئے میں بل پوروک پرارتھنا کرتا ہوں کہ ہر ایک آریہ سماج اپنے اپنے بھاگ کا ویدپرچار کا دھن جو اس کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ اور سبھا کے دوسرے فنڈوں کا دھن فوراً ہی سبھا کے دفتر میں ارسال کر دے۔ اگر کسی آریہ سماج کی طرف کسی گذشتہ سال کا دھن بھی دینا بقایا ہو۔ تو وہ دھن بھی بھیج دے۔ آشا ہے۔ کہ میرے نویدن کی جانب آریہ سماجیں توجہ دینگی۔ اور سبھا کے بجٹ کو پورا کرنیکی کرپا کرینگی :۔

(بھیم سین منتری۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون لاہور)

گھرونڈہ تحصیل و ضلع کرنال میں آریہ سماج مندر نہ ہونے کی وجہ سے سبھاسدوں کو سخت دقت درپیش تھی۔ لیکن اب شریمتی اومادیوی بیوہ لالہ کرپارام و شریمتی چندروتی بیوہ شری بدھو شریمتی اومادیوی نے اپنا پختہ احاطہ یعنی مبلغ پندرہ سو روپیہ کا

۴۔ پڑھائی بڑے زور شور سے ہو رہی ہے جملہ برہمچاری تندرست اور خوش و خرم ہیں :۔

(گوپال مکھیہ ادھشٹاتا)

سماج مندر کے لئے زمین کا دان :۔

گورو کل اندرپرستھ کے سماچار :۔

۱۔ اسل گوروکل اندرپرستھ کے سالانہ جلسہ پر جو بھائی رونق افروز ہوں گے۔ وہ گوروکل کو ایک نئے رُوپ میں دیکھیں گے۔ نہایت خوبصورت آریہ سماج مندر تیار ہو چکا ہے۔ گوشالہ کا حلیہ بھی تبدیل ہو چکا ہے۔ باغیچہ شری سوامی رامانند جی مہاراج کی طفیل خوشبودار گلہائے رنگارنگ سے معطر ہے۔ دیگر سبزیاں بھی بافراط پیدا ہوتی ہیں۔ ودیالیہ اور آشرم کی درمیانی پہاڑی چٹان ایک ہموار میدان کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ غرضیکہ اس سال بہت کچھ ترقی ہوئی ہے :۔

۲۔ یہ خیال کہ گوروکل اندرپرستھ کی آب و ہوا خراب ہے۔ بالکل بے بنیاد خیال کیا جانا چاہیئے۔ کیونکہ ڈاکٹر دھرم ویر جی (جو ۱۰ سال یوروپ میں ہیلتھ آفیسر رہ چکے ہیں) اس مقام کو ایک آدرش سمٹان قرار دیتے ہوئے گوروکل کے لئے بالکل موزوں مانتے ہیں۔ بشرطیکہ پانی کا انتظام بالکل مکمل ہو جائے۔ نیز ڈاکٹر تلسی رام جی کی رائے میں یہاں کا پانی شہر دہلی کے تمام کنوؤں سے اچھا ہے۔ دونو معزز ڈاکٹروں نے پانی کو صاف اور شفاف بنانے کی جو نصیحت کی ہے۔ اس کے مطابق نل لگوائے جانے کی تجویز ہے۔ اس کام کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ دہلی والوں کا یہ گوروکل ہے۔ کیا اہالیان دہلی اس چھوٹے سے فرض کو سرانجام دینے میں قاصر رہیں گے؟

۳۔ محکمہ تعلیم میں بھی امسال خاص ترقی ہوئی ہے مہاشے نارائن جی (جو کرتیاگ کی ایک مجسم تصویر ہیں) برہمچاریوں کو ڈرل اور جمناسٹک کے کرتب سکھلاتے ہیں

پنڈت ہرسکھا دنش کمار جی کے آنے سے ڈرائنگ اور رجسٹری کے کام کی طرف خاص دھیان دیا جا رہا ہے :۔

لالہ چمن لال جی ایم۔ اے انگریزی و تاریخ پڑھانے کے لئے متعین ہوئے ہیں۔ آپ سنسکرت اور انگریزی کے ایم۔ اے ہیں :۔

م

سالانہ چناؤ :۔ آریہ سماج بھوپال والا کا سالانہ چناؤ نمن پرکار سے ہوا :۔

پردھان پنڈت مول راج جی۔ اپ پردھان لالہ ہوشناک رائے جی۔ منتری پنڈت مبارام جی شرما اپ منتری پنڈت ارجند ہرجی شاستری۔ لائبریرین ارجند ہرجی۔ کوش ادھیکش پنڈت مکند لال جی و انترنگ سبھا کے سبھاسد۔ لالہ رام چند جی :۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج دہرہ گوپی پور کا سالانہ جلسہ :۔

دہرہ گوپی پور۔ یکم فروری۔ آریہ سماج دہرہ گوپی پور ضلع کانگڑہ کا اٹھارھواں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ اور ۲۹ جنوری کو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ ۲۶ جنوری کو نگر کیرتن ہوا :۔

۲۷ جنوری کو پنڈت اندر جی ودیا النکار سنا تک گوروکل کانگڑی۔ پنڈت مہندر ناتھ جی سدھانت وشارد اور پنڈت سر پال جی سدھانت بھوشن کے ویاکھیان ہوئے۔ رات کو ۸ بجے سے گیارہ بجے تک ہندو سوشل سدھار کانفرنس ہوئی۔ جس میں متفقہ ریزولیوشن پاس کئے گئے :۔

۱۔ لڑکیوں کے عوض روپیہ لینے کی رسم شاستر وردھ ہے :۔

۲۔ بیٹہ کی رسم دھرم شاستر کے خلاف ہے :۔

۳۔ چھوٹی عمر کی شادی کی رسم مذمتیہ ہے :۔

۴۔ گورنمنٹ کو شاردا ایکٹ پر پورا پورا عمل کرنا چاہیئے :۔

۲۸ جنوری کو دوپہر کے وقت لالہ دیوراج کے ویاکھیان کے بعد لڑکیوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ رات کے وقت اچھوت ادھار کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں متفقہ ریزولیوشن پاس ہوئے :۔

۱۔ اچھوت ہندو جاتی کی پیشانی پر ایک بدنما دھبہ ہے :۔

۲۔ یونیورسٹی کو علمی جامہ پہنانے کا پورا پورا یتن کرنا چاہیئے :۔

۳۔ ہریجنوں کو پبلک کنوؤں کے استعمال۔ مندروں میں داخلہ زمین کی خرید و فروخت اور سکولوں میں مساوی سلوک کی آزادی ہونی چاہیئے

۴۔ بیواؤں کے کشٹ دور کرنے چاہئیں :۔

۵۔ انمیل شادی آریہ سبھیتا کے خلاف ہے :۔

۶۔ شادی وغیرہ کے موقعہ پر اخراجات کم ہونے چاہئیں :۔

۷۔ فضول اخراجات کی کمی ہونی چاہیئے :۔

۸۔ سیاپہ جیسی بد رسم دور ہونی چاہیئے :۔

۹۔ بیاہ کے موقعہ پر پالکی کی بجائے گھوڑے کا استعمال ہونا چاہیئے :۔

۲۹ جنوری کو کیفیت گوکل آریہ پرائمری سکول کے لڑکوں کو انعامات تقسیم ہوئے۔ اور انجمن گشت

ریاست چمبہ کے ہالیوں کی بھی سُدھ لو

اضلاع گورداسپور۔ کانگڑہ اور ان سے ملحقہ ریاستوں جموں و کشمیر۔ منڈی اور چمبہ میں ڈوم۔ چمار۔ مہیگہ۔ سرہلی۔ بٹوال۔ اور ہالی آدمی ناموں سے پکاری جانے والی پرانے نام اچھوت جاتیوں کے لوگ لاکھوں کی تعداد میں آباد ہیں۔ جن کا بڑا حصہ آریہ سماج کے زیر اثر شدھ ہو کر آریہ سماج و ہندو جاتی کا ایک نمایاں انگ بن چکا ہے۔ شاید ہی کسی گرام میں کوئی پریوار ہوگا۔ جو ابھی شدھ نہ ہوا ہو۔ یہ لوگ زیادہ تر دیہات میں زمینداروں کے ماتحت کھیتی باڑی کے ذریعے اور کچھ اونے اسی دستکاریوں سے اور گھاس وغیرہ بیچ کر اپنا گزارہ کرتے ہیں ٭

آریہ سماج کے تعلق میں آنے کے باوجود جاہل زمینداروں کے ناجائز سلوک اور بے جا تشدد سے ان کے اندر بہت کچھ جاگرتی آ رہی ہے۔ ریاست جموں و کشمیر میں تو مہاراجہ صاحب بہادر کی عنایات خسروانہ سے انہیں عام کنوؤں سے پانی لینے۔ مندروں میں جا کر دیو درشن کرنے اور سرکاری سکولوں میں اُن کے بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کی عام اجازت ہو گئی ہے۔ اور بعض حالات میں بطور حوصلہ افزائی انہیں خاص وظائف دیئے جاتے ہیں ٭

ریاست منڈی کے بیدار مغز راجہ صاحب نے بھی ان لوگوں کے لئے ایسی ہی مراعات مہیا کر کے نہایت دریا دلی اور رعایا پروری کا ثبوت دیا ہے۔ اور ان اصلاحات کی بدولت اُن کی رعایا کے اندر بھی چھوت چھات کا جذبہ مفقود ہو رہا ہے مگر افسوس ہے کہ رحمدل اور رعایا پرور راجہ صاحب بہادر ریاست چمبہ کی ہالی کہلانے والی غریب رعایا راٹھیوں و دیگر اونچی ذات کے براہمنوں اور راجپوتوں وغیرہ کے مظالم کا ویسے ہی شکار ہو رہی۔ جیسے کہ ستر سال پہلے تھی۔ اور ان کے لئے راجہ کی طرف سے ابھی اصلاحات کے اجراء کا تا حال کوئی اعلان ہوتا نہیں سُنا جس سے کہ اُن کی طرف نفرت کا دھاوا کسی طرح کم ہو۔ ان غریب لوگوں کے لئے غالباً سو سال کے پرانے زمانے سے یا اس سے بھی پہلے جہالت کے زمانے کی جو تین پابندیاں لگی ہوئی ہیں۔ ان سے بھی ان غریبوں کا ابھی تک چھٹکارا نہیں ہوا۔ اور اگر کسی مجبوری کی حالت میں یا شادی غمی میں پھنسے ہونے کے کارن کوئی شخص ان کا پالن نہ کر سکے۔ اور گاؤں کے نمبردار بڑواری وغیرہ ادنیٰ اہلکار یا اہلکار اس کے متعلق رپورٹ کر دیں۔ تو تعجب نہیں۔ بلکہ اکثر مجسٹریٹ انہیں سزائیں دیتے ہیں۔ وہ تین پابندیاں یہ ہیں :-

۱ـ زمینداروں کو بلتیرا مہیا کرنا۔ بلتیرا ایک قسم کی رسی ہوتی ہے۔ جو مویشیوں کی انتڑیوں سے بنائی جاتی ہے۔ اور ہل اور پنجالی کو آپس میں باندھنے کے کام آتی ہے ٭

۲ـ زمینداروں کی شادی غمی کے مواقع پر نقارہ اُٹھانا ٭

۳ـ مرے ہوئے مویشیوں کو اُٹھانا۔ اور ان کی کھال کھینچنا ٭

ان رواجات کی پابندی نے ہالیوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ تعجب کا مقام ہے۔ کہ ریاست چمبہ کے موجودہ عدل پسند حکمران کے راج میں خصوصاً اس وقت جبکہ بیدار مغز معاملہ فہم اور تجربہ کار والیٔ ریاست کے وزیر اعظم بھی ایک بیدار مغز، معاملہ فہم اور تجربہ کار سجن ہوں۔ رعایا کے غریب طبقہ کے ساتھ اس روشنی کے زمانے میں سینکڑوں سالوں کے پرانے رواجوں کی پابندی کے لئے اس قسم کے بے جا اور بعید از انصاف سلوک کو روا رکھا جائے ٭

اب جبکہ مہاتما گاندھی کے کٹھور برت سے پیدا شدہ اندولن نے کروڑوں ہندوؤں کے دل سے اس اچھوت پن کے علبہ کو اُٹھا دیا ہے۔ دیسی ریاستوں کے بہت سے نیک دل حکمران اس اچھوت پن کی لعنت کو اپنے راج سے دُور کر رہے ہیں۔ اور انگریزی راج میں بھی اچھوت کہلانے والے لوگوں کے لئے پبلک سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے۔ عام کنوؤں سے پانی بھرنے۔ اور جنوبی ہند جیسے کٹر ہندو علاقوں میں جہاں اچھوتوں کے لئے اپنی شکل دکھلانا بھی جرم کے برابر تھا۔ عام سڑکوں پر چلنے کی۔ اور دیو درشن کی بھی اجازت ہو رہی ہے۔ تو اُمید کرنی چاہئے۔ کہ ریاست چمبہ میں راجہ صاحب بہادر کی فیاضی اور معدلت گستری کا ہاتھ بھی ان غریبوں کی طرف جلد سے جلد دراز ہوگا۔ اور مذکورہ بالا رسوم کو مٹانے کے علاوہ ان لوگوں کے بچوں کے لئے سرکاری مدارس میں کھلے طور پر تعلیم پانے۔ سرکاری کنوؤں اور باولیوں سے پانی حاصل کرنے۔ اور مندروں میں جانے کی اجازت کا اعلان کیا جائے گا۔ جیسے کہ دیگر ریاستوں میں ہو رہا ہے ٭

گیان چند سکرٹری دیانند دلت اُدّھار سبھا۔ لاہور

دلت اُدّھار سمیلن

راجپوتانہ تھا مدھیہ بھارت کے نواسیوں کو یہ جان کر اتینت ہرش ہوگا۔ کہ آگامی تاریخ ۲۸۔۲۹ فروری کو پرانتک دلت اُدّھار سمیلن اجمیر میں ہوگا۔ دلتوں کی ورتمان میں جیسی اوستھا ہے۔ ان کو اُنت بنانے کا جو بھارت ویاپی اندولن چل رہا ہے۔ ایسی اوستھا میں پرانت کے دلتوں کی اوستھا اُنت کرنے کے لئے یہ شُبھ آیوجن کیا جا رہا ہے۔ اس سمیلن کی سپھلتا راجپوتانہ کے دلتوں تتھا دلت اُدّھار کے پریمیوں پر نربھر ہے ٭

اپنے اپنے گرام نگر کے دلت بھائیوں کو اس سمیلن کی سُوچنا دے کر ادھک سے ادھک سنکھیا میں پہنچانے کی پربندھ کریں۔ ساتھ ہی پرتیک دلت بھائی کو چاہئے۔ کہ اس جاتی نرمان کے شُبھ اوسر پر ضروری کاریہ کو تلانجلی دے کر سمّلت ہو۔ دلت اُدّھار سمیلن سمبندھی پرستاو ۲۰ فروری تک آ جانے چاہئیں ٭

منتری سواگت کارنی سمتی۔ اجمیر

"آریہ" کا رشی بودھ نمبر

آریہ پُرشوں کو یہ سُن کر مسرت ہوگی۔ کہ امسال "آریہ" کا رشی بودھ نمبر ۲۳ فروری کو شیو راتری کے رن ڈری آب و تاب سے شائع ہوگا۔ "آریہ" کا یہ نمبر ہر سال اخباری دُنیا میں ایک ممتاز درجہ رکھتا ہے۔ اور اسے آریہ پُرش نہایت دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔ امسال بھی اس میں آریہ سماج۔ رشی دیانند اور دیگر انیک سدھانتوں سے تعلق رکھنے والے مضامین کا کافی ذخیرہ ہوگا۔ قیمت

ओ३म

प्रकाश

रجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

ایڈیٹر
کرشن
بی اے

قیمت
سالانہ للعہ
ششماہی ۲ ؎
ممالک غیرسے ۱۱ ؎
فی پرچہ ۱

THE PRAKASH LAHORE

جلد ۲۹	۱۸ پوہ سمت ۱۹۸۹ مطابق یکم جنوری ۱۹۳۳ء دیانند آبد ۱۰۸ SUNDAY 1st JAN 1933	نمبر ۱

اوم

ویدامرت

राजदेजन्मग्रसमं चक्षु प्राणमजग्रसम्।
अङ्गान्यजग्रसं सर्वा रात्री नामतिशर्वरि ॥ अथर्व-

ارتھ۔ (राजदेजत) ادھر ادھر پڑی ہوئی ہر ایک وستو کو (अजग्रसम) میں نے سنگرہ کر لیا ہے۔ (चक्षु) نیتر اور (प्राणम) پران مارگ (नासिका) کو (अजग्रसम) میں نے گرہن کر لیا ہے۔ اور (रात्रीनाम) اے رات کی مرحبہ (अतिशर्वरि) انتت ندھکاریں (सर्वा) سب (अङ्गानि) انگوں کو (अजग्रसम) میں نے مقام لیا ہے۔

رات کو سوتے وقت ہر ایک انسان کے لئے یہ شکشا ہے۔ کہ وہ اپنی ہر ایک وستو کو سنبھال لیوے۔ اور تمام جسمانی اعضا کو بھی ہوشیاری کے ساتھ ٹھیک کر لیوے۔ جس طرح ایک مالدار آدمی اپنے ملازموں کے ذریعے اپنے تمام مال و اسباب کو محفوظ رکھتا ہے۔ اسی طرح ایک سادھارن آدمی اپنی ہر ایک چیز کو خود سنبھال کر سوتا ہے۔ ایشور نے دن کار بار کرنے کے لئے اور رات آرام کے لئے بنائی ہے۔ دن میں کار بار کرنے کے لئے ہر ایک چیز کام میں آتی ہے۔ ہر ایک چیز حرکت میں ہوتی ہے۔ لیکن اگر دن بھر میں کام کے بعد رات کو سوتے وقت تمام چیزوں کو ان کے اصلی استھانوں پر نہ رکھا جائے۔ تو پھر دوبارہ دن کے وقت ان کے ڈھونڈھنے میں دقت ہوتی ہے۔ اور وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ بہت کم لوگ ایسے ہیں۔ جو گھروں میں ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی شے کو بھی اس کے مقررہ استھان پر رکھتے ہیں۔ آگ جلانے کے وقت دیا سلائی کا جھٹ پٹ مل جانا آسان نہیں۔ چاقو اور قینچی کا فی الفور دستیاب ہونا بھی سہل نہیں۔ وجہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک چیز کو کام کے وقت جہاں سے اٹھایا جاتا ہے۔ کام کے بعد وہاں رکھنے میں ضرور کوتاہی ہو جاتی ہے۔ اکثر اور پہاڑ کا اس وقت ذور ہوتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ پھر ضرورت کے وقت ان چیزوں کو حاصل کرنے میں گھر کا کونہ کونہ تلاش کرنا پڑتا ہے۔ کسی نے کیا ٹھیک کہا ہے کہ دستور رکھے بیچ ٹھور پر کام سے پر ہو جو باند اس نیم کو کوئی کوئی شکھ ہو۔ آج کل بیاہ شادیوں میں یا جب بجگہ رچا جاتا ہے۔ تو سر ایک بات کے واسطے الگ استھان ہوتا ہے [illegible] ٹھیک چلتی رہے۔ [illegible] ادھر ادھر بکھری ہوئی چیزوں کو سمیٹ کر [illegible] سے براہ راست تعلق رکھنے والے اعضا کا بھی یہی حال [illegible] کے خراٹے لو۔ دن بھر محنت سے کام کرنے کے بعد رات کو اپنی [illegible] تمام [illegible] کام کرنے کی شکتی نہ پاسکو گے ساری چیزیں ادھر ادھر پڑی رہنے سے تو دوسرے ان شکتیوں کو کنٹنٹ کر دو۔ ایسا کرنے سے دن کے وقت کام کرنے [illegible] ہے۔ کہ رات کو سونے سے پہلے اپنی ہر ایک بکھری ہوئی چیز کو سنبھال لو [illegible] طرح لوٹ لیجاتے ہیں۔ اسواسطے یہ آگیا کیگئی ہے [illegible] کام کے لئے تازہ بتازہ ہو سکو۔

(اوم شم) (نرنجن ناتھ)

شری سُوریہ کماری گرنتھاولی کا پرتھم پستک

یوگیشور کرشن

(لیکھک شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے آریہ سیوک)

اس بات کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ ایسا کوئی جیون چرتر لکھا جائے جس سے شری کرشن کے آدرش جیون کا واستوک چترن ہو۔ پنڈت جی نے آریہ بھاشا میں یوگیشور کرشن کا جیون چرتر لکھ کر اس کمی کو پورا کر دیا ہے۔ پنڈت جی ایک بڑے اچھے کوی اور پرسدھ لیکھک ہیں۔ ان کے قلم سے لکھا ہوا یہ جیون چرتر کیسا ہوگا۔ پاٹھک خود اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

یہ پستک ہر ایک آریہ نر ناری کو پڑھنی چاہیے اور آریہ سماجوں کی لائبریریوں میں اس کی ایک ایک کاپی ضرور رہنی چاہیے۔

سُندر چھپائی۔ بڑھیا اینٹک کاغذ پر انڈین پریس میں چھپی ہوئی اُتم جلد۔ قیمت ۲ روپیہ۔

اخبارات کیا کہتے ہیں؟

"لائق مصنف نے بھگوان کرشن کو ان کے اصلی روپ میں سنسار کے سامنے رکھنے کا سپھل پریتن کیا ہے۔ یہ پستک نہ صرف شری کرشن کا جیون چرتر ہی ہے۔ بلکہ اُن کے عہد کا پورا اتہاس ہے"۔

("پرکاش"۔ لاہور)

"کتاب کا اُتم ہونا مصنف کے نام سے ہی جانا جاتا ہے۔ شری کرشن کا چرتر اس ڈھنگ سے لکھ کر ایک نیا رتن پبلک کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ پستک سنگرہ یوگیہ ہے"۔

("آریہ گزٹ"۔ لاہور)

"ہندی میں اپنے ڈھنگ کا کرشن کا یہ پہلا چرت گرنتھ ہے۔ اس میں اتہاس کی درشٹی سے کرشن کا سانگوپانگ چرت منورم شیلی میں انکت کیا گیا ہے"۔

("سرسوتی"۔ الہ آباد)

اخبارات کیا کہتے ہیں؟

"پستک بہت سندر ہے۔ ایک بار آرمبھ کرکے پھر ختم کئے بنا اُٹھنے کو جی نہیں چاہتا۔ انیک پرسنگوں پر پاٹھک کا ہردیہ پھڑک اُٹھتا ہے۔ یہ پستک ہر ایک کرشن پریمی کے ہاتھ میں ہونی چاہیے"۔

("آریہ"۔ لاہور)

"بھاشا اتنی مدھر اور گراہی ہے۔ کہ پستک چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ یہ پستک ہر ایک آریہ پرش کو ضرور پڑھنی چاہیے"۔

("آریہ مِتر"۔ آگرہ)

"بھاشا للت۔ مدھر۔ پرواہی اور سُندر ہے۔ چرت کا پلاٹ اُتم ہے۔ شیلی آکرشک ہے۔ اس کے پڑھنے سے کرشن جیونی کے ساتھ ساتھ تتکالک بھارت کی بھوگولک اور ساماجک سُتھتی کا گیان بھی انیک انشوں میں ہو جاتا ہے"۔

("ارجن"۔ دہلی)

"چاند" الہ آباد کی رائے

"یہ پستک بڑی اُپیوگی ہے۔ واستو میں اب ہمیں گوپیوں کے ساتھ گل بہیاں دے کر راس رچانے والے اور ان کا راستہ روک کر دہی کا دان مانگنے والے کرشن کی ضرورت نہیں۔ اب تو ہمیں شری کرشن کو اسی درشٹی سے دیکھنا ہوگا۔ جس درشٹی سے شری چموپتی جی نے دیکھا ہے۔ پستک کی بھاشا سرل۔ چھپائی وغیرہ اُتم ہے"۔

پتہ:۔ مینیجر پستک رچنا وبھاگ۔ گورُوکل کانگڑی۔ ضلع سہارن پور

نوٹ:۔ یہ پستک شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم انارکلی لاہور سے بھی مل سکتی ہے۔

سنسار کی گتی

ایک عیسائی کا برت

ترچنا پلی - ۲۸ر دسمبر - یہاں کے ڈرائیور عیسائیوں نے محسوس کیا ہے - کہ گرجوں میں ان سے ذلت آمیز سلوک کیا جاتا ہے - اور کر انہیں دوسرے عیسائیوں سے جو اعلےٰ ذاتوں کے ہیں - علیحدہ بیٹھنے پر مجبور کیا جاتا ہے - اس سلسلہ میں یہاں کے ایک ڈرائیور عیسائی نے فیصلہ کیا ہے - کہ اگر گرجوں میں ان کی علیحدگی کو بند نہ کیا گیا - تو وہ بھوکا رہ کر گرجے کے دروازہ پر مرن برت رکھے گا - اس کا نام مسٹر انتھونی سوامی ہے - سرکردہ عیسائیوں نے لاٹ پادری سے اپیل کی ہے - کہ وہ مداخلت کریں ؂

ہریجنوں کو مندروں میں داخلہ کی اجازت دیدی

لائلپور - ۲۸ر دسمبر - آج پنجاب میں مہابیر دل کانفرنس کا اجلاس زیر صدارت لالہ بھگونت ایم - ایل - سی منعقد ہوا - تقریباً ۰۰ا ڈیلیگیٹ شریک تھے - کانفرنس کے ایک ریزولیوشن میں زور دیکر اس بات کا زور دیا گیا - کہ وہ گورو وایور مندر کو ہریجنوں پر کھول دیں - مہاتما جی کے مجوزہ برت پر تشویش کا اظہار کیا گیا - ایک اور ریزولیوشن میں مہابیر دلوں سے درخواست کی گئی - کہ وہ ہریجنوں پر مندروں کے دروازے کھلوا دیں - اور انہیں کنوؤں سے پانی بھرنے کی اجازت دلوانے کی کوشش کریں - یہ ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہو گئے ؂

مسٹر سبھاش بوس کی صحت

مدراس - ۲۸ر دسمبر - شری یت سبھاش بوس نے بلرام پور (لکھنؤ) سے اپنے ایک دوست کو ایک چٹھی ارسال کی ہے - جس میں لکھا ہے - کہ مجھے ابھی تک ۱۰۰ درجہ کا بخار ہو جاتا ہے - جب سے میں مدراس سے آیا ہوں - میرے وزن میں سات پونڈ کی کمی ہو گئی ہے - پیٹ درد اور دیگر شکایات ویسی ہی ہیں ؂

لوڈیوں کی امداد کے لئے پولیس

کلکتہ - ۲۸ر دسمبر - مولوی شفیع داؤدی اور مسٹر

مہاتما گاندھی برت ملتوی کرنیکو تیار نہیں

مسٹر راجگوپال آچاریہ کا بیان - مگر افواہ ہے - کہ برت ملتوی کر دیا گیا

پونہ - ۲۸ر دسمبر - آج ایک پبلک جلسہ میں مسٹر راجگوپال آچاریہ نے کہا - کہ میں نے مہاتما جی سے کہا تھا - کہ آپ برت کو ملتوی کر دیں - کیونکہ گورو وایور کے لوگوں نے بھاری تعداد میں ہریجنوں کے مندر میں داخلہ کے حق میں رائے دی ہے - مہاتما جی نے جواب دیا کہ "یہ تو ٹھیک ہے - مگر ہندوستان کے دیگر حصوں کے متعلق کیا بنا"۔ مسٹر راجگوپال آچاریہ نے اس امر کو واضح کیا - کہ مہاتما جی کا برت صرف گورو وایور مندر ہی کے لئے نہیں - بلکہ اچھوت پن کی بیخ کنی کے لئے ہے - لہٰذا جب تک اس میں کامیابی نہ ہو - برت کو ہمیشہ کے لئے ترک نہیں کیا جائے گا - مسٹر راجگوپال آچاریہ نے لوگوں سے اپیل کی - کہ وہ رائے عامہ پیدا کریں - جس سے والسرائے اچھوت ادھار بل پیش کرنے کی منظوری دینے پر مجبور ہو جائیں ؂

یرودا جیل میں مسٹر کلپائن، مسٹر راجگوپال آچاریہ، مسٹر بہارے لال اور دیگر اصحاب نے مہاتما جی سے ملاقات کی - مہاتما جی آج رات برت کے مسئلہ پر مکمل غور و خوض کریں گے - اور کل ایک بیان جاری کریں گے - یرودا جیل کے باہر افواہ پھیلی ہوئی ہے - کہ باہمی تبادلۂ خیالات کے نتیجہ کے طور پر مہاتما جی نے برت غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا ہے - اور مسٹر کلپائن نے بھی ان کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے برت ملتوی کرنیکا فیصلہ کر لیا ہے ؂

ایچ - ایس سہروردی نے جو آل انڈیا مسلم کانفرنس (لوڈی) کے کرتا دھرتا ہیں - یہاں آل انڈیا مسلم کانفرنس کا ایک خاص اجلاس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا - یہ اجلاس آج "محمد علی پارک" میں جمع ہوا - جس میں چند لوڈی مسلم ریل کا کرایہ اور اپنے اخراجات کر منگوائے گئے تھے - عوام کی تعداد بہت تھوڑی تھی ؂

ابھی لوڈی کانفرنس شروع ہونے لگی تھی - کہ کلکتہ میں رہنے والے سینکڑوں قوم پرست مسلمانوں کے ایک ہجوم نے کانفرنس پر دھاوا بول دیا - اور زبردستی پنڈال میں داخل ہونے لگے - ان کا جلوس بہت بڑا تھا - انکا مطالبہ یہ تھا - کہ کانفرنس والوں کی کارروائی ناجائز ہے -

اس پر لوڈی مسلمانوں نے پولیس کو امداد کے لئے بلایا - اس کے بعد قوم پرست مسلمانوں کے ہجوم کو لاٹھی چارج سے منتشر کیا گیا - منتشر ہو جانے کے بعد انہوں نے کیننگ سٹریٹ میں اپنا ایک جلسہ کیا - جس میں لوڈیوں کے رویہ کے خلاف پروٹسٹ کا ریزولیوشن پاس کیا گیا - اور اعلان کیا گیا کہ جن لوگوں نے یہ ڈھونگ رچا ہے - وہ مسلمانوں کے نمائندے نہیں - اور لوڈیوں نے اپنی جو کانفرنس کی ہے - وہ محض ڈھونگ ہے - اس میں شہر کا کوئی سرکردہ مسلمان شامل نہیں ہوا ؂

مدراس کونسل کا اچھوت ادھار بل

اجمیر - ۲۸ر دسمبر - مسٹر ہربلاس شاردا نے ایک انٹرویو کے دوران میں بیان کیا ہے - کہ میری یہ اطلاع ہے - کہ گورنر جنرل کو ان کے قانونی مشیروں نے مشورہ دیا ہے - کہ وہ مدراس کونسل کے اچھوت ادھار بل کے متعلق غیر جانبدار رہیں ؂

اسمبلی کا اجلاس پنجم فروری کو ہوگا

دہلی - ۲۸ر دسمبر - معلوم ہوا ہے - کہ اسمبلی کا بجٹ سیشن پنجم فروری کو ہوگا - اور وائسرائے افتتاحی تقریر کریں گے ؂

عورتوں کا پردہ دور کرنا

پٹنہ - ۲۸ر دسمبر - عورتوں کے ایک بھاری پبلک جلسہ میں فیصلہ ہوا - کہ عورتوں کا پردہ دور کرنے، شادی کی رسوم میں اصلاح کرنے اور ان میں تعلیم عام کرنے کیلئے پروپیگنڈا کیا جائے - اس مقصد کے لئے ایک انجمن بنائی گئی ہے ؂

مہاتما گاندھی کی رہائی کی شرط

الہ آباد - ۲۸ر دسمبر - "لیڈر" کے سپیشل نامہ نگار نے تار ارسال کیا ہے - کہ سر تیج بہادر سپرو ہندوستان میں پہنچتے ہی سیدھے پونہ جائیں گے - اور مہاتما جی سے ملاقات کریں گے - نامہ نگار یہ بھی لکھتا ہے - کہ وزیر ہند اور لارڈ سانکی نے سر تیج بہادر کو ایک "خفیہ پیغام" دیا ہے - جس میں لکھا ہے - کہ اگر مہاتما گاندھی نے گول میز کانفرنس کے مرتب کردہ آئین پر غور کرنے کا ارادہ ظاہر کیا - تو انہیں اور دوسرے کانگرسی لیڈروں کو رہا کر دیا جائے گا - لارڈ سانکی نے سر تیج بہادر سے یہ بھی کہا ہے - کہ آپ جا کر اپنے ہم وطنوں سے اپیل کریں - کہ وہ آئین مرتب کرنے کے آخری مرحلہ پر تعاون کریں - وزیر ہند اور لارڈ سانکی یہ دیکھنا چاہتے ہیں - کہ مرتب کردہ آئین کو کانگرس منظور کرتی ہے یا نہیں ؂

جنوبی امریکہ میں جنگ

روما ۲۵ر دسمبر - پوپ کی اپیل پر وہ جنگ جو جنوبی امریکہ میں دو قوموں کے درمیان ہو رہی ہے کرسمس ڈے پر اعلانیہ طور پر ملتوی رکھی گئی - اور پوپ کو اطلاع دی گئی ؂

بچے اچھوت ادھار کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟

مہاتما گاندھی کا جواب

نئی دہلی (بذریعہ ڈاک) مہاتما گاندھی نے "چلڈرن ہوزلکے" ایڈیٹر کے اس سوال کا کہ "اچھوت پن دور کرنے کے لئے بچے کیا امداد دے سکتے ہیں" مندرجہ ذیل جواب دیا ہے :-

یرودا سنٹرل جیل
۱۶ر دسمبر ۱۹۳۲ء

پیارے دوست - آپ کی چٹھی ملی - اس تحریک میں بچوں کی بہترین امداد یہی ہے - کہ وہ اپنے استادوں یا والدین کی زیر نگرانی اچھوتوں کے مکانوں میں جائیں - اور وہاں آزادانہ طور پر ان کے بچوں سے ملیں - اچھوت بچے ان کے ساتھ کھیل کود میں شریک ہوں - اگر آپ چاہتے ہیں - کہ اس کام کا پھل ہو تو اسے مقررہ وقت پر باقاعدہ کیا جائے - بے قاعدگی سے کام خراب ہو جائے گا ؂

مسٹر کلپانی کا برت ملتوی کرنیسے انکار

مدراس - ۲۷ دسمبر - مسٹر کلپائن جن سے وعدہ کے طور پر مہاتما جی ۲ جنوری کا برت رکھنے والے ہیں - آج صبح یرودا جیل کو روانہ ہو گئے ہیں - اُنہوں نے ایک انٹرویو میں کہا - کہ محض مدراس کونسل میں ریزولیوشن پیش ہو جانے میں اپنا برت جو ۲ جنوری سے شروع ہو گا ملتوی نہیں کرونگا - لیکن میں مہاتما جی سے مشورہ کرنے جا رہا ہوں - جیسا وہ کہیں گے - ویسا کروں گا - مجھے ان کا حکم بہرحال ماننا ہے ⁂

پندرہ روپے میں ایک بچہ

ناگپور ۲۷ دسمبر - اطلاعات موصول ہوئی ہیں - کہ راجپوتانہ اور سنٹرل انڈیا کی کئی ریاستوں میں اقتصادی حالت بہت خراب ہو گئی ہے - لوگوں کی غریبی کا یہ حال ہے - کہ اکثر دیہات میں لوگ اپنا پیٹ بھی نہیں بھر سکتے ہیں - کئی کسانوں نے اپنے لڑکوں - لڑکیوں اور بہنوں کو بھی فروخت کر دیا ہے - سوراجیہ کے نامہ نگار نے ایسے کسانوں کے نام بھی لکھے ہیں - جنہوں نے پندرہ پندرہ روپوں میں اپنے بچوں کو فروخت کیا - راجوں سے اپیل کی گئی ہے - کہ وہ ان کی مدد کریں ⁂

نواب چھتاری کی میعاد عہدہ میں توسیع

کلکتہ - ۲۷ دسمبر - نواب چھتاری ہوم ممبر یو-پی کے میعاد عہدہ میں یکم مئی ۱۹۳۳ء تک توسیع کر دی گئی ہے ⁂

ایک قیدی بھاگ گیا

امرتسر - ۲۷ دسمبر - معلوم ہوا ہے - کہ ایک ملزم عبدالمجید جسے سہارنپور سے کسی فوجداری جرم کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا - اور امرتسر لایا جا رہا تھا - امرتسر اور جالندھر کے درمیان ٹرین میں سے چھلانگ لگا کر بھاگ گیا ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ پولیس کانسٹیبل جو اُسے گرفتار کر کے لا رہے تھے - سو رہے تھے ⁂

اجمیر کے ہندو اور زمورن

اجمیر ۲۷ دسمبر - مسٹر ہربلاس شاردا کی صدارت میں ہندوؤں کا ایک جلسہ ہوا - جس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ جو ایک سناتنی پنڈت نے پیش کیا - زمورن سے مطالبہ کیا گیا - کہ ہندوستان بھر کے لیڈروں کی بات مان کر اسے اپنے مندر کا دروازہ اچھوتوں پر کھول

گورنر فرانسیسی ہندوستان کی تنخواہ میں تخفیف

پانڈی چری - ۲۷ دسمبر - فرانسیسی ہندوستان کے گورنر کی تنخواہ میں جو گیارہ ہزار روپیہ ہے - ایک ہزار کی کمی کا پرستاو فرنچ انڈیا اسمبلی نے پاس کر دیا ہے - منسٹر نے اعلان کیا ہے - کہ اگر اسمبلی نے یہ فیصلہ کیا ہے - تو مجبور ہو کر - اور اپنا فرض سمجھ کر - ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی تنخواہ ۹۱۰ ،۷ روپیہ تھی - وہ ۱۳۸۲۲ روپیہ کر دی گئی ہے - اس طرح سے کل بجٹ ۴ لاکھ کے قریب ہے ⁂

خاوند کے ساتھ ستی ہو گئی

کانپور - ۲۷ دسمبر - یہاں ستی کا ایک تازہ واقع ہوا ہے - کہ کل ایک معزز نوجوان ہندو کی موت واقع ہوئی - اس کی نوجوان بیوی نے اپنے رشتہ داروں سے درخواست کی - کہ اسے خاوند کے ساتھ ستی ہونے دیا جائے - مگر اُنہوں نے اجازت نہ دی - اس پر اس نے خاوند کے کپڑے پہنے - اور مکان کی چھت پر سے چھلانگ لگا کر عین اس وقت مر گئی - جب خاوند کی ارتھی لے جانے لگے ⁂

مسٹر سبھاش چندر بوس

لنڈن - ۲۵ دسمبر - معلوم ہوا ہے - کہ گورنمنٹ اس بات کے لئے تیار ہو گئی ہے - کہ مسٹر سبھاش چندر بوس کو بحالی صحت کے لئے سوئٹزرلینڈ بھیجا جائے - مگر دو مشکلات پیدا ہو گئی ہیں - ایک کیا وہ خود جانا پسند کریں گے - اور دوسرے موجودہ صحت کی حالت میں وہ سفر کر سکیں گے ⁂

مہاراجہ پٹیالہ کی صحت

لاہور - ۲۷ دسمبر - مہاراجہ پٹیالہ کے ڈاکٹر اطلاع دیتے ہیں - کہ ان کی حالت اچھی ہے - اس لئے ان کی صحت کے متعلق اب بلیٹن شائع نہیں کئے جائیں گے - مہاراجہ نے پچھلے شکروار کو لاہور میں کان کا آپریشن کرایا تھا ⁂

احمد آباد کے ایک کارخانہ میں آگ لگ گئی

حیدر آباد - ۲۷ دسمبر - آج صبح ۲ بجے فائیٹن جننگ ملز میں آگ لگ گئی - نقصان کا اندازہ ۲۵۰۰۰ - ۳۰ لاکھ کے درمیان لگایا جاتا ہے ⁂

زمیندار اور کسانوں میں لڑائی

دہلی ۲۷ دسمبر - ہندوستان ٹائمز کے خاص نامہ نگار نے

لنکا میں مہاتما گاندھی کی جے

ستیہ گرہی مردوں اور دیویوں کی طرف سے اچھوتوں کو مندروں میں جانے سے روکنے کے لئے پکٹنگ

کولمبو - ۱۹ دسمبر - یہاں مندروں میں داخلہ کے متعلق ستیہ گرہ شروع ہو گیا ہے - ستیہ گرہیوں کا پہلا جتھہ شکرداس کی صبح کو سلوادی بنایگر مندر کے سامنے کھڑا ہوا - یہ جتھہ ۴ دیویوں اور دو مردوں پر مشتمل تھا - مندروں میں اچھوتوں کے داخلہ کے لئے سیلون میں گزشتہ سفتہ سے اندولن جاری ہے - اور ستیہ گرہیوں نے فیصلہ کیا ہے - کہ جب تک مندر ہندوؤں کی تمام جماعتوں پر نہ کھول دیا جائے گا - تب تک وہ دن رات مندر پر ستیہ آگرہ کریں گے ⁂

مندر کا دروازہ صبح چار بجے کھلا - اور ستیہ آگرہی مندر میں داخل ہونے کے لئے دروازہ پر آ کر کھڑے ہو گئے - مگر پوجاریوں نے اُنہیں روک لیا - اور کہا - کہ جب تک وہ ان کے تبنیجرسے مندر میں داخلہ کی اجازت حاصل نہیں کریں گے - تب تک اُنہیں اندر نہیں جانے دیا جائے گا - اس پر والنٹیر مندر کے دروازہ پر زمین پر بیٹھ گئے - اس کے بعد چار دیویاں آئیں - ان کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے ⁂

شام تک تماشائیوں کی تعداد بہت بڑھ گئی - اور انتظام قائم رکھنے کے لئے پولیس کی مزید کمک منگانی پڑی - کئی اچھوت جو مندر میں پوجا کے لئے آئے - اُنہوں نے ستیہ گرہیوں کو ناریل پیش کئے ⁂

مندر کے پوجاریوں نے اس مطلب کا بیان دیا ہے - کہ ہندو رواجات اچھوتوں کو مندر میں داخلہ کی اجازت نہیں دیتے - اور اگر ہندوستان نے ان کے حق کو تسلیم کر لیا - تو ہم بھی کر لیں گے ⁂

ایک زمیندار اور اس کے کسانوں میں لڑائی

ایک زمیندار اور اُس کے کسانوں میں لڑائی ہو گئی - وجہ یہ بیان کی گئی ہے - کہ زمیندار زمین کا مالیہ لینے پر اصرار کرتا تھا - مگر کسان نہیں دے سکتا تھا - جب زمیندار آیا - تو اُس کی دیہاتیوں سے لڑائی ہو گئی - اُس نے گولی چلا دی - جس سے ایک کسان ہلاک ہو گیا ⁂

فیڈریشن ۱۹۳۵ء میں

مدراس ۲۷ دسمبر - "ہندو" کے نام خاص پیغام کے دوران میں سر تیج بہادر سپرو فرماتے ہیں - کہ مجھے توقع ہے - کہ ۱۹۳۵ء میں فیڈریشن قائم ہو جائے گی ⁂

یرودا جیل کی اچھوت اُدھار کانفرنس

پونہ ۲۷ دسمبر - یرودا جیل میں اچھوت اُدھار کے متعلق شاستریوں میں جو کانفرنس ہو رہی تھی - وہ بغیر نتیجہ ختم ہو گئی ہے ⁂

بازاری عورتوں کا اخراج

ہاتھرس - ۲۶ دسمبر - ہاتھرس میونسپلٹی نے فیصلہ کیا ہے - کہ بازاری عورتوں کو اور خانوں کو میونسپل حدود میں نہ رہنے دیا جائے - گورنمنٹ نے

سیاسی قیدی کی شادی میں شمولیت

میرٹھ - ۲۶ دسمبر - مقدمہ سازش میرٹھ کے اسیر مسٹر سندر لال جو ۴ سال کی قید بھگت رہے ہیں - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سیشن جج کی اجازت سے اپنی بہن کی شادی میں شمولیت کے لئے یہاں آئے ہیں ⁂

مہاتما گاندھی کی رہائی کی اپیل

مدراس ۲۶ دسمبر - سر مرزا اسمٰعیل دیوان میسور نے "ہندو" کو ایک خاص پیغام ارسال کیا ہے - جس میں وہ لکھتے ہیں :-

"وزیر ہند کی آخری تقریر قابل تعریف ہے - بہتر صورت حالات پیدا کرنے کے لئے مجھے اُمید ہے - کہ مہاتما گاندھی کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیا جائے گا" ⁂

کابل میں ایک مسلمان کو سزائے موت

پشاور - ۲۷ دسمبر - افغانستان سے خبر موصول ہوئی ہے - کہ ایک مسلمان کو جمعہ کو خدا - رسول اور قرآن کو گالیاں دینے کے جرم میں قاضی کے حکم سے سزائے موت دی گئی ہے ⁂

پرکاش لاہور

۱۸- پوہ سمت ۱۹۸۹

"پرکاش" کا نیا ورش

اس پرچہ کے ساتھ "پرکاش" اپنے انتیسویں ورش میں قدم رکھتا ہے۔ اٹھائیس سال تک اس نے نرنتر آریہ سماج کی سیوا کی ہے۔ اس عرصہ میں کئی پریورتن ہوئے۔ لیکن "پرکاش" کی نیتی اور اس کے کاریہ میں کوئی پریورتن نہ ہوا۔ تیز ہوا کے جھکولے آئے۔ لیکن وہ "پرکاش" کو وچلت نہ کر سکے۔ پولیٹیکل اندولن زوروں پر ہوا۔ اور اس کا "پرکاش" پر بھی اثر ہوا۔ لیکن جو راہ اس نے ۱۹۰۵ء میں اختیار کی تھی۔ اس سے نہ بھٹکا :

"پرکاش" آریہ سماج کا لاڈلا اخبار رہا ہے۔ اور اس وقت بھی ہے۔ لیکن مجھے یہ کہنے میں بھے نہیں۔ کہ آریہ پرشوں کے پریم کی ماترا پہلے سے کم ہو گئی ہے۔ آریہ سماج میں جتنے بھی اخبار نکل رہے ہیں۔ وہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہی اپنے جیون کے دن ویتیت کر رہے ہیں۔ ان کی گراہک سنکھیا اتی نیون ہے۔ "پرکاش" ان سب سے زیادہ چھپتا ہے۔ لیکن وہ اپنی اشاعت پر فخر نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ بہت زیادہ نہیں۔ یہ بھی ایک سبق آموز بات ہے۔ کہ جہاں لوگوں میں اخبار بینی کا شوق بڑھ رہا ہے۔ اور پولیٹیکل اخبارات ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو رہے ہیں۔ وہاں آریہ اخباروں کی گراہک سنکھیا کم ہو رہی ہے۔ ان کے گراہک تو پہلے بھی آریہ پرش ہی تھے۔ دوسرے نہ تھے۔ تو کیا انہیں اپنے دھارمک پرچوں کے سوادھیائے کا شوق کم ہو گیا ہے؟ اس کے سوا کیا پرینام نکالا جا سکتا ہے۔ اگر آریوں کی تعداد میں کمی ہو جاتی۔ تب بھی آریہ سماچار پتروں کی گراہک سنکھیا کا کم ہونا سمجھ میں آ سکتا تھا۔ لیکن آریوں کی تعداد تو بڑھ رہی ہے گت ورش گننا نے آریوں کی سنکھیا میں وردھی دکھلائی ہے :

آریوں کی سنکھیا بڑھ رہی ہے۔ لوگوں میں اخبار بینی کا شوق بھی بڑھ رہا ہے۔ لیکن آریہ اخباروں کی گراہک سنکھیا کم ہو رہی ہے۔ یہ کیوں؟ کیا ان کی دلچسپی میں کوئی فرق آ گیا ہے؟ نہیں۔ کیونکہ ان کی نیتی میں کوئی بھید نہیں آیا۔ وہ تو اب بھی اپنے سارے کے سارے پرشٹ آریہ سماج کے ارپن کرتے ہیں۔ اس لئے چاہے تلخ ہی ہو۔ لیکن سچائی یہی ہے۔ کہ آریہ پرشوں کو اپنے دھارمک پرچوں کے مطالعہ کا شوق کم ہو گیا ہے۔ وہ اپنا سمیہ اور اپنا دھن پولیٹیکل پرچوں کی نذر کرتے ہیں۔ میں پولیٹیکل اخبارات کے مطالعہ کے خلاف نہیں۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ پرتیک آریہ کو اپنے تئیں باخبر رکھنے کے لئے کسی نہ کسی پولیٹیکل اخبار کو پڑھنا چاہیئے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہوں۔ کہ انہیں آریہ اخباروں کا مطالعہ بھی ضرور کرنا چاہیئے۔ اور کوئی نہ کوئی آریہ اخبار ضرور منگانا چاہیئے :

جو کچھ میں کہہ رہا ہوں۔ اس میں پاٹھکوں کو سوارتھ کی گندھ آئے گی۔ لیکن میں یہ سوارتھ کے بھاؤ سے پریرت ہو کر نہیں کہہ رہا۔ یہ درست ہے۔ کہ آریہ اخبار آریہ سماج کی سہائتا کے بنا نہیں چل سکتے۔ لیکن یہ بھی درست ہے۔ کہ آریہ سماج بھی ان کے بنا نہیں ٹھہر سکتا۔ دنیا بھر میں کوئی سوسائٹی چاہے وہ مذہبی ہو۔ مجلسی ہو یا ملکی ہو۔ ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک اس کے ہاتھ میں اخبارات کا زبردست ہتھیار نہ ہو۔ اخبارات مہذب دنیا میں ایک زبردست طاقت تسلیم کئے گئے ہیں۔ انگلستان میں انہیں

"Fourth Estate"

کا خطاب دیا گیا ہے۔ یعنی بادشاہ۔ ہاؤس آف کامنز اور ہاؤس آف لارڈز کے بعد وہ چوتھی طاقت ہیں۔ جنگ یورپ میں انہوں نے اپنی اپنی گورنمنٹوں کے لئے وہ کام کیا۔ کہ اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ یہ اچھا ہو یا بُرا۔ لیکن ان میں یہ طاقت ہے۔ کہ سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنا کر دکھا [illegible]

سول نافرمانی کی تحریک جاری ہے۔ ہزاروں استری اور پرشوں نے جیل بسا دلئے۔ گورنمنٹ کے لئے بڑے بڑے نازک موقعے آئے۔ لیکن انگلستان کے اخبارات اپنے پاٹھکوں کو لگاتار یہی بتلاتے رہے۔ کہ تحریک مر رہی ہے۔ بعض نے یہ بھی لکھ دیا۔ کہ مر گئی ہے۔ چنانچہ انگلستان کے عوام اس لحاظ سے ہمیشہ اندھیرے میں رہے ہے۔ یہ تو ایک مثال ہے۔ ہندوستان میں جو بھی پولیٹیکل تحریک چلتی ہے۔ انگلستان کے عوام کو عام طور پر اس سے بے خبر رکھا جاتا ہے :

غرض یہ کہ اخبارات ایک طاقت ہیں۔ اور آریہ سماج اگر چاہے۔ کہ ان کے بنا کام چلا سکے۔ تو ناممکن ہے۔ اگر وہ کمزور ہو گئے۔ تو آریہ سماج بھی کمزور ہو جائے گا۔ اس لئے کسی اور بھاؤ سے نہیں۔ تو اپنی رکھشا اور اپنی اُنتی کے بھاؤ سے ہی اُسے آریہ اخباروں کو جیوت اور شکتی شالی رکھنا چاہیئے۔ اگر ان میں کوئی نقص ہو۔ تو اسے دور کرنا چاہیئے۔ قابلیت کے لحاظ سے معیار پر پورے نہ اُترتے ہوں۔ تو معیار کو بلند کرنا چاہیئے۔ مجھے کھشما کیا جائے۔ اگر میں کہوں۔ کہ آریہ اخباروں کی موجودہ حالت سے ہی کسی نے آریہ سماج کے متعلق رائے قائم کرنی ہو۔ تو وہ رائے نہایت ادنےٰ بنے گی۔ کوئی بھی شخص یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ ہم یہ کیسے مان لیں۔ کہ آریہ سماج ترقی کر رہا ہے۔ جب کہ اس کے اخبار نیچے کو جا رہے ہیں۔ میرے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔ آریہ اخباروں کے تنزل میں مجھے سب سے بڑا خطرہ یہ نظر آتا ہے۔ کہ جو لوگ ان کا باقاعدہ مطالعہ نہیں کرتے۔ آریہ سماج میں ان کی دلچسپی کم ہوتی جاتی ہے۔ اور آخرکار وہ نام ماتر آریہ رہ جاتے ہیں :

میرا نمر نویدن یہ ہے۔ کہ ایک ایک آریہ کو آریہ اخباروں کی اُنتی میں دلچسپی لینی چاہیئے۔ ہر ایک آریہ کو کوئی نہ کوئی آریہ اخبار خریدنا چاہیئے۔ اس میں چاہے میرا سوارتھ ہو۔ اور دوسوارتھ بھی موہ وش۔ لیکن میں آریہ جگت کی سرپرستی کے لئے "پرکاش" کا نام پیش کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس ایک اخبار کے مطالعہ سے آریہ پرشوں کو وہ سب کچھ مل جاتا ہے۔ جو ایک ہفتہ وار اخبار کے ذریعہ انہیں مل سکتا ہے۔ وہ "پرکاش" کا دوسرے اخباروں سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اگر انہیں یہ سب سے اچھا اخبار نظر آئے۔ تو وہ اس کے خریدار بن جائیں۔ دوسرا کوئی اخبار "پرکاش" کا کسی اور بات میں مقابلہ کر سکے۔ تو کر بھی سکے۔ لیکن اس بات میں کیسے کرے گا۔ کہ اس نے اٹھائیس سال تک آریہ سماج کی لگاتار سیوا کی ہے۔ جو کچھ میں نے کہنا تھا۔ کہہ دیا۔ انتم نویدن یہ ہے۔ کہ اس پرچہ کے ساتھ "پرکاش" کے جیون میں ایک نئے ورش کا آرمبھ ہوتا ہے۔ یدی آپ کو اس سے پریم ہے۔ اور آپ اس کے جنم دن پر کوئی تحفہ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ تو میں آپ سے کہوں گا۔ کہ آپ اس کے پریمیوں کی سنکھیا کو بڑھانے کا یتن کریں۔ اس سے آپ اس کا تو اُپکار کریں گے ہی۔ اس کے ساتھ ہی آریہ سماج کی سیوا بھی کریں گے۔ کیونکہ ایسی بیسیوں مثالیں موجود ہیں۔ جن میں لوگ محض "پرکاش" کے مطالعہ سے آریہ سماجی بن گئے۔ اور ایسے درڑھ۔ کہ اُن کی شردھا میں کسی وقت شتھلتا نہیں آئی :

"کرشن"

پروداجیل میں کانفرنس

پروداجیل میں مختلف خیال کے سناتنی پنڈتوں اور مہاتما گاندھی کے درمیان اچھوت اُدھار کے سمبندھ میں بات چیت ہو رہی ہے۔ پنڈت لکشمن شاستری جوشی نے جو اچھوتوں کے مندروں میں داخلہ کے حق میں ہیں۔ کہا۔ کہ آج کل کے نام نہاد اچھوت وہ نہیں۔ جن کا شاستروں میں ذکر آیا ہے۔ سمرتی نے صرف اُن لوگوں کو اچھوت قرار دیا ہے۔ جو مہا پاپی ہوں۔ بد اخلاق ہوں۔ اور شرارت آمیز طریقوں سے کام لیں۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ شاستروں [illegible]

اطلاق آج کل کے برائے نام اچھوتوں پر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے انہیں بلا روک ٹوک مندروں میں داخلہ کی اجازت ہونی چاہیئے :

شاستری جی ایک چوٹی کے ودوانوں میں سے ہیں۔ اور شاستروں کے ماہر ہیں۔ کیا ہم یہ خیال کریں۔ کہ ان کا یہ کتھن دھرم کے ان ٹھیکیداروں کی جو مندروں پر قبضہ کئے ہوئے ہیں۔ آنکھیں کھول دے گا۔ اور انہیں پتہ لگ جائے گا۔ کہ وہ صحیح راستہ سے کس قدر دور چلے گئے ہیں :

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں [illegible]

مہاتما گاندھی کی جان بچاؤ!

۲ / جنوری کا دن قریب آ رہا ہے۔ یہ وُہ دن ہے۔ جب کہ منتری بہت کلپن اپنی پرتگیا انوسار برت شروع کریں گے۔ اور مہاتما جی اس میں ان کا ساتھ دیں گے۔ اگرچہ جنوبی ہندوستان میں مندروں کو کھلوانے کے لئے زبردست اندولن ہو رہا ہے۔ لیکن یہ کہنے کے قابل نہیں کہ سمسیا پہلے سے کچھ کم جٹل ہو گئی ہے۔ ارد گرد کے علاقوں سے جو لوگ گوروویور مندر میں جاتے ہیں۔ ان سے پوچھا گیا۔ کہ اس مندر کا دروازہ ہریجنوں کے لئے کھولا جائے یا نہ۔ اس وقت تک جو اعداد و شمار آئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۷۰ فیصدی لوگ تو ہریجنوں کے مندروں میں جانے کے حق میں ہیں۔ اور ۳۰ فیصدی خلاف۔ اس سے یہ تو سپشٹ ہو گیا کہ بہو پکش ہریجنوں کو دیودرشن کی آگیا دینے کے حق میں ہے۔ اور اس پر جتنا ہرش کیا جائے۔ کم ہے۔ لیکن اس کا دوسرا پہلو بھی ہے۔ وُہ یہ۔ کہ اب مہاتما جی کو برت اوشیہ رکھنا ہو گا۔ اُنہوں نے کہا تھا۔ کہ اگر رائے لینے کے بعد یہ معلوم ہو جائے۔ کہ مندر میں جانے والوں کا بہو پکش ہریجنوں کو دیو درشن کی اجازت نہیں دینا چاہتا۔ تو میں برت نہ رکھوں گا۔ اور منتری بہت کلپن سے بھی کہوں گا۔ کہ وُہ بھی اس کا وچار تیاگ دیں۔ لیکن اب تو وُہ بات نہ رہی۔ مندر میں جانے والوں نے بڑے بھاری فرق سے یہ کہہ دیا۔ کہ ہریجنوں کو ضرور مندر میں جانے دیا جائے۔

اس لئے مہاتما جی کا ۲ / جنوری سے برت شروع کرنا تو مجھے انیوار یہ پرتیت ہوتا ہے۔ یہ خیال آتے ہی میں کانپ اُٹھتا ہوں۔ کیونکہ وُہ بھینکر پرنام جو اس برت کا ہو سکتا ہے۔ سہتول روپ دھارن کر کے میرے نیتروں کے سامنے آن کھڑا ہوتا ہے۔ ایک طرف میں دیکھتا ہوں۔ کہ مہاتما جی پچھلے برت سے بہت شتھل ہو گئے ہیں۔ وُہ اس یوگیہ نہیں رہے۔ کہ نئے برت کا بوجھ اُٹھا سکیں۔ پچھلے دنوں اُنہوں نے منتری بہت پٹوا دھن کی خاطر صرف چوبیس گھنٹے کا فاقہ کیا۔ اور اس سے وُہ اتنے دُربل ہو گئے۔ کہ اُنہیں سٹریچر پر ڈال کر آم کے درخت کے نیچے لانا پڑا۔ اگر کہیں اُنہوں نے ۲ / جنوری سے برت شروع کر دیا۔ تو کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ پرنام کیا ہو گا۔

سیٹھ گھنشیام داس برلا اور منتری بہت ولبھ داس گاندھی کے لیکھ سماچار پتروں میں پرکاشت ہو چکے ہیں۔ کہ مہاتما جی کی زندگی خطرہ میں ہے۔ اگر اُنہوں نے ایک بار برت شروع کر دیا۔ تو اُن کے جانبر ہونے کی کوئی صورت نہیں۔

دُوسری طرف میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ وِرودھی سنگھٹت ہو رہے ہیں۔ اُنہوں نے "سناتن دھرم خطرہ میں" کی دُہائی دینی شروع کر دی ہے۔ زمورن جس سے اس معاملہ میں بہتر توقع کی جا سکتی تھی۔ بالکل نکما ثابت ہوا ہے۔ اُس کا طرزِ عمل نہایت یاس انگیز ہے۔ کوئی معقول بات سُننے کو تیار نہیں۔ پچھلے دنوں مسٹر للو بھائی سامل داس اُسے سمجھانے کے لئے گئے۔ اُسے ملے بھی۔ لیکن نراش ہو کر واپس آ گئے۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ اس سے آشا چھوڑ دینی چاہیئے۔ اب تو کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ لیجسلیٹو کونسل مدراس۔ اور لیجسلیٹو اسمبلی میں ایسے قانون پیش ہو جائیں۔ جو سب مندروں کے دروازے بلا تمیز سب ہندوؤں کے لئے کھول دیں۔ سناتنی لوگوں کا پکش پات اس قدر بڑھ رہا ہے۔ کہ اُنہوں نے مسٹر للو بھائی کو بھی گوروویور مندر میں جانے سے روک دیا۔ گویا اس مندر میں صرف اچھوت ہی نہیں جا سکتے۔ بلکہ اُچیہ ورن کے وُہ ہندو بھی جنہیں اچھوتوں سے ہمدردی ہے۔ تازہ خبر یہ ہے۔ کہ مسٹر دیودھر پردھان سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی پُونا کو بھی ایک مندر میں قدم رکھنے سے روک دیا گیا ہے۔ سناتن دھرمیوں کی طرف سے جنوری کے پہلے ہفتہ میں کاشی نگر میں ایک کانفرنس ہونے والی ہے۔ جس میں وُہ یہ پرستاو سویکار کریں گے۔ کہ اچھوتوں کو مندروں میں پرویش کی آگیا دینا ہندو دھرم کے وِرُدھ ہے۔ اور مندروں کو بھرشٹ کرنا ہے۔

وہاں آستم سوراج سنگھ کے نام سے ایک سوسائٹی کی بنا رکھی گئی ہے جس کا کام یہ ہو گا۔ کہ اچھوت ہندوؤں کو اپنے ادھیکار پراپت کرنے سے وِنچت رکھے۔ اس سنگھ کی ایک شاخ امرت سر میں بھی قائم کی گئی ہے۔

اس ساری سرگرمی کی غرض و غایت یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ گورنمنٹ اچھوتوں کو ادھیکار دلانے کے لئے کوئی قانون کونسلوں میں پیش ہونے کی اجازت نہ دے۔ لیجسلیٹو اسمبلی اور مدراس لیجسلیٹو کونسل دونو جگہ اس قسم کے قوانین پیش کرنے کے نوٹس دئے جا چکے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ پرائیویٹ بل ہیں۔ اس لئے ان کے پیش ہونے کے لئے گورنر جنرل کی منظوری کی ضرورت ہے۔ اچھوت اُدھار کے وِرودھیوں کا سارا بل اس بات پر لگ رہا ہے۔ کہ گورنمنٹ بل پیش کرنے کی آگیا نہ دے۔ زیادہ زور اس بات پر دیا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ مذہبی معاملات میں بے تعلق رہنے کا اعلان کر چکی ہے۔ اب وُہ اس بل کے پیش ہونے کی اجازت دے کر اس اعلان کی خلاف ورزی کیوں کرتی ہے۔ گورنمنٹ اجازت دیگی یا نہ۔ اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں خود قانون کے ذریعہ مجلسی سُدھار کے حق میں نہیں۔ پرنتو میری یہ پربل سمتی ہے۔ کہ گورنمنٹ اپنے اعلان کی خلاف ورزی کرے گی۔ اگر وُہ بل کے پیش ہونے کی اجازت نہ دے گی۔ اس کو پیش ہونے سے روکنا یہ معنی رکھتا ہے۔ کہ گورنمنٹ بہو پکش کو قانون پاس کرنے سے روکتی ہے۔ یہ تو الپ پکش کا بہو پکش پر اتیاچار ہے۔ تمام مہذب ممالک کی منسٹری اسی اصول پر چلتی ہے۔ کہ لیجسلیچر بہو پکش کی اچھیا انوسار چلے گا۔ گورنمنٹ اپنے آدمیوں کو بحث میں حصہ لینے سے بے شک روک دے۔ اُنہیں رائے دینے سے بھی روک دے۔ اگر بہو پکش بل کے خلاف ہوا۔ تو وُہ خود بخود گر ہی جائے گا۔ لیکن اگر وُہ اس کا طرفدار ہو۔ تو پھر وُہ کیوں پاس نہ ہو؟ آج تو گورنر جنرل سے منظوری لینے کی ضرورت ہے۔ کل کو جب ہندوستان کو ذمہ دار حکومت ملے گی۔ کیا اس وقت بھی الپ پکش بہو پکش پر حکومت کرے گا؟ یہ تو

"Fair field & no favour"

کا سوال ہے۔ اگر بہو پکش اچھوتوں کے مندروں میں داخلہ کے حق میں ہو۔ تو قانون پاس ہو۔ دُوسری حالت میں تو وُہ خود بخود گر ہی جائے گا۔

لیکن کیا گورنمنٹ ان بلوں کو روکنے کی مجاز بھی ہے؟ اس سے پہلے وُہ کئی ایسے قوانین پاس کر چکی ہے۔ جو ہندوؤں کے مجلسی اور مذہبی رواجات پر اثر انداز ہیں۔ سب سے پہلے قانون کی امداد سے ستی کے رواج کو اُڑایا گیا۔ اس کے بعد ودھواؤں کے پنر وواہ کو قانوناً جائز ٹھہرایا گیا۔ اسی قسم کے اور بھی کئی چھوٹے موٹے قوانین پاس ہوئے۔ دُور کیوں جاتے ہو۔ ابھی تین ورش ہوئے۔ جب کہ گورنمنٹ نے "اشٹ ورشا بھویت گوری نو ورشا چ روہنی" کے واکیہ کو لپیٹ ڈال کر قانون پاس کر دیا۔ کہ ۱۴ ورش سے نیچے کسی کنیا کا وواہ نہیں ہو سکتا۔ بالکوں کے وواہ کی عمر ۱۸ ورش مقرر کی گئی۔ اب گورنمنٹ کس مُنہ سے کہہ سکتی ہے۔ کہ میں اچھوتوں کے مندروں میں داخلہ کے بل کی اجازت نہیں دیتی۔

اجازت اُسے دینی پڑے گی۔ اور وُہ دے گی۔ مجھے بھئے ہے۔ تو یہ۔ کہ دیر سے ملے گی۔ گورنمنٹ ہند پرانتیہ سرکاروں سے سمتی لے رہی ہے۔ وُہ ۱۵ / جنوری سے پہلے نہیں آ سکتی۔ اس لئے گورنمنٹ ہند کہیں جنوری کے مدھیہ میں جا کر یہ سمتی سپھر کرنے کے یوگیہ ہو گی۔ کہ وُہ بل کے پیش ہونے کی اجازت دے یا نہ دے۔ اور اس سمیہ تک تو مہاتما جی کا حال بے حال ہو جائے گا۔

ان حالات میں ہر ایک سچے آریہ ہندو کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ وُہ اس اندولن میں شامل ہو جائے جو اس وِشے پر ہو رہا ہے۔ ایک طرف تو وُہ زمورن پر دباؤ ڈالنے کا یتن کرے۔ کہ وُہ اب بھی مندر کا دروازہ ہریجنوں کے لئے کھول دے۔ دُوسری طرف گورنمنٹ پر دباؤ ڈالے۔ کہ وُہ نہ صرف بل کو پیش ہونے کی اجازت ہی دے۔ بلکہ اُسے اسمبلی کے اجلاس کے پہلے ہی دن پیش ہونے دے۔ تاکہ جس قدر جلد ممکن ہو۔ قانون بن جائے۔ اور مہاتما جی کی جان بچے۔ اس وقت تو ہمارے لئے صرف ایک ہی کام ہے۔ اور ہونا چاہئے۔ کہ جس طرح بھی ہو۔ مہاتما جی کی جان بچائیں۔ یہ کام اس لئے بھی آوشیک ہے۔ کہ جس کاریہ کے لئے وُہ اپنی جان کو جوکھوں میں ڈال رہے ہیں۔ وُہ نہایت پوتر ہے۔ اور ہماری ہمدردی کا مستحق ہے۔ آریہ سماج کا تو یہ کام ہے ہی۔ اس لئے اسے مہاتما جی کے ساتھ تدروپ ہو جانا چاہئے۔ تیس ورش ہوئے۔ جبکہ یہ کام اس نے بطور خود شروع کیا تھا۔ آج جب مہاتما جی اس کے سہایک بنے ہیں۔ تو وُہ انکی سہایتا کیوں نہ کرے۔ یہ کام اس کا تھا۔ آج اگر مہاتما جی نے اس میں ہاتھ ڈالا ہے۔ تو وُہ ایک پرکار سے اس کے بوجھ کو ہلکا کر رہے ہیں۔ آریہ سماج کا کرتویہ ہے۔ کہ انکا سواگت کرے اور ان کی سہایتا کرے۔

"کرشن"

مسلمان اچھوت

بعض مسلمانوں اور خاص کر قادیانیوں کو آج کل ہندوؤں اور خاص کر آریہ سماج پر نکتہ چینی کرنے کا مرض ہو گیا ہے۔ خواہ یہ نکتہ چینی کیسی ہی ناموزوں اور بے موقع کیوں نہ ہو۔ کہتے ہیں۔ جب ہندو اچھوتوں کے ساتھ روٹی بیٹی کا سمبندھ نہیں کرتے۔ انہیں مساوی مجلسی حقوق نہیں دیتے۔ تو وہ انہیں اپنے ساتھ ملانے کا کس طرح دعوے کر سکتے ہیں؟ جو شخص خود شیشے کے محل میں بیٹھ کر دوسروں پر پتھر پھینکے۔ وہ خود بھلا کب محفوظ رہ سکتا ہے۔ اسی ضمن میں ہم "الفضل" قادیان مورخہ ۲۵ دسمبر سے ایک اقتباس نیچے درج کرتے ہیں۔ جس سے دنیا کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ قادیانیوں نے مساوات اور رواداری کا کیا ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ لکھا ہے:۔

"میاں محمد اسمعیل احمدی ولد مولوی رحمت اللہ ساکن بلگہ نے اپنی احمدی لڑکی کا رشتہ غیر احمدیوں کے ہاں کر دیا ہے۔ کوئی احمدی اس شادی میں شامل نہیں ہوا۔ میاں محمد اسمعیل کو سمجھایا گیا تھا۔ کہ جو احمدی اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی سے کر دیتا ہے۔ وہ جماعت احمدیہ سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔ کہ غیر احمدیوں کو لڑکی دینا حرام ہے" ٭

گویا غیر احمدی ان لوگوں کی نظروں میں اچھوت ہیں۔ آئندہ مسلمانوں کو یہ نہیں بھولنا چاہئے۔ کہ ہندوؤں میں ہی اچھوت ہیں۔ بلکہ مسلمانوں میں بھی ہیں ٭

کیا اسلام میں شرک نہیں؟

مسلمانوں کا دعویٰ ہے۔ کہ اسلام ہی صرف ایک ایسا مذہب ہے۔ جو وحدانیت کی تعلیم دیتا ہے۔ شرک کو اس میں ہرگز دخل نہیں۔ لیکن ان کا کلمہ ہی اس بات کی دلیل ہے۔ کہ اسلام میں شرک ہے۔ ورنہ اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کے کیا معنی؟ اس کے متعلق مولوی عبد العزیز گرہانی (آسام) نواسی "اہلحدیث" میں لکھتے ہیں "جو مسلمان "یا اللہ" یا "رسول اللہ" کہکر پکارتے ہیں۔ اور ایسا کہنا جائز سمجھتے ہیں۔ ان کا دل صاف نہیں۔ اور وہ شرک کے مرتکب ہوتے ہیں" ٭

ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ انہیں خدا کے برابر سمجھتے ہیں۔ بعض مسلمان تو انہیں خدا پر بھی ترجیح دینے لگ جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔

موجلے ساری خدائی سے محمد مصطفیٰ پہلے
نہ عیسےٰ تھا نہ آدم تھا نہ ظاہر میں خدا پہلے

گویا خدا کا ظہور بھی حضرت محمد کے طفیل ہوا۔ اس پر بھی دعویٰ یہ کہ اسلام شرک سے پاک ہے ٭

استریاں یا پرش

بھارت ورش کو استری جاتی پر ہمیشہ فخر رہا ہے۔ یہی آج تک اس کی لاج کی بہترین محافظ بنی رہی ہیں۔ عام طور پر لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہندو دیویاں بڑی قدامت پسند واقع ہوئی ہیں۔ لیکن ان کے اس دعوےٰ کو بے بنیاد اور باطل ثابت کرنے کے لئے گورو وایور مندر کے متعلق ریفرینڈم کا تازہ نتیجہ کافی ہے۔ کالی کٹ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں ۲۰ ہزار سے زیادہ ووٹ ڈالے گئے۔ ان میں ۹۶۹۳ مردوں کے اور ... ۱۰۴۷۲ عورتوں کے ...

دلتوں کے مندروں کے داخلہ کے حق میں ووٹ ولے ہیں۔ اب ناظرین ہی اندازہ لگائیں۔ کہ کون زیادہ قدامت پسند ہیں۔ عورتیں یا مرد۔ استری جاتی کے دل میں منش ماتر کے لئے ہمدردی اور پریم کا زیادہ بھاو موجود ہے۔ بہ نسبت مردوں کے ٭

غیروں کی شرن میں

"سناتن دھرم پرچارک" میں منشی نور احمد (مشالد پرچہ ہذا کے کاتب یا کوئی اور غیر معروف صاحب ہونگے) کے قلم سے ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ جس کے کچھ شعر ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

"اٹھ سناتن شیر تو اب خواب سے بیدار ہو
ماتری بھومی کے مالک اٹھ ذرا ہوشیار ہو
تو منادر کی حفاظت کے لئے تیار ہو
ہر مخالف کے لئے اب تو سپر تلوار ہو"

افسوس وہ سناتن دھرمی جن کا یہ دعوے ہے۔ کہ ان کا دھرم ایک عالمگیر دھرم ہے آج اپنے مندروں کی حفاظت کے لئے غیروں ...

لکھوا کر اپنے اخبارات میں شائع کرا رہے ہیں۔ یہ کمزوری اور بے بسی! اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ اس قسم کے سناتن دھرمی گمراہ ہو رہے ہیں۔ اپنے دھرم کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ انہوں نے سرو گیہ اور سرو ویاپک پرماتما کو اپنی واحد ملکیت بنا لیا ہے۔ مگر "سناتن دھرم پرچارک" یہ یاد رکھے۔ کہ دیش میں اس وقت جو اگنی پرچنڈ ہوئی ہے۔ یہ تمہارے جیسے دقیانوسیوں کی خود غرضی اور قدامت پسندی کے بوسیدہ قلعوں کا ستیاناس کر کے چھوڑے گی۔ ایک منشی نور احمد نہیں۔ لاکھ ان کی حفاظت کریں کچھ نہ بنے گا۔ مندروں کی حفاظت وہ کریں گے۔ جن کے دل میں پرماتما نواس کرتے ہیں۔ جن کے ہردے میں منش ماتر کے لئے پریم ہے۔ ہری جن اپنے اشٹ دیو کے درشن کو ترسیں۔ اور انہیں اجازت نہ دی جائے۔ کیا اسطرح سے مندروں کی حفاظت ہو سکے گی؟ ہرگز نہیں ٭

الور ایجی ٹیشن

ہمارا خیال تھا۔ کہ مہاراجہ صاحب الور کے مصالحانہ اعلان کے بعد مسلمان ریاست الور کے خلاف ایجی ٹیشن بند کر دیں گے۔ مگر ان ایجی ٹیٹروں سے جو فساد پر آمادہ ہوں۔ یہ امید کہاں۔ کہ وہ ریاست کے خرمن امن میں چنگاری ڈالنے سے احتراز کریں گے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ ریاست کے خلاف زور شور سے ایجی ٹیشن شروع کرنے والے ہیں۔ ادھر یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ سرکار انگریزی اس ایجی ٹیشن کی روک تھام کے لئے تمام احتیاطی کارروائی کر رہی ہے۔ ہندوستان ٹائمز اس خبر کی صحت کا ذمہ دار ہے۔ کہ فیروز پور جھرکا اور گوڑگانواں میں حکام ضلع جتھوں کی روک تھام کے لئے مناسب انتظام کر رہے ہیں۔ فیروز پور جھرکا میں جو ان ایجی ٹیٹروں کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو فوج اور مشین گنوں کا بھی انتظام کیا جائے گا۔ اگرچہ اس خبر کی ابھی تصدیق نہیں ہوئی مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ برٹش انڈین حکام ان ایجی ٹیٹروں کو کھلی چھٹی دینے کو تیار نہیں۔ اس سلسلہ میں ہوم ممبر گورنمنٹ ہند والسرائے سے مشورہ کرنے کلکتہ گئے ہیں۔ افواہ ہے۔ کہ الور ایجی ٹیشن کا خاتمہ کرنے کے لئے کوئی آرڈیننس بننے والا ہے۔ تاکہ یہ ایجی ٹیشن کشمیر ایجی ٹیشن کی طرح بڑھنے نہ پائے۔ اس وقت سنجیدہ مزاج مسلمان لیڈروں کا فرض صاف ہے (اگر وہ اس کا احساس کریں) انہیں چاہئے کہ اپنے ان ہم مذہبوں کو جو خواہ مخواہ ...

سوامی شردھانند جی کی یاد میں

یہ آج روح بخش ہے کس کا صفائے دل؟
معمور سوز و ساز سے ہے ماجرائے دل

احساں شردھانند کا ہندوستاں پہ ہے
ہندوستاں میں گونجتی ہے یہ صدائے دل

شدھی کرم سے اس کی مسیحائی ہو گئی
مردہ جو ہو چکے تھے وہ اس نے جلائے دل

دانش نے اس کی پا ہی لیا سنگھٹن کا راز
صدیوں کے جو پھٹے تھے وہ اس نے ملائے دل

ہندوئے خستہ حال کا وہ آسرا رہا
پستی میں جو گرے تھے وہ اس نے اٹھائے دل

باغ جہاں میں بالیقیں وہ بیمثال تھا
جاں بخش جاں نواز تھی اس کی فضائے دل

دنیائے عاشقی میں یگانہ تھا اس کا عشق
آئے کوئی تو روز ہی دنیا میں آئے دل

راہ وطن میں شوق سے مٹ کر دکھا دیا
جس کو وطن سے عشق ہو وہ یوں بنائے دل

حاصل کیا تھا اس نے یہ مضموں چراغ سے
روشن ہو نام اس کا جو اپنا جلائے دل

"دینا ناتھ"

ہندوؤں کے گورو

گورو شبد آریہ ساہتیہ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ گورو وہ ہے۔ جو دوسروں کی صحیح راستہ پر رہنمائی کرے۔ جس کے دل میں منش مار کے لئے پریم اور ہمدردی ہے۔ اور جگت گورو تو وہ ہے جس کے دُکھ سے یہ آواز نکلے سے

کانٹا چبھے کسی کے تڑپتے ہیں ہم امیرؔ
سارے جہان کا درد ہمارے جگر میں ہے

اس لحاظ سے سوامی دیانند جگت گورو کہلانے کے مستحق ہیں۔ مگر آج کل کے جگت گوروؤں کی اور ہی حالت ہے۔ کرویر مٹھ اور گوردھن مٹھ کے جگت گورو شنکر آچاریوں نے زمورن کو تار بھیجے ہیں۔ کہ اپنے فیصلہ پر ڈٹے رہیں۔ اور اچھوتوں کو گورووایور مندر میں داخلہ کی ہرگز اجازت نہ دیں۔

سناتن دھرمی ہندو ان کو پرماتما کا سمھان کہتے ہیں۔ مگر ان کے گوروؤں کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ پرماتما کے پتروں کو اس کے نزدیک جانے کی اجازت نہیں دیتے۔ اس سے بڑھ کر اور اندھیر کیا ہو سکتا ہے۔ جگت گورو نام تو دھر لیا۔ مگر اس شبد کی مہما۔ کو نہ سمجھا۔ اگر ہندوؤں کے گورو اس قسم کے ہیں۔ تو سمجھو اس کا بیڑا پار ہو چکا! جو خود گمراہ ہوں۔ دوسروں کی رہنمائی کیا کریں گے؟

سفید جھوٹ

"آنند" اپنی ۸ نومبر کی اشاعت میں لکھتا ہے :-

"پنجاب کا دیانندی سماج کس طرح دیانند کے منتویوں کو چھوڑ رہا ہے۔ یہ اب ایک کھلے ہوئے راز کی طرح دنیا پر روشن ہو چکا ہے کہ سوامی دیانند ودھوا وواہ کے مخالف تھے۔ لیکن سماج نے اسے رواج دیا"۔

اس سے بڑھ کر اور سفید جھوٹ کیا ہو سکتا ہے۔ "آنند" کے ایڈیٹر کو اگر سوامی جی مہاراج کی رچی ہوئی پستکیں پڑھنے اور انہیں سمجھنے کی قابلیت نہیں۔ تو یہ نوٹ لکھتے وقت کسی سے پوچھ ہی لیتا۔ کہ سوامی جی نے اس وشئے کے سمبندھ میں کیا سمتی دی ہے۔ کیا دنیا کا کوئی شخص جسے سوامی جی کے متعلق ذرا بھی واقفیت ہو۔ کبھی یہ خیال کر سکتا ہے۔ کہ انہوں نے ودھوا وواہ کی مخالفت کی ہو۔ سوامی جی جیسا بیدار مغز شدھارک جس نے ہندو سماج کی رگ رگ کو ٹٹولا اور ودھواؤں کی شکایت [illegible]

میں انہیں جتنی برائیاں نظر آئیں۔ انہوں نے ان سب کی بیخ کنی کا تہیہ کیا ہوا تھا۔ اور جتنی دیر وہ زندہ رہے۔ ان کے خلاف پرچار کرتے رہے۔ پھر بھلا یہ کب ہو سکتا تھا۔ کہ ودھوا وواہ کی اس وقت جو مخالفت کی جاتی تھی۔ اسے دور کرنے کی کوشش نہ کرتے۔

سدھار کیسے ہو؟

لاہور کے سناتن دھرمی اخبار "آنند" کی یہ سطور ملاحظہ ہوں :-

"ہم بارہا لکھ چکے ہیں۔ کہ اپنے دھارمک کاموں میں گورنمنٹ کی دست اندازی ناقابل برداشت ہے۔ پرچار کے ذریعہ ہی سب سدھار ہونا چاہئے۔ سو ہم اپدیش سے جو کام ہو سکتا ہے۔ وہ قانون سے سرانجام نہیں ہونا چاہئے"۔

ہم مجلسی سدھار میں قانون کی مداخلت کے خواہاں نہیں۔ لیکن جب یہ دیکھتے ہیں۔ کہ پرچار سے کچھ کام بنتا نظر نہیں آتا۔ تو مجبوراً قانون کی شرن لینی پڑتی ہے۔ رہنماؤں سوسائٹی کے انیک نیتاؤں اور سوشل ریفارمروں نے بچپن کی شادی کے خلاف آواز بلند کی۔ اچھوت پن کو دور کرنے کی کوشش کی۔ مگر ہمارے بعض دقیانوسی سناتن دھرمی بھائیوں نے ان کی راہ میں ایسی رکاوٹیں حائل کیں۔ جو دور نہ ہو سکیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ قانون کے ذریعے بچپن کی شادی کو دور کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور شاردا ایکٹ بنا۔ اسی طرح اب اچھوت پن کو دور کرنے کی راہ میں رکاوٹیں ہیں۔ جو قدامت پسند بھائی دور کرنے کو تیار نہیں۔ اس لئے اگر ان رکاوٹوں کو روکنے کے لئے کوئی قانون بن جائے۔ تو کیا حرج؟

"آنند" اور اس کے ہم خیال نہ تو خود کچھ کرتے ہیں۔ نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔ ان کی تو وہی مثال ہے کہ نہ کھیلیں گے۔ نہ کھیلنے دیں گے"۔

میسور اور اچھوت

اس وقت ریاست میسور میں اچھوت پن کے خلاف جو کام ہو رہا ہے۔ وہ واقعی قابل تعریف ہے۔ اچھوت جاتیوں کے بچوں کے لئے دربار کی طرف سے ۹۰ سو سکول کھولے گئے ہیں۔ یہی نہیں۔ بلکہ کونسل میں اچھوت پن کو اڑانے کا ریزولیوشن پاس ہو گیا ہے۔ تاکہ آئندہ بھی کوئی اور ہندوؤں ہم مجلسی لحاظ سے کوئی تمیز نہ رہے۔ [illegible]

کو اس شبھ کام پر مبارک باد دیتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں۔ کہ دیگر ریاستیں بھی چھوت پن کو اڑانے کے لئے عملی کام کریں گی۔ اور اپنی بیدار مغزی کا ثبوت دیں گی۔

اسلام اور تناسخ

"اسلام سے تناسخ کا ثبوت" کے عنوان سے سید حسن شاہ محمدی نے جن کے نصف لاکھ سے زیادہ مرید ہیں۔ ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں قرآن کی آیات سے اس مسئلہ کو ثابت کیا ہے۔ اس سے ہم ذیل کے اقتباسات "پرکاش" کے پاٹھکوں کی دلچسپی کے لئے درج کرتے ہیں۔ لکھا ہے :-

ایک آیت (سورہ ملک) کا ترجمہ یہ کرتے ہیں۔ "انسان بھی مثل اناج اور درخت، سبزی اور جڑی بوٹیوں کے موافق مرنے کے بعد پیدا ہوتا ہے"۔

ایک اور آیت کا ترجمہ کرتے ہیں :-

"جو تم نے پچھلی زندگی میں کیا تھا۔ اس کا نتیجہ یا قسمت تم اب ہو۔ اور جو اب کرو گے۔ وہ تمہارے آگے کی زندگی میں تمہارے سامنے آ جائے گا۔ بس ڈرو تم اگلے اور پچھلے حشر یعنی جنم مرن سے ڈرو۔ اور نیک کام کرو۔ تاکہ ہر زندگی میں سرخرو ہو"۔

وہ مسلمان جو جنم مرن کے مسئلہ کو ایک ڈھونگ مانتے ہیں۔ سوچیں۔ کہ خود ان کا قرآن اس بارہ میں کیا کہتا ہے۔

الہ آباد کانفرنس اور ہندو

اتحاد کے سمبندھ میں آریہ سماج کی پوزیشن صاف ہے۔ وہ صرف ہندوستانیوں ہی میں اتحاد کا حامی نہیں۔ بلکہ تمام جگت کے اتحاد کا خواہاں ہے۔ اس لئے جب ہم الہ آباد کانفرنس کے متعلق کچھ لکھتے ہیں۔ تو اس سے یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ ہم ہندوستان میں سیاسی اتحاد کو نہیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس کانفرنس کے نتائج سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جیسا کہ ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے۔ ہندو گھاٹے میں رہے ہیں کونسلوں کی نشستوں اور سرکاری ملازمتوں کے سلسلہ میں ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ فرقہ وارانہ نیابت کا سوال بالکل ہی اڑا دیا جائے۔ انتخابات مشترکہ ہوں۔ اور ملازمتیں قابلیت کی بنا پر دی جائیں۔ خواہ سب ہندو ہو جائیں۔ خواہ سب مسلمان ہو جائیں۔ لیکن اگر آبادی کی بنا پر اور سوائے کے یہ فیصلہ ہونا ہے۔ تو سب [illegible] کا فیصلہ کیا جائے۔

یہ تو نہ ہو۔ کہ بمبئی۔ مدراس اور یو۔پی وغیرہ میں تو مسلمانوں کو ویٹیج دیا جائے۔ اور پنجاب کے ہندو اس سے محروم رہیں۔ بنگال اور پنجاب میں تو مسلمانوں کی آئینی اکثریت کو قائم رکھا جائے۔ مگر آسام کے ہندوؤں کو آئینی اکثریت نہ دی جائے۔ خیر جو کچھ ہوا۔ اچھا ہے۔ اتحاد تو اچھا خواہ ہندوؤں کو مہنگا ہی پڑا ہے۔ دیکھیں مسلمان کانفرنس کے فیصلوں کو مانتے ہیں یا نہیں!

طلاق بل

ہندو سماج میں شادی کی رسم ایک رسم ہی نہیں۔ بلکہ ایک اٹوٹ سمبندھ ہے۔ اس کی پوترتا پر آریہ جاتی کو ناز ہے۔ ہندو گھر اسلئے جنتی خوشی اور آنند کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ شاید کسی اور مذہب یا فرقہ میں اتنی ہو۔ شادیوں کا کوئی رجسٹر نہیں۔ کوئی قانون نہیں۔ مگر پھر بھی ہندو اس رسم کو نہایت پوتر اور اس سمبندھ کو اٹوٹ سمجھتے ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ کہیں کہیں بری مثالیں بھی ملتی ہیں۔ مگر معدودے چند۔ شاید ہزار میں ایک دو۔ جن لوگوں میں طلاق کی رسم ہے۔ ان کی حالت پوچھئے۔ آج شادی ہوئی۔ دو تین ماہ بعد میاں بیوی میں ذرا سی ناچاقی ہوئی۔ جھٹ طلاق کی سوجھی۔ اور عدالت میں درخواست دیدی۔ شادی کیا ہوئی۔ ایک مذاق بن گیا۔ جب یہ حالت ہے۔ تو نہ معلوم سر ہری سنگھ گوڑ کو طلاق بل پیش کرنے کا کیا شوق چرایا ہے۔ اصلاح کے کئی اور طریق ہیں۔ انہیں اختیار کیا جائے۔ طلاق کی رسم ہندو گھرانوں کی یک جہتی کو درہم برہم کر دے گی۔ اور شادی کی تقدیس پر کلہاڑے کا کام دے گی۔

پوری کا مندر اور اچھوت

ہمیں یہ معلوم کر کے نہایت خوشی ہے۔ کہ ہندوؤں کے مشہور تیرتھ پوری کے مندر کے مہنت نے اچھوتوں کو مندر میں داخلہ کی اجازت دے دی ہے۔ اس مہنت نے خود یہ تحریک شروع کی تھی۔ اس سلسلہ میں وہاں مہنت کی کوششوں سے سناتن دھرمیوں کی ایک کانفرنس بھی منعقد ہونیوالی ہے۔ جس میں اچھوت ادھار کیلئے سناتن دھرم جگت سے زبردست اپیل کی جائے گی۔ کہ وہ ان نام نہاد اچھوتوں کو مندروں میں داخلہ کی اجازت دیکر پُنیہ کی بھاگی بنیں۔ پوری کے تمام علاقہ میں جاگرتی پیدا ہو گئی ہے۔ اور لوگ اچھوت ادھار کے حامی بن گئے ہیں۔ اگر دوسرے شہروں کے مہنت اور سوامی کے [illegible] اس حالت کی بنا پر [illegible]

...ے شتابدی بڑے سماروہ سے آنے والی
...ب ملک کے اوسر پر کل راجستھان اور آریہ
...سماج کی طرف سے اجمیر میں منائی جائیگی ؛
...لے ایک لاکھ آریہ سجنوں کے پہنچنے ۔ اور
...تابدی کا آنند امرت پان کرنے کے لئے ایک
...بشال آریہ نگر پشکر تیرتھ کی طرف بسایا جانا تجویز
...ہوا ہے ۔ جہاں سے پشکر صرف پانچ میل کے
...فاصلہ پر رہے گا ۔ اسی نگر میں بڑا پنڈال بنے گا ؛
...رشی کا نروان سمبندھ ہونے کے کارن یہ
...استھان کتنا آدرنیہ ہے ۔ آریہ جنتا کو بتلانے کی
ضرورت نہیں ؛

...جس کوٹھی میں سوامی جی مہاراج نے
"بھگوان تیری اچھا پورن ہو" کہتے ہوئے بھگوان
...ہے میل کیا تھا ۔ اور اس انتم درشیہ کو سماپت کرنے
...لے کئی بڑے بڑے ناستکوں کو آستک بنا دیا
...۔ وہ کوٹھی اب تک موجود ہے ۔ اور جہاں اس
...مہان آتما کی استھیاں گڑی ہوئی ہیں ۔ یہ ستھان
...قابل دید ہونگے ؛

۵ علاوہ اس کے چتوڑ کا مشہور قلعہ بھی نزدیک
...ہے ۔ اور سنبدھ بھی دلی پتی مہاراج پرتھوی
راج جی چوہان کا تارا گڑھ نامی قلعہ بھی اجمیر میں
...ہے ۔ اجمیر کا ریلوے ورکشاپ بھی خاص
...اہمیت رکھتا ہے ۔ اجمیر آتے ہوئے جے پور کا
خوبصورت شہر بھی راستہ میں پڑتا ہے ۔ یہ سب
...بھی قابل دید ہوگا ۔ پشکر کا میلہ بھی انہی
...دنوں میں ہوگا ؛

... سوامی جی مہاراج کے باغ میں دیانند
...آشرم انا ساگر جھیل کے تٹ پر دیکھنے
...ہوگا ۔ علاوہ ازیں ویدک یتنکا لیہ دیانند
...آشرم ۔ ویدک یتنرالیہ وغیرہ وغیرہ جو شہر میں
...قابل دید ہوں گے ۔ رشی کی سمت ناپن
...سبھا غرضیکہ رشی کی ساری سمپتی کو
...کون آریہ پرش پرسن نہ ہوگا ۔ اس دفعہ
...میں ایسی بھاری رونق ہوگی ۔ جو پہلے کبھی
...میں نہ آئی ہوگی ؛

... اس مہا میلہ پر ایک یگیہ مہان پیمانے پر
...جو آج تک پہلے آریہ جگت میں کبھی نہیں
...اپنی آپ ہی ہوگا ۔ اس کا تخمینہ
...ریوں نے سر دست پانچ ہزار روپیہ کا
...ہے ۔ اس کی موٹی موٹی سامگری یمن
ہے ؛

...زر یعنی گھی ۲۵ من پختہ ۔ چندن دس
...سامگری ۵۰ من پختہ ۔ کھانڈ دس
... چاول پانچ بوری ۔ میوہ ہر قسم ۵ من
... کیسر ۵۰ تولہ ۔ سوجی دو بوری ۔
...ایک بوری ۔ اور گندم پانچ بوری ۔ لکڑیاں
...پختہ وغیرہ وغیرہ ۔ وستر آدی سامان

دیانند نروان ار دھ شتابدی اجمیر

۸ یہاں یگیہ پریمی بہت ہیں ۔ چنانچہ ایک مہانو بھاو نے ۲۵ من پختہ گھی جس کی لاگت ایک ہزار روپیہ ہوتی ہے ۔ دینا سویکار کیا ہے ۔ ایک دوسرے سجن نے ... روپیہ یجر وید سے آہوتی کرانے ... ارپن کرنے کا وچن دیا ہے ۔ یہ لسٹ ان آستا جنک دکھائی پڑتے ہیں ۔ تو بھی آریہ بھائیوں اور انیہ سبھی آریہ پرشوں سے پرارتھنا ہے ۔ کہ وہ وستو دان اور دھن بھیج کر اس میں بھاگ لیویں ؛

۹ رشی کی پتر بھومی رشی کے باغ ... کی سمرتی کو تازہ رکھنے کے لئے ایک پختہ یگیہ شالا بنانے کا نشچے ہوا ہے ۔ اس پر ہزاروں روپے کا خرچ ہوگا ۔ اس لئے آریہ مات سے یہ آشا کی جاتی ہے ۔ کہ اس شبھ کاریہ میں تن ۔ من ۔ دھن سے امداد دیں ۔ اور اپنے اشٹ مترون کی توجہ بھی اس طرف دلانے کی کرپا کریں ؛

۱۰ یہ سب سے نرالی اور انوپم بات نہ ہوگی کہ سیٹھ لادورام جی آریہ پرش پرسن ہوں گے ۔ یگیہ پریمی جن کی آیو اس سمیہ ۸۰ ورش کے قریب ہے ۔ نے ۵۰ روپیہ سے لے کر ۳۰۰۰ تک کی لاگت کے بہت سے یگیہ کرائے ہیں ۔ یگیہ اپ سمتی میں شامل ہیں ۔ اور یگیہ کی سپھلتا کا سارا بھار انہیں کے کندھوں پر ہے ۔ اور آپ پورا پورا سہیوگ دے رہے ہیں ؛

۱۱ اتسو کے موقع پر ایک اکھل بھارت پردرشنی بھی ہوگی ۔ اور ہندو مہا سبھا کا اجلاس بھی مدعو کیا گیا ہے ۔ اس لئے آریہ سجن سمجھ لیں ۔ کہ ان کی کتنی بھاری ذمہ داری ہے ۔ انہیں ابھی سے اپنے اشٹ متروں کو اس مہان یگیہ کی سپھلتا کے لئے پریرت کرنا چاہئے ۔ اور دھن کی سہایتا اتسو کمیٹی کو دینی چاہئے ؛

۱۲ اتسو میں کاریہ کرنے کے نمت لگ بھگ ایک ہزار سویم سیوک یعنی والنٹیروں کی ضرورت ہے ۔ اس لئے ہر سماج اور سیوا سمتی کو چاہئے کہ وہ معتبر اور ایماندار سویم سیوکوں کی فہرست تیار کر کے بھیج دیں ۔ جن کو ضرورت پڑنے پر منا لیا جا سکے ۔ ہر حالت میں محنتی ۔ سیوا میں پریم رکھنے والے ۔ سدا چاری والنٹیر ہی تجویز کرنے چاہئیں ؛

۱۳ راجستھان کی آریہ جنتا سے خاص طور پر اور سب آریہ بھائیوں کی سیوا میں عام طور پر ہمارا نمر نویدن ہے ۔ کہ رشی نے انکے ادھار کے نمت اسی علاقہ میں ومش کا پیالہ پیتے ہوئے اپنے پرانوں کی آہوتی دی تھی ۔ اس لئے اب ان کے امتحان کا موقعہ آ گیا ہے ۔ دیکھیں کہ وہ اپنے کرتویہ کو کیسی خوبصورتی سے نبھاتے ہیں ؛

۱۴ یہاں کے راجاؤں مہاراجاؤں کے شردھا کرنے کے واسطے رشی نروان بد کو پراپت ہوئے ۔ اس لئے رشی کا یہ نروان یگیہ بدی سپھلتا پراپت نہ کریگا ۔ تو کتنے بڑے شرم کا مقام ہوگا ۔ اس لئے راجستھان کے راجہ ادھیراجوں کی سیوا میں خصوصاً اور سروساد ھارن بھائیوں کی سیوا میں عموماً پرارتھنا ہے ۔ کہ تن من دھن کی آہوتی دیکر رشی کی اردھ شتابدی کو ہر پرکار سے کامیاب بنانے کے لئے بیش نے بھاگی بنیں ۔ اور یہی نویدن ہمارا دھرم منڈل کے آریہ مہانو بھاوؤں سے ہے ؛

۱۵ مہاشہ گھیسو لال جی ایم ۔ اے ایڈووکیٹ ور کنور چاند کرن جی ساروائی بی ۔ اے ایڈووکیٹ سیکرٹری پرچار منتری سے پتر ویوہار کریں ۔ اور دھن کی سہایتا بھی انہیں کے نام پر بھیجیں ۔ سٹریان : یو وردھ ماسٹر کنہیا لال جی یگیہ اوپ سمتی کے سیکرٹری ہیں ۔ آپ یگیہ کے لئے اگادھ شردھا اور پریم رکھتے ہیں ۔ اس یدھ صاحب کی ادھینتا میں رات دن اسکے سپھل بنانے میں لگے ہوئے ہیں ۔ اور جس قدر سپھلتا اس وقت تک پراپت ہو چکی ہے سو وہ انہیں کے ادیوگ کا پھل سمجھنی چاہئے ۔ یگیہ سمبندھی کل پتر ویوہار انہیں کے نام پر کیا جائے ؛

۱۶ یہ لیکھ ادھورا رہیگا یدی ہم شری سیٹھ پرمانند جی سورڈا کا ذکر نہ کریں ۔ آپ انتھک پرشرمی رات دن ایک کر کے آریہ سماج کی سیوا کرنے والے سجن ہیں یتنا بدی کاریالیہ کی کلا کو آپ ہی چلانیوالے ہیں ۔ اور نرنتر بھاو سے آریہ سماج کی سیوا کرنا اپنا پرم دھرم سمجھتے ہیں ؛

۱۷ کئی سجنوں نے شتابدی کے سمبندھ میں کچھ

سوامی شردھانند — خوش قسمت انسان

(مہاشہ کرشن کے قلم سے)

سوامی شردھانند جی کے چرنوں میں پہلی بار میں اُس وقت اُپسفت ہُوا۔ جبکہ میں کالج کا ایک ودیارتھی تھا۔ اُس وقت جالندھر کے لالہ منشی رام وکیل پنجاب ہی کے نہیں۔ بلکہ ہندوستان کے مہاتما منشی رام بن چکے تھے۔ وکالت ترک کر کے وُہ گورُوکل کے لئے دورہ کر رہے تھے۔ اُس وقت پنجاب میں ان کی خاص شخصیت سمجھی جاتی تھی۔ کیونکہ نہ صرف یہ کہ وُہ دنیاوی جاہ و حشم کو لات مار کر قومی گداگر بن چکے تھے۔ بلکہ اُنہوں نے ایک۔ ایسا کام کیا تھا۔ جو اس وقت بڑے بڑے سدھارک بھی کرتے ہُوئے کانپتے تھے۔ وُہ یہ کہ اُنہوں نے اپنی لڑکی کی شادی موجودہ ذات پات کو توڑ کر کی تھی۔ میری حیثیت اُس وقت ایک شردھالو یا بھگت کی تھی۔ اُن کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ تو شردھا کے بھاوؤں سے پریرت ہو کر۔ اُس وقت سے لے کر ان کی شہادت کے دن تک مجھے کئی حیثیتوں میں ان کے چرنوں میں بیٹھنے اور ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ لیکن ان تعلقات کی تاریخ میں کوئی ایسا وقت نہیں آیا۔ جب کہ میں فخر کر سکتا۔ کہ میرا ان سے وشیش سمبندھ ہے۔ ان کے جیون کے سارے پہلو میری آنکھوں کے سامنے آتے رہے۔ اور میں کہہ سکتا ہُوں۔ کہ میں ان چند آدمیوں میں سے ہُوں۔ جنہوں نے ان کے کیرکٹر کا نہایت گہرا مطالعہ کیا ہے ؛

خوش قسمت انسان اگر میں نے سوامی جی کے سارے جیون کو ایک فقرہ میں بند کرنا ہو تو میں کہوں گا۔ کہ وُہ نہایت خوش قسمت انسان تھے۔ وُہ پیدا ہُوئے۔ تو سونے کے نہیں۔ تو چاندی کے چمچے منہ میں لئے ہُوئے۔ ان کے پتا ایک اعلےٰ سرکاری عہدے پر تعینات تھے۔ اور ان کا خاندان ایک معزز خاندان سمجھا جاتا تھا۔ چھوٹی عمر میں ہی انہیں رشی دیانند کے درشنوں کا سوبھاگیہ پراپت ہُوا۔ اس ملاقات کا حال انہوں نے اپنے قلم سے لکھا ہے۔ اُس وقت کا نوجوان منشی رام ایشور کی ہستی کا قائل نہ تھا۔ اس وشیہ پر اُس نے رشی سے کچھ پرشن کئے۔ رشی نے اُن کے اُتر دئے۔ جگیاسو دلیل سے ان اُتروں کو کاٹ نہ سکا۔ اس پر اس نے کہا۔ رشی ورا میں آپ کی دلیلوں کا جواب نہیں دے سکتا لیکن کیا کروں۔ میری تسلی نہیں ہوتی۔ رشی نے جواب میں کہا۔ میرا کام تو تمہیں دلیل سے سمجھانا تھا۔

قائل بنائیں گے۔ اور وُہ وقت آیا۔ کہ ناستک منشی رام ایک دردھ آستک بن گیا۔ اور پرماتما کی ہستی پر اُسے ایسا زبردست وشواس ہُوا۔ کہ اس کے ایشور وشواس کے درشن نے ایک عیسائی پادری شری سی۔ ایف۔ اینڈریوز کے دل پر ایسا گہرا اثر کیا۔ کہ اُنہوں نے وشیش رُوپ سے اس کا ورنن اپنے ایک لیکھ میں کیا ہے ؛

آریہ سماج میں وقت آیا۔ جبکہ لالہ منشی رام آریہ سماج میں پروشٹ ہُوئے۔ جس وشواس کے ساتھ وُہ آریہ سماج میں داخل ہُوئے۔ اُس نے ہر موقع پر ان کا ساتھ دیا۔ اور یہی وجہ ہے کہ وُہ بڑے سے بڑے تیاگ کے قابل ثابت ہُوئے ؛

جالندھر میں اُنہوں نے وکالت شروع کی۔ آریہ سماج کے پردھان بنائے گئے۔ جوں جوں وُہ آریہ سماج کی سیوا کئے گئے۔ توں توں ویدک دھرم میں اُن کی شردھا بڑھتی گئی۔ اور اس کا پرینام یہ ہُوا۔ کہ ویدک دھرم کے ہر ایک سدھانت کو اُنہوں نے اپنے جیون میں ڈھالنے کی کوشش کی۔ پنڈت گورودت جی کے متعلق ایک روایت مشہور ہے۔ کہ ایک سجن نے ان کی یوگیتا کی پرشنسا کرتے ہُوئے ان سے پرارتھنا کی۔ کہ آپ رشی دیانند کا جیون چرتر لکھنے کی کرپا کریں۔ اُنہوں نے اُتر دیا کہ میں لکھ رہا ہُوں۔ پرارتھی کو یہ جان کر ہرش ہُوا۔ اور اُس نے پوچھا۔ کہ مہاراج! آپ کتنا لکھ چکے ہیں۔ منی ور نے اس کا جواب یہ دیا۔ کہ میں رشی کا جیون قلم اور دوات سے کاغذی صفحات پر نہیں لکھ رہا۔ بلکہ میں اسے اپنی زندگی میں لکھ رہا ہُوں۔ سوامی شردھانند کے متعلق بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اُنہوں نے رشی کا جیون اپنی زندگی میں لکھنے کی کوشش کی۔ نہ صرف یہ کہ ان کا دماغ ہر وقت یہ سوچتا رہتا تھا۔ کہ ویدک دھرم کے فلاں سدھانت کو کس طرح عمل میں لایا جائے۔ بلکہ وُہ سب سے پہلے خود اس پر عمل کرنے کے لئے بے تاب رہتے تھے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اُنہوں نے آریہ سماج میں وُہ رتبہ پایا۔ جو رشی دیانند کے بعد اور کسی کو حاصل نہیں ہُوا ؛

عمل کے میدان میں ... نے کہا۔ کہ

تھے۔ اس سے میرا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ میدان عمل میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ اس لئے ہر ایک اچھے کام کو شروع کرنے کا یش انہیں پراپت ہُوا۔ وُہ ابھی ۳۲ برس کے ہی تھے۔ کہ ان کی پریہ پتنی کا دیہانت ہو گیا۔ وُہ دُوسری شادی کرنا چاہتے۔ تو کوئی بھی ان کی طرف اُنگلی نہ اُٹھاتا لیکن چونکہ ان کی یہ دھارنا تھی۔ کہ ویدک دھرم ایک سے ادھک پتنی کی آگیا نہیں دیتا۔ اس لئے اُنہوں نے دُوسرا دواہ کرنے سے انکار کر دیا۔ دُوسرے دواہ کو اُنہوں نے پتنی دھرم کے وِرُودھ سمجھا۔ ان کے بچے چھوٹے چھوٹے تھے۔ ان کے پالن پوشن میں انہیں کشٹ بھی بہت ہُوا۔ پرنتو اُنہوں نے ویدک دھرم کے اعلےٰ معیار سے گرنا پسند نہ کیا ؛

اچھوت اُدھار کے میدان میں۔

پتنی کے دیہانت نے اُنہیں آریہ سماج کی سیوا میں پہلے سے بھی ادھک ڈال دیا۔ اپنی سنتان کی طرف سے لاپرواہ ہو کر وُہ اس کا کام کرنے لگے۔ آریہ سماج کے جس بھاگ کو اس وقت گورُوکل پارٹی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس کے بانی درحقیقت مہاتما منشی رام تھے۔

جس وقت آریہ سماج میں تقسیم ہُوئی۔ اس وقت دنیاوی پوزیشن کالج پکش کے ساتھ تھی۔ گورُوکل پکش نہایت کمزور سمجھا جاتا تھا لیکن مہاتما منشی رام کی لگاتار قربانیوں نے گورُوکل پارٹی کو وُہ فروغ دیا۔ کہ وُہ کالج پارٹی سے بہت آگے نکل گئی۔ اور دُنیا کی نظروں میں وہی آریہ سماج سمجھی جانے لگی۔ جالندھر میں رہتے ہُوئے اُنہیں اچھوتوں کے اُدھار کا خیال پیدا ہُوا۔ ۱۸۹۹ء میں سب سے پہلی بار اچھوتوں کو آریہ سماج میں پروشٹ کیا گیا۔ اور یہ مہاتما منشی رام جی کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ اس کے بعد آریہ سماج نے اس کام کو اپنا لیا۔ اور کئی ضلعوں میں اچھوت اُدھار کا کام شروع ہو گیا۔ آریہ سماجیوں کو اس کے لئے بہت سے کشٹ سہن کرنے پڑے۔ لیکن جن کا لیڈر مہاتما منشی رام جیسا بے خوف شخص ہو وُہ مخالفت

مہاتما گاندھی کی بدولت اچھوت اُدھار کا سوال بڑے زور سے پبلک کے سامنے ہے سوراجیوں کے لگاتار اندولن اور مہاتما گاندھی جی کے تیاگ کے کارن آج کروڑوں ہندو اچھوت بھائیوں کو اپنے گلے لگانے کے لئے تیار ہیں لیکن باوجود اس کے مخالفت جاری ہے۔ مخالفت بھی معمولی نہیں۔ بلکہ بڑی سخت۔ ذرا سوچو۔ کہ جن لوگوں نے سنہ ۱۸۹۹ء میں اس کام کو شروع کیا۔ اُنہوں نے کس قدر بھاری خطرہ اپنے اُوپر لیا تھا۔ اور وُہ کیسی زبردست ہمّت کے مالک تھے۔

مہاتما منشی رام نے اچھوت اُدھار کا کام اُس وقت شروع کیا تھا۔ جبکہ کسی کو اس کا نام تک لینے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ آج کہا جاتا ہے۔ اور بجا طور پر۔ کہ اچھوت اُدھار ہماری تمام مشکلات کا حل ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ اُس مہاتما کے متعلق ہمارے جذبات کیا ہونے چاہئیں جس نے آج سے ۳۳ برس پہلے نہ صرف اس سوال کو اُٹھایا۔ بلکہ پورا کر دکھایا۔ اچھوت اُدھار کا جذبہ مہاتما منشی رام کے دل میں سنہ ۱۸۹۹ء میں پیدا ہُوا تھا۔ وُہ اُن کے آخری دموں تک قائم رہا۔ گورُوکل آچاریہ ہوتے ہُوئے اُنہوں نے مگھ جاتی کے دو بچوں کو گورُوکل میں لیا۔ اور اُنہیں ایسے طریق سے رکھا۔ کہ اُنہیں دیکھ کر کسی کو گمان نہ ہو سکتا تھا۔ کہ وُہ اچھوت ہیں۔ سنیاس لیا۔ تب بھی اچھوتوں کی سیوا میں لگے رہے۔ آریہ سماج کی سیوا کے سمبندھ میں اُنہوں نے بیسیوں کام کئے۔ لیکن اگر ان میں سے دو کا انتخاب کرنا ہو۔ تو میں سب سے پہلے گورُوکل کو رکھونگا اور دُوسرے درجہ پر اچھوت اُدھار کو ؛

ورن ویوستھا پر عمل ویدک دھرم جنم سے نہیں۔ بلکہ گُن۔ کرم اور سوبھاؤ سے ورن مانتا ہے۔ مہاتما منشی رام جی کی ہمیشہ یہ کوشش رہی۔ کہ کسی طرح ویدک ورن ویوستھا ستھاپت ہو جائے۔ چنانچہ اُنہوں نے ورن ویوستھا ایک سبھا قائم کرنے کی کوشش کی۔ اسی اُدیش سے اُنہوں نے گورُوکل بھی ستھاپت کیا۔ اور بھی کتنے جتن کئے۔ زندگی کے آخری دنوں میں وُہ لیجسلیٹو اسمبلی میں ایک آریہ میرج بل پاس کرانے کی بھی کوشش کرتے رہے لیکن اُنہوں نے محسُوس کیا۔ کہ ان تمام کوششوں کے باوجود کچھ نہ بنے گا۔ جب تک میں خود نمونہ بن

کا ودّان موجودہ ذات پات کو توڑ کر کیا۔ یہ اپنی قسم کا پہلا ہی ودوان تھا۔ سناتن دھرمیوں نے تو اس کا ورودھ کرنا ہی تھا۔ آریہ سماجیوں کے ایک گروہ نے بھی اس کی مخالفت کی۔ اور کئی دنوں تک ان کا یہ عمل اخبارات میں بحث کا مضمون بنا رہا۔ ان کو روکنے کے لئے کئی اطراف سے کوشش ہوئی۔ لیکن وہ اپنے ارادہ سے نہ ہٹے۔ آج تو ذات پات کو توڑنا ایک معمولی بات ہو رہی ہے۔ کوئی توڑ دے۔ تو اُسے سوسائٹی ڈنڈ نہیں دیتی۔ لیکن اندازہ لگاؤ۔ آج سے ۳۰-۳۲ ورش پہلے یہ کس قدر اخلاقی جرأت کا کام تھا۔ اور جس شخص نے یہ کام کیا۔ وہ کس قدر زبردست آتما کا مالک ہو گا!

گورو کل کی سیوا

مہاتما منشی رام جی نے گورو کل کا ورنن بہت سے آرش گرنتھوں میں پڑھ رکھا تھا۔ اُنہوں نے رشی دیانند کی لافانی کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں بھی پڑھا تھا۔ کہ پراچین آریوں کے بچے گورو کلوں میں شکشا پراپت کیا کرتے تھے۔ رشی نے وہیں شکشا پرنالی کی کچھ تفصیل بھی دی ہے۔ مہاتما منشی رام جی نے اس پر اپنا دماغ لڑایا۔ اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ یہ تعلیم کا بہترین طریقہ ہے۔ جب وہ ایک بار اس فیصلہ پر پہنچ چکے۔ تو اس پر عمل کرنے کے لئے بے تاب ہو گئے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سامنے انہوں نے پرستاو کیا۔ کہ گورو کل کھولا جائے۔ پرستاو منظور ہو گیا۔ لیکن سوال پیدا ہوا۔ کہ اس کی کامیابی کے لئے جو کچھ ضروری ہے۔ وہ کیسے پورا ہو۔ مہاتما منشی رام ان اشخاص میں سے نہ تھے۔ جو گنگا کی راہ تو دکھا دیں۔ لیکن زاد راہ نہ دیں۔ جس کام کو وہ درست سمجھتے تھے۔ اس پر سب سے پہلے آچرن کرنے کو تیار ہو جاتے تھے۔ اور یہی اُن کی کامیابی کا راز تھا۔ دھن کہاں سے آئے۔ اس کام کے لئے اُنہوں نے اپنی خدمات پیش کیں۔ گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ یہ پرن کر کے کہ جب تک تیس ہزار روپیہ جمع نہ ہو گا۔ اپنے گھر میں قدم نہ رکھوں گا۔ یہ پرن اُنہوں نے کسی منش کے سامنے نہ کیا تھا۔ بلکہ بھگوان کو ساکھشی کر کے۔ اس کے لئے اُنہوں نے دورہ کیا۔ آریہ سماجوں نے ان کی خوب سہائتا کی۔ لیکن پھر بھی تیس ہزار پورا نہ ہوا۔ جو کسر رہ گئی تھی۔ اسے پورا کرنے کے لئے وہ حیدرآباد دکن گئے۔ وہاں بیمار ہو گئے۔ آریہ پرشوں نے اُنہیں گھر چلنے کو کہا۔ لیکن وہ نہ مانے۔ ایک بار اُنہیں جالندھر جانا پڑا۔ لیکن وہ سماج مندر میں ٹھہرے۔ گھر میں اُنہوں نے قدم رکھا۔ تو اس وقت جبکہ اُن کا پرن پورا ہو چکا تھا۔

کام شروع کرنے کے لئے دھن تو آ گیا۔ اب پرشن یہ ہوا۔ کہ اس کے چلانے کی ذمہ داری کون اپنے کندھوں پر لے۔ مہاتما منشی رام پھر میدان میں کود پڑے۔ ہری دوار گئے۔ اور وہاں گورو کل کے لئے جگہ دیکھتے پھرے۔ کوئی عاشق بھی اپنے معشوق کی تلاش میں ایسا سرگرداں نہ پھرا ہو گا۔ جیسا کہ مہاتما منشی رام جی گورو کل کے لئے جگہ کی تلاش میں پھرتے رہے۔ آخر کار وہ اپنے مدعا میں کامیاب ہو گئے۔ انہیں دانی بھی اُن جیسا ہی ایک شردھالو ملا۔ شری گیانشی منشی امن سنگھ جی نے اپنا سارا کا سارا گاؤں جس میں پندرہ سو بیگھے زمین تھی۔ اور جس کا نام کانگڑی ہے۔ مہاتما جی کے ارپن کر دیا۔ جب بھومی کا پرشن حل ہو گیا۔ تو سمجھو پہلی کٹھن منزل طے ہو گئی۔ اس وقت بھی وہ درشیہ میری آنکھوں کے سامنے ہے جبکہ مہاتما جی برہمچاریوں کو گوجرانوالہ سے ہری دوار لے جاتے ہوئے لاہور کے سٹیشن پر ٹھہرے۔ لاہور کے آریہ پرشوں نے اُن کے بھوجن کا پربندھ کر رکھا تھا۔ میں اُن دنوں کالج کا ودیارتھی تھا۔ میں بھی وہاں پہنچ گیا۔ مارچ ۱۹۰۲ء میں گورو کل کی افتتاحی رسم ہوئی۔ اور سمجھو۔ کہ وہ اس کا پہلا سالانہ جلسہ تھا۔

گورو کل کے اتہاس میں جانا اس وقت میرا کام نہیں۔ اسی مضمون کے اغراض کے لئے اتنا کہنا کافی ہے۔ کہ مہاتما منشی رام جی ۱۹۱۶ء تک نرنتر گورو کل میں رہے۔ اپنا سب کچھ اُنہوں نے اس کے ارپن کر دیا۔ جالندھر میں ان کا ایک مکان باقی تھا۔ جو بعد ازاں بیس ہزار کو فروخت ہوا۔ وہ بھی اُنہوں نے اس کے لئے دان دے دیا۔ اس سلسلہ میں ان کی سب سے بڑی قربانی یہ تھی۔ کہ اُنہوں نے اپنے دونوں لخت جگروں کو بھی گورو کل میں ڈال دیا۔ گورو کل اس وقت پبلک کے سامنے ہے۔ وہ اس وقت خود اس کے متعلق رائے قائم کر سکتی ہے۔ لیکن اس کے متعلق کسی کی کوئی بھی رائے کیوں نہ ہو۔ وہ مہاتما منشی رام جی کو اُن کی قربانیوں کے لئے جو اُنہوں نے اس کے لئے کیں۔ خراجِ تحسین ادا کئے بغیر نہ رہے گا۔

سنیاس آشرم میں

جب اُنہوں نے گورو کل کے روپ میں برہمچریہ آشرم کی بنیاد رکھی تو یہ کیسے ممکن تھا۔ کہ سنیاس آشرم اُن کی نظروں سے اوجھل ہوتا۔ ہمارے شاستروں میں سنیاس کی بڑی مہما گائی گئی ہے۔ اور اسے ایک آریہ کے جیون کی تکمیل قرار دیا گیا ہے۔ یہ نہ ہو سکتا تھا۔ کہ مہاتما منشی رام کے دل میں اس کے لئے تڑپ پیدا نہ ہو۔ گورو کل میں رہتے ہوئے ہی اُنہوں نے آشرم پریورتن کا نشچہ کیا۔ ۱۹۱۸ء میں گورو کل کے جلسہ پر ہی اُنہوں نے سنیاس لیا۔ پرویش سنسکار گورو کل باٹکا مایاپور میں ہوا۔ وہ درشیہ بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ جبکہ گورو کل کا اتسو سماپت کر کے مہاتما جی نے گورو کل کو الوداع کہی۔ اُس وقت باجہ بج رہا تھا۔ اور سینکڑوں اشخاص اُن کے ساتھ تھے۔ وہاں سے پیدل چل کر کنکھل سے ہوتے ہوئے ہم سب مایاپور باٹکا میں پہنچے۔ دوسرے دن سنسکار ہوا۔ اور مہاتما منشی رام سے سوامی شردھانند ہو گئے۔ یہ نام خود اُنہوں نے اپنے لئے چنا۔ اس نام میں اُنہوں نے اپنی ساری زندگی کا نچوڑ پیش کر دیا۔ واقعی ان کی زندگی شردھا کا نمونہ تھی۔ جس کام میں وہ پڑے۔ اسے اُنہوں نے شردھا سے سر انجام دیا۔ منشی رام کا نام کم مشہور نہ تھا۔ لیکن شردھانند کے نام کو جو شہرت ملی اس کا کیا کہنا!

پولیٹیکل میدان میں

مہاتما منشی رام جی نے سنیاس لیا۔ اپنے آشرم دھرم کی مریادا کو پورا کرنے کے لئے۔ یا ویدک دھرم کا زیادہ وستر ت کھشیتر میں پرچار کرنے کے لئے۔ انہیں بھی یہ خیال نہ تھا۔ اور نہ ہی کسی اور کو۔ کہ سنیاس لینے کے بعد مہاتما منشی رام پولیٹیکل میدان میں اُتر پڑیں گے۔ پرانی انڈین نیشنل کانگرس اُنہیں اپنی طرف نہ کھینچ سکی تھی۔ ایک بار جبکہ کانگرس کا اجلاس لاہور میں ہوا اُنہوں نے اس کے لئے دورہ بھی کیا تھا۔ لیکن وہ اُنہیں جذب نہ کر سکی۔ اپنے ودیالیہ میں بھی وہ کہا کرتے تھے۔ کہ جب راج نیتی ویدک دھرم کا ایک آوشیک انگ ہے۔ تو مجھے بھی پولیٹیکل میدان میں جانے کی ضرورت ... اس وقت وہ کانگرس کو نفرت سے ... کرتے تھے۔ ان کی شکتی مت تھی۔ ...

پولیٹیکل لیڈر دوسروں کو ناٹک دیکھتے ہیں۔ ان کو اپنا دوسروں کو دکھلاتے ہیں۔ سرگباشی مسٹر گوکھلے کی شخصیت نے اُنہیں اپنی طرف قدرے کھینچا تھا۔ چنانچہ اُنہوں نے اُنہیں پولیٹیکل سنیاسی کا نام بھی دیا تھا۔ لیکن یہ کشش اتنی بڑی نہ تھی۔ کہ وہ کانگرس میں شامل ہو جاتے۔

جنوری سنہ ۱۹۱۹ء میں جب گورنمنٹ نے ملک کی متحدہ مخالفت کے باوجود رولٹ بل پاس کر دیا تھا۔ تو مہاتما گاندھی نے اُس کے خلاف ستیہ آگرہ کا جھنڈا بلند کیا۔ وہ وقت تھا جبکہ سوامی شردھانند جی پولیٹیکل میدان میں کودے۔ لیکن اُنہوں نے اسے بھی دھرم کا ایک انگ سمجھا۔ اُنہوں نے اپنے دیا کھیانوں میں کئی بار کہا۔ کہ میں ستیہ آگرہ میں شامل ہوا ہوں۔ تو اسے دھرم سمجھ کر۔ میرا پالیٹکس سے کوئی سمبندھ نہیں۔ اس وقت تک وہ دہلی میں قیام پذیر ہو چکے تھے۔ ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۱۹ء کو پہلی بار سوامی شردھانند جی اگنی کی بھٹی سے پار اُترے۔ میں بھی اُس دن دہلی میں تھا۔ اور ۳۰ و ۳۱ مارچ کے دو دنوں میں جو کچھ وہاں ہوا۔ وہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ یہ سب واقعات "پرتاپ" میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس لئے میں دہرانا نہیں چاہتا صرف اتنا لکھنا کافی سمجھتا ہوں۔ کہ اگر ایک غیر مسلم کو دہلی کی شاہی مسجد میں تقریر کرنے کا موقع ملا ہے۔ تو وہ سوامی شردھانند ہیں۔ اس لحاظ سے وہ لاثانی تھے۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ جہاں وہ سنہ ۱۹۱۹ء میں دہلی کے مسلمانوں کے قابل تعظیم لیڈر تھے۔ وہاں سنہ ۱۹۲۶ء میں وہیں کے ایک مسلمان نے اُنہیں اپنی گولی کا نشانہ بنا کر جام شہادت پلایا۔ ان دو دنوں میں ان آنکھوں نے دہلی میں کئی منظر دیکھے۔ اور وہ اس وقت تک ویسے ہی تازہ ہیں۔ جیسے کہ کل ہوئے ہوں۔ اُن دو دنوں میں سوامی شردھانند نے وہ جرأت و بہادری دکھلائی۔ کہ نہ صرف دہلی کے ہندو و مسلم دونو ان کے معتقد ہو گئے۔ بلکہ ہندوستان بھر میں اُن کے نام کا ڈنکا بج گیا۔

مارشل لاء کی یاد

مہاتما گاندھی کے ستیہ آگرہ کا یہ اثر ہوا۔ کہ اُسے دبانے کے لئے سر مائیکل اڈوائر کو پنجاب میں مارشل لاء نافذ کرنا پڑا۔ مارشل لاء کے دنوں میں پنجابیوں پر جو گزری۔ اُن کا اس وقت ذکر کرنا غیر ضروری ہے۔ میرے مطلب کے لئے یہ کہنا کافی ہے۔ کہ جو مہاتما ان دنوں پنجابیوں کی سہائتا کے لئے آئے۔ ان میں سوامی شردھانند بھی تھے۔ بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہو گا۔ کہ جب مارشل لاء ختم ہوا اور دوسرے صوبوں کے لیڈروں کو یہاں آنے کی اجازت ملی تو سب سے پہلے جس مہاتما نے پنجاب کی سرزمین پر قدم رکھا۔ وہ سوامی شردھانند تھے۔ وہ میرے مکان پر ہی رہے۔ میں اُن دنوں جیل میں تھا۔ میری غیر حاضری میں اور میری موجودگی میں بھی آئی۔ ڈی نے جس طرح اُنہیں دق کیا۔ اس کا مجھے خوب علم ہے۔ لیکن وہ اپنے کام پر برابر ڈٹے رہے۔ اُنہوں نے کام بھی وہ کیا۔ جو اُن کے آشرم کے بالکل انکول تھا۔ یعنی مارشل لاء کے پیڑت پریواروں کی سہائتا۔ جہاں پنڈت موتی لال نہرو نے اُنہیں قانونی امداد پہنچائی۔ جہاں پنڈت مالوی جی نے اُنہیں قید فرنگ سے چھڑانے میں سہائتا کی۔ وہاں سوامی شردھانند نے ان کے گھروں پر جا کر ان کے بچوں کو ڈھارس دی۔ ننگوں کو کپڑا۔ اور بھوکوں کو بھوجن۔ ان کے کام کا یہ اثر تھا۔ کہ سارا پنجاب اپنے تئیں ان کا مشکور سمجھتا تھا۔ اور جب امرتسر کانگرس کی استقبالیہ کمیٹی کے چیئرمین کا انتخاب ہونے لگا۔ تو تمام ممبروں نے اتفاق رائے سے یہ عہدہ سوامی جی کے چرنوں میں بھینٹ کیا۔ امرتسر کانگرس کامیاب ہوئی۔ تو زیادہ تر اُن کی بدولت مکام کرنے کی شکتی تو اُن میں تھی ہی اس کا ثبوت پہلے کئی بار آریہ سماج میں مل چکا تھا۔ امرتسر کانگرس نے اس کا ایک اور ثبوت بہم پہنچا دیا۔ کام کو سنبھالنے اور سر انجام دینے کا جو غیر معمولی مادہ ان میں تھا۔ اس کا ہی یہ ایک کرشمہ تھا کہ امرتسر کانگرس کا انتظام نہایت اعلیٰ رہا۔ اُنہوں نے اس موقع پر جو تقریر کی۔ وہ بڑے معرکہ کی تھی۔ اور ان کے اس خیال کا زبردست اظہار تھی۔ کہ پولیٹیکل میدان میں جو کام وہ کر رہے ہیں۔ دھرم کے بچاؤ سے پریرت ہو کر۔

سکھوں کی خاطر جیل میں

آریہ سماج کی سیوا میں سوامی جی نے اپنی ساری آیو لگا دی۔ پولیٹیکل میدان میں بھی اُنہوں نے چند سال کام کیا۔ اور آخر کار اُنہوں نے ایک مسلمان کے ہاتھ سے جان دی۔ غرض یہ کہ اُنہوں نے سب کے لئے کچھ نہ کچھ کیا۔ لیکن ان کی خوش قسمتی ملاحظہ ہو۔ کہ وہ اپنی عمر میں صرف ایک بار جیل میں گئے۔ اور وہ سکھوں کی خاطر ان دنوں گورو کے باغ پر خالصہ کا مورچہ لگا ہوا تھا۔ سوامی شردھانند ان سے اپنی ہمدردی کا اظہار کرنے کے لئے امرتسر آئے۔ اکال تخت پر سکھوں کی طرف سے سروپا دیا گیا۔ اس وقت اُنہوں نے ایک تقریر کی جس کی وجہ سے اُسی شام کو اُنہیں گرفتار کر لیا گیا۔ اتفاق دیکھئے۔ کہ اُن کی اس گرفتاری پر میں بھی موجود تھا۔ وہ بھی ستیہ آگرہ کا درشن دیکھنے کے لئے گورو کے باغ میں گئے تھے۔ اور میں بھی وہاں پہنچ گیا تھا۔ سرگباشی حکیم اجمل خان بھی اس دن وہاں تھے۔ ہم سب نے ستیہ گرہیوں کو اپنی لاٹھی کی ضرب سے سکھ ستیا گرہیوں کو زخمی کرتے دیکھا۔ وہ نظارہ ہم سے دیکھا نہ گیا۔ آنکھیں پُرنم ہو گئیں۔ جس وقت وہاں سے لیے۔ تو پولیس نے سوامی جی کو گرفتاری کا وارنٹ دکھلایا۔ عدالت سے اُنہیں ڈیڑھ سال کی قید ملی۔ اور میانوالی جیل میں بھیجے گئے۔ لیکن چونکہ اُن کی عمر ساٹھ برس سے اُوپر تھی۔ اس لئے چند مہینوں کے بعد رہا کر دئے گئے۔

شدھی کے میدان میں

سنہ ۱۹۲۲ء میں ہندوستان کے مذہبی آسمان پر ایک نیا ستارہ نمودار ہوا۔ اور وہ تھا ملکانہ راجپوتوں کی شدھی۔ بھارتیہ ہندو شدھی سبھا آگرہ کئی برسوں سے اُن کو اپنی برادری میں ملانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس کی کوششیں بار آور ہوئیں۔ اس تحریک کو کسی لیڈر کی خدمات کی ضرورت تھی۔ سوامی شردھانند اس موقعہ کو ہاتھ سے کیسے دے سکتے تھے۔ اُنہوں نے اپنے تئیں اس کام میں ڈال دیا۔ شدھی سبھا کے پردھان بنائے گئے۔

اس سلسلہ میں جو شاندار کام اُنہوں نے کیا۔ وہ آفتاب کی طرح روشن ہے۔ اور یہی کام ہے۔ جو آخر کار ان کی شہادت کا باعث بنا۔ سوامی شردھانند کی پوزیشن یہ تھی۔ کہ ملکانہ راجپوت پہلے ہی ہندو ہیں۔ اُنہیں برادری میں شامل کیا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کو ہندو بنایا نہیں جا رہا۔ اُنہیں نہ اسلام سے نفرت تھی۔ نہ مسلمانوں سے۔ اور میں جو اچھی طرح انہیں جانتا ہوں۔ کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ ...

ریاست حیدرآباد اور آریہ سماج

سیوا میں شری مان مہودے معتمد صاحب سرکار عالی محکمہ سیاسیات ریاست حیدرآباد دکن

شری مان جی! اس عنوان کے تحت مضمون لکھنے یا اپنی رام کہانی سنانے کی جرأت نہ کرتا۔ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ حیدرآباد دکن کے ڈیپوٹیشن کے جواب میں عالی جناب مہدی یار جنگ صاحب بہادر ایم۔ اے نے یہ نہ فرمایا ہوتا۔ کہ "میں آپکو یقین دلاتا ہوں۔ کہ آریہ سماجی کو بھی وہی حقوق حاصل ہیں جو ایک مسلمان اور دیگر مذاہب والوں کو حاصل ہیں۔ اور امن سے وہ زندگی بسر کر سکتا ہے"۔ اور مزید یہ بھی فرمایا۔ کہ "اگر کوئی سرکاری افسر شخصی طور پر آریہ سماجیوں پر ظلم کرے۔ تو اس کا علاج عدالت ہے۔ اس پر بھی کوئی داد رسی نہ ہو۔ تو گورنمنٹ اس کو سننے کو تیار ہے۔ اور تصفیہ کرنے پر آمادہ ہے"۔ مگر صاحب موصوف کو کیا پتہ ہے۔ کہ مفلسوں کے لئے عدالت میں جانا کتنا دشوار ہے! میں اپنی رام کہانی شروع کرتا ہوں:۔

میں ایک غریب ودیارتھی اسی نظام راجیہ کے قصبہ کاٹی تعلقہ تلجاپور ضلع عثمان آباد کا باشندہ ہوں میں نے سخت محنت کے بعد امتحان مڈل پاس کر کے شہر گلبرگہ شریف کی راہ لی۔ میں نے پہلے ہی ایک غریب خاندان کا لڑکا ہونے اور ہنوز اپنے ایک ضعیف والدہ کے میرا کوئی سرپرست نہ ہونیکی وجہ سے ہائی سکول میں سکالرشپ کے لئے درخواست دی تھی۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے میری درخواست منظور نہ کی۔ اور مجھے سرکاری سکالرشپ سے محروم رکھا۔ مگر اس کا بھی مجھے رنج نہیں ہے۔

میں دَر دَر بھیک مانگتے ہوئے شری مان پوجیہ پنڈت دتاتری پرشاد جی وکیل ہائیکورٹ جو آجکل آریہ سماج گلبرگہ کے پردھان ہیں۔ کے پاس پہنچا۔ انکو میری حالت زار پر رحم آیا۔ اور انہوں نے مجھے آشرا دیا۔ بس یہیں سے میرے جیون میں تبدیلی واقع ہو گئی۔ اور انہی کی کرپا کے کارن مجھے آریہ سماج جیسی پوتر سوسائٹی کا ست سنگ پراپت ہوا۔ اس کے لئے ابروکت مہاشہ جی کا آبھاری ہوں۔ انہوں نے میرے کپڑے کا غذات اور دیگر اخراجات ضروری پورے کئے۔ اور تھوڑے روپوں کی پستکیں منگادیں۔ تاکہ میں سوادھیائے کرتے ہوئے ودیا پراپت کروں۔

میں نے جوں توں کر کے امتحان انٹرینس پاس کیا۔ اور آئندہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے کالج میں سکالرشپ تھا معافی فیس ملنے کے لئے درخواست بھی۔ مگر غریبوں کو سکالرشپ ملتا اور نہ ہی معافی فیس۔ چونکہ یہاں پر کالج میں ایف اے کلاس کے لئے سات روپے (گیمس اور لائبریری فیس وغیرہ ملاکر) فیس ماہانہ ہے۔ اس کی معافی کے لئے میں نے باضابطہ معہ صداقت نامہ مفلسی درخواست دی تھی۔ مگر جناب ذوالفقار علی صاحب حقانی پرنسپل صاحب عثمانیہ انٹرمیڈیٹ کالج گلبرگہ نے صرف اتنا ہی کہا۔ کہ "گو میں نے مانا۔ کہ تم مفلس ہو۔ محنتی ہو ذہین ہو۔ کھلاڑی ہو۔ سب کچھ ہو۔ مگر تمہارے آریہ سماجی ہونے کی وجہ سے تمہاری فیس معاف نہیں ہو سکتی ہے۔ اور نہ تم کو سکالرشپ دلایا جا سکتا ہے"۔ اس پر میں نے کہا۔ کہ "کیا آریہ سماجی ہونا گناہ ہے؟"۔ تو صاحب موصوف نے فرمایا۔ کہ "بس بس تم بحث مباحثہ نہ کرو۔ اگر فیس دینی ہے۔ تو پڑھو۔ ورنہ گھر کی راہ لو۔ جھک مار کے تم آریہ سماجی کیوں بنے؟ (یہی الفاظ جناب والا کے ہیں) اور قومیت کے خانہ میں آریہ کیوں لکھا ہے؟" اس پر میں نے کہا۔ "چونکہ میری جاتی آریہ ہے۔ اس لئے میں نے آریہ لکھا ہے"۔ پھر جناب نے فرمایا۔ "تو بس آریوں ہی سے فیس کا مطالبہ کرو۔ ہماری گورنمنٹ آریہ سماجی لڑکوں کو پڑھانا نہیں چاہتی ہے"۔ اس پر میں نے گزارش کی۔ کہ "جناب! آپ نے جو کچھ فرمایا ہے۔ اگر آپ مہربانی کر کے تحریر کر دیں۔ تو میں یہاں کے ان افراد سے جن کے ہاتھ میں حکومت کی باگ ڈور ہے۔ دریافت کر سکوں۔ کہ آریہ سماجی لڑکوں کو یہاں کی گورنمنٹ کیوں نہیں پڑھانا چاہتی ہے؟" لیکن جناب نے تحریری جواب دینے سے صاف انکار کیا۔ اور میرے ودیارتھی جیون کا ایک سال جو کہ اَمولیہ ہے۔ برباد کیا گیا۔ لہٰذا اب میں ادباً سرکار عالی سے گزارش کرتا ہوں۔ کہ میرے ساتھ جو سلوک ہوا ہے۔ اس کی داد رسی کہاں کروں!

جہاں روز کی روٹی کا سوال حل نہیں ہوتا ہے بھلا وہاں ایک بڑے افسر کے خلاف کارروائی کر کے کیونکر انصاف پانے کی کوئی توقع کر سکتا ہے؟ کیا آریہ سماج کا سبھاسد بننا گناہ ہے؟ کیا وہ کوئی زہریلی سوسائٹی ہے؟ اگر نہیں۔ تو پھر آریہ جاتی کے پتروں کے ساتھ یہ سلوک کیوں؟ بھلا جس سوسائٹی کا اُدیش سنسار کا بھلا کرنا ہے۔ اسی سوسائٹی کے ممبروں کے نام اور اس جاتی کے پتروں کے ساتھ ایسا متعصبانہ سلوک کیوں ہو رہا ہے؟ افسوس! صد افسوس!! ہمارا گھور اپمان! ہماری جاتی کا گھور اپمان اور حضوصاً آریہ سماجیوں کا گھور اپمان!! کیا اس سمبندھ میں مہرشی دیانند جی کے بھگت۔ آریہ سارودیشک سبھا۔ آریہ پرتی ندھی سبھائیں۔ آریہ سماجیں تتھا آریہ کمار سبھائیں کچھ کارروائی کر سکتے ہیں؟ یدی کر سکتے ہیں۔ تو شیگھر کریں۔

جب سے گلبرگہ شریف میں انٹرمیڈیٹ کالج کا افتتاح ہوا ہے۔ تب سے لوگ آرام و آسائش اور علم کے بڑھتے ہوئے خوشنما منظر کو دیکھکر رعایا پرور سلطان العلوم حضور والا کے حق میں دعاگو بن رہے ہیں۔ مگر جب سے پبلک نے جناب پرنسپل صاحب کا رویہ دیکھا ہے۔ تب سے پبلک بے چین ہے۔ کیونکہ جہاں پر ملک و قوم کے ہونہار بچے تیار ہوتے ہیں۔ وہاں پر کالج جیسی سنترک تعلیمی درسگاہ کی باگ ڈور ایک متعصب شخص کے ہاتھ میں دینے سے لڑکوں کی زندگیاں کیونکر سدھر سکیں گی؟

سرکار عالی سے ادباً استدعا ہے کہ اس معاملہ کی تحقیقات کا حکم صادر فرمایا جائے۔

(شنکر راؤ آریہ گلبرگہ حال مقیم حیدرآباد دکن)

بقیہ صفحہ ۱۲

سچ ہے۔ لیکن مسلمانوں نے انہیں اس کام کیلئے کبھی معاف نہ کیا۔ انہیں اپنا دشمن سمجھتے رہے۔ انکے خلاف مسلم عوام کے جذبات بھڑکاتے رہے۔ اور آخرکار انکی جان لے کر رہے۔

دلت اُدھار کے میدان میں لیکن گوسوامی جی ملکانہ راجپوتوں کی شدھی میں دن رات لگے رہے لیکن وہ اپنا پرانا عشق فراموش نہ کر سکے۔ انہیں دلت اُدھار کے کام میں جتنا لگاؤ تھا۔ کسی اور کام میں نہ تھا۔ شدھی سبھا کی صدارت سے انہوں نے استعفیٰ دیدیا۔ اور پھر اپنے دلت بھائیوں کی سیوا میں لگ گئے۔ اپنی زندگی کے آخری ایام انہوں نے اسی سیوا میں گزارے۔

شہادت کا تاج لیکن اس قدر بھاری کام کرنے کے باوجود بھی انہیں ایک خوش قسمت انسان کہنا مشکل ہوتا۔ اگر انہیں اپنے آخری ایام میں تاج شہادت پہننے کا موقع نہ ملتا۔ اس کے لئے وہ ایک مسلمان عبدالرشید کے مرہون منت ہیں۔ ان کی خوش قسمتی دیکھئے۔ کہ نمونیا سے بیمار پڑے ہیں۔ اس حالت میں عبدالرشید آتا ہے۔ اور انہیں اپنی گولی کا نشانہ بناتا ہے۔ مہاتما گاندھی نے خوب کہا تھا۔ کہ ایک شاندار زندگی کا شاندار انجام ہوا ہے۔ واقعی جیسی ان کی زندگی شاندار تھی۔ ویسا ہی پرماتما نے انہیں شاندار انجام دیا۔

مورتی پوجا پر دلچسپ مکالمہ

(نمبر ۲)

(از قلم پنڈت جگدیش چندر۔ رتیہ۔ ضلع حصار)

دیو مورتی۔ پرماتما ساکار بھی تو ہے۔ ساکار روپ کی ہی مورتیاں ہیں ⁘

ویدبرت۔ پرماتما ساکار نہیں۔ پر میں آپ کے پھر کبھی مفصل گزارش گزار کروں گا۔ اب چند ہی مثالوں پر اکتفا کرتا ہوں یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۸ میں مذکور ہے:۔

"پرماتما قادر مطلق ہے۔ نرا کار ہے۔ ناقابل تقسیم ہے۔ نس ناڑیوں کے بندھنوں سے اوپر ہے۔ اور تمام عیوب سے پاک ہے" ⁘

اور ۳۲ ویں ادھیائے میں مذکور ہے:۔

"اس جہان پرماتما کی پرتما نہیں" ⁘

رگوید میں لکھا ہے۔ کہ "پرماتما اجنما۔ اجر اور امر ہے"۔ خود آپ کے دیوی بھاگوت میں رقم ہے۔ کہ:۔

"سنسار میں جو پدارتھ درشٹی گوچر ہوتے ہیں وہ سب نرگن نیکت ہیں۔ نرگن نہ ہوا ہے نہ ہوگا۔ نرگن تو صرف ایک پرماتما ہی ہے" ⁘

دیو مورتی۔ پرم پراسے مورتی پوجا چلی آتی ہے۔ سب رشی منی۔ بھگت۔ ودوان دیو پوجا کرتے چلے آئے ہیں ⁘

ویدبرت۔ یہ آپ کی خام خیالی ہے۔ سوائے دھناجی کے شالگرام اور بھگت مال کے فرضی قصوں کے اور کسی مہاتما یوگیشور کے ساتھ مورتی پوجا کا سمبندھ نہیں پایا جاتا۔ اپنشدوں میں ان کا لیش ماتر بھی ذکر نہیں۔ خود یوگی کرشن گیتا میں فرماتے ہیں۔ کہ نراکار پرماتما ہی قابل پرستش ہے۔ اتہاس میں کوئی اداہرن اس امر کا نہیں۔ کہ بدھ مت اور جین مت سے پیشتر بھارت میں مورتی پوجا راسخ تھی۔ سب اہل علم اس پر متفق الرائے ہیں۔ کہ جب سے مسئلہ اوتار کا ڈھکوسلہ گھڑا گیا ہے۔ تبھی سے مورتی پوجا کا آڈمبر رچا گیا ہے۔ جائے غور ہے۔ کہ کرشن اور رام سے پیشتر کن کی پرتما پوجی جاتی تھی۔ برہما اور بشنو کے وجود سے پہلے کونسا طریق عبادت مستعمل تھا۔ وہی طریق جو پرم پرا اور آدی سے پرچلت ہے۔ قابل قبول ہے ⁘

دیو مورتی۔ اگر وید شاستر اس کے جواز سے منکر ہیں۔ تو ترک کرنے میں بھی خاموش ہیں ⁘

ویدبرت۔ ایسا نہیں۔ یجروید میں لکھا ہے۔ کہ جو انسان جڑ پدارتھوں کی پرستش کرتے ہیں۔ وہ تامسی لوگوں میں داخل ہوتے ہیں۔ آپ کے مقدس پوران بھاگوت میں تحریر ہے۔ کہ جو منش مورتی پوجا کرتا ہے۔ وہ ودوان کے نزدیک گدھے اور بیل کے سمان ہے ⁘

دیو مورتی۔ بھلا ہم تو غلطی پر ہیں ہی۔ آپ بھی تو دیانند کی مورتی کو پوجتے ہیں ⁘

ویدبرت۔ کیسی بچوں کی سی عقل پائی ہے۔ ارے بھئی! اس قدر مہان آتما۔ جگت پرسدھ ودوان اور ویدوں کے مفسر کا چتر اگر ہم رکھ لیں۔ تو اس میں اعتراض کی کونسی بات ہے؟ اعتراض تو تب ہو۔ اگر ہم تمہاری طرح چندن آدی چھڑک کر اور نیویدیہ وغیرہ چڑھا کر پوجا یا پرستش کریں۔ خود مہرشی کے یہ الفاظ کس قدر جامع ہیں۔ اور سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہیں۔ کہ "میں منش ماتر کی سیوا کرنے آیا ہوں۔ میں گورو نہیں بنتا۔ میرے مرنے کے بعد میری راکھ ہوا میں اڑا دی جائے۔ یا کسی کھیت میں ڈال دی جائے" کہئے۔ شک کی کوئی گنجائش ہے؟

دیو مورتی۔ اگر اس میں کچھ فائدہ نہیں۔ تو ہانی کیا ہے؟

ویدبرت۔ ہانی کی مت پوچھو۔ میرا یقین ہے۔ کہ اگر بھارت میں مورتی پوجا نہ ہوتی۔ تو آج بھارت کو یہ دن دیکھنے نصیب نہ ہوتے۔ سومناتھ کا واقع پرسدھ ہے۔ جو دھن دولت مندروں سے مسلمان لٹیرے لوٹ کر لے گئے۔ وہ شمار سے باہر ہے۔ وہی دھن اگر سینا کی شکشا یا کسی اور اپیوگی دھندے پر خرچ ہوتا۔ تو کیا ممکن تھا کہ بھارت پرتنترتا کی بیڑیوں سے جکڑا جاتا؟ جہاں بھارت پہلے یوگیوں کا گھر تھا۔ وہاں پتھر پوجکوں کی کثرت ہو گئی۔ آلسیوں اور پرمادیوں کا کہنا ہی کیا ہے۔ شلغے اور بھنگڑ مندروں سے ہی تیار ہو کر نکلتے ہیں۔ ہر قسم کا دراچار انہی مندروں کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ لوگ آچار بھرشٹ بھی ہوتے ہیں۔ اور دھن ہین بھی۔ غرضیکہ علم و ہنر مفقود ہو گئے۔ اور خود پتھر پوجا سے پتھر بن گئے۔ ہاں نئے نئے بت تراشنے میں کمال پیدا کر لیا ⁘

دیو مورتی۔ تو صحیح طریق عبادت کونسا ہے؟

ویدبرت۔ صحیح طریق وہی ہے۔ جسے آج تک یوگی منی عمل میں لاتے آئے ہیں۔ جو ویدوں اور ست شاستروں میں مذکور ہے۔ جو تصور کلپنا اور نقائص سے مبرا ہے۔ لو بھائی! آپ مجھ سے کچھ فاصلہ پر ہیں۔ اگر میں آپ کے درشن کرنا چاہوں۔ تو مجھے خود آپ کے پاس جانا پڑے گا۔ یا آپ میرے پاس آئیں گے۔ مطلب یہ۔ کہ دونوں کا ایک ستھان پر اکٹھا ہونا لازمی ہے۔ ورنہ دیدار نصیب ہونے ناممکن۔ اسی طرح سے جیو جو لاعلمی سے پرماتما کو جو سرو ویاپک ہے دور سمجھتا ہے۔ ایک ستھان پر اکٹھا ہونا۔ جیو کا پرماتما کو ساکھشات کار کرنا ہے۔ یعنی ہردے میں جہاں جیو ہے۔ وہیں برہم موجود ہے۔ اس لئے ہردے مندر میں ہی جیو برہم کو پا سکتا ہے۔ دوسری جگہ نہیں۔ اس کارن ہردے میں ہی من لگا کر دھیان کرنا پرماتما کو ملنے کا صحیح طریق عبادت ہے۔ باقی مورتی پوجا زندوں کی ہے۔ ماتا پتا۔ گورو۔ آچاریہ زندہ پوجنے یوگیہ مورتیاں ہیں۔ ان کی پوجا کر دیکھو۔ فوراً ہی پھل دیتی ہیں۔ اور ایک پتھر کے ڈھیلے پر ہزارہا برس پانی کے لوٹے انڈیلو۔ مجال ہے۔ جو کبھی بھی حرکت کرے۔ وقت کافی ہو چکا۔ کہو کچھ تسلی ہوئی؟

دیو مورتی۔ دھنیہ واد۔ میں تو آپ کو پہلے گپی ہی خیال کرتا تھا۔ پر جوہر تو آج ہی کھلے۔ بے حد مشکور ہوں۔ کہ اندھکار سے نکل کر روشنی میں آیا۔ پھر کب درشن دو گے؟

ویدبرت۔ یار زندہ صحبت باقی۔ دیگر شکوک کا ازالہ بھی جلد ہی کروں گا۔ لو۔ نمستے ⁘

آریہ سماج کلاسوالہ کا وارشک اتسو

آریہ سماج کلاس والا ضلع سیالکوٹ کا وارشک اتسو بڑے سماروہ کے ساتھ ۲-۳-۴ر دسمبر ۱۹۳۲ء کو منایا گیا جس میں شری سوامی وگیانانند جی۔ پنڈت بدھ دیو جی سناتک گورکل کانگڑی۔ پنڈت منسا رام جی۔ مہاشہ سنت رام جی بھجن اپدیشک مہاشہ دلبراج جی و مہاشہ امر ناتھ جی آریہ پرتی ندھی سبھا کی اور سے و شری ٹھاکر امر سنگھ جی۔ پنڈت رام گوپال جی آریہ پرادیشک سبھا لاہور کی اور سے پدھارے ہوئے تھے۔

۲ر دسمبر بروز شنکر تقریباً ۲ بجے بعد دوپہر نگر کیرتن جلوس کی صورت میں آریہ سماج مندر سے شروع ہو کر نگر کے تمام بازاروں میں سے ہوتا ہوا تقریباً ۵ بجے شام کو آریہ سماج مندر میں سماپت ہوا۔ نگر کیرتن میں بھیڑ اس قدر تھی۔ کہ بازار سے گزرنا محال تھا۔

۳ر دسمبر کو پراتہ کال کارروائی ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ اس دن کی کارروائی میں ایک بجے سے ۳ بجے بعد دوپہر تک ایک دھارمک کانفرنس ہوئی۔ جس میں مختلف مذاہب کو اپنی اپنی خوبیاں بیان کرنے کے واسطے دعوت دی گئی تھی۔ اس کانفرنس کے سبھاپتی شری سوامی وگیانانند جی مہاراج تھے۔ اس میں انجمن احمدیہ کی طرف سے مہاشہ محمد عمر قادیانی۔ اور اہل سنت کی طرف سے مولوی غلام محمد و مولوی حبیب اللہ حافظ نے اپنے اپنے مذاہب کی خوبیاں بیان کیں۔ ازاں بعد ویدک دھرم کی اور سے شری ٹھاکر امر سنگھ جی نے ایک لیکچر پڑھا جو کہ بڑا عام فہم اور پربھاوشالی تھا۔ ازاں بعد شری پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت منسا رام جی و شری سوامی وگیانانند جی کے پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے۔ اور رات کو پنڈت رام گوپال جی نے واٹلن بجا کر حاضرین کو آنند کیا۔

۴ر دسمبر اتوار کو علاوہ مندرجہ اصحاب کے لیکچروں کے مہاشہ سنت رام و پنڈت رام گوپال آدی بھجن اپدیشکوں کے بھجنوں کے تقریباً ساڑھے چار صد ہندوؤں کی شدھی ہوئی۔ بعد دوپہر اپیل میں مبلغ -/۱۰/-۱۵۹ روپے نقد اور مبلغ -/۸/-۱۰ روپے وعدوں کی صورت میں بطور دان موصول ہوئے۔ جن میں سے حسب ذیل رقوم ذیل کی سنستھاؤں کے لئے وقف ہوئیں۔

وید پرچار آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب -/۱ روپے
دلت ادھار منڈل -/۱ روپے۔ آریہ پرادیشک سبھا پنجاب -/۱۰ روپے

دکن میں ویدک دھرم پرچار

برنی ورش اتوسار اس ورش بھی آریہ سماج اودگیر نظام کی طرف سے ویدک دھرم پرچارک منڈل سمپنا آباد دکن کو پرچار ارتھ گیا تھا۔ ۲ روز تک ویاکھیان اور بھجن و دوارا خوب پربھاوشالی پرچار ہوا۔ پراتہ و شام دونوں وقت نگر کیرتن ہوتا تھا۔ نگر کیرتن میں ہزاروں کی تعداد میں جنتا شریک رہتی تھی۔ چار پانچ سنسکار کئے گئے۔ مقام وجاپی والے اور بلی کھیڑ میں ایک ایک روز پرچار ہوا۔

ہالے حال ہی میں یہاں کے وکیل شریمان پرشوتم راؤ جی کی بھگنی شریمتی شوکنتلا دیوی جی کا وواہ شریمان رامچندر راؤ جی کالے کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے ہوا۔

شام کو یہاں کے آریہ وکیل پنڈت شام لال جی پنڈت سنگرام جی وکیل۔ پنڈت چھوٹے لال جی اور ڈی۔ آر۔ داس جی وغیرہ اصحاب کے وواہ سنسکار پر منوہر ویاکھیان ہوئے۔ یکصد ایک روپیہ دان میں ملا۔ ودھو اور ور دونوں پکش کے لوگوں کا ہم دھنیہ واد کرتے ہیں۔ اور جنتا سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ بھارت ورش کے موجودہ حالات پر غور کرتی ہوئی اس کاریہ سے سبق لے۔

ہالے شوک سماچار۔ ہارسی کے پرسدھ دلیش سیوک، آریہ سماج کے بھاری کاریہ کرتا ڈاکٹر اگنی دت پانڈے کا دیہانت حال ہی میں ہوا۔ ڈاکٹر صاحب ویدک دھرم کے کاموں میں بڑی دلچسپی لیتے تھے۔ ان کی موت سے جو جگہ خالی ہوئی ہے۔ اس کا پورا ہونا کٹھن ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ویدک دھرم کے پرچار کے لئے جنم بھر برہمچاری رہ کر آریہ سماج کی سیوا کرنے کی ٹھانی تھی۔ لیکن پرماتما کی مرضی کچھ اور تھی۔

آریہ سماج اودگیر نظام نے اپنے ہفتہ واری ست سنگ میں ڈاکٹر موصوف کی مرتیو پر دکھ کا پرستاو پاس کیا۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کی کہ ان کی آتما کو شانتی ملے۔ اور ان کے رشتہ داروں کو دکھ سہن کرنے کے لئے صبر دیں۔

(منتری آریہ سماج اودگیر نظام)

پرکاش کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے

رنگون میں
شردھانند بلیدان دوس

۱۷ر دسمبر ۱۹۳۲ء کی شام کو ۴ بجے رنگون آریہ سماج مندر میں ہندو سبھا اور آریہ سماج کی طرف سے مشترکہ سبھا شردھانند بلیدان دوس منانے کے لئے بلائی گئی۔ اس اوسر پر شری سوامی بھاسکر آنند جی نے سبھاپتی کا آسن گرہن کیا۔ سب سے پہلے ایک منوہر بھجن ل۔ کر گایا گیا۔ جس میں سوامی جی کے بلیدان کا دلکش نظارہ کھینچا ہوا تھا۔ ازاں بعد شریمان شانتی سہائے جی مشہور کوی نے اپنی تیار کردہ کویتا سوامی جی کے جیون کے سمبندھ میں گائی۔

اس کے بعد گورکل کانگڑی کے سناتک پنڈت رام چندر جی نے سوامی شردھانند جی کی مہانتا کا ورنن کیا۔ اور اس کے بعد مدراس پرانت کے مسٹر راؤ اور مسٹر نیل کنٹھ نے انگریزی میں پربھاوشالی ویاکھیان دئے۔ اور بابو آتما رام۔ بابو دیس راج۔ اور بابو اہل لے لاکھیا جی نے بھی سوامی جی کے کام کے متعلق تقریریں کیں۔ انت میں سبھاپتی کا بھاشن ہوا جس میں درپا۔۔۔

وروں کی آوشیکتا

میں اپنی دو کنیاؤں کا وواہ سہیوگ وروں سے جات پات توڑ کر کرنا چاہتا ہوں۔ کنیاؤں کی آیو ۱۴ اور ۱۵ سال کی ہے۔ وہ ہندی پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج میں ماہر ہیں۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کی جانی چاہئے:

ٹھاکر نرائن سنگھ ورما میڈیکل پریکٹیشنر بازار کھتیہ کھیڑ سہ ضلع حصار

اگروال کنیا کی ضرورت

ہمارے بڑے لالہ کانتی ناتھ مینل کے لڑکے لالہ بن بہاری لال کی استری کا دیہانت ہو گیا ہے گوتر مینل ہے۔ جنم اسوج سمت ۱۹۶۳ اور عمر ۲۶ سال کی ہے۔ تحصیلدار بورڈ لائن میں ہوشیار ہے۔ تندرستی بہت اچھی ہے۔ کٹمبی اور اچھا گھر ہے۔ اسکے واسطے ایک کنیا کی ضرورت ہے جس کی عمر ۱۴ سال سے کم نہ ہو۔ لڑکی امیر یا غریب کی ہو۔ پڑھی ہو یا غیر پڑھی ہو۔ مگر سوشیل ہو۔ یہ اعلےٰ درجہ کا مصرا کا سمبندھ جہاں لڑکی ہر کار سے سکھ پا سکیگی۔ کرنا منظور ہو۔ تو اس پتہ پر خط و کتابت کریں۔

گیا۔ کہ سوامی جی کی مہانتا کا کارن ایک یہ بھی تھا۔ کہ وہ جو کہتے تھے۔ وہ کر کے دکھلا دیتے تھے۔ ادھار اتھات وہ کرم یوگی تھے۔ اگر آریہ سماجی سوامی شردھانند جی کے نقش قدم پر چل کر عملی طور پر آریہ جیون دھارن کریں۔ تو وہ ضرور سنسار کا اپکار کر سکتے ہیں۔ (منتری اس آریہ سبھا سر...)

تمام دنیا میں مشہور
مصفی خون کا بادشاہ مرکب
بھگوان عرق عشبہ مرکب
قیمت فی بوتل ڈیڑھ روپیہ
پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہروں میں مل سکتا ہے۔ دیگر
تمام ضروریات زندگی
کابل کشمیر کی پیداوار میوجات تمام پنساری کی ادویات دیگر ہر قسم کی اشیاء جو آپکو درکار ہوں۔ ہماری معرفت منگوا سکتے ہیں مفصل فہرست اشیاء مع سرٹیفکیٹ طلب کرنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے۔
ہر بھگوان پنساری راولپنڈی شہر

سترہ لاکھ مفت

صحت و تندرستی کی حفاظت کرنے والی قانون قدرت کی تعلیم دینے والی پاک صاف راستہ دکھانیوالی ۹۲ صفحات کی کتاب

کام شاستر

آج تک مختلف زبانوں میں شائع ہو کر سترہ لاکھ مفت تقسیم ہو چکی ہے۔ آج ہی ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں۔
ویدشاستری جامنگر۔ کاٹھیاواڑ

کنیا کے لئے ور کی ضرورت

ایک بہت اچھے کھتری گھرانے کی کماری کنیا کے لئے جس کی عمر ۱۶ سال کی ہے۔ پانچویں جماعت تک پڑھی لکھی ہے۔ گھر کے کام کاج اور سینے پرونے میں ہوشیار ہے۔ ایک ایسے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ جو کنوارا۔ پڑھا لکھا۔ سداچاری اور معقول آمدنی رکھنے والا ہو۔ لڑکی کھنہ کل سے تعلق رکھتی ہے۔ لیکن رشتہ کرنے میں ذات پات کا کوئی وچار نہیں رکھا جائیگا۔ درخواستیں براہ راست ڈاکٹر سکھدیو جی سبزی منڈی دہلی کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

سماجک جگت

آریہ سماج سالون ضلع کرنال:- ۲۲ر دسمبر ۱۹۳۲ء کو شردھانند بلیدان دن بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پراتہ کال سماج مندر میں یجیہ کیا گیا۔ پھر اچھوت بھائیوں کو ساتھ لے کر جلوس نکالا گیا۔ آگے آگے بینڈ باجہ بجتا تھا۔ پیچھے آریہ سماج کے سبھاسد اور اچھوت بھائی بھجن گاتے ہوئے جا رہے تھے۔ تمام جنتا بھی ساتھ تھی۔ کسی قسم کی چھوت چھات ملنے ملانے میں نہ کی گئی۔ گاؤں کی تری چوپال میں جلوس کو ٹھہرا کر آریہ سماج کے پردھان سنگارسنگھ جی نے اچھوت ادھار پر ایک مختصر مگر بھاو پورن تقریر کی۔ رشی دیانند۔ سوامی شردھانند اور ویدک دھرم کی جے کے نعروں کے ساتھ جلوس سارے گاؤں میں گھوم کر سماج مندر میں سماپت ہوا۔ وہاں آخیر میں پردھان جی نے ایک مختصر تقریر کی۔ جس میں ہندوؤں اور اچھوتوں کو اپنے اپنے کرتویہ پالن کرنے کا اپدیش کیا۔ پھر شانتی پاٹھ کے ساتھ کارروائی ختم ہوئی۔ رات کو سماج مندر میں سوامی شردھانند جی کے جیون پر ویاکھیان بوجہ بارش نہ ہو سکا۔

(سنت رام منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ظفروال کے سماچار:- ۱۔ ۱۲ر دسمبر کو ڈاکٹر ملکھ راج سنکھترہ کی پتری کی شادی مہاشہ گنڈارام کے ساتھ پنڈت دیوان چند اور منتری آریہ سماج نے سنسکار ودھی انوسار کرائی۔ ور پکش کی طرف سے ۱-۲۰ روپے ور کنیا پکش کی طرف سے ۱/۱ روپے دان کیا گیا۔

۲۔ ۱۸ر دسمبر کو اچھوت اودھار دوس آریہ سماج مندر میں منایا گیا۔ جس میں لمن بھگت پرنا ولالہ بھگت رائے جی کی صدارت میں پاس ہوا۔

ہم ظفروال کے آریہ ہندوؤں کا یہ جلسہ شریمان زمورن ٹرسٹی گوروایوور مندر کی سیوا میں بڑے ادب سے لیکن پر زور الفاظ میں بین کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے مندر کو ہری جنوں پر کھول دیں۔ اور اس حق کو جو مدت مدید سے ان سے چھینا ہوا ہے۔ بحال کر کے سب آریہ ہندو جنتا کے دھنیواد کے پاتر بنیں۔ اور اس مہان ستی کو جس کی عزت اس وقت سارا سنسار کر رہا ہے۔ انتہائی قدم اٹھانے پر مجبور نہ کریں۔

(۳) پرستاو کی نقل شریمان زمورن۔ مہاتما

گاندھی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور اخبارات کو بھیجی جانی سویکار ہوئیں۔

۳۔ ۲۳ر دسمبر کو موضع کشن پور میں راجپوت برادری نے اپنے ایک بھائی بوٹارام کو برادری میں شامل کرنے کے لئے اکٹھ کیا۔ چنانچہ راجپوت بھائیوں کو موجودہ حالات سے آگاہ کیا اور شاستروں کا ودھان بتایا گیا۔ آخر کار فیصلہ ہوا۔ کہ معمولی گائیتری منتر کا جاپ کر کے مہاشہ بوٹارام اور اس کے خاندان کو جو ۱۰ ممبران پر مشتمل ہے۔ شدھ کر کے برادری میں ملا لیا جائے۔ اور مہاشہ بوٹارام کی طرف سے برادری کو سہ بھوج دینا سویکار ہوا۔ مہاشہ مذکور نے اس خوشی میں ایک روپیہ سماج کو دان دیا۔

(منتری آریہ سماج ظفروال)

آریہ سماج موچیوالی کے سماچار:-

۱۔ ۲۱ر دسمبر سے ۲۳ر دسمبر تک شری پنڈت منیشور دیو جی سدھانت شرومنی اور شری مہاشہ بھدرپال جی گائک نے پرچار کیا۔ جس کا جنتا پر اچھا پربھاو پڑا۔

۲۔ ۲۲-۲۳ر دسمبر کو پراتہ کال شردھانند جینتی کے نمت دو دن آریہ نرناری مل کر سنکیرتن کرتے رہے۔ اور ۲۳ر دسمبر کی رات کو شردھانند بلیدان دوس بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ جس میں شری پنڈت منیشور دیو جی کا سوامی جی کے جیون پر منوہر ویاکھیان ہوا۔ جس کا جنتا پر اچھا پربھاو پڑا۔ نیز مہاشہ بھدرپال جی کے منوہر بھجن ہوئے۔

پرمیداس ادھیاپک آریہ مسافر پاٹھ شالہ موچیوالی

ڈی-اے-وی ہائی سکول دہلی کی طرف سے ہری جن سیوا کا پریکٹیکل پروگرام:- سکول ہذا کے ماسٹر صاحبان اور تقریباً ۷۰ ودیارتھیوں نے دلت بھائیوں کی سیوا کا پرن اپنی ہاردک اچھا انوسار لیا ہے۔ ماسٹر صاحبان اور طلباء ان کے گھروں اور محلوں میں جا کر کھیل آدی دوارا ان سے ملیں گے۔ یتھا شکتی ان کی سہایتا کے سادھن نکال کر ان کے انساہ کو بڑھائیں گے۔ اور رات ری پاٹھ شالہ یا ہفتہ واری دھارمک اور ساماجک ست سنگ قائم کرنے کا یتن کریں گے۔ یہ کام کرسمس کی تعطیلات میں ہی شروع کر دیا جائے گا۔

(الیشور داس ایم-اے ہیڈ ماسٹر سکول ہذا)

آریہ سماج نابھہ کی خبریں:- ۱۔ مورخہ ۲۹ رگھنسر ۱۹۸۹ کو مہاشہ تیلورام جی صراف حکنہ نابھہ سناتن دھرمی کا ودواہ ہمراہ شریمتی درگا دیوی بیوہ امراستر بابو سکنہ نابھہ کیتھل ہوا۔ یہ سنسکار پنڈت رام سروپ جی آریہ اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور نے کرایا۔ اس ودھوا وواہ کے متعلق شہر کے معززین نے تحریری اجازت دی تھی۔ سنسکار میں تقریباً دو صد استری اور پرش شامل ہوئے۔ سماپتی پر حاضرین میں لڈو تقسیم کئے گئے۔ اور لالہ تیلورام جی نے آریہ سماج نابھہ کو گیارہ روپے دان دیا۔ جو مختلف فنڈوں میں تقسیم کئے گئے۔ اس سنسکار کا عام پبلک پر بہت اچھا اثر پڑا۔

۲۔ مہاشہ ہر بگھمر کو پنڈت رام سروپ جی آریہ اپدیشک کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ہوا جس کو پنڈت رام نرائن جی نے کرایا۔ سماپتی پر حاضرین میں حلوہ تقسیم کیا گیا۔ اس سنسکار میں کافی تعداد میں استری اور پرش شامل ہوئے۔ سنسکار کا کافی اچھا اثر پڑا۔

۳۔ مورخہ ۱۸ و ۱۹ دسمبر ۱۹۳۲ء کو آریہ سماج مندر میں مہتہ جیمنی جی کے وبا کھیان ہوئے۔ انہوں نے جاپان و دیگر ملکوں کی غیر معمولی ترقی کی نسبت خیالات ظاہر کئے۔ اور بتلایا کہ کس طرح انہوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں بھاری ترقی حاصل کر لی ہے۔ اس ساری ترقی کا دارومدار صنعت وحرفت اور تعلیم کی ترقی پر ہے۔

(منتری آریہ سماج نابھہ)

آریہ سماج بیکانیر کا چناؤ:- آریہ سماج ہذا کا وارشک نرواچن امن پر کار ہوا:-

پردھان۔ مہاشہ جے بھگوان شرما۔ اپ پردھان۔ مہاشہ موہن سنگھ۔ منتری۔ مہاشہ نانک چند۔ اپ منتری۔ مہاشہ راجیندر گھوش۔ کوشادھیکش۔ مہاشہ پریاگ دت۔ پستکادھیکش۔ مہاشہ کشور چند۔ آڈیٹر۔ مہاشہ شرما بی۔ اے۔

آریہ سماج گوال منڈی لاہور کا سالانہ چناؤ:- مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۳۲ء کو آریہ سماج گوال منڈی لاہور کا وارشک چناؤ مندرجہ ذیل ہوا:-

پردھان مہاشہ سندر لال۔ اپ پردھان مہاشہ ترلوک چند۔ اور مہاشہ منشی رام۔ منتری مہاشہ چونی لال۔ اپ منتری مہاشہ گوبند سہائے۔ اور مہاشہ جے چند۔ خزانچی چوہدری منشی رام۔ لائبریرین مہاشہ سردار چند۔ پرتنگ سبھا سدان:- ڈاکٹر دھرم دیو۔ مہاشہ بودھراج مہاشہ گوکل چند۔ مہاشہ دینا ناتھ۔ اور مہاشہ گنج لعل۔

(اپ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج مندر فاضلکا کے لئے اپیل:- کچھ عرصہ سے آریہ سماج مندر فاضلکا خستہ حالت میں تھا۔ اور ہر وقت اس کی چھت کے گرنے کا خطرہ تھا۔ چونکہ مندر بڑی پاٹھ شالا کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ اس لئے ہر ایک شخص نے چھت کی فوری تعمیر کی طرف ہماری توجہ دلائی۔ ہمیں بھی اس خطرہ کا احساس تھا۔ مگر روپیہ کی کمی کی وجہ سے کچھ نہ ہو سکتا تھا۔ آخر بڑی کوشش سے تین سو روپیہ اکٹھا کیا۔ مگر انجینئر کے اندازہ کے مطابق ۴۰۰ روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے آریہ جنتا سے اپیل ہے کہ وہ جہاں تک جلد ممکن ہو۔ اس کمی کو پورا کر دے۔ کیونکہ عمارت زیر تعمیر ہے۔ اور ایسا نہ ہو۔ کہ ادھوری پڑی رہے۔

(گوری شنکر پردھان آریہ سماج فاضلکا)

آریہ سماج چک جھمرہ کی سرگرمیاں:- دیانند آیورویدک دھرمارتھ اوشدھالیہ چک جھمرہ کو جاری کئے ہوئے ایک ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے۔ اوشدھالیہ ہذا میں ہر ایک امیر و غریب کو بلا مذہب و ملت مفت دوائی دی جاتی ہے۔ پنڈت جواہر لعل جی وید نہایت اچھی طرح سے روگیوں کا علاج کرتے ہیں۔ اس اوشدھالیہ سے ایک ماہ میں ۱۶۵۵ بیماروں نے دوائی حاصل کی ہے۔ جس کا نقشہ مندرجہ ذیل ہے:-

	ہندو	سکھ	مسلمان	عیسائی	میزان
مرد	۲۶۴	۸۵	۱۸۳	۱۱	۵۴۳
عورتیں	۲۶۲	۹۹	۱۷۵	۱۰	۵۴۶
بچے	۲۴۹	۶۰	۲۴۲	۱۵	۵۶۶
میزان	۷۷۵	۲۴۴	۶۰۰	۳۶	۱۶۵۵

اوشدھالیہ ہذا کے متعلق شری ڈاکٹر رگھبر دیال جی اسسٹنٹ سرجن چک جھمرہ کی رائے حسب ذیل ہے:-

"میں نے آج ۲۰ تاریخ کو شری دیانند آیورویدک دھرم اوشدھالیہ کو دیکھا۔ اتنے تھوڑے کال میں اس کی انتی دیکھ کر میرا چت اتی پرسن ہوا۔ مجھے پورن آشا بندھ گئی ہے کہ شری پنڈت جواہر لال جی کے چارج میں یہ سنستھا اپنے اُدیش کو بھلی بھانتی پورا کرے گی۔ اور دانی مہاشے کا ادیوگ سپھل ہو گا۔ ایک آریہ سماجی کی حیثیت سے مجھے اس کی انتی سے وشیش آنند ہوا۔ اوشدھالیہ بڑا صاف ستھرا اور قرینے سے سجا ہوا ہے۔ جو وید جی کے اپنے کام میں دلچسپی کا پتہ دے رہا ہے۔"

۲۔ آریہ سماج چک جھمرہ میں ہر روز صبح و شام ست سنگ ہوتا ہے۔ جس میں شری پنڈت جواہر لال جی پراتہ سندھیا کے منتروں کی ویا کھیا کرتے ہیں۔ اور شام کو اتھرو وید کی کتھا کرتے ہیں۔ جس سے ہر ایک استری و پرش کو لابھ اٹھانا چاہیئے۔

۳۔ آریہ سماج چک جھمرہ نے شردھانند سپتاہ نہایت شان سے منایا۔ جس میں ہر روز پراتہ سنکیرتن ہوتا رہا۔ جس میں ہری جنوں کی چھوٹا بھجن منڈلی و آریہ سماج کے سبھا سدوں و سناتن دھرمیوں نے مل کر پرچار کیا۔ ۲۳ دسمبر کو بگیہ کیا گیا۔ اور ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک سہ بھوج ہوا جس میں ہر ایک استری پرش بچے نوجوان نے بلا مذہب و ملت بیٹھ کر بھوجن کھایا۔

(لوڑھی رام سبھاسد آریہ سماج ہذا)

آریہ پرچارک گورو دیو کو روانہ ہو گئے۔

سارودیشک آریہ پرتی ندہی سبھا دہلی نے اپنے پرچارکوں کو ویدک دھرم کا پرچار کرنے اور گوروویو مندر پرویش سمبندھی سمسیا کے حل میں مناسب سہیوگ اور سہایتا دینے کے لئے مالابار کی طرف جانے کی پریرنا کی ہے۔ سبھا کے سیوک پرچارک شری پنڈت گینشو دیو جی بھی جلد ہی گورو ویو پہنچ جائیں گے۔

ہوشیارپور میں شری دیانند بلیدان دوس

ہوشیارپور میں ۱۹ر دسمبر ۱۹۳۲ء کو آریہ ویدک سماج کی اور سے شری دیانند بلیدان دوس شری پنڈت لالہ رلداس جی بی۔اے۔ بی۔ٹی پرنسپل ڈی۔اے۔وی کالج ہوشیارپور کی پردھانتا میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ بہت سے ودیارتھیوں نے بھجن تتھا کویتائیں پیش ہوئیں۔ ویاکھیاتاؤں میں پادری ہیئنڈ بداس جی تتھا سوامی شری دھانند جی کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آریہ کنیا پاٹھشالہ ہوشیارپور کی کنیاؤں نے بھی دلش بھگتی تتھا سوامی جی کے بلیدان کے وشے میں بھجن گائے۔ انت میں شری پوجیہ پرنسپل صاحب نے اپنے وچار پرگٹ کئے۔ آپ نے شری سوامی شردھانند جی کے جیون کے گنوں کا ورنن کرتے ہوئے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ سوامی جی کے مشن کو سپھل بنانے کا پورا پریتن کریں۔
(لکشمی دت منتری آریہ ویدک سماج ہوشیارپور)

چک جھمرہ میں اچھوت ادھار اتسو

آریہ سماج چک جھمرہ میں ۱۸ر دسمبر کو اچھوت ادھار اتسو منایا گیا جس میں ۱۸ر دسمبر کی صبح کو عام ہندوؤں (آریہ، سناتن دھرمی، سکھ، ہریجنوں) نے مل کر سنکیرتن کیا۔ سنکیرتن میں چھوت چھات کو مٹانے والے بھجن گائے گئے۔

بعد ازاں اسی بھجن منڈلی نے ہریجنوں کے مکانوں پر پہنچ کر مکانوں کو صاف کیا جس سے لوگوں کے دلوں پر اچھا اثر پڑا۔ پھر رات کو آریہ سماج مندر میں ایک پبلک جلسہ کیا گیا جس کے پردھان لالہ کندن لال پردھان سناتن دھرم سبھا چک جھمرہ چنے گئے۔ آپ کی طرف سے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش ہوئے:

۱۔ چک جھمرہ نواسی ہندوؤں کا یہ جلسہ نام نہاد ہریجنوں کو مندر پرویش تتھا انیہ سماجک حقوق یعنی انسانوں آدمی پر چڑھنے کی پرنتی اجازت دیتا ہے۔

۲۔ چک جھمرہ کے ہندوؤں کا یہ مشترکہ جلسہ گوروویو مندر ستیہ گرہ میں بھی زور سے پیار رکھتا کرتا ہے۔ کہ جو نام نہاد اچھوتوں کو مندر پرویش کی آگیا دے کر دیش کے انمول جیون مہاتما گاندھی جی کی زندگی کو بچا لے۔ اور دیش میں جو بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ اس کو دور کرے۔

اس ریزولیوشن کی تائید پنڈت جگن ناتھ جی منتری سناتن دھرم پرچارنی سبھا نے کی اور مہاشے بوڑی رام جی۔ سردار امر سنگھ۔ پیارا سنگھ۔ پنڈت جواہر لعل اور ڈاکٹر گجر دیال جی کی تائید مزید سے مہاتما گاندھی کی جے کے نعروں کے درمیان یہ ریزولیوشن پاس ہوا۔
(خوشحال چند پردھان آریہ سماج چک جھمرہ)

آریہ کمار سبھا جھنگ شہر کے سماچار

۱۔ آریہ کمار سبھا نے لالہ ٹھاکر داس جی آریہ کی اکسمات مرتیو پر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے:

(ا) آریہ کمار سبھا جھنگ شہر کی یہ سادھارن سبھا ہمارے اُپ پردھان مہاشہ بھارت بھوشن جی کے پوجیہ پتا شری مان لالہ ٹھاکر داس جی کی اکسمات مرتیو پر شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور مہاشہ ودیا بھوشن جی تتھا مہاشہ بھارت بھوشن جی اور ان کے سمبندھیوں سے سہانو بھوتی پرگٹ کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ سبھا پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ سورگیہ شری مان لالہ ٹھاکر داس جی کی آتما کو سدگتی پراپت ہو۔ اور ان کے دونوں سپتروں تتھا ان کے سمبندھیوں کو شانتی پراپت ہو۔

(ب) یہ سبھا نشچے کرتی ہے۔ کہ اس پرستاو کی ایک پرتی مہاشہ ودیا بھوشن جی تتھا مہاشہ بھارت بھوشن جی کی سیوا میں بھیجی جائے۔ ایک ایک پرتی پرکاش تتھا ریفارمر سماچار پتروں کو بھیجی جائے۔

۲۔ آریہ کمار سبھا کے سپتاہک ست سنگ ہر اتوار کو شام کے وقت ہوتے ہیں جن میں ہر ایک کمار باری باری پرستاو پڑھ کر سناتا ہے۔

۳۔ آریہ کمار سبھا کا تیسرا سالانہ جلسہ ۶۔۷۔۸۔۹ر اپریل ۱۹۳۳ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ اس جلسہ کے موقعہ پر کئی سمیلن بھی ہوں گے۔

۴۔ گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج جھنگ کے سٹوڈنٹس نے دو سو دستخطوں سے زمورن کی طرف ایک میموریل بھیجا ہے۔ جس میں اُس سے ہریجنوں کے لئے مندر کھولنے کی پرارتھنا کی گئی ہے۔ شہر میں کچھ عرصہ سے ہر اتوار کو ہندو راشٹریہ سبھا کے ماتحت چھوت چھات کو دور کرنے کے لئے جلسے ہو رہے ہیں۔
(چمن لال ورما منتری آریہ کمار سبھا)

گورُوکل رائے کوٹ :- گورُوکل میں پڑھائی کا کام نیم پوروک ہو رہا ہے۔ سب کُل واسیوں کی صحت بہت اچھی رہی ہے اور اس وقت کوئی بھی روگی نہیں ہے ٭

گورُوکل کا سالانہ جلسہ ہولیوں کی چھٹیوں میں یعنی ۱۰ لغایت ۱۳ مارچ ۱۹۳۳ء ہوگا۔ جس میں بڑے بڑے پرسدّھ سنیاسی۔ اپدیشک اور بھجنیک مہانو بھاؤ تشریف لائیں گے۔ ٹھہرنے و بھوجن کا پربندھ گورُوکل کی طرف سے ہوگا ٭

(ارجن لال مونگا پرائے مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج گنگوہ :- اچھوت اُدّھار تہوار مؤرخہ ۱۲ لغایت ۱۴ دسمبر بڑے سماروہ کے ساتھ منایا گیا۔ ۱۲ دسمبر کو نگر کیرتن ہوا۔ ۱۳ و ۱۴ دسمبر کو پربھات پھیری۔ بھجن۔ اُپدیش ہوتے رہے۔ ہری جنوں کے کنوئیں سے جل لیا گیا۔ ان کے ہاں کے پتلے کھولے گئے۔ پربھاؤ بہت اچھا رہا۔ بیس گراموں کے چرم کار شامل ہوئے ٭

(سمیر چند منتری)

آریہ سماج کرنال :- مؤرخہ ۱۸ ۱۲ ۳۲ کو مندر آریہ سماج کرنال میں ایک بڑے پیمانے پر سہ بھوج ہوا۔ جس میں ۱۱۸ استری پُرش شامل ہوئے۔ ان میں ۲۲ اچھوت تھے۔ مہاشہ شکھہ لال جی اور پنڈت رگھوبر شرن جی کے لیکچر اچھوت اُدّھار اور شُردّھانند بلیدان منانے پر ہوئے۔ پبلک پر اچھا اثر پڑا۔ مہاشہ لال سنگھ جی کی منڈلی کے بھجن ہوئے ٭

(سنگھ رام منتری آریہ سماج کرنال۔ گورُوکل وبھاگ)

گورُوکل اندرپرستھ میں شاندار انتر جاتیہ سہ بھوج :-

۱۸ دسمبر کو مہاتما گاندھی اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے حکم کے بموجب گورُوکل اندرپرستھ میں اچھوت اُدّھار دوس بڑی شان سے منایا گیا۔ بھنگی۔ چمار۔ دھوبی۔ جھینیہ۔ سکھ ہندو۔ برہمچاری اور ادھیاپکوں کا اکٹھا ہون یگیہ ہوا۔ ہری جنوں نے اپنے ہاتھ سے کُنڈ میں سامگری ڈالی۔ گائتری منتر کا اُپدیش سوامی راما نند جی دوارا ہوا۔

تت پشچات پرنسپل گوپال جی کی ہری جنوں کے متعلق ایک سارگربھت تقریر ہوئی۔ جس میں اس سوال کے پولیٹیکل پہلو پر بحث کرتے ہوئے اس کی ساماجک سمسیا بتلائی۔ اور آریہ سماج نے اس وقت اچھوت اُدّھار کے متعلق جو کام کیا ہے۔ اس کو ظاہر کیا۔

اس کے بعد سب کا اکٹھا سہ بھوج ہوا۔ جس میں بھنگی چمار۔ سب برہمچاری اور ادھیاپک شامل تھے۔ اور سب نے اکٹھا بھوجن کیا۔ ہری جن بڑے سُندر اور صاف کپڑے پہن کر آئے تھے۔ صفائی کی طرف ان کا خاص دھیان دلایا گیا۔ شُردّھانند بلیدان میں ان ہری جنوں کے گھروں میں جاکر ان کے گھر کی صفائی اور پرچار کرنے کا نشچے کیا گیا ٭

(مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج کیمبلپور کے سماچار :- آریہ سماج ہذا میں پنڈت بھیم سین جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب رات کو سوامی شُردّھانند جی کے جیون پر کتھا کرتے رہے۔ جو ۱۲ ... [illegible]

---

۲۶ انوار ۱۸ ۱۲ ۳۲ کو لالہ کدار ناتھ صاحب ایڈووکیٹ کے مکان کے چوک میں لالہ صاحب نے تمام ہری جنوں کو بلوا کر یگیہ ہون کیا گیا۔ اور پرشاد بانٹا گیا۔ پنڈت بھیم سین جی اپدیشک نے یگیہ کرایا۔ اور لالہ صاحب نے وکتا کی۔ اور ہری جنوں سے مخاطب ہوتے ہوئے بتلایا۔ کہ آپ ہمارے بھائی ہیں۔ ہمارا انگ ہیں۔ اور ان کو شراب وغیرہ چھوڑنے کی ہدایت کی ٭

(منا سنگھ منتری)

سوچنا :- آریہ سجنوں سے نویدن ہے کہ سوامی سنتوش انند جی آج کل برنالہ آریہ سماج میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ جو آریہ سجن آریہ سنستھا یا آریہ سماج ان کے اُپدیشوں سے فائدہ اٹھانا چاہے۔ وہ جلسوں پر ویاکھیان وغیرہ کے لئے یا ویسے ہی کتھا وغیرہ کے لئے انہیں بلا سکتے ہیں۔ اس کے لئے برنالہ کے پتہ پر براہ راست ان سے خط و کتابت کریں۔ یا آریہ سماج برنالہ کو لکھیں ٭

(بسر رام اپ منتری آریہ سماج برنالہ ریاست پٹیالہ)

ہری جنوں کا اُدّھار :- آریہ سماج مندر راہوں میں مؤرخہ ۱۸ ۱۲ ۳۲ کو آریہ سماج کے سبھا سدان اور ہندو جنتا نے ایک مشترکہ جلسہ مہاتما گاندھی کے اعلان کے مطابق اچھوت اُدّھار دوس منانے کی غرض سے کیا۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے :-

۱۔ ہندو پبلک راہوں موجودہ چھوت چھات کو بری نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور اچھوتوں کے اُدّھار کے لئے پروگرام میں سہمت ہے ٭

۲۔ زمورن انچارج گورو دیور مندر کو تار روانہ کیا گیا ٭

ہردیو پرشاد مہتہ ایم۔ بی۔ ایس منتری آریہ سماج راہوں ٭

شادی خانہ آبادی :- ڈاکٹر جے دیال جی پردھان آریہ سماج دیپال پور کی شادی ۱۱ دسمبر ۱۹۳۲ء کو تھی۔ جنہوں نے اپنی شادی کی تقریب پر پنڈت دیووَرت جی پروہت کو مدعو فرمایا۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰ دسمبر ہر روز رات کو پنڈت جی اپنے منوہر ویاکھیان کرتے رہے۔ حاضری بہت تھی۔ ۱۱ دسمبر کو برات ادکاڑہ گئی۔ اور اسی رات کو ڈاکٹر صاحب کی شادی شریمتی ودیاوتی پتری لالہ گوبند رام ادکاڑہ نواسی کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوئی۔ اس وقت پنڈت صاحب نے ویدک ریتی و واہ کو بہت ہی اچھی طرح سے پڑھ کر لوگوں کو محظوظ کیا۔ یہ پہلا موقعہ دیپالپور میں ویدک ریتی سے شادی ہونے کا ہے ٭

ڈاکٹر صاحب نے اس شُبھ اوسر پر پچیس روپے حسب ذیل دان کئے :-

برائے تیاری مندر آریہ سماج دیپالپور ۱۰ روپے ٭ برائے ویدپرچار فنڈ ۱۰ روپے ٭ یتیم خانہ ۳ روپے ٭ متفرق ۲ روپے ٭

آریہ سماج دیپالپور ڈاکٹر صاحب کو شادی کی مبارکباد دیتی ہے۔ اور پنڈت جی کے منوہر ویاکھیانوں کے لئے دھنیہ واد کرتی ہے ٭

باجلاس جناب ٹھاکر رندھیر سنگھ صاحب جج خفیفہ منصفی اول بلند شہر

نمبر مقدمہ ۲۰۷۳ ۱۹۳۲ء

ترکھا رام ولد منشی لال قوم ویش اگروال ساکن معضع شریف پور بھیرولی پرگنہ اگوتہ ضلع بلند شہر

بنام

اچھو ولد گردیال بلا ادمی ولد کھجنیر اقوام جٹ ساکن موضع شریف پور بھیرولی پرگنہ اگوتہ

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت تمسک ... کے دائر کی ہے۔ لہذا آپکو حکم ہوتا ہے۔ کہ آپ بتاریخ

۱۹ جنوری ۱۹۳۳ء

بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو۔ کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے۔ حاضر ہوں۔ اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے۔ کہ مقررہ تاریخ پر اپنے جملہ گواہوں اور دستاویزات کو جن پر جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری آپکی کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی:- ۱۲/۲/۳۳ (دستخط حاکم و مہر عدالت)

ओ३म्

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्व मार्य्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

ایڈیٹر :- کرشن بی۔ اے

قیمت :- سالانہ للعہ ششماہی ۲ ممالک غیر ۷ فی پرچہ ایک آنہ

THE PRAKASH LAHORE

نمبر ۲ | SUNDAY 8th JAN 1933 | ۲۵ پوہ سمت ۱۹۸۹ مطابق ۸ جنوری ۱۹۳۳ء۔ دیانند آبد ۱۰۸ | جلد ۲۹

وید امرت

ओ३म् वेदाऽहमेतं पुरुषं महान्तमादित्यवर्णं तमसः परस्तात्।
तमेव विदित्वाऽति मृत्युमेति नान्यः पन्था विद्यतेऽयनाय॥ यजु॰

ارتھ :- (अहं वेद) میں جانتا ہوں۔ (महान्तं पुरुषं) جہان پرش ہے۔ اس کو (आदित्यवर्णं) سورج کے سمان تیجسوی (तमसा परस्तात्) جو اندھکار سے پرے (तं एव विदित्वा) اس کو جان کے ہی (मृत्युं) مرتیو کے (अत्येति) پار ہو سکتا ہے۔ (अन्यः पन्थाः) مرتیو دور کرنے کا (अयनाय) (न विद्यते) نہیں ہے :- دوسرا کوئی مارگ

ویاکھیا :- سنسار کے لوگ دن رات سکھ کے حاصل کرنے کے لئے بھٹکتے رہتے ہیں۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر ایک مرد و عورت ایسے ایسے وسیلے سوچتے رہتے ہیں۔ جن سے ان کو سکھ ملے۔ مگر پھر بھی کوئی سکھی نہیں ہے۔ ظاہرا طور پر تو ایک دوسرے کو سکھی نظر آسکتے ہیں۔ مگر جب کسی سے علیحدہ ایکانت میں بیٹھ کر بات چیت کرو۔ تو ہر ایک آدمی آپ کو کسی نہ کسی دکھ میں پڑا ہوا ملے گا۔ اگر کسی نے بڑے یتن سے دھن جمع کیا۔ تو اسے اولاد نصیب نہیں ہے جس کے ہاں اولاد ہے وہ سنتان کی بدکرداریوں کی وجہ سے نالاں ہے۔ یا اس کے پاس کھانے کو نہیں۔ دھن ہو۔ اولاد بھی ہو۔ تو تندرستی نصیب نہیں ہوتی۔ کوئی نہ کوئی بیمار پڑا رہتا ہے۔ گھر کی دیگر الجھنیں ہی دم نہیں لینے دیتیں۔ کسی نہ کسی طرح کا جھگڑا رہتا ہے۔ عدالتی جھگڑوں کی بھی آج کل بھرمار رہتی ہے۔ پاس پڑوس میں ہی جھگڑا کیا جاتا ہے۔ خویش و اقارب کی مخالفت۔ عادات بھی بدنصیبی کو بڑھاتی رہتی ہیں۔ کاروبار ہو یا ملازمت سب جگہ بڑے بڑے پیچیدہ معاملات درپیش آتے رہتے ہیں۔ جن میں پھنس کر لوگ دن رات دکھ اٹھاتے ہیں۔ غرضیکہ ہر طرح کی کوشش کے باوجود بھی ہر طرح سے ہر ایک آدمی سکھی نہیں ہوتا کہیں نہ کہیں کلیش کی ماترا اس کے ستانے اور خون چوسنے کے لئے موجود رہتی ہے۔ نرمل سکھ کا مالک۔ پورن سکھ کا بھنڈار وہی ایک پرم پتا پرماتما ہے۔ اس لئے سکھ اور محض سکھ کی اگر خواہش ہو۔ تو اس سکھ کے بھنڈار کے دروازہ پر دستک دینی ہوگی۔ اسی لئے وید منتر میں اپدیش دیا گیا ہے۔ کہ اس پرم پتا کو جاننے سے ہی مرتیو کے پار ہو سکتے ہیں۔ بہت صاف الفاظ میں کہا گیا ہے۔ کہ اس کے سوائے مرتیو دور کرنے کا "دوسرا کوئی مارگ نہیں ہے" مگر سنساری لوگ اس بالکل صاف حکم کی موجودگی میں اس پتا کی شرن کو چھوڑ کر دوسری جگہوں میں جا کر سکھ کی تلاش کرتے ہیں۔ جیون کا انتم آدرش جیون مرن کی اپار دھی ارتھات آواگون کے جھمیلوں سے پار ہونا ہے۔ اس آدرش کے لئے دنیاوی چیزوں یا دنیاوی لوگوں کے پیچھے پیچھے بھٹکنا اپنے آدرش سے کوسوں دور بھاگنا ہے۔ سو یہ پرماتما جسے ہم نے جاننا ہے۔ کیسا ہے۔ وید نے کہا۔ وہ اندھکار سے پرے ہے۔ سورج کے سمان تیجسوی ہے۔ اور جہان پرش ہے۔ اب اگر ہم لوگ اپنے ہردے کی اندرونی کوٹھڑیوں میں منشوں سے ویربھاو کا اندھکار جمع کرینگے۔ اور ایک دوسرے کی عزت کے پرتی آدر بھاو اور اداس بھاو نہیں کرینگے۔ تو ہم لوگ اس پرم پتا کو جاننے کے کبھی حقدار نہیں ہو سکتے۔ اس جہان پرش کو جاننے کیلئے تنگدلی کو نکالنا دینی ہوگی۔ اور پرانی ماتر کے لئے ہر دو کی دھانمنا کرنی ہوگی۔ پرانی ماتر کی بھلائی میں اپنی بھلائی سمجھنی ہوگی۔ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر اپنی تمام کمزوریوں کو قبول کرتے ہوئے دل کے اندر سے کمینگی دور کرنی ہوگی۔ اس جہان پرش کے سیوا کے پرکاش یکنے بھاو انہیں داخل نہیں ہونے دینگے۔ یا ایک دوسرے کے پرتی آدر بھاو اور اداس بھاو کو دھارن نہیں کریں گے۔ بغیر اس قسم کی تیاری کے۔ بغیر اپنی اندرونی شدھی کے اگر ہم چاہیں۔ کہ اس جہان پرش کو جان سکیں تو یہ امر بالکل ناممکن ہے۔ اور بغیر اس کے جاننے کے نتیجہ کو دھارن کرنے کے لئے من کے تمام میل کو دھونا ہوگا۔

سنسار کی گتی

کرسمس منانے کی ممانعت

لنڈن۔ یکم جنوری۔ یوروپ میں صرف روس ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جہاں نہ ہی نئے سال کی تقریب منائی گئی۔ اور نہ ہی یکم جنوری کو تعطیل ہوئی بلکہ حکومت روس نے خاص آرڈیننس کے ذریعہ سرکاری طور پر کرسمس منانا ممنوع قرار دیا ہے ⁂

تنخواہ میں بھاری تخفیف۔ ڈبلن۔ ۳ر جنوری۔ مسٹر ڈائل بکلے جنہیں آئرلینڈ کا گورنر جنرل بنایا گیا ہے۔ وائسرائیگل لاج کی بجائے اپنے گاؤں میں رہتے ہیں۔ اور انہوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ دس ہزار پونڈ ماہانہ کی بجائے صرف ایک ہزار پونڈ ہی لیا کریں گے ⁂

اچھوت مندروں کی واپسی۔ کومیلا۔ ۳ر جنوری۔ کومیلا اچھوت آشرم۔ اچھوت آشرم کنیا شکھشا آلیہ اور ہر کامنت اچھوت آشرم جن پر پولیس نے جنوری ۱۹۳۲ء سے قبضہ کر رکھا تھا۔ منتظمین کو واپس دیدئے گئے ہیں ⁂

موٹروں کے ذریعے ڈاکہ۔ پٹنہ یکم جنوری۔ ضلع دربھنگہ کے ایک گاؤں میں ایک زمیندار کے گھر ڈاکہ پڑا ہے بیس ہیں۔ ڈاکو پچاس ہزار روپیہ کے زیورات اور نقدی لوٹ کر لے گئے۔ ڈاکو بیس موٹر کاروں میں سوار ہو کر آئے تھے ⁂

آل انڈیا سودیشی نمائش۔ بنارس۔ ۳ر جنوری۔ آل انڈیا سودیشی سنگ کے ریزولیوشن پر عمل کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ سودیشی سنگ دہلی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۲۵ جنوری سے ۳۱ جنوری تک دہلی میں آل انڈیا سودیشی نمائش منعقد کی جائے ⁂

خودکشی کا دردناک واقعہ۔ فاضلکا۔ ۳ر جنوری۔ چند دن ہوئے۔ کہ ایک شخص فرنٹیر میل کے آگے ریلوے پٹڑی پر گردن رکھ کر خودکشی کر لی۔ خودکشی کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی ⁂

ڈیپوٹیشن سے ملنے سے انکار۔ واشنگٹن

تمباکو نوشی کے انسداد کا بل

ہر چند ہندوستان کی قانون بنانے والی مرکزی مجالس ابھی تک راج نیتک لحاظ سے اس درجہ نہیں ہیں۔ کہ ان کو مکمل طور پر ذمہ دار کہا جا سکے۔ لیکن پھر بھی اتنا موجب تسلی ہے۔ کہ بعض ممبران اپنا مجلسی فرض پہچانتے ہوئے اسمبلی میں لاعہدا ایک بل پیش کر کے دیش کے بھاگی بنتے ہیں۔ دیوان بہادر ہربلاس شاردا اس سے پہلے شاردا ایکٹ پاس کرا کے دیش سے خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ اب آپ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں اجمیر مارواڑ میں بچوں میں تمباکو نوشی کے انسداد کا بل پیش کرنے والے ہیں۔ ہمارے وچار میں اس بل کی صرف اجمیر مارواڑ کے لئے ہی ضرورت نہیں۔ بلکہ سارے دیش کے لئے ضرورت ہے۔ کیونکہ تمباکو نوشی ایسی بدعت ہے۔ جو کہ ملک کے نونہالوں کے لئے سخت ہانی کارک ثابت ہو رہی ہے۔ آشا رکھنی چاہئے۔ کہ نہ صرف اسمبلی کے جملہ سرکاری و غیر سرکاری ممبران اس بل کی حمایت کریں گے۔ بلکہ حکومت کی طرف سے بھی اسے جلد از جلد ایکٹ میں تبدیل کرانے کی کوشش کی جائیگی ⁂

ہند نے آل انڈیا ووٗمن کانفرنس کی اس درخواست کو مسترد کر دیا ہے۔ جو کہ کانفرنس مذکور نے اس مطلب کی کی تھی۔ کہ ہمارے ایک ڈیپوٹیشن کو مندر پرویش بل کے سلسلہ میں ملنے کی اجازت دی جائے ⁂

برطانوی کوئلہ پر ٹیکس۔ واشنگٹن۔ ۱۳ر دسمبر۔ امریکن گورنمنٹ نے برطانوی کوئلہ کی درآمد پر ٹیکس لگا دیا ہے ⁂

گوڑگانواں میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ۔ نئی دہلی۔ ۳ر جنوری۔ حکومت پنجاب نے ریاست الور میں ایجی ٹیشن بند کرنے کی خاطر ضلع گوڑگانواں میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے ⁂

چیرنشالہ پریس کی ضمانت کی ضبطی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پونہ نے چیرنشالہ پریس پونہ کی دو ہزار روپے کی ضمانت ضبط کر لی ہے۔ اور مزید دو ہزار روپیہ کی ضمانت کے داخل کرنے کا حکم دیا ہے ⁂

خاص آرڈیننس کا نفاذ۔ لنڈن۔ ۳ر جنوری۔ بالشویک حکومت نے ایک آرڈیننس جاری کر دیا ہے۔ کہ کوئی غیر کمیونسٹ خاص اجازت لئے بغیر شہروں میں نہ پھرے۔ اور اپنی حرکات و سکنات کی پولیس کو اطلاع دے ⁂

مرغی کی خاطر لڑائی۔ دہلی۔ ۳ر جنوری۔ ایک

مرغی کی ملکیت کی بابت بعد دوپہر دو مسلمانوں میں سخت لڑائی ہو گئی۔ لڑائی کے دوران میں چاقو استعمال کیا گیا۔ ایک مسلمان سخت زخمی ہو گیا۔ اور اسے ہسپتال پہنچایا گیا ⁂

استعفیٰ دینے کی دھمکی۔ کلکتہ۔ ۳ر جنوری۔ "لبرٹی" کا سپیشل نامہ نگار مقیم لنڈن مطلع کرتا ہے۔ کہ مہاتما گاندھی کو کچھ نہ کچھ اقرار کئے بغیر رہا کرنے کی حالت میں لارڈ ولنگڈن نے مستعفی ہو جانے کی دھمکی دی ہے ⁂

پنجاب کا آئندہ گورنر۔ دہلی۔ ۲ر جنوری۔ نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سر ایمرسن کو پنجاب کی گورنری کے لئے منتخب کر لیا گیا ہے ⁂

جمعیتہ العلمائے ہند کا گیارھواں ڈکٹیٹر۔ دہلی۔ ۳ر جنوری۔ مولانا عبداللہ بٹالوی ڈکٹیٹر جمعیتہ علمائے ہند نے اپنی گرفتاری کے وقت مولانا سید مبارک حسین پرنسپل عربک کالج میرٹھ کو جمعیتہ علمائے ہند کا ڈکٹیٹر مقرر کیا ہے ⁂

تباہ کن قحط۔ لاہور۔ ۳ر جنوری۔ لالہ شام لال ایڈووکیٹ نے مہاتما گاندھی کو یرودا جیل میں مندرجہ ذیل تار ارسال کیا ہے۔ "ضلع حصار میں تباہ کن قحط پڑ گیا ہے۔ اور ہری جن اس وقت وہاں سخت مصیبت میں مبتلا ہیں" ⁂

پرائمری تعلیم لازمی

کلکتہ۔ ۴ر جنوری۔ آج کارپوریشن کے اجلاس میں ڈاکٹر بدھان چندر رائے کارپوریشن نے اعلان کیا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے اجازت دے دی ہے۔ کہ لڑکوں کے لئے پرائمری تعلیم لازمی کر دی جائے ⁂

گورنمنٹ ہائی سکول پشاور سے ہندی اور سنسکرت کا اخراج۔ پشاور۔ ۴ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہائی سکول میں ہندی اور سنسکرت کی جو کلاسیں ہیں۔ انہیں یکم اپریل سے بند کر دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے ⁂

ایک سے زیادہ بیوی نہ کی جائے۔ الہ آباد۔ ۴ر دسمبر۔ آل انڈیا کائستھ کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ برادری کا کوئی شخص ایک سے زیادہ بیویاں نہ کرے۔ جو کرے گا۔ اسے برادری سے نکال دیا جائے گا ⁂

منی آرڈر قرق۔ دہلی۔ ۴ر جنوری۔ مولانا عارف ہسوی کا جو کہ آج کل ملتان سنٹرل جیل میں سزائے قید بھگت رہے ہیں۔ پچاس روپیہ کا منی آرڈر اس غرض سے حکام نے قرق کر لیا ہے۔ تاکہ ان کا جرمانہ اس سے وضع کر لیا جائے ⁂

یوروپین عورتوں سے تعلق کی ممانعت۔ طہران۔ ۲ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ شاہ ایران نے تمام سرکاری افسروں کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ حتے الوسع کسی یوروپین عورت سے نہ ملا کریں۔ اور نہ ہی غیر ملکیوں سے زیادہ تعلقات رکھیں ⁂

انتر جاتیہ بواہ۔ دہلی۔ ۳ر جنوری۔ مسٹر ممتی سود دیوی جن کا مقدمہ سازش لاہور اور دہلی کے مقدمات میں ذکر آتا رہا ہے۔ ان کا بواہ بابو شام موہن ورما ایم۔ اے سے ہو گیا ہے۔ مسٹر ممتی جی جنم سے براہمن ہیں۔ ور جنم سے اعلےٰ کائستھ خاندان سے تعلق رکھتا ہے ⁂

آل انڈیا سائنس کانگرس۔ پٹنہ۔ ۳ر جنوری۔ کل چیف جسٹس پٹنہ ہائی کورٹ نے آل انڈیا سائنس کانگرس کے بیسویں اجلاس کی افتتاحی رسم ادا کی۔ ۵۰۴ ڈیلیگیٹ اجلاس

ہیں شریک ہوئے ::

آئرش پارلیمنٹ توڑ دی گئی - ڈبلن - ۳ر جنوری - آج صبح ہی یہ اعلان کیا گیا - کہ آئرش پارلیمنٹ توڑ دی جائے گی - اور ۲۴ر جنوری کو نئے عام انتخابات ہوں گے ::

ترجیحی محصولوں کا رواج - رنگون - ۴ر جنوری - مقامی کسٹم ہاؤس نے معاہدہ اوٹاوہ کے مطابق نئے ترجیحی اصولوں کے متعلق عارضی ہدایات جاری کر دی ہیں - اور ان پر نئے سال سے عملدرآمد بھی شروع ہو گیا ہے ::

فوری رہائی کا مطالبہ - بمبئی - ۴ر جنوری - انڈین مرچنٹس چیمبر نے وائسرائے ہند کو تار بھیجا ہے - اگر حکومت کو حقیقی تعاون کی ضرورت ہے - تو مہاتما گاندھی اور دوسرے سیاسی قیدیوں کی فوری رہائی ناگزیر ہے ::

حجاموں کی ہڑتال - کراچی - ۳ر جنوری - کراچی میں حجاموں نے اس لئے ہڑتال کر دی ہے کہ پبلک ان کو حجامت کے دو آنے اور بال کٹوائی کے چھ آنے دینے سے انکاری ہے - اب کراچی کے جملہ سیلون بند ہیں ::

وائسریگل کونسل کا اجلاس - نئی دہلی - ۴ر جنوری - وائسرائے ہند کی اگزیکٹو کونسل کا اجلاس ۶ر اور ۷ر جنوری کو کلکتہ میں منعقد ہو گا۔

تار کاٹ دئے - الور - ۳ر جنوری - آج فسادیوں نے شہر الور میں ٹیلیگراف کے تار کاٹ دئے - اور اس طرح فساد زدہ رقبہ سے سلسلہ نامہ و پیام منقطع کر دیا گیا ::

ڈاکٹر انصاری کی واپسی - دہلی - ۴ر جنوری - معلوم ہوا ہے - کہ ڈاکٹر انصاری ۲۳ر جنوری کو بمبئی واپس پہنچ جائیں گے ::

آئرلینڈ کی تجارت میں کمی - ڈبلن - ۲ر جنوری - آئرش فری سٹیٹ کی تجارت کے اعداد و شمار مظہر ہیں - کہ سال گزشتہ کے ماہ نومبر کے مقابلہ میں ۲۰ لاکھ پونڈ سے زیادہ کمی واقعہ ہوئی ہے ::

جی - آئی - پی ریلوے میں تخفیف - بمبئی - ۳ر جنوری - حکومت ہند کے مقرر کردہ ماہر اقتصادیات دہلی سے یہاں پہنچ گئے ہیں - اور جی - آئی - پی ریلوے کے نظام میں تخفیف کی دیکھ بھال

ہندو شاستر اور اچھوت پن

مہاتما گاندھی کا تازہ بیان

پونہ - ۳ر جنوری - مہاتما گاندھی نے معتدد ودوان پنڈتوں سے اچھوت پن کے دفعیہ کے متعلق تبادلہ خیالات کرنے کے بعد جو بیان شائع کیا ہے - اس میں آپ فرماتے ہیں - کہ میرا وشواس اور بھی پختہ ہو گیا ہے - کہ ہندو شاستروں میں اچھوت پن کی جیسا کہ یہ آج کل ہندو سماج میں موجود ہے - ہرگز اجازت نہیں - ہندو دھرم شاستروں میں جو تین قسم کے اچھوت ملتے گئے ہیں - ان میں آج کل کے اچھوت شامل نہیں - اس لئے اچھوت پن یا برادری سے اخراج کے متعلق قواعد کا ان جماعتوں پر اطلاق نہیں ہو سکتا - شاستروں میں چماروں اور بھنگیوں کو محض ان کے پیشہ کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے اچھوت قرار دینے کی کوئی آگیا نہیں - مندروں اور سکولوں وغیرہ میں داخلہ اور پبلک کنوئیں - گھاٹوں - تالابوں اور دریاؤں وغیرہ کے استعمال کے سلسلہ میں چاروں ورنوں کو جو مشترکہ حقوق حاصل ہیں - وہ ان نام نہاد اچھوتوں کو حاصل ہونے چاہئیں - ان مشترکہ حقوق سے انہیں محروم کرنا ظلم ہے ::

کریں گے ::

آئرش گورنمنٹ کو الٹی میٹم - ڈبلن - ۲ر جنوری - لیبر ممبروں اور آئرش ٹریڈ یونین کانگرس کے ایک ڈیپوٹیشن نے مسٹر ڈی ویلرا صدر آئرش گورنمنٹ کو ایک الٹی میٹم دیا ہے - کہ وہ سول ملازموں کی اجرتوں میں تخفیف کے متعلق اپنی پالیسی کا اظہار کرے ::

گاماں پہلوان کا چیلنج - کلکتہ - ۴ر جنوری - گاماں پہلوان نے جو کہ آج کل کلکتہ میں ہے - چیلنج کیا ہے - کہ جو پہلوان اس کے بھائی امام بخش کو گرا لے گا - اسے وہ گیارہ ہزار روپیہ دے گا - اور جو کلو کے لڑکے کو گرا لے گا - اسے سات ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا ::

موتی لال ہسپتال لکھنؤ کا افتتاح - لکھنؤ - ۳ر جنوری - معلوم ہوا ہے - کہ آیورویدک میڈیکل کالج لکھنؤ کے منتظمان نے سیٹھ گھنشیام داس برلا سے موتی لال میموریل ہسپتال کے افتتاح کی درخواست کی ہے - افتتاح جنوری کے

آخری ہفتہ میں ہو گا ::

سکھ مشنری کالج میں پولیس - امرتسر - ۴ر جنوری - ماسٹر تارا سنگھ جی کی تلاش میں جن کو امرتسر سے باہر نکل جانے کا نوٹس دیا گیا ہے - پولیس نے سکھ مشنری کالج کا محاصرہ کر لیا - اور ڈیڑھ گھنٹے تک پولیس افسران وہاں موجود رہے ::

مدراس میں ریلوے کی ہڑتال - مدراس - ۳ر جنوری - مسٹر ایم اینڈ ایس - ایم ریلوے کی ہڑتال کے سلسلہ میں شہریوں کی کمیٹی اب بھی صورت حالات پر قابو پانے کی کوشش کر رہی ہے ::

حملہ آور کی گرفتاری - پونہ - ۴ر جنوری - پولیس نے متعدد فوجی جوانوں کی مدد سے کپتان تھامپسن پر گولی چلانے والے سکھ سپاہی کو جنگل میں دو بدو مقابلہ کے بعد گرفتار کر لیا ہے ::

ریویو

میسرز جانکی داس اینڈ کمپنی نے ہمارے پاس اپنا ۱۹۳۳ء کا کیلنڈر ارسال کیا ہے - کیلنڈر مذکور میں کرشن بھگوان کی تصویر دیکھی ہے - اور ساتھ ہی انگریزی تاریخوں کے ساتھ دیسی تاریخیں اور تنخواہیں بھی دی گئی ہیں - کاغذ اچھا استعمال کیا گیا ہے - کیلنڈر نہ صرف دفاتر میں لٹکانے کے لئے مفید ہے - بلکہ عام پبلک بھی اس سے مستفیض ہو سکتی ہے ::

ملنے کا پتہ :-

میسرز جانکیداس اینڈ کمپنی - متصل نیلہ گنبد لاہور

ادھونک بھارت کی ضبطی - کلکتہ - ۴ر جنوری - حکومت بنگال نے ہندی کی کتاب موسومہ "ادھونک بھارت" کو ضبط کر لیا ہے - ضبطی پریس ایمرجنسی ایکٹ کی دفعہ ۱۹ کے ماتحت عمل میں آئی ہے ::

شہر میں داخلہ کی ممانعت - کلکتہ - ۴ر جنوری - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میدنا پور نے زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری تاحکم ثانی سکھ کے لہر باشندوں کو شہر کی میونسپل حدود میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی ہے - کیونکہ ان کے داخلہ سے نقض امن کا خطرہ تھا ::

ماسٹر تارا سنگھ کا امرتسر سے اخراج - لاہور - ۴ر جنوری - مشہور سکھ لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کو آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا حکم ملا ہے - کہ وہ آٹھ گھنٹوں کے اندر اندر امرتسر سے نکل جائیں - اور اضلاع امرتسر - لاہور اور لائلپور کی حدود میں داخل نہ ہوں ::

اپیل

آدم پور ضلع لدھیانہ میں ایک آریہ ویدک کنیا پاٹھ شالہ دو سال سے قائم ہے - مینیجر صاحب آریہ پرشوں سے اس پاٹھ شالہ کے لئے دھن کی اپیل کرتے ہوئے لکھتے ہیں - کہ اس کا سالانہ خرچ مبلغ دو صد روپیہ سے زائد ہے - اور اس وقت تک چار صد پچیس روپے خرچ ہو چکے ہیں - اور باقی صرف ایک سال کا خرچ فنڈ میں باقی ہے - دان بھیجنے والے اصحاب ذیل کے پتہ پر دھن بھیج سکتے ہیں

{ مینیجر آریہ ویدک کنیا پاٹھ شالہ - آدم پور - ضلع لدھیانہ }

آریہ بھائیوں سے نویدن

سنہ ۱۹۲۲ء سے جبکہ میں آریہ سماج گوجرانوالہ کی علمی خدمت سے پرتھک ہوا - میں ہمیشہ یہ کوشش کرتا رہا - کہ کسی نہ کسی حالت میں آریہ سماج کی سیوا کرتا رہوں - چنانچہ لاہور میں آ کر میں نے کچھ عرصہ پہلے بھی جبکہ میں "پرتاپ" میں بطور اسسٹنٹ ایڈیٹر کام کرتا تھا - "پرکاش" کی سیوا کی - اور دوسرے اخبارات میں بھی ویدامرت کا سلسلہ جاری رکھا - لیکن میں جس وقت کا سچے دل سے متلاشی تھا - وہ مجھے پراپت نہ ہو سکا - اب ایشور کی کرپا سے پوجیہ مہاشہ کرشن جی مالک روزانہ "پرتاپ" نے مجھے یہ موقعہ دیا ہے - کہ میں اپنے مہربان ماسٹر سندر داس جی ننگھ کے بعد "پرکاش" دوارا آریہ جگت کی سیوا کرتا رہوں - چنانچہ اس پرچہ میں بھی میں نے کچھ بھاگ لیا ہے - مزید برآں اس موقع پر یہ اشتہار لکھنا بیجا نہ ہو گا - کہ جو آریہ پرش قبل ازیں میرے لیکھوں کو دیگر اخبارات میں پڑھنے کے عادی ہو چکے ہیں - یا جن کا کسی نہ کسی حالت میں قبل ازیں میرے ساتھ دھارمک سمبندھ رہ چکا ہے - وہ میرے ساتھ سہمت ہوں گے - کہ میں "پرکاش" جیسے دھارمک پرچہ میں ہی اپنی زیادہ ... [illegible]

پرکاش لاہور

۲۵ پوہ سمت ۱۹۸۹

آریہ سماج کا ایک سال

سنہ ۱۹۳۲ء کے سماپت ہوتے ہی آریہ سماج نے بھی ایک نئے ورش میں پرویش کیا ہے۔ آؤ ذرا پچھلے سال کے کام کا جائزہ لیں۔ اور دیکھیں۔ کہ وہ کیسا رہا ہے۔ کیا وہ ایسا ہے۔ جس پر ہم گورو کر سکتے ہیں۔ یا کہ ایسا جس کی وجہ سے ہمیں مارے ندامت کے سر جھکانا پڑے۔

اگر مجھ سے پوچھا جائے۔ تو میں یہ کہوں گا۔ کہ پرانا ورش آریہ سماج کا ایک سادھارن ورش تھا۔ نہ ایسا جس پر ہم وشیش روپ سے گورو کر سکیں۔ اور نہ ایسا جس کے لئے ہمیں شرمسار ہونا پڑے۔ گت ورش سنہ ۱۹۳۱ء کی طرح سخت پولیٹکل جدوجہد کا ورش تھا۔ جنوری کے پہلے ہفتہ میں ہی جہاں ایک طرف گورنمنٹ نے آرڈی نینسوں کی ورشا کر دی۔ وہاں دوسری طرف کانگرس نے سول نافرمانی کا اعلان کر دیا جس کا پرنام یہ ہوا۔ کہ سارا دیش رن کھشیتر بن گیا۔ دیش کے چوٹی کے بڑے بڑے نیتا جیلوں میں ڈال دئے گئے۔ کھلے بندوں سول نافرمانی ہونے لگی جیل کانگرسیوں سے بھر گئے۔ ایسی حالت میں جبکہ دیش میں اس قدر جوش پھیلا ہوا ہو۔ دھرم جیسی شانت وستو کو کون پوچھتا ہے۔ سارا دیش اشانت اور اسھر ہو رہا تھا۔ ایسی اوستھا میں کسی کے سامنے آتما اور پرماتما کا سوروپ اور ان کا سمبندھ رکھا جائے۔ تو کون سنتا ہے؟ صرف یہی نہیں۔ بلکہ اگر منش ماتر کے پریم کا اپدیش بھی دیا جائے۔ تو وہ بہرے کانوں پر پڑتا ہے۔ دھرم کچھ نہیں۔ اگر وہ سارے وشو کے لئے نہیں۔ دھرم ہی ایک چیز ہے۔ جو کہ دیش۔ ذات اور رنگ کی حدود سے محدود نہیں۔ وہ ان سب سے بالاتر ہے۔ لیکن اس وقت جبکہ ایک دیش غلط یا درست طور پر یہ سمجھ رہا ہو۔ کہ دوسرا دیش اس پر سختی کر رہا ہے۔ اور وہ اپنے ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے ستیہ آگرہ تک کرنے پر مجبور ہوا ہو۔ تو اس وقت اگر کوئی دھارمک سنستھا اس پیڑت دیش میں یہ پرچار کرے۔ کہ منش ماتر کو اپنا بھائی سمجھو۔ تو کوئی سننے کو تیار نہیں ہوتا۔ لیکن دھرم سچا دھرم کا اپدیش دے کر دھرم اس کے سوائے اور کوئی اپدیش دے نہیں سکتا۔ وہ دے گا تو اپنے اچیہ پد سے نیچے گر جائے گا۔

ان مشکل حالات میں جبکہ بھارت واسیوں کی پرتیاں راج نیتک یدھ کی طرف لگ رہی ہوں۔ جبکہ وہ ان باتوں کے سوائے جو ان کے ورتمان سے سمبندھ رکھتی ہیں۔ کوئی بات سننے کو تیار نہ ہوں جب پرو کھشن ان کے لئے کوئی معنی نہ رکھتا ہو۔ جو کچھ ہو۔ پرتیکھش ہی ہو۔ تو اس وقت دھرم انہیں اپدیش دے کر پرچلت اور ورتمان کی سطح سے اوپر اٹھانا چاہے۔ تو اسے سپھلتا کیسے ہو سکتی ہے؟ اگر سپھلتا اور اسپھلتا کا پرشن نہ بھی ہو۔ تب بھی یہ تو ماننا ہو گا۔ کہ ایسی اوستھا میں دھرم کے لئے مارگ بڑا کٹھن ہوتا ہے۔

جب میں یہ دیکھتا ہوں۔ کہ ایسی کٹھن اوستھا میں بھی آریہ سماج اپنا کاریہ برابر کرتا رہا۔ آریہ سماجوں کے جلسے ہوتے رہے۔ پرچار بھی ہوتا رہا۔ اور دھن بھی آتا رہا۔ گورو کل کانگڑی اور آریہ سماج لاہور کے اُتسو جو پرانتیہ حیثیت رکھتے ہیں۔ بڑی سپھلتا سے ہوئے۔ تو میرے من میں گورو کا بھاو آ جاتا ہے گت ورش میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا منتری تھا۔ اس لئے مجھے معلوم ہے۔ کہ سبھا کے اپدیشکوں کو کن کٹھنائیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ کئی لوگ یہ کہتے سنے گئے۔ کہ پہلے سوراج کا پرشن حل ہو لینے دو۔ اس کے بعد دھرم کی باتیں بھی سن لیں گے۔ لیکن باوجود اس کے میرا انوبھو یہ ہے۔ کہ کسی کسی سماج کو چھوڑ کر جہاں کہیں بھی میں گیا۔ مجھے پہلے سے زیادہ حاضری ملی۔ آریہ سماجوں کے جلسے بڑے سماروہ سے ہوتے رہے۔ اور جب جنتا کو یہ بتلایا گیا۔ کہ اروا چین بھگتوں نے دھرم کا جو سوروپ بنا رکھا ہے۔ آریہ سماج اسے پیش نہیں کرتا۔ بلکہ وہ تو ایک ایسے دھرم کا پرچار کرتا ہے۔ جس میں بچہ کے پیدا ہونے سے نو مہینے پہلے سے لے کر مرن پریت تمام کریائیں شامل ہیں۔ جس کے ایک کونے میں راج نیتی و کیا پڑھی ہے۔ اور جس کے پرورتک نے اپنے دھرم گرنتھ ستیارتھ پرکاش میں ایک وشیش سمولاس راج نیتی کے ارپن کیا ہے۔ تو لوگوں کی جو تھوڑی بہت اَرُچی تھی۔ وہ بھی دور ہو جاتی تھی۔ [illegible]

پرچار۔ باوجودیکہ دیش پولیٹکل اندولن میں مصروف تھا۔ باوجودیکہ لوگوں کی مالی حالت بہت گری ہوئی تھی۔ پھر بھی گت ورش کی اپیکھشا اس ورش ان دونو سنستھاؤں کے لئے زیادہ دھن آیا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ آریہ سماج کی سپھلتا کا کوئی چھوٹا پرمان نہیں۔

آریہ سماجی سجن پرشوں نے دیش کی سیوا میں بھاگ لیا۔ اس کا مجھے وشواس ہے۔ اعداد و شمار میرے پاس نہیں جن کی بنا پر میں ثابت کر سکوں۔ کہ پولیٹکل اندولن میں آریہ پرشوں کا بھاگ زیادہ ہے یا کم۔ لیکن میرا خیال ہے۔ کہ وہ کافی ہونا چاہئے۔ بہرحال سنہ ۱۹۳۲ء کا ایک واقعہ تو ایسا ہے۔ جس کا ورنن کئے بنا اس ورش کا ریویو مکمل نہیں ہو سکتا۔ وہ یہ کہ گورو کل کے آچاریہ اور مکھیہ ادھشٹاتا پروفیسر رام دیو جی نے اپنی ماترِ بھومی کی خاطر جیل جانے کا نشچے کیا۔ اور وہ جیل چلے گئے۔ پروفیسر رام دیو آریہ سماج میں جو اُچیہ ستھتی رکھتے ہیں۔ اس کے ورنن کرنے کی مجھے آوشیکتا نہیں۔ صرف اتنا ہی کافی ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کے چند مانیہ پرشوں میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے سمجھا۔ کہ جہاں انہوں نے اپنی ساری آیو آریہ سماج کی سیوا میں لگائی ہے۔ وہاں کچھ سمیہ انہیں اپنے دیش کے ارپن بھی کرنا چاہیے۔ اور چونکہ اس وقت جیل جانے کے سوا دیش سیوا کا کوئی اور مارگ نہ تھا اس لئے وہ جیل چلے گئے۔ انہیں پورے ڈیڑھ سال کی قید دی گئی۔ اور اس وقت وہ ملتان جیل میں اپنی قید کے دن کاٹ رہے ہیں۔ جیل سے واپس آ کر وہ پھر آریہ سماج کی سیوا میں لگ جائیں گے۔

پچھلا ورش جس لحاظ سے میں ناکام سمجھتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے سامنے کوئی وشیش کاریہ نہ تھا۔ سچ پوچھو۔ تو یہ شکایت کئی ورشوں سے چلی آتی ہے۔ کہ آریہ سماج کی ترقی رک گئی ہے۔ اسے اپنی رفتار کو تیز کرنے کے لئے نیا کاریہ کرم بنانے کی ضرورت ہے۔ آریہ سماج کی ترقی رک گئی ہے۔ یا کہ جاری ہے۔ اس بحث میں نہ پڑتا ہوا میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ دھرم پرچار کے سادھن سمیہ کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ اور وقت وقت پر ان پر نظر ثانی بھی ہوتی رہنی چاہئے۔ زمانہ کے لحاظ سے کئی طریقے نکمے ہو جاتے ہیں۔ اور کئی نئے سوجھنے رہتے ہیں۔ جو بھی سوسائٹی ترقی کناں ہے۔ یا یوں کہو۔ جو بھی سوسائٹی زندہ ہے۔ وہ گرد و پیش کے نئے حالات سے فائدہ اٹھاتی رہتی ہے۔ پرانے سادھنوں کو چھوڑتی اور نئے سادھنوں کو اختیار کرتی رہتی ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ آریہ سماج کا پروگرام بدلتا رہتا ہے۔ یا بدل سکتا ہے۔ وہ تو ایک ہے۔ اور سدا ایک رہے گا۔ یعنی منش ماتر تک ویدک سندیش پہنچانا۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے جو سادھن اختیار کئے جائیں۔ ان میں پریورتن ہو سکتا ہے۔ سو اس لوک اُدیش میں نہیں۔ اسی بھاو سے پریرت ہو کر اس ورش آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا منتری ایک ترلوک بنایا گیا ہے۔ پرماتما کرے۔ کہ یہ پریورتن شبھ ہو۔ اور جس اُدیش سے کیا گیا ہے۔ وہ سپھل ہو۔ میں اس لیکھ میں نئے سادھن پیش کرنا نہیں چاہتا۔ اس وشے پر پھر کسی وقت اپنے وچار پرگٹ کروں گا۔ اس وقت کیول یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ سادھنوں کے لحاظ سے بھی آریہ سماج میں تھکاوٹ کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ دماغ نئے سادھن نہیں سوچتا۔ اس لئے نہیں۔ کہ سوچ نہیں سکتا۔ بلکہ اس لئے۔ کہ اسے سوچنے کی فرصت نہیں۔ جس دماغ نے یہ سوچنا تھا۔ کہ ویدک دھرم کا پرچار بھارت ورش سے باہر کیسے ہو۔ جس نے یہ سوچنا تھا۔ کہ امریکہ اور یورپ میں ہمارے دھرم کا ناد کیسے بجے۔ وہ ذرا کالنجی ٹرسٹ کے جھگڑوں میں پڑ گیا۔ اور دھڑا بندی کی سطح پر آن گرا۔ سوچنے کا کام کون کرتا؟ تو وہ دماغ جسے پرواہ کی کوئی چنتا نہیں۔ جس کے لئے ایک اور صرف ایک ہی وشہ ہے۔ اور وہ ہے آریہ سماج کا پرچار۔ جسے اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے ایک ہی دھن ہے۔ اور وہ دھن ہے۔ دھرم کی سیوا۔ جس نے اپنی ساری آیو میں ایک ہی سنستھا سے پریم کیا ہے۔ اور وہ ہے آریہ سماج۔ یہ دماغ ہے۔ جو پہاڑوں اور دریاؤں کی حدود کو پار کرتا ہوا سارے سنسار میں وید کا ناد بجانے کی فکر کر سکتا ہے۔ اگر وہ ہی پارٹی بازی کی دلدل میں پھنس جائے۔ تو اس سے بڑھ کر سماج کا دربھاگیہ کیا ہو سکتا ہے؟ کسی بھی سوسائٹی میں ان لوگوں نے کام نہیں کیا۔ جنہوں نے صرف اپنی فرصت کا وقت سوسائٹی کے ارپن کیا ہو۔ بلکہ ان لوگوں نے جنہوں نے سوسائٹی کی سیوا کو اپنے جیون کا لکش بنایا ہے۔ اور اس کے سوائے انہیں اور کچھ نہیں سوجھتا۔

اس لحاظ سے مجھے آریہ سماج کا بھوشیہ زیادہ روشن نظر نہیں آتا کیونکہ آریہ سماج کی سیوا کو اپنے جیون کا لکش بنانے والوں کی سنکھیا میں کمی ہو رہی ہے۔ لیکن اس کا سنہ ۱۹۳۲ء کے کاریہ کی سمالوچنا سے کوئی سمبندھ نہیں۔ اس سمیہ اتنا ہی کہنا پریاپت ہے۔ کہ گت ورش آریہ سماج کے سادھارن کاریہ میں کوئی شتھلتا نہیں آئی۔ ہاں کوئی وشیش کاریہ بھی نہیں ہوا۔ جو

حالات میں اُوپر بیان کرچکا ہوں۔ ان میں مجھے یہ بھی غنیمت نظر آتا ہے۔ اس لئے اپنے آریہ بھائیوں کو اس کے لئے وودھائی دیتا ہوں۔ اور اس آشا کے ساتھ اس لیکھ کو سماپت کرتا ہوں۔ کہ ورتمان ورش آریہ سماج کے لئے ایک شُبھ ورش سِدھ ہوگا۔ آریہ سماج کے ہتیشیوں کی شُبھ کامنائیں پورسی ہونگی۔ اور اس کی گمتی پہلے سے ادھک تیز ہوگی ؛

کرشن

اسلامی پردہ کی مخالفت

ہم تو دیر سے یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے اندر جس قسم کے پردہ کا رواج ہے۔ وُہ مسلم عورتوں کی صحت اور ترقی کے لئے سخت مضرت رساں ہے۔ لیکن تعصب میں پلے ہوئے ملّانے ہمارے اعتراض پر یونہی چیں بجبیں ہو جاتے ہیں۔ اور ضد وہٹھ دھرمی سے کام لے کر پردہ کے راگ گاتے لگ جاتے ہیں۔ رکھلا ہو مسٹر پورڈ ڈبلیو۔ آر۔ سمپین کا جو کہ ایک انگریز مسلمان ہیں۔ جنہوں نے پردہ کی قباحتوں پر واضح روشنی ڈال کر اسے خلافِ تہذیب قرار دیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ :-

"جو شخص اپنی عورت کو پردہ میں رکھتا ہے وُہ مہذب نہیں۔ میرے خیال میں گورنمنٹ کو پردہ کی رسم کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ اس کا لوگوں کی صحت اور ان کی بہبودی پر اثر پڑتا ہے۔ میرے خیال میں اب وقت آ گیا ہے۔ کہ جبکہ اس بارہ میں کسی فیصلہ کن عملی کارروائی کی ضرورت ہے" ؛

ہم مسٹر مذکور کی اس رائے سے تو اتفاق نہیں کرسکتے۔ کہ حکومت کو ایسے معاملات میں دخل دینا چاہیئے۔ بلکہ اس کے خلاف ہم مسلمانوں کے سمجھدار طبقہ سے پُر زور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وُہ خود ہی اس مضرت رساں رسم کو اڑا کر اپنی اسلامی بہنوں کے سچے ہمدرد اور غمگسار بننے کی کوشش کریں ؛

مخالفانہ پروپیگنڈا

آگے چل کر مسٹر مذکور لکھتے ہیں۔ کہ :-

"اگرچہ میں ایک انگریز ہوں۔ لیکن اگر مجھے کافی امداد حاصل ہو۔ تو میں ہندوستان بھر میں ایک وسیع مہم شروع کرنے کو تیار ہوں۔ تاکہ ہر شہر، قصبہ اور گاؤں میں کمیٹیاں قائم کی جائیں۔ جو پردہ کے خلاف پراپیگنڈا کریں" ؛

مذکورہ تجویز سولہ آنہ درست ہے۔ لیکن پروپیگنڈا کے لئے صاحب موصوف کو صرف کسی قسم کی حقو گناہت کا ہی انتظار نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ پرماتما کا نام لے کر ہندوستان کے طول و عرض میں دورہ کرنا چاہیئے۔ اور اپنی سرگرمی سے ان مسلمانوں کی حمایت وہمدردی حاصل کرنی چاہیئے۔ جو کہ اپنے آپ کو مسلمانوں کا ہی خواہ تصور کرتے پھرتے ہیں۔

الور میں بدامنی

قبل ازیں خارجی ایجی ٹیٹر کشمیر کی ہند و ریاست میں فسادات مچا کر کافی تباہی برپا کرچکے ہیں۔ اب ریاست الور کے خلاف بھی اسی قسم کے مظاہرے کئے جا رہے ہیں۔ اور جو لوگ ریاست کے اندر بدامنی پھیلا رہے ہیں۔ ان کی پیٹھ ٹھونکی جا رہی ہے۔ چنانچہ تازہ ترین اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ریاست کے اس علاقہ سے جہاں مسلمانوں نے بغاوت برپا کر رکھی ہے۔ یہ سنسنی خیز اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ باغیوں نے ریاست کے پرانے دار الخلافہ تیزارہ کو لوٹ لیا ہے۔ یہ شہر ریاست کے سرکردہ میونسپل شہروں میں سے ایک ہے۔ ہندوؤں کی آبادی بہت زیادہ ہے۔ اور ہندوؤں کی دکانیں باغیوں نے لوٹ لی ہیں ؛

ریاست کشمیر میں جو بدامنی پھیلی تھی۔ اس کے متعلق ہمارا جو تجربہ ہے وہ یہ ہے۔ کہ ایسے مواقع پر والیٔ ریاست کا کسی قسم کی بے جا نرمی دکھلانا افسوسناک نتائج پیدا کرتا ہے۔ والیٔ ریاست کو چاہیئے۔ کہ وُہ اپنی پُرامن رعایا کی ہر ممکن طریق سے مدد حاصل کر کے ریاست کے اندر بغاوت کو مٹانے کی کوشش کرے ؛

انسدادی تدابیر

ریاست الور میں جو بغاوت برپا ہوئی ہے۔ اس کی سرکوبی کے لئے والیٔ ریاست کا فرض تو ہم اُوپر بیان کرچکے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم حکومتِ ہند کو بھی جس کے علاقہ میں اس بدامنی کو بھڑکانے والے جراثیم پلائے جاتے ہیں۔ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ یہ اچھا ہوا کہ حکومت نے ریاست سے ملحقہ برطانوی علاقہ میں چند انسدادی تدابیر اختیار کی ہیں۔ اور برطانوی علاقہ سے جتھوں کو روکنے کے لئے خاطر خواہ انتظام کر رکھا ہے۔ گوڑگانواں میں ایک قابل سپرنٹنڈنٹ پولیس کو لگا دیا گیا ہے۔ سرحد کے تین اہم مقامات پر سپیشل مجسٹریٹ مقرر کر دئے گئے ہیں۔ اور ضلع بھر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ اور جلوسوں اور جتھہ بازیوں کو ممنوع قرار دیا گیا ہے ؛

حکومت ہند کو صرف اتنی انسدادی تدابیر پر ہی اکتفا نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ نریندر منڈل کا ایک خاص اجلاس منعقد کر کے اس فتنہ کی قطعی سرکوبی کے وسائل اختیار کرنے چاہئیں۔ تاکہ یہ آفت آئندہ کسی منتیری ہندو ریاست کے سر پر نازل نہ ہو ؛

پوجاریوں کو الٹی میٹم

عام کہاوت ہے۔ کہ بارہ برس کے بعد پرماتما روڑی کی بھی سُن لیتا ہے۔ رستی دیانند کے دھارمک پرچار سے جہاں پہلے ویدے آریہ سماجیوں کے اندر اپنے دلت بھائیوں سے پریم کا اظہار ہوتا رہا ہے۔ وہاں اب مہاتما گاندھی کے پرتاپ سے ہمارے سناتن دھرمی بھائی بھی اچھوت ادھار کی تحریک میں نمایاں دلچسپی لے رہے ہیں۔ چنانچہ امرتسر سے حال ہی میں شائع آئی ہے۔ کہ وہاں بعض مندروں کے پوجاریوں کو الٹی میٹم بھی دے دیا گیا ہے۔ اور انہیں کہا گیا ہے۔ کہ مورتیوں کو سودیشی لباس پہنائیں۔ اور ہریجنوں کو مریادا پوروک دیو درشن کی آگیا دیں۔ ورنہ بہت جلد پکٹنگ کیا جائے گا۔

اگر اس الٹی میٹم کے ساتھ ہی امرتسر کے ہمارے سناتن دھرمی بھائی اپنے آپ کو دل وجان سے اچھوت ادھار کی تحریک کے لئے وقف کر دیں۔ تو ہمیں پورا یقین ہے۔ کہ ان کو الیشور جلد سپھلتا پردان کریں گے۔ اور پکٹنگ کرنے کی نوبت ہی نہ آئے گی۔ کیونکہ امرتسر کے زیادہ تر مندر سناتن دھرمیوں کی اپنی ہی مالی امداد سے چل رہے ہیں ؛

کورا جواب

امرتسر میں ہمارے سناتن دھرمی بھائی اچھوتوں کے اُدھار کے لئے جو دلچسپی لے رہے ہیں۔ اس کا ذکر تو ہم نے اُوپر کر دیا۔ لیکن ہمارے دیش کی بدقسمتی سے بعض مقامات پر ایسے قدامت پسند اشخاص بھی رہتے ہیں۔ جو کہ انتیجوں سے غیر مروتی کا سلوک کرنے میں ہی اپنی شان سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اطلاع ملی ہے۔ کہ چک نمبر ۳۰ ضلع لائلپور کے انتیجوں کے لئے گاؤں کے سکھوں اور ان کے زیر اثر گاؤں کے ہندوؤں نے گاؤں کے کنوئیں بند کئے ہوئے ہیں۔ اور ان کی زندگی بد حالت ہے۔ کہ سات معزز سناتن دھرمی لیڈروں کا جو ڈیپوٹیشن وہاں گیا۔ اُسے کنوئیں کھلوانے میں کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔

اس بارہ میں گو سوامی گنیش دت جی نے جو بیان شائع کیا ہے۔ اُس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ زیادہ تر قصور موضع کے سکھ بھائیوں کا ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی اس موقع پر آگے بڑھے۔ اور سکھ زمینداروں کو راہ راست پر لانے کی عملی کوشش کرے۔ تاکہ چند سکھوں کی غلطی کی وجہ سے پنجاب کے زندہ دل سکھوں کی باقی ہندوستان میں جگ ہنسائی نہ ہو ؛

نماز ترکی جامہ میں

ہندوستان کے مسلمان تو پان اسلامک تحریک کے فروغ کے لئے عربی زبان پر لٹو ہو رہے ہیں۔ اور اتنا نہیں سوچتے۔ کہ جس ملک کے باشندوں نے ترقی کرنی ہوتی ہے۔ وُہ ہمیشہ ہی اپنے ملک کی زبان کو اپنایا کرتے ہیں۔ رکھلا ہو ترکی کا۔ کہ اس نے غازی کمال پاشا کے زیر فرمان ہو کر ملک کو تمام اجنبی بدعتوں سے پاک وصاف کرنے میں کمال کر دکھلایا ہے۔ چنانچہ تازہ اطلاع آئی ہے۔ کہ قسطنطنیہ کی مسجد ایا صوفیہ میں سب سے پہلی بار ترکی زبان میں اذان دی گئی۔ اور موذن نے پکار کر کہا۔ "اللہ بیوک در"۔ ایک عربی اخبار لکھتا ہے۔ کہ کمالی حکومت نے نماز تک ترکی زبان میں پڑھنے کا حکم صادر کر دیا ہے۔ ترکی کی یہ مذہبی اصلاح اس قابل ہے۔ کہ ہندوستان کے مسلمان اس سہ ہمارکی جلد از جلد تقلید کریں۔ تاکہ ہندوستان کے غیر مسلم جلد از جلد مساجد میں نہ صرف اذان بلکہ نماز بھی ہندوستانی زبان میں ادا ہوتی ہوئی سن سکیں۔ اور یہ طعنہ نہ دیتے رہیں۔ کہ ہندوستان کے مسلمان اپنے مذہب کی اصلاح میں بڑے رجعت پسند واقع ہوئے ہیں ؛

دلائل ماننے سے انکار

یرو داجیل میں مہاتما گاندھی اور شاستریوں کے درمیان جو بحث مندروں میں انتیجوں کے داخلہ کے متعلق ہو رہی تھی۔ وُہ ختم ہو گئی ہے۔ کیونکہ شاستریوں نے دلائل اور بکیتوں سے قائل ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ اور وُہ صرف شلوکوں پر بحث میں ہی وقت ضائع کرنا چاہتے ہیں۔ ان شاستریوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اب وُہ زمانہ گیا۔ جب کہ لوگ "کالا اکھشر" پر مرا کرتے تھے۔ اب تو یکتیوں کا زمانہ آ گیا ہے۔ اور دنیا اُس کی بات ماننے کو تیار ہے۔ جو کہ زیادہ مدلل اور معقول پسند ہے۔ اب کوئی شخص اس بیسویں صدی میں لکیر کا فقیر بننے کے لئے تیار نہیں ؛

مہاتما گاندھی کی رہائی

پونہ میں آج کل یہ افواہیں گرم ہیں۔ کہ مہاتما گاندھی چند دن میں رہا کر دئے جائیں گے۔ اور اسی سلسلہ میں مہاتما گاندھی اور گورنمنٹ کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے۔ ایک اور افواہ ہے۔ کہ گول میز کانفرنس کے متعلق وائٹ پیپر کے شائع ہونے سے پہلے انہیں رہا نہیں کیا جائے گا۔ یہ افواہیں واقعی دلخوش کن ہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا گورنمنٹ مہاتما جی کو غیر مشروط طور پر رہا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگی؟ اگر ان پر پابندیاں لگا کر انہیں رہا کر بھی دیا جائے۔ تو اس کا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی ایک بات اور ہے۔ اگر گورنمنٹ مصالحت کی غرض سے مہاتما جی کو رہا کرنا چاہتی ہے۔ تو یہ ضروری ہے۔ کہ ان کے ساتھ ہی دیگر سیاسی قیدیوں کو بھی رہا کیا جائے۔ اگر گورنمنٹ ایسا کرنے کو تیار نہ ہو۔ تو ملک سے بے چینی دور نہیں ہوگی۔ اور جس مقصد کو لے کر وہ مہاتما جی کو رہا کرنا چاہتی ہے۔ وہ پورا نہ ہوگا۔ اس لئے ان کی رہائی کے سمبندھ میں یہ دو باتیں نہایت ضروری ہیں۔ ایک تو انہیں غیر مشروط رہائی دی جائے۔ اور دوسرے باقی سیاسی قیدیوں کو بھی رہا کیا جائے۔ اور ان پر کوئی پابندی عائد نہ کی جائے؟

سناتن دھرمی اور چیچک کا ٹیکہ

"آریہ سماج اپنے جنم دن ہی سناتن دھرمیوں سے باآواز بلند یہ کہتا رہا ہے۔ کہ پرماتما کے واسطے ہندو جاتی کی راہ میں روڑے نہ اٹکاؤ۔ توہمات پرستی کا خاتمہ کر کے حق پرستی اختیار کرو۔ اگر تم خود نہیں بدلتے۔ تو زمانہ تم کو زبردستی بدلا دیگا۔ آج آریہ سماج کی یہ آواز ایک حقیقت بن کر آشکارا ہو رہی ہے۔ دور کیوں جائیے۔ ایک معمولی سی بات چیچک کے ٹیکہ ہی کی لیجئے۔ آج سے چند سال پیشتر بڑے بڑے تلک دھاری سناتنی پنڈت یہ کہتے تھے۔ کہ چیچک کا ٹیکہ نہ لگانا۔ ماتا ناراض ہو جائے گی۔ جب چیچک وبا بن کر پھیلی اور سینکڑوں بچے۔ جوان۔ بوڑھے مرد اور عورتیں اس کا شکار بننے لگے۔ تو پرماتما کی دیا سے سناتن دھرمیوں کی ذہنیت میں بھی تبدیلی ہونے لگی۔ اور وہ پرانے خیالات کا چولا اتار کر پھینکنے لگے۔ اور آج ہم کٹر سناتن دھرمی اخباروں کے ایڈیٹوریل کالموں میں لوگوں کے نام اپیلیں شائع ہوتی پڑھتے ہیں۔ کہ اس خطرناک اور بھیانک مرض سے بچنے کے لئے ضرور ٹیکہ لگواؤ۔ اگر خود بخود اس قسم کی توہمات

پرستی کو تلانجلی دیدیتے۔ تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ اسی طرح آج اچھوت ادھار کی مخالفت کر رہے ہو۔ وقت آنے لگا۔ کہ اس کے بھی قائل ہو جاؤ گے۔ لیکن اگر ٹھوکر کھا کر سنبھلے تو کیا سنبھلے؟

حج کی نقل

پچھلے دنوں قادیان میں مرزائیوں کا ایک جلسہ ہوا تھا۔ جسے خلیفہ قادیانی نے "ظلی حج" کا نام دیا تھا۔ مسلم اخبارات میں اس کے خلاف آواز بلند ہوئی۔ کہ کیوں اس جلسہ کو "ظلی حج" کا نام دیا گیا ہے۔ اس پر مرزائیوں کے سالانہ جلسہ کے موقع پر جو ایام کرسمس میں منعقد ہوا۔ خلیفہ صاحب نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:-

"نادان ہنستے ہیں۔ کہ ہم نے حج کی نقل لگائی ہے مگر خدا جسے چاہتا ہے۔ بلند کرتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے۔ گراتا ہے۔ عزت اور ذلت اسی کے ہاتھ میں ہے۔ دنیا کی ہنسی ہمیں بے دل نہیں کر سکتی۔ اور دنیا کا تمسخر ہماری جماعتوں کو پست نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں چنا ہے۔ اسی کے فضل سے وہ بنیاد جو اس وقت بہت کمزور نظر آتی ہے۔ اس پر عظیم الشان عمارت تعمیر ہوگی۔ ایسی عظیم الشان۔ کہ ساری دنیا اس کے اندر آ جائے گی۔ اور جو لوگ باہر رہیں گے۔ ان کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ سے خبر پا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ ایسے لوگوں کی حیثیت چوہڑے چماروں کی ہوگی"

اسلام اور اچھوت

ناظرین پرکاش ذرا ان سطور کو غور سے پڑھیں۔ اس سے دو نتائج نکالے جا سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ مرزائی چوہڑے چماروں کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ ان سے کتنا حقارت آمیز خطاب کرتے ہیں۔ اور اس پر دعویٰ یہ کرتے ہیں۔ کہ ہم سے بڑھ کر دنیا کا کوئی مذہب یا عقیدہ یا فرقہ مساوات کی تعلیم کا حامی نہیں۔ اسلام تمام بنی نوع انسان کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اگر اسلام و مرزائیت تمام بندگان خدا کو ایک نظر سے دیکھتی ہے۔ تو چوہڑوں چماروں

سے حقارت کے کیا معنی ہیں؟

دوسرے یہ کہ اس عمارت کی بنیاد رکھنے یا اس کے پایۂ تکمیل تک پہنچنے سے پہلے جو لوگ ہو چکے ہیں۔ اور جنہیں اس عمارت کی تعمیر کا کبھی خیال تک نہ آیا تھا۔ ان کی حیثیت مرزائیوں کی نظر میں کیا ہے؟ یہ ایک سوال ہے۔ جو ہر شخص خلیفہ صاحب سے دریافت کرنے کا مجاز ہے۔

مسلمانوں کی حالت

اس جلسہ میں خلیفہ صاحب کی تقریر کے بعد مولوی عبد السلام نے اپنی استقبالیہ تقریر میں کہا:-

"آج دنیائے اسلام جس نازک دور میں سے گزر رہی ہے۔ آپ لوگ اس سے ناواقف نہیں ہیں۔ وہ اسلامی حکومتیں جن پر مسلمانوں کو ناز تھا۔ ایک ایک کر کے دم توڑ چکی ہیں۔ اور جو باقی ہیں۔ وہ اسلام سے اس قدر بیگانہ ہیں۔ کہ ان کی حالت پر رحم آتا ہے۔ آج ہر ایک ہوشمند انسان اس بات کو سمجھ رہا ہے۔ کہ اگر مسلمانوں نے جلد سے جلد اپنی حالت کو نہ بدلا۔ تو شائد ہندوستان میں بھی ان کا وہی حشر ہو جو سپین کی سرزمین میں ہوا"

ان حکومتوں کے اسلام سے بیگانہ ہونے کی وجہ محض یہ ہے۔ کہ اسلام کے کئی اصول ان کی ترقی کی راہ میں بھاری رکاوٹ بن رہے ہیں۔ اس لئے ہندوستان کے مسلمان اگر یہ چاہتے ہیں۔ کہ وہ ترقی کریں۔ اور اسلام بھی تر و تازہ رہے۔ تو انہیں چاہئے۔ کہ اس کے کئی پرانے اصولوں کو جو دلائل اور موجودہ زمانہ کی آزاد خیالی کی رو کے سامنے نہیں ٹھہر سکتے۔ خیرباد کہدیں۔ اپنی فرقہ واری اور تنگدلانہ ذہنیت کو چھوڑ دیں۔ تب ہی ترقی ہوگی۔ ورنہ جیسا کہ مولوی عبد السلام نے کہا ہے۔ شائد ہندوستان میں بھی مسلمانوں کا وہی حشر ہو۔ جو سپین کی سرزمین میں ہوا۔

وی پی آتے ہیں

ماہ جنوری میں جن خریداروں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ انہیں اطلاعی چٹھیاں بھیجی جا چکی ہیں۔ خریدار صاحبان کو چاہئے۔ کہ چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ ۱۵ جنوری کا پرچہ ۱۶ جنوری کو بذریعہ وی پی ارسال کیا جائے گا۔ جو صاحب نہ چندہ ارسال کریں اور نہ کسی وجہ سے وی۔ پی وصول کرنا چاہیں۔ وہ بہت جلد اطلاع دیدیں۔ ورنہ وی۔ پی وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔

(مینیجر)

سناتن دھرمی بتور پڑے ہیں!

رسالہ "نیرنگ خیال" میں کرشن مہاراج کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس کا عنوان تھا "مکھن کنسٹرکشن"۔ اس مضمون کے خلاف جماعت احمدیہ رہتک کے ایک جلسہ میں زبردست پروٹسٹ کیا گیا۔ اور اسے "حضرت کرشن کی توہین" قرار دیا گیا۔ ہم مرزائیوں کی طرف سے کرشن مہاراج کی ذات کے متعلق اس گہری عقیدت پر انہیں مبارکباد دیتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی اپنے سناتن دھرمی بھائیوں سے ایک سوال پوچھے بنا نہیں رہ سکتے۔ کہ جب آپ اس قسم کی تصاویر جو سری کرشن جی کی راس لیلا کے متعلق بازاروں میں بکتی رہتی ہیں دیکھتے ہیں۔ تو کیا آپ کو ذرا بھی خیال نہیں آتا۔ کہ دنیا کے اس مہایوگی اور لاثانی فلاسفر جس نے گیتا کا بے نظیر اپدیش دے کر کروڑوں آتماؤں کی روحانی پیاس کو بجھایا۔ اس کی اس طرح توہین کی جائے۔ اور آپ کے کان پر جوں تک نہ رینگے۔ بلکہ الٹا ان تصاویر کو دیکھ کر آپ فخر کریں۔ آج دوسرے لوگ کرشن مہاراج کے لئے "ماکھن چور" کا نام سنکر پروٹسٹ کریں۔ مگر آپ خود انہیں اس نام سے موسوم کریں۔ بلکہ اس سے بھی برے الزامات ان پر لگائیں۔ یہ اندھیر کب تک ہوتا رہے گا؟

"آل انڈیا"

آج کل "آل انڈیا" الفاظ کی جو گت بن رہی ہے۔ شائد ہی کسی اور کی ہوگی۔ ہندوستان میں کئی جماعتیں ایسی ہیں۔ جو واقعی اس بات کی مستحق ہیں۔ کہ ان کے پہلے "آل انڈیا" کے الفاظ لگائے جائیں۔ مگر کئی ایسی مذہبی اور سیاسی انجمنیں ہیں۔ جنہوں نے رواجاً یہ نام اختیار کر رکھا ہے۔ پانچ دس آدمی کہیں سے اکٹھے ہوئے۔ ایک سبھا بنا لی۔ اور اس کا نام آل انڈیا فلاں سبھا۔ لیگ یا انجمن وغیرہ رکھ لیا۔ اسی زمرہ میں آل انڈیا ورن آشرم سوراجیہ سنگ ہے۔ دس پندرہ قدامت پسند سناتن دھرمی اکٹھے ہوئے۔ اور نام رکھ لیا "آل انڈیا سوراجیہ سنگ"۔ حقیقت یہ ہے کہ اس جماعت کی سرگرمیوں کو سوائے ان دقیانوسیوں کے جنہیں ہندو سماج میں اصلاح سے خدا واسطے کا بیر ہے۔ کسی کو پتہ تک نہیں۔ اور اگر گوروویور مندر کا معاملہ شروع نہ ہوتا۔ تو کوئی اس کا نام تک نہ سنتا۔ "بدنام ہوئے۔ تو کیا نام نہ ہوگا"۔ یہی اس کی مثال ہے۔ مندروں میں داخلہ کے حق میں اگر سنگ کی آواز اٹھتی۔ تو کون جانتا۔ مگر اچھوت ادھار جیسی ہمدردانہ اور مقدس تحریک

کے خلاف واویلا مچاکر اس نے بتا دیا ہے۔ کہ ہندو سماج کے دشمن ابھی تک موجود ہیں۔ جو آسانی سے اس کا پیچھا چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ پرماتما ہندوؤں کو اس قسم کے سوراجیہ سنگ سے بچائے۔ اگر اس کے ذمہ ہماری ورن آشرم مریادا کی رکھشا کا کام ہے تو رکھشا کیا ہوگی؟ بیڑا تباہ ہونے میں کوئی شک نہیں ہوگا۔

چالبازیاں

قدامت پسند سناتن دھرمی اور تو ڑی مسلمان دونو اچھوت ادھار کی تحریک کی مخالفت کر رہے ہیں۔ دونو یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ ہندو دھرم اور تہذیب کے سراسر خلاف ہے۔ سناتن دھرمیوں کی مخالفت کو تو ہر ہندو جانتا ہے۔ اب ان تو ڑیوں کی مخالفانہ تحریر کا ملاحظہ کیجئے۔ "انقلاب" لکھتا ہے :-

"حقیقت یہ ہے۔ کہ اچھوتوں کا درجہ اونچا کر کے ان کو اچیہ جاتی کے ہندوؤں کے برابر درجہ دینا ہندو دھرم اور ہندو تہذیب کے سراسر خلاف ہے۔ اگر ہندو اس مبارک اصلاح کو رائج کرنا چاہیں۔ تو انہیں کم از کم اس معاملے میں اپنی پراچین سبھیتا اور اپنے سناتن دھرم کو خیرباد کہنا پڑے گا"۔

قربان جائیں ہندو دھرم و تہذیب کے اس خیر خواہ کے۔ "انقلاب" کے ایڈیٹر سے ہم پوچھتے ہیں۔ کہ تم نے اپنی زندگی میں کبھی کسی شاستر کا مطالعہ کیا ہے۔ جو ہندو دھرم اور تہذیب سے اس گہری واقفیت کا دعویٰ باطل کر رہے ہو۔ اور کس نے ہندو دھرم اور تہذیب کی حفاظت کا کام تمہارے سپرد کیا ہے؟ دوربین آنکھیں یہ جانتی ہیں۔ کہ یہ رونا کیوں رو رہے ہو۔ تمہیں دکھ تو یہ ہے کہ بھائی بھائی آپس میں مل رہے ہیں۔ ہندوؤں میں بیداری کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ جس سے اچھوتوں کو مسلمان بنانے کے متعلق تمہاری امیدوں اور ارادوں پر پانی پھرا جا رہا ہے۔ اور زبان سے یہ کہہ رہے ہو۔ کہ ہندو دھرم اور تہذیب خطرے میں ہیں۔ یہ چالبازیاں اب کام نہ دیں گی۔

برت ملتوی کر دیا

تمام سنسار میں یہ خبر نہایت خوشی سے سنی جائے گی۔ کہ مہاتما گاندھی نے گورو وایور مندر میں ہریجنوں کے داخلہ کے سمبندھ میں جو برت ۲ جنوری کو رکھنا تھا۔ وہ ملتوی کر دیا ہے۔ اس کے التوا کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ مہاتما جی کو مندر میں داخلہ کے متعلق رائے شماری کے نتیجہ سے اس بات کا پورا وشواس ہو گیا ہے۔ کہ ہندو سماج اچھوت پن کے بدنما دھبہ کو اپنے دامن سے ہمیشہ کے لئے دور کرنے پر تلا ہوا ہے۔ وہ اپنے اندر اب اس لعنت کو برداشت نہیں کر سکتا۔

دوسرے ڈاکٹر سبرائن نے مندروں میں داخلہ کے متعلق ایک مسودہ قانون مدراس کونسل میں پیش کرنے کا نوٹس دیا ہوا ہے۔ اس پر وائسرائے کی منظوری حاصل کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ وہ اس بل کے نتائج کا بھی انتظار کرنا چاہتے ہیں۔ مگر اس التوا سے یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ انہوں نے ہمیشہ کے لئے اس برت کو ترک کر دیا ہے۔ اگر ہندو جنتا یہ چاہتی ہے۔ کہ وہ اس کا خیال بھی ترک کر دیں۔ تو اسے چاہئے۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری محسوس کرے۔ اور اچھوت پن کی لعنت کا صفایا کر دے۔

اس میں شک نہیں۔ کہ ہندوؤں کی ایک بھاری تعداد آج اچھوت پن کے خلاف آواز بلند کر رہی ہے۔ مگر ضرورت یہ ہے۔ کہ تھوڑی بہت بھی جو مخالفت ہو رہی ہے وہ بھی نہ رہے۔ قدامت پسند سناتنی بھی اپنی ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر راہ راست پر آ جائیں۔ اور دنیا کو دکھا دیں۔ کہ ہندو دھرم ایک جیوت دھرم ہے۔ اور ہندو سماج حالات کے مطابق اپنے مجلسی رسم و رواج میں تبدیلی پیدا کر سکتا ہے۔ صدیاں ہمیشہ سماج کو حالات کے مطابق بدلنے کی آگیا دیتی آئی ہیں۔

اُلٹے ارتھ

ہمیں خوشی ہے۔ کہ جبل پور کی کانفرنس لائل پور کو قدامت پسند سناتنیوں کی مخالفت کے باوجود شاندار کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اچھوت ادھار تحریک کی زبردست حمایت کا ریزولیوشن پاس کر کے کانفرنس نے جہاں سناتن دھرمیوں کے لئے کام کا میدان وسیع کر دیا ہے۔ وہاں ہندو جاتی کے راستہ سے ایک بڑی بھاری رکاوٹ دور کرنے کی طرف ایک نہایت ہی اہم اور عملی قدم اٹھایا ہے۔ مگر امرتسر کا "سناتن دھرم پرچارک" اس کی کامیابی پر بری طرح پیچ و تاب کھا رہا ہے۔ وہ لکھتا ہے:-

"ایک افسوسناک لغزش لائل پور کانفرنس میں یہ ہوئی۔ کہ سناتن دھرمی سدھانتوں اور آچار یہ ودوانوں کی دھارنا کے برعکس مندروں میں اچھوتوں کے داخلہ کے متعلق رائے دی گئی ہے"۔

آگے چل کر لکھتا ہے :-

"اس کانفرنس میں صرف وہ نام نہاد سناتن دھرمی کہ جو وید شاستر آدی دھرم گرنتھوں کو نہیں پڑھے یا ان کے بھاؤں کو نہیں جانتے اکٹھے ہوئے ہیں۔ اور ان کی یہ ذاتی رائے ہے"۔

"پرچارک" نے ودوان ہونے کا عجیب معیار قائم کیا ہے۔ اس کی رائے میں ودوان تو وہ ہے۔ جو اچھوت ادھار کی تحریک کی مخالفت کرے۔ جو اس کی حمایت کرے۔ وہ وید شاستر سے بے بہرہ ہے۔ کیا "پرچارک" بتائے گا۔ کہ کس وید میں منش ماتر سے اچھوت کا سا سلوک روا رکھنے کی اجازت ہے۔ وید کی اس آگیا کی کہ "تمام سنسار کو متر کی درشٹی سے دیکھو" موجودگی میں تو اچھوت کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ جہاں متر تا کے بھاؤ ہوں۔ وہاں اونچ نیچ۔ چھوت چھات کا سوال ہی کیا؟ "سناتن دھرم پرچارک" وید اور شاستروں کے اُلٹے ارتھ کر کے اگر آج دنیا کو گمراہ کرنا چاہے۔ تو یہ اس کی سخت غلطی ہے۔

مرزائیوں کا جلسہ

دو چار روز ہوئے۔ قادیان میں مرزائیوں کا سالانہ جلسہ ہوا۔ جس کے حالات بیان کرتا ہوا مرزائی اخبار "الفضل" لکھتا ہے۔ کہ "جو اصحاب شریک جلسہ ہوئے۔ ان میں دو معزز غیر احمدی اور تعلیمیافتہ ہندو۔ سکھ۔ عیسائی یوروپین سب شامل تھے"۔

یہ بیان محض مشکوک معلوم ہوتا ہے۔ اول تو غیر احمدی جن سے "الفضل" کا مطلب شائد مسلمان ہی ہے۔ مرزائیوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ وہ بھلا ان کے اس جلسہ میں کیسے شریک ہو سکتے ہیں؟ دوسرا اول تو ہندوؤں یا سکھوں کا جلسہ میں شریک ہونے سے مطلب ہی کیا ہے۔ اور اگر کوئی ہوئے ہوں گے۔ تو ان کی تعداد ... بہت کم ہوگی۔ اور وہ بھی نامعلوم کس غرض کو لے کر شامل ہوئے۔ باقی رہا مسلمانوں کی تعداد کا سوال۔ "الفضل" لکھتا ہے۔ کہ ۲۵۰۲۵ مہمان شریک جلسہ ہوئے۔ دیکھیں اس تعداد میں کتنا مبالغہ ہے۔ چند ہی دنوں میں حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ امید ہے۔ کہ مسلم اخبارات اس معاملہ پر مزید روشنی ڈالیں گے۔

"بدمعاشانند"

ہمیں یہ معلوم کر کے سخت دکھ ہوتا ہے۔ کہ جن لوگوں کو سناتن دھرم کا لیڈر خیال کیا جاتا ہے۔ ان کے اختلافات آج اس قدر بڑھ گئے ہیں۔ کہ وہ ایک دوسرے پر کیچڑ پھینک رہے ہیں۔ اور گندی گالی گلوچ پر اتر آئے ہیں۔ "سناتن دھرم پرچارک" امرتسر ان سب سے بازی لے گیا ہے۔ یکم جنوری کے پرچہ میں وہ لکھتا ہے :-

"ایک کھانڈ سنیاسی کہ جس کی ماں کسی ورن کی۔ اور باپ کسی دوسرے ورن کا ہے۔ جس نے بڑی چالاکی سے لوگوں کو سبز باغ دکھا کر آج تک اپنی حقیقت کو چھپا رکھا ہے حیرت انگیز راز معلوم ہوئے ہیں"۔

ہمیں پتہ نہیں۔ کہ "سناتن دھرم پرچارک" کا کس سنیاسی کی طرف اشارہ ہے۔ لیکن ایک بات جس سے ہمیں رنج ہوا ہے۔ وہ اس نوٹ کا عنوان ہے۔ اور وہ "بدمعاشانند کی کرتوتیں" ہے۔ "آنند" شبد جو جنتا میں سنیاسیوں کے نام کا ایک انگ ہونے کے کارن بڑا پوتر سمجھا جاتا ہے۔ اس کے پہلے "بدمعاش" کا لفظ لگانا ہندوؤں کے جذبات کو ٹھیس پہنچاتا ہے۔ "پرچارک" کی یہ گراوٹ کا ثبوت ہے۔ جو وہ اتنی گندی گالیوں پر اتر آیا ہے۔

ہمیں امید ہے۔ کہ تمام سناتن دھرم جگت میں "آنند" شبد کے اس طرح بیجا اور اپوتر استعمال کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا جائے گا۔ اور "سناتن دھرم پرچارک" کو اس طرح گند بکھیرنے سے منع کیا جائے گا۔ اختلافات کو ظاہر کرنے کے لئے اور طریقے بھی ہیں صرف گندی گالیاں ہی نہیں رہ گئیں۔

شکھشا اور آریہ سماج

پنڈت گنگا پرشاد اپادھیائے ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول الہ آباد نے گورو کل برندابن کے جہو تسو پر دیکھشانت بھاشن دیا تھا۔ اس میں سے شکھشا اور آریہ سماج کے سمبندھ میں جو وچار پنڈت جی نے پرگٹ کئے ہیں۔ انہیں "پرکاش" کے پاٹھکوں کی بھینٹ کیا جاتا ہے۔ آشا ہے۔ کہ وہ اسے دلچسپی سے پڑھیں گے۔ اور لابھ اٹھائیں گے: (ایڈیٹر پرکاش)

دھارمک سنستھاؤں میں آریہ سماج ہی ایک ایسی سنستھا ہے جس کے سدھانت شکھشا کے اپ یکت سدھانتوں سے میل کھاتے ہیں

آریہ سماج —

۱۔ جیو کی اُتپتی نہیں مانتا۔ اس کی نتیہ دویہ شکتیوں کی اویکت روپ میں ودیمانتا پر وشواس رکھتا ہے۔

۲۔ پورو جنم کو مانتا ہے۔

۳۔ اس لئے پورو جنم سے آئے ہوئے سوکھشم شریر سمبندھی سنسکاروں پر وشواس رکھتا ہے:

اس لئے آریہ سماج کے شکھشا کے پروگرام میں نہ کیول شکشائیں ہی ہیں۔ کنتو انیہ سنسکار بھی اسی کا انگ سمجھے جاتے ہیں۔ گورو کلیہ شکھشا کی سپھلتا کی جانچ کرتے ہیں اس بات کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ آریہ سماج نے جنم سے ہی اپنے پروگرام میں شکھشا کو رکھا ہے۔ رشی دیانند نے آریہ سماج کی ستھاپنا کرنے سے پورو ہی ویدک پاٹھ شالاؤں کی بنیاد ڈالی تھی۔ پرنتو اپیکشت سامگری کو پریاپت نہ سمجھ کر انہوں نے ان کو بند کر دیا۔ ان کی مرتیو کے پشچات دیانند کالج کی ستھاپنا ہوئی۔ اس کا ارتھ یہ تھا۔ کہ پرچلت انگریزی تعلیم میں آریہ سماج کا پیوند لگایا جائے۔ میرے وچار میں یہ سہیوگ پرستتی کے سروتھا انوکول تھا۔ اور انوکول سدھ ہوا۔ پرنتو بہت ہی شیگھر یہ انوبھو ہونے لگا۔ کہ آریہ سماج کی شکھشا سمبندھی نیتی سروتھا سوتنتر ہونی چاہئے

अदीना स्याम शाह [illegible] کا جاپ ہم کو تبھی شوبھا دے گا جب ہماری شکھشا کسی کی چھایا کا آسرا نہ لے کر سروتھا "ادین" ہوگی۔ گورو کلوں کی ستھاپنا اسی نیتی کا ایک پرمان ہے

گورو کل کا اُدیش

اس سنگٹھن کا اُدیش کیا ہے:—

۱۔ سدا چار کے جو سادھارن ارتھ سمجھے جاتے ہیں۔ ان سے آگے بڑھ کر کوشش رہتی ہے برہمچریہ کا پالن:

۲۔ ویدک سنسکرتی کا اُدھار۔

۳۔ پورن سوتنترتا

پرنتو پانچ اتینت آوشیک اور سودوت کرشٹ ہیں۔ کسی دیش یا یگ کے ودوان اس سے مت بھید پرگٹ نہیں کر سکتے۔ برہمچریہ پر جو ویدک گرنتھوں میں دیا گیا ہے۔ وہ انیتر دیکھا نہیں جاتا۔ اپنشدوں میں ورنن آتا ہے۔ کہ جب کبھی کوئی شش گورو کے پاس شکشا کو ارن کے لئے جاتا ہے۔ تو اُتر دینے سے پورو ام چار یہ ایک دو یا ۳۲ ورش تک کا برہمچریہ رکھنے کا اپدیش کرتے تھا۔ ہار بار برہمچریہ کے منتر میں اتر سمجھنے کی

ویدیہ لابھ ہے۔ پرنتو برہمچریہ کا کیول ارتھ یہی نہیں ہے۔ اس میں مانسک اور آتمک دونو وکاسوں کا سماویش ہے:

ویدک سنسکرتی کے وشے میں ادھک کہنا انا وشیک ہے۔ یہ ایک پراچین تم سنسکرتی ہے اور اس کی اب تک ودیمانتا اس کی بہو مولیتا کا ایک پشکل پرمان ہے۔ یدی آپ کسی بھون کو دیکھیں۔ جو سہسر ورشوں سے کھڑا ہو۔ تو یہی تو پرمان نکالیں گے۔ کہ اس کا چونا اینٹ بہت مضبوط ہیں۔ نئے بھون سمبھوت ادھک چمکیلے ہوں۔ پرنتو یدی وہ سمیہ کے تھپیڑے کا سہن نہیں کر سکتے۔ تو ان کا مولیہ ہی کیا؟ ویدک سنسکرتی نے اپنی سدرڑھتا سے بھلی بھانتی سدھ کر دیا

ہے۔ کہ اس میں کوئی ایسی بات ہے۔ جو اسے مرنے نہیں دیتی۔ انیہ سنسکرتیاں اس کے سمان اپنی کشنک چمک دمک دکھا کر ولین ہو گئیں۔ لیکن کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری اور گورو کلوں کے کھولنے کا مکھیہ اُدیش اسی "بات" کی کھوج کرنا ہے۔ یدی یہ پتہ لگ گیا۔ تو سمست جگتی تل ویدوں کی چھتر چھایا کے آشرے میں آ جائے گا:

سوتنترتا کو تو سبھی پسند کرتے ہیں۔ اپنی نیتی چلانے کے لئے سوتنترتا پرم آوشیک ہے۔ دوسروں کا آشرا لیں گے۔ تو ان کی بات بھی سہنی پڑے گی۔ اور اپنی نیتی میں بھی بھید آ جائے گا ہی۔ اسی لئے گورو کلوں نے میں کیوں پرکار سوتنترتا

کو سوکشت رکھنے کا پرتن کیا ہے:

شکھشا کا مادھیم

اُپ یکت تین باتوں کے اتیرکت کچھ سامانیہ باتیں بھی ہیں۔ جو انیہ سبھی دیشوں میں سامانیہ سمجھی جاتی ہیں۔ کنتو اس دیش میں وشیش۔ جیسے شکھشا کا مادھیم ماتری بھاشا ہو سبھیہ۔ اردھ سبھیہ اور اسبھیہ سبھی جاتیوں میں شکھشا کا مادھیم ماتری بھاشا ہے۔ بہت سے پاشچاتیہ ودوانوں کو یہ بات سن کر آشچریہ ہوتا ہے۔ کہ گورو کلوں کی وشیشتاؤں میں یہ بات بھی کہی جاتی ہے پرنتو دُربھاگیہ وش بھارتیہ پرستھتی ہی اتنی وچتر ہے۔ ۳۰۔ ۳۲ ورش پورو جب ماتری بھاشا دوارا اُچیہ شکھشا دینے کی گھوشنا گورو کلوں کی اور سے کی گئی۔ تو بھارتیہ ودوان ایسا سمجھنے لگے۔ مانو سر کے بل چلنا سکھایا جانے لگا۔ آج وہ پرستھتی نہیں ہے۔ اب تو درشٹی کون بدل گیا ہے۔ اور بدلتا جا رہا ہے۔ ہائی سکول کی پریکھشا تک شکھشا اور پریکھشا دونو کا مادھیم ماتری بھاشا ہو گئی ہے۔ اور اُچیہ شکشاؤں میں بھی ماتری بھاشا کی اُنتی اوہیلنا نہیں ہے۔ تھوڑے دنوں میں گورو کل کے ادھیکاریوں کو یہ ابھیمان کرنے کا اوسر رہے گا۔ کہ ماتری بھاشا کا مادھیم گورو کل کی وشیشتا ہے۔ پرنتو ایک ادھیکار انہوں نے سدا کے لئے ہی پراپت کر لیا۔ کہ ماتری بھاشا کو شکھشا کا مادھیم بنانے میں اگر سرہا تھ انہیں کا ہے:

کچھ گون باتیں

اس کے اتیرکت کچھ گون باتیں بھی ہیں۔ جو کبھی بھاشنوں کو سُشوبھت ہی پرنت ہوتی ہیں۔ پرنتو شکھشا وگیہ ان کو گون ہی سمجھیں گے۔ ارتھات

۱۔ ودیارتھی پیلے وستر پہنیں یا شوبھت:

۲۔ بال منڈاویں یا جٹا جوٹ رکھیں:

۳۔ بھکشا مانگیں۔ یا ان کے ماں باپ ان کا خرچ دیں:

۴۔ ادھے ین یگ میں گھر جا سکیں یا نہیں

۵۔ انیہ بھاشاؤں کو کس ماترا میں پڑھیں

۶۔ ودیا سماپتی کے پشچات انیہ سنستھاؤں کی پریکھشا جیسے یوروپ۔ امریکہ یا جاپانیہ وشو ودیالیوں کی ایم۔ اے۔ بی۔ اے۔ کامشی کی شاستری۔ کلکتہ آدی کی آیورویدیہ پریکھشا دیں یا نہ دیں:

ان باتوں کا نرنیہ راشٹر دیش کال آدی کی پرستھتی کے نریکھشن سے ہی ہو سکتا ہے۔ اور سمبھو ہے۔ کہ اس وشے میں کسی سمیہ ایک مت نہ ہو سکے۔ اور اب تک بھی یہ ویوہار بھن بھن ہی رہا ہے:

گورو کلوں کی سپھلتا

آج گورو کلوں کو کھلے ہوئے تہائی شتابدی بیت چکی۔ اس سمیہ میں بھن بھن انوبھو ہوئے ہیں

گرنتھوں اور ساودھارن جنتا دونوں کے وچاروں میں پریورتن ہوا ہے۔ سبھیتا کے وشے میں بھی پرامت بھید ہے۔ پرنتو اس میں درشٹی کون کا پرشن ہے۔ آریہ ویر پرورتکوں کے سنکھیا مارگ سپشٹ نہیں تھا۔ انہوں نے رشی کے ستیارتھ پرکاش میں چار چھ پنکتیاں گورو کلیہ شکشا کے وشے میں پڑھی تھیں۔ اس وشے پر ادھک سا ہتیہ اپلبدھ نہیں تھا جس سے چھوٹی چھوٹی باتوں کا بودھ ہو سکتا۔ کچھ سامیک شکشا کی ترٹیوں اور کٹھنائیوں کو دیکھ کر کلپنا میں زور دھارن کر لی گئی تھیں جس کے دو پرینام ہوئے۔ ایک تو پرورتکوں کو مارگ سلجھا اور سرل پرتیت ہوا۔ دوسرے سرساودھارن کی آشائیں بہت بڑھ گئیں۔ پرنتو سرشٹی کرم اور جادو میں بھید ہے۔ ہم جادو کی آشائیں باندھ سکتے ہیں۔ پرنتو ان کو پورا نہیں کر سکتے۔ اور جب سرو ساودھارن کی آشائیں مرجھا سے ادھک بڑھ جاتی ہیں۔ تو ان کو نراشا ہی نراشا دکھتی ہے۔ لوگ سمجھتے تھے۔ کہ نیچے لڑکے گورو کل میں پہنچتے ہی بھیشم سے تہا بلی۔ پانی سے سنکر نگیہ اور کناد کپل جیسے وارشنک بن جائیں گے۔ پرشنگھرہی ویدپڑھ کر تار۔ ریل۔ ہوائی جہاز آدی بنانے لگیں گے۔ اور پہلی ہی پیڑھی میں لوگوں کو عرب۔ ایران جرمنی اور روس میں ویدک جھنڈا لہراتا ہوا دکھنے لگے گا۔ جو لوگ سمجھتے تھے۔ کہ ہتھیلی پر سرسوں نہیں جما کرتی۔ ان کو بھی بھے تھا۔ کہ جنتا کہیں نراش نہ ہو جائے۔ اس جوش کا ایک پھل تو یہ ہوا۔ کہ جنتا نے جان لڑا دی۔ اور شکتی سے باہر کام کیا۔ پرنتو شیگھر ہی شکایت ہونے لگی۔ اور یہ آواز اب بھی آ رہی ہے۔

میرے وچار میں یہ نراشا آشا کے آدھکیہ کے کارن ہے۔ اتیہ وشو ودیالیوں کے اتہاس پر درشٹی ڈالنے سے پتہ لگے گا۔ کہ سنستھاؤں کے لئے چالیس پچاس یا سو ورش بھی کچھ نہیں ہوتے۔ اور وشیش کر ان سنستھاؤں کے لئے جن کی سہایتا نہ ملنے سے سبھی پرکار کے پرتکول پڑے جھٹکے ہوتے ہیں۔ بنی بنائی لکیر پر چلنا سگم ہے۔ نیا مارگ بنانا کٹھن ہوتا ہے۔ ایک تو ورود، دلش کیمبرا کی سہایتا کا ابھاو۔ پھر ایک ایسی پرنالی جس کے وشے میں ہم کو بہت کم گیان ہو۔ یہ تو سندیہہ بات ہے۔ کہ پراچین کال میں گورو کلوں کا ادھک پرچار تھا۔ سوتری ساشی آچاریہ جی نے رگ وید کی دیا گھیا کرتے ہوئے لکھا ہے:-

दीर्घतमः कक्षीवान् नाम ऋषिः
ब्रह्मचर्येणाधीत्य वेदाभ्यासमा
गुरुकुले चिरकालमुषित्वा वेदान्
सम्यगधीत्य व्रतानि च चरित्वा ॥

پرنتو ان گورو کلوں کی وستریت سکیم کیا تھی۔ یہ پتہ نہیں۔ یہیں تک کہ نالند اور تکشا شیلا کے وشال مدھیکالین وشو ودیالیوں کا بھی نام ہی نام سننے میں آتا ہے۔ براہمنوں یا اپنشدوں میں تو کیول اتنا ہی ورنن آتا ہے۔ کہ امک پرش امک رشی کے آشرم میں گیا۔ وہ دو چھ گورو چرانا یا برہمچریہ برت کا ادھین کرتا رہا۔ اور رشی نے سامانیکال کو کچھ اپدیش کر دیا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ ساروجنک گورو کل نہ تھے۔ کیول آلم ودیا وشاردوں کے لوارن ادھک سگم سمفان تھے۔ ساروجنک ودیالیوں کا کوئی اور روپ تھا۔ ان کا ورتمان ودیالیوں سے کس کس انش میں بھید تھا۔ اور کس کس میں سادرش۔ اس کا ہم کو کچھ بھی گیان نہیں۔ اور یدی ہم گورو کلوں کو سچار روپ سے چلانا چاہتے ہیں۔ تو اوشیہ ہی ہم کو سوم سوچنا پڑے گا۔ نالند اور تکشا شلا کے ودیالیہ تو اوشیہ ہی راجکیہ یا دھنوان پرشوں کی پشکل سہایتا سے چلتے تھے۔ ان میں آج کل کے گورو کلوں کی بھانتی ادھیاپکوں کو ایک ایک پیسہ مانگنا نہیں پڑتا تھا۔ پراچین شاستروں میں ایسے ودیارتھیوں کا الیکھ ملتا ہے۔ جو بھکشا مانگ کر اپنا اور گورو دونوں کا نرواہ کرتے تھے۔ آج کل گوروؤں کو اپنے تتھا اپنے شششوں کے لئے بھکشا مانگنی پڑتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس کٹھنائی کی نورتی نہ ہوئی۔ تو سنبھلنا کٹھن ہے۔ ایسے ادھیاپک تو مل سکتے ہیں جو کم ویتن لیں۔ یا کچھ نہ لیں۔ پرنتو وہ ساتھ ہی بھکشا بھی مانگ سکیں۔ یہ ایک اسمبھو سی بات ہے۔ آج کل کی پرستھتی کو دیکھتے ہوئے میں دو نشچے کرنے کے لئے بادھت ہوا ہوں۔

۱ ویدک سنسکرتی کے ادھار کا ایک ماتر سادھن گورو کل ہی ہیں۔ سکول آدی سے وید پرچار کا پھیلاؤ بڑھ سکتا ہے۔ گہرائی نہیں۔

۲ گورو کل سروجنک شکشا کے پرشن کو حل نہیں کر سکتے۔ ورتمان وتاورن کو دیکھتے ہوئے یہ سکیم بہت خرچیلی ہے۔ جہاں انیہ ودیالیہ نگر کی میونسپلٹی تتھا پبلک آدی کی آدرشٹ سہایتا سے لابھ اٹھا سکتے ہیں وہاں گورو کلوں کو سویم پربندھ کرنا پڑتا ہے۔ ایک ۲۵/- روپے ماسک تنخواہ والا پرش جو کسی نگر میں رہتا ہو۔ تو اپنے لڑکے کو میٹرک تک پڑھا سکتا ہے۔ پرنتو گورو کل کا [illegible] اٹھا کر چار پانچ کٹھنائیوں تک بھی نہیں لے جا سکتا۔ [illegible]

جن جیبوں سے انیہ سنستھاؤں کو روپیہ مل سکتا ہے۔ ان سے گورو کلوں کو نہیں۔ ایسی دشا میں کم سے کم کچھ کال تک تو سرو ساودھارن کے لئے نئی سکیم ہی سوچنی پڑے گی۔ اور گورو کلوں کو وشیش شرینی کے لوگوں تک ہی مریادت رکھنا پڑے گا۔

گورو کل سے آشائیں

آج کل گورو کلوں کے پرتی بہت اسنتوش پھیلا ہوا ہے۔ اور ان کے سدھار کی کئی سکیمیں پیش کی جا رہی ہیں۔ یہ اسنتوش برہمچاریوں کے سنرکھشکوں کی اور سے سویم برہمچاریوں کی اور سے اور جنتا کی اور سے پرکٹ کیا جاتا ہے۔ اس وشے میں کچھ سپشٹ وکتویہ کی آوشیکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ورتمان ساددھنوں کی آپتیتی میں اس سے ادھک سپھلتا ہونی کٹھن تھی۔ سپھلتا کا انوپات انیہ سنستھاؤں میں بھی لگ بھگ یہی رہتا ہے۔ اور اب تک جو سناتک نکل چکے ہیں۔ ان میں سے بہت سے اپنی شکتی کے انوسار اچھا کاریہ کر رہے ہیں۔ یدی کچھ سناتک اسپھل ہوئے۔ تو یہ بات انیہ گریجویٹوں کے ساتھ بھی تو ہے۔ یدی کسی سناتک کو ڈپٹی کلکٹری یا سب ججی نہیں مل سکی۔ تو اس کا ایک ماتر کارن یہی تو ہے۔ کہ راجکیہ سنرکشن (Patronage) گورو کل کے ساتھ نہیں ہے۔ جنتا یا ماتا پتا کو یہ آشا کرنا سروتھا انوچت ہوگا۔ کہ سبھی سناتک اچمبھ سنری کے ودوان بھی نکلیں۔ اور دھن اپارجن بھی کر سکیں۔

جس پرکار انیہ لوگ آشائیں بڑھا لیتے ہیں۔ اسی پرکار سناتک بھی اسی بھول کو کر بیٹھتے ہیں۔ جب برہمچاری گن آشرموں پر سہسروں آریہ جنوں کے مستک شردھا اور نمرتا کے ساتھ اپنے آگے جھکتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ تو وہ سمبھاوت اپنے مولیہ کو کچھ ادھک سمجھ بیٹھتے ہیں۔ گورو کل بھومی سے نکل کر ان کو پتہ لگتا ہے۔ کہ سبھی چمکنے والی چیزیں سونا نہیں ہیں۔ ایسی دشا میں ان کو نراشا ہو جاتی ہے۔ ادھین کال میں انہوں نے اپنے ماتا پتا کے خرچ و آمدنی کا حساب نہیں لگایا۔ گورو کل میں بھوجن یا وستر کس پرکار اور کتنے میں آتے ہیں۔ اس کا انہوں نے کبھی انوبھو نہیں کیا۔ گورو کل سے نکلنے پر ان کو ایک ایک کوڑی کا لیکھا دینا پڑتا ہے۔ جب گورو کل میں رہے۔ تو یہی سمجھتے رہے۔ کہ ودیا کی ہی بڑا کا شلپ ہے۔ باہر نکل کر ان کو گیات ہوا۔ کہ جیون سنگھرش ہے۔ اس سے ان کا ہردیہ کانپ جاتا ہے۔ پرنتو یہ بات انیہ نہیں ہے۔ کہ گورو کل کے انیک سناتکوں نے جب کٹھنائیوں کا سامنا کیا۔ یہ کسی سے

پیچھے نہیں رہے۔ یدی گورو کل میں [illegible] دیا جائے۔ کہ تم پوچھ نہیں۔ کنتو پوچھ سیویہ نہیں۔ کنتو سیوک ہو۔ تو اس نراشا بہت کچھ کمی ہو سکتی ہے۔ ہم کو اپنے دھرم پر گیان ہونا چاہئے۔ اور ہمارے سکھ آدم رکھتے ہوئے اتیکتیاں نہیں آنی چاہئیں۔ کچھ لوگوں کو شکایت ہے۔ کہ گورو کل سے اب تک ایسے دھرم دھرندر پنڈت نہیں نکلے۔ جو سکے ودوانوں سے ٹکر لے سکیں۔ یا یورپ کے ودوانوں کے ویدسمبندھی آکشیپوں کا اتر دے سکیں۔ یا انیہ دھرم اولمبیوں سے شاستر ارتھ کر سکیں۔ اس وشے میں میں یہی کہوں گا۔ کہ پرتھم ساروجنک سبھاؤں میں شاستر ارتھ کر سکنا اور ودوان ہونا دو بھن بھن باتیں ہیں۔ دوسرے تم بھی سمجھتے ہیں۔ کہ سنستھاؤں میں پروڑھتا کتنے دنوں میں آتی ہے۔ یورپ کے ودوانوں نے [illegible] کے کشٹ ساودھیہ پرشرم سے ایک واتاورن اتپن کر دیا ہے۔ جس میں پرپورن کرنا ہنسی کھیل نہیں ہے۔ پھر ان کے پاس جو سادھن ہیں ان کا سہسرانش بھی ہمارے پاس نہیں۔ یہ سچ ہے۔ کہ ہم نے گورو کلوں پر خرچ کر دیا۔ پر یہ بھی سچ ہے کہ جو چیز ہم چاہتے ہیں۔ اس کے لئے کہیں ادھک سمیہ اور دھن چاہئے۔ اتنا تیاگ کافی نہیں ہے۔

اب تک گورو کل سے جیوکا کے پرشن کو الگ رکھا گیا ہے۔ میرے وچار سے یہ ٹھیک نہیں کیا گیا۔ مدھیہ کالین وچارت ورش کی دورشٹا پر ورتی کے ہم بھی شکار ہیں۔ دھن اور جیوکا کو او ہیلنا ہمارا دھیہ سا ہو گیا ہے۔ پرنتو ویدک شکشا اس سے بھن ہے۔ وید کہتا ہے:-

...मूल मह्यं जीवातुम् इच्छ
...चोदय धियमयसो न धारा
म ॥ ऋग्वेद (६-४७-१०)

ارتھات ہے ایشور کرپا کر کے مجھے جیوکا دیجئے اور میری بدھی کو تیز کیجئے۔

اپنشد کہتی ہے:- अन्नं न निन्द्यात्

(तैत्तिरीयोपनिषद् ३-७)

ارتھات ان کی نندا مت کرو۔

کیول یہ کہنا کہ جس پرکار انیہ گریجویٹ بیکار ہیں ہمارے سناتک بھی بیکار ہیں۔ کوئی سنتوش کی بات نہیں ہے۔ اچھا تو یہ ہوتا۔ کہ دھن اپارجن میں دکشہ کچھ لوگ ایک کمیٹی روپیہ لگا کر ادیوگ یا بیوپار کی کوئی ایسی سنستھا کھول دیتے۔ جس میں الپ ویتن پر کیول سناتک ہی اپرینٹس کرتے اور جب تک ان کو سوتنتر دھن اپارجن کی یوگیتا نہ ہو جاتی۔ وہ وہاں لگے رہتے۔ اس وشے میں [illegible] انو کھو شونیہ کے برابر ہے۔ اتہ کیول سنکیت ہی کر سکتا ہوں۔ سناتک ورگ کو اس [illegible]

اینچ اُدھار اور سناتن دھرم سبھا

۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر کو سناتن دھرم مہابیر دل کانفرنس کا اجلاس لائل پور میں ہوا۔ اس کے پردھان لالہ بھگت رام جی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے اپنے بھاشن میں اینچ اُدھار کے متعلق بھی وچار پرگٹ کئے۔ انہیں یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ تاکہ ناظرین "پرکاش" جان سکیں۔ کہ سناتن دھرم سبھا کے اندر کیا انقلابِ عظیم آرہا ہے ۔ (ایڈیٹر پرکاش)

اس وقت جب مہاتما گاندھی جی کے اعلان سے ملک بھر کی توجہ اینچ اُدھار کے اہم سوال کی طرف لگی ہوئی ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ مہابیر دل کانفرنس میں اس کی طرف دھیان نہ دیا جائے جبکہ یہ سوال بھی خالص سناتن دھرمیوں سے تعلق رکھتا ہے۔ میں شاستروں کا وِدوان نہیں ہوں۔ کہ اس پر شاستر کے نکتۂ نگاہ سے بحث کروں۔ اور نہ ہی مہابیر دل کانفرنس کے پردھان کا یہ فرض ہے۔ مہابیر دل تو ایک سینا ہے۔ جو کہ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب کی رہنمائی میں دھرم سیوا کر رہی ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ ان فیصلوں کو عملی جامہ پہنائے۔ جو کہ سبھا منظور کرتی ہے۔ پرتی ندھی سبھا کی ورکنگ کمیٹی یہ فیصلہ دے چکی ہے۔ کہ اینچ جاتیوں کو مندر میں درشن کرنے اور کنوؤں سے پانی حاصل کرنے کی اجازت ہونی چاہئے۔ پھر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ مہابیر دل اس تحریک کو کیوں نہ اپنائے۔ جبکہ ہندو جاتی کے ساتھ یہ گہرا سمبندھ رکھتی ہے۔

اینچ ہمارے بھائی ہیں۔ ہمارا انگ ہیں۔ اس لئے سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ان کو کیوں اس طرح ٹھکرایا جائے؟ مجھے اس رائے کے اظہار میں ذرا بھی تامل نہیں۔ کہ اپنی جاتی کے ایک بڑے حصے سے اگر ہم نے اس طرح کا سلوک روا رکھا۔ تو اس کا نتیجہ لازمی طور پر ہماری تباہی ہوگا۔

میں جانتا ہوں۔ کہ اس تحریک کے مخالف بھی موجود ہیں۔ مگر جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے مجھے اس سچائی کے اظہار میں خوشی ہوتی ہے۔ کہ یہ مخالفت کم ہے۔ اور جو ہے۔ وہ بھی زیادہ تر ضد پر مبنی ہے۔ اگر ان لوگوں کے دل میں دھرم کے لئے درد ہے۔ تو ان کا پہلا فرض یہ ہونا چاہئے۔ کہ ایسے لوگوں کے خلاف زبردست اندولن کریں۔ جو کہ شراب پیتے ہیں۔ ویبھچار کرتے ہیں۔ غیر ہندوؤں سے مل کر کھاتے ہیں۔ اور اس کے باوجود دھرم سبھاؤں میں لیڈر بنے ہوئے ہیں۔ جب ہم ان لوگوں کے خلاف آواز اٹھانے کو تیار نہیں۔ تو یہ کہاں کی ایمانداری ہے؟ کہ ان غریبوں پر ہی نزلہ گرایا جائے۔

میں چاہتا ہوں۔ کہ مہابیر دل اس تحریک کو سرگرمی کے ساتھ اپنا لے۔ اپنے اپنے علاقے میں کنوؤں اور مندروں کو ان کے لئے کھلوا دے۔ دیو درشن کی اجازت دلا دے۔ لیکن یہ کام پریم سے ہونا چاہئے۔

اس کے علاوہ ان کی مجلسی۔ تعلیمی ترقی کا سوال بھی ہماری خاص توجہ کا محتاج ہے۔ اور اس میدان میں کافی کام کرنے کی ضرورت ہے۔

کی نفرت نہ کریں۔ ان کو اپنے سکولوں میں اپنے ساتھ پڑھنے کی اجازت دیں۔ تاکہ وہ تعلیم یافتہ ہو کر اپنی کمزوریوں کو دور کر سکیں۔ جہاں ان میں پرچار کرنا ہوگا۔ اگر ان میں کوئی دھرم ورُدھ رواج ہے۔ تو اس کو ترک کرا دیں۔ ان کو ضروری

ہدایات متعلقہ صفائی دینی ہوں گی۔ اگر ہر ایک مہابیر دل ایک ہفتہ میں کم از کم ایک مرتبہ کسی جگہ پر بھی ان کے اجلاس بلا کر ان میں پرچار کرے۔ تو کافی کام ہو سکتا ہے۔ ایسی کمزوریوں کا پربندھ کیا جائے۔

اس سلسلہ میں میں یہ عرض کئے بنا نہیں رہ سکتا۔ کہ ہم میں یہ بڑی کمزوری ہے کہ ہم کام بھی کرتے ہیں۔ مگر وقت گزر جانے کے بعد جس کا نتیجہ ہمارے حق میں برا ہوتا ہے۔ روپیہ بھی ہماری جیبوں سے نکلتا ہے۔ اور پرچار بھی ہمارے خلاف ہوتا ہے۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ہم ہوش میں آئیں۔ جہاں مہابیر دل خود اس کام کو ہاتھ میں لیں۔ وہاں مہابیر دل کے ورکر اپنے اپنے ہاں ہری جن سیوا سنگھ قائم کریں۔ ان میں بھاری اکثریت میں شامل ہوں۔ اور تمام پروگرام کو اپنے کنٹرول میں چلائیں۔ تاکہ مریادا کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہونے پائے۔

اس طرح جہاں ہم اپنے دھارمک فرض کو ادا کریں گے۔ وہاں سیاسی طور پر ٹھوس خدمت کریں گے۔ مجھے یہاں اس تلخ سچائی کا اظہار بھی کرنا ہے۔ کہ ہمارے بڑے بڑے لیڈر اپنی لیڈری قائم رکھنے کے لئے ہری جنوں کے سدھار کے لئے بنائے گئے پراونشل اور مرکزی بورڈوں میں سناتن دھرمیوں کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو بھرتی کیا جا رہا ہے۔ جن کا عام سناتن دھرمیوں میں کوئی رسوخ نہیں۔ جس سے اندیشہ ہے۔ کہ کام کامیابی سے نہ ہوگا۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ اس تحریک کے کارکنان اپنی اس کمزوری کو جلد از جلد دور کریں۔

اس سلسلہ میں میں گوروایور مندر کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ جو کہ مہاتما گاندھی جی کے برت کے اعلان سے اخباری دنیا میں عالمگیر شہرت حاصل کر چکا ہے۔ اس کے ٹرسٹی راجہ زمورن کی ضد کام بگاڑ رہی ہے۔ ورن آشرم سوراجیہ سنگھ کے کارکنان اس کی پیٹھ ٹھونک کر سناتن دھرمیوں کو بدنام کر رہے ہیں۔ مہاتما گاندھی کی زندگی خطرے میں ہے۔ اگر کل کو مہاتما گاندھی کو کچھ ہو گیا۔ تو یہ سناتن دھرمیوں کے ماتھے پر ایک کلنک کا ٹیکہ ہوگا۔ میری خواہش ہے۔ کہ یہ کانفرنس راجہ زمورن سے پنجاب کے سناتن دھرمیوں کی طرف سے مطالبہ کرے۔ کہ وہ اپنی ضد سے باز آئے۔ اور شاستروں کی آگیا انوسار مندروں کے دروازے کھول دے۔

یادِ رفتگان

نمبر ۲
رائے بہادر ٹھاکر دت دھون
(از پنڈت وشنودت بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ فیروزپور)

رائے بہادر ٹھاکر دت دھون پنجاب میں اپنے خاص گنوں کی وجہ سے خاص شہرت رکھتے تھے۔ آریہ سماج کے دائرے میں اُنہیں سب جانتے تھے۔ عرصۂ دراز تک اُنہوں نے آریہ سماج کی مختلف حیثیتوں میں خدمت کی۔ آریہ سماج کے جو لوگ اُن کے تعلق میں آئے۔ اُن کے خاص گنوں کے اثر میں آئے بغیر نہ رہے۔

رائے بہادر ٹھاکر دت دھون اُن اشخاص میں سے تھے۔ جو محنت اور ایمانداری کو اپنا ذریعۂ ترقی سمجھتے ہیں۔ وہ آچار کو اپنے جیون کا آدرش سمجھتے تھے۔ اور وہ ہمیشہ کہا کرتے تھے۔ کہ "میں وہ شخص ہوں۔ جس نے اپنے جیون کو بیس روپیہ ماہوار کی تنخواہ سے شروع کیا"۔

ان کی شکل وصورت کو دیکھ کر کوئی نہ کہہ سکتا تھا۔ کہ یہ مشہور رائے بہادر ٹھاکر دت ہیں۔ سادگی اُن کے لباس میں تھی سو دھرم اور سداچار میں وہ ہر ایک کے مینیر تھے۔ باوجود ۷۰ برس کی عمر سے زیادہ ہونے کے وہ شکل وصورت سے ۴۰۔ اور ۵۰ برس کے درمیان معلوم ہوتے تھے۔ ہمت اور حوصلہ غضب کا تھا۔ جفاکشی طبیعت کا خاصہ تھا۔ سوا دھیائے اور ورزش آخیر تک ان کے روزانہ کاروبار کا جزو رہے۔ مطالعہ کا اس قدر شوق تھا۔ کہ جب کبھو ان کے ہاتھ میں کتاب نظر آتی تھی۔

سرحدی صوبہ کے رہنے والے تھے۔ اُن کی طبیعت میں جہاں سرحدیوں والی مستعدی تھی۔ وہاں پرانے آریوں کی سی شردھا اور وشواس تھا۔ ویدوں اور شاستروں کے پورن بھگت تھے۔ اگرچہ ابتدائی تعلیم اُن کی اعلیٰ نہیں تھی۔ مگر محنت اور ابھیاس سے ہندی۔ اردو اور انگریزی اعلیٰ پایہ کی لکھنے والے تھے۔

پنڈت گورودت کے سچے بھگتوں میں سے تھے۔ پنڈت گورودت اپنے پریمیوں میں عجیب روح پھونکتے تھے۔ وہ ہر ایک شخص کو کھلے بندوں کہا کرتے تھے۔ کہ وید کا پڑھنا ہر ایک آریہ کا فرض ہے۔ اور ایک آریہ وید نہیں پڑھ سکتا۔ جب تک وہ ویاکرن نہ پڑھ لے۔ اور ویاکرن بھی اشٹادھیائی ہی پڑھنا چاہئے۔ ایسا ان کا اپدیش تھا۔ خود اشٹادھیائی پڑھا۔ اور لوگوں میں اشٹادھیائی کے پڑھنے کا پرچار کرنے کا ان کا جیون آدرش تھا۔

اُس زمانہ کے آریہ سماجی بتلاتے ہیں۔ کہ لاہور میں عجیب نظارہ تھا۔ لوگ دفتروں کو جا رہے ہیں۔ اور اشٹادھیائی ہاتھ میں لے کر سوتر یاد کر رہے ہیں۔ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہیں۔ اور اشٹادھیائی یاد کرتے ہیں۔ مضافات سے لوگ پنڈت گورودت سے اشٹادھیائی کا سبق پڑھنے کے لئے آتے گورودت کے پریمیوں میں سے تھے۔

آریہ سماج میں رائے بہادر ٹھاکر دت کا نام اُس وقت پتہ لگا۔ جب ۱۸۹۷ء میں پنڈت لیکھرام جی کی لاہور میں شہادت ہوئی۔ رائے بہادر ٹھاکر دت دھون اُس وقت کرنال میں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تھے۔ رائے بہادر ٹھاکر دت آریہ سماج میں معمولی آدمی کی طرح حصہ لیا کرتے تھے۔ اور کرنال میں بیٹھے ہوئے اُنہوں نے تجویز کی۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے زیر اہتمام لیکھرام میموریل فنڈ قائم کیا جائے۔ اور پچاس ہزار روپیہ جمع کیا جائے۔

اسی وقت رائے صاحب نے وید پرچار نام کی ایک ضخیم کتاب لکھی۔ جو وید پرچار فنڈ کا بنیادی پتھر تھی۔ جو جو تجاویز وید پرچار نامی کتاب میں رائے صاحب نے درج کی تھیں۔ اُن پر اگر عمل ہو جاتا۔ تو پرچار کا دائرہ بڑا وسیع ہو جاتا۔ مگر اس میں شبہ نہیں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طاقت دن بدن بڑھتی گئی۔

رائے بہادر ٹھاکر دت دھون عرصہ تک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آریہ سماج وچھووالی لاہور کے پردھان رہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی موجودہ ترقی میں رائے بہادر ٹھاکر دت دھون کا بڑا بھاری حصہ ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پہلے ٹرسٹیوں میں سے ایک رائے بہادر ٹھاکر دت دھون تھے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی رجسٹری کرانے والوں میں سے ایک رائے بہادر ٹھاکر دت تھے۔

۱۸۹۴ء میں بدقسمتی سے آریہ سماج میں ایک اور پارٹی بن گئی۔ اور اس پارٹی نے انارکلی میں جدا آریہ سماج بنائی۔ اُس وقت رائے بہادر ٹھاکر دت دھون نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آریہ سماج وچھووالی کا ساتھ دیا۔ جب کبھی ضرورت پڑی۔ اپنی رائے کھلے بندوں ظاہر کر دی۔

آریہ سماج میں اُس وقت دو مشہور اخبارات شائع ہوتے تھے۔ ایک اخبار اردو میں "دھرم پرچارک" ... انگریزی میں "آریہ پتریکا" کے نام سے شائع ہوتا تھا۔ پہلے یہ اخبار آریہ سماج وچھووالی کے خرچ سے شائع ہوتا تھا۔ پھر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے نکلتا رہا۔

"آریہ پتریکا" میں رائے بہادر ٹھاکر دت دھون "ستیارتھی" کے نام سے سینکڑوں مضامین لکھتے رہے۔ آریہ سماج کے اندرونی تنازعات کے متعلق مضامین لکھے۔ گوروکل کی سکیم کی ابتدا ہو چکی تھی۔ گوروکل کے متعلق بہت مضامین لکھے۔ اور وید پرچار فنڈ کو ہر دلعزیز بنانے کے لئے بھی لاتعداد مضامین لکھے۔ غرضیکہ انگریزی میں بہت مضامین اس زمانہ میں رائے صاحب نے لکھے۔ اس زمانہ میں رائے صاحب ستیارتھی کے نام سے مشہور ہو گئے تھے۔ بعد ازاں بھی جب کبھی رائے صاحب مضامین لکھتے رہے۔ ستیارتھی کے نام سے لکھا کرتے تھے۔ چنانچہ اپنے وطن میں جاکر سرحدی ہندوؤں کی بری حالت کے متعلق قریباً ۴۰ مضامین اُنہوں نے "ٹربیون" میں لکھے۔ اور ہر ایک مضمون کے نیچے ستیارتھی کا نام درج ہوتا تھا۔

رائے صاحب لیکھک ہونے کے علاوہ ویاکھیان داتا بھی بڑے زبردست تھے۔ اُن کے لیکچر ہم نے ۱۸۹۸ء میں آریہ سماج وچھووالی لاہور کے ہفتہ وار جلسوں میں سُنے تھے۔ اُنہوں نے ستیارتھ پرکاش کے شروع میں لکھے ہوئے منتر کی تشریح کی۔ جو شنّو اندرو وغیرہ ہے۔ اُن کی ایسی عمدہ تشریح کی۔ کہ ہمیشہ یاد رہے گی۔ طبیعت میں روانی تھی۔ زبان میں فصاحت تھی۔ اور اُن کی زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ دل کو کشش کرنے والا تھا۔

جب گوروکل قائم کرنے کی تجویز ہوئی۔ تو گوروکل کے لئے سکیم بنانے۔ زمین تلاش کرنے میں رائے صاحب بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کرتے رہے۔ پہلے گوروکل گوجرانوالہ میں قائم ہوا تھا۔ مگر جب منشی امن سنگھ نے اپنا موضع کانگڑی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو دے دیا۔ تو گوروکل کی ابتدائی جماعت گوجرانوالہ سے چل کر کانگڑی [illegible] گئی۔ مگر گوجرانوالہ میں ایک گوروکل

والا ہے۔ اس کے اعلیٰ کارکن رائے بہادر ٹھاکر دت دھون رہے۔

رائے بہادر ٹھاکر دت دھون اعلیٰ پایہ کے مصنف تھے۔ اردو کی ایک کتاب "وید پرچار" کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اُن کی اردو کی دو اور کتابیں ہیں۔ ایک کتاب یم نیم کے متعلق ہے۔ اور دوسری درس وتدریس کے متعلق ہے۔ پہلی کتاب میں یم نیم کی بڑی اعلیٰ تشریح ہے۔ دوسری کتاب میں ستیارتھ پرکاش میں لکھے ہوئے پٹھن پاٹھن کے مضمون کی شرح ہے۔ ہم نے سُنا ہے۔ کہ رائے صاحب ستیارتھ پرکاش کی ایک مفصّل شرح لکھ رہے تھے۔ اور سینکڑوں صفحے اس کے لکھ چکے تھے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ایسی اعلیٰ کتاب ابھی تک شائع نہیں ہوئی۔

انگریزی میں ان کی دو مشہور کتابیں ہیں۔ ایک کا نام "پبلک سپرٹ" اور دوسری کا نام "ٹروتھ" (راستی) ہے۔ ان ہر دو کتب میں رائے صاحب نے اپنی فلاسفی اور سنسکرت دانی کا دریا بہا دیا ہے۔ سنسکرت کی لغت اور صرف ونحو سے وہ کامل واقفیت رکھتے تھے۔

وہ جہاں جہاں رہے۔ اپنے برتاؤ سے آریہ سماج کے لئے عظمت قائم کرنے کا باعث ہوتے رہے۔ ایک بھائی نے اپنی آنکھوں دیکھی سرگزشت سُنائی۔ کہ جس جگہ وہ رہتے تھے۔ وہاں رائے صاحب تبدیل ہو کر آ گئے۔ اس شہر میں دریا تھا۔ وہ بلا ناغہ دریا پر جاتے تھے۔ ورزش کیا کرتے تھے۔ نہاتے تھے۔ سندھیا ہون کرتے تھے۔ آریہ سماج میں وید اور اپنشد کی کتھا کرتے تھے۔ مگر کیا مجال جو اُن کے عدالتی کاروبار میں کسی طرح تفاوت آ جائے۔

اپنے پریوار کو بنانے میں اُن کا بڑا بھاری ہاتھ تھا۔ وہ اپنے پریوار کے ہر ایک ممبر کی ذاتی طور پر نگرانی کرتے تھے۔ ہر ایک لڑکے کی ڈائری منگواتے تھے۔ ڈائری کو دیکھ کر اپنے پریوار کے بچوں کو ہدایتیں لکھ بھیجتے تھے۔ اور ان کو رائے صاحب کے اپدیش پر عمل کرنا پڑتا تھا۔ ڈائری میں خاص باتیں جن پر وہ زور دیا کرتے تھے۔ سندھیا ہون ورزش اور پڑھائی ہوا کرتی تھیں۔ چنانچہ اُن کے پریوار میں کوئی ایسا لڑکا نہیں نکلا۔ جس نے دُنیاوی اور دماغی لحاظ سے علاوہ اعلیٰ اچال چلن رکھنے کے ترقی نہ کی ہو۔ لالہ چیتانند ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی اُن کے سپتر پرنسپل گورنمنٹ کالج لائل پور ہیں۔

اچھوت ادھار کے کام میں سیالکوٹ کے لالہ گنگا رام کے ساتھ اُنہوں نے بڑا بھاری کام کیا۔ اُس وقت شاید ہی کوئی بدقسمت میگھ ہوگا۔ جو آریہ سماج کے دائرۂ اثر میں نہ آ گیا ہو۔ سینکڑوں میگھ اُس وقت بی۔ اے۔ شاستری اور گوروکل کانگڑی

مرتیو سنجے دیانند اردھ شتابدی اجمیر کے تازہ نتیجے

ساروڈیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان شری نارائن سوامی جی مہاراج نے ۲۰-۲۱ دسمبر کو رشی دیانند مرتیو سنجے اردھ شتابدی کا کاریہ کرم دیکھنے اور اس میں سہیوگ دینے کے نمت دیوان بہادر ہربلاس جی سارڈا کے بنگلہ میں نواس کیا۔ اور وہاں کے پرتشٹھت سجنوں سے میل ملاپ کرکے شتابدی کو ہر پرکار سپھل بنانے کا صلاح مشورہ کرتے رہے۔ آپ نے آریہ نگر بسنے والی بھومی آدی ستھانوں کا موقعہ پر جاکر ملاحظہ فرمایا۔ سادھو آشرم کا ملاحظہ کیا۔ اور رشی کی سمپتی ویدک آشرم ویدک لائبریری آدی ستھانوں اور رشی کے ہست لکھت وید بھاشیہ اور رشی کرت گرنتھوں کے مسودوں کی بھی جانچ پڑتال کی۔ اور مختصر اشتابدی کے اپنے ان بہودوں کو اردھ شتابدی کاریہ کرتاؤں کے اوگرن آرگخہ بیان فرمایا۔ آپ کی موجودگی میں ایک مہتو پورن سبھا دیوان صاحب کے بنگلہ پر ہوئی۔ اس میں اور وچاروں کے اتر کت ذیل کے نتیجے ہوئے:۔

۱۔ اردھ شتابدی کے موقعہ پر ایک ایسا دیانند سمرتی نام کا گرنتھ تیار کیا جائے۔ جس میں دیش بدیش کے سبھیہ سجنوں سے اُتم اُتم لیکھ پراپت کرکے چھپوالئے جائیں۔ اور وہ رشی کے چرتروں اور اُن کے بتلائے ہوئے مارگوں کی بابت اپنے وچار پرگٹ دیں۔ آشا کی جاتی ہے۔ کہ یہ ایک ایسی سمرتی رشی کی بن جائے گی۔ جو کہ ہم کسی بھی سبھیہ سجن کی بھینٹ کر سکیں گے۔ غرضیکہ یہ ایک اتم اور اپورو سنگرہ ہوگا۔

۲۔ شری سوامی جی مہاراج کے ان تمام مسودوں کا جو وید بھاشیہ اور اُن کے گرنتھوں کے منتری پرو پکارنی سبھا میں موجود پڑے ہیں۔ ان کو ادھک کال تک محفوظ اور سُرکھشت رکھنے کے لیے ان کا فوٹو (پرتی بمب) لیا جائے۔ تاکہ یہ سامگری جیسی کی تیسی بنی رہے۔

۳۔ ایک ایسی پستک کی رچنا کی جائے۔ کہ جس کو رشی کی ادوتیہ سمرتی کہا جا سکے۔ اور اس میں وہ تمام واقفیت بہم پہنچائی جائے۔ جو آج تک کی رشی جیونیوں میں درج ہونے سے رہ گئی ہو۔ اور کسی وجہ سے اُن میں نہ چھپ سکی ہو۔ یہ پستک رشی کے جیون کال سے سورگ آروہن تک کے واقعات سے پُر کی جائے گی۔

یہ سُنکر آریہ جگت پرسن ہوگا۔ کہ شری نارائن سوامی جی نے اردھ شتابدی منانے کا کل بھار اپنے اوپر لے لیا ہے۔ اور اس کی تکمیل کے لیے اب وہ دو ششٹ روپ سے اجمیر پدھارا کریں گے۔ اور اردھ شتابدی مہا یگیہ کو سپھل بنانے میں یہاں کے کاریہ کرتاؤں کی حوصلہ افزائی کیا کریں گے۔

اپرو کت جو کاریہ بتلائے گئے ہیں۔ کس قدر اہم اور ضروری ہیں۔ اور آریہ ماتر کا اب کیا کرتویہ ہے اس کو وہ سویم ہی جان سکتے ہیں۔ سوامی جی کے وید بھاشیہ اور ان کے رچت گرنتھ مالا کے مسودوں کا فوٹو لینا اور اُسے محفوظ اور سُرکھشت رکھنا ایسا کام ہے کہ اس پر پچاس ہزار روپیہ سے کم کیا خرچ ہوگا۔ لیکن ایسی اوستھا میں آریہ ماتر کا یہ گورو پر دخزانہ بہت حد تک سُرکھشت رہ سکے گا۔ اس لئے سرو بھومنڈل کے آریہ ماتر کو اسے سپھل بنانے میں دھن بھیج کر اردھ شتابدی کمیٹی کے اس اُدیوگ میں سہائتا کرنی اتی آوشیک ہے۔ دوسرے دو کاریوں کے سپھل بنانے میں بھی بہت دھن خرچ ہوگا۔ بس دھن کی سہائتا مہاشہ گھیسو لال جی ایم اے ایڈووکیٹ اور کنور چاند کرن جی ساروا جی۔ اے ایڈووکیٹ سنکیت و پرچار منتریاں اردھ شتابدی کاریالیہ اجمیر کے نام بھیجیں اور انہیں سے سو پرکار کا بیوہار کرکے لابھ اُٹھائیے۔

یہ سوچنا آریہ جگت کو دینی آوشیک ہے۔ کہ اردھ شتابدی آریہ نگر کی تیاری ہونی شروع ہو گئی ہے۔ نگر کا پلین اور نقشہ تیار ہو رہا ہے۔ اس کام کی تکمیل کے لئے سوبھاگیہ سے مہاشہ خوشی رام جی پنجابی ریٹائرڈ انجینئر P. W. D کی خدمات شتابدی کمیٹی کو مل گئی ہیں۔ اور وہ اپنے فرض کو بڑی جانفشانی سے پورا کر رہے ہیں۔ آپ کو ویدک دھرم کی سیوا کا نہایت شوق ہے۔ آپ کی یگیہ اور بھکتی سیوا نواگادھ شردھا سے بھری پڑی ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ آپ کا تن من اور دھن سماج کے اَرپن ہے۔ یہ یہاں کے بہت نیک نام انجینئر ہیں۔ اس لئے جو آریہ بھائی اردھ شتابدی آریہ نگر میں اپنے پریواروں کے نواس آدی کے لئے خاص کیمپ یا کوئی ستھان بنوانا چاہیں۔ انہیں ابھی سے مہاشہ خوشی رام جی ریٹائرڈ انجینئر ہاتھی باٹا اجمیر سے پتر ویوہار شروع کر دینا چاہئے۔ تاکہ سگمتا سے ان کی اچھیا پورن ہو سکے۔

(ٹھاکر داس چوہدری از دیانند سادھو آشرم اناساگر۔ اجمیر)

بقیہ صفحہ ۱۲

کے سنانک ہیں۔ آریہ میگھ اُدھار سبھا کے پریزیڈنٹ تھے۔ گورنمنٹ سے بہت سے اراضی لے کر آریہ نگر کے نام سے میگھوں کا ایک بڑا بھاری گاؤں بسایا ہوا ہے۔ جس میں مکانات۔ مندر۔ سڑکیں صفائی وغیرہ قابل دید ہیں۔

ڈیرہ اسمعیل خان میں جاکر رائے بہادر ٹھاکر دت نے بڑا بھاری کام کیا۔ بھراتری ہائی سکول کو بھراتری کالج بنا دیا۔ اور اب اس ضلع میں یہ ایک بارونق کالج ہے۔ سرحدی ہندوؤں کے لیے ایک لیڈر کی ضرورت تھی۔ جو ان کے دُکھ درد میں شریک ہوتا رہے۔ بہادر ٹھاکر دت نے اس کمی کو پورا کیا۔ جتنی دیر رائے صاحب زندہ رہے۔ آخر تک کوئی موقع سرحدی ہندوؤں کی تکلیف کو دور کرنے میں ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

آخری دفعہ ہمیں ان کے درشن کرنے کا موقعہ فیروزپور میں ہوا۔ وہ اپنے ایک رشتہ دار کی شادی میں شریک ہو کر آئے۔ مگر سب ان کو بخوبی جانتے تھے۔ کہ وہ ایک زبردست آریہ سماجی ہیں۔ لڑکی والوں نے ویدک ریتی کرنے میں پس و پیش دکھائی۔ مگر رائے صاحب کے رعب کے سامنے لڑکی والوں کو ویدک ریتی کرنی پڑی۔ اس شادی میں رائے صاحب کے پرانے ساتھی اور دوست ان کے ساتھ تھے۔

رائے بہادر ٹھاکر دت دھون ... کے وقت ... برس کی عمر کے تھے۔ مگر صحت میں کسی جوان سے کم نہیں تھے۔ دھرم سماج سیوا اور دیش کی بھلائی کے لئے ان کی سرگرمی میں کبھی کمی نہیں آتی تھی غریبی بعض اشخاص کے راستہ میں ترقی کرنے کے لئے رکاوٹ ہوتی ہے۔ اس بارے میں رائے صاحب کی زندگی سے سبق لیا جا سکتا ہے۔ لوگ ملازمت حاصل کرکے اور کسی عہدہ پر پہنچ کر سماج سے کوسوں دور بھاگتے ہیں۔ مگر رائے صاحب میں یہ بات نہ تھی۔ کہتے ہیں۔ کہ پشاور میں رائے صاحب ڈسٹرکٹ جج تھے۔ چیف کمشنر کے خوف سے آریہ سماج پشاور کے پردھان بنتے تھے۔ آریہ سماج پر گورنمنٹ کی خفگی تھی۔ سادہ سنہ ۱۹۰۷

آریہ سماج مدراس کے سماچار

آریہ سماج چینتا بازار مدراس کا سپتاہک ست سنگ $\frac{۱۲}{۱۸}$ کو پراتہ کال ہوا۔ ہون آدی کے
پشچات بیاریہاری جنوں کو پنڈت گیانی جی نے گائتری منتر کی دیکھشا دی۔ اور پھر یگیو پویت دھاری
کرایا ہے۔ چنانچہ ایک مہاشے نے اس موقع کا فائدہ اٹھا لیا۔ پھر پنڈت جی نے سب آریہ پرشوں کو
عموماً اور ہری جنوں کو خصوصاً گائتری کے ارتھ بتلائے۔ اور جاپ کا اپدیش دیا۔ اس کے
پشچات ایک مدراسی مہاشے رام چند جی نے ایک خاص بھجن "نمستے" پر مدراسی بھاشا میں
گایا۔ جن کے پتا ماں پرلواد عیسائی ہو چکے ہوئے ہیں۔ پر تو جب انہوں نے ہوش سنبھالا۔ تو انہوں
نے پنڈت جی کے پاس آ کر اپنی شدھی کرائی تھی۔ اور وہ سب آریہ سماج مندر میں ہی رہتے ہیں۔
اور ایک دفتر میں معمولی تنخواہ پر ملازم ہیں۔ پھر آریہ سماج مندر کے ہال میں ہی ایک پریتی بھوجن
دیا گیا۔ ایک صد استری پرش اس میں سملت ہوئے۔ اور ہری جنوں نے بھوجن تیار کیا۔
اور تقسیم کیا۔ شام کو سمندر کے کنارے پر *Triplicane Beach A. Samaj*
کا حسب معمول ہفتہ وار جلسہ ہوا۔

$\frac{۱۲}{۳۲}$ ۲۵ کو پراتہ کال ہون ادی ہونے کے پشچات پروفیسر رام چندر جی بنگلور نواسی نے
مدراسی بھاشا میں اچھوت ادھار کے وشے پر لیکچر دیا۔ جس میں انہوں نے سوامی شردھانند
جی اور مہاتما ہنس راج جی آدی مہانو بھاؤں کے کام کا ذکر بھی کیا۔ اور آریہ سماج پنجاب کے کام
کی پرشنسا کی۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس وقت جبکہ مدراس کے علاقہ میں اچھوت ادھار کا سوال بڑا ضروری ہو رہا ہے۔
اور پبلک کی ہمدردی اس تحریک سے بہت زیادہ ہے۔ آریہ سماج کے کام سے لوگوں کو
بہت زیادہ ہمدردی ہوگی۔ جس کے واسطے میرے خیال میں مدراس کے تمام بڑے بڑے شہروں
میں کم از کم ایک ایک پرچارک مہاشے جو سنسکرت اور انگریزی کے بھی اعلےٰ ودوان ہوں۔
مقرر کئے جائیں۔ اور وہ اپنے اپنے اضلاع میں پرچار کیا کریں۔ اور خاص ہیڈ کوارٹر پر بھی
سماج بنا دیں۔ جس طرح سے کہ پنڈت گیانی جی کام کر رہے ہیں۔

اس علاقہ میں غریبی خصوصاً زیادہ ہے۔ جو اعلےٰ ذاتوں کے لوگ ہیں۔ وہ یہاں پر
اپنے غریب بھائیوں کی بہت کم پرواہ کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے زیادہ تر غریب کلاس
عیسائیوں کے پنجے میں چلی جا رہی ہے۔ عیسائیوں نے اپنے یتیم خانے بھی کھولے ہوئے
ہیں۔ کہ جہاں ہندوؤں کو ہندو ہی بھوجن آدی بنا کر کھلاتے ہیں۔ تاکہ ہندو لوگ ان سے
ہمدردی رکھیں۔ لیکن اس کا جو نتیجہ ہوتا ہے وہ سب پر عیاں ہے۔ مسلمانوں کا بھی یتیم خانہ
ہے۔ اس واسطے میرے خیال میں اگر آریہ سماج بھی اپنے کام کو یتیم خانوں کے ذریعہ ہی پہلی
شروع کر دے۔ تو جلدی کامیابی ہوگی۔ جن میں گوروکل پرنالی کے انوسار شکشا دی جا سکتی ہے
اور پرچار کا ایک اعلیٰ ذریعہ بن سکتے ہیں۔ نیز پبلک کو بھی اس طریقہ سے آریہ سماج کے کام سے
زیادہ ہمدردی ہوگی۔

جو دانی پرش اور پرچارک منتری آریہ پرتی ندھی سبھا مدراس میں پرچار کا کام کسی طریقہ
سے بھی شروع کرنا چاہیں۔ ان کو اوچت ہے کہ پنڈت کیشو دیو گیانی جی سے پتر دوارا مشورہ
فرمائیں۔ اور ان کے تجربہ سے فائدہ اٹھائیں۔

(شانتی سروپ سابق مینیجر آریہ نگر۔ حال وارد مدراس)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔

مہاتما گاندھی اور زمورن میں خط و کتابت

مدراس ہائیکورٹ کے ایک فیصلہ کا دلچسپ اقتباس

پونہ ۲۔ ار جنوری۔ مہاتما گاندھی نے اس نامہ و پیام کو شائع کر دیا ہے۔ جو گوروو یور مندر کے متعلق
ان کے اور کالی کٹ کے زمورن کے درمیان ہوا ہے۔ ذیل میں اسے درج کیا جاتا ہے:۔
زمورن کے نام تار۔ مورخہ ۲۳ دسمبر "مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ سال میں تین دن گوروو یور کا مندر تمام
ہندوؤں کے لئے جن میں ہری جن بھی شامل ہیں۔ کھلا رہتا ہے۔ براہ مہربانی بذریعہ تار مطلع فرمائیں کہ
کیا یہ درست ہے"۔ (گاندھی)

زمورن نے مہاتما گاندھی کے نام مندرجہ ذیل چٹھی ارسال کی:۔
آپ کا ۲۳ دسمبر کا تار مجھے آج صبح ملا۔ اس کے جواب میں میں نے تار ارسال کر دیا۔ اب چٹھی بھیج رہا ہوں۔
"آپ نے دریافت کیا ہے۔ کہ سال بھر میں ۳ دن کے لئے تمام ہندوؤں پر جن میں اچھوت بھی شامل
ہیں۔ مندر کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اس کے جواب میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ اطلاع
درست نہیں۔ اچھوتوں کو کسی دن بھی مندر میں داخل ہونے کا کوئی حق نہیں۔ اس میں شک نہیں
کہ کرشنی کائی ایکادشی کے دن ایک بھاری ہجوم کو مندر میں داخلہ کی اجازت دی جاتی ہے۔ اور ممکن ہے
کہ اس ہجوم میں اچھوت بھی شامل ہوں۔ اس میں یہ اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے۔ کہ ہجوم میں جو لوگ
شامل ہیں۔ وہ کن کن ذاتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس حالت میں اگلے دن بعینٖ دوادشی کو مندر کی
شدھی کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ بس اس دن کے سوا اچھوتوں کو اور کسی دن مندر میں داخل نہیں
ہونے دیا جاتا۔ اگر آپ پوری واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو میں آپ کی توجہ مدراس ہائیکورٹ
کے جسٹس راملیم کے اس فیصلہ کی طرف دلاتا ہوں۔ جو گزشتہ جون کے وسط میں دیا گیا تھا۔ میرے
خیال میں آپ کے پاس اس فیصلہ کی نقل ہوگی"۔

مہاتما گاندھی کی طرف سے جواب۔ اس کے جواب میں مہاتما گاندھی نے زمورن کے نام یکم
جنوری کو مندرجہ ذیل چٹھی ارسال کی:۔
پیارے دوست۔ میں آپ کی چٹھی کے لئے آپ کا شکر گزار ہوں۔ آپ کی چٹھی سے مجھے رنجیدہ حیرانی ہوئی۔
ایک ایسے معاملہ میں جو میرے لئے جیسا کہ آپ کے لئے ضرور ہوگا۔ ایک خالص دھارمک حیثیت رکھتا
ہے۔ مجھے دونو طرف سے پوری پوری صاف بیانی اور خلوص دل کی توقع تھی مگر آپ کی چٹھی میں مجھے یہ بات
نظر نہیں آئی۔ کیا آپ نے کرتی کھائی ایکادشی کے دن کسی اچھوت کو مندر سے باہر نکالا ہے۔ یقیناً اگر ہزاروں
کو چلانے کے بجائے سینکڑوں اچھوت مرد اور عورتیں ہر ایکادشی کو اگر مندر میں داخل ہوں۔ تو ان میں سے چند ایک کو
تاڑ لینا کوئی مشکل بات نہیں ہو سکتی۔ میرے پاس اس امر کی شہادت موجود ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔
کہ ہر سال اس مبارک دن پر اچھوتوں کا بھاری ہجوم اس رعایت سے فائدہ اٹھاتا ہے۔
گوروو یور کا مندر ایک پرائیویٹ مندر نہیں۔ آپ نے میری توجہ مدراس ہائی کورٹ کے فیصلہ
کی طرف دلائی ہے۔ وہ فیصلہ جیسا کہ میں اسے سمجھتا ہوں۔ یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ اچھوت ایکادشی کے دن
مندر میں داخل ہوتے ہیں۔ چوری نہیں۔ بلکہ کھلم کھلا۔ اور اسے وہ اپنا حق سمجھتے ہیں۔ اس فیصلہ میں
صاف لکھا ہے:۔
"گوروو یور مندر کوئی پرائیویٹ مندر نہیں۔ بلکہ پبلک مندر ہے۔ اور ہر ایک ہندو کو ایسے رواجی قواعد
و ضوابط کے ماتحت جو زمانہ قدیم سے چلے آتے ہیں۔ اس مندر میں پوجا کرنے کا حق ہے۔ اعلیٰ ذات
کے ہندوؤں کو تمام سال میں اس مندر میں داخلہ کی اجازت ہے۔ اس مطلب کے لئے انہیں مندر
کو جانے۔ اور اس کے ارد گرد سڑکوں پر چلنے کا حق حاصل ہے۔ اینچ جاتیوں کو صرف ایکادشی کے تہوار
کے دن مندر میں داخلہ کا حق دیا جاتا ہے۔ اور اسی دن انہیں سڑکوں کے استعمال کا بھی دیا جاتا
ہے۔ سال کے باقی دنوں میں ان حقوق میں سے انہیں کوئی بھی حاصل نہیں۔ یہ صورت حالات زمانہ
قدیم سے چلی آئی ہے"۔
اس فیصلہ میں یہ بھی لکھا ہے "اچھوتی ذاتوں کے ہندو آخر کار ہندو ہی ہیں۔ اور شاید اس خیال کو مد نظر
رکھتے ہوئے انہیں سال میں ایک بار داخلہ کی اجازت دی جاتی ہے۔ اور ظاہر یہ کیا جاتا ہے۔ کہ اس
دن ہجوم کو قابو میں رکھنا ناممکن ہوتا ہے۔ مشہور دیشنو ریفارمر رامانج کی یہی رائے تھی۔ کہ تمام وشنو مندر
سال میں ایک بار تمام ذاتوں کے لئے کھولے جانے چاہئیں"۔
اگر میں غلطی نہیں کرتا۔ تو اس فیصلہ کے یہ دو اقتباسات اس بات کا فیصلہ کن ثبوت ہیں۔ کہ اس ایکادشی کے
دن اچھوتوں کو بلا روک ٹوک مندر میں داخلہ کی اجازت دیجاتی ہے۔ چونکہ یہ معاملہ پبلک کے لئے خاص اہمیت رکھتا
ہے۔ اس لئے میں یہ خط و کتابت اخبارات کے نام بھیج رہا ہوں۔
آپ کا صادق۔ "گاندھی"

گورو ویور مندر کا اتہاس

چند دلچسپ باتیں

(۱)

گورو ویور کا مندر اس سمیہ اکھل بھارتیہ پرشن بن گیا ہے۔ آگامی ۲ جنوری تک یدی اچھوتوں کے لئے اس کے پٹ نہ کھلے۔ تو گاندھی جی انشن پر ارمبھ کر دیں گے۔ لوگوں کی جانکاری کے لئے مکت مندر کا سنکشپت اتہاس دیا جاتا ہے۔ گورو ویور کا مندر مالابار کیرل پرانت میں پرسدھ استھان ہے۔ یدپی دوسری جگہ کے لوگ اس کے سمبندھ میں بہت ہی کم جانتے ہیں۔ پھر بھی مالابار کے لوگوں کا یہ پرسدھ تیرتھ استھان ہے۔ بارہ مہینے ہی یہاں یاتریوں کی بھیڑ لگی رہتی ہے۔ اور اس مندر کے سمبندھ میں انیک کتھائیں اس پرانت میں پرچلت ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ یہ مندر بڑا پرانا ہے۔ اور جو اس میں مورتی استھاپت ہے۔ وہ بھگوان سری کرشن چندر جی کے پتا وسو دیو جی کے کل کرماگت اسٹ دیو کی ہے۔ متھرا نگری میں کنس کے قید خانہ میں سری کرشن جنم کے سمیہ وسو دیو اور دیوکی کو بھگوان کے جس سوروپ کے درشن ہوئے تھے۔ گورو ویور مورتی اسی کے پرتی بمب پر بنی ہوئی ہے۔ دواپر یگ کے پشچات جو یہاں ایسی مورتی تھی۔ اس سمیہ اس مورتی کی رکھشا گورو برہسپتی اور وایو دیو نے بڑی رکھشا سے کی تھی۔ کلجگ کے آرمبھ میں اس مورتی کی استھاپنا کے لئے انیک سورکھشت استھان کھولے گئے۔ پرنتو انت میں یہی سرواتم استھان سمجھا گیا۔ پہلے یہاں مہیشوری کی مورتی تھی۔ کنتو شنکر جی نے سویم پرکٹ ہو کر اپنا استھان اس مورتی کے لئے خالی کر دیا۔ اور پاس ہی امبالورم نامک استھان میں رہنا انہوں نے خوشی سے منظور کیا۔ ایسا پرسدھ ہے۔ مورتی استھاپنا کے مول پرش گورو وایو ہے۔ اس دیو استھان کا نام گورو ویور ہے۔ یہاں آنے والے لاکھوں یاتری پاس کے انوار میں شنکر جی کے درشن او شیہ کرتے ہیں۔ اس کے مہتو کو بتانے کے لئے یہاں کئی کتھائیں پرسدھ ہیں۔ آدی شنکر آچاریہ کے سمیہ یہ مندر یاترا کا پرسدھ استھان تھا۔ کہتے ہیں۔ کہ ایک بار شنکر آچاریہ مہاراج مندر کے پاس سے نکلے۔ لیکن درشن کئے بنا ہی آگے بڑھ گئے۔ اس کا پھل یہ ہوا۔ کہ ان کو وات روگ ہو گیا۔ اور ہاتھ پیر جکڑے گئے۔ جب انہیں اپنی بھول معلوم ہوئی۔ تب انہوں نے مندر میں جا کر دیو کو ساشٹانگ نمسکار کیا کہتے ہیں۔ کہ اس کے پشچات بھگوان نے وشو روپ درشن دے کر انہیں روگ مکت کیا۔

(۲)

پانچویں صدی میں اس پرسدھ مندر کا جیرن ادھار ہوا۔ اس سمیہ کی بھی ایک بڑی منورنجک آکھیائیکا پرسدھ ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ پانڈو راج ونش کے سارو بھوم راجہ کو ایک جیوتشی نے بتایا۔ کہ آپ کی مرتیو سانپ کے کاٹنے سے ہو گی۔ اس پر راجہ نے شیش دن تیرتھ یاترا میں بتانے کا وچار کیا اور تیرتھ یاترا کرتے ہوئے گورو ویور پہنچے۔ مندر کی جیرن اوستھا اور خراب مورتی کو دیکھ کر راجہ نے اس کے جیرن ادھار کا وچار کیا۔ راجہ اپنے اسی جیرن ادھار کے پربندھ میں لگے رہے۔ اور ان کی اکال مرتیو کا سمیہ ٹل گیا۔ راجہ نے جیوتشیوں سے اس کا کارن پوچھا۔ تو انہوں نے بتایا۔ کہ مہاراج آپ دیوالیہ کے جیرن ادھار کاریہ میں لگے رہے اور سانپ نے بیچ میں آپ کو کاٹا بھی۔ آپ کے ہاتھ میں ابھی سانپ کا گھاؤ ہے۔ پرنتو ایشور کاریہ میں آپ لگے ہوئے تھے۔ اسی لئے آپ بچ گئے۔ راجہ نے جیرن ادھار کا کاریہ کرایا۔ اور مندر کے لئے بہت سی جاگیر دی۔

پشاور میں شردھانند دوس

سوامی شردھانند جی مہاراج کا بلیدان دوس آریہ سماج میں منایا گیا۔ شریمان ماسٹر بھگت رام جی ہیڈ ماسٹر نیشنل سکول کی صدارت میں پنڈت بھگوان داس جی و پنڈت ورات دیو جی و لالہ اچرج رام وکیل نے سوامی جی مہاراج کے شبھ گنوں کا ورنن کیا۔ اور مہاشہ بالک رام جی نے سوامی جی کے متعلق ایک نظم پڑھی۔ اور پنڈت بھگت رام جی رینی کے بیمار ہو جانے کی وجہ سے مہاشہ اچرج رام جی وکیل نے ان کا تحریر شدہ مضمون پڑھ کر سنایا۔ حاضری کافی تھی۔ لوگوں پر اچھا اثر پڑا۔ اس کے بعد سوامی شردھانند جی کے سپتاہ تک جلسہ منانے کے سلسلہ میں ...

گوروکل ودیا پیٹھ ہریانہ بھینسوال کلاں

کے تیرھویں سالانہ جلسہ کی کارروائی

پرم پتا پرماتما کی اپار کرپا سے گوروکل ودیا پیٹھ ہریانہ بھینسوال کلاں کا سالانہ جلسہ ۲۷ نومبر ۱۹۳۲ء کو بڑے آنند سے سماپت ہوا۔ اس شبھ اوسر پر دور دور سے بڑے بڑے ودوان سنیاسیوں نے اپنے اپدیش امرت سے جنتا کو ترپت کیا۔ ان کی اس مہان کرپا کے لئے ہم دل سے دھنیواد ادا کرتے ہیں۔

اس ورش تین برہمچاریوں کا جنہوں نے گوروکل سے ودیا پربھاکر اور ودیا نند اپدیشک کی ڈگری پراپت کر لی تھی۔ دھانت شرومنی کی ڈگری حاصل کر لی تھی۔ دیکشانت سنسکار شری پوجیہ سوامی برہمانند جی مہاراج دوارا کیا گیا۔ اور دیکشانت بھاشن شری پوجیہ سوامی ستیانند جی مہاراج نے کیا۔ جس سے تینوں برہمچاریوں اور شروتاؤں پر بڑا پربھاؤ پڑا۔ آج کل تینوں سناتک گوروکل ودیا ہی کا کام کرتے ہیں۔

اس سنسکار کے موقعہ پر شری پوجیہ سوامی نتیانند جی آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور۔ شری پوجیہ سوامی ستیانند جی مہاراج۔ شری سوامی ورتانند جی مہاراج آچاریہ گوروکل چتوڑ۔ شری دیاؤ پرمانند جی مہاراج لاہور۔ شری لالہ دیش بندھو جی ڈائرکٹر "تیج" دہلی۔ شری پنڈت پورن دیو جی گوروکل ٹنڈو۔ شری پنڈت سمیر سنگھ جی ودیا النکار۔ شریمتی ساوتری دیوی جی سناتکہ کنیا مہاودیالیہ جالندھر براجمان ہو کر پنڈال کی شوبھا بڑھا رہے تھے۔ اور جنتا کو اپنے آکرشن شبدوں سے آکرشت کر رہے تھے۔ اپیل پر گوروکل کے لئے قریباً تین ہزار روپیہ نقد جمع ہوا۔ اس ورش بتیس نوین برہمچاری داخل کئے گئے۔ اس کے علاوہ اس موقعہ پر اچھوت ادھار کانفرنس شری بھائی پرمانند جی مہاراج کی صدارت میں ہوئی۔ اور شدھی سمیلن شری پوجیہ سوامی ستیانند جی مہاراج کی صدارت میں ہوا۔ جس میں انیک ضروری پرستاؤ پاس ہوئے۔ جلسہ کے دنوں میں حاضری پانچ ہزار کے لگ بھگ رہتی تھی۔ اس موقعہ پر گوروکل کی جنرل سبھا ہوئی۔ جس میں نیچے لکھے عہدیداران کا انتخاب ہوا:-

۱ شری سوامی برہمانند جی مہاراج مکھیہ ادھشٹھاتا ۲ شری پنڈت وشوناتھ جی مکھیہ شاستری

[illegible]

شری چودھری ہردواری سنگھ جی پردھان ۵ شری بھگت پھول سنگھ جی منتری ۶ شری پنڈت سمیر سنگھ جی ودیا النکار اپ منتری ۷ شری چودھری سروپ لال جی خزانچی ۸ شری پنڈت ہرلش چندر جی ودیا پربھاکر و سدھانت شرومنی لیکھا دھیکش ۹ شری چودھری سنگرام جی منتری آریہ سماج کرنال انترنگ اور ۲۴ انترنگ سبھا کے ممبران چنے گئے۔

(بھگت پھول سنگھ منتری گوروکل بھینسوال کلاں)

آریہ سماج نیروبی کے سماچار

مہاشہ بدری ناتھ جی کی سرگرمیاں

شریمان مہاشہ بدری ناتھ جی آریہ سماج پردھان آریہ سماج نیروبی ۱۴ ماہ کی بھارت یاترا کے بعد ۱۴ نومبر کو نیروبی پہنچے۔ ۱۳ نومبر کو ممباسہ کے بہت سے سجن جہاز پر ہی اُن کے سواگت کو پہنچ گئے۔ اُسی دن آپ کا بھجن اپدیش ممباسہ میں ہوا۔ حاضری بہت زیادہ تھی۔ لوگوں نے بہت آنند اُٹھایا۔ ۱۴ نومبر کو جب گاڑی نیروبی سٹیشن پر پہنچی۔ تو سارے شہر کے بڑے بڑے معزز آدمی اور آریہ سماج کے ادھیکاری موجود تھے۔ آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ اور ویدک دھرم کی جے کے نعرے لگائے گئے۔ مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۳۲ء کو سپتاہک ست سنگ میں آپ کا "بھارت ورش کی یاترا" پر ایک پُر از معلومات ویاکھیان ہوا۔ حاضری استری پرشوں کی ۵۰۰ کے لگ بھگ تھی۔ سماج مندر کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ آپ نے بمبئی۔ آگرہ۔ دہلی۔ لاہور وغیرہ شہروں کے دلچسپ حالات سنائے۔ آگرہ کے تاج محل کا ماڈل بھی دکھایا۔ اور پھر بھارت کی سودیشی کاریگری کے نمونے دکھا کر جنتا کو بہت آنندت کیا۔ ساتھ ساتھ آپ کے منوہر اور رسیلے بھجن سرلے پر سہگل جی کا کام کرتے تھے۔ اسی وقت دان ویر سیٹھ ناتھی کا لیداس جی بھارت ورش سے تشریف لائے۔ اُن کے ساتھ سیٹھ متھرا داس تنّا ان کی دھرم پتنی بھی تھیں۔ ان سب کا سواگت بھی بڑے تپاک سے کیا گیا۔ یہ لیکچر پورے ۲ گھنٹے کے بعد سماپت ہوا۔ آریہ سماج نیروبی میں اور بھی لیکچر بابو جی کے ہو رہے ہیں:

لئے بھی قابلِ تقلید ہے۔ ۱۴ ماہ آپ بھارت ورش میں رہے۔ وہاں بھی دن رات آریہ سماج کا پرچار آپ کا نکھیہ آدرش تھا۔ پنجاب کی آریہ سماجیں اس بات کو بھلی بھانتی جان چکی ہیں۔ آپ کی واپسی پر افریقہ کی آریہ سماجوں میں نیا جیون آ رہا ہے۔ آریہ سماج نیروبی کے تو آپ روح رواں ہیں۔ آریہ سماج نیروبی کو فخر ہے۔ کہ وہ اپنے اندر ایک ایسی ہستی رکھتا ہے۔ جس کا جیون دوسروں کے لئے لابھدایک ہے۔ ہم پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ شری مہاشہ بدری ناتھ جی کو لمبی آیو اور صحت دیویں۔ تا کہ ہم لوگ ان کے ست سنگ سے لابھ اُٹھاتے رہیں:

۲۔ مورخہ ۱۷ ۱۱/۳۲ کو مہاشہ منوہر لال کے گھر پُتری کا جنم ہوا۔ جات کرم کرایا گیا۔ دان پانچ شلنگ ملا:

۳۔ مورخہ ۱۳ ۱۱/۳۲ کو ماسٹر لاہوری رام جی کے گھر پُتری کا جنم ہوا۔ جات کرم کرایا گیا:

۴۔ مورخہ ۲۶ ۱۱/۳۲ کو مہاشہ دیوان چند جی کے گھر اُن کے پُتر کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ اور بالک کا نام سدرشن کمار رکھا گیا۔ اس موقعہ پر مہاشہ جی نے بیس ۲۰ شلنگ دان دئے:

۵۔ مورخہ ۵ / دسمبر ۱۹۳۲ء کو ممباسہ ٹریڈنگ کمپنی کا پرویش سنسکار مہاشہ بدری ناتھ جی نے کرایا۔ اس اوسر پر مہاشہ چھوٹا بھائی چمن لال جی نے تین ۳ شلنگ سماجک سنستھاؤں کو دان دئے:

۶۔ مورخہ ۵ ۱۲/۳۲ کو مہاشہ رام رکھا جی سیٹھی کے گھر پُتری کا جنم ہوا۔ جات کرم کرایا گیا:

۷۔ مورخہ ۹ ۱۲/۳۲ کو مہاشہ جے نارائن کے سات سالہ لڑکے کی مرتیو ہو گئی۔ انتیشٹی سنسکار کرایا گیا:

۸۔ مورخہ ۱۱ ۱۲/۳۲ کو مہاشہ بردھی چند کے لڑکے کا نام کرن سنسکار اور ان پراشن سنسکار کرایا گیا۔ دان ۱۰ شلنگ ملا:

۹۔ مورخہ ۱۱ ۱۲/۳۲ کو مہاشہ ولبھ بھائی پٹیل کی سپتری کا وواہ مہاشہ ہری لال کے ساتھ آریہ سماج مندر میں خوب رونق سے کرایا گیا۔ یہ نیروبی میں پہلا ویدک وواہ پٹیل جاتی میں تھا۔ اسواسطے پٹیل بھائی ۱½ ہزار کی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ یہ وواہ قابلِ داد تھا۔ کل دان ۴۰ شلنگ ملا:

۱۰۔ لالہ ہری رام بھاردواج کے نئے مکان کے پرویش سنسکار پر ۵ شلنگ دان ملے:

۱۱۔ مہاشہ بودھ راج کے گھر پُتر کا جات کرم سنسکار ہوا

مورخہ ۲۷ ۱۲/۳۲ کو آریہ سماج نکورو کے مندر کا پرویش سنسکار بابو بدری ناتھ جی کے شبھ ہاتھوں سے ہوا۔ نیروبی سے بہت سے آریہ سجن وہاں گئے۔ حاضری بہت تھی۔ پنڈال اور کمرے سب بھرے ہوئے تھے۔ مہاشہ جی کے بھجن اور اپدیش سن کر نکورو نواسی بہت پرسن ہوئے۔ اس ہفتہ آپ آریہ سماج کسموں کے جلسہ پر جا رہے ہیں۔ کسموں نواسیوں کی خوش قسمتی ہے۔ آپ وہاں بھجن اپدیش کے علاوہ میجک لالٹین کی جو تصویریں بھارت ورش سے ۲۰۰ کے قریب لائے ہیں۔ دکھا کر ویدک دھرم کا خوب پرچار کریں گے۔ مہاشہ جی کی لگن۔ جوش اور اُتساہ کی جتنی تعریف کی جائے۔ تھوڑی ہے۔ اس ادھیک آیو اور پوزیشن کو پہنچ کر عموماً لوگ ڈھیلے

آریہ سماج منڈ سنگاپور کیلئے اپیل

آریہ سماج سنگاپور کی مالی حالت بہت ہی کمزور ہے۔ کیونکہ اس ملک میں زیادہ تر لوگ لنکا اور مدراس کے ہر محکمہ میں ملازم ہیں۔ اور نارتھ انڈیا کے لوگ جو کہ آریہ سماج سے عموماً پریم رکھتے ہیں۔ یہاں کسی محکمہ میں اعلیٰ عہدوں پر ممتاز نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے لوگ خصوصاً ہمارے ہندو بھائی شادیوں کی خاطر مسلمانوں اور عیسائیوں سے جا ملتے ہیں۔ ان حالات میں نہ ہمارے پاس کافی دھن ہے۔ جس سے ہم لوگ کچھ مفید کام کر سکیں۔ اور نہ ہی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کوئی اپدیشک دھرم پرچار کے لئے بھیجتی ہے۔ ابھی حال ہی میں ایک مسلمان دو ہندو لڑکیوں کو بھگا کر لے گیا۔ آریہ سماج نے اپنا وقت اور روپیہ خرچ کر کے عدالت میں مقدمہ دائر کیا۔ اور لڑکیوں کو واپس ہندو دھرم میں لا کر اس مسلمان کو ۳ ماہ کی سزا دلائی۔ اسواسطے آریہ جنتا سے نویدن ہے۔ کہ وہ ہمیں اس قدر سہایتا دے۔ کہ کم از کم یہاں کی سماج بلڈنگ بن جائے۔ اور اس دیش میں بھی آریہ سماج کی جڑیں مضبوط ہو جائیں۔

اس ملک میں زیادہ تر غریب لوگ دودھ بیچ کر یا چوکیدارہ وغیرہ کر کے اپنا گزارہ کر لیتے ہیں۔ اور زیادہ تر پورانک خیالات رکھنے کی وجہ سے آریہ سماج کو کوئی سہایتا نہیں دیتے۔ انڈیا کے بڑے بڑے سوداگر جو تعداد میں بہت تھوڑے ہیں۔ پورانک خیالات کے بنئے ہیں۔ اور سکھ لوگ جو یہاں ملٹری اور پولیس میں ہیں۔ اپنے گوردوارہ میں دان دیتے ہیں۔

ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ آریہ سماج یہاں کس طرح ترقی کر سکتا ہے۔ جبکہ اس کے پاس کافی فنڈ اور سماج بلڈنگ نہ ہو۔ اگر آریہ جنتا اور ہندو بھائی چاہتے ہیں۔ کہ انکے دھرم کے بھائی مسلمان اور عیسائی نہ ہوں۔ اگر وہ چاہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج اس دیش میں بھی ترقی پکڑے۔ تو آریہ سماج سنگاپور کے کاریہ کرتاؤں کے اُتساہ کو بڑھانے کے لئے ان کی سہایتا کریں۔ ہفتہ وار ست سنگوں کے علاوہ ویدک سنسکار بھی کرائے جاتے ہیں۔ آریہ سماج بلڈنگ فنڈ کے چیئرمین بابو رام چند دوساج لدھیانہ نواسی مقرر ہوئے ہیں:

(واسدیو منتری بر دھان آریہ سماج سنگاپور)

ساماجک جگت

آریہ سماج اخلاص پور کے سماچار

آریہ سماج اخلاص پور کا تیسرا سالانہ جلسہ ۲۵ تا ۲۷ دسمبر زیر صدارت بکھشن سماپت ہوا۔ اس میں شری سوامی یوگانند جی۔ پنڈت دھرم دت جی پنڈت وشنو ناتھ جی۔ پنڈت دیوان چند جی۔ اپدیشکان و مہاشہ کیسر چند جی۔ مہاشہ آتما رام جی۔ برہمچاری لکشمن دت جی اور مہاشہ ملدیو جی بھجنیکان شامل جلسہ ہوئے۔ اور اپنے اپنے ویاکھیانوں اور بھجنوں دوارا جنتا کو سنتشٹ کیا۔ میجک لینٹرن بڑی دلچسپی کا باعث تھی۔ علاوہ ازیں لالہ کشمیرا مل جی۔ مہاشہ گوردت جی مہاشہ مہر چند جی و مہاشہ انجبر چند جی نے دلت ادھار کے بارے میں خوب پرچار کیا۔ اور علاقہ سے مہاتما لچھورام جی و ماسٹر رام رکھا مل جی شنکر گڑھ نواسی نے شامل ہو کر جلسہ کو کامیاب بنایا۔ جلسہ سے پیشتر سوامی یوگانند جی مہاراج نے ویدوں کی کتھا کی۔ پنڈت دھرم دت جی کی اپیل پر مبلغ اسی روپے وید پرچار کے لئے دان ملا۔

(منتری آریہ سماج اخلاص پور ضلع گورداسپور)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار

۱۔ ۱۸ دسمبر کو آریہ سماج مندر میں اچھوت ادھار کا دوس منایا گیا۔ اچھوتوں میں عملی کام کرنے پر وچار اور ویاکھیان ہوئے۔

۲۔ ماسٹر بابو رام جی ادھیاپک آریہ ہائی سکول کی ماتا کا دیہانت ہو گیا۔ سنسکار پنڈت گوجرمل جی نے کرایا۔

۳۔ ۲۳ دسمبر کو شری شردھانند بلیدان دوس منایا گیا۔ سوامی جی کے جیون پر پربھاو شالی ویاکھیان ہوئے۔ نیز بابو چندو جی ورما اور لدھیانہ نواسی کے منوہر بھجن ہوئے۔

۴۔ ۲۷ دسمبر کو ایک جنم کی مسلمان یوتی کو جو تعلیم یافتہ ہے۔ شدھ کر کے ویدک دھرم سے مالامال کیا گیا۔ پنڈت وشنو دت جی نے شدھی کرائی۔ گایتری کا جاپ دیا۔ منتری جی نے بھی دیوی کو دھرم پر درڑھ رہنے کے لئے اپدیش دیا۔

(بابو رام گپتا منتری)

گوروکل رائیکوٹ کے سماچار

۱۔ اس سال گوروکل کا سالانہ جلسہ ہولی کی چھٹیوں میں۔ ۱۱ لغایت ۱۳ مارچ ۱۹۳۳ء

ہو گا۔ پندرہ نئے برہمچاری داخل کئے جائیں گے۔ جو صاحبان اپنے بچوں کو گوروکل میں داخل کرانا چاہتے ہیں۔ ان کو ابھی سے خط و کتابت کرنی چاہیے۔ اور داخلہ کے فارم وغیرہ منگوا لینے چاہئیں۔

۲۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۲ء کو گوروکل کی سنرکھشک کمیٹی کے پردھان لالہ جے رام نے پہلی۔ دوسری۔ چوتھی چھٹی و ساتویں جماعتوں کا انگریزی۔ حساب اور تاریخ جغرافیہ وغیرہ مضامین کا امتحان لیا۔ نتیجہ نہایت تسلی بخش تھا۔ اور انتظام بھی بہت اچھا ہے۔

(ارجن لعل موگا)

آریہ سماج دودھو چک کا سالانہ چناؤ

مورخہ ۲۵ دسمبر کو آریہ سماج کا سپتاہک جلسہ ہوا۔ جس میں ہون و بھجنوں کے بعد ممبران آریہ سماج کا چناؤ ہوا۔ جو حسب ذیل ہے:۔

منشی بیلی رام جی ہیڈ ماسٹر پردھان۔ منشی دیوی رام جی اپ پردھان۔ مہاشہ سنسار چند جی منتری۔ مہاشہ دھرم پال جی اپ منتری۔ مہاشہ بہاری لال جی خزانچی۔ مہاشہ ست پال جی پستکادھیکش۔ تعداد کل ممبران ۲۴ ہے۔

سال گذشتہ میں بھی یہی عہدیداران تھے۔ شرح چندہ سابقہ ہی رہی۔ نوٹ۔ ساتھ ہی ارد گرد کی آریہ سماجوں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ایک مسافر جو بیمار تھا۔ شب بسری کے لئے ہمارے سماج مندر میں ٹھہرا۔ جاتی دفعہ ٹاٹ ہمیں اٹھا کر لے گیا۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے۔ کہ باقی سامان پر اس نے ہاتھ صاف نہیں کیا۔ ایسے شخصوں کی کیا پہچان ہو سکتی ہے۔ اس کا علاج یہی ہونا چاہیئے۔ کہ جہاں آریہ سماج کا سامان پڑا ہو۔ وہاں مسافروں کو شب باشی کے لئے اجازت نہ دی جاوے۔

(۲)

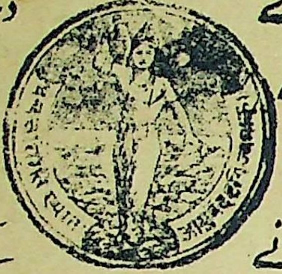
آریہ کنیا پاٹھ شالا کے لئے ماہ دسمبر میں دان نمن پرکار ملا:۔

مہاشہ فقیر چند جی عہ۔ رام سنگھ راجپوت عہ۔ لالہ گنج لال جی ہے۔ (میزان عنہ)

(دھرم پال منتری آریہ سماج و پاٹھ شالا)

آریہ سماج امر گڑھ۔ ریاست پٹیالہ کے سماچار

۱۔ ماسٹر چمن ناتھ خلف لالہ جیا لال جی کھتری کا وواہ لالہ داتا رام کھتری کی سپتری سکینہ باہٹھاں کی ودھوا ہمشیرہ کے ساتھ مورخہ ۲۴ دسمبر کو بمقام باہٹھاں ہوا۔ وواہ سنسکار شاستری ریتی سے پنڈت مہاسکرانند جی ادھیاپک سنسکرت



پاٹھ شالا دیدمندر امر گڑھ نے کرایا۔ جس کا جنتا پر اچھا اثر پڑا۔ یہ شادی اس علاقہ میں خاص شہرت رکھتی ہے۔ کیونکہ اس میں کھتری براہمن اور اگروال برادری کے چوٹی کے آدمیوں نے حصہ لیا ہے۔ اور پاس کیا ہے۔ کہ ایسی شادیاں ہر ایک برادری میں عزت کی نگاہ سے دیکھی جاویں گی ؛

۲۔ آریہ سماج امر گڑھ کو مبلغ دو روپیہ بموقعہ منگنی عزیز منوہر لال ماسٹر سالگرام جی پردھان آریہ سماج ہذا۔ اور مبلغ ۲ دو روپیہ بموقعہ شادی عزیز ماسٹر جگن ناتھ لالہ روڑا رام جی نے دان دیا۔ جو دھنیاواد سہت سویکار کیا گیا ؛

۳۔ ۱۸ ردسمبر کو ممبران آریہ سماج امر گڑھ نے عام ہندو جنتا کے ساتھ ہریجنوں کیساتھ سپرش کیا۔ اور ان کو صفائی کرنے کے بعد عام طور پر صاف رہنے اور بچوں کو تعلیم دلوانے کی نصیحت کی گئی ؛

(دولت رام شرما منتری آریہ سماج امر گڑھ)

آریہ سماج کسولی کے سماچار :-

آریہ سماج کسولی کے سپتاہک جلسے آریہ سماج مندر میں بڑے سمارو ہ سے ہوتے ہیں۔ آریہ سماج کسولی ایک بہت پرانا سماج ہے۔ اس میں کبھی کبھی کمزوریاں آتی اور جاتی رہیں۔ اس کا کارن اپنے مندر کا نہ ہونا تھا۔ اور ہمیشہ کرایہ کے مکان میں سپتاہک ست سنگ کرنے پڑتے تھے۔ اور سالانہ جلسہ بھی بازار میں ہوتا تھا۔ جس میں استریوں کے لئے بازار کو چھت کرنے کا انتظام کرنا پڑتا تھا۔ اور بارش کی حالت میں سخت مصیبت کا سامنا ہوتا تھا۔ ہر سال کی اس تکلیف کو دیکھ کر سماج کے پردھان پنڈت گوبند رام جی نے کثیر لاگت سے سماج کا عالیشان ہال بنوا دیا۔ جس کے اندر استریوں کے لئے بھی شاندار گیلری بنی ہوئی ہے۔ جو ہنگٹے سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اب آریہ سماج کے سالانہ اور سپتاہک جلسے بارونق ہوتے ہیں۔ پنڈت گوبند رام جی نے اپنا تن۔ من اور دھن اس سماج کے ارپن کر رکھا ہے۔ سماج میں ہر پرکار کے سنسکار بھی برابر ہوتے رہتے ہیں۔ جس کا کارن پنڈت جی کا آدرش جیون ہے۔ اس وقت ہم کو آریہ دھرم شالہ کی ضرورت ہے۔ آشا ہے۔ کہ پنڈت گوبند رام جی اس کمی کو بھی جلدی پورا کر دیں گے۔

پنڈت جی نے اپنے جیون سے کسولی میں بڑی پرتشٹھا پراپت کی ہے۔ اور پچھلے ۲۰ سال کنٹونمنٹ بورڈ کے ممبر بھی رہے۔ اب آپکو ان کا سواستھ کچھ اچھا نہیں رہتا۔ اس پر بھی اپنے منی سے سماج کے کاریہ کو ترقی دیتے ہیں۔

اور رات دن سماج کے کام کی فکر ہے۔ پرماتما کرے کہ ان کا سواستھ بنا رہے۔ تاکہ وہ ایک دھرم شالا آریہ سماج کے ساتھ بنا دیں۔ تاکہ باہر سے آنیوالے آریہ نر ناری گرمیوں کے دنوں میں لابھ اٹھا سکیں۔

(آتما رام سبھاسد آریہ سماج ہذا)

کنیا گوروکل ڈیرہ دون کے سماچار :-

۲۳ دسمبر کو سائنکال کنیا گوروکل دہرہ دون کی ڈیڑھ سو کنیائیں تتھا ادھیاپکا اور ادھشٹاتری ورگ نے اکتر ہو کر شردھانند سپتاہ کی سماپتی کے دن ایک وراٹ سبھا کی۔ جس میں اچھوت ادھار کے پرشن پر پرکاش ڈالا گیا۔ اور ستریوں کو یہ سمجھانے کی چیشٹا کی گئی۔ کہ اچھوت پن شاستر سمت نہیں ہے۔ جو دیویاں اچھوت نام دھاریوں سے دور رہتی ہیں۔ ان سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ وہ ان کو گلے لگاویں۔ اور گھرنا نہ کریں ؛

انت میں نمن لکھت پرستاو پاس کیا گیا :-

"کنیا گوروکل مہاودیالیہ کی برہمچارنیوں اور ادھیاپکاؤں کی یہ سبھا انیتچوں کے ساتھ کئے ہوئے اتیاچاروں کا گھور ورودھ کرتی ہے۔ اچھوت ادھار کے ہیتو کو سمجھتی ہوئی اچھوتوں کے ساتھ سرو پرکار کے ساماجک سمبندھوں کو کاریہ روپ میں لانے کے پکش میں ہے۔ تتھا دھرم مندروں میں کسی پرکار کی رکاوٹ نہیں چاہتی۔ اس سبھا کی سمتی میں کھشن کے اچھوتوں کے لئے گورو دیور کے مندر میں پرویش کی آگیا نہ ملنا ہر طرح لجا اور شوک کی بات ہے۔ اس لئے یہ سبھا منتری زمورن سے نمر نویدن کرتی ہے۔ کہ وہ گورو دیور کے مندر میں اچھوتوں کو پرویش کرنے کی آگیا شیگھر پردان کریں"

آریہ سماج دہلی کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا سالانہ جلسہ ۲۷ سے ۳۰ جنوری ۱۹۳۳ء تک بڑی رونق سے منایا جائیگا۔ پچھلے دنوں میں اس سماج میں کچھ جھگڑے رہے۔ اب وہ ختم ہو گئے ہیں۔ نیا انتخاب ہو گیا ہے۔ اور آریہ سماج کے ادھیکاریوں نے پچھلی کمی کو پورا کرنے کے لئے اتساہ سے کام شروع کر دیا ہے۔ اس لئے آشا ہے۔ کہ اس سال یہ جلسہ پہلے سے بھی زیادہ رونق سے ہوگا۔ ارد گرد کے آریہ سماجوں کو چاہئے۔ کہ اس جلسہ کو بارونق بنانے کا کوشش پریتن کریں ؛

آریہ پنڈتوں سے اہم سوالات

اجمیر نگر میں دیپ مالا کے موقعہ پر جو منز لمبد دیا نند مرتیو بچنے اردھ شتابدی منائی جانی ہے اس کے سمبندھ میں سنیوجک مہودے نے ذیل کے اہم سوالات پوچھے ہیں۔ ہمیں یورانا منشا رکھنی چاہیئے۔ کہ آریہ پنڈت ان سوالات کے شیگھر جوابات دے کر آریہ جگت کو انوگرہیت کریں گے ؛

(ایڈیٹر)

۱۔ اکھنڈ یگیہ ہون سے ہون کتنے دن کی اودھی کا ہو سکتا ہے۔ اور کیا دن رات نرنتر کرتے رہنا اچت ہے ؟

۲۔ ایک گھڑے میں کتنے منتروں کی آہوتی سویدھا پورک دی جا سکتی ہے ؟

۳۔ گھرت ۔ ساگری، مشٹھانوں اور میوہ کی آہوتی دینے والے کیا ایک سے ادھک کام کر سکتے ہیں ؟

۴۔ وید پاٹھی پنڈت سنکھیا میں ہون سے ہون کتنے چاہئیں ؟

۵۔ برہما کا آسن کس دکشنا والے پنڈت کو دیا جا سکتا ہے ؟

۶۔ سارو جنک یگیوں میں دکشنا یا بھینٹ پوجا کا کیا ودھان ہے ؟

۷۔ کیا سادھو لوگ بھی یگیہ میں آہوتی دے سکتے ہیں ؟

۸۔ یگیہ سمبندھی ساگری میں (۱) گھرت (۲) مشٹھان (۳) میوہ (۴) سگندھت پدارتھ (۵) روگ ناشک پدارتھ (۶) سمدھا۔ کس کس پرمان میں لینی چاہیئے ؟

جوابات ذیل کے پتہ پر بھیجے جانے چاہئیں :-

کھوبہ کنہیا لال سنیوجک اردھ شتابدی یگیہ سمتی ۔ اجمیر

زمورن کو تار :- آریہ سماج (گوروکل وبھاگ) کرنال اپنے ست سنگ منعقدہ یکم جنوری ۱۹۳۳ء میں یہ پرستاو پاس کرتا ہے۔ کہ آریہ سماج کرنال مہاراجہ زمورن صاحب سے نمرتا پورک پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ درمان سمہ کے سماروہ کو دیشٹی گوچر کرتے ہوئے اپنی آتما کی دلیری سے ہریجنوں تتھا دلت بھائیوں کے لئے گورو دیور مندر کو کھول کر یش کے بھاگی ہنیں ؛

(منتری)

ضروری سوچنا:- آریہ سماج مورنڈہ نے بنگالہ ذاتی کی ایک نئی لبنی بسائی ہے۔ بنگالہ ذاتی میں سے کچھ لوگ مسلمان ہوگئے تھے۔ مگر اب پھر واپس آرہے ہیں۔ ان کے لئے مکانات کی ضرورت ہے۔ آریہ سماج مورنڈہ اب تک ایک ہزار روپیہ کوشش سے خرچ کرچکی ہے۔ اب اس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور آریہ کنیا پاٹھ شالہ بھی مڈل تک چل رہی ہے۔ ان دونوں کے لئے روپیہ اکٹھا کرنے کے لئے ڈیپوٹیشن مختلف جگہوں پر پہنچے گا۔ وہاں کے آریہ سماج کے منتری تنقفا پردھان سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اونیہ ہی سہایتا کریں۔

(ودیا دھر منتری آریہ سماج مورنڈہ)

خانکی میں ویدک دھرم پرچار:- خانکی میں ویدک دھرم پرچار کرنے کے لئے منتری پنڈت ہر بھجن لال جی آریہ اپدیشک پدھارے۔ جنہوں نے ۱۸ دن یہاں رہ کر پرتش سماج تنقفا منتری سماج میں ویاکھیان دئے۔ جن کا بہت اچھا پربھاو پڑا۔

(جیو ارام سبھاسد آریہ سماج خانکی)

سالانہ جلسہ:- آریہ سماج، آریہ پاٹھشالہ اور آریہ کمار سبھا بہادر آباد کا سالانہ جلسہ ۲۹ اور ۳۰ر جنوری ۱۹۳۳ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ اس موقع پر بڑے بڑے ودوان تشریف لائیں گے۔ باہر سے آنے والے اصحاب کو ریلوے سٹیشن

جوالاپور پر اترنا چاہیئے۔

رام لال شرما آنریری سکرٹری آریہ سماج دیہا آباد ضلع سہارنپور۔

بھٹنڈہ ریاست پٹیالہ میں وید کتھا:- آریہ سماج مندر میں مورخہ ۲۵ر دسمبر ۱۹۳۲ء سے پنڈت سنیہ دیو جی نے وید کتھا شروع کر رکھی ہے۔ جو ۷½ بجے سے ۸½ بجے تک رات ہوتی ہے۔ سردی جوبن پر ہونے کی وجہ سے حاضری اتنی نہیں ہوتی۔ جتنی کہ ہونی چاہئے۔ تاہم پنڈت جی کے پورشارتھ سے لوگ خاصی تعداد میں آکر منوہر کتھا شروَن کرتے ہیں۔ پنڈت جی سماج کے اوسحفا کو سدھارنے کے لئے دل و جان سے کوشش کر رہے ہیں۔

(ہٹل رام منتری آریہ سماج بھٹنڈہ)

آریہ سماج سناتواں کے سماچار:-

(۱) آریہ سماج مندر میں روزانہ صبح کو سب آریہ بھائی مل کر سندھیا، ہون کرتے ہیں۔ لالہ رام چند جی آپ پردھان وید منتروں کی ویاکھیا کرتے ہیں۔ رات کو روزانہ کتھا ہوتی ہے۔

(۲) ۲۳ رات کو آریہ سماج مندر میں شردھانند دوس بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ لالہ بنک چند جی خزانچی۔ لالہ رام چند جی آپ پردھان کے پربھاو شالی ویاکھیان شری سوامی جی کی جیونی پر ہوئے۔ جن کا بہت اچھا اثر پڑا۔

(پریم پرکاش منتری آریہ کمار سبھا سناتواں)

گوروکل کورو کھشیتر کے سماچار:-

(۱) موسم بہت اچھا ہے۔ چکتسالیہ میں اس وقت کوئی برہمچاری بیمار نہیں ہے۔ ۲۳ر دسمبر کو اچھی بارش ہوگئی۔ جس کی وجہ سے آج کل ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ سردی بھی کافی پڑ رہی ہے۔

(۲) گوروکل میں شردھانند سپتاہ بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۲۱-۲۲ اور ۲۳ر دسمبر کو تین دن لگاتار کھیلیں ہوتی رہیں۔ سوامی شردھانند جی کی زندگی کے کاموں کے مطابق پہلا دن راشٹریہ دن منایا گیا۔ اور راشٹریہ پتاکا کی سب گل واسیوں نے سلامی ادا کی۔ دوسرا دن گوروکل دن منایا گیا۔ اس دن کی کارروائی گوروکل پتاکا کی سلامی کے ساتھ شروع ہوئی۔

۲۳ر دسمبر کو سب کل واسی صبح ۸ بجے ٹھاکر دوارہ تھانیسر شہر میں گئے۔ اور وہاں شہر کے لوگوں کے ساتھ مل کر سنکیرتن کیا۔ سنکیرتن کے بعد آریہ سماج مندر میں بڑا ہون اور سبھا کی گئی۔ سبھا کے سبھاپتی شری پنڈت وشنو متر جی تھے۔ سبھا میں گوروکل کے ادھیاپکوں۔ برہمچاریوں اور تھانیسر شہر کے کئی مہانو بھاووں کے لیکچر ہوئے۔ کھیلوں میں دلت کہلانے والے بھائی بھی اونچے ورن کے لوگوں کے ساتھ مل کر کھیل رہے تھے۔ سبھا کے بعد سب کل واسی سرسوتی ندی کے کنارے پر ایک سندر باغ میں چلے گئے۔ اور سارا دن وہاں کھیلیں ہوتی رہیں۔ دوپہر کو سب کا وہیں پر پریتی بھوجن ہوا۔ شام کو لوٹتے ہوئے شہر کے سکول کی ایک ٹیم کے ساتھ والی بال کا میچ ہوا۔ اس طرح سے شردھانند سپتاہ بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔

گوروکل کا سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵-۲۶ر فروری کو ہوگا۔ جلسے کی تیاریاں بڑے زور شور سے کی جا رہی ہیں۔ جلسہ کے موقع پر ۳۰ نئے برہمچاری داخل کئے جائیں گے۔ جو سجن اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہیں وہ ابھی سے داخلہ کے فارم وغیرہ دفتر سے منگوا کر درخواستیں بھیج دیں۔ اور جلسہ کے موقعہ پر اپنے بالکوں کو لے آویں۔ اگر کوئی سجن جلسہ سے پہلے ہی اپنے بالک کو داخل کرانا چاہیں تو پہلے بھی لا سکتے ہیں۔

(ہیڈ ماسٹر گوروکل کورو کشیتر)

آریہ سماج سونی پت ضلع روہتک کا وارشک اتسو:- آریہ سماج سونی پت کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۸-۲۹-۲۰۔ اور ۳۰ر جنوری ۱۹۳۳ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ اس میں بڑے بڑے سنیاسی مہاتما، اپدیشک اور بھجنیک پدھاریں گے۔

(سنت لال وکیل سکرٹری آریہ سماج ہذا)

ہر رگوں میں طاقت دیکر پوری قوت دینے والی

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ درست کرکے دست صاف لاتی ہیں منی کی خرابی اور کمزوری سے ہونیوالے تمام امراض کو دور کرکے نیا جیون دیتی ہیں۔ قیمت ۳۲ گولیوں کی فی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ/) ؛

رمن ولاسنی گولیاں

یہ گولیاں امساک کے لیے بے نظیر ہیں قیمت فی ڈبیہ عہ/ ؛

نپوسکت وداری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کے تمام نقائص جلق وغیرہ اور ہر قسم کی کمزوری وغیرہ دور ہوکر عضو مخصوص میں نئی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ/ ؛

تھیہ ہرن چورن

ہر قسم کے سوزاک کا حکمی علاج۔ قیمت فی ڈبیہ عہ/ ؛

راج وید نارائن جی کیشوجی جامنگر کاٹھیاواڑ

لاہور ایجنٹ۔ ایچ۔ ایس کھوسلہ اینڈ کو چیمبرلین روڈ ؛

دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کمپنی چاندنی چوک

ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ قواعد آسان ؛

ویدک کیلنڈر بابت سال ۱۹۳۳ء

اس کے درمیان مہرشی دیانند کی منتروں والی خوبصورت تصویر اور اردگرد چاروں ویدوں کے گیان رشیوں کے رنگین چترہیں۔ آریہ سماج کے دیگر پرسدھ سنیاسیوں - لیڈروں وغیرہ کی ۲۵ تصاویر بھی دی گئی ہیں سب بڑے سائز موٹے آرٹ پیپر پر چھاپا گیا ہے۔ قیمت فی کیلنڈر صرف ۶/ - ایک درجن کی خریداری پر چوتھائی کمیشن

آرین کیلنڈر بابت ۱۹۳۳ء مطابق سمت ۱۹۸۹-۹۰

اس کے درمیان میں مہرشی دیانند کی سمادھی والی بڑی رنگین تصویر دی گئی ہے۔ اور اردگرد دیسی اور انگریزی تاریخوں کا کیلنڈر ہے۔ اور اوپر گورو ورجانند مہرشی دیانند کی دستخط والی تصویر اور سوامی وِرجانند کی لفظ ہے۔ نیچے مہاتما گاندھی اور پنڈت مدن موہن مالویہ کی تصاویر ہیں۔ انکے علاوہ ۷ کے قریب آریہ سماج کے سنیاسیوں - ودوانوں - پرسدھ کاریہ کرتاؤں شہیدوں وغیرہ کے چھوٹے چھوٹے چتر بھی دئے گئے ہیں۔ ایسی تصویروں والا آرین کیلنڈر آج تک نہیں چھپا۔ قیمت فی کیلنڈر ۸/ ایک درجن پر چوتھائی کمیشن ؛

ویدک پرچہ جس میں مہرشی دیانند کی سمادھی والی تصویر اور چاروں وید اور اوم کے چتر اردگرد مہرشی دیانند کی زندگی کے مختلف گھٹنا چکے خوبصورت چترہیں۔ دونو طرف اردو اور سنسکرت حروف میں آریہ سندیش چھپے ہیں۔ بڑھیا آرٹ پیپر پر رنگین بڑے سائز پر چھپی ہے۔ قیمت ۴/ - چوتھائی کمیشن - ملنے کا پتہ

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

بچوں کی طاقت بڑھانے والا

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں

... ایجنٹ ... ستو منڈی - لاہور

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبو دار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پورن ویدک ریتی پر اچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ان کو پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں ؛

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا پتہ نوٹ کرلیں

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی ستو منڈی لاہور



ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن

بچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

نئے سال کا نیا تحفہ

ڈابر جنتری سنہ ۱۹۳۳ء

سالہائے گزشتہ کی طرح امسال بھی عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی خوبصورت جنتری شائع ہوئی ہے۔ اس میں بہت سی مفید اور کارآمد باتیں درج ہیں۔ معزز قدردان مفت طلب فرمائیں ؛

کولاریا

کولاٹانک (REGD)

یہ دل و دماغ اور جگر کو طاقت پہنچانے میں بے مثل ہے۔ اس کے استعمال سے دل کی دھڑکن کلیجہ کی کمزوری تھوڑی محنت سے سانس کا پھولنا دور ہوجاتا ہے۔ اور سخت محنت کرنے پر بھی تھکان نہیں ہوتی ہے۔ اس سے شراب و افیون وغیرہ کی بدعلتیں ترک ہوجاتی ہیں گلے کی آواز سریلی ہوتی ہے لکچرار معلم متعلم اور گانیوالوں کو ہر وقت اپنے پاس رکھنا چاہیے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنہ ۱/۲ عہ محصول ساڑھے آنے، قیمت نمونہ ساڑھے چار آنے جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے ؛

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ دوا فروشوں اور دکانداروں سے دستیاب ہوسکتی ہیں محصول بہت بڑھ گیا ہے۔ اس لئے اس سے بچنے کے لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں ؛

صیغہ نمبر ۸۰ - پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

